رئیسان پنجاب

تاریخی حالات اور تذکرے کلان خاندانون کے

جو ممالک زیر حکومت

گورنمنٹ پنجاب

مین ھین

مولفہ سر لیپل - اِچ گریفن صاحب بہادر

جسکو

حسب الارشاد عالی صاحب بہادر ممدوح کے پنڈت موتی لعل کاٹجو

نے ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۲ء

وکٹوریہ پریس لاہور مین باھتمام سید رجب علیشاہ سوپرنٹنڈنٹ و پرنٹر کے چھاپی گئی

فہرست

لاہور اور امرتسر

ملتان

راولپنڈی

تمت

دیباچہ مؤلف

پنجاب کے رئیسون کے حالات اور تذکرے سر آبرٹ منٹگمری صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کے ارشاد سے لکھی گئی ہین*
اِس کتاب حصہ اول مین اون کل رئیسون اور سرداروں کا ذکر ہے جو خاص پنجاب کے میدان کے ملک مین مابین دریای بیاس اور دریائے سندہ کے ہین*

اِس کتاب مین یہہ نیت رکہی گئی ہے کہ پنجاب کے اُمرا کا حال اس طرح لکھا جاوے کہ جیسی آج اونکی حالت ہے اوسکا چرچہ ہو
اِسلئے بہت سے خاندانون کا ذکر نہین کیا گیا ہے ہندو اور مسلمان کا جو ایک زمانہ مین صاحب طاقت اور صاحب ثروت تہے مگر
جنکو سکہون سے بیشتر زوال آگیا تہا اور بہت سے پُرانے سکہہ خاندانون کا ذکر نہین کیا گیا ہے جنکی جاگیرین مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے چہین لین اور جنکی اولاد اب محض کرسانی کرتے ہین خاص جو ہے چند خاندانون اور اقوام کا ذکر کیا گیا ہے جو اس
زمانہ مین کسی وسعت کے نہین ہین لیکن عام قاعدہ یہہ کہا گیا ہے کہ اون اشخاص کا حال لکہا گیا ہے جو اس وقت قدرو
منزلت اور ثروت اور رسوخ اور زور رکہتے ہین یہہ بات نہین ہوسکی کہ اس کتاب مین ہر ایک امر کیواسطے جو بیان کیا گیا ہے
سند دیجاوے اس سبب سے مناسب معلوم ہوا کہ اسقدر ذکر کیا جاوے کہ جو حال لکہا گیا ہے کہان سے دریافت ہو کر لکہا گیا ہے
اوّل تو ہر رئیس نے اپنے خاندان کا حال لکہکر بہیجا کوئی ایسا تہا کہ پورا نہ تہا اور تہوڑا تہا کوئی ایسا کہ پورا پورا درست لیکن بہت
حالتون مین مبالغہ آمیز اور غلط۔
دوم۔ گورنمنٹ پنجاب کے دفتر ضبطی ملک پنجاب سے تاریخ تالیف کتاب ہذا تک اور خط وکتابت صاحبان ایجنٹ مقیم دہلی
ولدہیانہ من ابتدائے ۱۸۰۹ء لغایت ۱۸۲۵ء اور دفتر سرکار سکہان سے بہت کچہ حال لیا گیا*
سوم پنجاب کے متعلق جو تواریخ اور سفرنامہ اور تذکرہ انگریزی فارسی اور اردو مین ہین تقریبًا کل دیکہی گئی*

چہارم - جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جو شخص اون مین شریک تہے یا موقع پر موجود تہے اونسے دریافت کیا گیا بہت سے رئیسون اور سردارون سے اور اونکے میراثیون اور پروہتون سے بذات خاص دریافت کیا گیا اور اونکے بیانات بہت سے نئے مراتب دلچسپ دریافت کئے گئے +

اس کتاب کی تالیف مین جن اشخاص سے مدد ملی یہہ تہے - پنڈت من پہول اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ سکرٹریٹ جنکی علمیت اور واقفیت معاملات ملکی سے بے بہا ہے

سید ہادی حسین خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات اور مولوی رجب علی خان خان بہادر رئیس لودہیانہ

خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ

مہاراجہ رنجیت سنگھ

- مہاراجہ کہڑک سنگھ — پیدایش سنہ ۱۸۰۲ — وفات سنہ ۱۸۴۰
  - نونہال سنگھ — پ سنہ ۱۸۲۱ — و سنہ ۱۸۴۰
- ایشر سنگھ — پ سنہ ۱۸۰۴ — و سنہ ۱۸۰۵ — زبان زد
- مہاراجہ شیر سنگھ — پ سنہ ۱۸۰۷ — و سنہ ۱۸۴۳ — زبان زد
  - پرتاب سنگھ — پ سنہ ۱۸۳۱ — ق سنہ ۱۸۴۳
  - دیوا سنگھ — پ سنہ ۱۸۴۲
  - شہدیو سنگھ — پ سنہ ۱۸۴۳ — اب بنارس مین ہے
- تارا سنگھ — پ سنہ ۱۸۰۷ — و سنہ ۱۸۵۹ — زبان زد
- پشورا سنگھ — و سنہ ۱۸۴۵ — زبان زد
  - جگجوت سنگھ — پ سنہ ۱۸۴۳
- کشمیرا سنگھ — د سنہ ۱۸۴۴ — زبان زد
  - فتح سنگھ — پ سنہ ۱۸۴۴
- ملتانا سنگھ — پ سنہ ۱۸۱۹ — و سنہ ۱۸۴۶ — زبان زد
  - کشن سنگھ — پ سنہ ۱۸۴۰
  - کیسرا سنگھ — پ سنہ ۱۸۴۲
  - ارجن سنگھ — کنیز زادہ — پ سنہ ۱۸۴۰
- مہاراجہ دلیپ سنگھ — پ سنہ ۱۸۳۷ — زبان زد

پنجاب کے رئیسون کے تذکرہ مین لاہور کے شاہی خاندان کے اصلی یا زبان زد افراد کا اکثر ذکر آویگا اس واسطے سبہون کا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ اس خاندان کے بہت سے اشخاص کا حال ایسا ہے کہ بہت سے پر حوادث برسون کی خود پنجاب کی تاریخ ہے اور وہ حال مختلف مصنف بیان کر گئے ہین لیکن کسی کتاب مین جو اب تک مشتہر ہوئی ہے مہاراجہ اعظم کی زوجگان اور اولاد کا کوئی صحیح حال درج نہین ہے +

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی زوجگان کا ذکر

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی اٹھارہ رانیان تہین جنمین سے نو کے ساتہہ بہیرونکے ساتہہ شادی ہوئی تھی اور نو کے ساتہہ فقط چادر ڈالنے کی رسم عمل مین آئی تھی اسطور کی رسم کی شادی کو چادر دولا کہتے ہین یہہ رسم سکہونمین عموماً رائج ہی نو رانیان جنکے ساتھ بہیرن کے ساتھ شادی ہوئی تھی یہہ تھین

اول مہتاب کور جسکے ساتھ ۱۷۹۶ء مین شادی ہوئی تھی یہہ رانی سردار گوربخش سنگہ کی بیٹی اور سردارجی سنگہ گھنیہ کی پوتی تھی مہتاب کور مہاراجہ شیر سنگہ اور تارا سنگہ کی مان مشہور تھی لیکن حقیقت مین اوس سے اولاد کوئی نہین ہوئی یہہ رانی ۱۸۱۳ء مین مرگئی +

دوم - راجکوران جسکے ساتہہ ۱۷۹۸ء مین شادی ہوئی تھی یہہ رانی سردار رن سنگہ نکئی قوم سندہو کی بیٹی تھی اور مہاراجہ کہرک سنگہ کی مان تھی اُسنے ۱۸۳۸ء مین وفات پائی یہہ رانی بنام مائی نکائن معروف تھی مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پہوپی یعنے سردار چڑت سنگہ کی بیٹی کا نام بھی راجکوران تہا اور تمیز کرنے کے واسطے مائی نکائن کا نام دتار کور رکہا گیا تہا -

سوم روپ کور جی سنگہ نمبردار کوٹ سید محمود واقع ضلع امرتسر کی بیٹی تھی اُسکے ساتہہ مہاراجہ کی شادی ۱۸۱۵ء مین ہوئی تھی اب زندہ ہے اور ۱۹۰۰ روپیہ سالانہ پنشن پاتی ہے -

چہارم لچھمی کی شادی مہاراجہ کے ساتہہ ۱۸۲۰ء مین ہوئی تھی یہہ رانی دیسا سنگہ وڈیگی کی بیٹی تھی اور دیسا سنگہ جوگ کے خان واقع ضلع گوجرانوالہ کا ایک جٹ قوم سندہو تہا جب مہاراجہ کہاہی کو گئے تھے وہان اُسکے باپنے مہاراجہ کو اوسنے ڈہوآ دیا تہا ماہ اپریل ۱۸۶۷ء مین ہردوار اور سہارنپور کے مابین مین بیماری ہیضہ سے مرگئے اُسکی کل جاید اد کا سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ مالک ہوگیا چنانچہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے خلعت یعنی دستار حسب دستور ہندوان اوسکی حویلی مین جاکر عطا کیا -

اور راد یوی متبنی رانی لچھمی کی شادی سردار مذکور کے ساتہہ ہوئی ایک ثلث جملہ پنشن رانی لچھمی کی

بنام ہزادا شمشیر سنگہ تاحیات منظور ہوگئی یعنے [illegible] سالانہ

پنجم و ششم مہتاب دیوی اور راج بنسو راجہ سنسار چند کٹوچ کانگڑہ والی کی غیر صحیح النسب بیٹیان تہین جب انرودہ چند سنسار چند کے فرزند نے راجہ ہیراسنگہ کے ساتہہ اپنی ایک ہمشیرہ کی شادی کردینے سے انکار کیا اور انرودہ چند ستلج کے پار اس غرض سے بہاگ گیا کہ شادی کرنے سے بچ جاوے تو مہاراجہ نے اس نیت سے کہ جو ہتک انکے عزیز مصاحب کی ہوئی تھی اُسکا بدلہ لین ان دونو بہنو نکے ساتہہ جو لاہور مین انکار کہی تہین خود شادی کرلی یہہ شادیان خاص نادون کے علاقہ مین انسے ۱۸۲۹ء مین ہوئی تہین - رانی راج بنسو مہاراجہ کے حیات مین ۱۸۳۵ء کے قریب مرگئی تھی رانی مہتاب دیوی مہاراجہ کے ساتہہ ۱۸۳۹ء مین ستی ہوگئی تھی

ہفتم - گل بیگم شہر امرتسر مین فرقہ اہل نشاط مین سے تھی مہاراجہ کے منظور نظر ہوئی اور ۱۸۳۳ء مین اُنہون نے بہت تزک کے ساتہہ اُس سے شادی کرلی گل بیگم نے ۱۸۶۳ء مین بمقام لاہور وفات پائی اُسکو ۱۲۳۸۰ روپیہ سالانہ پنشن ملتی تھی -

ہشتم رام دیوی کور سنگہ چہچری والہ واقع ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی تھی اُسکی شادی کی تاریخ معلوم نہین ہے یہہ رانی مہاراجہ کی حیات مین مرگئی تھی

نہم ایک دختر کرم سنگہ چہنیہ کی جو ضلع امرتسر کا ایک جٹ قوم گل تہا اُسکی شادی کی تاریخ معلوم نہین ہے مہاراجہ کی حیات مین مرگئی تھی -

نو رانیون مفصلہ ذیل کے ساتہہ رسم چادر ڈالنی کی عمل مین آئی تھی

اول رانی دیوی دختر وزیر بکلد جسبوان والہ واقع ضلع ہوشیارپور کی -

دوم و سوم رتن کور اور دیاکور بیوگان ہزارا صاحب سنگہ بہنگی گوجرات والہ کی یہہ عورتین ۱۸۱۱ء مین اونکی شوہر کی وفات کے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مہاراجہ کے حرم مین داخل کی گئی تہین رانی رتن کور ملتانا سنگہ کے مان مشہور ہے ۱۸۶۵ء مین مرگئی ایک ہزار روپیہ سالانہ جو اسکی حیات تک تہا ضبط ہوگیا - رانی دیاکور کشمیرا سنگہ اور پشورا سنگہ کی مان مشہور تھی اُسنے ۱۸۴۳ء مین وفات پائی

چہارم چند کور جی سنگہ جٹ چین پور والہ کے جو ضلع امرتسر مین واقع ہے بیٹی تھی اُسکا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ ۱۸۱۵ء مین ہوا تہا اُسنے ۱۸۴۳ء مین وفات پائی

پنجم مہتاب کور چودہری سوجان کی بیٹی تھی یہہ شخص ملہ واقع ضلع گورداسپور کا ایک اتہوال جٹ تہا اس رانی کا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ ۱۸۲۲ء مین ہوا تہا اور ہنوز زندہ ہے اسکو ایکہزار نوسو تیس روپیہ سالانہ پنسن ملتی ہے

ششم سمان کور صوبا سنگہ جٹ مالوہ والہ واقع علاقہ آنروی ستلج کی بیٹی تھی اُسکا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ ۱۸۳۲ء مین ہوا تہا ہنوز حیات ہے ایکہزار چارسو چالیس روپیہ سالانہ پنسن پاتی ہے

ہفتم گلاب کور ایک جٹ زمیندار جگدیو واقع ضلع امرتسر کی بیٹی تھی اُس نے قریب سال ۱۸۳۸ء کے وفات پائی

ہشتم بہوری دختر سُگہر چند راجپوت کی تھی اور وہ منڈی مین رہتی تھی لعـ۹ سالانہ پنسن پاتی ہے اور حیات ہے +

نہم میدنو او تم سنگہ راجپوت کی بیٹی ہے ساکن بجوڑ پرگنہ شکرگڈہ ضلع گورداسپور لعـ۹ سالانہ پنسن پاتی ہے حیات ہے لاہور مین رہتی ہے

مہاراجہ کے زوجگان مین سے فقط ایک مہتاب دیوی اُنکے ہمراہ ستی ہوئی لیکن تین عورتین علاوہ کنیزون کے جو انہون کا رتبہ رکہتی تہین مہاراجہ کی چتہ پر اونکی ہمراہ جلائی گئین تہین - ان عورتون کے یہہ نام ہین ہردیوی جو دیہری رام کی بیٹی جو اٹل گڈہ واقع ضلع گورداسپور کا سلہریہ راجپوت تہا - راجدیوی پدما راجپوت کی بیٹی - دیونو دختر سند بہاؤ دیوا و ماکے جو مہرہی چب کی قوم مین سے تہا یہہ مقام اب جمون کے علاقہ مین ہے

اولاد مہاراجہ رنجیت سنگہ

اول کہڑک سنگہ کے سوا اور کوئی بیٹا صحیح النسب یا غیر صحیح النسب کسی زوجہ یا کنیز کے شکم سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو پیدا نہین ہوا کہڑک سنگہ رانی راجکور کا فرزند تہا اور اُسکی پیدائش ۱۸۰۲ء مین ہوئی تھی اُسکا حال سبکو بخوبی معلوم ہے ۱۸۳۹ء مین کہڑک سنگہ اپنے باپ کے جگہہ تخت نشین ہوا اور پنجم نومبر ۱۸۴۰ء کو وفات پائی

دوم و سوم شیر سنگہ اور تارا سنگہ - جب رانی مہتاب کور کی شادی کو مہاراجہ کے ساتہہ دس برس سے زیادہ گذر گئے اور کوئی اولاد اوسکو نہوئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ سنہ ۱۸۰۷ء مین آخری ستلج مہم پر روانہ ہوے اور اُنکے چلے جانے کے تھوڑے عرصے کے بعد یہہ خبر مشہور کی گئی کہ رانی حاملہ ہے جب مہاراجہ صاحب واپس آئے تو رانی نے شیر سنگہ اور تارا سنگہ یہہ کہکر روبرو کئے کہ "یہہ توام لڑکے مجھسے پیدا ہوئے ہین" - شیر سنگہ ایک چھیپی مسمی نہالا کا بیٹا تھا یہہ شخص موکیریان ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا تہا - موکیریان اُس زمانے مین مائی سدا کور والدہ مہتاب کور کی جاگیر کے علاقہ مین تہا تارا سنگہ ایک مسلمان عورت کا بیٹا تہا جو مائی سدا کور کی ایک کنیز کی بیٹی تھی - سدا کور بڑی ہوشیار اور ایسی عورت تھی کہ جو مطلب وہ نکالنا چاہتی تھی اوسکے تحصیل مین کچہہ پس و پیش عیب و صواب کا نہین کرتی تھی - جانتی تھی کہ اگر میری دختر سے مہاراجہ کو اولاد پیدا ہوگی تو لحاظ زیادہ ہو جاویگا اس سبب سے اُسنے یہہ لڑکے اونکے والدین سے خرید لئے اور اونکو مہتاب کور کی اولاد مشہور کر دیا - مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دہوکا نہین کہایا لیکن اُنہون نے ان لڑکونکو اپنی اولاد ہونا قبول کیا اور اُنکے ساتہہ ہمیشہ مثل فرزندان سلوک کرتی رہے یہہ لڑکے بلقب شہزادہ مشہور تھے

شیر سنگہ سنہ ۱۸۴۱ء مین مہاراجہ کہڑک سنگہ کے بعد مسند نشین ہوئے اور ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ء کو سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ کے ہاتہہ سے مقتول ہوئے - تارا سنگہ کم عقل تہا اکثر اپنے بہائی شیر سنگہ کے ساتہہ رہتا رہا اور شیر سنگہ اوسکے اور اوسکے زوجگان کی پرورش کرتے رہے - تارا سنگہ نے دہرم کور رندہاوی دختر جودہ سنگہ رندہاوہ جٹ بارا والے کے ساتہہ جو ضلع امرتسر مین واقع ہے - اور چند کور کے جو بنام بہٹی وڈہ والی مشہور تھی شادی کی بہٹی وڈ ضلع امرتسر مین ہے اور اس گانو مین چند کور کا باپ چندا سنگہ رہا کرتا تہا - تارا سنگہ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ء مین دسوہا ضلع ہوشیار پور مین مر گیا

چہارم ایسر سنگہ رانی مہتاب کور نے سنہ ۱۸۰۴ء مین یہہ بات ہوشیاری کی کی تھی کہ مہاراجہ سے اپنے شکم سے توام بیٹون کا پیدا ہونیکا اظہار کیا تہا کیونکہ پہلے اُسنے ایک ہی بیٹا پیدا ہونا ظاہر کیا تہا لیکن اُسسے مطلب برآری نہین ہوئی یعنے قریب سنہ ۱۸۰۴ء کے اوسنے ایک لڑکا مہاراجہ کے روبرو پیش کیا جسکا نام ایسر سنگہ رکہا مگر پیدایش کے ڈیڑہ سال کے بعد یہہ لڑکا مر گیا تہا - یہہ بات نہین معلوم ہے کہ یہہ لڑکا کس سے لیا گیا تہا - لیکن یہہ بات

تحقیق ہے کہ نہ اسکی مان مہتاب کور تھی اور نہ اسکا باپ رنجیت سنگہ تہا +

پنجم و ششم پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ - رانی دیا کور نے جب دیکھا کہ رانی مہتاب کور کا فریب ایسا کامیاب ہوا اوسکی تقلید کرنے پر مستعد ہوے - اور مختلف وقتاً مین دو لڑکے اُسنے حاصل کرکے اپنی اولاد مشہور کئے یہہ لڑکے پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ تہے کہتے ہین کہ پشورا سنگہ ایک لاہور کے دوکاندار کا اور دوسرا ایک جموال راجپوت کا بیٹا تہا - ان دونون لڑکونکے ساتہہ مہاراجہ صاحب مثل فرزندان سلوک کرتے رہے - اور علاقہ سیالکوٹ جمعی پچاس ہزار روپیہ کا اُنکی جاگیر مین رہا - جب راجہ ہیرا سنگہ وزیر ہوا کشمیرا سنگہ نے بابا بیر سنگہ سکہون کے ایک مشہور معروف گورو کے پاس پناہ لئے - اور جولائی ۱۸۴۳ء مین فوج سکہان کے ہاتہہ سے بہمراہی بابا مسطور اور عطر سنگہ سندہانوالیہ کے قتل ہوا - (دیکہو ذکر سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ) پشورا سنگہ کو فتح خان ٹوانہ اور سردار چتر سنگہ اٹاری والہ نے اگست ۱۸۴۴ء مین اٹک مین سردار جواہر سنگہ وزیر کے حکم سے قتل کیا (دیکہو ذکر فتح شیر خان ٹوانہ کا) کشمیرا سنگہ ایک بیٹا فتح سنگہ چہوڑکر مرا یہہ شخص اب پچیس سال کی عمر کا ہے پشورا سنگہ بہی ایک بیٹا جگجوت سنگہ چہوڑ مرا جو اب چہبیس سال کا ہے +

جو پنشن اٹہارہ اٹہارہ سو روپیہ بنام اہلیہ پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ کے تہی وہ بنام فتح سنگہ و جگجوت سنگہ ۱۸۶۵ء مین مقرر ہوگئے - اور تعلقہ داری پانچ پانچ ہزار روپیہ کے گونڈہ اور بہرٹا ایچ علاقہ اودہ سے انکے نام ہوگئے - بعد وفات کے نصف وسکا ایک پشت تک اولاد نرینہ کو ملیگا بعدہٗ سالم معاملہ لیا جاویگا اونکی اور شہزادہ شہدیو سنگہ کی تعلقہ داری منقسم نہین ہوئی - اور یہہ دونون اب سیالکوٹ مین رہتے ہین - جگجوت سنگہ کے دو دختران ہین - اور فتح سنگہ کے کچہہ اولاد نہین - مفسدہ ۱۸۵۷ء مین انکی جاگیر جسکی جمع دو ہزار کی تہی ضبط سرکار ہوگئی تہی

ہفتم ملتانا سنگہ - رانی رتن کور کا بیٹا مشہور تہا جو پہلے مول سنگہ دوبرجی والہ کی زوجہ تہی بعدہٗ سردار صاحب سنگہ بہنگی گجرات والہ کی اور پہر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی زوجہ تھی اس رانی نے ملتانا سنگہ کو ۱۸۱۹ء مین ایک مسلمان کنیز سے لیکر اُسکو اپنا فرزند قرار دیا - مہاراجہ نے اُسکو اپنا فرزند مانا - اُسکو ایک چہوٹی جاگیر جمعی دو ہزار روپیہ کی پرگنہ اجنالہ ضلع امرتسر مین دئے - ملتانا سنگہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا اوسکے تین بیٹے ہین کشن سنگہ اور کیسرا سنگہ بعمر ۲۹ سال و ۲۲ سال جو چند کور اُسکی زوجہ کے شکم سے پیدا ہوئی تھی - اور ارجن سنگہ بعمر ۲۹ سال جو مان کور

ایک کنیز کے شکم سے پیدا ہوا تہا رانی رتن کور ۱۸۶۹ء مین مر گئے

ہشتم دلیپ سنگھ فروری ۱۸۳۷ء مین پیدا ہوئے انکی مان جندان منا سنگھ اولک جٹ ساکن چاچر چھلاوہ ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی تھی یہہ شخص مہاراجہ کی سرکار مین سواران مین نوکر تھا - شیر سنگھ کی وفات پر دلیپ سنگھ ستمبر ۱۸۴۳ء مین مسند نشین ہوئے اور دوسری لڑائی پنجاب کے بعد ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء مین معزول ہوکر فتحگڈہ کو بھیجی گئی وہان سے ۱۸۵۴ء مین مہاراجہ موصوف انگلستان کو بہیجی گئی کہ اب بھی وہین رہتے ہین ۱۸۶۴ء مین انہون نے ایک خاتون متوطن اباسینیہ سے شادی کی مہاراجہ موصوف کی مان رانی جندان نے انگلستان مین بعمر ۴۶ سال ۱۸۶۳ء مین وفات پائی

زوجگان مہاراجہ کھڑک سنگھ

مہاراجہ کھڑک سنگھ نے چار شادیان کی تھین -

اول چند کور دختر سردار جیمل سنگھ کنہیہ فتحگڈہ والہ کے ساتھہ جو موضع متصل گورداسپور واقع ہے یہہ شادی ۱۸۱۲ء مین بڑی دہوم دہام اور تزک وشان سے ہوئی تھی اور سر جنرل اکٹرلونی صاحب لدہانہ سے جاکر شامل ہوے تھے ۱۸۲۱ء مین اس رانی کے بطن سے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام نونہال سنگھ رکھا گیا اس رانی نے اپنے شوہر اور فرزند کی وفات پر جو پنجم نومبر ۱۸۴۰ء کو واقع ہوئی دعوی سلطنت کیا سرداران سندہانوالیہ اوسکی مدد پر تھی - لیکن ڈوگرون نے اُسکے ساتھہ دغا کی - اور اُسنے مجبوراً اپنا دعوی بحق شیر سنگھ ترک کیا ۱۸۴۲ء مین راجہ دھیان سنگھ اور شیر سنگھ کے حکم سے یہہ رانی قتل ہوئی - شیر سنگھ نے اسکے ساتھہ شادی کرنی چاہی تھی لیکن رانی موصوفہ نے اوسکی درخواست کو نہایت نفرت اور حقارت کے ساتھہ نامنظور کیا -

دوم کھیم کور دختر سردار جودہ سنگھ کلال والہ نواسی سردار صاحب سنگھ گجرات والہ کی شادی ۱۸۱۶ء مین ہوئی تھی - یہہ رانی زندہ ہے اور دو ہزار چار سو روپیہ سالانہ پنشن اُسکو ملتی ہے اس رانی کی بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر تھی یہہ جاگیر ۱۸۴۸ء مین دربار لاہور نے مفسدون کے ساتھہ سازش کے سبب سے ضبط کرلی تھی

سوم کشن کور دختر چودہری راجا سنگھ جو سمرا واقع ضلع امرتسر کا جٹ تہا اُسکی شادی ۱۸۱۸ء مین ہوئی - اور یہہ رانی اب لاہور مین رہتی ہے اس رانی کو دو ہزار تین سو چوبیس روپیہ سالانہ پنشن ملتی ہے

چہارم ایسر کور سردار منگل سنگہ سندہو سرانوالی والے کی بہن تہی سرانوالی سیالکوٹ کے ضلع مین ہے - یہہ رانی کہڑک سنگہ کے باپ کے حرم مین سے آئی تہی اور اسکے ساتہہ شادی کی رسم ۱۸۱۵ء مین چادر ڈالنے سے عمل مین آئی تھی - یہہ رانی کہڑک سنگہ کی وفات پر اونکی لاش کے ساتہہ ستی ہوگئی تھی - کہتے ہین کہ رانی موصوفہ اپنے شوہر کی لاش کے ساتہہ جلنے مین راضی نہ تہی لیکن راجہ دہیان سنگہ نے جبراً اسکو ستی کرا دیا

زوجگان کنور نونہال سنگہ

مثل اوسکے باپ کی نونہال سنگہ کی بھی چار زوجگان تہین

اول نانکی دختر سردار شام سنگہ اٹاری والہ اس شادی مین نواب گورنر جنرل بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع مغربی وشمالی اور دیگر حکام اعلے کو تکلیف تشریف آوری دیگئی تہی مگر فقط سر ہنری فین صاحب بہادر شامل ہوسکے یہہ شادی مارچ ۱۸۳۵ء مین ہوئی تھی رانی نانکی نومبر ۱۸۵۶ء مین فوت ہوئی اوسوقت اسکی پنشن جو بہ تعداد چار ہزار چہہ سو روپیہ سالانہ تھی ضبط سرکار ہوئے

دوم صاحب کور دختر سردار گوردت سنگہ گلوالی والہ کے جو ضلع امرتسر مین ہے یہہ رانی ۱۸۴۲ء مین فوت ہوئی

سوم عطر کور مشہور بہدوڑان سردار جواہر سنگہ جو علاقہ آنردوے دریاے ستلج کا تہا یہہ رانی اسکی دختر تہی اپنے شوہر کی وفات پر ستی ہوگئی

چہارم کٹوچن دختر رای سنگہ پسر غیر صحیح النسب فتحسنگہ منبہ گرانوالہ جو ایک کٹوچ راجپوت تہا یہہ رانی بہی ستی ہوئی تہی

زوجگان واولاد مہاراجہ شیر سنگہ

مہاراجہ شیر سنگہ کی چار زوجگان تھین

اول دیبان دختر سردار موہر سنگہ نکئی کی اس رانی کی شادی ۱۸۱۹ء مین ہوئی تھی اور دو برس کے بعد یہہ رانی مرگئی اسکو کوئی اولاد نہین ہوئی تہی

دوم پریم کور دختر ہری سنگہ جو قوم سے وڑایچ جٹ اور نمبردار لدہیوالہ واقع ضلع گوجرانوالہ کا تہا پریم کور کی شادی شیر سنگہ سے ۱۸۲۲ء مین ہوئی تھی ۱۸۳۱ء مین اس رانی کو پرتاب سنگہ پیدا ہوا جسکو سردار لہنا سنگہ سندہانوالیہ نے

۱۸۴۳ء مین ہرجی سے قتل کیا - رانی پریم کور جسکی عمر چہاسیٹہ سال کی ہی لاہور مین رہتی ہے اور اسکو سات ہزار دو سو روپیہ سالانہ پنشن ملتی ہے اُس نے ایک لڑکا نرائن سنگہ گود لیا ہے جو عطر سنگہ ساکن بہانو ہڈی واقع ضلع سیالکوٹ کا بیٹا ہے اِس شخص سے رانی نے وہ لڑکا پچاس روپیہ کو خرید لیا ہی *

سوم **پرتاب کور** دختر سردار جگت سنگہ کوٹ کپورہ والہ کی شادی شیر سنگہ کے ساتہہ ۱۸۲۵ء مین ہوئی تھی یہہ رانی ۲۲ - اگست ۱۸۵۵ء کو فوت ہوئی ایک لڑکا متبنی ٹہاکر سنگہ نامی یہہ رانی چہوڑ مری اس لڑکے کی عمر اب ۲۵ برس کی ہے ٹہاکر سنگہ پرتاب کور کے رشتہ دار گجا سنگہ کا بیٹا تہا اس لڑکے کو اِس رانی نے ۱۸۴۴ء مین گود لیا تہا - اور رانی کی وفات پر اس لڑکے کے واسطے اٹہارہ سو سال کی پنشن مقرر ہوئی ہے جو ابتک اسکو ملتی ہے

چہارم **دکہنو** ایک زمیندار جہجیان کی قوم سے جنک زمیندار تہا بیٹی ہے جہجیان لمبہ گران واقع ضلع کانگڑہ کے متصل ہے اس رانی کی شادی شیر سنگہ سے ۱۸۴۲ء مین ہوئی تھی اور کاردار ضلع کانگڑہ نے اوسکو مہاراجہ کے نذر کیا تہا ۱۸۴۳ء مین اس رانی کو شہدیو سنگہ پیدا ہوا نومبر ۱۸۴۹ء مین دونو ماں اور بیٹا مہاراجہ دلیپ سنگہ کی ہمراہ فتحگڑہ کو بہیجے گئے تہے اور بنارس مین زیر نظر رہتے مین - شہدیو سنگہ جسکی اب ۲۲ سال کی عمر ہے بہت لایق اور نیک اطوار ہے - اپریل ۱۸۶۰ء مین اوسکی شادی فتح سنگہ کی دختر کے ساتہہ ہوئی جو ایک چہوٹا سردار اور جاگیردار سوگا ضلع تہانیسر کا ہے - حال مین شہدیو سنگہ کو ایک تعلقہ داری سو ہزار کی اودہ مین عطا ہوئی ہے جسکی نصف ہمیشہ کے واسطے معاف ہے اور نصف سے دو پشت تک کے واسطے آدہا معاملہ لیا جاویگا - جولائی ۱۸۶۵ء مین کار انگلشیہ نے اسکی واسطی دس ہزار روپیہ سالانہ پنشن مقرر فرمایا - دو دختر اوسکی موجود ہین *

علاوہ ان زوجگان کے مہاراجہ شیر سنگہ اپنے معروف توام بہائی تارا سنگہ کی زوجگان ہرم کور اور چند کور کے ساتہہ ربط رکہتے تہے ۱۸۴۱ء مین جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تارا سنگہ وسوہا واقع ضلع ہوشیارپور کو جو اوسکی نئی جاگیر تہی چلا گیا - اور اوسکی دونو زوجگان لاہور مین چلی آئین اور شیر سنگہ کے ساتہہ تا وفات انکی رہتی رہین - ۱۸۴۱ء سے پہلے تارا سنگہ اپنے بہائی کے ساتہہ رہا کرتا تہا اور ۱۸۳۸ء مین رانی چند کور کو ایک لڑکا دیوا سنگہ پیدا ہوا تہا جسکا باپ شیر سنگہ تہا - یہہ دونو عورتین مثل دیگر زوجگان مہاراجہ شیر سنگہ کی سرکارین کہلاتی تہین -

اور انکی ۔ وجگان گنی جاتی تہین ۔ اور انکے واسطے علیحدہ گزارہ نقدی و جاگیر کا معین تہا ۔ رانی چند کور ۱۸۴۳ء مین مرگئی تہی دیوا سنگہ ہمیشہ مہاراجہ شیر سنگہ کا بڈیا گنا جاتا تہا اور زندہ ہے اور سات ہزار دوسو روپیہ سالانہ پنشن پاتا ہے ۔ دیوا سنگہ لاہور مین رہتا ہے ۔ رانی دہرم کور کو بہی سات ہزار دوسو روپیہ پنشن ملتی ہے ۱۸۳۵ء مین اس رانی نے کرم سنگہ ایک جاٹ زمیندار موکیریان واقع ضلع ہوشیارپور کے بیٹے کو متبنے کر لیا تہا ۔ اُس لڑکے کو شیر سنگہ نے اوسکے والدین سے خرید اتہا ۔ کرم سنگہ جسکی عمر اب ۳۶ برس کی ہے ۱۸۵۹ء مین رانی دہرم کور نے بعلت دزدی مال قیمتی چالیس ہزار روپیہ کی نالش کی تہی اور اُسکو نو مہینے کی قید ہوئی تہی اب یہہ رانی مرگئی ہے

سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ

بڈہا سنگہ

- چندا سنگہ
  - گلاب سنگہ
  - سردار دیدار سنگہ
    - کور بخش سنگہ
    - سردار امیر سنگہ ۱۸۲۷ء مین مر گیا
      - سردار عطر سنگہ سردار جی سنگہ کی بیٹی سے شادی کی
        - سردار کہن سنگہ ۱۸۶۳ء مین مر گیا
      - سردار جیل سنگہ ۱۸۴۳ء مین مر گیا
      - سردار ربدہ سنگہ سردار حکم سنگہ اٹاری والہ اور تیجا سنگہ پوہلی جسبر ٹیہ راجپوت کی بیٹی سے شادی کی ۱۸۴۳ء مین مر گیا
        - سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ چہنہ کی بیٹی سے شادی کی پیدایش ۱۸۱۶ء بخشش سنگہ پسر ٹہاکر سنگہ کو متبنی کیا
      - سردار ساون سنگہ راجہ سنسار چند کٹوچ کی بیٹی سے شادی کی مر گیا
        - سردار جیت سنگہ ۱۸۱۴ء مین مر گیا
        - سردار جودہ سنگہ ۱۸۶۲ء مین مر گیا
          - ندہیر سنگہ ۱۸۵۲ء پیدا ہوا
      - سردار لہنا سنگہ ۱۸۴۴ء سردار سدہ سنگہ جہنہ ایک پہاڑی سردار کے بیٹی سے شادی کی
        - پرتاب سنگہ ۱۸۵۶ء مین مر گیا
        - ٹہاکر سنگہ ۱۸۳۷ء مین پیدا ہوا
          - کور بخش سنگہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
          - بخشیش سنگہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
          - [illegible] سنگہ ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا
    - رتن سنگہ
      - ندہان سنگہ وسوندہا سنگہ
      - خزان سنگہ
        - جگت سنگہ
        - بہاگت سنگہ
        - کرپال سنگہ
    - کورہہ سنگہ
- نودہ سنگہ
  - سردار چڑت سنگہ
    - سردار مہان سنگہ
      - مہاراجہ رنجیت سنگہ
        - مہاراجہ کہرک سنگہ
          - کور نونہال سنگہ

کیفیت
خاندان سندہانوالیہ

پنجاب خاص مین خاندان اہلووالیہ اور سندہانوالیہ دو ایسے اعلی خاندان ہین کہ اور سب خاندان سے برتر رتبہ اور
سب سے زیادہ زور رکہتے ہین - رئیس اہلووالیہ کا ملک تقریبا تمام کمال دوابہ جالندہر مین واقع ہے - اور
بیاس و راوی کے بیچمین جتنے خاندان سکہون کے ہین اونسے سردار سندہانوالیہ اعلی ہین - بڑا مہاراجہ خود اس
خاندان کا قریب رشتہ دار تہا - اور سرداران سندہانوالیہ کو جو اقتدار اور دولت کثیر حاصل ہوئی اوسکا بڑا باعث یہی
تہا کہ سرداران مسطور مہاراجہ کے رشتہ دار تھے - سندہانوالیہ قوم کے سانسی جٹ ہین اور مثل اکثر جٹون کے
دعوی کرتے ہین کہ اونکی ابتدا راجپوتونسے ہے - اور بیان کرتے ہین کہ اونکا مورث اعلی مسمی شل جو قوم کا بہٹی
راجپوت تہا اوجین سے پنجاب مین آیا تہا اور پنجاب مین اوسنے سیالکوٹ کو آباد کیا تہا مگر معلوم ہوتا ہے
کہ قوم بہٹی اتنی دور جنوب کی طرف کہ جتنے فاصلہ پر اوجین واقع ہے نہین بستے تھے - اور جس شل کا سندہانوالیہ
ذکر کرتے ہین بلا شبہ راجہ شل ہے جسکو شالواہن بھی کہتے ہین اور جو راجہ گج جیسلمیر والہ کا بیٹا تہا یہ راجہ گج شاہ
خراسان کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا تہا اور اوسکی وفات کے بعد اوسکے بیٹے شل نے پنجاب مین آکر شہر لاہور کو تباہ کیا
اور شہر سیالکوٹ* کو پہر تعمیر کرکے اسکو اپنا دار الحکومت بنایا تہا

* سیالکوٹ پنجاب کے نہایت پرانے شہرونمین سے ایک شہر ہے کہتے ہین کہ اس شہر کو حضرت عیسی کے زمانہ سے تین ہزار چار سو برس پہلے راجہ شل

پہلے
شالواہن نے ایک نیا سموت قایم کیا جسکو شاکہا لکہتے ہین بعض کا یہہ قول ہے کہ یہہ شاکہا ایک فتح کی یادگار رکہنے
کے واسطے قایم ہوا تہا جو شالواہن کو بکرماجیت پر متصل سیالکوٹ حاصل ہوئی تھی لیکن شالواہن بکرماجیت کا ہمعصر
نہین تہا - اور بکرماجیت کبہی پنجاب مین نہین آیا تہا - ساکہا بکرماجیتی سموت کی ایکسو چہیالیسوین سال مین قایم ہوا
تہا راجہ شالواہن کے سولہ بیٹے تھے جو سب علیحدہ علیحدہ سے خود ہوگئی اور جنکی اولاد مین بہت سے پہاڑی راجہ
ہین بڑے اُنمین سے بلند پوران رسالو دہرم گڈہ روپا اور سند رتھے
پٹیالہ نابہہ جیند ملودہ بہدوڑ فریدکوٹ کیتھل اور اٹاری جودہار کے بڑے بیٹے کی اولاد سے
ہین - اور جودہار راجہ شالواہن یا شال کی پانچوین پشت مین تہا - سندہانوالیون کا یہہ قول ہے کہ وہ اور مسلمان
بہٹی جودہار کے دوسرے بیٹے کی اولاد ہین - اپنے خاندان کے نام سانسی معروف ہونیکی اصل سندہانوالیہ
اسطور پر بیان کرتے ہین کہ انکی مورث سوہاندا کے جو جودہار سے چہٹی پشت مین تہا جو اولاد ہوتی تھی پیدایش سے
چند یوم کے بعد مرجاتی تھی اُسنے برہمنون اور منجمون سے مشورہ کیا اور اُنہون نے سوہاندا کو یہہ بات سمجہائی
کہ جو لڑکا تیرے گہر مین اب پیدا ہو اُسکو اُس شخص کو دیدینا چاہیے جو لڑکے کے پیدا ہونے کے بعد سب سے
پہلے تیرے گہر آوے جب وقت معہود پر لڑکا پیدا ہوا تو لڑکے کی پیدا ہونے کے بعد سب سے پہلی ایک سانسی فقیر اُسکے گہر

پانڈون کے مامون نے آباد کیا تہا اور اس راجہ کی اولاد کئی سو برس تک وہان حکمران رہی بعد اسکے شہر ترک کر دیا گیا تہا تا وقتیکہ مطابق قول مورخان پنجاب کے سنہ ۹۰ء
مین اور مطابق قول مورخان بمبئی کے سنہ ۱۲۶ء مین اسکو شالواہن نے آباد کیا اگر فرض کیا جاوے کہ سیالکوٹ وہی ہی جسکا نام ابتدا مین شالواہنپا تہا اور جو دار الحکومت
شالباون کا تہا اور غالب ہے کہ یہہ دونو مقام ایک ہی تہی سیالکوٹ کی یہہ بہی نام ہین شالکوٹ سالکنٹ سگل پور اور سیالکوٹ رسالو شالواہن کے
بیٹے کے نام سے راجپوتان سیال جو اب ملک متصل جہنگ مین رہتی ہین سیالکوٹ کے آباد کرنیکا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شہر کا نام اونکے نام سے
مشہور ہے - یہہ بات تو تحقیق ہی کہ ایک مرتبہ کسی وقت یہہ قوم وہان رہتی تھی اور اُس نے ایک قلعہ بنایا تہا لیکن یہہ شہر اُنکے پنجاب مین آنے سے بہت سال
پہلا آباد ہوا تہا +

پڑا یا چنانچہ برہمنون کے قول پر عمل کر کے سوہاند نے باوجودیکہ لڑکے کی ماں عجز و زاری کرتی رہی وہ لڑکا سوہاندا نے دیدیا
اُس بڈھے فقیر کو اگر روپیہ پائری ملتی تو زیادہ خوش ہوتا مگر وہ لڑکے کو اپنی ہمراہ لیگیا لیکن دوسرے دن تک
فقیر لڑکے سے اوکتا گیا اور اُسکو سوہاندا کے پاس پہر لے آیا سوہاندا نے پہر برہمنون سے صلاح کی اور اونکے
کہنے پر لڑکے کو واپس لے لیا اس واقع کے سبب سے اس لڑکے کا نام سانسی پال یا سہہ پال یعنے سانسی کا پالا
ہوا رکہا گیا اور اُس زمانے سے اس خاندان کا یہہ نام چلا آیا ہی ؛

ایک اور روایت مشہور ہی کہ سوہاندا کی زوجہ اپنی گہر سے بہت فاصلہ پر تھی کہ دردزہ اُسکو پیدا ہوا اوسوقت یہہ عورت
لاچار سانسیونکے ایک گانو مین چلی گئی کہ وہانکے آدمیون نے اُسکی بہت خاطرداری اور خدمت کی اور تاوقتیکہ
بالکل تندرست ہوگئی اوسی گانو مین رہی اس حال مین جو لڑکا پیدا ہوا تہا اوسکا نام سانسی رکہا گیا -
لیکن شجرہ انصاب سندہانوالیہ اور بہٹیون کے تقابل سے یہہ بات غالباً معلوم ہوتی ہے کہ سانسی بہونے کے ایک
بیٹے کا نام تہا جو جودہار سے چوتھی پشت مین تہا - اور سندہانوالیہ اور سانسی اسی شخص سانسی کی اولاد مین -
راجہ سانسی کو جو سندہانوالیونکا اب مسکن ہی قریب ۱۴۸۸ع کے راجا اور کرتو نے آباد کیا تہا - اور کہو کہر کرتو کے پڑپوتے
نے ترن تارن کے جنگل مین بیٹھکر وہان کئی دیہات آباد کئی - دگاہ نامی کہو کہر کے پوتے کی جو اولاد ہوئی
اوسکی ایک شاخ سے سندہانوالیون کا اور دوسری شاخ سے لاڈوہ کا خاندان چلا - دگاہ کے پوتے تخت مل
نامی کو شاہنشاہ عالمگیر کے حضور سے بذریعہ فرمان منصب چودہری ملا اور اُسکو علاقہ یوسف پور کے مالیہ کے
وصول کرنے کا اختیار دیا گیا - یہہ فرمان خاندان سندہانوالیہ مین اتبک موجود ہی مگر اُسپر دستخط نہین ہین
اور زمانہ حال مین مصنوع کرلیا معلوم ہوتا ہی - تخت مل کا بیٹا بہار مل سہج دہاری فرقہ کا سکہہ
تہا جو سکہون مین ایک جعلی نتیجہ ہی اور اگرچہ اس شخص نے پاہل کبہی نہین لی لیکن گورو گوبند کی مسایل
کی دیہات مین تلقین کرتا پہرتا تہا - اُسکا بیٹا بڈہا سنگہ جو سچا سکہہ تہا ایک دلیر اور کامیاب ڈاکو مشہور تہا
اُسکے زمانہ مین سرقہ مویشی معزز پیشہ تہا - اور بڈہا سنگہ اپنے مشہور گہوڑے دیسی نامی پر سوار ہوکر نواح
کے ملک کے واسطے ایک مجسم آفت تہا بوڑہا سنگہ کو قریب چالیس مرتبہ برچھی بندوق یا تلوار سے زخم

لگے تھے - اور آخر کار اپنے بستر پر مثل نیک وضع آدمیونکے سنہ ۱۷۱۸ء مین اُسنے وفات پائی - اُسکے دو بیٹے چند سنگھ اور نودھ سنگھ مثل اپنی باپکے جری اور اولوالعزم تھے اور اپنی پیشہ مین کامیاب ہی - قریب سنہ ۱۷۳۰ء کے انہون نے موضع سوکر چاک جسکو کچھ عرصہ پہلی گل جٹون نے آباد کیا تھا مگر ویران ہوگیا تھا پھر آباد کیا - اور ایک جمعیت سکھون کے اسطرح کے آدمیونکے جمع کر کے جو گھوڑے پر سوار ہو کر گڑبڑ دوڑ کرنے مین مشتاق تھے انہون اپنے قریب کے کئی گانو پر قبضہ کر لیا اور بلکہ راوی کے پار ضلع گوجرانوالہ مین دھاڑے مارتے رہے - نودھ سنگھ جو سنہ ۱۷۶۲ء مین مجیٹھہ کے مقام مین اپنی شادی گلاب سنگھ گل کے گھر مین کرنے کے واسطے گیا تھا افغانون کے ساتھہ ایک جنگ مین مارا گیا - نودھ سنگھ کا بیٹا چڑت سنگھ جو اپنی باپ کی وفات کے وقت فقط پانچ برس کا تھا ایک بڑا زور آور سردار بن گیا اور سوکر چکیہ مثل کا حاکم ہوگیا - دیدار سنگھ اسکا رشتہ دار گوجرانوالہ پنڈ دادنخان اور اور جگہہ چڑت سنگھ کی زیر حکم لڑتا رہا - بعد اُسکے جب سردار مہان سنگھ اپنے باپکا جانشین ہوا اور اوسنے رسول نگر گوجرانوالہ پر قبضہ کر لیا - منجملہ فتوحات کے پنڈ صو کا دلوٹ اور سندھانوالہ سردار دیدار سنگھ کے حصہ مین آئے - اور اس خاندان کا نام اس گانو سندھانوالہ سے مشہور ہوا ہی - سردار دیدار سنگھ سنہ ۱۷۸۴ء مین ایک معرکہ مین جو دریاے چناب کے کنارہ پر ہوا تھا مارا گیا تھا اوسکے سمادھ اب تک معہ ضلع دولت نگر مین موجود ہی - سردار امیر سنگھ معہ اپنے بھائیون گور بخش سنگھ اور رتن سنگھ اپنے باپکے ترکہ کے مالک ہوی - اور تھوڑے ہی عرصہ مین انہون نے اپنی جائداد کے بڑھانے کی تدبیر کر لی یہہ سردار اپنے رشتہ دارون سوکر چکیہ مثل کے سردارون کے نیک و بد مین شریک رہا - اور جب کہ مہان سنگھ اور رنجیت سنگھ کو زور حاصل ہوتا گیا سردار امیر سنگھ نے بلا خوف پاداش بال سمندرا اور دیگر دیہات نواح راجہ سانسی پر قبضہ کر لیا - مگر سنہ ۱۸۲۲ء مین امیر سنگھ کے دربار مین بہت بیحرمتی ہوئی روایت اسطرح ہے کہ ایک روز رنجیت سنگھ ثمن برج سے نکلکر گھوڑے پر سوار ہونیکو طیار تھے امیر سنگھ کو اسوقت دیکھا کہ اپنی بندوق کاندھی سے اوتار کر اسکو بھر کر توڑا سلگا رہا تھا حاضرین موقعہ نے اُسکے ذمہ یہہ تہمت لگائی کہ اُسکی نیت مہاراجہ کے قتل کی تہی رنجیت سنگھ کو بھی اس بات کا یقین ہوگیا اور اُسکو دربار سے علیحدہ کر دیا - اُسکے بعد امیر سنگھ نے بابا صاحب سنگھ بیدی اُونا والے کے پاس جا کر پناہ لی مگر کچھ عرصہ پیچھے رنجیت سنگھ بابا صاحب سنگھ کی سفارش سے

امیر سنگھ پر عنایت کرنے لگے اور اُنکو سردار فتحسنگھ کالیانوالہ کی فوج میں مامور کیا اور اُس سردار کی خاص حفاظت مین رکھا
اس روایت مین کچھہ شک ہے اور لوگ کہتے ہین کہ امیر سنگھ دربار مین کسی سرکشی یعنی ہنگامہ کشمیر کے سبب سے بیحرمت ہوا
امیر سنگھ مہاراجہ کے ہمراہ مہم قصور مین جو ۱۸۱۸ء مین ہوئی تھی گیا تہا - اور ۱۸۱۹ء مین مہاراجہ کی مہم مین جو دریائی
چنیاب اور اٹک کے مابین کے مسلمان قومون پر ہوئی تھی ہمراہ تہا اس مہم مین جیمل سنگھ اوسکا دوسرا بیٹا قلعہ خیرآباد
کے سامنے ایک معرکہ مین مارا گیا تہا ۱۸۱۹ء مین جب راجہ جیت سنگھ جموں والہ کی وفات پر رنجیت سنگھ نے اوسملک پر
اپنا قبضہ کر لیا تو مہاراجہ نے علاقجات ہر سیالو نارا اور رتا ابدال امیر سنگھ کو عطا فرمائی - دوسال کے بعد امیر سنگھ نے
اپنے فرزند بدہ سنگھ کو مہاراجہ کی سرکار مین نوکر رکھا یا - اس شخص نے تہوڑے عرصہ مین دربار مین رشد اور
رسوخ حاصل کر لیا اور مورد الطاف مہاراجہ ہوگیا - نوبت اول ہی بدہ سنگھ بذات خود افسر مامور ہوکر بہاولپور کو زر
باج معہودہ بزور وصول کرنے کے واسطے بہیجا گیا تہا ۱۸۲۱ء مین اپنے باپ در بہائی عطر سنگھ کی ہمراہی مین بدہ سنگھ
نے قلعہ موج گڈہ اور جام گڈہ پر تصرف کیا ان خدمتونکی جلدو مین امیر سنگھ کو شکر گڈہ اور بدہ سنگھ کو کلڑا ور نرائے
جمعے قریب لاکہہ روپیہ کی جاگیر مین ملی

اس سی پیشتر اس خاندان کی جاگیرات واقع چہچہہ اٹک اونکی درخواست پر مبدل ہوکر علاقجات سہرہ تلون گٹھیال اور کتہونگل
جمعے ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ کی اونکو مل چکی تہی - بعد ازان سردار بدہ سنگھ دو پیادہ اور ایک سوار ون کی رجمنٹ کا افسر
مامور ہوکر جموں کے پہاڑون مین بہیجا گیا تہا - اور بعد ازان وسنی مہناوالہ کا علاقہ زیر نگین کیا - ۱۸۲۳ء مین ٹہیری
کی لڑائی مین سردار بدہ سنگھ ایک جزو فوج سکہان کا افسر تھا حقیقت مین ٹہیری مین دو لڑائیان لڑی گئی تہین
دریائے کابل کے کنارہ چپ پر مہاراجہ بذات خود لڑتے تھے اور مجاہدین یوسف زئی کو اُنہون شکست دی مگر اس جنگ
مین پہولا سنگھ اکالی اور چند اچھے افسر ماری گئی تھی کنارہ راست دریا پر فوج سکہان کی بہاری جمعیت تہی اور اوس
فوج پر ہری سنگھ نلوہ جمعدار خوشحال سنگھ سردار بدہ سنگھ اور اور افسر تھی اس کنارہ پر مقابل افغانونکے جمعیت کو محمد
عظیم خان لڑا رہا تہا اُسنے شکست کہائی اور نقصان عظیم اوٹہایا اور سال کے اندر غم سے مر گیا - ۱۸۲۵ء مین مہاراجہ
رام باغ مین بمقام امرتسر سخت بیمار ہوئی اور اونکی زیست کی امید نہ رہی اور بالکل بے صُورت ہوگئی تھی سردار بدہ سنگھ

نے یہہ بات سمجھ کر کہ مہاراجہ کے مرنے پر ملک مین پہر علیحدہ علیحدہ ریاستین بنجاوینگی اور یہہ قیاس کرکے کہ مہاراجہ مرنے کے قریب ہی اپنی واسطے بندوبست کر لینے کا تہیہ کیا راتکو کچہہ فوج لیکر قلعہ گوبند گڈہ گیا اور بہ ظاہر حکم مہاراجہ قلعہ کی اندر جانا چاہا جمعدار دروازہ دیا رام نے بلا حکم اسکو قلعہ کے اندر داخل نہ ہونی دیا اس سبب سے بدہ سنگہ واپس چلا گیا - اور صبح سردار کو بہاری رشوت دیکر اس سی ایک حکم اس مضمون کا لکہوایا کہ قلعہ مین بدہ سنگہ کا دخل کرویا جاوی اور اس حکم پر مہر لگائی گئی بدہ سنگہ پہر قلعہ کو گیا لیکن جمعدار مذکور کا کہا نیوالا نہ تہا اُسنی اس حکم کو دیکہا بھی نہین اور کہا کہ اسوقت رات بہت گئی ہی اگر خود مہاراجہ ہون تو مین اسوقت اُنکو بہی دروازہ نکہولونگا سردار ناچار ہار کر واپس چلا گیا - اور صبح کو امام الدین قلعدار نی مہاراجہ کو جنکو کسیقدر افاقہ ہوگیا تہا اس حال کی خبر کردی نتیجہ یہہ ہوا کہ بدہ سنگہ پشاور مین متعین ہوا اور یوسف زئی کے ملک مین خلیفہ سید احمد سی لڑنی کے واسطے بہیجا گیا یہہ شخص بڑی جوش و خروش مذہبی مین تہا اور لوگونکو سکہون پر جہاد کرنے کے واسطے برانگیخت کرتا پہرتا تہا مہاراجہ کو امید تھی کہ بدہ سنگہ کی ہڈیان یوسف زئی کے پہاڑون مین رہ جاوینگی اور سردار کو مہاراجہ کو تکلیف دینی کو پہر پنجاب مین واپس نہ آویگا - بدہ سنگہ نی بڑی جمعیت فوج کو پیچہے چہوڑکر اور خود آگے بڑہکر دریای کابل کو عبور کیا - اور اکوڑہ مین خیمہ کرکے مورچی باندہ دئی مگر رات کو غنیم نے اسپر حملہ کیا اور بدہ سنگہ سی فقط یہہ کام ہوسکا کہ اپنی پانسو آدمی مقتول اور مجروح کراکے دشمن کو ہزیمت دی - اس موقع پر سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ موجود تہا اور اس سردار نے بڑی جوانمردی اور دلاوری کی - اگلے روز فوج سکہہ نو میل آگے روانہ ہوکر جہانگیرہ مین پہونچی وہان سرداران ڈوگرہ اور سرداران اٹاری اپنی اپنی فوجین لیکر شامل ہوی سردار بدہ سنگہ کی فوج ملاکر اب سکہون کی کل فوج کے دس ہزار آدمی کی جمعیت تہی اور بارہ توپین تہین اس فوجکی مورچونکو سید کی فوج کثیر نے جسمین کابلی اور یوسف زئی افغان تھے گہیر لیا لیکن اگرچہ سید کی فوج کے تعداد کثیر تھے پر انتظام کچہہ نہ تہا چند روز سکہہ اپنے مورچونکی اندر رہی اور غنیم علی الاتصال حملی کرتا رہا آخرکار جب بدہ سنگہ کا ذخیرہ رسد خالی ہوگیا اور اُسکو صبر بھی نہ رہا تو اُسنے اپنی فوج کے ساتہہ مورچون سی نکل کر غنیم پر حملہ کیا اور ایک سخت لڑائی کی اور شکست دی اور بہت قتل کیا سید یوسف زئی

کے پہاڑون مین پناہ لی اور دو برس تک اوسکو پہر میدان جنگ مین آکر لڑنیکی جرأت نہ رہی اس فتح کے بعد سردار بدھ سنگہ
لاہور کو واپس آیا اوسکا سب طرح اعزاز ہوا لیکن چند ماہ کے بعد یہہ سردار ۱۸۲۷ء کے اخیر مین ہیضہ کر کے مر گیا -
اوسوقت مہاراجہ نے اوسکے خاندان کو ایک خط باظہار اپنی غم کے لکہا اور اوس خط مین اس بات کا بہی اندوہ ظاہر
کیا کہ ایسا دلاور سردار اپنی بستر پر مثل عام آدمیون کی مر گیا - سردار بدھ سنگہ ان سکھہ دلاورانمین شمار ہوا تہا جو نہایت
شجاع اور ہنرمند جنگ آزما تہی اوسکی وفات کی وقت یہہ افواہ تہی کہ دو گردون نے اسی زہر دیا تہا لیکن اس افواہ کی
کچہہ بہی اصل نہین ہی - امیر سنگہ اپنی بیٹی سی پہلی اسی سال مین مر گیا تہا لیکن تمام جاگیرات جنکی مقدار قریب چہہ لاکہہ
روپیہ کے تہی سرداران عطر سنگہ لہنا سنگہ وساوا سنگہ اور شمشیر سنگہ کے نام واگذار رہین - عطر سنگہ کو دربار مین اپنی بہائی
کی جگہہ ملی یہہ سردار ایسا زور آزما اور دلاور تہا کہ جب ۱۸۳۴ء مین سردار ہری سنگہ نلوہ مرا تو خالصہ جی کا یہی سردار
سب سے دلاور گنا جاتا تہا - اوسی سال عطر سنگہ اپنی سوارونکی ساتہہ پشاور کو اور لہنا سنگہ تبت کو بہیجا گیا وہان انہون
نے اچہی خدمت کی اور گرد و نواح کے جدا اقوام خوش سیرت تہین انکے ساتہہ ہمیشہ جنگ مین مصروف رہا
عطر سنگہ کو یہہ خطاب طویل اور مغز ملا - اوجہلدیدار نرمل بدہ سردار باوقار کثیر الاقتدار سرور گروہ نامدار عالی تبار
شجاع الدولہ سردار عطر سنگہ شمشیر جنگ بہادر - اور سردار لہنا سنگہ کو یہہ خطاب ملا - اوجہلدیدار نرمل بدہ سردار
باوقار سردار لہنا سنگہ سندہانوالیہ بہادر - مہاراجہ کہڑک سنگہ کی وفات کی وقت تک اس خاندان کی جاگیرات اور
اقتدار پیوستہ افزون ہوتی رہی - اوسوقت اگرچہ نام کے واسطے انکے قبضہ مین سات لاکہہ روپیہ کا ملک تہا
مگر حقیقت مین مالیت اوسکی نو بیس لاکہہ کا تہا - اسوقت عطر سنگہ در نوعمر اور لیاقت کے سبب سے رئیس خاندان مین تہا -
لہنا سنگہ جرأت اور ہمت کا آدمی تہا لیکن ناخواندہ اور فاسق و فاجر تہا - اجیت سنگہ اوسکا برادرزادہ دلاور بہت
تہا مگر ضدی اور مآل اندیش نہ تہا سرکش اور بی فکر تہا - شمشیر سنگہ امور سلطنت مین دخل دینی سی متنفر رہتا تہا او
اور اپنی فوج کے ساتہہ پشاور مین تہا - جب شاہزادہ نونہال سنگہ اسی روز کہ جسدن اوسکا باپ مرا تہا حادثہ
اتفاقیہ یا کسی تدبیر سی مارا گیا تو خالی تخت کے دو شخص دعویدار ہوئی ایک رانی چند کور مہاراجہ کہڑک سنگہ کی بیوہ
دوسرا شہزادہ شیر سنگہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بیٹا مشہور تہا شیر سنگہ سپاہی اور شجاع آدمی تہا فوج پر کسیقدر

قدرت رکہتا تہا چند کور کے دعوی کی مدد پر سندہانوالیہ سردار اور بہائی رام سنگہ سردار تیج سنگہ اور اُسکا چچا جمعدار
خوشحال سنگہ تہی شیر سنگہ کا حامی ڈوگرون کا فریق تہا جسکے راجہ دہیان سنگہ اور اُسکے بہائی راجہ گلاب سنگہ اور سوچیت سنگہ
سرگروہ تھی اس فریق مین مصر لعل سنگہ جو پیچہی راجہ ہوا تہا اور اور لوگ بہی شامل تہی سندہانوالیون اور ڈوگرون
مین نہایت سخت دشمنی تہی رنجیت سنگہ کی سلطنت کے پچہلے زمانہ مین دونون فریقونکو بہت اقتدار اور زور حاصل
رہا تہا اور یہہ دونو فریق باہمدگر رقابت کے سبب سے ایک دوسرے سے رشک اور حسد رکہتی تہی سندہانوالیہ اگرچہ
بلند نظر تہی لیکن انکو خاندان شاہی کے ساتہہ اُنس تہا اور ریاست کے ساتہہ ارادت تہی لیکن ڈوگری بہائیون کی
بلند نظری خود غرضی کے ساتہہ تہی جن لوگون کا تواریخ مین ذکر ہی شاید اونمین کوئی متنفس ایسا نہین تھا
جسکی نسبت راجہ دہیان سنگہ اور راجہ گلاب سنگہ سی زیادہ لوگون کے دل مین تنفر ہوا اونکی تظلم شرارت تکبر
اونکی لالچ اونکی دغابازی اور انکی اس زمانہ کی بلند نظری کے مقابلہ مین کہ اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطی اونکو
کسیطرح کا پس و پیش نہ ہوتا تہا اونکی لیاقت اور عقل و فراست بے نظیر اور اونکی شجاعت کسی شمار مین نہین
شاہزادہ نونہال سنگہ کی وفات کے وقت عطر سنگہ ہردوار مین تہا اور لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ کلو مین تھے
جب اونکو یہہ خبر پہونچی تو عطر سنگہ اور اجیت سنگہ دونو دوادو لاہور کیطرف روانہ ہوئے - رانی صاحب کور شہزادہ
نونہال سنگہ کی رانی اپنی شوہر کی وفات کی وقت حاملہ تہی اور راجہ دہیان سنگہ نے قوم سکہہ کے مزاج کے رو کو
ملحوظ رکھکر تامل مناسب سمجہا اور مصلحتاً یہہ اتفاق کیا کہ بالفعل شیر سنگہ اپنی جاگیر کے علاقہ کو چلا جاوی مگر اپنے
فرزند پرتاب سنگہ کو دربار مین چہوڑ جاوے اوسوقت یہہ بات مشہور کی گئی کہ شیر سنگہ اٹہہ مہینے کیواسطی جاتا ہے
تاکہ اوسوقت تک معلوم ہو جاوی گا کہ صاحب کور یا کسی اور رانی کو بیٹا پیدا ہوتا ہی یا نہین مگر حقیقت مین
غرض یہہ تہی کہ اس عرصہ مین راجہ دہیان سنگہ فوج کو شیر سنگہ کی جانب پہیر لی ایک چہرہ یہ وثیقہ نادر کار
جسمین یہہ اقرار ہی اور جسپر راجہ گلاب سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ تین سرداران سندہانوالیہ سردار لہنا سنگہ مجیٹیہ
سردار تیج سنگہ بہائی رام سنگہ بہائی گوبند رام سنگہ بہائی گورمکہہ سنگہ بہائی ندہان سنگہ جمعدار خوشحال سنگہ
اور شیخ غلام محی الدین کے دستخط مین اس جلد کے شروع مین لگایا گیا ہی یہہ وثیقہ ۲۷ نومبر یعنی تین ہفتہ

بعد وفات شہزادہ نونہال سنگہ کے لکہا گیا تہا اور اوسکی شرائط کے بموجب شیر سنگہ بٹالہ کو روانہ ہوگیا اور راجہ دہیان سنگہ
جموں کو چلا گیا لیکن اپنی کارندی لاہور مین فوج کے ورغلانے کے واسطے چہوڑ گیا جموں والی بہائیون کی نیت اور
ارادون پر سرداران دیگر کو صحیح اعتبار نہ تہا چنانچہ انہون نے چوتہی دسمبر کو ایک اوس عہدنامہ پر دستخط کئی جسمین یہہ اظہار
تہا کہ ہم ریاست کے نمک حلال اور مطیع ہین اور اسمین پختہ اقرار اور نیت کی کہ باتفاق یا منکلی یکرنگی اوائل جنوری میں
شیر سنگہ یہہ خبر سنا کہ فوج کی نیت میری طرف اچہی ہی اور اس امید سی کہ لاہور سہر قبضہ مین بلا امداد دہیان سنگہ
کے آجاویگا اپنی فوج لیکر شہر کے سامنے مقام پڑاوہ بدہو جو پر ۳ میل کے فاصلہ پر لاہور سی جانب شرق کے ہے آپڑا
اور فوج خالصہ شامل ہوتی گئی دہیان سنگہ سی شیر سنگہ کو نفرت بہی تہی اور اُس سی ڈر بہی تہا لیکن راجہ گلاب سنگہ نے
یہہ عزم بالجزم کیا کہ اوسکے بہائی کی مدد بغیر شیر سنگہ کامیاب نہو اور سندہانوالیون کے ساتہہ ملکر قلعہ کی حفاظت کے
طیاری کی محاصرہ قلعہ لاہور کا حال مشہور ہی اوسکے یہان مکرر لکہنے کی ضرورت نہین ہی تین روز تک محصورین
لڑتے رہی اور کل فوج سکہہ کا مقابلہ دلیری سی کرتی رہی جتنے حملی شیر سنگہ کی فوج نے قلعہ پر کئے اونمین اوسکے
فوج کے بہت آدمی تلف ہوتی رہی اور تا وقتیکہ راجہ دہیان سنگہ جموں سی واپس نہ آیا تب تک کچہہ معاملہ قرار نہ پایا
جب وہ آیا تو طرح مصالحت ڈالی گئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ شیر سنگہ تخت نشین ہوا اور رانی چند کور اپنی دعوی سی دست بردار
ہوئی گلاب سنگہ جو اپنی اور اپنی بہائی کے منصوبون کے کامیاب ہونی سی دل ہی دل مین خوش ہوتا تہا فوج سکہہ
کے لعن طعن سنتا ہوا جموں کو کوچ کر گیا بہت سا خزانہ خصوصاً جواہرات جو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے قلعہ مین
جمع کی تہی اپنی ساتہہ لیگیا اور محاصرہ کے وقت راجہ گلاب سنگہ نی علاقہ منا ور جسکی جمع لاکہہ روپیہ سالانہ سی زیادہ تہی
دستخطی راجہ بینا تاتہہ بہی رانی چند کور بطور جاگیر لکہوا لیا ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کے عہدنامہ مین وہ علاقہ جموں وکشمیر
کے ساتہہ شامل ہوگیا اس لوٹ سے پانچ سال بعد گلاب سنگہ کو کشمیر کے خریدنے کی مدد ملی - بعد اُسکے سردار عطر سنگہ
اس غرض سی صاحب جنٹ گورنر جنرل کے پاس لدہیانہ کو گیا کہ صاحب موصوف سے کہہ سنکر اپنی فریق کی امداد
کراوی لیکن اس مطلب مین اوسکو کامیابی نہین ہوی پہر اجیت سنگہ نی صاحب موصوف کو اپنی حتی المقدور
بہت ترغیب دی لیکن مثل سردار عطر سنگہ اوسکو بہی کچہہ حاصل نہین ہوا پہر اجیت سنگہ کلکتہ کو گیا لیکن گورنر جنرل کے

حضور مین باریاب نہوسکا ان سرداروں کی لاہور سی علیحدگی کی غرض لاہور مین خوب سمجھی گئی اور شیر سنگہ نی اس خاندان
کی ہاشمنا جاگیرات سردار شمشیر سنگہ کی جو انہی رشتہ دارون کی حرکات اور اتفاق نہفتہ مین شامل نہین ہوا تہا کل جاگیرات
ضبط کرلی بعد ازان شیر سنگہ نی بدہ سنگہ مہرہ اور اجمل سنگہ ملوی کو لہنا سنگہ اور اسکے برادرزادہ کیہر سنگہ کو کلوہی لی آنے کے
واسطی بہیجا جہان لہنا سنگہ نوکری پر مامور تہا اور جب وہ لاہور مین پہونچی تو انکو قید کردیا باقی اشخاص خاندان سندہانوالیہ
سوای شمشیر سنگہ کے اوسوقت ستلج کو عبور کرکے علاقہ انگریزی مین تہانیسر مین پناہ گزین ہوئی لیکن سندہانوالیون
کی جلاوطنی نی مہاراجہ کو ایسی ہی تشویش پیدا ہوئی جیسی فکر اونکے موجود رہنی سی تہی یہہ سردار لاہور مین خفیہ
افترا پردازی کرتے رہی اور فوج بہی جسکو لیکر یہہ سردار بارہا لڑائیون مین چڑہتی رہی تہی ان سردارون کے ساتہہ
سخت سلوک ہونے کے نسبت ناراضی ظاہر کرتے ہی اسواسطے شیر سنگہ بہائی رام سنگہ کی صلاح ناصالح ماننی کو طیار
ہوگیا بہائی مسطور نے مہاراجہ کو سمجہایا کہ ان سردارونکو بلالے چنانچہ اکتوبر ۱۸۴۲ء مین سردار اجیت سنگہ اور لہنا سنگہ
جو کچہہ عرصہ پہلی قید سے رہا ہوچکے تھے لاہور مین واپس آئی اور اونکی تمام جاگیرات واگذار کی گئی عطر سنگہ اونا ضلع
ہوشیارپور مین بیدی بکرما سنگہ کی پناہ مین رہا وہان بسبب اسکی کہ بیدی مذکور سکہوںکا گورو تہا اسکو کچہہ
خطر نہ تہا عطر سنگہ و لہنا سنگہ و اجیت سنگہ کو مہاراجہ شیر سنگہ یا جمون کے راجگان کا اعتبار نہ تہا بلاشبہہ اونکو
اپنی جاگیرات کلان کے واپس ملنی کی خواہش تہی لیکن انہون نے سن لیا تہا کہ رانی چند کور جو انکے فریق کی سرگروہ
تہی شیر سنگہ اور دہیان سنگہ کے حکم سی قتل ہوچکی ہی انہون نے یہہ بھی سن لیا تہا کہ رانی صاحب کور کو مردہ بیٹا
پیدا ہوا تہا اور لاہور کے بازارون مین سرگوشیان ہوتی تہین کہ شیر سنگہ اور دہیان سنگہ کے حق مین یہہ بات
اچھی نہ تھی کہ لڑکا زندہ پیدا ہوتا - ابتدا مین معاملات بی غل و غش چلتی رہی دہیان سنگہ ہرچند سندہانوالیون
کو سمجہاتا رہا کہ میری صلاح سی تم بلائی گئی ہو لیکن سندہانوالیہ اوسکے سخن کا اعتبار نہ کرتے تھے اور جانتی تھی کہ دہیان سنگہ
کو ہماری ساتہہ قلبی عداوت ہی اور اوسکے مارنی کی نیت انہون نی کرلی سندہانوالیونکا منصوبہ لیر تہا انکی نیت
ادہورا کام کرنے کی نہ تھی اونکا منصوبہ یہہ تہا کہ مہاراجہ شیر سنگہ اور اوسکا وزیر دہیان سنگہ دونو ساتہہ ہی
ماری جاوین اور جب ہم اسطرح اپنا بدلہ سیر ہوکر لے لینگے تو دلیپ سنگہ بچی کے سرپرست بنکر درحقیقت اختیار سلطنت

ہماری قبضہ اقتدار مین ہیگی راجہ دہیان سنگہ کا بھی ایک منصوبہ تہا جسمین سندہانوالیون کے منصوبہ سی کچہہ کم ہمت اور جرات نہ تھی اوسکی خواہش شیر سنگہ اور سندہانوالیون دونو کے مارڈالنی کی اور اپنی واسطی نیابت سلطنت حاصل کرنی کی تہی اگر احیاناً دلیپ سنگہ کو کوئی حادثہ پیش آوی تو غالباً میرے بیٹی ہیرا سنگہ کو تخت ملجاویگا سندہانوالیون نے مہاراجہ کو یہہ سمجہایا کہ دہیان سنگہ نی آپکی قتل کا ارادہ کرلیاہی اور اس وزیر کے مرنے کے سوا آپکے بچاؤ کی کوئی صورت نہین ہے انہون نی سمجہایا کہ ہم سندہانوالئی آپکے رشتہ دار اور خیرخواہ ہین ہماری سوا آپکو کسی اور کے اوپر اعتبار نہین کرنا چاہیے اور ہم اس نامطبوع وزیر کے مارڈالنی کو مستعد ہین شیر سنگہ نی اس بات کو جو آدہی سچ تہی یقین کرلیا اور ایک کاغذ اپنی دستخط سی اس مضمون کا لکہدیا کہ تمسی دہیان سنگہ کی قتل کی پرخاش نہوگی اور یہہ بات بہی ٹہرالی کہ دہیان سنگہ کو کسطرح قتل کرنا چاہئی تجویز یہہ ٹہری کہ چند روز بعد اجیت سنگہ و لہنا سنگہ مہاراجہ کے ملاحظہ کے واسطی اپنی فوج پریڈ پر جماوین اوسوقت راجہ دہیان سنگہ کو اُسکے ملاحظہ کا حکم ہوگا اور اسموقع پر سندہانوالیہ اُسکو قتل کردین اُسی شب کو جب یہہ انتظام مہاراجہ کے ساتہہ کیاگیا لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ راجہ دہیان سنگہ کے پاس گئی اور اوس سی بیان کیا کہ شیر سنگہ نے پہلے تمہاری اور پہر ہماری مارنے کا انتظام کیاہی اور اوس سی درخواست کی کہ شیر سنگہ کی قتل مین ہماری مدد کرو جب دہیان سنگہ نے وہ کاغذ دیکہا جسپر شیر سنگہ نی دستخط کئی تہی تو اوس نے سندہانوالیون کی درخواست کو منظور کیا اور اونمین آپس مین یہہ بندوبست قرار پایا کہ ملاحظہ فوج کے دن بجای وزیر کے بادشاہ قتل کیاجاوی اس سی معلوم ہوتاہی کہ شیر سنگہ کی قتل کا منصوبہ ابتدا مین سندہانوالیون نے کیا سندہانوالیہ خود کہتی ہین کہ اجیت سنگہ اور لہنا سنگہ کے پاس دہیان سنگہ آیا اور اون سی یہہ بات کہکر کہ شیر سنگہ نے تمہاری مارڈالنی کا قصد کرلیاہی یہہ صلاح دی کہ میرے ساتہہ شیر سنگہ کو قتل کرنے مین شامل ہوجاؤ لیکن یہہ روایت کسیطرح غالب معلوم نہین ہوتی ہی شیر سنگہ سندہانوالیون سے اتفاق کی خواہش رکہتا تہا اونکی قتل کی خواہش اُسکو نہ تھی مہاراجہ موصوف نے تہوڑاہی عرصہ پہلے اونکی جاگیرات واگذار کردی تہین اور مثل سابق انکا اعزاز کردیا تہا اور اونسی ورفقط اُنہین سی یہہ توقع رکہتا تہا کہ راجگان جمون یعنی دہیان سنگہ اور گلاب سنگہ سی مجہی بچاتے رہینگے ان راجگان سی جسقدر مہاراجہ کو نفرت تہی اوتنا ہی خوف بہی تہا سندہانوالیہ اس بات کو بخوبی جانتی تہی اور انکو کبہی یقین نہین ہوتا کہ مہاراجہ ہماری

قتل کی تجویز مین ہی اور دو روز پہلی قتل شیر سنگہ سی سردار فتح سنگہ مان نے جو خسر سردار اجیت سنگہ کا تہا آگاہ کر دیا مگر انہون نے
اوسکی تقریر کو لغو جانکر فراموش کر دیا آخر کار ستمبر ۱۸۴۳ء کو وہ دن جو سندہانوالیون کی فوج کے ملاحظہ کے واسطے
مقرر ہوا تہا آپہونچا اوہ روز مہاراجہ شاہ بلاول مین جو لاہور اور شالامار کے نصف راہ پر ہی بسر کرنے گئی اور سردار لہنا سنگہ
و اجیت سنگہ وہان گئی اور مہاراجہ کی حضور مین سب ہتیارونسے مسلح گئی لیکن یہہ بات کچہہ غیر معمول نہ تہی شیر سنگہ شاہ بلاول
والے مکان کے چہوٹی کمری مین تہا اور فقط چند نوکر اوسکے پاس موجود تہی اور دیوان دینا ناتہہ آواز بلند کچہہ کاغذات
سرکاری اونکو سنا رہی تہی اجیت سنگہ نے سلام کیا اور روبرو آکر مہاراجہ کے ملاحظہ کیواسطی ایک دونالی بندوق یہہ کہکر
پیش کی کہ مینی ابہی خریدی ہی شیر سنگہ کو ہتیارونکا بہت شوق تہا اونہون نے بندوق لیلینے کو ہاتہہ بڑہایا اوسوقت
اجیت سنگہ نے جس نے مونہہ بندوق کا بادشاہ کیطرف رکہا ہوا تہا دونونالیان سر کردین دونونالیونمین دوہرا دوہرا بان
بہرا ہوا تہا اور دونونالیان مہاراجہ کے سینہ مین چہوٹ کر لگین مہاراجہ کو فقط اتنی بات کہنے کا وقت ملا کہ ای کیا دغا ہے
اور پیچہی گر پڑے اور مر گئے اور مہاراجہ کی نوکرون نے قاتلونپر حملہ کیا لیکن چونکہ قاتل شمار مین بہت تہی غالب آئی سردار بدہ سنگہ
موکیریان والہ اوسجگہہ مارا گیا اونکا ایک عموزاد بہائی سخت زخمی ہوا اور کئی آدمی سندہانوالیون نے قتل کئی شاہ بلاول
سی تہوڑی فاصلہ پر سردار تیج سنگہ کے باغ مین جو متصل شاہ بلاول کے ہی یہان شاہزادہ پرتاب سنگہ مہاراجہ کا سب سے
بڑا فرزند خوبصورت اور عقیل تہا کچہہ رسمیات مذہب کے ادا کرنے مین مصروف تہا اور برہمنونکو خیرات دی رہا تہا کیونکہ اس روز
اسوج کے مہینے کی پہلی تاریخ تہی ور سنکرانت کا دن تہا لہنا سنگہ تہوڑی فوج لیکر دوڑا دوا اس باغ کو گیا شہزادہ نے
اوسی تلوار سوتی ہوئی آتی دیکہا اور پکارا کہ باباجی تمہارا نوکر مین رہونگا لہنا سنگہ نے جواب دیا تمہارا باپ قتل ہو چکا
اور اوسکے جسم مین تلوار داخل کر دی عطر سنگہ ویربہت جو شاہزادہ کے پاس حاضر تہا اور کئی برہمن مارے گئے - ادہر جو لاسنگہ
کے باغ مین یہہ واردات قتل کی ہو رہی تہی اودہر اجیت سنگہ نے مہاراجہ کا سر کاٹ لیا اور گہوڑے پر سوار ہوکر تین سو
آدمی کی جمعیت سی لاہور کیطرف دوڑا راہ مین جہان اب بادامی باغ ہی اوس موقع پر راجہ دہیان سنگہ گاڑی پر سوار شاہ بلاول
کیطرف آہستہ آہستہ جاتا ہوا اجیت سنگہ کو ملا راجہ موصوف کی ہمراہ فتح خان ٹوانہ اور چند اور ہمراہی تہی اجیت سنگہ نے
راجہ موصوف کو کہا کہ سب کام اچہی طرح ہوگیا اور کہا کہ میرے ساتہہ لاہور کو واپس چلو امکان ہی کہ راجہ کو کچہہ شک ہون

کہ اسوقت شبہات کا ظاہر کرنا بے سود تہا پس شہر کیطرف اپنی گاڑی کو پہیرا شہر مین دونو روشنائی دروازہ سی داخل ہوے
اور قلعہ مین داخل ہوکر دروازے بند کردئے چڑہائی چڑہتی ہوئی اجیت سنگہ نے وزیر سی دریافت کیا کہ اب تمہارا کیا انتظام
کرنے کا منشا ہی اوسنی جواب دیا دلیپ سنگہ مہاراجہ ہونگے مین وزیر اور سندہانوالیون کو اقتدار حاصل رہیگا اجیت سنگہ
نے پہر وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا ایسی مشکل وقت مین بہی دہیان سنگہ نے سندہانوالیون سی جنسی اوسے
نہایت نفرت تہی وزارت دینی کا وعدہ کرنا نہ چاہا لیکن اوسوقت راجہ موصوف نے اجیت سنگہ کی وضع سی دیکہا کہ میرے
قتل پر مستعد ہی اوس سی کچہہ کہنے کو متوجہ ہوا لیکن اجیت سنگہ بولا تم رانی صاحبہ کے قاتل ہو اور اپنی بندوق کو راجہ پر سیدہ
اوسی بندوق سی مرگیا تلوار سی قتل نہین ہوا اجیت سنگہ کے ہمراہیون نے پہر راجہ دہیان سنگہ کو اپنی تلوارونسے کاٹ ڈالا
اور اوسکی لاش کو توپ ڈہالنے کے مقام کے گڈہی مین جو قلعہ مین ہی ڈال دیا احمد خان کہیبہ جو راجہ دہیان سنگہ
کے ہمراہ تہا اوسکے ساتہہ مارا گیا تہوڑی دیر بعد لہنا سنگہ بہی آپہونچا اور ان سرداروں نے اوسوقت راجہ سوچیت سنگہ
بہائی اور راجہ ہیرا سنگہ پسر وزیر مقتول کو لکہا کہ قلعہ مین کچہہ مشورہ کرنا ہی یہان آجاؤ لیکن یہہ رجگان دہوکا کہانی والے
نہ تہی اور قتل کی خبر جلد مشہور ہوگئی - راجہ ہیرا سنگہ نے جسکی نسبت اپنی باپکے قتل کرنے کے ارادہ کا الزام لگایا گیا ہے
اپنی باپکے قتل کا عوض لینی کا عہد کیا اور فوج سی گفتگو کرکے اور اوسکے ساتہہ نہایت فضول وعدہ کرکے اپنے جانبدار
کرلیا شام تک چالیس ہزار فوج نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا سندہانوالیون نے ارادہ کرلیا تہا کہ اپنی جیتی جی قلعہ کو
خالی نہ ہونے دینگے ان سرداروں نے دلیپ سنگہکے مہاراجہ اور لہنا سنگہ کے وزیر ہونی کی منادی کردی تہی لیکن
اونکو معلوم ہوگیا کہ ہمارا کام بگڑ گیا اور جب ہیرا سنگہ نے پہلے ہی قلعہ پر حملہ کیا تو اوسکا مقابلہ ضعیف کیا لیکن جب
دیوارونمین رخنہ پڑگئی اور غنیم نے حملہ کیا تو سندہانوالیہ جان برکف لڑی مگر اونکی ہمراہ فقط چند صد آدمی تہی آخرکار
اگرچہ فوج حملہ آور کا نقصان بہت ہوا قلعہ کو اوس نے سر کرلیا اوسوقت اجیت سنگہ نی قلعہ کی دیوار سی رسّی کے ذریعہ
سے کود جانے اور بہاگ جانیکا ارادہ کیا لیکن ایک سپاہی نے اوسکو دیکہہ لیا اور باوجودیکہ اجیت سنگہ نے درصورت جان
بچا دینے کے اوس سپاہی کو بیش از اندازہ انعام دینی کا اقرار کیا لیکن سپاہی نے گولی سی اوسکو مار دیا بعد اوسکے
اوسکا سر کاٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لے گیا - اوسنی حکم دیا کہ اوسکی لاش کے چار ٹکڑے کئی جاویں اور شہر مین جابجا

بہرائی جاوی جس سپاہی نی اجیت سنگہ کو مارا تہا وہ صوبہ دار بنایا گیا لہنا سنگہ جسکی ران ایک زنبورہ کے گولہ لگنی سی اول روز ٹوٹ گئی تہی ایک مکان مین تہا دشمنون کی فوج نے اوسکو گہیر لیا اوسنی اپنی تیرون سے دس بارہ جانب دار دشمن کے مار دیئے جب تیر ختم ہو چکے تب بہی اوسکے نزدیک کوئی نہ گیا آخرش ایک سپاہی نی گولی سے مار ڈالا اور سر اوسکا کاٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لے گیا جسکے عوض دو ہزار روپیہ انعام عطا ہوا - اوسوقت دلیپ سنگہ کی بادشاہی کی اور ہیرا سنگہ کی وزارت کی منادی ہوئی غرض کہ یہہ واقع قتل اسطرح انجام کو پہونچا - ہیرا سنگہ نے حکومت پاکر کل جاگیرات خاندان سندہانوالیون کی سوای جاگیر سردار شمشیر سنگہ کے جو شپاور مین تہا اور جو اس فساد مین شامل نہین ہوا تہا ضبط کرلین اور راجہ سانسی کو جو اس خاندان کا مسکن ہی تباہ کردیا اور جس زمین مین سندہانوالیون کے محل تہی اوسمین ہل چلوادئے اور اونکے سب دوستون اور متوسلونکو ڈہونڈ ڈہونڈ کر قتل کیا جو آدمی اس خاندان کے باقی رہی وہ سردار عطر سنگہ کے ساتہہ ستلج کے پار چلے گئے معلوم نہین کہ عطر سنگہ کو اپنے بہائی اور بہتیجے کے ارادون اور تہیہ کا کہ کہانتک نوبت پہونچا وینگے حال دریافت تہا کہ نہین لیکن ہیرا سنگہ کو یہہ یقین تہا کہ وہ اس فساد کا رازدار تہا اور اسکی قتل کا تہیہ اوسنی کر لیا تہا اس غرض سی اوسنی کئی جعلی خط بہت سے سردارون اور سرکردگان فوج کیطرف سے اسمضمون کی لکہکر بہیجی کہ واپس پنجاب کو چلے آؤ اور اگر آجاؤگے تو مثل سابق پہر تمکو اقتدار حاصل ہوجاویگا اور وزیر کو قتل کرسکوگے ہیرا سنگہ نی جعلی خط بابا بیر سنگہ کے بہی اس اس مضمونکے بہیجے کہ سردار عطر سنگہ کو فہمایش کرکے بہیجدو بابا بیر سنگہ سکہونکا گرو تہا اور سکہہ اوسکا بہت ادب کرتے تہی اوسوقت شہزادہ کشمیرا سنگہ اور پشورا سنگہ بہی بابا بیر سنگہ کے ساتہہ تہی اور ہیرا سنگہ نے تینون دشمنونکو ایک ہی وقت مین مار ڈالنے کی توقع کی عطر سنگہ اور بابا صاحب دونونے دہوکا کہایا سردار عطر سنگہ اپنی ہمراہیون کے ساتہہ پہر ستلج کے وار آگیا اور بابا کے لشکر کے ساتہہ آملا فوج سکہہ نے گورو کے ساتہہ لڑنے سے انکار کیا اسواسطی ہیرا سنگہ کو اور بہی فریب کرنا پڑا اوسنی فوج کو بہکایا کہ عطر سنگہ انگریزونکے ساتہہ شامل ہوگیا ہی انگریز ستلج کو عبور کرنے پر اور پنجاب پر قبضہ کر لینے کو اسوقت مستعد مین اور غالب ہے کہ اگر فوج عطر سنگہ کے اوپر جاویگی تو وہ بلا مقابلہ علاقہ آنزوی ستلج مین واپس چلا جاویگا اسطرح فوج دہوکے مین آکر لاہور سی روانہ ہوئی اور آخرکار جو کچہہ ہیرا سنگہ کو امید تہی ویسا ہی واقع ہوا یعنی ایک فریب سے ایک فساد برانگیخت کیا گیا

اور قبل اسکے کہ سکہونکی فوج کو معلوم ہو کہ ہم کیا کر رہی ہین سندہانوالیون کی فوج کے ساتہہ جمع ہوے لڑائی مین مصروف ہوگئے بابا کی لشکر پر حملہ ہوگیا اور بابا موصوف اس لڑائی مین ایک توپ کے گولہ سی مارا گیا کشمیرا سنگہ دلیرانہ اور جوان مردانہ لڑتا ہوا مارا گیا اور عطر سنگہ کو سردار گلاب سنگہ کلکتیہ نی گولی سی مارا اور عطر سنگہ کی گولی سی گلاب سنگہ مارا گیا عطر سنگہ نے سنہ ۱۸۴۳ء مین وفات پائی چند مہینی کے بعد ہیرا سنگہ خود قتل ہوا اور سردار جواہر سنگہ رانی جندان کے بہائی نے جو ہیرا سنگہ کے جگہہ وزیر ہوا تہا سندہانوالیونکو انکی جلاوطنی سی واپس بلایا اور اونکی جاگیرات واگذار کردینی کا وعدہ کیا مارچ ۱۸۴۵ء مین انہون نے اپنی پرانی جاگیرات مین سی ایک لاکہہ چہتر ہزار روپیہ کی جاگیرات واپس پائین سردار شمشیر سنگہ پشاور سی واپس طلب کیا گیا اور ایک برگیڈ فوج آئین کی افسری اسکو ملی ۱۸۴۵ء - ۴۶ کی لڑائی مین اس برگیڈ پر سردار موصوف کا برابر حکم رہا دسمبر ۱۸۴۶ء مین سردار شمشیر سنگہ اہالیان دربار مین داخل ہوا فروری ۱۸۴۷ء مین رزیڈنٹ لاہور نے سردار شمشیر سنگہ کو امرتسر کے گرد نواح کیطرف جسکو مانجہا کہتے مین بہیجدیا اور عمال ملکی و جنگی اوسکے تحت مین کردئی اس علاقہ مین قزاقونکا زور تہا کہ اکثر اونمین وہ سپاہی شامل تہی جو برطرف کردی گئی تہی سردار موصوف نے بڑی ہمت اور جوانمردی سی کسیقدر امن پیدا کیا اس سی پہلی اس نی کچہہ عرصہ کے واسطی بنون مین لفٹنٹ اڈوارڈس صاحب کے ساتہہ ٹانک رہ والہ اور موکل کی سپاہ کی افسری مین کام دیا تہا جب دیوان مولراج ملتان کے ناظم نے استعفا دیا اسوقت نظامت ملتان کا منصب سردار شمشیر سنگہ کو دیا جاتا تہا لیکن وہ اس منصب کے قبول کرنیمین راضی نہ معلوم ہوئی اور آخرکار یہہ منصب سردار کاہنہ سنگہ مان کو دیا گیا شروع فساد مین شمشیر سنگہ ایک قسمت فوج کا افسر بنا کر ملتان کو بہیجا گیا تہا وہان اوسنی میجر اڈوارڈس صاحب کو فوج کی بدنیتی کی خبر کردی اور حتی الوسع اتنی کوشش کی کہ فوج نمک حلال رہی آخرکار فوج ناگاہ باغی ہوگئی اور راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ انکو ملتان مین لیگیا وہان پہرہ دربار مین علانیہ سردار موصوف نے مفسدونکے ساتہہ شامل ہونے سے انکار کیا اور بیان کیا کہ سوای مہاراجہ کے مین کسی اور کا مطیع نہین ہون دوسرے روز صبح کو ۸ اپریل ۱۸۴۸ء کو سردار شمشیر سنگہ شیر سنگہ کے لشکر سی پیادہ پا بہاگی اپنی خیمہ ور ہاتی سب وہین چہوڑی راہ مین دو مفسدون نے اسکو گہیرا لیکن انہون نے ایک کو بضرب گولی مار ڈالا اور دوسرا بہاگ گیا ملتان سی واپس آکر اس سردار نی جنرل ویلہر صاحب کے اچہی مدد کی اور رام سنگہ

سے شاہان وزیر نور پور کی حرکات سکنات کے جو مفسدہ تہا خبر دیتی رہے - ضبطی ملک پنجاب کے بعد ذاتی جاگیر سردار شمشیر سنگہ کی جسکی مقدار چالیس ہزار دو سو پچاس روپیہ تھی مین حیات اونکی واگذار ہوئین اور چہارم اوسمین سے اونکی اولاد نرینہ کے واسطی علی الدوام واگذار ہوئی جو جاگیر نوکری کی عوض تیس ہزار دو سو پچاس روپیہ تھی وہ ضبط ہوگئی - جب رانی لچھمی زوجہ مہاراجہ رنجیت سنگہ جسکی بیٹی متبنی رام دیوی سی شادی سردار صاحب کے ہوئی تھی سنہ ۱۸۵۴ع مین مرگئی ایک ثلث جملہ پنسن رانی متوفیہ سے سردار شمشیر سنگہ کے نام سرکار سی عطا ہوئی

سنہ ۱۸۵۷ع مین ایام مفسدہ مین سردار شمشیر سنگہ نے ایک رسالہ ۱۲۵ سوارونکا طیار کیا یہہ رسالہ ہوڈسن صاحب کے سوارون مین شامل ہوا اب وہ سوار ۹ اور ۱۰ رسالہ بنگالہ کہلاتی ہین فروری سنہ ۱۸۶۲ع مین سردار شمشیر سنگہ اپنی جاگیر کے علاقہ کے اندر مجسٹریٹ مقرر ہوئی اور ایک مہینے کے بعد اُسکو یہہ اختیار مزید دیا گیا کہ مقدمات ڈکیتی کی سماعت کرین اُسوقت کے قریب وہ حصہ اوسکی جاگیر کا جو اونکی اولاد کے نام واگذار ہوا تہا چہارم سی دو ثلث کل جاگیر کا مقرر کیا گیا سردار شمشیر سنگہ کی اپنی اولاد کچہہ نہین ہی لیکن سردار موصوف نے بخشیس سنگہ پسر دوم اپنی چچازاد بہائی ٹہاکر سنگہ کا متبنی کر لیا ہی

سردار عطر سنگہ کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا کیہر سنگہ اپنی خاندان کا رئیس ہوا لیکن یہہ سردار کچہہ ہمت کا یا لیاقت کا آدمی نہ تہا اوسکی عادات اور وضع نہایت فضول تہی اور اسکے ساتہہ ایسی آدمی رہتی تھی جو اوسکی بیوقوفیو نسے دولتمند بن گئی ملتان مین جہان وہ اپنی عموزاد بہائی سردار شمشیر سنگہ کے ساتہہ نوکری پر تہا یہہ سردار اسواسطی نمک حلال رہا کہ شمشیر سنگہ نمک حلال رہا تہا کیہر سنگہ بذات خود اپنی عقل کچہہ نہ رکہتا تہا - ضبطی ملک پنجاب کیوقت اوسکی ذاتی جاگیر ۲۶ ہزار روپیہ سال کی اسکی نام حین حیات اور ایک ثلث اوسمین سی اوسکی اولاد نرینہ کے نام علی الدوام واگذار ہوئی تھی یہہ جاگیرات سرکار مین ضبط ہوگئین ہین کیہر سنگہ فروری سنہ ۱۸۶۶ع مین مرا تہا اوسکی حیات اوسکی فضول عادات سی بہت گہٹ گئی تھی اوسکی جاگیر کچہہ عرصہ اونکی قرضخواہون کے ہاتہہ مین رہی تہی اور اسکو خود دوالیون کی عدالت مین دوالیہ بننا پڑا تہا

لہنا سنگہ کے دو بیٹون پرتاب سنگہ اور ٹہاکر سنگہ کی اپنی ذاتی جاگیر بھی اونکے حین حیات واگذار ہوئی

ہو مین تہین ۱۸۵۰ء مین وہ بہت کم عمر تہی اور مسند مین شامل ہونے کے لائق نہ تہی پرتاب سنگہ ۱۸۵۶ء مین لاولد مرگیا پرتاب سنگہ کے
دو بیوہ تہین ہر ایک کو سات سو روپیہ نقد پنشن اور پانسو کی جاگیر عطا ہوئی چند روز انتقال کی پیشتر اسنی گوربخش سنگہ پسر ٹہاکر سنگہ
کو متبنی کیا لیکن اسکی اطلاع سرکار مین نہین دی گئی تہی اسواسطی کل جاگیر اوس کی ضبطی مین آ گئی تھے -
جاگیر دس ہزار پانسو پینسٹہ روپیہ کی سرکار مین ضبط ہوگئی - ٹہاکر سنگہ کی جاگیر ۵۵۶۵ روپیہ کی ہی جسمین سی چہارم
علی الدوام واگذار ہی - سردار رنجودہ سنگہ سردار وسادا سنگہ کا بیٹا کسی وضع کا آدمی نہ تہا اسکی جاگیر ۱۵۸۴۰ روپیہ کی تہی
جسمین سی ایک ثلث یعنی ۵۲۸۰ علی الدوام واگذار ہی یہہ سردار جون ۱۸۶۲ء مین ایک بیٹا چہوڑ مرا - سردار شمشیر سنگہ
راجہ سانسی مین جو امرتسر کے شمال کی طرف قریب پانچ میل کے فاصلہ پر ہی رہتا تہا موضع سندہانوالہ پر مکہن سنگہ
سردار امیر سنگہ کی بہائی کی اولاد قابض ہی سردار شمشیر سنگہ نومبر ۱۸۷۱ء مین مر گیا اور بخشیش سنگہ اوسکا فرزند متبنی اوس جاگیر پر قابض کیا گیا جو
بسبیل علی الدوام واگذار تہی +

راجہ تیج سنگہ

جمعدار خوشحال سنگہ

ہرگوبند

- ہرگوبند
  - نندہا
    - راجہ تیج سنگہ
      - نرائن سنگہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
    - ہربنس سنگہ
  - جمعدار خوشحال سنگہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا
    - سردار رام سنگہ ۱۸۳۹ء مین مرا
    - سردار کشن سنگہ ۱۸۶۲ء مین مرا
    - سردار بہگوان سنگہ ۱۸۳۱ء مین پیدا ہوا
  - رام لعل
    - دیوی سنگہ
      - جواہر سنگہ
    - سیوا رام
      - شام سنگہ
      - پریمانند
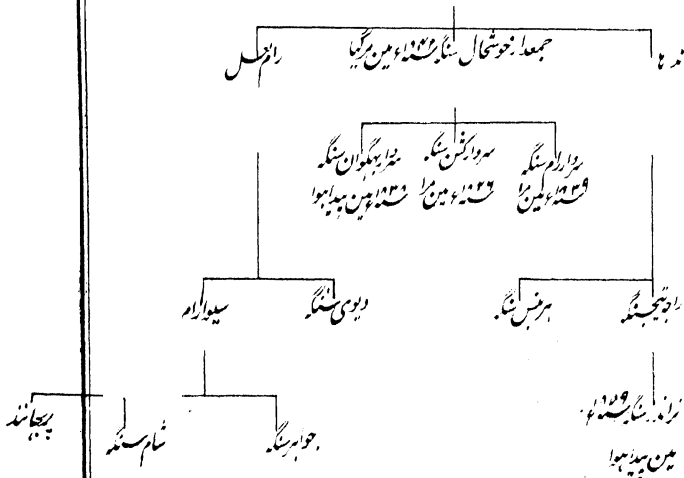
حال خاندان کا

خوشحال سنگہ کا باپ گوڑ برہمن تہا اور اکیڑی مین جو پرگنہ سرہنہ ضلع میرٹھہ مین واقع ہی دوکان کرتا تہا یہہ خاندان غریب تہا سنہ ۱۸۰۷ء مین خوشحال جسکی جوانی کا آغاز تہا اور سترہ برس کی عمر تہی قسمت آزمائی کے واسطے لاہور مین آیا اوس زمانہ مین دہونکل سنگہ والی رجمنٹ نئی بہرتی ہوتی تھی خوشحال اوس رجمنٹ مین پانچ روپیہ ماہواری کا نوکر ہوا مگر تہوڑی عرصہ مین ونسی جاتری اور گنگا سنگہ سی جو مہاراجہ کی ڈیوڑہی والی تہی دوستی پیدا کر لی اور رنجیت سنگہ کی اردلی مین مامور ہوا اسی موقع مین اوسکی ہوشیاری و خوش شکلی و سپاہیانہ وضع کے سبب سے مہاراجہ کو اوسکی طرف توجہ ہوئی اس خاندان کی کئی شخص یہہ روایت کرتے ہین کہ ایک شب رنجیت سنگہ بہیس بدل کر کہین باہر گئی تھی اور پہر قلعہ کو واپس آئی تو اونکو خوشحال نے جو پہرہ پر کہڑا تہا روکا اور صبح تک مہاراجہ پہرہ کے مکان مین بٹھا رکہا اس ہوشیاری سی مہاراجہ اسقدر محظوظ ہوئی کہ اونہون نے خوشحال کو اپنی خاص خدمتگارے مین رکہا اور لوگونکی روایت خوشحال کی ترقی کے باب مین یہہ ہی کہ یہہ شخص جوانی مین مہاراجہ کے خیمہ پر شب کو پہرہ پر کہڑا تہا اور گا رہا تہا اسکا گانا مہاراجہ کو خوش آیا صبح مہاراجہ نے حکم دیا کہ جو شخص رات کو گاتا تہا حاضر ہوا اور یہہ بات دیکھکر کہ جیسا کہ خوشحال خوش آواز تہا ویسا ہی خوش شکل بہی تہا اوسکو خاص خدمتگارون مین رکہہ لیا - اصل حال کچھہ ہی ہو یہہ بات تحقیق ہی کہ خوشحال پر مہاراجہ روز افزون الطاف فرماتے رہی تاوقتیکہ سنہ ۱۸۱۱ء مین اسکو عہدہ ڈیوڑہی والہ معہ خطاب جمعداری کا عطا ہوا یہہ عہدہ بڑی عظمت کا تہا ڈیوڑہی والہ منتظم دربار رہوتا تہا کوئی شخص کیسی اونچی درجہ کا ہو بلا اوسکے ذریعہ کے مہاراجہ کے حضور

خلوت مین حاضر نہو سکتا تہا اگرچہ دربار روزانہ مین سب خاندانی اور کلان عہدہ دار کو باریابی کہلی حاصل تہی لاہور مین جب مہاراجہ باہر جاتی تھی تو یہہ دستور جلوس تہا کہ آگے ایک سو سوار دو دو برابر جاتے تھے بعد اونکے مہاراجہ معہ پیدل اردلیو جو اونکی رکاب کے پاس ہوتی تہی اور ایک چہتری بردار شہزادی مہاراجہ کے برابر پیچھی ہوتے تھی اونکے بعد سردار اور رئیس زادہ سوار ہوکر ہر ایک کے ساتہہ ایک چہتری بردار ہوتا تہا اور اونکے ہاتھی اور کوتل گہوڑے اگر مہاراجہ ہاتھی پر سوار ہوتی تہی تو سردارونکو بھی ہاتھی پر سوار ہونا پڑتا تہا اگر مہاراجہ پالکی مین سوار ہوتے تھی تو سردار گہوڑونپر پیچھے چلتی تہی +

جس سال خوشحال کو ڈیوڈہی ملی اُسنی اکڑہی ضلع میرٹھ سی اپنی برادرزادی تیجرام کو جسکی عمر اوسوقت بارہ برس کی تھی بلایا ۱۸۱۲ء مین خوشحال نے پاہل لی اور سنگہ بن گیا تیجرام نے ۱۸۱۶ء تک پاہل نہین لی تہی اور اُسی سال مین مہاراجہ کے خاص حکم سی پاہل لیکر اوسنی اپنا نام تیج سنگہ بدل کر رکہا اکثر لوگ اونکو تیجا سنگہ ہی کہتے تھی لیکن تیج سنگہ صحیح نام ہی خوشحال سنگہ کو جلدی ثروت بھی اور اقتدار بھی حاصل ہوگیا مہاراجہ کے خاص گہر کے ملازم اونکی منظوری سی خوشحال سنگہ نوکر رکہا کرتا تہا اور جو لوگ مہاراجہ کی خلوت مین باریاب ہونا چاہتی تھی اکثر ڈیوڈہی والہ کو بہت سا روپیہ اس غرض سی دیا کرتے تہی کہ اُنکو جانے دی فوج کی رپوٹ روزانہ خوشحال سنگہ مہاراجہ کو سنایا کرتا تہا تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراجہ اُسکو خدمات پر باہر مامور کرکے بہیجنے لگے جب خوشحال سنگہ دربار سی غیر حاضر ہوتا تہا تو تیج سنگہ اُسکا نائب بن کر دربار مین رہتا تہا

۱۸۱۴ء مین جمعدار مہاراجہ کی ہمراہ کشمیر کی لڑائی پر گیا راجہ اگرخان راجوری والہ بڑا دغاباز دوست نکلا اوسنے رنجیت سنگہ کو تعداد جمعیت غنیم کی بابت دہوکا دیا اور فوج کے تقسیم کر دینی کی صلاح دی اسطرح کہ ایک حصہ کشمیر کو بہارام گلی کی راہ جاوی اور باقی بڑی جمعیت فوج کی پونچہہ کی راہ اس صلاح پر مہاراجہ نے عمل کیا مگر نتیجہ یہہ ہوا کہ مہم کامیاب نہوئی دونو حصہ فوج کے گہیر لئے گئے رسد نہ پہونچ سکے اور آخر کار فوج دوا دو لاہور کو واپس آئے مراجعت کے وقت فوج نے نہایت تباہی اوٹھائی جمعدار مقدمۃ الجیش کا افسر تہا اور راہ کو غنیم سی صاف رکہتا چلا جاتا تہا اور ہری سنگہ نلوہ نہال سنگہ اٹاریوالہ اور مست سنگہ بٹالیہ دنبال لشکر مین تھی بہت سے آدمی تلف ہوے

اور سردار رت سنگہ بسیار زخمی ہوا کہ جانبر نہوا تیج سنگہ جسکو خطاب سرداری مل چکا تہا اِس لڑائی مین مہاراجہ صاحب کی حضور مین حاضر تہا ۱۸۱۶ء مین جمعدار موصوف رانگھڑیہ سرداران بیر سنگہ دیوان سنگہ خوشحال سنگہ کے ملک پر تصرف کرنی کو بہیجا گیا تہا اور بعد ازان جائداد رانگہڑیون پر جو امرتسر مین اور اوسکے گرد نواح مین تہی قبضہ کرنیکو بہیجا گیا تہا اُسکے بعد جمعدار منڈی اور کلو کو گیا جو ریاستین لاہور کی باجگذار بن گئی تہین اور چار مہینے تک وہان مین رہا +

اوسکے بعد جمعدار اوس خدمت جنگی مین شامل تہا جو تیسری اور اخیر مرتبہ ۱۸۱۸ء مین ملتان کا محاصرہ ہوا تہا شاہزادہ کہڑک سنگہ نام کو اس مہم مین افسر فوج تہی لیکن فتح مصر دیوان چند کی لیاقت جنگی کے سبب سے حاصل ہوئی تہی جمعدار مزار شمس تبریز کے مقام پر فوج کا افسر تہا تسخیر ملتان کے بعد جمعدار سرکار مین کچہہ معتوب ہوا اُسکا بہائی رام لعل ۱۸۱۶ء مین لاہور مین آیا تہا اور خاص سواران اردلی مہاراجہ مین نوکر ہوا تہا مہاراجہ کی یہہ خواہش تہی کہ رام لعل سکہہ بنجاوی لیکن نہ رام لعل کی نہ جمعدار کی مرضی اوسکے سکہہ ہونے کی تہی اور چونکہ مہاراجہ اس امر مین بہت تاکید کرتی رہی رام لعل نی جمعدار کی اغماض سی پنجاب کو چہوڑ دیا اور ہندوستان کو واپس چلا گیا رنجیت سنگہ بہت ناراض ہوئی اور مصر دیوان چند نے جسکے ساتہہ ملتان کی لوٹ کی بابت جمعدار سی کچہہ تکرار ہوا تہا یہہ صلاح دی کہ ڈیوڑہی جمعدار سی چہین لی جاوی اسبات کو رنجیت سنگہ نے منظور کیا کیونکہ میان دہیان سنگہ ایک جوان راجپوت جو گہوڑ چڑہو مین تہا مورد الطاف ہوتا جاتا تہا اور ڈیوڑہی کی خدمت اوسکو عطا ہوئے جمعدار کو یہہ صدمہ ناگاہ گران معلوم ہوا لیکن اوسنی دانشمندی سی کچہہ عذر نکیا اور جو جاگیرات اوسکی تہین سب اوسکے قبضہ مین رہین اور کونسل مین داخل کیا گیا حقیقت مین نسبت سابق اُسکو زیادہ اقتدار اور اختیار حاصل ہوا چار ہزار کشادہ سپاہ کی افسری اوسکو ملی اور تیج سنگہ فوج آئین مین جنرل مقرر ہوا ۱۸۱۹ء اور ۲۱ مین سردار تیج سنگہ مصر دیوان چند کی ہمراہ کشمیر کو گیا دو نو سردار تیج سنگہ اور جمعدار مہم منکیرہ اور لیہ اور ڈیرہ اسمعیل خان مین فوج کی قسمتون کی افسر تہی اور نیز مہم پشاور مین جو ۱۸۲۳ء مین ہوئی تہی تہری کی لڑائی مین درحالیکہ جمعیت کشمیر فوج کی زیر حکم سرداران ہری سنگہ نلوہ و بدہ سنگہ سندہانوالیہ سرداران بارکزیون سے کنارہ چپ دریائی لنڈہ پر

جنگ کر رہی تھی تیج سنگہ اور خوشحال سنگہ و نونہال خود مہاراجہ کے روبرو کنارہ راست دریای ندکور پر یوسف زیئونکی مقابلہ پر
لڑے تہی لڑای کے بعد سکہون کی فوج پشاور پر بڑہ گئی راہ مین اوسنی فیروز خان خٹک اکوڑہ والہ سی جہانگیرہ لیکر
تصرف کیا پشاور لوٹا گیا اور فوج خیبر کیطرف بہیجی گئی لیکن وہان کچہہ کر نیکو نہ تھا خیبریان وحوش سیرت نے باڑہ دریا
کے کنارہ کاٹ دیی مہاراجہ کے لشکر مین سیلاب بہر گیا اور اوسوقت جو پریشانی ہوئی اوسمین خیبریے گہوڑے
اور اور مال لوٹ لیگئے رنجیت سنگہ تہوڑا عرصہ ٹہر کر لاہور کو واپس آگئی ۱۸۲۹ء مین جمعدار اور اوسکے برادر زادہ نے
بہمراہی سرداران نلوہ وپڈہانیہ ومجیٹہیہ ملک کٹوچ اور قلعجات چوکے ایماگڈہ اور ٹہرا اور ریہ پر تصرف کیا فقط قلعہ آخرالذکر
مین غنیم نے سخت مقابلہ کیا لیکن تیج سنگہ سوجان پورسی ہاتہیون پر کچہہ توپین لے آیا اور تین روز کے بعد محافظان
قلعہ نے اطاعت قبول کی ۱۸۳۰ء مین جمعدار شاہزادہ شیر سنگہ کی امداد کے واسطی جو کشمیر مین ناظم تہی کشمیر کو
بہیجا گیا شہزادہ موصوف کی انتظام مین معاملہ سرکار بہت کم ہوگیا تہا اور لوگ ناراض ہوگئے تھے جمعدار کے وہان
جانے سے کچہہ سود نہوا انکو معاملات مال مین کچھ واقفیت نہ تھی سوا اس امر کے کہ مہاراجہ کو خوش رکہین اور کچہہ فکر
نہ تہی +

کشمیر مین ۱۸۳۲ء بہت ناقص سال تہا اور ملک مین گرانی تھی لیکن جمعدار کے ظلم سے یہہ گرانی قحط کے ساتہہ مبدل
ہوگئی درحالیکہ مالیہ سالانہ کی مقدار دو ثلث نسبت سابق کم ہوگئی اور خلقت روٹی کی تلاش مین ملک کو
چہوڑ کر نکل گئی اگر جمعدار نے چند لاکہہ روپیہ لوگونکو نچوڑ کر پیدا کئے تھی تو کسی شمار مین نہ تہی رنجیت سنگہ کو کچہہ
عرصہ تک بہت ناراضی ہوئی مگر جمعدار کو جلد پہر مثل سابق رشد حاصل ہوگیا +

جنرل میان سنگہ جمعدار کے پیچہے کشمیر کو بہیجا گیا اور مفلسونمین تقسیم کرنے کے واسطے پچاس ہزار من غلہ اوسکے
ہمراہ دیا گیا لیکن کشمیر کو وہ پہلے سی خوشحالی بہت برسون تک حاصل نہین ہوئی - رام لعل خوشحال سنگہ کا بہای
پہر پنجاب مین آگیا تہا اور مہم پشاور مین جو ۱۸۳۴ء مین ہوئی تہی زیر حکم سردار ہری سنگہ و شہزادہ نونہال سنگہ
جمعدار کی فوج کا افسر تہا ۱۸۳۷ء مین جو فوج جمرود مین گہر گئی تھی اور اوسکی کمک کی واسطے فوج بہیجی گئی
تہی اوسکے سرگردہ جمعدار خوشحال سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ تہی اگرچہ جمعدار پشاور مین دہیان سنگہ سی دو روز

پہلے پہونچ گیا تہا لیکن جب تک راجہ دہیان سنگہ نہ پہونچ گیا اوسنی فوج سکہان کی کمک کے واسطے جو نہایت تنگ حال مین تہے
کچہہ بہی نہین کیا افغانونکی واپس چلی جانی کے بعد جمعدار پشاور مین رہا اور تیج سنگہ کو حکم ہوا کہ دوابہ ج مین حفظ
انتظام کے واسطے چلا جاوے +

اسی زمانہ مین رام سنگہ جمعدار کا سب سے بڑا بیٹا اگرچہ لڑکا ہی تہا فوج مین جنرل مقرر ہوا اگرچہ کم عمر تہا اوسکی خدمات
بالغ آدمیون کی سی تہین اور ۱۸۳۷ء مین جب وہ مہاراجہ کے ہمرکاب امرتسر مین واپس گیا تو اوسنی بشن سنگہ
کرنیل چیت سنگہ کے سالہ کو جو ایک اچہا جوان تہا اور جس سی رام سنگہ کو اس سبب سے رنج پہونچا تہا کہ اوسنے
لڑکپن سی اوسکے ساتہ کچہہ ٹہٹہہ کیا تہا اپنی ہاتہہ سی بیرحمی سی مار ڈالا لیکن جمعدار کا اقتدار ایسا تہا کہ رام سنگہ
کو سوائی جرمانہ کی کچہہ سزا نہین ہوئی اگرچہ بشن سنگہ بہی دربار مین مورد الطاف تہا +

۱۸۳۸ء مین تیج سنگہ ہزارہ کو بہیجا گیا تہا وہان اوسنے قلعہ نانگ گڈہ متصل دربند تعمیر کرایا ۱۸۳۹ء مین تیج سنگہ
جمعدار اور شہزادہ نونہال سنگہ راجہ گلاب سنگہ اور دیگر سرداران کے ہمراہ فوج سرکار انگریزی کی کمک کے واسطے
جو کابل پر یورش کرنے جاتی تہی پشاور کو بہیجا گیا تہا لیکن جیسا کہ علم نشر ہی امداد فوج سکہان سی نقصان
زیادہ پہونچا اور کچہہ کام سرکار انگریزی کا نہ نکلا اسواسطے کہ سکہونکو یہہ مہم نامطبوع تہی اور اُنکو بدگمانیان تہین -
جنرل رام سنگہ نی اس سال مین وفات پائی اگرچہ جنرل موصوف ظلم شعار تہا لیکن افسر فوج اچہا تہا اور معلوم
ہوتا ہی کہ اپنی خاندان مین سب سے زیادہ ہوشیار تہا اور علم انگریزی بہی جانتا تہا - مہاراجہ کہڑک سنگہ کی تخت نشینی
کے بعد دونو جمعدار اور تیج سنگہ نے بادشاہ کی مصاحب سردار چیت سنگہ کی خلاف سازش مین شامل تہی سردار
مسطور سی دونو جمعدار اور تیج سنگہ ناخوش تہی اور اُس سردار نی جمعدار کی تحت سی کسیقدر سپاہ علیحدہ کر دی
تہی اوسی سردار کی قتل کی شب کو شہزادہ نونہال سنگہ معہ تیج سنگہ و خوشحال سنگہ قلعہ کے دروازہ پر اس غرض سے
رہی کہ مبادا سردار کی کمک کے واسطے کوئی پہونچی تو اوسکا بندوبست وہین کر دین اور اس عرصہ مین اور شرکا
مثل راجہ گلاب سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ اور سردار فتحسنگہ مان و عطر سنگہ سندہانوالیہ و میان لابہہ سنگہ
قلعہ کے اندر گئے اور مصاحب کو مہاراجہ کے حضور مین قتل کیا - اوس زمانہ مین کہ جب نونہال سنگہ

کے ہاتہہ مین حکومت آئی جمعدار کا خاندان مورد الطاف کثیر رہا اور جب شہزادہ موصوف پنجم نومبر ۱۸۴۰ء
کو فوت ہوا دونو خوشحال سنگہ اور تیجسنگہ نے معہ دیگر سرداران کے ایک کاغذ پر دستخط کئی جسمین یہہ بات
قرار پائی تہی کہ تاوقتیکہ یہہ بات دریافت نہو کہ زوجگان شہزادہ یا مہاراجہ مین سی کسی کو فرزند
نرینہ پیدا ہوتا ہی یا نہین کسیکو وارث تخت بنانی مین کچھہ کارروای نکی جائے جو واقعات انکے بعد ہوے
وہ مشہور ہین ٭

سرداران سندہانوالیہ اور راجہ گلاب سنگہ شہزادہ شیر سنگہ سی قلعہ کے اندر لڑتی رہی تیجسنگہ اور خوشحال سنگہ
دانشمندی سی اپنی گہر مین رہی اور انہون نی کسی فریق کے ساتہہ اتفاق نہین کیا بلکہ اس کی منتظر رہے
کہ دیکھیں کیا نتیجہ ہوتا ہی شیر سنگہ کو اونکے اس طریق سی بہت نا راضگی ہوئی اور جب تخت نشین ہوئی تو دراصل
ان دونو کو قتل کرنیکا ارادہ کیا لیکن آخرکار بہای گورمکہہ سنگہ کی شفاعت کے سبب سے عفو کیا لیکن شیر سنگہ
کو جمعدار سے آزردگی دلمین تہی اور کہتے ہین کہ ایک مرتبہ اونہون نے جمعدار کو اسطرح ماردینا چاہا کہ اتفاقیہ
معلوم ہو بہرحال اتنی بات تحقیق ہی کہ چند عرصہ بعد تخت نشینی کے شیر سنگہ کشتی مین دریای راوی مین معہ
جمعدار و امر سنگہ ابو والیہ سیر کر رہی تہی امر سنگہ راجہ حال کپورتہلہ کا چچا تہا کشتی اولٹ گئی اور مہاراجہ
ایک اور کشتی پر جو قریب تہی کود کر چلے گئے امر سنگہ ڈوب گیا اور اوسکی لاش کا کہین پتہ نہ ملا جمعدار بچ گیا مگر
اتنا پانی اسکی پیٹ مین گیا کہ کئی سال تک اوتنا نہ بیا ہو گا ٭

لاہور مین عموماً یہہ یقین تہا کہ شیر سنگہ نی عمداً کشتی کو الٹ دیا تہا لیکن اسکا ثبوت کچھہ نہین ہو سکتا ہی ۱۸۴۳ء
سی جمعدار تندرست نہین رہتا تہا جولای ۱۸۴۴ء مین اوسنی وفات پای - تین سال آخر اپنی زندگی مین
اوسنے کاروبار اور معاملات ملک مین کم دخل دیا - جون ۱۸۴۳ء مین راجہ گلاب سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ کی ہمراہ
شہزادہ پرتاب سنگہ کے ساتہہ جب شہزادہ موصوف لارڈ النبرا صاحب کی ملاقات کے واسطے فیروزپور گئی تہے
جمعدار بہی گیا تہا - جمعدار خوشحال سنگہ کسی خاص لیاقت کا آدمی نہ تہا مہاراجہ اوسپر جو مہربانی کرتے تہی کچھہ
اس سبب سے نہین کرتی تہی کہ وہ دلاور یا ہوشیار یا علم رکہتا تہا بلکہ اوسکی خوش شکلی اور خوب اندام ہونی کے

سبب سے بہت مہربانی فرماتی تہی - اگرچہ بڑہی عمر مین جو اوسکی تصویر کہنچی گئی تہین اورموجود مین اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ جمعدار کے نقش بہت موٹی تہی اور اُسکی صورت اور شکل ریشیانہ نہ تھی مگر اکثر سرداران دربار مہاراجہ سے جمعدار کسیطرح کمتر نہ تہا - اور اگرچہ بہت سے لڑائیون مین جسمین اوسنی خدمت کی کوئی خاص دلاوری یا بہادری اوس سی ظہور مین نہین آئی لیکن کبھی یہہ بات نہین کہی گئی ہی کہ وہ کبھی میدان سی بہاگ گیا تہا - کشمیر مین جو اوسنی سختی اور ظلم کیا اوسکا ذکر ہوچکا ہی اور ہمیشہ مہاراجہ کی مہربانی پر بہروسا کرکے کچھہ نہ کچھہ ظلم خوئی اوس سے نمایان ہوتی رہی - امرتسر مین اپنی مکانات کی واسطی زمین حاصل کرنے کے لئے اوسنے غریبونکے بہت سی مکانات گرادئی اور کچھہ معاوضہ اونکو نہ دیا لیکن اوسکے اوپر رنجیت سنگہ کوئی نالش یا فریاد نہین سنتی تھی اگر کوئی شخص جمعدار پر فریاد کرنے آتا تہا اوسکو کہتی تھی کہ گوروردا اس سی جاکر انصاف مانگو جمعدار کی وفات کے وقت سردار تیجسنگہ پشاور مین تہا - ۱۸۴۳ع مین اوسیجگہہ کی حکومت اوسکو ملی تہی - اور راجہ ہیراسنگہ نے جو اوسوقت وزیر تہا اور جسکو ڈیوڑہی کی بابت جمعدار سے مدت کا رنج پہونچا ہوا تہا منجملہ جاگیرات تین لاکھہ چالیس ہزار روپیہ کی جو بنام جمعدار خوشحال سنگہ کے عطا ہوئی تہی ایک لاکھہ ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر ضبط کرلے یہہ جاگیرات سب جمعدار کے نام پر تہین مگر خانگی تقسیم آپسمین اپنی مرضی سی کرلئی تھی - کشن سنگہ جمعدار کے بیٹے نے جو ایک عیاش جوان تہا اپنی باپکے مرنے کے بعد دس روز مین لاہور کی کسبیون پر ایک لاکھہ روپیہ خرچ کردیا - ہیراسنگہ نے ضبطی جاگیر مین یہہ بہانہ رکہا کہ تم اتنا روپیہ بیہودہ دینی کو رکہتے ہو تو تم بیشک سات لاکھہ روپیہ ملک کے بہبود کے واسطے دے سکتے ہو - ہیراسنگہ کی یہہ خواہش بہی تھی کہ رائی مول سنگہ معتمد خاندان جمعدار سی بہی ایک لاکھہ روپیہ وصول کرے کشن سنگہ نے کہا کہ مین ایک روپیہ بہی نہین دے سکتا ہون اور اسیواسطی جاگیرات ضبط کی گئی +

تیجسنگہ نے پشاور سے اس ضبطی مین عذر کیا اور پنڈت جلا نے کہا کہ جب سردار لاہور میں آویگا تو اس امر مین غور ہوگا - لیکن تیجسنگہ کی لاہور مین واپس آنے سے پہلے ہیراسنگہ اور جواہر سنگہ دونو کی وزارت ہوچکی تہی اور مہارانی نے معہ اپنے مصاحب لعل سنگہ کی حکومت ریاست اختیار کرلی تہی - پشاور کی نظامت مین تیجسنگہ

سے وہ جرات اور ہمت ظہور مین آئی جیسے تمام عمر مین اونسے کبھی نہ ظاہر ہوئی تہی - جب وسکی سپاہ تحت حکم نے
سناکہ راجہ سوچیت سنگہ لاہور مین قتل ہوا اور فوج لاہور کو بہت سا روپیہ انعام مین ملا تو وہ سرکش ہوگئی اور دہمکایا
کہ اگر کل روپیہ جو خزانہ مین ہی ہمکو نہ دیدیا جاویگا تو تیجسنگہ کے ساتہہ فوج ویسی طرح پیش آوے گی جیسی جنرل
میہان سنگہ کے ساتہہ تین برس پہلے کشمیر مین سلوک ہوا تہا - سردار تیجسنگہ فوج کو انعام دینے کے وعدہ پر ٹالتے
رہے - اور اپنی مدد کیواسطے بہت افغان سرداران پشاور کو طلب کیا اور دوسرے روز اوسکے زیر حکم ایسے قوی
جمعیت ہوگئی کہ افواج سرکش نے بہی مناسب جانا کہ اپنی دعوون سے ٹل جاوے +
راجہ لعل سنگہ نے اکتوبر ۱۸۴۴ء مین تیجسنگہ کو پشاور سے واپس بلالیا - اور اوسکی جگہہ سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ مامور
کیا لاہور مین پہونچکر تیجسنگہ نے دیکہا کہ ہر جگہہ مین چرچا ہی کہ غالباً سرکار انگریزی سی لڑای ہوگی - وزیر لعل سنگہ
اور مہارانی اس تجویز کے موافق تہی اسواسطے کہ مہارانی کو اوس فوج سی نفرت اور خوف تہا جنسے تہوڑا عرصہ
پہلے اوسکے بہائی جواہر سنگہ کو قتل کیا تہا +
تیجسنگہ متمول تہا اور صاحب اقتدار تہا اور اگرچہ پرانے سکہہ سردار اوسکو اپنی ہمقدر نہین سمجہتے تہی لیکن جو منزلت
اوسکو خود اور جمعدار کو دربار رنجیت سنگہ مین حاصل تہی اس سببسے اوسکو دربار مین بہت اقتدار تہا - اور جب آخر کار
انگریزونسی لڑائی ٹہرگئی تو تیجسنگہ قوم خالصہ کا سپہ سالار مامور ہوا +
۱۷ - نومبر کو بندوبست مہم کا قرار پایا - اور ۲۳ تاریخ کو فوج علیحدہ علیحدہ فرقون مین فیروز پور کیطرف روانہ ہوئے
لیکن سپہ سالار اس لڑائی کیواسطے کم شوق رکہتا تہا - اور ۵ دسمبر تک جب طرح کے عذرات پیچھے رہنی کے
ختم ہوگئی تب تک وہ فوج کے ساتہہ شامل ہونیکو روانہ نہین ہوا چار روز اوس تاریخ سی پہلی فوج ستلج کو عبور کرگئی
تہی راجہ لعل سنگہ نی مدکی مین شکست کہانیکے بعد سردار تیجسنگہ کو اپنی کمک کے واسطے بلایا چنانچہ سردار
مسطور نی اپنی بریگید اور ۱۵ ہزار کشادہ سوار لیکر کوچ کیا اور ۲۲ دسمبر کی صبح کو پہیرو شہر مین پہونچا
مگر اوسوقت کہ جب لعل سنگہ کو وہان بہی شکست ہوچکی تہی - تیجسنگہ فوج انگریزی کے اوپر بڑہکر چلا اوسوقت
فوج انگریزی بالکل تہک چکی تہی اور رماندہ بہی اور سامان جنگ بہی اسکی پاس کچہہ نہ تہا - تیجسنگہ نے فوج سوارے

انگریزی کو ہٹادیا اور پہیروشہر کے مقام پر جو ہاتہہ سی جاچکا تہا پہر قبضہ کر لینے کو سعی کی اوسوقت اُسنی سپاہ انگریزی کے بازوی چپ پر حملہ کیا اور پہہ مقبوضہ فوج انگریزی پر ایسی حملہ کی نمایش کی کہ انگریزی جنرل نے مجبور اپنی فوج کا سامہنا بدلکر دہنی طرف جمایا اس حرکت سپاہ کی حالت مین سکہون کی توپین متصل آگ جہاڑتی رہین اور سخت مار کرتی رہین آخر کار[۴۹] جب انگریزی سوارون نے بڑہکر سکہون کی فوج کے دونو بازو پر حملہ کرنیکا تہیہ کیا اور پیادگان نے صف باندہ کر سوارون کی امداد کے واسطے آگے بڑہنی کی طیاری کی تیجسنگہ نی توپ رانی موقوف کردی اور میدان سے ہٹکر ستلج کو عبور کیا اور سبراون مین ڈیرہ کیا جو فیروزپور سے گوشہ شمال و مشرق مین قریب ۲۵ میل کے دریا کے کنارہ راست پر واقع ہی +

یہان اس فوج مین راجہ لعل سنگہ جو پہیروشہر کی شکست کے بعد امرتسر کو بہاگ گیا تہا جلد آملا - اور فوج نے درخواست کی کہ ہمکو انگریزون سے لڑنی کو دریا کے پار ساتہہ لی چلو اس حرکت کے فقط دو سردار مانع ہوی ایک سردار تیجسنگہ اور دوسرا سردار شام سنگہ اٹاریوالہ - اور یہہ سردار نہایت نارضامندی کے ساتہہ ۲۸ دسمبر کو آکر فوج مین شامل ہوا تہا لیکن اُنکی صلح کے ارادہ پر فوج کی پنچایتون نے ٹہٹہ کیا - اور یہہ بات قرار پائی کہ ستلج کو عبور کیا جاوی دریا پر کشتیون کا پل باندہا گیا اور ایک مورچہ سا اوسکے سامہنے بنایا گیا اور مورچال ایسی مضبوط جیسی ریتلی زمین مین ہوسکتی تہی باندہی گئی +

سردار تیجسنگہ اس مورچہ پر افسر تہا اور اپنی حفاظت کیواسطے اُسنی ایک برج ایسا بنوایا تہا کہ جو گولا کے آسیب سے محفوظ رہی تاکہ وقت خطرناک مین اوسکے اندر چلا جاوی اسجگہہ فوج سکہان کئی ہفتہ تک ٹہری رہی درحالیکہ فوج انگریزی ہرطرف سے ادمی توپ اور سامان جنگ منگا منگا کر جمع کر رہی تہی دست راست پر سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کہلی فوج کا حکمران تہا جانب چپ پر بہادر شام سنگہ اٹاریوالہ اور جنرل میوا سنگہ مجیٹہیہ کے برگیڈ تہی یہہ دونون سردار سبراون کی لڑائی مین مارے گئی - قلب مین کانہ سنگہ مان کے اور جنرل اویطابیلہ جنرل مہتاب سنگہ مجیٹہہ اور جنرل گلاب سنگہ پوہووِنڈیہ کی فوج تہی - سردار تیجسنگہ کا برگیڈ اور برج بہی قلب مین تہا +

دسوین فروری ۱۸۴۶ء کو سبراون کی لڑائی ہوئی تہی لیکن تیجسنگہ کو اوس لڑائی مین اتنا تہوڑا کام کرنا پڑا کہ
اوس لڑائی کا ذکر اس جگہہ بموقع ہوگا لڑائی کے شروع مین وہ اپنے برج مین رہا اور اوسمین سے فقط
اوسوقت باہر آیا جب خاص اوسکی ذات پر تشدد کی اہلی فوج نے دی لیکن اوسوقت بہی بجائی اوسکے کہ فوج
کے آگے ہوا اور جسوقت وہ تذبذب مین تھے اوسکو دلیر کر دی وہ اوس پل کے پار ہوگیا جسپر اوسنے
اپنی آدمی مامور کر رکھی تھی اور میدان مین سی بہاگنی والون مین آگے تہا - بعد لڑائی کے جو کچہہ فوج
باقی رہی تہی پٹی مین جمع ہوئی اور وہان سی اوس فوج نے بہڈالے کو کوچ کیا اور تاوقتیکہ ۱۹ مارچ ۱۸۴۶ء
کو عہدنامہ ہوا یہہ فوج وہین حکماً ٹھہری رہی ۱۶ مارچ کے بعد بمقام لاہور تقسیم شروع ہوئے
اوسکی فوج کا مواجب دلایا گیا بہت سی سپاہی پہر بہرتی کر لئی گئی تہی اور باقی برخاست کئی گئی تہی - لیکن اسی سے پہلے
سردار تیجسنگہ لاہور مین بلایا گیا تہا اور نئے انتظام مین اپنی منصب سپہ سالاری پر مستقل کیا گیا اور راجہ لعل سنگہ
وزارت پر مستقل مامور ہوا +

سردار تیجسنگہ کی طریق کی نسبت دونون پیشتر اور بعد ستلج کی لڑائی کی بہت کچہہ غلط بیانی ہوئی تہی
بہت مصنفون نے لکہا ہی کہ اوس نے ملک کے ساتہہ دغا کی اور غالب ہی کہ اور مصنف آئندہ بہی ایسا الزام ہی
لگائینگے لیکن اس الزام کی تائید کیواسطے کچہہ ثبوت نہین ہی - اول تو سردار لڑائی کے خلاف تہا -
درحالیکہ مہارانی اور راجہ لعل سنگہ اور دیوان دینا ناتہہ فوج کو یہہ ترغیب دیتی تہی کہ سرکار انگریزی
کے ملک پر یورش کرین اس امید پر کہ لاہور کے امن مین خلل ڈالنی کو لوٹکر نہ آوینگے تیجسنگہ ہمیشہ
سے علے الاتصال اس لڑائی کے خلاف صلاح دیتا رہا کہ اوسکی جان نہائت مخاطرہ مین پڑگئی تہی اور وسط
نومبر ۱۸۴۵ء مین فوج مین آپسمین یہہ صلاح ہوتی رہتی تہی کہ دونون تیجسنگہ اور راجہ لعل سنگہ کو مار ڈالین
اور جبراً راجہ گلاب سنگہ کو اپنا افسر بناکر لڑائی پر روانہ ہون - جب تیجسنگہ نہایت خلاف مرضی اپنی سپہ سالار
مقرر ہوا تو اوس نے جہانتک اوس سی ہو سکا فوج کے ساتہہ شامل ہونے مین تاخیر کی اسطریق سی بزدلی
یا نامردی یا عدم خواہش لڑائی کے معلوم ہو سکے لیکن بالتحقیق اپنی سرکار کے ساتہہ دغا کرنیکے لیے بہی اس

طریق مین نہین پائی جاتی - لیکن کہتی ہین کہ اوسکا طریق پہیروشہر مین کسی اور خیال سی سوا اسکے کہ وہ نمکحرام تہا موافق نہین ہوسکتا - اور وہ انگریزونکی فتح کی خواہش رکہتا تہا - اور کہتے ہین کہ اگر وہ انگریزی فوج پر درحالیکہ فوج مذکور راجہ لعل سنگہ کی ساتہہ لڑائی مین تہکی ہوئی تہی اور سامان جنگ بالکل اوسکے پاس نہ تہا قوی حملہ کرتا تو نہایت غالب ہی کہ فوج انگریزی تلف ہوجاتی - حقیقت مین اگر ایسا ہوتا تو فوج انگریزی تباہ ہوجاتی - لیکن تیجسنگہ کو فوج انگریزی کی نہایت درجہ کی ناچاری کی واقفیت نہ تھی - جو کچہہ اوسنی دیکھا یہی دیکہا کہ لعل سنگہ کی فوج ہزیمت خوردہ ستلج کے پایاب مقامات کی طرف بہاگی جاتی ہی اور اس مشاہدہ سی عقلاً فوج انگریزی کی زور مندی نہ کہ ناتوانی دریافت ہوسکتی تہی - تاہم تیجسنگہ نے بلا اسباب مین کوشش کرنیکی کہ تباہی روز پیشین کی اصلاح کرے میدان کو نہ چہوڑا آسر ہیو گاف کی چٹہی سی معلوم ہوا (اگرچہ صحت چٹہیات کی واجب قابل شبہہ ہوسکتی ہی) کہ تیجسنگہ نے مقام پہیروشہر کے بازگرفت مین کوشش بلیغ کی اور بلاشبہہ توپخانہ سی نہایت سخت اور ضرر رسان توپ رانی کرتا رہا اور فقط اوسی حالت مین پیچہی ہٹا جب فوج انگریزی جمعیت باندہ کر اوسکے اوپر آپڑی لیکن فرض کیا کہ جو کچہہ اوسنی حقیقت مین کیا ہی اوس سی کم کام کیا مہروار تیجسنگہ پر واجب الزام نہین لگایا جاسکتا ہے فوج پر اوسکا کچہہ بہی زور نہین تہا جنکے پنچ اسباب کا فیصلہ کرتے تھے کہ کب لڑین اور کب ہٹ جاوین یہہ بات کہنی لغو ہی کہ پنچون اور فوج کی مرضی کے خلاف تیجسنگہ انگریزون پر عام حملہ کرنیکا انکار کرسکتا تہا جو کچہہ دارمدار گورنر جنرل سی اوسنی بعد پہیروشہر کے لڑائی کی کرنی چاہی ہونگی اونسے فقط یہی غرض تہی کہ صلح ہو اور یہہ دارمدار اس قسم کی تہی جنکے کرنیکا سپہ سالار فوج کو درصورت مصلحت اختیار ہوتا ہے بہرحال ان مین تیجسنگہ نی پہر صلح کی صلاح دی لیکن فوج نے فقط اوسکے خیمہ پر پتہر مارنے شروع کئی خیمہ کو گرادیا اور دہمکایا کہ اگر ستلج کے کنارہ جپ کیطرف عبور نہین کریگا تو مار ڈالینگے اسبات سے کسکو حیرانی ہوسکتی ہی کہ ایسی فوج وحوش سیرت اور سرکش اور گردن کش چہوڑ کر وہ میدان سے بہاگ گیا کیونکہ اوسکو یقیناً غنیم سی اتنا خوف نہ تہا جتنا اپنی ہی آدمیون سے ڈرتا تہا -

تیجسنگہ نردل ڈرپوک متلون آدمی تہا مگر نمک حرام نہین تہا۔ تیجسنگہ مین نہ اتنی دلیری تہی نہ اتنی لیاقت
کہ ایک دیوانی فوج سکہہ پر کچہہ اثر کرسکتا لیکن اوسنے مثل راجہ لعل سنگہ کے یہہ نہین کیا کہ پہلے فوج کو
دیوانگی کے درجہ تک برانگیختہ کیا اور بعد اوسکے اونکی غارت کرنیکے واسطے اونکی ساتہہ دغا کی۔ یہہ روایت
کہ اوسنے سپاہیون مین ایک کشتی پل کے اس نیت سے غرق کردے کہ فوج سکہان واپس نہ مڑ سکے
اور ایک توپخانہ کی توپین آپہی آدمیون پر لگادین ذراسی بہی شہادت سی ثبوت کو نہین پہونچی
ہے اگرچہ ان روایتون کی راستی کا ثبوت ہرطرف تلاش کیا گیا ہے اور صریح بعض وسکے دشمنان
کثیر التعداد اونے اوسپر بہتان بندی کی ہی بعد صلح ہوجانیکے سردار تیجسنگہ کو سواری فوج کے برطرف کرنے
اور نئی فوج کے بہرتی کرنیکا بہت کام رہا اور اُسکا طریق سرکار انگریزی کے اجنٹ نے جو لاہور مین تہا
پسند کیا۔ +

ستمبر ۱۸۴۶ء مین سرداران شیر سنگہ اور منگل سنگہ اور جنرل کاہنہ سنگہ مان اور جنرل لعل سنگہ مُراریہ کے
ہمراہ شیخ امام الدین کی سرکشی فرو کرنیکی واسطے تیجسنگہ کو کشمیر جانیکا حکم ہوا اس حکم سے اوسکو نہائیت آزردگی
ہوئی اور اوسنے بیماریکا عذر کیا لیکن آخر کار فوج کے ساتہہ روانہ ہوا اس مہم سے فقط سردار تیجسنگہ ہی
ناراض نہ تہا۔ تقریباً جملہ دیگر سرداران بہی مثل تیجسنگہ راجہ لعل سنگہ کے زیر حکم خدمت کرنے پسند نہ کرتے تھے
کیونکہ راجہ لعل سنگہ کی لوٹ اور کمینی طریق سے اوسکو نفرت تہی اور اوسکی ایمانداری مین مطلق اعتبار نہ تہا۔
لیکن جب آخر کار تیجسنگہ اس مہم پر روانہ ہوا اوسنے جرات اور چستی سی کام کیا اوسکے فوج لاہور سے یکم
اکتوبر کو روانہ ہوئی اور ۱۶۔ کو نوشہرہ پہونچی کہ اس عرصہ مین اوسنی راوی اور چناب کو عبور کیا
اور ایکسو پچیس میل کوچ کیا پچہلے ۲۵ میل کی راہ نہایت ناقص خدمت کے قابل پہاڑی راستہ تہا۔
امام الدین نے آشکارا مقابلہ کرنیکا عزم نہین کیا اور یکم نومبر کو صاحب رزیدنٹ کے لشکر مین آگیا
اور فوج سکہہ نکو جب کچہہ کرنا باقی نرہا تو لاہور کو واپس آگئی۔ اس مہم کا نتیجہ تجویز مقدمہ معزولی
راجہ لعل سنگہ ہوئی اور عارضی طور پر یہہ بندوبست ہوا کہ سردار تیجسنگہ اور شیر سنگہ اٹاریوالہ معہ دیوان

دینانا تہہ اور فقیر نورالدین کے ایک کونسل مقرر ہوی کہ تا وقتیکہ اور انتظام کیا جاوی سلطنت کا کام جاری رکھین - سولہوین دسمبر کو ایک کونسل کارفرما مقرر ہوی جسمین سردار تیجسنگہ پریسیڈنٹ یعنی میر مجلس مقرر ہوا اور سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ رنجودہ سنگہ مجیٹہیہ شیر سنگہ اٹاریوالہ عطر سنگہ کالیانوالہ دیوان دینانا تہہ فقیر نورالدین اور بہائی ندہان سنگہ اہالیان دربار مامور ہوی

اہالیان دربار کو علیحدہ علیحدہ خدمتین سپرد ہوئین سردار تیجسنگہ کونسل مین رکن اعلے تہا اور فوجکا اعلی حکم اوسکو حاصل تہا دیوان دینانا تہہ وزیر صیغہ مال تہا اور سردار شیر سنگہ کو خاص شاہی خانہ داری کے امور کا اہتمام سپرد ہوا +

دونون سردار تیجسنگہ اور دیوان دینانا تہہ کی خدمت ایسی تہی کہ سب آدمیونکو راضی رکہنا محال تہا - حقیقت مین اُنہون نے جہانتک اونسی ہوسکا میجر لارنس صاحب رزیدنٹ سرکار انگریزی کا ذمہ سب بات کا لگایا اور لوگونسی بہی بیان کرتے تہے کہ ہم اونکے حکم کی تعمیل کرنیوالی ہین لیکن یہہ بات بخوبی معلوم تہی کہ اکثر جو کچہہ حقرسی ہوتی تہی خواہ براہ راست یا وساطتاً صاحب رزیدنٹ کے حضور سے ہوتی تہی اور اگر صاحب رزیدنٹ نہوتی تو مواجب کے بقایا نہ دی جاتی اس سبب سے دونون ارکان کلان کونسل کو بہ نسبت اوسکے جتنی اونکو توقع تہی زیادہ بدنامی ہوئی +

ساتوین اگست ۱۸۴۷ء کو سردار تیجسنگہ کو راجہ سیالکوٹ بنایا گیا قلعہ اور دیہات گرد نواح جنکی جمع ۲۸ ہزار روپیہ سالانہ تہا اونکی راج مین شامل ہوئی - مہارانی کی جسکو اس سبب سے کہ صاحب رزیدنٹ نے اوسکا زور اور اختیار (معاملات سلطنت مین) توڑ دیا تہا صاحب موصوف کی نسبت سخت عداوت اور نفرت تہی اور تیجسنگہ سی اس سبب سے کہ وہ صاحب رزیدنٹ کی مصلحت اندیشی کی تائید کرتا تہا چنانچہ جسوقت خطاب راجگی کے دئی جانیکا وقت آیا تو مہارانی نے پہلے ہی بندوبست کر رکہا تہا کہ تیجسنگہ کی خفت اور توہین کیجاوی - مہاراجہ خوردسال کو مہارانی نے آموخت کر رکہا تہا کہ عطائی منصب راجگی کے وقت کیا کرنا چاہیئے چنانچہ جب تیجسنگہ مہاراجہ کے روبرو اسواسطے بڑہکر حاضر ہوا کہ مہاراجہ اُسکی پیشانی پر زعفران سے

ٹیکا لگا دینی شاہ خورد سال پیچھی ہٹ گئی اور ہاتھہ اپنی بغلون مین دبا لی اور ٹیکا لگانی سی انکار کیا - صاحب رزیڈنٹ نی اوسوقت بہای ندہان سنگہ کو جو مذہب سکہون مین افسر تہی حکم دیا اور بہای موصوف نے مہاراجہ کیطرف سی ٹیکا لگایا لیکن یہہ توہین تیجسنگہ کی دل مین چبہ گئی اور اس توہین سی مہارانی کی نفرت انتظام سلطنت سی اس درجہ کی دریافت ہوی کہ قلعہ شیخوپورہ کو اونکی روانگی مین تعجیل کی گئی اور تا وقتیکہ آخر کار مہارانی موصوفہ پنجاب سے علیحدہ کی گئین اوس قلعہ مین نظر بند رہین - اوایل سال مین ایک فساد اس غرض سی اوٹہا تہا کہ صاحب رزیڈنٹ اور راجہ تیجسنگہ قتل کئی جاوین - اگر مہارانی مبدا فساد مذکور نہ تہین تو اونکو اوسکا علم ضرور تہا اس فساد مین کہ بنام نہاد فساد پریا معروف ہی کوئی سردار شامل نہ تہا اور اوسکے عمل مین لائے جانیکا قصد نہین کیا گیا ؞

۲۶ نومبر ۱۸۴۷ء کو راجہ تیجسنگہ کو خطاب اوجلدیدار نرل بدہ مبارز الملک صمصام الدولہ راجہ تیجسنگہ سپہ سالار صفدر جنگ راجہ سیالکوٹ ملا - تمام عرصہ مفسدہ ۱۸۴۸ء و ۴۹ مین راجہ تیجسنگہ سرکار کا خیرخواہ رہا - یہہ بات تو تحقیق ہی کہ وہ بہی اور سردار لہناسنگہ مجیٹہ بہی امید رکہتے تہی کہ فساد ہوگا اور کچہہ عرصہ فساد کے واقع ہونے سے پہلے اوس نے چاہا کہ تہوڑے عرصہ کے واسطی پنجاب سی چلا جاوی لیکن پہر یہہ ارادہ ترک کر دیا راجہ کو کسیطرح مفسدون سے شرکت نہ تہی راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ یا اوسکے باپ سردار چتر سنگہ کے ساتہہ اوسکا سلوک نہ تہا ان سردارون کی آشکارا یہہ غرض تہی کہ مہارانی کو پہر اختیار کل سلطنت مین حاصل ہو اور مہارانی راجہ تیجسنگہ کی قاتل دشمن تہی - اور اگر مہارانی کو یہہ اختیار حاصل ہوجاتا تو بالتحقیق یا راجہ تیجسنگہ قتل ہوتا یا اوسکی جاگیر ضبط ہو جاتی - علاوہ اسکے تمام پنجاب مین فقط راجہ تیجسنگہ ایک شخص تہا جسکو من الوجوہ قناعت تہی اوسکے پاس دولت بہت تہی خطاب راجگی مل چکا تہا اور اہالیان دربار مین رکن اعلی تہا اور جملہ امراء سکہہ سے رتبہ برتر رکہتا تہا اگر کچہہ انقلاب ہوتا تو فقط اوسیکو مضرت پہونچتی اور کسیکو نقصان کا احتمال نہ تہا - اکثر سکہہ سردار اوس سے ناراض تہی اور اوسکو مغرور اور دغاباز سمجہتے تھے اور جانتی تھی کہ کونسل مین کسیطرح کی جرات نہین رکہتا اور نہ میدان جنگ مین مضحکہ کی قابل تہا

اوپر بار مین اوسکی اس درجہ کی رفعت تھی کی بیان سے باہر اور سرداروں کو بخشش تہی - اس سبب سے اگر راجہ تیجسنگہ
خیر خواہ رہا تو اوسکو کچھہ استحقاق تعریف نہین ہی کیونکہ اگر دونون جانب مین سی فتح کسیکی ہوتے
اگر راجہ تیجسنگہ نمکحرامی کرتا تو وہ تباہی سی نہ بچتا لیکن اوقات مخاطرہ مین نیت پر بہت خیال نہین ہوتا ہے
اور راجہ کے افعال سی خیر خواہی ظاہر ہوتی تہی اور سرکار کو اوس سی لایق قدر امداد ملی ضبطی ملک پنجاب پر
جاگیر ذات راجہ تیجسنگہ اور سردار بہگوان سنگہ کے جو جمعدار خوشحال سنگہ کا ایک بیٹا زندہ رہگیا تہا (کیونکہ
کشن سنگہ لڑائی کے بعد سبراؤن مین دریا مین ڈوب گیا تہا) جنکی جمع ایک لاکہہ باون ہزار سات سو
نواسی روپیہ تہی مین حیات واگذار ہوئی +

راجہ تیجسنگہ کے نام ۹۲۷۷۹ روپیہ کی اور بہگوان سنگہ کے نام ساٹہہ ہزار روپیہ کے - راجہ تیجسنگہ
کے نام بیس ہزار کی جاگیر علی الدوام اور ساڑہی سات ہزار کی ورثاء بہگوان سنگہ کے نام واگذار
ہوئی تہی - ضبطی ملک کے بعد فوج خالصہ کی برطرفی مین اور نئی فوج دیسی کی بہرتی کرنے مین راجہ
تیجسنگہ نہایت کار آمد رہی - ۱۸۵۷ء مین رسالجات سوارون کی بہرتی کرنے مین راجہ صاحب نے
بہت مدد دی اور اوسوقت جو اون سی وفاداری ظہور مین آئی اوسکے جلدو مین خلعت
ہزار روپیہ کا اونکو عطا ہوا - ۱۸۶۱ء مین اونکی جاگیرات تنسیخ کی گئی اور اونکے عوض علاقہ
بٹالہ اونکو دیا گیا اور اونکا خطاب بہی راجہ بٹالہ تبدیل ہوکر مقرر رہا - اوسوقت وہ جاگیردار
مجسٹریٹ مقرر ہوا اور اختیارات صاحب ڈپٹی کمشنر اونکو عطا ہوئی +

۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ پنجاب کی سفارش پر گورنمنٹ اعلی نے دو ثلث اونکی جاگیر مین سی علی الدوام
واگذار کی اور بہگوان سنگہ کی جاگیر مین سے ششم حصہ علی الدوام واگذار کیا - اور ۱۸۵۹ء مین
راجہ تیجسنگہ کو کرم کور اونکی چچازاد بہائی کشن سنگہ کی بیوہ سی جسکے ساتہہ انہون نے ۱۸۵۷ء مین چادر ڈال
لی تہی ایک لڑکا پیدا ہوا - لیکن اونہون نے اس سے پہلے اپنی چہوٹے بہائی ہرنبس سنگہ کو
جو اونکی دوسری ماں کا بیٹا تہا اور اب قریب ۲۶ سال کی عمر مین ہے متبنی کر لیا تہا —

راجہ تیجسنگہ نے چہاتی کی بیماری سی دوم دسمبر ۱۸۶۲ء کو لاہور مین وفات پائی - ذکر صدر سی واضح ہوگا کہ راجہ تیجسنگہ کس لیاقت اور سیرت کے آدمی تہی اگرچہ راجہ موصوف کسی کمتر درجہ کے آدمی ہوتے تو غالب تہا کہ بہت تعریف کے قابل ہوتے کیونکہ کوئی نمایان برائی اونمین نہ تہی شاید جسقدر نیکی اکثر دنیا مین ہوتی ہی انمین تہی لیکن زمانہ کے انقلاب کے لایق راجہ تیجسنگہ نہ تہی - کیونکہ نہ اونمین کچہہ جرأت تہی نہ لیاقت اور اگرچہ اونکو اسقدر فروغ ہوا کہ بعد مہاراجہ کے اول شخص تہی لیکن اسکا باعث یہہ ہی کہ دونکی لیاقت سے اونکی تقدیر اچہی تہی +

ہربنس سنگہ کورٹ اوف وارڈس کی سرپرستی مین رہی - یہہ شخص ایک جوان آدمی خوش وضع ہی - اور گورنمنٹ کالج واقع لاہور مین طالب علم ہے +

سردار بہگوان سنگہ کی جاگیر راجہ تیجسنگہ کی جاگیرات سی کبہی علیحدہ نہین ہوئی تہی اور اوسکی بابت اونمیں مدت سی تنازع تہا - بعد وفات راجہ تیجسنگہ ایک کمیٹی نے جسمین راجہ صاحب والی سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ دیوان اجودہیا پرشاد اور دیوان شنکرناتہہ گورنمنٹ کیطرف سی مامور ہوئی تہی تقسیم جایداد بطور منصفی کی گئی +

راجہ ہربنس سنگہ لاہور مین رہتی ہین اور سردار بہگوان سنگہ امرتسر مین مشاہدہ نادرات پنجاب مین سردار بہگوان سنگہ نے بہت مصروفیت شوق کے ساتہہ رکہی اور اونکی ہمت اور محنت کے سبب سے زیادہ تر یہہ بات حاصل ہوئی کہ جو اشیا امرتسر سے آئین وہ اعلی درجہ مین شمار ہوئین

راجہ صاحب دیال

- سکھیا رام
  - کول نین
    - چھجو مل سنہ ۱۸۲۲ء مین فوت ہوا
      - راجہ لیلا رام سنہ ۱۸۶۶ء مین بنارس مین مری
        - اجودھیا پرشاد سنہ ۱۸۳۲ء مین مرا
          - جی گوپال سنہ ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا
            - دینا ناتھہ
            - بشمبر ناتھہ
            - سنت رام
        - راجہ صاحب دیال سنہ ۱۸۶۶ء مین پیدا ہوی
          - بنسی لعل سنہ ۱۸۳۳ مین پیدا ہوا
          - بلرام سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
        - گیان چند سنہ ۱۸۵۰ء پیدا ہوئے
          - لچھمی سہاے سنہ ۱۸۳۳ء کو پیدا ہوا
            - دیوی سہاے
            - جوالا سہاے
          - بھگت رام سنہ ۱۸۳۲ء کو پیدا ہوا
        - شنکر ناتھہ سنہ ۱۸۰۹ پیدا ہوئے
          - مادھو رام
            - وسیشر دیال
          - ٹھاکر داس
        - سردار ہرچند اس سنہ ۱۸۱۵ء مین پیدا ہوے
          - محکم چند سنہ ۱۸۴۵ء کو پیدا ہوا
          - پشوری چند سنہ ۱۸۵۵ء کے پیدا ہوا
      - چھنڈا مل
        - امین چند

کیفیت خاندان

راجہ صاحبدیال ایک معزز برہمن خاندان کے شخص ہین اون کے بزرگ شاہنشاہان دہلی کے ملازم تہی -
روایت ہی کہ سگیارام نے اپنی جان پر کہیل کر محمد شاہ کی جان بچائی تہی ایک روز ایک راجپوت دربار
شاہی مین آکر بادشاہ پر حملہ کرنے کو طیار ہوا مگر سگیارام نے اوسکے اوپر وار کرکے اوسی قتل کیا لیکن
خود بہی سخت زخمی ہوا سگہیارام کا بیٹا کول نین دہلی چہوڑ کر لاہور مین آکر آباد ہوا اُس زمانہ مین لاہور
پر نادرشاہ اور احمد شاہ کی یورشین ہوتی تہین اور قوم سکہہ جنکا زور اور جسارت یوماً فیوماً ترقی تہی
اس شہر پر روز افزون دہاڑہی مارتی تہی اس سببسے اوس زمانی مین لاہور ایسی جگہہ نہ تہی کہ جہان آباد
ہونی کی خواہش ہوتی - افغانون کی ساتہہ ایک جنگ مین کول نین کے رشتہ دار اس کثرت
سی تلف ہوئی کہ ۲۶ ماری گئی اور خود کول نین بڑی مشکل سی جان بر ہوا کول نین نی جوانی مین وفات پائی
اور فقط ایک بیٹا چہجو مل چہوڑا جسکے عمر اوسوقت دس سال کی تہی اور لڑکا ہی تہا ٭
جب چہجو مل بالغ ہوا تو اوسنے سردار جی سنگہ گہنیہ کی نوکری اختیار کی گہنیونکے مثل اوس زمانہ مین سب سکہہ
مثلون سے زیادہ زور رکہتے تہے - اور سردار جی سنگہ اس مثل کا سردار تہا چہجو مل کو اس سردار کی فوج مین
کسیقدر جمعیت کی افسری ملی اور جو یورشین سرداران قرب و جوار پر جی سنگہ کیا کرتا تہا اون مین اکثر چہجو مل
سردار کے ساتہہ جاتا رہا ٭

۱۷۹۳ء مین جو لڑائی بمقام اچل جیا سنگہ رامگڈیہ اور سردار میان سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ ہوئی تہی اوسمین گوربخش سنگہ سردار جی سنگہ کا بیٹا مارا گیا تہا اوس لڑائی مین بہی جہجومل موجود تہا - بعد ازان جہجومل شہر امرتسر مین کنہیون کی گڑہی کا چودہری مقرر ہوا اوس زمانہ مین شہر امرتسر رونق اور ترقی پاتا جاتا تہا سردار جی سنگہ کے مرنے کے بعد جہجومل کو وہی منصب چودہری اوس سردار کی فرزند کی زوجہ مائی سداکور کی ملازمت مین حاصل رہا - سرداران گردنواح کا یہہ خیال ہوا کہ ریاست سرداران کہنیہ اس سبب سے کہ اب ایک عورت رئیسہ ہی ایک آسان شکار ہاتہہ آویگا لیکن مائی سداکور جہجومل کی پشت گرمی شائستہ سی دلیرانہ لڑتی رہی کئی مرتبہ جہجومل کے کٹڑے پر حملے ہوئی اور دشمنون سی بچاتا رہا اور ایک مرتبہ رامگڈہیون کے دفع کرنے مین جہجومل نے دو زخم برچہی کے کہائی - جہجومل نے پرمٹ کا محصول نصف سے زیادہ گہٹا دیا اور اس سبب سے بیوپاریون کو کنہیون کے کٹڑہ مین آباد ہونے کی رغبت ہوئی - اس اثنا مین رنجیت سنگہ کی شادی مائی سداکور کی دختر کے ساتہہ ہوچکی تہی رنجیت سنگہ کم عمر تہا اور اپنی دشمنون سرداران بہنگی کے خوف سی امرتسر مین بہت ہوشیاری اور احتیاط سی جایا کرتا تہا اور جب جاتا تہا تو جہجومل کے پاس رہا کرتا تہا اور ۱۸۰۳ء مین رنجیت سنگہ کو امرتسر پر تصرف کرنی مین جہجومل سی بہت مدد ملی - جہجومل رامانند کے ساتہہ ۱۸۱۳ء تک شہر امرتسر مین پرمٹ کے محاصل کے اہتمام مین مامور رہا بعد اسکے جہجومل کانگڑہ کو بہیجا گیا اور وہان تین سال تک رہا ازان بعد اوسکو ہردوار اور بنارس کو تیرتہہ کرنے کے واسطی جانے کی اجازت ملی جب جہجومل ۱۸۲۰ء مین تیرتہہ سے واپس آیا تو اوس نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پہر نوکری اس سبب سے نہ کی کہ مہاراجہ نے مائی سداکور کا کل ملک جسکے سبب سے جہجومل نے پہلے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی تہی ضبط کر لیا تہا - جہجومل ۱۸۲۲ء مین فوت ہوا ✽

رلیا رام جہجومل کے فرزند اکبر نے ایسی اچہی تربیت پائی تہی کہ اکثر ایسی اچہی تعلیم نہین ہوتی ہی - علاوہ اسکے کہ رلیا رام کو سنسکرت اور فارسی اور ہندی مین اچہی دستگاہ تہی اوسکو علم ریاضی اور طبیعات مین بہی اچہا دخل تہا ✽

سنہ ۱۸۱۱ء مین رلیارام ضلع امرتسر کی حکومت پر مامور ہوا اور ڈکیٹی اور رہزنی کی فرو کرنے مین اوس نے بہت ہمت اور جرات سے کام کیا رنجیت سنگہ اوسکی سرگرمی سے ایسے محظوظ ہوئی کہ سنہ ۱۸۱۲ء مین محکمہ پرمٹ کا رلیارام کو افسر اعلی بنایا اوس زمانی مین ہنوز کشمیر ملتان یا دیرہ جات مین سی کوی ملک فتح نہین ہوا تہا لیکن ان مین سی جو جو ملک حاصل ہوتا جاتا تہا اُسکے پرمٹ کا انتظام رلیارام کو سپرد ہوتا جاتا تہا - رلیارام کے تقرر سی پہلی محصول پرمٹ کے ایصال کا کوئی قاعدہ معین نہین تہا ہر سردار کا یہہ طریق تہا کہ جو بیوپاری یا سوداگر اوسکے علاقہ مین سی گذرتا تہا اوس سے جتنا کچہہ امکاناً وصول ہو سکتا تہا لے لیتا تہا - رلیارام نے کانہای نمک نپڈ دادنخان کے محاصل مین بہت افزونی کیے اور ردنہ کا سررشتہ جاری کیا +

سنہ ۱۸۲۱ء مین جب فوج سکہہ منکیرہ کی لڑای مین مصروف تہی سردارجی سنگہ اٹاری والہ سرکش ہوا اور مصر رلیارام معہ دیگر سرداران کے اوسکی سرزنش کے واسطے مامور ہوا - رلیارام نے ایک بہاری جمعیت سی کلر کہار قلعہ سردار سرکش پر حملہ کیا اور قلعہ کو فتح کیا اور جی سنگہ مجبور ہو کر دوست محمد خان والی کابل کے پاس پناہ لینے کے واسطے بہاگ کر چلا گیا - رلیارام کی جرات اور ہمت اور دیانت داری کے سبب سے اوسکے دربار مین بہت دشمن ہوگئی تہی اور سنہ ۱۸۳۲ء مین اپنی دشمنون کی غمازی کے سبب سے خصوصاً کہتی ہین کہ کرپارام چوپڑہ کے رسوخ کے سبب سے مورد عتاب ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ جرمانہ دینے کا اوسکو حکم ہوا سنہ ۱۸۳۳ء مین رلیارام کو دفتر کی افسری ملی سنہ ۱۸۴۱ء مین رلیارام نے مکہڈ ضلع راولپنڈی مین ایک کان گندک کے دریافت کے مہاراجہ شیر سنگہ اسبات سی ایسی خوش ہوی کہ اُنہون نے اوسکو گیارہ سو کے جاگیر علاقہ جنڈیالہ مین دی اور خطاب بہی دیا خیر خواہ دولت عالیہ

صاحبدیال پسر دوم مصر رلیارام کو اول اول عہدہ منشی گری محکمہ پرمٹ مین اپنی باپ کے تحت ملا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین فوج آئین کے بخشی خانہ کے دفتر مین اوسکی تبدیلی ہوی - سنہ ۱۸۳۹ء مین صاحبدیال پرمٹ جالندہر کا افسر اعلی مقرر ہوا اور تا اختتام جنگ ستلج اس عہدہ پر مامور رہا سنہ ۱۸۴۶ء مین جب ضلع کلان جہنگ کا

جو صوبہ ملتان کے قریب ثلث حصہ کی تہا اوس صوبہ سی علیحدہ کیا گیا تو مصر رلیارام وہان کا کاردار مقرر
ہوا اور دونو اوسکو اور صاحبدیال کو حکم ہوا کہ سررشتہ محصول کی ترمیم کرین اگست ۱۸۴۷ء مین دونون
باپ اور بیٹی کو خطاب ملے۔ اگست ۱۸۴۸ء کو مصر صاحب مہربان دوستان برہم مورت معاملہ فہم رساکار
خیرخواہ باصفا دبیر الدولہ دیوان مصر رلیارام - ۲۱ جولائی ۱۸۵۱ء کو بعد عطائی سند راجگی راجہ صاحب
شفق مہربان دوستان راجہ رلیارام بہادر سلامت اور اوسی سال مین ماہ ستمبر مین کل ملک کے
پرمٹ کا اہتمام انکو سپرد ہوا - اونکو حکم تہا کہ پندرہوین روز حساب داخل کیا کرین اور ایک نقل سیدہی
صاحب رزیڈنٹ کی خدمت مین اور ایک اہالیان دربار کی خدمت مین بہیجا کرین عمال ماتحت کی بحالی برطرفی
اونکے اختیار مین تہی اس نئی انتظام کا اصل بوجہہ مصر صاحبدیال پر پڑا اسواسطی کہ اوسکا باپ اب معمر ہوگیا
تہا اور صاحبدیال نے جس سرگرمی اور لیاقت سی اس انتظام کا عمل درآمد کیا بہت تعریف کی قابل ہی کیونکہ
اس انتظام کے بہت مراتب ایسی تہی کہ اوسکے اپنی خیالات بندوبست مال سی ضرور منافق ہونگے +
پورانے انتظام سرکار سکہہ کے بموجب تقریبًا ہر جنس پر محصول لیا جاتا تہا - اجناس آسایش اور اجناس لابدے
کی تمیز کرنی مین کچہہ بہی غور نہ تہی اور غریب اور امیر مین محصول واجبی تقسیم کرنے مین کچہہ فکر نہ کیجاتی تہی
ہیمہ سوختنی ترکاری غلہ گہی اور دیگر ضروریات جو نہایت مفلس آدمی کیواسطے بہی لابدی ہین سب پر
محصول لیا جاتا تہا - اور فقط یہی بات نہ تہی کہ محصول کی شرح نامناسب طور پر مقرر تہی بلکہ اوسکے وصول
کرنے مین خلقت کو بہت تکلیف ہوتی تہی - تمام ملک مین جابجا پرمٹ خانہ تہی جہان مسافر یا سوداگر پر
بدعت اور زیادہ ستانی اور توقف عائد ہوتے تھے - ہر قصبہ مین خاص محصول معین تہی - جب
کوئی جنس قصبہ کے اندر لائی جاتی تہی تو اوسپر محصول درآمد لیا جاتا تہا + دوسرا محصول اوسوقت لیا
جاتا تہا جب دوکاندار کے پاس جنس پہونچتی تہی اگر وہ جنس شہر سے باہر جاتی تہی تو پہر محصول برآمد لیا
جاتا تہا - لیکن جتنے لوگونکو تکلیف اور بیوپار کا ہرج ہوتا تہا اوس اندازے پر باوجود سنگینی محصول
سرکار کو فایدہ نہین ہوتا تہا - ۴۸ مدات سے کل آمدنی سولہ لاکہہ ۳۷ ہزار ۱۱۴ روپیہ وصول

ہوتی تھی اور خرچ عملہ وغیرہ کا جو محصول کے وصول کرنے کے واسطے مامور تہا ایک لاکہہ دس ہزار روپیہ
تہا یعنی قریب سات روپیہ سینکڑہ کے دیوان مولراج کے حساب سے جو تاوقتیکہ کاہنای نمک کا اہتمام رلیارام کو
سپرد ہوا پنڈ دادنخان کے کاہنای نمک کا ناظم تہا معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ ۱۸۸۲۰ روپیہ آمدنی کے تیس روپیہ
فیصدی اخراجات انتظام اور نقصانی مین جاتا تہا - لیکن میجر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ اور اوسکی بہائی
جان لارنس صاحب مستر کے تدبیر سی اور مصر رلیارام اور صاحبدیال کی لایق تائید سی کل انتظام بدلا گیا - پرمٹ خانہ
اور محصول گذرات اور محاصل شہر موقوف کئی گئی تین لینین سرحدات پہ قائم کئی گئی ایک بیاس و ستلج
کے کنارے کناری ایک دریای سندہ کے کناری اور تیسری سرحد شمال و مشرق پر تجارت کشمیر کے واسطے
نئے پرمٹ کا محصول فقط ۲۲ اجناس پر لگایا اور آمدنی کا تخمینہ ۱۳ لاکہہ ۴ ہزار ۸۲۲ روپیہ ہوا اور خرچ ایصال
۳۷۰۰۰ روپیہ کا تخمینہ کیا گیا یعنی تین روپیہ فیصدی سے کم +
نئی محاصل کے وصول کے باب مین یہہ تدبیر کہی گئی کہ آبکاری کے لیسنس سی لیا جاوی اور معابر پر ہلکا محصول
لگایا جاوے جسکے آمدنی کا تخمینہ ایک لاکہہ روپیہ کا ہوا اور کاہنائے نمک کا انتظام زیادہ کفایت سے کیا جاوے
تجارت کو نہایت آسانی حاصل ہوئی اور نقصان آمدنی کا فقط آٹہوان حصہ ہوا - بعد ضبطی ملک پنجاب کے پرمٹ
کا محصول کل پنجاب مین موقوف کیا گیا مگر چہہ برس کے بعد آبکاری کی آمدنی چہہ لاکہہ روپیہ ہوئے
اور محصول نمک سالانہ ۱۹۰ لاکہہ اور تجارت کا ہرج موقوف ہو جانے سے ملک مین ایسی واقعی خوشحالی ہوئی
کہ پہلے کبہی نہین ہوئی تھی
نومبر ۱۸۴۷ء مین مصر صاحبدیال کو خطاب محسن الدولہ بہیر ربعطا ہوا - جون ۱۸۴۸ء مین تین مہینے بعد شروع
فساد ملتان کے بہائی مہاراج سنگہ مشہور بابا بہیر سنگہ کا چیلہ بہت سی جمعیت ایسی آدمیون کے اکٹہی کرکے جو
سرکار سی ناخوش تھی مانجہہ سی مولراج مفسد کے ساتہہ شامل ہونیکو روانہ ہوا - سکہہ فوج مین سے کوی اوسکے
پکڑنے کا قصد نہ کرتا تہا لیکن مصر صاحبدیال نے جو اس زمانہ مین جہنگ کا کاردار تہا اور جہان آبادی مسلمانون
کی ہی اقرار کیا کہ اگر مہاراجکو جہنگ کیطرف نکال دیا جاوے تو مین ذمہ دار ہون کہ آگے نہ جانے پاوے گا

خوش نصیبی سی یہہ بات حاصل ہوئی چند کشادہ سپاہیون نے معہ ہاٹ رگیون کے بہائی کے جمعیت کا تعاقب کیا
لنگر جان ساہیوالیہ ملک صاحب خان ٹوانہ اور اور مسلمان رئیس اوسکے عقب پہرتے رہی اور تاوقتیکہ بہائی جہنگ مین
پہونچا اوسکی جمعیت کم ہوکر اوسکے ساتھہ بارہ سو آدمی رہ گئی جو بالکل از کار رفتہ تہی اس جمعیت پر بابا مالی سنگھ تحصیلدار
نے مصر صاحبدیال کی سپاہ سے قوی حملہ کیا اور تہوڑی پار ہی چیناب مین جو چڑہا ہوا تہا اونکو دبا کر ڈال دیا نصف
سی زیادہ جمعیت غنیم کی دریا مین غرق ہو گئی اور جو تلوار اور دریا سے بچی لاہور کو اسیر کرکے بہیجے
گئی +

کل عرصہ جنگ مین صاحب دیال اور اونکے باپ نے بہت اور عظیم خدمتین کین - اونہون نے دوابہ چہاج
اور رچنا مین امن قایم رکہا اور فوج انگریزی کو کوچ کے وقت رسد اتوار الیسی پہونچاتی رہی - جب شیر سنگہ
مفسد ملتان سے کوچ کر رہا تہا صاحبدیال نے قاطر اور اونٹ اور بیل دو ہزار سے شمار مین زیادہ برائے
مطلوب کے گرفتار کر لئے اور اس سبب سے اگر یہہ بات حاصل نہوی کہ شیر سنگہ نے اپنی کوچ کی سمت بدلی تو یہہ
امر تو ضرور ہوا کہ اوسکے فوج کے آگے بڑہنے مین ہرج ہوا -

نومبر مین صاحب رزیڈنٹ نے مصر صاحبدیال کو منتخب کرکے اس خدمت پر مامور کیا کہ دربار کیطرف سے فوج انگریزی
کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھہ رہی اس خدمت کو مصر موصوف نے نہایت درجہ کی سرگرمی اور عقلمندی سے انصرام
کیا - غنیم کی حرکات وسکنات کے باب مین اونسی نہایت اچہی خبرین حاصل کین اور فوج کو سامان رسد
اتوار الیسے مہیا کر دیا - بعد اوسکے مصر موصوف نواب امام الدین خان سکندر خان بندہ خان اور درون کے
ساتھہ کرنیل ٹیلر صاحب کے فوج ساتھہ شامل ہونے کو گیا اور جب سر غنگان مفسدہ نے اطاعت اختیار کے
تو صاحبدیال نے رعایا سے ہتیار چہیننے مین بہت اچہی خدمت کی +

ضبطی ملک پنجاب پر گیارہ سو کی جاگیر اور چہہ ہزار نو سو روپیہ نقد مصر لیا رام کی حین حیات
واگذار رہے اس مین سی تین ہزار دو سو روپیہ کے نسبت یہہ حکم ہوا کہ اونکے فرزند شنکر ناتہہ
کے نام بعد اونکے وفات کے واگذار رہے +

صاحبدیال کے نام ۱۸۰۱۵ روپیہ کی جاگیر اور ۲۸۰۰ نقد حین حیات واگذار ہوی منجملہ جاگیر کے ۵۸۹ روپیہ کے نسبت یہہ حکم ہوا کہ تین پشت تک واگذار رہی اور ۱۲۰۰ روپیہ علی الدوام رہی - دونون صاحبدیال اور رلیارام متمول آدمی تہی ایسا کوئی آدمی نہ تہا کہ جسکو ٹہیکہ کا نہای نمک کا ہوا اور وہ دولتمند نہوا کیونکہ ٹہیکہ دار سرکار مین ایک خاص رقم سالانہ ادا کرتا تہا اور اوسکو اختیار تہا کہ جسوقت اور جسجگہہ چاہی نمک اپنی خوشی سی فروخت کری - رلیارام جیسی لایق آدمی کے اہتمام مین نمک کا ٹہیکہ دولت کی جڑ تہا اگرچہ اوسنی اپنی غرض اور ذاتی فائدہ اٹہانے کے واسطے حق خدمت سرکار کو فراموش نہین کیا -

لاہور کی سرکار مین رلیارام اور صاحبدیال جیسی لایق نوکر کم تہی اور اونکے برابر متدین نوکر کوی بہی نہ تہا ایام اواخر پریشان حالی سلطنت مین شاید رلیارام اور صاحبدیال کے سوا اور کوئی شخص نہ تہا جسنے مثل اونکے مردمی اور خیرخواہی سی اپنی خدمت کو انجام دیا اور فقط یہی دو شخص تہی جو صاحب رزیڈنٹ کے انتظام کے مصلحت کو سمجہتے تہی اور اوسکے تائید کرتے تھے حالانکہ وہ انتظام ایسا تہا کہ اوسکے سوا کسی اور مصلحت سی امکاناً ملک پنجاب اُن آفتون سے بچ سکتا تہا جو آخر کار اوسپر عاید ہوئین

۱۸۴۹ء مین دونون رلیارام اور صاحبدیال پنجاب کو چہوڑکر تیرتہونکو گئے ۔ رلیارام کو جسکو ۱۸۴۲ء مین سرکار سکہہ نے خطاب دیوانی دیا تہا ۱۸۴۵ء مین خطاب راجگی عطا ہوا اور صاحبدیال کو بہی ایسا ہی خطاب ملا - اونکی ایسی عزتین ہونی بجا تہین - اور یہہ شخص ایسی لایق تہی کہ اونکی ایسی توقیر ہوتی اور جسقدر اونکا اعزاز ہوا اونکے استحقاق سے زیادہ نہین ہوا - راجہ رلیارام پہر پنجاب کو واپس نہ آئی اور اپریل ۱۸۶۳ء مین بنارس مین فوت ہوئی +

راجہ صاحبدیال ۱۸۵۱ء مین واپس آئی اور اوسوقت سے کشن کوٹ ضلع امرتسر مین رہتی ہین - کشن کوٹ ایک قصبہ ہی جسکو کہہ سکتی ہین کہ راجہ صاحبدیال نے آباد کیا اور وہان اُنہون نے اپنی طرف سے ایک سرای تین شوالی ایک تالاب اور پانچ چاہ بنوائے ہین +

ایام مفسدہ ۱۸۵۷ء مین راجہ صاحبدیال کی صلاح اور کارگذاری ایسی رہی جس سی اونکے وفاداری

سرکار انگریز کے نسبت ثابت رہی اور اوسکو ایک ہزار روپیہ کا خلعت عطا ہوا - ۱۸۶۱ء مین اوسکو دو ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام علاوہ جاگیر سابق کے عطا ہوئی فروری ۱۸۶۲ء مین راجہ صاحب دیال لیجس لٹیف کونسل کشور ہند کے ایک ممبر مقرر ہوی اور کلکتہ مین جاکر کونسل مذکور مین شامل ہوئی اور مجلس کونسل کے برخاست ہونے کے بعد واپس آئی +

رلیارام کے اور بیٹون کا ذکر مختصر کیا جاتا ہی - اجودہیا پرشاد سب سے بڑا بیٹا گوشہ نشین آدمی تہا اور پرستش مین مصروف رہا یہہ شخص تہوڑی عمر مین مرگیا اور اوسکا بیٹا پرمٹ کے محکمہ مین رلیارام کے ماتحت ملازم رہا +

گیان چند مہاراجہ کے وقت مین پنڈدادنخان مین راجہ گلاب سنگہ کے ماتحت نمک کے محال کے دفتر مین افسر تہا - سرکار انگریزی کے وقت مین اوسکو عہدہ تحصیلداری پنڈدادنخان ملا لیکن ۱۸۵۵ء مین اوس نے یہہ نوکری چہوڑ دی اور امرتسر مین جارہا تب سی وہین رہتا ہی ۱۸۶۲ء مین امرتسر مین یہہ شخص آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا اس منصب کے خدمات کو اوسنی اسطرح انجام دیا ہی کہ وہ خود ہی قابل تعریف ہی اور لوگ بہی اوس سے راضی ہین

شنکرناتہہ کو دارالضرب امرتسر مین نوکری ملی تہی اور بعد اوسکے اضلاع جہیہ اور ہزارہ مین نائب مقرر ہوا ہوا تہا ۱۸۴۸ء - ۴۹ کو مفسدہ مین اسنی بہی مثل اپنی اور بہائیونکے اچہی خدمت کی - اور بٹالہ اور دینانگر اور پٹہانکوٹ مین صورت انتظام قایم رکہی اب شنکرناتہہ بنارس مین رہتا ہی +

سردار ہرچنداس نے اول نوکری محکمہ پرمٹ مین شروع کی لیکن راجہ ہیراسنگہ کی وزارت کے ایام مین ڈیرہ مولراجیہ مین سات سو سوار کا افسر مقرر ہوا ۱۸۴۹ء مین سردار مسطور کو دربار سے عہدہ عدالتی لاہور ملا اور خطاب رکن الدولہ عطا ہوا - ضبطی پنجاب پر اوسکے پاس دس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی یہہ جاگیر اوسکی نام اس شرط پر کہ تاوقتیکہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو عوض عہدہ عدالتی کے اوسکو ملا تہا قایم رہی واگذار رہی - سردار مسطور نے ۱۸۵۲ء مین اس عہدہ سی استعفا دیا اور اوسکے نام ۳۹۹۰ کی جاگیر واگذار رہی باقی

بندوبست سرکار ہوی - اب سردار موصوف امرتسر مین رہتا ہی لاہور اور امرتسر کی سرک پر اوس نے اپنی صرف سے خوبصورت سرای تعمیر کی ہی - یہہ خاندان ہمیشہ نیکی اور فیاضی کے سبب سے مشہور ہی اور اس امر کی تصدیق بہت سی تعمیرات رفاہ و آسایش عام سی ہوتی ہی جو پنجاب کے بہت سی اطراف مین اس خاندان کی طرف سی تعمیر ہوی ہین - علاوہ ان تعمیرات کے جنکا ذکر پہلے ہو چکا راجہ رلیا رام نے ایک سرائے متصل دروازہ رام باغ واقع امرتسر اور ایک سرای اور شوالہ بیاس کے گہاٹ پر نگر اوال کے قریب اور ایک پختہ تالاب متصل شہر امرتسر بنوائی تھے فقط

نواب ممدوٹ

- سلطان خان
  - موج الدینخان
  - محمد خان
  - نظام الدینخان
    - فتح دین خان
  - قطب الدین خان
    - کالی خان
    - جمال الدینخان ۱۸۶۳ء مین فوت ہوا
      - خان بہادر خان
      - محمد خان
    - جلال الدینخان
      - نظام الدینخان ولادت ۱۸۶۳ء
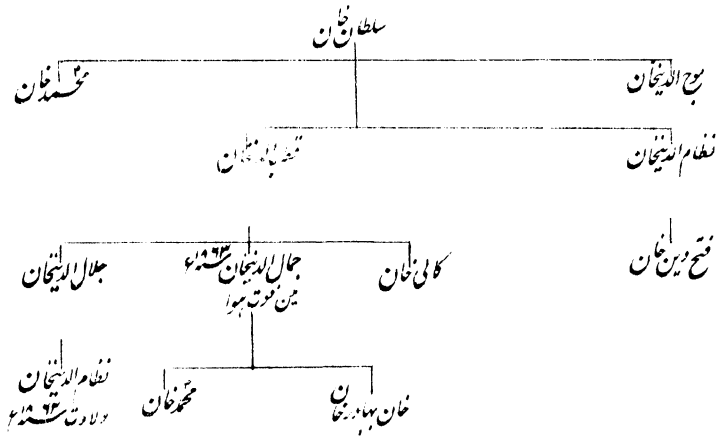
حال خاندان

شاہنشاہ اکبر کے عہد مین بادشاہ کی اجازت سی سنہ ۱۵۶۰ء مین قریب تین ہزار پانچ سو پٹھان شہر قصور مین آباد ہوے تھی یہہ شہر بہت پرانا ہی اور لاہور سی جنوب کیطرف اکتیس میل کے فاصلہ پر واقع ہی - ان پٹھانون مین مورثان رئیسان ممدوٹ بھی شامل تھی اور یہہ لوگ قندہار سی آئی تھی اور قوم کے حسن زئی تھی زمانہ زوال سلطنت مغلیہ تک یہہ لوگ قصور مین آباد رہی اور جیسا موقع ہوا حسب استطاعت یا خواہش کبھی سپاہیونکا پیشہ اختیار کرتے رہی کبھی بیوپار مین مصروف رہی - جب سکھونکو زور حاصل ہوا تو اس بستی کے پٹھان اونکا بہت مقابلہ کرتے رہی لیکن آخرکار سردار گلاب سنگہ رئیس مثل بھنگی نے علاقہ قصور کو تاخت و تاراج اور زیر کیا -
نظام الدین خان اور قطب الدین خان دونون بھائیون نے سردار ظفر یاب کے نوکری اختیار کی - لیکن یہہ دونون جوان جری اور صاحب ہمت تھی اور سنہ ۱۷۹۴ء مین انہون نے اپنی ہم وطن پٹھانون کی امداد سی سکھون کو قصور سی بالکل نکال دیا اور ایک ریاست اپنی قایم کر لے لیکن سکھون نے انکو آرام ندیا - سردار گلاب سنگہ اپنی علاقہ از دست رفتہ کی بازیافت کے واسطی اکثر اوقات کوشش کرتا رہا - اور بعد ازان رنجیت سنگہ نے جو اوسوقت جوان تھا ان پٹھانون پر کئی مرتبہ حملے کئی لیکن کامیاب نہین ہوا +
سنہ ۱۸۰۰ء مین جب رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کیا نظام الدینخان رنجیت سنگہ کے دشمنون کے ساتھہ

مضبوطی سی شامل ہوا اور سال آیندہ قصور پر زیادہ قوی حملہ ہوا مگر نظام الدین خان اگرچہ اوسنی رنجیت سنگہ کو باج دینا منظور کیا پابجا رہا - سنہ ۱۸۰۲ء مین واصل خان حاجی خان اور نجیب خان نے جو نظام الدین خان کے رشتہ کے برادر تہی اور جنکی جاگیرات اوسنی چہین لی تہین نظام الدین خان کو مار ڈالا قطب الدین خان کے نسبت یہہ الزام عموماً مشہور ہی کہ وہ قاتلونکا رازدار تہا لیکن معلوم ہوتا ہی کہ اوسوقت قطب الدینخان قصور مین موجود نہین تہا اور جب وہ واپس آیا تو اوسنی قلعہ اعظم خان پر جسمین قاتل جا بیٹہی تہی حملہ کرکے اوس قلعہ پر تصرف کیا - اور واصل خان اور نجیب خان کو قتل کیا حاجی خان دکہن کیطرف بہاگ گیا +

آخر سال مذکور مین رنجیت سنگہ نے قصور پر حملہ کیا لیکن اوسکا زور نہ چل سکا اور سنہ ۱۸۰۷ء تک قطب الدین اپنا علاقہ سنبہالی رہا اوس سال مین رنجیت سنگہ پہر ایک قوی فوج لیکر قصور پر چڑہا اور ایک مہینے کی لڑائی کے بعد قطب الدین نے ہار مانی اور ستلج کے پار اپنے علاقہ ممدوٹ کو چلے جانے پر اور اوس علاقہ پر بطور جاگیر سو سوارون کے نوکری دینے کے شرط پر متصرف رہنے پر راضی ہوا - قطب الدینخان اور اوسکے بہائی نے ممدوٹ کو رائی کوٹ کی رائی سی سنہ ۱۸۰۰ء مین ڈوگرون کی امداد سی جو اس علاقہ مین ایک قوم مسلمان شورہ پشت تہی فتح کیا تہا +

فتح دین خان کو رنجیت سنگہ نے ایک جاگیر ضلع گوگیرہ مین اوتنی ہی سوارون کی نوکری دینی کی شرط پر عطا کی جتنے سوارون کی نوکری ممدوٹ کا رئیس دیتا تہا - لیکن فتح دین خان اس سی خوش نہوا اور مہاراجہ کی خدمت مین عطائی ممدوٹ کے واسطے جس کو وہ اپنا حق سمجہتا تہا عرض کرتا رہتا تہا +

آخر کار سنہ ۱۸۳۱ء مین جب اوسکے چچا کی سپاہ نوکری پر مامور تہی اور ممدوٹ مین موجود نہ تہے فتح دینخان نے مہاراجہ کے اغماض سی دریا کو عبور کرکے قطب الدینخان پر حملہ کیا - ڈوگر جو ہر انقلاب کے واسطے مستعد تہی اوسکے ساتہہ شامل ہوگئی قطب الدینخان کو شکست ہوئی اور سخت مجروح ہوکر ملک مین سے نکالا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد امرتسر مین مرگیا - اب رنجیت سنگہ نے دوسری طرف مداخلت کرنی مناسب سمجہی -

اور مہاراجہ نے فتح دین کو واپس طلب کرایا اور جمال الدینخان کو اوسکے باپکے ملک پر قابض کر دیا - ایک مرتبہ اور فتح دین نے بخت آزمائی کرنے چاہی مگر صاحب ایجنٹ سرکار انگریزی نے مزاحمت کی اور مہاراجہ نے اسکو لاہور مین واپس آنے کا حکم دیا +

ریاست ممدوٹ کبھی با اختیار ریس نہ تہی بلکہ وہ فقط جاگیردار تہی اور سرکار لاہور کی تابع تھی لاہور مین اوس پر استغاثہ ہوتی تہی اور بہت مقدمات ایسی دفتر مین درج ہین جنمین سرکار لاہور نے ان رئیسون پر جرمانہ کیا تھی - سنہ ۱۸۴۴ء مین قطب الدین سی بارہ ہزار پانچ سو ساٹھہ روپیہ اس علت مین جرمانہ لیا گیا تہا کہ اوسکے اشخاص سی علاقہ لاہور مین سی مویشی لوٹے گئی تہی اور اس لوٹ مین قطب الدینخان شریک ہوا تہا -

اور ۱۸۴۳ء مین جمال الدینخان پر گیارہ ہزار ایکسو روپیہ اس علت مین جرمانہ ہوا تہا کہ اوس نے صوبہ رای کو جو سرکار لاہور کیطرف سی ممدوٹ مین اخبار نویس تہا اس سببسے قتل کرا دیا تہا کہ اخبار نویس مذکور علاقہ کے بدنظمی کی خبرین دیتا رہا تہا اور اس باعث سی رئیس ممدوٹ اوس سی ناراض تہا +

۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی سی پہلی جمال الدینخان کو کہا گیا تہا کہ اگر سرکار انگریزی کی طرف رہیگا تو اوسکا ملک اوسکے پاس بحال رکہا جاویگا لیکن مدکی اور پہیرو شہر مین وہ سرکار انگریزی کے فوج کے مقابل مین لڑتا رہا اور جنگ پہیرو شہر مین اوسکا عموزاد بہائی فتح دین خان مارا گیا فقط ستلج کی لڑائی کے اواخر مین جب اوسنی سمجھہ لیا کہ فتح کسکی طرف ہوگی جمال الدینخان نے سکہون سی پہر کر سر جان لٹلر صاحب کو کچھہ جزوی مدد اوسوقت دی کہ جب فوج سکہہ نے فیروز پور کے مقام پر جنرل صاحب موصوف پر زور ڈالنا چاہا تہا - اس خدمت کے جلدو مین سرکار انگریزی نے اختیارات ریاست جمال الدینخان کو عطا کئی اور اوسکا ملک اوسکے قبضہ مین بحال رکہا -

۱۸۴۸ء مین اوسکی سپاہ کنٹنجنٹ نے زیر حکم جلال الدینخان اوسکے بہائی کے ملتان مین اچھی خدمت کی اس خدمت کی جلدو مین جمال الدین خان کو خطاب نوابی عطا ہوا اور سو سوارون کے نوکری کے عوض مین یہہ حکم ہوا کہ لڑائی کے وقت ستر اور امن کے زمانہ مین ساٹھہ

سوارون کی نوکری دیا کرے
جمال الدینخان جیسے بدکردار اور نفس پرست آدمی کو مطلق العنان کرکے اختیارات دینے سی جو اندیشہ مضرت کا ہوتا ہی جمال الدینخان کے حال سی عیان ہی - سکہونکے عہد مین اوسکی ظلم شعاری مشہور اور معروف تہی لیکن سرکار انگریزی کے عہد مین اوسکے اختیارات زیادہ ہوگئے تہی اور اوسکا ظلم بھی اسی اندازہ پر زیادہ ہوگیا جتنی جرایم اور عیوب ذات انسان کو ذلیل کرتے ہین اونمین سی کوئی ایسا نہین ہی جسکے ارتکاب مین اس بدنصیب شخص کو تامل ہوتا ہو - تحصیل مالیہ کا انتظام اوسکا کیا تہا کہ لوٹ اور زیادہ ستانی اور تشددتہا - ڈوگرون کی نسبت تو خصوصًا اوسکو ضد اور عداوت تہی اسواسطے کہ اوسکا باپ اونکے مدد سی ملک سی بیدخل ہوا تہا لیکن عمومًا سب فریق کیا مسلمان کیا ہندو اوسکے ظلم کے پامال تہی - اوسکی حمایت سی چور اور غارت گر نہال تہی حتی کہ اوسکے چورون کے گروہون سے رعایای سرکار انگریزی کا مال بہی محفوظ نہ تہا اور مال غنیمت سی چورون سی رئیس حصہ لیتا تہا - مگر نواب کی بدی یہانتک ہی نہین تہی اوسکے ظلم اور تشدد سی اوسکی شہوت پرستی اسقدر زیادہ تہی کہ آدمیت سی گذر گئی تھی - وہ اور اوسکے فرزند سمجہتی تہی کہ دنیا مین عورتین فقط اونکے ہی بے لجام خواہشون کے سیر کرنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین - علاقہ ممدوٹ مین کوئی عورت اونکی نفس شیطانی کی آرزو سے محفوظ نہ تہی جو آدمی اپنی جورو یا بیٹی کو اونکی استعمال کے واسطے دیدینی پر راضی ہوجاتا تہا اوسکو یہہ امید ہوسکتی تھی کہ نواب اوسکو ایذا نہ دی لیکن اگر اوسکی خواہشونکو روکتا یا مقابلہ کرتا تو قید کیا جاتا تھا اور برسون تک قید ہی مین گھٹا کرتا تہا - آخر کار جتنی شریف اور متمول آدمی تھے سب ممدوٹ کو چہوڑکر چلے گئے - ایک زمانہ ایسا تہا کہ زمین بہت وافر تہی اور آبادی اس علاقہ مین خوب تہی چاہات اور نہرین آب پاشی کے واسطے اکثر تہین لیکن یہہ سب بیکار ہوگئین قصبے ویران پڑگئے اور جس زمین مین زراعت ہوتی ہے وہ پہر جنگل ہوگئی
آخر کار وقت پاداش بھی آپہونچا - سرکار انگریزی کا دستور معرف ہی کہ کسی ریاست دیسی کی انتظام ریاست مین

دخل نہین دیتی ہی اس دستور کے مطابق اس ریاست کے کاروبار مین عرصہ تک دخل نہ دیا لیکن آخرکار نوبت یہان تک پہونچی اور رعایائے ممدوٹ نی اسطرح متفق ہوکر اپنی ظالم رئیس پر استغاثہ کیا کہ ۱۸۵۵ء مین انکی استغاثون پر تحقیقات کی گئی اور علتون کے ثابت ہونے پر نواب کے اختیارات چہین لئے گئے اور علاقہ ممدوٹ ضلع فیروزپور کے ساتہہ شامل کیا گیا - نواب کے واسطے پنشن مقرر ہوی اور ۱۸۶۱ء تک لاہور مین رہتا رہا - بعد اوسکے نواب ماچہی واڑہ ضلع فیروزپور مین جاکر رہا اور مارچ ۱۸۶۳ء مین مرض سکتہ سی فوت ہوا +

جلال الدین اپنی بہای کی بدنظمی مین کسیطرح شریک نہین تہا - یہہ شخص شجاع اور فہیم ہی ور بہت لڑائیون مین اچہی طرح لڑا ہی - ۱۸۴۵ء مین جلال الدین سرکار انگریزی کے مقابلہ پر تہا لیکن ۱۸۴۸ء مین ملتان مین پہلے زیر حکم لفٹنٹ لیک صاحب پہر زیر حکم لفٹنٹ لمڈن صاحب کے اوسنی اچہی خدمت کی تہی اوس وقت اوسکے خیرخواہی نسبت سرکار انگریزی بخوبی ثابت ہوی ۱۸۵۷ء مین بہی اوسکا چلن بہت اچہا رہا - اور اوسنی فیروزپور سی بہاولپور تک اونٹون کی ڈاک بٹہای اوس زمانہ کے اوسکے طریق کی نسبت حکام نے بہت تعریف کی +

اوسکے بہای کی اخراج پر یہہ تجویز کی گئی تھی کہ جلال الدین کو اسکا جانشین کیا جاوے - لیکن جلال الدین نے اپنی بہای کا جلاوطنی مین شریک ہونا بہتر سمجہا اور بلکہ جو گذارہ علیحدہ اوسکے واسطے مقرر کیا گیا تہا وہ بھی لینا منظور نہین کیا ۱۸۶۵ء مین جلال الدین خان کو گورنمنٹ ہند نے خطاب نواب عطا فرمایا اور اب نواب جلال الدین خان کو ممدوٹ مین رہنے کی اجازت ہے اور آنریری مجسٹریٹ ہی آئندہ ریاست ممدوٹ جلال الدین خان کے اولاد کو میگی نواب جمال الدین کے دو فرزند یعنے محمد خان ایک فرزند فوت ہوگیا +

سردار کاہن سنگھ اٹاریوالہ

جان چند

- گور سنگھ
  - دل سنگھ
  - دیال سنگھ
  - سردار نہال سنگھ سال فوت ہوا ۱۸۱۷ء
    - سردار شام سنگھ سبھراوان مین ۱۸۴۶ء مین مرا
      - سردار ٹھاکر سنگھ ۱۸۴۴ء مین مرا سردار بدھ سنگھ مکہ کے دختر سی شادی ہوئی
        - سردار جیون سنگھ ۱۸۶۷ء مین مرا زوجگان اوسکی ۱ دختر سردار جی سنگھ جنہ ۲ دختر سردار سردول سنگھ مان ۳ دختر سردار لکھ سنگھ پڈیانیہ
        - سردار ہری سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرا سردار سنت سنگھ دیال گڈہ والہ کے دختر سے شادی ہوئی
          - فرزند خوردسال
        - سردار اجیت سنگھ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا سردار گورمکھ سنگھ موکل کی دختر سے شادی ہوئی
      - سردار کاہن سنگھ ۱۸۴۱ء مین پیدا ہوا
        - ایک دختر ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوئی اور نرائن سنگھ مان پسر کرنیل جگت سنگھ مان سے منسوب ہوئی
      - رانی نانکی شہزادہ نونہال سنگھ سی شادی ہوئی تہی ۱۸۵۶ء مین مری

- گور سنگھ
  - سردار ٹیک سنگھ ۱۸۱۸ء مین مرا
    - سردار حکم سنگھ ۱۸۳۳ء مین مرا
      - سردار جی سنگھ سردار کدڑمان علاقہ آنزوی ستلج کے ہمشیرہ سی شادی ہوئی ۱۸۶۶ء مین مرا
        - نرائن سنگھ ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا
        - سندر سنگھ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
      - سردار نار سنگھ ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
    - سردار جگت سنگھ ۱۸۳۰ء مین مرا
    - سردار جن سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرا
      - سردار بیر سنگھ ۱۸۴۶ء مین مرا
      - کرا سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرا
    - سردار ستاب سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرا
  - سردار جودہ سنگھ ۱۸۱۵ء مین مرا
    - سردار پرتاب سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرا
    - سردار گنجر سنگھ ۱۸۵۶ء مین کلکتہ مین مرا
      - راجہ شیر سنگھ سردار رتن سنگھ گرجاکہ کے دختر سی شادی ہوئی ۱۸۵۸ء مین نابہ مین مرا
      - سردار گلاب سنگھ کنہان سردار دیپ سنگھ کی دختر سی شادی ہوئی کہا پیدائش ۱۸۴۲ء
        - ہرکور دختر سردار بلونت سنگھ زنگر نگلیہ سے شادی ہوئی
      - سردار اوتار سنگھ سردار دیال سنگھ کوٹوالی کی دختر سی شادی ہوئی پیدائش ۱۸۴۳ء
        - پریم سنگھ پیدائش ۱۸۶۲ء
      - سردار تیج سنگھ پیدائش ۱۸۴۳ء سردار چندا سنگھ کلال والیہ کے دختر سی شادی ہوئی
        - فرزند خوردسال پیدائش ۱۸۶۰ء
      - بی بی تیج کور مہاراجہ دلیپ سنگھ سی منسوب تہی جنہما سنگھ کل پسر سردار ایسر سنگھ ماری والہ کے ساتھہ شادی ہوئی ۱۸۶۳ء مین مری
  - سردار وزیر سنگھ ۱۸۴۸ء مین مرا
    - سردار جی سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرا
  - سردار چڑت سنگھ ۱۸۳۳ء مین مرا
    - امیر سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرا
    - نہال سنگھ خوردسالی مین مرا
    - رتن سنگھ ۱۸۶۱ء مین کانگڑہ مین مرا
      - پرتاب سنگھ ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا سردار کرم سنگھ چاہل کی دختر سی شادی ہوئی
      - گلاب سنگھ پیدائش ۱۸۶۱ء
        - جواہر سنگھ
        - شیر سنگھ

حال خاندان

خاندان اٹاری مثل خاندان سندہانوالیہ اصل مین راجپوت ہی اور ابتدا مین اس خاندان کے بزرگ جیسلمیر کی نواح سی پنجاب مین آئی تھی لیکن اگرچہ یہہ دونون خاندان ایک ہی قوم ہہتی راجپوتون مین سی ہین فی زمانا یہہ دونون خاندان درجہ برابری نہین رکہتی ہین - اونکے صفات راجپوتی مدت سے گم ہوگئی ہین اور دونون اب جٹ ہین - سندہانوالیون کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی قرابت کے سبب سے اور املاک کلان کے باعث سے سب سے زیادہ زور حاصل تہا اور دربار مین بہ نسبت خاندان اٹاری کے اونکو زیادہ اقتدار تہا لیکن وہ خاندان قوم سے سانسی جٹ ہی اور اٹاری والون کے خاندان سے بہت کمتر ہی - اٹاری والے سدہو جٹو نکی جنکی نسل مانجہی مین سب سے اعلی ہی سرگروہ ہین - اس خاندان کو اپنی نسل کے سبب سے ایسا غرور تہا کہ سردار شام سنگہ اٹاریوالہ نے نہایت درجہ کے اکراہ سے اور بہت تعویق اور توقف کے ساتہہ کور نونہال سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پوتے کے ساتہہ اپنی دختر نانکی کے نسبت منظور کی تہی اس نسبت کا ہونا سردار موصوف اپنی خاندان کی ہتک جانتا تہا

دہیرا جگمل کا بیٹا اس خاندان کا اول شخص تہا جو جیسلمیر سی سنہ [illegible] کے قریب مہراج پہول علاقہ پٹیالہ مین آیا تہا دہیرا کو علم موسیقی مین بہت دخل تہا اور ہندوستان کے ماہران فن موسیقی مین اوسکا نام

اب تک مشہور ہی سنہ ۱۷۲۵ء کے قریب اس خاندان کے آدمی متفرق ہو گئی بعض آدمی اندگدہ علاقہ جبگرانو مین جا بسی اور گورا اور کور دونو بہای پچیس سوار لیکر بخت آزمای کے واسطے مانجھی مین آئے - تہوڑے عرصہ کے بعد امرتسر مین جاکران دونون بہایون نے پاہل لیکر لقب سنگہ اختیار کیا اور گوربخش سنگہ روڑانوالہ کے جو بہنگیون کی مثل کا رئیس تہا نوکری کرلی - اِس خاندان کی دونو شاخون یعنی فریقون مین تہوڑے سی عرصہ کے بعد نزاع واقع ہو گیا اور اوس زمانہ سے ہیچ دونو فریقون کا حال ایسا علیحدہ ہی کہ اوسکا بیان جداگانہ کرنا انسب ہی

فریق بزرگ خاندان اٹاریوالہ کا حال

گور سنگہ بابا مول داس کا جو بہت مرتاض فقیر تہا چیلہ ہو گیا بابا مسطور نے گور سنگہ کو شبہ عرف کہرپوا مین آباد ہونیکا حکم دیا اس جگہہ گور سنگہ نے اس حکم کی تعمیل مین ایک اٹاری یعنی خس پوش مکان بنایا اور اس اٹاری کے سبب سی اس خاندان کا نام اور گانو کا نام جو اُس موقع پر آباد ہوا مشہور ہی -
گوربخش سنگہ بہنگی کی وفات کے بعد گور سنگہ نے سردار گوجر سنگہ اور سردار لہنا سنگہ کی نوکری اختیار کی - سنہ ۱۷۳۰ء مین اوسنی اٹاری کے متصل چند دیہات جمعی سات ہزار روپیہ سالانہ پر تصرف کرلیا اور دو سال کے بعد سردار گوجر سنگہ نے اوسکو جاگیر جمعی اٹہارہ ہزار دو سو روپیہ کے عطا کی - گور سنگہ سنہ ۱۷۶۳ء مین فوت ہوا اور بعد اوسکے نہال سنگہ اوسکا بیٹا سردار صاحب بہنگی خلف سردار گوجر سنگہ کے ماتحت اس جاگیر پر قابض رہا ٭
صاحب سنگہ گجرات کا رئیس تہا اور نہال سنگہ اپنی سپاہ اور کئی عموزاد بہای گور سنگہ کے بیٹون کو لیکر گجرات مین حاضر ہوا - نہال سنگہ نے اپنی دلاوری اور لیاقت کے سبب جلد نام پیدا کرلیا اور سنہ ۱۷۹۸ء مین جو لڑائی سکہونکی شاہ زمان کی شہنشہی باشی کے ساتہہ ہوی اوس جنگ مین

نہال سنگہ کی قوت بازو سی فتح حاصل ہونے مین بہت مدد ہوئی - جب ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کر لیا - تو سرداران بہنگی اور اونکے رفیق سردار مقام بہین مین اسبات کی واسطے جمع ہوے کہ اب رنجیت سنگہ کے مقابلہ کے واسطے کیا تدبیر کرنی چاہئی - نہال سنگہ بہی اپنی حاکم صاحب سنگہ کے ساتہہ اس مقام پر آیا تہا اور اتفاق سی رنجیت سنگہ کو نظر پڑ گیا رنجیت سنگہ اوسکی صورت جری اور شہواری دیکھکر بہت خوش ہوا - رنجیت سنگہ نے اوسکو اپنی پاس بولایا اور اسبات کی ترغیب دی کہ سرداران بہنگی کو چہوڑ کر ہماری ملازمت اختیار کرو - لیکن سردار نہال سنگہ نے اس امر سے انکار کیا سردار موصوف اپنی پرانی آقا کو چہوڑنا نہین چاہتا تہا اور صاحب سنگہ سی اپنی انکار کا اظہار کیا صاحب سنگہ اس انکار کے سبب سے بہت محظوظ ہوا اور نہال سنگہ کی جاگیرات اور مواجب اوسنے زیادہ کر دیا + اس ترقی کے سبب سے نہال سنگہ کے رشتہ دارون ٹیک سنگہ جودہ سنگہ اور وزیر سنگہ کو جو سب سردار بہنگی کی ملازمت مین تہی بہت حسد ہوا صاحب سنگہ جو متلون و کم ہمت آدمی تہا اونکے بہکانے سے نہال سنگہ کے پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر ضبط کر لی - نہال سنگہ کو نفرت ہو گئی اور اوسنی بہنگی سردار کی نوکری چہوڑ دی اور اٹاری کو چلا گیا اور وہان اپنی معاش کی یہہ سبیل کی کہ مویشی کو لوٹنا اور غارت گری اختیار کی - ایک روز اوسنی کئی اونٹ رنجیت سنگہ کے لوٹ لئی اور اونکے واپس طلب کرنے کے واسطے رنجیت سنگہ کے آدمیون کے پہونچنے سے پہلے اونہین سی کئی اونٹ بیچ بہی ڈالے تھے - تہوڑے عرصہ کے بعد نہال سنگہ شتران موجودہ کے واپس دینی پر راضی ہو گیا اور رنجیت سنگہ اس امر سی ایسا خوش ہوا کہ اوسنی پہر نہال سنگہ کو کہا کہ ہماری نوکری اختیار کر لو اس مرتبہ نہال سنگہ کچہہ تامل کے بعد راضی ہو گیا اور اوسکو ۱۲۰ سوارون کے افسری ملی اور ایک توپ وار اونٹون کے زنبورے اوسکے ساتہہ دئے گے +

۱۸۰۳ء مین اوسکو جاگیر علاقہ سکہو جمعی ۵۴۰۰ روپیہ کی ملی اور تین سال کے بعد علاقہ پیرور جمعی ایک لاکہہ روپیہ کا عطا ہوا - ۱۸۰۷ء مین نہال سنگہ قصور کی مہم پر راجہ کے ساتہہ گیا اس مہم کا

نتیجہ یہہ ہوا تہا کہ قطب الدینخان قصوریہ کو شکست ہوئی تہی اور خان مسطور اوس علاقہ سی بیدخل کیا گیا تہا اوسوقت کل علاقہ قصور کا جسکی جمع ایک لاکہہ سات ہزار روپیہ تہی نہال سنگہ کو عطا ہوا - دریاے ستلج کے جنوب کیطرف قوم ڈوگر بڑی شورہ پشت اور سرکش آباد تہی اُس قوم کو دہنا سنگہ پسر گوربخش سنگہ حاکم فیروزپور سی عناد تہا اس قوم نے نہال سنگہ کو فیروزپور پر حملہ کرنیکے واسطے بُلایا اور خود مدد دینے کا اقرار کیا - نہال سنگہ خوشی سی راضی ہوگیا اور دریا کو عبور کرکے دہنا سنگہ فیروزپوروالہ کی سپاہ کو قلعہ ڈولچی مین سی نکال دیا - اس عرصہ مین قوم ڈوگر کے ایک اور فریق نی جو براکی مین آباد تہی اور وہ بہی اُس سردار دہنا سنگہ سی عناد رکہتی تہی اور لڑتی رہتی تہی لاہور مین موران کے پاس جو مشہور طوائف تہی اور مہاراجہ اوس سی نہایت ملتفت تہی پیغام بہیجا کہ ہماری مدد کرو موران نے مہاراجہ سی فیروزپور کے عطا کی درخواست کی اور یہہ درخواست اوسکی منظور ہوگئی موران نے سپاہ بہیجکر زبردستی سی براکی پر قبضہ کرلیا - نہال سنگہ نے اب دہنا سنگہ کو کہا کہ مین تمہاری مدد کرونگا اور اگرچہ دہنا سنگہ کو بہت شبہہ تہی لیکن کم زوری کے سبب سے اس درخواست کو رد کرسکا دونون سرداران نے تب موران کی فوج کو براکی مین سی نکال دیا اور نہال سنگہ نی فیروزپور پر حملہ کیا لیکن کامیاب نہوا - سال آیندہ یعنی ۱۸۰۸ء مین نہال سنگہ نے قلعہ کہائی پر فریب سی تصرف کرلیا اور دہنا سنگہ نے جب دیکہا کہ اوسکا دغاباز دوست روز بروز قوی ہوتا جاتا تہا اوسنی بہت خوشی سے ۱۸۰۹ء مین سرکار انگریزی کا سایہ حمایت حاصل کرلیا +

جس ملک پر نہال سنگہ نے حسب متذکرہ صدر ستلج کے جنوب کیطرف تصرف کرلیا تہا ۱۸ ہزار روپیہ سالانہ کے جمع کا تہا اور تہوڑی عرصہ کے بعد اوسکو اٹاری کے گردونواح مین دیہات جمعی تین ہزار روپیہ سالانہ عطا ہوئی - اوسکے پاس ۳۰۶۸۰۰ روپیہ کے جاگیر تہی جسمین سی ڈیڈ لاکہہ روپیہ کے جاگیر ذات تہی اور ایک لاکہہ چہپن ہزار اٹہہ سو کی جاگیر کے بابت نوکری سپاہ کی دیتا تہا +

سوای سندہانوالیون کے کوئی سکہہ سردار مثل نہال سنگہ کے مورد الطاف مہاراجہ نہین تہا -

نہال سنگہ نے مہاراجہ کے بہت خدمتین کین او رخدمتین بہت جہوٹی کین اور حقیقت مین سنہ ۱۸۰۱ء سے سنہ ۱۸۱۷ء تک کوئی مہم ایسے نہین ہوئی تہی جسمین نہال سنگہ شریک نہین ہوا اور جسمین اوسنی خدمت نمایان نہین کی - کشمیر پر جو مہم اول ہوی تہی اوسمین نہال سنگہ ساتہہ گیا تہا پنڈ دادنخان گسک دلور نیلہ ہولا چکوال سید پور نراین گڈہ اور ملتان کی لڑائیون مین موجود تہا ملتان کے مقام مین سنہ ۱۸۱۸ء مین نہال سنگہ ایک سرنگ کے اُوڑ جانے سے جل گیا تہا اور سخت صدمہ اوسکو پہونچا تہا - عطر سنگہ دہاڑی جو اوسکے برابر کہڑا تہا مارا گیا تہا اور بہت سی عہدہ دارون کو سخت ضرب پہونچی تہی - نہال سنگہ کو علاج کے واسطے لاہور بہیجنا پڑا تہا +

سنہ ۱۸۲۶ء مین رنجیت سنگہ مقام و بیکی مین بیمار ہوی اور کہتی ہین کہ نہال سنگہ نے مہاراجہ کے عوض اپنی جان دی ہوا یہ کہ مہاراجہ کے پلنگ کے گرد کچہہ رسمیات ادا کرکے پہرا اور کہتے ہین کہ اس طواف کے سبب سے مہاراجہ کے بیماری نہال سنگہ پر آگئی یہہ وہم ہندوستان مین شاذ نہین ہی اور خواہ اتفاق کے سبب سے خواہ نہال سنگہ کے وہم کے سبب سے کسیقدر یہہ گمان سچ ہی ہوگیا کیونکہ جب نہال سنگہ اٹاری کو گیا وہان بیمار ہوگیا چند ماہ کے بعد مرگیا اپنی وفات سی کچھ عرصہ پہلے نہال سنگہ نے اپنی فرزند شام سنگہ کو مہاراجہ کی نوکری مین داخل کیا تہا اور مرتبہ اول ہی شام سنگہ ملتان کی مہم مین سنہ ۱۸۱۸ء مین جاکر لڑا وہان قلعہ کی جنوب کیطرف اوسکو ایک توپخانہ کے مورچہ کی افسری تھی اسکے ساتہہ توپخانون کی افسری پر سردار دل سنگہ نہر نہ امیر سنگہ سندہانوالیہ اور دیسا سنگہ مجیتہیہ تھی - بڑے بہنگی توپ لاہور سے لائی گئی تھی اور چار مرتبہ سر کی گئی تھی قلعہ کے دیوارون کو توپ سی بہت ضرر پہونچا آخر کار قلعہ ملتان فتح ہوا جو شگاف دیوارون مین ہوا اوسپر شام سنگہ چند اور آدمیون کے ساتہہ سب سے پہلے پہونچا اور اوس موقع مین تلوار کی ضرب سے اوسکے شانہ مین زخم پہونچا +

اسکے بعد شام سنگہ کئی لڑائیون مین لڑتا رہا اور مثل اپنی باپ کے بہادری مین نام پایا سنہ ۱۸۱۹ء مین جو مہم کشمیر پر ہوئی جسمین مہاراجہ فتحیاب ہوے اوسمین شام سنگہ ساتہہ تہا - اور شام سنگہ

گندہ گڈہ تہیری نری ناری دہیر جہانگیرہ اور یوسف زی کی لڑائیون مین لڑتا رہا۔ سنہ ۱۸۳۴ء مین
دیوان تاراچند کے ہمراہ شام سنگہ بنونکی مہم پر گیا وہان اوسکے نیچے اوسکا گہوڑا گولی کی ضرب سے مارا گیا +
شام سنگہ کی دختر نانکی کی نسبت سنہ ۱۸۳۱ء مین کور نونہال سنگہ کے ساتہہ ہوئی تہی شادی امرتسر
مین ساتوین مارچ سنہ ۱۸۳۷ء مین ہوئی سر ہنری فین صاحب کمیڈرانچیف افواج انگریزی اس شادے
کے جلسہ مین شامل ہوئی تہی اور یہہ شادی نہایت شان اور شوکت کے ساتہہ ہوئی۔ عروس کے جہیز
مین گیارہ ہاتہی ایک سو ایک گہوڑہ ایک سو ایک اونٹ اور بہت روپیہ نقد اور کثرت سے زیور مہاراجہ
کے گہر مین آیا کہتے ہین کہ سرداراٹاری کا پندرہ لاکہہ روپیہ اس شادی مین خرچ ہوا تہا۔ دو مہینے کے بعد
سردار ہری سنگہ نوہ کی شکست اور وفات کی خبر آئی اور شام سنگہ کو اپنی فوج کے ساتہہ پشاور کو جانیکا
حکم ہوا سردار موصوف دو سال مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات تک پشاور مین مقیم رہا مہاراجہ کے وفات کے
بعد اگرچہ شام سنگہ فوج مین بہت خدمتین کرتا رہا مگر اوسنی تدابیر امور سلطنت مین دخل نہ دیا۔ سنہ ۱۸۴۱ء
مین جو فوج شاہ شجاع کی اہل وعیال کے ساتہہ پشاور کو گئے شام سنگہ اوس فوج کا افسر تہا بعد ازان شام سنگہ
ہزارہ کو تحصیل مالیہ سرکار کے واسطی بہیجا گیا تہا۔ شام سنگہ نے پاییندہ خان پر جو بڑا شورہ پشت تہا ایسا زور
ڈالا کہ سردار مذکور نے اپنی فرزند کو بطور یرغمال دیا اور اوس فرزند کو شام سنگہ لاہور مین لے آیا
لیکن لاہور سی بعد ازان سردار مذکور کا بیٹا بہ اعزاز رخصت کیا گیا +

کہڑک سنگہ اور شیر سنگہ کے سلطنت کے زمانہ مین شام سنگہ اپنی کل جاگیرات پر برابر قابض رہا۔ جواہر سنگہ
کے قتل ہونے کے بعد شام سنگہ ستلج کو عبور کرکے گیا لہ کو اپنی فرزند کاہنہ سنگہ کی شادی کرنے کے
بہانہ سے چلا گیا لیکن جب فوج سکہان نے آن دے ستلج جاکر (سرکار انگریزی کے ملک پر) یورش
کی تو شام سنگہ نے پنجاب سی باہر رہنا خلاف وضعداری سمجہا اور اٹاری مین واپس آکر بیٹہا رہا۔ کسی شخص
کو اوسکی شجاعت مین شک نہ تہا لیکن اوسکو یہہ بات دیکہکر کہ فوج سکہہ ایک ایسی لڑائی پر آمادہ ہے
جو اوسکو پسند نہ تہی اور بے ایمان اور نالایق آدمیون کی ہدایت سی موت سی چلکر بہڑنے کو جاتے تہی

تاسف اور تنفر تہا اور اوسنی اپنی واسطہ اس لڑائی سی علیحدہ رہنی کا تہیہ کر لیا لیکن ۲۵ دسمبر کو پہیرو شہر
مین لعل سنگہ کو شکست ہونے کے لاہور مین خبر پہونچنے کے بعد مہارانی نے سنا کہ شام سنگہ اٹاری مین ہے
اور دس سوار اس حکم سی بہیجی کہ جب تک شام سنگہ فوج کے ساتہہ شامل نہ ہو جاوے اوسپر تعینات رہین
شام سنگہ نی مہارانی کو بار بار کہہ بہیجا کہ یہہ لڑائی اچھی نہین اور ملک تباہ ہو جاویگا لیکن اوسکی فہمایش
لاحاصل تہی ور آخرکار جب اوسکو کہا گیا کہ تم بزدل ہو لڑنے سی ڈرتے ہو تو اوسنی فوج مین شامل ہونیکا
تہیہ کر لیا مگر قسم کہائی کہ شکست ہونے پر جو وہ جانتا تہا کہ تحقیق ہوگی جیتا نہ پہرونگا کہتی ہین
کہ سبراؤن کے لڑائی سی پہلی شب کو جب فوج انگریزی نے پہلے ہی حملہ کیا سردار تیج سنگہ نے شام سنگہ
کو یہہ صلاح دی کہ میرے ساتہہ بہاگ کر چلے چلو شام سنگہ نے بڑی تحقیر کے ساتہہ انکار کیا اور اوسوقت
تیج سنگہ نے غصہ سی پہر کہا اگر تم ایسے ہی بہادر ہو تو اسبات مین قسم کہا لو کیونکہ مجھے یقین ہی کہ
کہ آخرکار تم میری ساتہہ چلوگے

سردار شام سنگہ نے گرنتہہ منگواکر پختہ قسم کہائی کہ اگر سکہون کی شکست ہوگی تو مین مورچون پر
سی زندہ نہ ہٹونگا دسوین فروری کو صبح کے وقت لڑائی کے دن شام سنگہ نے سفید پوشاک
پہنی اور اپنی نقرہ گہوڑے پر سوار ہو کر اپنی سپاہیون سی یہہ تقریر کی اور اونکو سمجہایا کہ اگر
تم خالصہ کے سچی پوت ہو تو دشمن کو پیٹہہ نہ دکھانا بلکہ مرجانا لڑائی کے شروع مین سردار موصوف
ہر جگہہ موجود تہا اور سکہونکو بہادرانہ لڑنے کی ترغیب دیتا تہا لیکن جب اوسنی دیکہا کہ لڑائی
ہر گئی تو گہوڑی کو مہمیز کرکے پچاس رجمنٹ کے مقابلہ پر تلوار ہلاتی ہوئی اور سپاہیون کو اپنے
ساتہہ بلاتا ہوا آگی بڑہ چلا - قریب پچاس آدمیون کے اوسکی حکم کو مانکر اوسکے ساتہہ گئی مگر انگریزی
فوج نی اونکو ہٹا کر دریا مین ڈال دیا اور شام سنگہ اپنی گہوڑی پر سے مردہ گر پڑا اوسکا بدن
سات گولیون سے چہدا ہوا تہا لڑائی کے بعد اوسکی نوکر تیر کر دریا کے پار گئی اور سردار کی لاش
کی ڈہونڈنے کی اجازت طلب کی چنانچہ اونکو اجازت مل گئی اور ڈہی سردار کی لاش جو سفید پوشاک

اور سفید لمبی داڑہی سی نمایان ستہے اوس جگہہ ملی جہان ڈہیر لاشون کے پڑی ہوئی تہی اوسکے نوکر
لاش کو ایک تختہ پہ رکھکر تیر کر دریا کے وارے آئی لیکن تین دن سے پہلی لاش اتاری مین
نہین پہونچی اور اس جگہہ اوسکی بیوہ جو جانتی تہی کہ سردار نی مجہی یہہ کہا تہا کہ شکست کے بعد زندہ نہ رہونگا
وہ پوشاک لیکر جو شادی کے روز سردار نے پہنی تہی ستی ہوگئی تہی پنجاب مین یہہ اخیر ستی ہوئی تہی اور
جس جگہہ یہہ ستی ہوئی تہی اب تک اٹاری کے دیوارون سے باہر ایک نشان
بنا ہوا ہی *

سردار شام سنگہ قوم جٹ مین ایک نہائت اچہا شخص تہا اور قوم جٹ مردمی ایمانداری
طاقت اور بہادری مین دنیا بہر مین کسی قوم سی کمتر نہین ہی - اوسکی وفات سی بہت نقصان
ہوا کیونکہ اوسکا ثانی کوئی آدمی نہ تہا یہہ بات تو سچ ہی کہ گوجرانوالہ لاہور اور امرتسر کے گرد نواح
کے دیہات مین بہت آدمی کم رتبہ ایسی تہی کہ شام سنگہ کے برابر بہادری سادگی اور
اپنی ملک کی فائدہ کیواسطی جان فشانی کرتے تہی لیکن ایسا آدمی دربار کے متفنی سردارون مین
ایک بہی نہ تہا اگر شام سنگہ کے برابر اور سردار بہی ہوتی تو ستلج کی لڑائی کبہی نہین اختیار کی جاتی
اور قوم سکہہ کی آزادی جسکو اوسنی دیوانگی سی کہو دیا قایم رہتی *

ٹہاکر سنگہ سب سے بڑا بیٹا شام سنگہ کا اپنی باپ کی حیات مین مرگیا تہا یہہ شخص کچہہ لیاقت نہ رکہتا تہا
مگر اپنی باپ کی ماتحت اوسنی بنوں اور ٹپا در مین کمیدانی توپخانہ کی خدمت کی تہی - ٹہاکر سنگہ
کے تین بیٹی تہی جنکے واسطے جاگیر سکور ان جمعی سات ہزار پانسو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئی تہی
چنانچہ یہہ جاگیر اب بہی اونکی قبضہ مین ہی اور اس جاگیر کی نسبت یہہ حکم ہی کہ اونکے ورثا کے
نام بحصص مساوی علی الدوام واگذار رہیگی - یہہ تینوں سردار جیون سنگہ ہری سنگہ اور جیت سنگہ اٹاری مین ہین
جیت سنگہ جب بحکم گورنمنٹ آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا ہے ستلج کی لڑائی کے اختتام پر
راجہ لعل سنگہ نے ۰۰ ۴ ۹ ۵ ۱ روپیہ کی جاگیر ضبط کر لی تہی بارہ ہزار روپیہ کی آمدنی محصول پر مبنی

کے تخفیف کی سبب ضایع ہوگئی اور ۴۸۰۰۰ کی جاگیر سردار کاہنہ سنگہ کو بشرط دینی نوکری ۹۷ سوار اور ۲۵ پیادگان اور دس زنبوروں کی واگذار ہوئی تہی ۱۸۴۶ء مین کاہنہ سنگہ کے سپاہ راجہ شیر سنگہ کی فوج کے ساتہہ تھی شیر سنگہ کے مفسد ہو جانیگے بعد ۲۵ سوار اوسکے ساتہہ رہ گئے باقی آدمی سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ کے ساتہہ چلی آئی کاہنہ سنگہ کے دیوان نراین سنگہ نے بھی گنداسنگہ والہ اور قصور کے مقام پر فوج انگریزی کے واسطے رسد رسانی اور باربرداری بہم پہونچانی مین بہت کوشش کی اُسکی وفاداری کے سبب سے کاہنہ سنگہ کی ذاتی جاگیر ۳۲۰۰۰ روپیہ سالانہ بعد ضبطی ملک پنجاب کے واگذار رہی اور منجملہ اوسکے ساڑہی سات ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار رہنے کا حکم ہوا ٭

سردار کاہنہ سنگہ کے عقل مین فتور تہا اور مزمن بیمار تہا کوئی فرزند نرینہ اوسکا نہین ہی اپنی برادرزادون کے ساتہہ اٹاری مین رہتا تہا اور اوسکی جاگیر وغیرہ اور سب کاروبار کا انجام دیوان نراین سنگہ کرتا تہا نراین سنگہ کو خطاب سرداری گورنری سے عطا ہوا ۱۸۶۲ء مین کاہنہ سنگہ اور نرائن سنگہ دونو مر گئے

فریق خورد خاندان اٹاری

اوپر بیان کیا گیا ہی کہ ۱۸۰۸ء تک جب نہال سنگہ اٹاری والہ نے سردار صاحب سنگہ بہنگی کی نوکری ترک کے خاندان اٹاریوالہ کے دونو فریقون مین آپسمین نزاع نہین پیدا ہوا تہا اوسوقت تک دونو فریق یکجا رہتے تھے اور ایک ہی آقا یعنی سرداران بہنگی کی نوکری لاہور اور گجرات مین کرتے تھے ٭

کور سنگہ کے بیٹون مین ٹیک سنگہ اور جودہ سنگہ سب سے زیادہ نامی تہی اور سردار صاحب سنگہ کی ملازمت مین نہایت اقتدار اور عزت رکھتی تھی - اور یہہ امر انہین کے زور کے سبب سے ہوا تہا کہ نہال سنگہ نے ناچار ہوکر سرداران بہنگی کی ملازمت ترک کی تھی اسی سبب سے وہ عداوت

پیدا ہوئی جو آجتک ویسی ہی سخت چلی جاتی ہی +
وزیر سنگہ اور جرت سنگہ کسی نام کے آدمی نہ تھی سردار ٹیک سنگہ کے مرنیکے بعد اوسکے بیٹون نے صاحب سنگہ کی نوکری ترک کردی اور مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوے اوسوقت مہاراجہ کوٹ باریخان پر لڑرہی تہی مہاراجہ کو سلام بہی اونہونے نہین کیا اور میان غوثے خان کے توپخانہ مین شامل ہوگئی اور جب تک محاصرہ رہا برابر خدمت دیتی رہی حکم سنگہ کی پیشانی مین زخم آیا قلعہ کے سر ہونے کے بعد رنجیت سنگہ نے اونکی بہادری سی خوش ہوکر ان جوانون کو اوان اور میانی اور بابوچینہ مین جاگیر بخشی -
سنہ۱۸۱۰ء مین جو حملہ ملتان پر ہوا تہا اوسمین حکم سنگہ شامل تہا اور سنہ۱۸۱۳ء مین مہاراجہ کے ہمرکاب جہلم کو گیا تہا جہان مہاراجہ کی ملاقات فتح خان وزیر کابل سی ہوئی تھی - سال آیندہ کو حکم سنگہ مرگیا اور چونکہ اوسکے بیٹی نابالغ تہی اوسکی جاگیرات پر جگت سنگہ اوسکا بہائی قابض ہوا جب جی سنگہ بالغ ہوا اوسکو میانی اور ٹہنہ کے علاقی ملی +
ایک اور جی سنگہ پسر سردار وزیر سنگہ سنہ۱۸۲۱ء مین مہاراجہ سی باغی ہوگیا روائت اسطرح پر ہی کہ اپنی عموزاد بہائی جگت سنگہ اور سردار بدہ سنگہ سندہانوالیہ کے ساتہہ شریک ہوکر اوسنی مہاراجہ کے قتل کے واسطہ فتنہ پردازی کی تہی اور وہ دونون اٹاریوالہ سمن برج مین گہس گئی تہی اس نیت سی کہ اپنی ارادہ کو عمل مین لاوین مگر ناگاہ مہاراجہ وہان پہونچ گئی اور جی سنگہ سی جب مہاراجہ نے دریافت کیا کہ یہان کیون آیا وہ سردار ایسا گہبراگیا اور ایسا مخوف ہوا کہ رنجیت سنگہ کو گمان ہوگیا کہ میری قتل کی نیت تہی بہرحال جی سنگہ نے سمجہہ لیا کہ میری اوپر شبہہ ہوگیا اور کلرکہار مین اپنی قلعہ کو چلاگیا اور اوسکو جلدی سی مضبوط کرلیا اور سپاہ اوسمین متعین کرلی - مصر دیارام اور اور سردارون کے زیر حکم کچہہ فوج اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی اور شکست کہاکر جی سنگہ دریای اٹک کے پار بہاگ گیا اور دوست محمد خان کے پاس جاکر پناہ لی دوست محمد خان اوس زمانہ مین فروغ پاتا جاتا تہا- کچہہ عرصہ پہلے جی سنگہ کسی خدمت پر مامور ہوکر پشاور کو بہیجا گیا تہا اور وہان سردار بارکزئی سی اوسکو بہت اتحاد ہوگیا تہا اور دونون

نے ملکہ باغ نورا خا کا واقع پشاور مین عیش اڑائے تھے ۔ رنجیت سنگہ کو اپنی سردارون اور غیر قوم کے آدمیون مین اتحاد کا بہت رشک تہا اور جی سنگہ کے لاہور مین واپس آنے پر مہاراجہ اوسکے ساتہہ سرد مہری سی پیش آئی اور اوسپر شبہہ کرتے رہی ۔ اب جو سردار پر مصیبت پڑی تو وہ بے ساختہ اپنی دوست افغان کے پاس چلا گیا اور اوسنی اوسکی اچہی خاطر داری کی +

۱۸۳۰ء مین جب رنجیت سنگہ نے اٹک پر تصرف کر لیا تہا اور پشاور پر حملہ کرنیکو آگے بڑہتا جاتا تہا دوست محمد خان اور محمد عظیم خان پشاور مین رنجیت سنگہ پر حملہ کرنیکے نیت سی آئی تھی جی سنگہ اوسوقت اونکی ساتہہ تہا ایک روز دونون فوجون مین ایک جنگ ہونیکے بعد تیس سکہون کے سر جی سنگہ کے مکان پر رکہی گئی جی سنگہ کے ساتہہ بہت افغانون کو عداوت ہو گئی تھی اس اشارہ کو سمجھکر جی سنگہ پشاور کو چہوڑ کر تہری کی لڑائی کے بعد رنجیت سنگہ کے پاس مقام اکوڑہ مین آکر حاضر ہو گیا مہاراجہ نے دل سی اوسکی مدارات نہ کی اور اگرچہ نام کیواسطی اوسکا قصور معاف ہو گیا لیکن کبہی بہر مورد الطاف نہ ہوا محمد عظیم خان کے ڈہاکے کو واپس جانیکے بعد مہاراجہ اور یار محمد خان اور دوست محمد خان مین ملاقات پشاور مین ہوئی تھی جی سنگہ منجملہ اون شخصونکے تہا جنکی ذریعہ سی یہہ ملاقات ٹہیری تہی مہاراجہ نے اون دونون سردارون کو اپنی بہائی کے ساتہہ دغا کا یہہ انعام دیا کہ صوبہ پشاور جس پر خود مہاراجہ تصرف نہ رکہہ سکتا تہا اون مین تقسیم کر دیا +

جی سنگہ اس ملاقات کے تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اوسکا رشتہ دار جی سنگہ پسر حکم سنگہ ۱۸۴۴ء مین بمقام دلاسا واقع بنو جب دیوان تاراچند نے سردار دلاسا سی سخت شکست کہائی تھی مارا گیا تہا اور جی سنگہ کا بہائی نارسنگہ جاگیرات تہنہ اور اوان پر اس شرط سی قابض کیا گیا کہ ستر سوارون کی نوکری دیا کرے ملتان کے مفسدے کے زمانہ مین نارسنگہ کے قبضہ مین ۲۶۵۵۰ روپیہ کی جاگیر تھی جسمین ۱۷۵۰۰ اکی جاگیر نوکری کی شرط پر تہی ۱۱ ستمبر ۱۸۴۸ء کو جب راجہ شیر سنگہ مفسدون مین شامل ہو گیا تہا نارسنگہ قلعہ لاہور مین قید کیا گیا خود نارسنگہ کا مفسدہ مین شریک ہونا واضح نہین ہی مگر اوسکے ستر سوار سوائے اٹہہ یا دس کے

مفسدون مین شامل ہوگئی تھی اس سبب سے اوسکی جاگیر ضبط کی گئی تھی لڑائی کے اختتام پر تین ہزار روپیہ سالانہ اوسکے واسطی گذارہ مقرر کیا گیا تہا کہ وہ ابتک کہاتا ہی نارسنگہ بہت ضعیف و دراز کار رفتہ ہی اور اپنی رشتہ دارونکے ساتہہ اٹاری مین رہتا ہی ✤ بعد تحریر اس حال کے نارسنگہ ۱۸۷۲ء مین مرگیا

سردار جودہ سنگہ نے بڑی دلیری سی اس امر مین کوشش کی کہ سردار صاحب سنگہ بہنگی کیطرف سی جو اوسکا آقا تہا قلعہ کلر مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تصرف سی بچا رہی لیکن اوسکی بہادری کچہہ کام نہ آئی ۱۸۱۰ء مین اس سردار نے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی مہاراجہ نے اوسپر بہت مہربانی کی اور تہوڑے دنون مین اسکو علاقہ جمعی دو لاکہہ روپیہ کا عطا کیا اس علاقہ مین یہہ بہی شامل تھی برسالی بشن دور سید پور وغیرہ جودہ سنگہ کو دو سو سوارون کی نوکری دینی کی شرط پر جاگیر عطا ہوئی تہی مگر تہوڑے عرصہ کے بعد جودہ سنگہ مرگیا اور اوسکے دو بیٹی پرتاب سنگہ اور چتر سنگہ اوسکے بعد اس جاگیر پر قابض ہوئی پرتاب سنگہ ۱۸۲۳ء مین ٹہری کی لڑائی مین لڑا تہا اور اوسکے ہات مین زخم آیا تہا۔ بالاکوٹ کی لڑائی مین جہان خلیفہ احمد علے شکست کہا کر قتل ہوا تہا پرتاب سنگہ سخت مجروح ہوا تہا اور اپنی جاگیر مین واپس آکر چند ماہ بعد اس زخم کے سبب سے مرگیا اُسکا بیٹا کرم سنگہ بھی تہوڑے عرصہ کے بعد ایام طفولیت مین مرگیا اور اوسکا حصہ جاگیر کا اوسکے عمزاد بہائی شیر سنگہ کو ملا سردار چتر سنگہ بھی کاشتکاری مین خوب دخل رکہتا تہا اور اوسکے ہنر اور خبرگیری کے سبب سے اوسکا علاقہ قیمت مین بڑہ گیا۔ رنجیت سنگہ کے سلطنت کے زمانہ مین چتر سنگہ کو امور سلطنت مین بہت دخل نہین تہا مگر اس خاندان کو دربار مین بہت اقتدار حاصل تہا اور ۱۸۴۳ء مین اوسکی دختر تیجکو رکے مہاراجہ دلیپ سنگہ کے ساتہہ نسبت قرار پائی تہی مگر سردار چتر سنگہ بالکل راجہ گلاب سنگہ جمون والے کے پہندون مین تہا اور جب دسمبر ۱۸۴۴ء مین پنڈت جلا کی برگشتگی کے باعث سے راجہ گلاب سنگہ اور ہیرا سنگہ وزیر لاہور اوسکے برادرزادی کے مابین نزاع ہوا تو چتر سنگہ نے اپنی علاقہ مین سرکشی اختیار کی اور راجہ گلاب سنگہ کے نام سی اوسپر تصرف رکہا چہہ مہینے کے بعد گلاب سنگہ نے جسکو شہزادہ پشورا سنگہ کے زور اور خصومت کا خوف تہا جو اوس سنگہ کو جو لاہور مین مقید ہوگیا تہا ترغیب دیکر سردار چتر سنگہ اور رفیع خان ٹوانہ

کو اوس شہزادہ کے مقابلہ پر بہیجا یا یہہ کام سردار چتر سنگہ کو ہرگز پسند نہین تہا کیونکہ جو سکہہ تہا اوسکو بڑے مہاراجہ کے زبان زد فرزند کا بہی نہایت پاس تہا مگر چتر سنگہ انکار نہ کر سکا اور سردار ٹوانہ کے ساتہہ اٹک پر چڑہ گیا جہان پشور اسنگہ تہوڑی سی جمعیت لیکر چلا گیا تہا چند روز کی دار مدار کے بعد شہزادے نے اطاعت اختیار کی ان سردارون نے اوس سے پختہ وعدہ کیا کہ آپکی جان سلامت رہیگی اور لاہور مین چلکر آپ کے سب دعوون کے نسبت بخوبی غور کیا جاویگا مگر دوسری دن درحالیکہ لاہور کے طرف کوچ کر رہی تہی شہزادہ کو غافل پاکر گرفتار کر لیا اور پہر اوسکو اٹک کو واپس لیگئے اور ایسا یقین کیا جاتا ہی کہ اوسے شب اوسکو قتل کیا اور اوسکی لاش دریاے اٹک مین جو قلعہ کے نیچے تیرہ اور تند بہتا ہی پہینک دی فوج خالصہ دغابازی اور ظلم کے ساتہہ شہزادی کے قتل کئی جانے کے سبب سے چتر سنگہ سی نہایت ناراض ہوی مگر اوسنی احتیاط کی کہ لاہور مین اوسوقت تک نہ آیا کہ جب تک جواہر سنگہ کا خون کر کے فوج خالصہ ٹہنڈی ہو گئی تہی اور چتر سنگہ کو جو شرکت پشورا سنگہ کی قتل مین تہی بہول گئی تہی ۱۸۴۶ء مین سردار شیر سنگہ چتر سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا سردار تیج سنگہ کی جگہہ جو لاہور کو طلب کیا گیا تہا ناظم پشاور مقرر ہوا شیر سنگہ آدمی لایق اور اولوالعزم تہا اور اوسنی اس سخت ضلع کا انتظام سرکار لاہور کی اطمینان کے قابل کیا ۱۸۴۶ء مین اوسنی ایک سرکشی جو یوسف زی مین ہوی تہی کامیابی سی فرو کی لیکن اگرچہ اوسکا انتظام زبردست اور مضبوط تہا الا حد سی زیادہ لوٹ اور آلودگی تہی +

راجہ لعل سنگہ وزیر لاہور کو اوسکے ساتہہ سخت عداوت تہی اور اگست ۱۸۴۶ء مین چتر سنگہ شیر سنگہ کی جگہہ پشاور مین مامور ہوا اور شیر سنگہ لاہور کو واپس آیا چتر سنگہ اس منصب پر اپریل ۱۸۴۷ء تک رہا مگر اوسکا انتظام اوسکی بیٹی کے انتظام سے زیادہ اوجلا نہ تہا دونون باپ اور بیٹی اس شدت سی ملوث تہی کہ لاہور کے اہلکارون کو بہی تعجب تہا اور محاصل سرکاری مین سی سال بہر مین ڈیڑہ یا دو لاکہہ روپیہ تغلب ہونیکا تخمینہ کیا جاتا تہا ممکن نہ تہا کہ یہہ حرکات جایز رکہی جاتین مگر اس خاندان کو

ایسا زور حاصل تہا کہ انکا ناراض کرنا آسان نہ تہا اور مہاراجہ کے ساتہہ معارفت ایسی قریب تھی کہ اس خاندان کے آدمی بیکار نہ کئی جا سکتی تھی اس سبب سے چتر سنگہ علاقہ مابین جیلم و دریای اٹک کا ناظم مقرر ہوا اس علاقہ مین اوسکو بہت اختیار تہا اور شیر سنگہ کونسل مین داخل کیا گیا لیکن شیر سنگہ کو اس تقرر سے رضامندی نہ ہوئی - اوسکے خیال مین یہہ بات تہی کہ اوسکی دشمن راجہ لعل سنگہ کی معزولی کے بعد اوسکا حق اسبات کا تہا کہ اوسکے منصب پر قایم ہو چنانچہ بعد لعل سنگہ کے مہارانی کا تعشق اوسکو حاصل ہوگیا تہا اور اوسکی امیدین زایل ہو جانے کے سبب سے شیر سنگہ ناراض تہا شاید شیر سنگہ منصب وزارت کے واسطے سب سے بہتر منتخب ہونیکے لایق تہا مگر اوسکے حقوق اوسکے باپ سے نہ تھی اور چتر سنگہ بالکل ایسا مہاراجہ گلاب سنگہ کے قابو مین تہا کہ اوسکے لاہور مین وزیر ہونے سے اندیشہ تہا مگر آخر کار اظہار یوالہ یہہ ظاہر راضی معلوم ہوتے تھے ایسا حکم دیا گیا کہ جو دعوے کثرت سی پشاور مین شیر سنگہ کے اوپر ہوئی تھی اونکی تحقیقات نہ کیجاوے ان دعوون کے مقدار قریب نصف لاکہہ روپیہ کے تھی اور فقط یہہ حکم ہوا کہ سردار مسطور فقط آٹھہ ہزار روپیہ ادن دعویدارون کو دیدی جو بہت مفلس تہی اور جو دعوی سب سے زیادہ معقول تھی اس انتظام سی شیر سنگہ کی بہت تشفی ہوگی اور اوسکے بہائیون گلاب سنگہ اور اوتار سنگہ کو ایک کو ہزارہ مین اور دوسری کو لاہور مین جب منصب مل گئے تو اوسکو وزارت کے نہ ملنے کا رنج فراموش ہوگیا ۔

ساتوین اگست ۱۸۴۷ء کو جب سردار تیج سنگہ کو خطاب راجگی ملا سردار چتر سنگہ کو بہی صاحب رزیڈنٹ کے سفارش سے خطاب ملا

اوسی سال ۲۶ نومبر کو شیر سنگہ کو خطاب راجگی عطا ہوا اس خطاب کے چتر سنگہ کو ملنی کی سفارش ہوئی تھی لیکن خطاب ملنے کے وقت اوسنی درخواست کی کہ میرے فرزند شیر سنگہ کو یہہ خطاب ملے اور اوسکی درخواست منظور ہوئی

۱۸- اپریل ۱۸۴۸ء کو ملتان مین فساد ہوا دو انگریز افسرون پر دغا سے حملہ ہوا اور صاحبان موصوفین مارے گئے اور دیوان مولراج نے سرکار لاہور کے حکومت سی سرکشی اختیار کی اس فساد کی خبر لاہور مین ۲۱- اپریل کو پہونچی اور صاحب رزیڈنٹ نے فوراً ملتان کیطرف سات پیادہ پلٹنون دو رجمنٹ سواران آئین اور بارہ سو کشادہ سوارون کا زیر حکم سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کے کوچ کرا دیا اس فوج کے ساتہہ

راجہ شیر سنگہ بھی روانہ ہوا تہا لیکن چونکہ صاحب کمانڈر ان چیف فوج انگریزی کی مرضی نہ ہوئی کہ گرمی کے موسم مین اس فوج کی مدد کے واسطہ ایسی ملک مین جیساکہ ملتان بیماری کا گہر ہونے سی بدنام تہا فوج گورہ کو بہیجیں اسواسطہ یہہ فوج واپس بلائی گئی لیکن یہہ بات ضرور تہی کہ کچہہ نہ کچہہ کیاجاوے اور صاحب رزیڈنٹ نے ناچار ملتان پر فوج سکہہ زیر حکم راجہ شیر سنگہ اور سردار شمشیر سنگہ سندانوالیہ اور عطر سنگہ کالیانوالہ کے روانہ کی اس فوج کی جمعیت یہہ تہی کہ ایک رجمنٹ پیادہ آئین تہی اور نصف رجمنٹ پیادہ غیر آئین تین ہزار سوار وس توپین اور دو توپین بم کے گولہ کی راجہ شیر سنگہ سپہ سالار اس فوج کا تہا مگر اوسکی خاص افسری پیادگان پر تہی اور دو نو سردار فوج سواری کے افسر تھی *

۲۱ جون کو یہہ فوج بہیچہ وطنی مین تہی اور آگے بڑہنے کو طیار تھی لیکن فوج کا جلد آگے جانا اوس وقت تک مصلحت نہ سمجہا گیا کہ جب تک لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور فوج بہاولپور مولراج پر کوئی قطعی فائدہ حاصل نہ کرلے۔ شیر سنگہ اور اوسکی ہمراہی سرداروںکو دغا یا فساد کا خیال نہ تہا مگر اونکی فوج مفسدون کے ساتہہ ہمدردی کرتی تہی اور اونکے ساتہہ بہت خوشی سے شامل ہوجاتے ۲۲ جون کو شیر سنگہ تلمبہ مین پہونچا اوسکو حکم ہوا کہ اُس مقام مین ٹہیر جاوے لیکن یاتو اوسکی فوج اوسکے قابو مین نہ رہی تھی یا یہہ خیال کرکے کہ اونکی وفاداری پر اوسکو بہروسا تہا اوسنی چاہا کہ انگریزون کی فتوحات مین شامل ہوجاوے (کیونکہ کنیاری کی لڑائی لڑی گئی تھی) چنانچہ شیر سنگہ گوگران کو روانہ ہوکر پونچہا جو شہر ملتان سے نومیل کے فاصلہ پر ہی لفٹنٹ اڈورڈس صاحبنے اُسوقت شیر سنگہ کو حکم دیاکہ صاحب موصوف کے ساتہہ شامل ہوجاوے چنانچہ شیر سنگہ شامل ہوگیا اور ٹبی سے جہان لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کا لشکر تہا تین میل کے فاصلہ پر سورج کنڈ کے مقام پر اوسنی خیمہ ڈالا۔ اس جگہہ شیر سنگہ ششم جولای کو پونچہا *

اگرچہ فوج سکہہ سرکشی پر آمادہ تہی لیکن بڑے سردار دنکو اوسقدر زور اُسپر تہا کہ فوج مذکور کم و بیش سیدہی رہی ہرچند یہہ بات ہوئی کہ بہت سے آدمی فوج کو چہوڑ کر مولراج کے ساتہہ جاملے اور ۱۲ جولائی

کو شیر سنگہ نے باتفاق اوس فوج کے جو زیر حکم افسران انگریز کے تہی جرات اور کامیابی سے خدمت کی یہہ صورت ۱۸ اگست تک رہے جس تاریخ کو جنرل وش صاحب فوج گورہ لیکر ملتان کے سامنے پونچی *

سردار چتر سنگہ ان ایام مین ہزارہ کا ناظم تہا اوسکے فوج سرکش مشہور تہی مگر اوسنی حکام انگریزی کو اپنی فوج کی نیت بد کی خبر نہ کی اور اس بدنیتی مین وہ خود شریک تہا اور خود فوج کو سرکشی کی ترغیب دیتا تہا ششم اگست کو یہان تک نوبت پونچی کہ کرنیل کنورا صاحب جو قوم امریکا مین سے تہا اور سکہون کے سرکار کی ملازمت مین توپخانہ کا کمیدان تہا قتل کیا گیا چتر سنگہ نے اوسکو حکم دیا تہا کہ قلعہ ہری پور کے اندر سے توپین باہر نکال لاوے اور شہر کے باہر میدان مین ڈیرہ کرے کرنیل کنورا صاحب کو چتر سنگہ کے فساد کی نیت کا شبہہ تہا اس سبب سے اوس نے بعد منظوری کپتان ایبٹ صاحب کے جو کمشنر حدبست تہی اور ہزارہ مین صاحب رزیڈنٹ کے اسسٹنٹ تہی اس کام کے کرنے سے انکار کیا کرنیل مذکور توپون کے بیچ مین کہڑا ہو گیا اور توپون مین گراپ بہر کر کہا کہ جو شخص میرے پاس آویگا اوسپر توپ مارونگا مگر چتر سنگہ نے اصرار کیا اور چونکہ کرنیل مذکور وہ توپین نہ دیتا تہا جو اوسکے سپرد تہین ایک جمعیت سکہہ سپاہیون کے اوسکے پشت کیطرف چہپکر چلے گی اور اوسکو گولی سے مار دیا جب اس قتل کی خبر لاہور مین پونچی تو صاحب رزیدنٹ نے سردار جہنڈا سنگہ بوتالیہ کو چتر سنگہ کے فرزند گلاب سنگہ کا ایک معتمد ساتہہ دیکر اسواسطہ بہیجا کہ چتر سنگہ کو سمجہا کر ساتہہ لے آوے تا کہ اوسکے اس حرکت کے لاہور مین تحقیقات کیجاوے مگر چتر سنگہ کو جو کچہہ کرنا منظور تہا اوسنی اپنی جگہہ پختہ تجویز کر لی تہی جہنڈا سنگہ کے بہیجنے سے کچہہ حاصل نہوا راجہ دینا ناتہہ بہی اسی کام کیواسطہ ہزارہ کو بہیجے گئے مگر وہ بے نیل مرام واپس آئی چتر سنگہ کی فوج کی جمعیت اوسکے سرکشی کے وقت دو ہزار آدمی سے زیادہ نہ تہی مگر روز بروز اوسکی جمعیت زیادہ ہوتے گئی اوسنی اپنے فرزند کو ملتان کو اور مہاراجہ گلاب سنگہ کو اور دوست محمد خان کو مدد کے واسطہ لکہا اپنی علاقہ پوٹہوار مین الوس بہرتے کے اور جہانتک اوسکا بس چل سکا اوسنی اپنی بغاوت کو جہانتک امکان ہوسکتا تہا زور دینے مین کوشش کی *

١٩ اگست کو ہزارہ کے فساد کی خبر راجہ شیر سنگہ کے لشکر مین ملتان کے سامنے پونچی اس سردار نے باوجودیکہ
چارون طرف اوسکی سرکشی اور بدنیتی ہی اپنی سرکار کی خدمت واجب کرنیکی کوشش کی بہت سخت سزائین
دیکر اور انعامات کا وعدہ کرکے اوسنے اپنی فوج کو قایم رکہا تہا اور بلکہ جب اوسکی باپکے خط بہی اگست
کے مہینے مین اوسکے پاس پونچی تب بہی جادہ وفاداری سی اس سردار نے لغزش نہ کی اوسکو یقین
نہ تہا کہ اُسکا باپ سرکشی مین بہت پہس گیا ہی اور اوسکو امید تہی کہ سردار چہنڈا سنگہ اور راجہ دینا ناتہہ
کے بیچ مین آنے سے سارا انتظام حسب خواہ ہو جاویگا یکم ستمبر کو جب لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کی
فوج کو اپنی جگہہ بدلنے کی ضرورت ہوئی اور غنیم نے اوسپر حملہ کیا تو راجہ شیر سنگہ نے اپنی خوشی سے
توپین باہر نکالکر فوج کی حرکت کرنے مین مدد دی پہر تیسری تاریخ ستمبر کو اوسنی مولراج کی فوج پر
توپ رانی کے اور اوسکو پہر بہت پریشان کردیا خصوصًا اس غرض سے کہ اوسکی اپنی فوج
اور مفسدون مین ہمدردی جاتی رہی لیکن اوایل ستمبر مین بہت تاکیدی خط اس مضمون کے ہزارہ سے
آئے کہ سردار چتر سنگہ کی سرکشی ایسی تہی کہ عفو کی امید باقی نہ رہی تہی اور شیر سنگہ اور سب سچی سکہون سے
یہہ درخواست تہی کہ اُسکے ساتہہ جاکر شامل ہون ہزارے سے پیغام برون نے آکر جس مین سب سے
بڑا آدمی صورت سنگہ مجیٹہیہ تہا سپاہ کو ورغلانا شروع کیا اور بیان کیا کہ اب فرنگیون کو ملک مین سے
نکال دینے کا وقت ہی اور جو شخص سردار چتر سنگہ کی حرکت کی خلاف ہوگا خالصہ کا دشمن ہوگا
فوج سکہہ سے ایسا اندیشہ ہوا کہ ١٣ ستمبر کو یہہ تجویز پختہ ٹہیری کہ ملتان سے اوسکو علیحدہ کردیا جاوے
تاکہ ایسی جگہہ نہ رہی جہان اوسکو ترغیب سرکشی کی ہو تجویز یہہ ٹہیری کہ اٹاریوالہ اور سندانوالیہ اور
کالیانوالہ سردارون کی فوجین علیحدہ علیحدہ جانب کوچ کرین شیر سنگہ کی فوج کے باب مین یہہ تجویز ٹہیرے
کہ گہاٹ کی طرف جاوے اور بظاہر یہہ خدمت اوسکی واسطے تجویز ہوئی کہ کہاٹ کی حفاظت رکہے
١٤ تاریخ صبح کا وقت فوج کے کوچ کرنیکے واسطے مقرر ہوا مگر فوج نے ہلنا نہ چاہا صورت سنگہ
اور اور آدمیونکے ورغلانے سے سارا لشکر سرکش ہوگیا سردارون کو فوج نے گالیان دیئن

اور ڈہمکانا شروع کیا یہان تک کہ اونکی جانین محفوظ رہین اور آخرکار راجہ شیر سنگہ بہت مایوس ہوکر مفسدون مین شامل ہوگیا اور اپنی فوج لیکر ملتان کیطرف کوچ کر گیا اور وہان جاکر حضوری باغ مین ڈیرہ کیا کیونکہ دیوان کو اوسکا اعتبار نہ تہا اور قلعہ مین اوسکو آنے دینے سے اوسنے انکار کیا +

شیر سنگہ کی فوج کی علیحدگی کے سبب سے جنرل وش صاحب کو ناچار محاصرہ ملتان کا اوٹہا لینا پڑا مگر جنرل صاحب موصوف نے فقط یہہ کیا کہ حوالی شہر کیطرف علیحدہ جا پڑی اور وہان ٹہیرکر کمک اور محاصرہ کے قابل توپون کے آنیکا انتظار کیا گیا شیر سنگہ نے اب حتی المقدور کوشش کی کہ سرکشی پہیل جاوے اور ساری قوم باغی ہوجاوے اور تمام ملک مین خطوط فتنہ انگیز جاری کردئی اور سب سکہون کو اشتعال کسی کی دی مگر مولراج کو تب بہی یہی گمان رہا کہ شیر سنگہ انگریزون کے طرف تہا یا انگریزون سے خلاف تہا تو یہہ چاہتا تہا کہ قلعہ ملتان کو خالصہ کے واسطے لے لی اور شیر سنگہ کی باتون پر کچہہ اعتبار نہ تہا اوسنے شیر سنگہ سے معہ اوسکے افسرون کے گرنتہہ پر قسم کہلوائی کہ اونکا منشا بد نہ تہا مگر باوجود اونکی قسم کہانے کے اونمین سے ایک کو بہی شہر کے اندر نہ آنے دیا +

آخرکار شیر سنگہ نے یہہ تجویز مصمم کے کہ اپنے باپ سی ہزارہ مین جاکر شامل ہو جاوے مولراج اس راے سے بہت خوش ہوا اور اوسکے جلد چلے جانے کے واسطے اوسکو روپیہ قرض دیا اور ۹ اکتوبر کو راجہ شیر سنگہ اپنی فوج کو جسکی جمعیت ۵۲۰۰ آدمی کی تہی ملک ملتان سے ہزارہ کی طرف روانہ ہوا ۱۱ تاریخ کو اوسنے معہ اپنی کل لشکر کے راوی عبور کیا اور جہنگ کیطرف کوچ کیا یہان اوسکی فوج نے بدعتین کین کہ مسجدون کو خراب کیا اور مسلمان باشندونکو لوٹا اس جگہہ شیر سنگہ کی فوج کے ساتہہ بنون کی فوج آکر شامل ہوئی یہہ فوج سرکش ہوگئی تہی اور قلعہ دلیپ گڈہہ پر اوسنے تصرف کر لیا تہا اور فتح خان ٹوانہ کو قتل کر دیا تہا شیر سنگہ چناب کے کنارے کنارے وزیرآباد کیطرف کوچ کرتا رہا وزیرآباد پر لعل سنگہ مراڑیہ نے جو دوابہ سندہ ساگر کا صدر عدالتی تہا اور دو ہزار غیر آئین سوارون کے جمعیت سی مفسدونکا شریک ہوگیا تہا قبضہ کر لیا تہا +

سردار چتر سنگھ اکتوبر کے مہینے مین ہر طرف فتنہ اوٹھا رہا تھا یار کرے سردار ان کو اُسنے اونکی امداد کی جلدوہی مین صوبہ پشاور کے دینیکا وعدہ کیا اور جنے فوج سکہ پشاور مین تھی اوسکو اپنی ساتھہ ملا لینے مین کامیاب ہوا تھا باوجود بعضے افسرون کے کوششون کی جو اپنے خدمت پر مستقل رہے فوج سکہ مقیم پشاور ۲۴ اگست کو سرکش ہوگئی اور چتر سنگہ سے ملنے کو کوچ کر گئی کپتان ایبٹ صاحب دلیری اور بہادری سے ہزارہ مین جمے رہے اور لفٹنٹ ہربرٹ صاحبنے قلعہ اٹک کو دوم جنوری تک بچا رکھا بعد اُسکے چونکہ اونکو امداد کے امید نہ رہی اور اونکی سپاہ اونکو چھوڑکر غنیم کیطرف چلی گئی اونکو مجبور ہوا گنا پڑا اٹک کے سر ہونے کے بعد چتر سنگہ نے اپنی فرزند شیر سنگہ کے ساتھہ ملنے کو کوچ کیا +

راجہ شیر سنگہ کو دوم نومبر کو رام نگر مین فوج انگریزی سے جو زیر حکم لارڈ گوف صاحب کے تھی سخت ہزیمت ہوئی تھی یہہ معرکہ بالکل سوارون اور توپخانہ مین ہوا اور اُسکو جنگ نہین کہہ سکتے تھے یکم دسمبر کو سر جوزف تھکول صاحبنے فوج کے پیش دستہ کو لیکر چناب کو عبور کیا اور راجہ کے لشکرگاہ کیطرف بڑہ کر کوچ کیا مورچون سے سامنے کچھہ لڑائی ہوئی مگر مورچون پر حملہ نہین کیا گیا اور تیسری دسمبر کی شب کو شیر سنگہ جہلم اور جلال پور اور پنڈ دادنخان کے راہ سی واپس کوچ کیا اور چیلیانوالہ مین جاکر قائم ہوا ۱۳ - جنوری کو فوج انگریزی اوس پر حملہ کرنیکو بڑہی اس لڑائی کا حال جو اس لائق نہ تھی جیسا سرکار انگریزی کی فوج کے شایان ہو اکثر لکھا گیا ہی اور بیان کیا گیا ہی کہ سرکار انگریزی کی فتح ہوئی تھی لیکن نہ تو سکھون کی فوج اور نہ سکھہ جنرل اپنی شکست ہونی سمجھتے تھے سب اچھی طرح لڑے مگر اوس روز جوانمردی جواہر سنگہ نلوہ مشہور سکھہ جنرل ہری سنگہ نلوہ کے بیٹے کے نام رہی جسنے سوارون سے حملہ کیا اور جس حملہ سے لڑائی کا نتیجہ جو کچھہ ہوا پیدا ہوا +

دو یا تین دن لڑائی کے بعد سردار چتر سنگہ اپنی فرزند کے لشکر مین شامل ہوا جب پہونچا تو شلک شاہانہ اوسکی سلامی کی سر ہوئی سردار موصوف اپنی ہمراہ میجر جارج لارنس صاحب لفٹنٹ ہربرٹ صاحب اور لفٹنٹ بوئی صاحب کو اسیر کرکے لایا تھا چتر سنگہ نے امیر دوست محمد خان کو اپنا شریک کر لیا تھا -

اور اوسکی مدد کے عوض مین تیس ہزار روپیہ نقدہ ۱۵ ہزار روپیہ کا پشمینہ دیا تہا اور ۱۵ ہزار روپیہ دینے کا اونکے
مین وعدہ کیا تہا اس روپیہ کے عوض مین امیر نے صوبہ پشاور پر تصرف کرلیا اٹک کے محاصرہ مین اوسکے ساتہہ
اتفاق کیا اور ایک ہزار سوار اپنی فرزند اکرم خان کے ماتحت چتر سنگہ کی فوج مین شامل ہونیکو بہیجی +

۲۱ فروری کو گجرات کی لڑای لڑے گئی جسمین متفق فوج سکہہ اور افغان کو شکست تام ہوئی اور ۵۳
توپین انکی لی گئین حقیقت مین اس جنگ کے بعد لڑائی ختم ہوگئی اس فتح کے بعد غنیم کا تعاقب بہت
چستی سے کیا گیا اور ۱۴ مارچ کو راولپنڈی مین چتر سنگہ اور شیر سنگہ نے معہ اوس قدر فوج سکہہ کے جو
باقی رہ گئی تہی ہتیار رکہدئے سولہ ہزار فوج اوسوقت اوسکے ساتہہ تہی +

اس لڑائی کے بڑی واقعات جسقدر سرداران اٹاریوالہ سی متعلق تہی یہہ تہی جو بیان کئی گئی اس لڑائی
کے جو دونو انگلستان اور پنجاب کے واسطے نتائج عظیم سے پُر ہی ہنوز ایک مسلسل تاریخ لکہی جانی باقی ہے
مگر اسجگہہ تہوڑا سا بیان اون بواعث کا جنکی سبب سے یہہ لڑائی واقع ہوئے لکہا جانا بے محل نہ
ہوگا +

ستلج کی لڑائی کے ختم ہونے پر قوم سکہہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کی بعد سے ہمیشہ تعداد مین
زیادہ ہوتی رہی تہی بہت سی برطرف ہوگئی تہی - پنجاب کے دیہات مین ناخوش سپاہی بہرے ہوئے
تہی آرام کے پیشون سے اونکو تنفر تہا اور اونکو پختہ یقین تہا کہ جو شکست اونکو ہوئی تہی فقط اونکے سرداروں
کی دغا بازی اور نالیاقتی کے سبب سے ہوئی تہی یہہ لوگ اسبات کے خواہشمند تہی کہ ایک مرتبہ اور میدان
جنگ مین اپنی بخت آزمائی کرین +

دارالریاست مین راجہ لعل سنگہ سی کوئی خوش نہ تہا اور سرکار انگریزی کو اوسکی حمایت ضرور تہی - فوج
کو اُس سی اس سبب سے تنفر تہا کہ ستلج کی لڑائی کی تباہی مین اوسکو شرکت تہی اور مہارانی کے ساتہہ اوسکے
لگاوٹ تہی سردار اوسکی لالچ کے سبب سے اوس سی نفرت کرتے تہے اور اکثروں کی جاگیرین ہاتہ
سی جاتی رہی تہین اوسکی معزولی کے بعد بہی جو نیا انتظام ہوا تہا اُس سی بہی لوگ راضی نہ تہی

راجہ تیج سنگہ کسی لایق نہ تہا اور دفعتاً عروج پا گیا تہا اور جو کچہہ اوسکو حاصل ہو گیا تہا نصیبون سے ہو گیا تہا کچہہ لیاقت کے سبب سے نہین ہوا تہا اور لوگون کے گمان مین یہہ بات تہی کہ راجہ مسطور بالکل صاحب رزیڈنٹ میجر ہنری لارنس صاحب کا مطیع الحکم تہا اور بہی بہت سے چہوٹے چہوٹے بواعث ناراضگی کے تہی گاوکشی اب جرم نہ سمجہی جاتی تہی اور مسلمانونکو جنسی نفرت تہی اور جن پر سرکار سکہہ مین بہت ظلم ہوتا تہا اب اجازت ہو گئی تہی کہ اپنی مراسم مذہبی ظاہر ادا کیا کرین یہہ سب لوگونکو یقین تہا کہ انگریزون کی نیت کبہی پنجاب سے چلے جانے کی نہ تہی اگرچہ راست یہہ ہی کہ فوج انگریزی سرداران اعلی کی تمنا سے رہی تہی کہ سرداران مسطور کو یہہ خوف تہا کہ ستلج کی لڑائی سے پہلے جو بدنظمی تہی وہی پہر ہو جاوے گی پس سرکشی کا سامان بہت کچہہ طیار رہتا لیکن اگر میجر لارنس صاحب جنکی اوپر لوگونکو اعتبار اور بہروسا تہا بیماری کے سبب سے مجبور ہو کر پنجاب سے ایسی نہایت نازک وقت مین نہ چلے جاتے تو اونکی تیز ہوشی اور دانشمندی سے امکان تہا کہ امن قایم رہتا ✦

۱۸۴۸ء کا مفسدہ فساد ملتان سے شروع ہوا اور ملتان کا فساد مطلق اتفاقیہ ہوا کوئی وجہ اس امر کے یقین کرنے کے نہین ہی کہ افسران انگریزی پر جو حملہ ہوا دیوان مولراج کے حکم یا اوسکے اغماض سے ہوا مگر جب اوس حملہ کے سبب سے اوسپر ایک سختی عاید ہوئے تو اوسکو یاد رہا کہ میرے پاس دولت کثیر ہے فوج بالکل میری کہنے مین ہے قلعہ ملتان ایسا ہی کہ ہندوستان بالا مین سب سے زیادہ مضبوط ہی اور اوسکے خیال مین یہہ بات تہی کہ سزا دینے والا اور عوض لینے والی طاقت دور تہی بلکہ وہ اوس طاقت و زورسی بخوبی واقف بہی نہ تہا وہ قبا حتون مین سی وسنی سرکشی کو کمتر سمجہا اگر اس فساد کی لاہور مین خبر پہونچنی کے وقت فوج انگریزی ملتان کے اوپر بہیجی جاتی اور جرم کے واقع ہونے کے بعد سزا جلد اور قطعی دیجاتی تو سکہہ سرکش نہوتے مگر ایک مفسد کی سزا دینے مین جو توقف ہوا اس سبب سے سکہونکو یقین ہونیکی گنجائش ہوئی کہ امکان ہے کہ یہہ فساد جو سلطنت کے خلاف ہوا سزا سے بالکل بچا رہی ✦ راجہ شیر سنگہ ہی جو ملتان کے سامنی سرکش ہوا پہلے سے اوسکی نیت سرکشی کی نہ تہی ۱۴ ستمبر

کی رات تک اگرچہ طمع اور تحریص بغاوت کی ایسی تہی کہ کم آدمیون کو ہوتی ہی وہ حق نمک پر قائم رہا اوسکا زور اپنی فوج پر بہت تہا اور امکان ہی کہ اگر اوسکی باپ کی نیتین اوسکی مرضی کے خلاف اوسکو مفسدہ مین شریک ہونے کے ترغیب نہ دیتین تو اختتام محاصرہ تک راجہ موصوف اپنی فوج کو وفاداری مین قائم رکہتا ۔ سردار چتر سنگہ کے فرزند کی سرکشی کا باعث خود سردار موصوف کے سرکشی تہی چتر سنگہ کے فساد سے پہلے دور کے اضلاع پنجاب مین تہوڑے تہوڑے کئی فساد ہوئے تہی مگر چتر سنگہ نے سرکشی ایسی کی کہ ساری قوم مفسد ہوگئی اور ملک پر تباہی عائد ہوئی *

چتر سنگہ کے اس طریق کے بواعث کیا تہی کیا سبب تہا کہ درحالیکہ اوسکا فرزند وفادار تہا اور وفاداری کے ساتہہ خدمت کرتا تہا چتر سنگہ خود ناراض تہا اسبات کا یقین ہونا مشکل ہی کہ وہ اپنے واسطے عروج چاہتا تہا وہ عمر مین ضعیف اور نحیف تہا اور دایم المریض ۔ اوسکی عقل جو کبہی بہت روشن نہین تہی بیماری اور عمر کے بڑہتی جانے کے سبب سے کمزور ہوگئی تہی مدت سے وہ کہتا تہا کہ دنیا کو چہوڑ دونگا اور گنگا کو تیرتہہ کے واسطے جاؤنگا اور اپنے فرزند کو خطاب راجگی دلوادیا تہا خود یہہ خطاب نہین منظور کیا تہا نہ اوسکو یہہ امید ہوسکتی تہی کہ انگریزون کے پنجاب سے نکل جانے سے اوسکے فرزند کو کچہہ فائدہ ہوگا شیر سنگہ کو امرا سکہان سے انگریزون نے برتر بنا دیا تہا اور اوسکو بوجہ معقول امید ہوسکتی تہی کہ کچہہ عرصہ مین لاہور کی ریاست کی وزارت اور مہاراجہ خورد سال کی سرپرستی جسکو اوسکی ہمشیرہ منسوب تہی اوسکو حاصل ہوجاویگی ۔ اور نیز اس نسبت کے سبب سے انگریزون کی نظر مین اس خاندان کو اوس سی زیادہ بزرگی جو سکہونکی نظر مین تہی کیونکہ جیسے مہاراجہ کی عمر زیادہ ہوتی غالب تہا کہ وہ کئی اور شادیان کرلیتے اور پنجاب مین بے بے کا زور محل سرا کی دیوارون سے باہر کچہہ نہین چلتا ہے شیر سنگہ کو جو امیدین تہین اونکے سبب سے اوسکو بوجوہ رضامندی حاصل تہی اور کوئی وجہ چتر سنگہ کے ناراض ہونے کے نہ تہی ۔ ایک مرتبہ یہہ بات مشہور ہوئی تہی کہ کپتان ایبٹ صاحب کے اوسپر شک کرنے کے سبب سے چتر سنگہ ناچار مفسد ہوگیا لیکن صاحب موصوف جو بہت لیاقت کے آدمی تہی شک فقط اوسی جگہہ کرتے تہے جہان شک کرنے

کے وجہ معقول تھی اور اسباب مین اونکی رای کا درست اور صحیح ہونا بخوبی ثابت ہوگیا +

سردار چتر سنگہ ڈرپوک اور ضعیف العقل آدمی تھا اور ہمیشہ سی اوسکی یہہ عادت رہی تھی کہ جو شخص اوس سی زیادہ عقیل اور حوصلہ کے تھی اونکی صلاح پر بہروسا رکہتا تھا - اور غالب یہی ہی کہ اوسنی کسی ایسی شخص کے داؤ مین آکر فساد کیا جسکے وہ قابو مین تہا +

سردار چتر سنگہ راجہ شیر سنگہ اور سردار اوتار سنگہ کہ یہہ سردار بہی مفسدون مین شامل ہوگئی تھی اٹارے مین زیر نظر رکھی گئی تھی مگر چونکہ دریافت ہوا کہ وہانسے بہی وہ فتنہ انگیز خط وکتابت رکھتے تھے وہ سب جنوری ۱۸۵۰ء مین اول الہ آباد کو اور بعد ازان کلکتہ کو قید کرکے بھیجے گئے اونکی جاگیرین سب ضبط کی گیئن لڑائی سی پہلے چتر سنگہ کے قبضہ مین ایک لاکہہ بائیس ہزار روپیہ کی جاگیر تھی کہ اس مین ۷۰ ہزار کے جاگیر اوسکی ذات کی تھی اور ۵۲ ہزار روپیہ کی جاگیر عوض نوکری کے تھی راجہ شیر سنگہ اور اوسکے بھائی کے قبضہ مین ۲۲۲۴۰ روپیہ کی جاگیر تھی اونکے واسطہ ۲۰۰ گذارہ مقرر کیا گیا تہا یعنے چتر سنگہ اور شیر سنگہ اور اوتار سنگہ ہر متنفس کے واسطہ ۲۴۰۰ روپیہ گلاب سنگہ مفسدون مین شامل نہین ہوا تہا کیونکہ وہ لاہور مین زیر نظر رکہا گیا تہا گلاب سنگہ اور اوسکے بھائی شیر سنگہ کو سرپرستی مہاراجہ خورد سال اور قلعہ کے خانگی امورکا اہتمام سپرد تہا اور گلاب سنگہ ظاہرا لاہور سے چلے جانے کی اور اپنے باپ سے شامل ہونیکے طیاری کر رہا تہا جب وہ ۷ ستمبر کو پکڑا گیا اور لاہور مین زیر نظر رکہا گیا اور ختم لڑائی تک قید رہا - مگر کچہہ اوسکے نسبت ثابت نہین ہوا اور لڑائی سے پہلے جو اوسکی جاگیر تین ہزار روپیہ کی تھی اوسکی عوض مین لڑائی کے بعد تین ہزار روپیہ کی پنشن اوسکی واسطے مقرر ہوئی +

بی بی تیج کور کی مہاراجہ دلیپ سنگہ سی شادی نہین ہوئی لڑائی کے بعد نسبت ٹوٹ گئی اور آخر کار اوسکے شادی جنجا سنگہ سردار ایسر سنگہ گل ٹاری والہ کے ساتھہ ہوئی اوس سے دو فرزند اوسکو پیدا ہوے بی بی تیج کور ۱۸۶۳ء مین مر گئے جنوری ۱۸۶۰ء مین چتر سنگہ شیر سنگہ اور اوتار سنگہ جنکا طریق ضبطی ملک پنجاب کے زمانے سے ناقابل اعتراض کے تہا قید سے رہا کئی گئی اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی بود وباش کے واسطے

خاص حدود کے اندر جگہہ پسند کرلین اونکی گذارہ بہی بڑہائی گئے چتر سنگہ کا گذارہ اٹہہ ہزار اور شیر سنگہ کا چہہ ہزار روپیہ
مقرر ہوا برہما اور ایران اور سونتال کی لڑائی مین راجہ شیر سنگہ نے سرکار کی خدمت کرنے کے درخواست کے
اور بلکہ جنگ گذشتہ چین مین بہی اوسنی خدمت کرنیکے درخواست کی جب مفسدہ ہندوستان مین ہوا سردار
گلاب سنگہ کو فوج مین افسری ملی اور تمام مفسدہ کے ایام مین اوسنی شایان بہادری سے خدمت کی - اوسکو
کپتانی کا خطاب تہا اور اپنی بہائیون تیج سنگہ اور اوتار سنگہ کے ساتہہ زمینداری ۲۸۸۰۰ روپیہ سالانہ کی اودہ
مین اوسکو حاصل ہوئی *

ہندوؤنکے عقیدہ کے بموجب راجہ شیر سنگہ کی زندگی بہر کے عیوب اوسکی نیک موت کے سبب سے ہٹ گئی جب اوسنے
اپنی آپ کو قریب المرگ سمجہا اوسنی اپنی پاس برہمن بُلائی اور اونسی دریافت کیا کہ تناسخ کے عذاب سے مین کسطرح بچ
سکونگا اس عذاب کا ہندؤنکو ہمیشہ خوف رہتا ہے اُنہون نے جواب دیا سات روز تک فاقہ سے گنگا کے
کنارے پر پڑا رہنا چاہیئے اور بہاگوت سنی چاہیئے کہ بہاگوت ۱۸ پرانون مین سب سے زیادہ اوتم ہے -
ہر روز صبح کے وقت راجہ مذکور کو دریا کے کنارے پر لیجاتے تہی اور دن بہر جیسا حالت زوال ہوش
مین اُس سی ہو سکتا تہا اُس پوران کو سنتا رہتا تہا *
ساتوین دن شام کو اوسنی دو ہزار روپیہ برہمنون کو دان کئی اور مرگیا *
اس طرح بعید از وطن بنارس کے پاک شہر مین پاک دریا کے کنارے پر وقت سے پہلے راجہ شیر سنگہ نے وفات
پائی اوسکا باپ سردار چتر سنگہ اوسی سال کے شروع مین کلکتہ مین مرچکا تہا *

سردار دیال سنگه مجیٹهیه

نوده سنگه
۱۷۸۸ء مین مرا

سردار دیسا سنگه سردار کرم سنگه چهجری کی
دختر سی شادی هوی ۱۸۳۲ء مین وفات پای

سردار لهنا سنگه
(۱) سردار تارا سنگه سلطان وند یه کی دختر سی شادی کی
(۲) سردار نار سنگه ایمه واله کی دختر سی شادی کی
۱۸۵۴ء مین وفات پاگیا

سردار دیال سنگه ۱۸۴۸ء مین پیدا هوا
سردار شیر سنگه انباله واله کی دختر سے
شادی هوئی

سردار گوجر سنگه سردار وزیر سنگه
رنگڈ ننگل واله کی دختر سی شادی
کی ۱۸۳۲ء مین وفات پای

سردار رنجودہ سنگه ۱۸۷۲ء مین مرگیا
(۱) سردار گلاب سنگه چمیاری کی دختر سے
شادی کی
(۲) سردار سنت سنگه سانهیوال
کے دختر سی شادی کی ۱۸۶۲ء
مین پیدا هوا
سردار سندر سنگه

حال خاندان

دهه مجیٹهیه سی جو شهر امرتسر سی دس میل کے فاصله پر شمال کے جانب مین واقع ہے پنجاب کے نهایت مشهور خاندانون سے ایک خاندان نامزد هوا هی مجیٹهیون کے بڑے خاندان کے تین شاخین هین ایک شاخ مین اب سردار دیال سنگه دوسری مین صورت سنگه اور تیسری مین مهتاب سنگه هین ان سردارون مین قرابت بعیده ہے اور اُنکے خاندانون کا حال بالکل جدا جدا ہے سردار دیال سنگه اور سردار مهتاب سنگه پانچوین پشت مین

بہائی مین اور تینون سرداروں کا مورث اعلی زمانہ حال سی چودہوین پشت مین تہا ✣
سردار دیال سنگہ کا خاندان رتبہ اور اقتدار مین اول ہی اوسکا پردادا نودہ سنگہ ایک معزز زمیندار شیر گل جٹ کی قوم کا تہا اس قوم کی ابتدا کا حال کمیدان دیوا سنگہ سردار بہادر کے حال کے ملاحظہ سے واضح ہوگا نودہ سنگہ کے شادی سردار امر سنگہ بگہ کی ہمشیرہ سی ہوئی تہی سردار مسطور دہرم کوٹ بگہ کا زبردست سردار تہا اور کہتیون کی مثل مین تہا اور ضلع گورداسپور مین اوسکی پاس بڑا ملک تہا نودہ سنگہ اپنی زوجہ کے بہائی کا ذیلدار بن گیا نودہ سنگہ نے ایک جاگیر ڈہائی ہزار روپیہ کے جسمین دو چاہ واقع موضع مجٹیہہ داخل تہی حاصل کی اور اوسنے ۱۸۰۸ء مین وفات پائی اوسوقت اُسکا ایک بیٹا دلیا سنگہ حیات تہا جسکی عمر بیس برس کی تہی یہہ لڑکا اپنے باپکے ترکہ پر قابض ہوا اور ۱۸۰۹ء تک سرداران بگہ کے ملازمت مین رہا لیکن جب اوس سال مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سردار بدہ سنگہ بگہ کے علاقہ پر جو کانگڑہ کے مہم کے واسطہ سامان رسد وغیرہ جو اوس سی طلب کیا گیا تہا بہم پہونچانے مین قاصر رہا تہا تصرف کرلینے کی نیت سی مجٹیہہ اور دہرم کوٹ کیطرف کوچ کیا تو دیسا سنگہ نے جو اپنی زمانی مین بہت دانا تہا دیکہا کہ مہاراجہ کا مقابلہ کرنے سے کچہہ حاصل نہ ہوگا اور علاوہ اسکے چونکہ اوسکو بدہ سنگہ سے کچہہ اتحاد نہ تہا دیسا سنگہ مہاراجہ کی جانب آگیا مہاراجہ نے خوشی سی اوسکو ملا لیا اور جب بدہ سنگہ مغلوب ہوا تو مہاراجہ نے دیسا سنگہ کو جاگیر سوکال گڈہ اور بہاگووال جو بدت تک علاقہ بگہ مین تہی عطا کی ✣
سردار دیسا سنگہ بعد ازان رنجیت سنگہ کے ہمرکاب کانگڑہ کی مہم پر گیا رنجیت سنگہ کو راجہ سنسار چند کٹوچ نے اس واسطہ بلایا تہا کہ گورکہون کو جو زیر حکم امر سنگہ تہاپا کے ملک مین آگئے تہے نکال دینی مین مدد کرے سنسار چند کو اپنی دوستون اور دشمنون کی تمیز کرنے مین مشکل ہوئی ہوگی کیونکہ رنجیت سنگہ نے گورکہون کو نکالکر سنسار چند کے قلعہ پر جو وادی کانگڑہ کی کنجی تہی قبضہ کرلیا اور دیسا سنگہ کو قلعہ کا کمیدان مقرر کیا علاوہ کمیدانی قلعہ کے دیسا سنگہ علاقہ پہاڑ کا ناظم مقرر کیا گیا جسمین علاقجات ذیل شامل تہی کانگڑہ چمبہ نورپور کوٹلہ شاہ پور جسروٹہ بسولی مانکوٹ جسوان سیبہ گولیر کلہور منڈی سکیت کلو دتارپور ۱۸۱۱ء مین سردار دیسا سنگہ قلعہ کوٹلہ کیطرف فوج لیکر روانہ ہوا جو کانگڑہ اور نورپور کے نصف راہ مین واقعہ ہے اس قلعہ پر دہیان سنگہ کا تصرف تہا جو راجہ

گلیر کا وزیر تہا مگر اوسنی قلعہ کی مضبوطی پر بہروسا کر کے رئیس خود مختار کی عادات اور حرکات اختیار کین تہین -
مہاراجہ نے دیا سنگہ سی وعدہ کیا کہ اگر اس قلعہ کو ایک ہفتہ مین فتح کریگا تو نصف علاقہ تلوکنا تہہ کا جس مین
وہ قلعہ واقع تہا جاگیر مین دیا جاویگا اس صاحب جرٔت سردار نے وقت معہودہ کے اندر قلعہ کو تسخیر کر لیا اور جاگیر
موعودہ جمعی سات ہزار روپیہ کی حاصل کی دو سال کے پیچہے دیا سنگہ راجہ ہری پور کے علاقہ کو مالک مہاراجہ کے
ساتہہ شامل کرنیکو بہیجا گیا راجہ ہری پور کو پہلے لاہور مین بلا پاس شرم اور آبرو کے پکڑ لیا تہا *
سردار دیا سنگہ شہر امرتسر کا حاکم مقرر کیا گیا تہا اور ۱۸۳۸ء مین اوسنی ملتان کی مہم مین شہزادہ کہڑک سنگہ کے
فوج مین نمایان خدمت کی اسکے بعد وہ اپنی نظامت علاقہ کوہستان پر واپس گیا اور حسب معمول متفرق علاقون
کا مالیہ سرکار اور زر نذرانہ وصول کیا فقط بلاسپور نے سرکشی کی اور دیا سنگہ نے راجہ پر چڑہائی کر کے اوسکے ملک پر
دونو طرف ستلج کے یعنے اوس طرف بہی جو سکہون کے علاقہ کیطرف تہا اور اوس کنارے پر بہی جو محفوظہ سرکار انگریزی
تہا تصرف کر لیا یہہ تصرف عہد نامہ ۲۵ - اگست ۱۸۰۹ء کے خلاف تہا اور اس تصرف کے مقابلہ کے واسطہ
سرکار انگریزی کی فوج فوراً حرکت مین آئی رنجیت سنگہ نے اپنی عہدہ دار کی اس حرکت کو نامنظور کیا اور دیا سنگہ
کو حکم دیا کہ کپتان روس صاحب کے جو سرحد کوہستان کے حاکم تہی خدمت مین حاضر ہوکر عذرخواہی کری دیا سنگہ
کا عذر فوراً منظور ہوا لیکن صاحب موصوف اور دیا سنگہ مین آپسمین ایسی تکلّف کی ملاقات ہوئی کہ مہاراجہ
کو رشک ہوا اور کچہہ عرصہ تک مہاراجہ نے اوسکو کسی عہدہ دار انگریز سے ملنے کی ممانعت رکہی مسٹر موکرفٹ
صاحب نے جو ۱۸۲۰ء مین امرتسر مین سی گذری تہی دیکہا کہ اس ممانعت کی سبب سے دیا سنگہ اونسے نہ مل سکا -
اسی عرصہ کے قریب سردار دیا سنگہ کو علاقہ بگووالہ واقع ضلع فیروزپور عطا ہوا دیا سنگہ نے اوس علاقہ
کے اندر ایک قلعہ بنایا اور علاقہ ملانوالہ مین اوسنی چند دیہات پر جو سردار اہلووالہ کے علاقہ مین تہے
بزور تصرف کر لیا - اوسکی جاگیر کثیر تہی - رنجیت سنگہ کی سلطنت کے عہد مین دیا سنگہ کو معہ اوسکے فرزند
لہنا سنگہ کے ۱۲۲۴۵۰ روپیہ سالانہ کی جاگیرین ملی تہین ان جاگیرون مین مجیٹہہ تلوکناتہہ بگووالہ
علاقہ سابق بگہ کے ایک جزو کلان جسکا وہ ناظم مقرر ہوا تہا اور بہاکووال ہری کے خود پور نوشہرہ

زمان آباد واقع ضلع کانگڑہ داخل تہی

سردار دیسا سنگہ نے ۱۸۳۲ء مین وفات پائی اور اوسکے کل جاگیرات پر اوسکا بڑا بیٹا سردار لہنا سنگہ قابض ہوا - اور اپنی باپکے اعزاز بہی اوسکو ملے دیسا سنگہ اپنی حیات مین ہمیشہ خوشحال رہا تہا اور اوسکی بادشاہ کی مہربانی جسنے اوسکو خطاب کثیر الاقتدار عنایت کیا تہا کبہی کم نہ ہوئی دیسا سنگہ بہادر اور کامیاب سپاہی تہا اور عقلمند اور فیاض منتظم تہا اور اوسکا نام لوگ اب بہی محبت سے یاد کرتے ہین جن پر اوسنی کبہی ظلم نہین کیا تہا

سردار لہنا سنگہ نے ۱۸۱۸ء کے مہم ملتان مین قابل تعریف خدمت کے اور تہوڑے عرصہ مین اپنی لیاقت اور علم کے سبب سے معروف ہوگیا جب رنجیت سنگہ نے اپنی خوشدامن مائی سداکور کے ملک پر تصرف کرنیکا تہیہ کیا تو اس کار ناخوش آیند کے تعمیل کیواسطے لہنا سنگہ منتخب کیا گیا تہا یہہ فتنہ پرداز سردارنے گرفتار کئے گئے اور اسکو امرتسر مین لیجاکر اسیر رکہا سب ملک ضبط کیا گیا اور بڑی مثل کنہیہ نے جسکے وہ رئیسہ تہی اوسکی بچانی کا قصد نہین کیا رنجیت سنگہ کو ایسی آسانی سی کامیابی کی امید نہ تہی اور اوسنے بہری دربار مین یہہ بات کہی کہ سب کنہیہ سردار بزدل اور دغاباز ہین جب لوگون نے یہہ تقریر سنی اونمین جود سنگہ برخیدار بہی تہا وہ فورًا روانہ ہوگیا اور چند آدمی لیکر قلعہ اٹل گڈہ مین جا بیٹہا اور کچہہ عرصہ تک بہادری سے اوس قلعہ کے اندر لڑتا رہا قلعہ اٹل گڈہ بہی تین ہفتہ تک لڑتا رہا ایک کنیز مائی سداکور کے جسکو کچہہ جرات اپنی مالکہ کے حاصل ہوگئی تہی اس قلعہ مین لڑتی رہی +

دیسا سنگہ کے مرنے کے بعد اوسکے فرزند کو علاقہ کوہستان کی نظامت دریاے راوی و ستلج کے بیچ مین ملی اور اس منصب پر ۱۸۴۴ء تک ممتاز رہا لہنا سنگہ پہاڑ مین نہین رہتا تہا بلکہ امرتسر اور مجیٹہہ مین رہا کرتا تہا - امرتسر مین مثل اپنی باپکے دربار صاحب کا اہتمام اوسکو سپرد رہا یہہ منصب بڑی عظمت کا تہا اور اوسکے اہتمام مین عقل اور حکمت عملی اور معاملہ فہمی درکار تہی سال مین ایک مرتبہ لہنا سنگہ پہاڑ کا دورہ ملک کا ملاحظہ کرنیکے واسطے اور رعایا کی حق رسی کے واسطے اور حسابکے ملاحظہ کے واسطے کیا کرتا تہا - لہنا سنگہ حلیم مزاج اور نیک آدمی تہا اور مثل دیسا سنگہ سکہونکی سرکار مین عمدہ ناظمون مین سے تہا +

سرکار سکہان اسباب مین مشہور تہی کہ اوسکے ناظم مرتشی اور لوٹنی والی تہی لہنا سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ

کی حضوری مین نہایت رسوخ تہا اور اوسکی صلاح کو مہاراجہ لحاظ کے ساتہہ سنا کرتے تہی اوسکو خطاب حسام الدولہ ملا تہا —

سنہ ۱۸۳۱ء مین گوجر سنگہ مجہیٹہہ لہنا سنگہ کا بہائی شاہ انگلستان کے واسطے کلکتہ کو تحائف لیجانیکی لئی منتخب کیا گیا تہا اور اوسکو یہہ ہدایت تہی کہ اگر ممکن ہو تو سکار پور کی نسبت سرکار انگریزی کا منشا دریافت کرنے مین کوشش کری اس شخص کا اس کام کے واسطے منتخب ہونا اچہا نہ تہا سردار گوجر سنگہ ایک جوان آدمی رسمی لیاقت کا تہا اور خود بینی اوس مین بہت تہی اور عیاش تہا - وہ اپنی ساتہہ سو آدمی بہت تزک سے اونکا ٹہاٹ کرکے لیگیا یہہ آدمی سکہہ فوج مین سی عمدہ عمدہ منتخب کرکے اوسکے ساتہہ بہیجی گئی تھے - اوسکے ساتہہ اوسکی طریق کی اصلاح کے واسطے رائے گوبند جس رائی کشنچند کا بہائی گلاب سنگہ کمیدان جسکا نام بعد ازان کلکتیہ ہوا اور دیوا سنگہ کمیدان بہیجے گئی تہی اور ان لوگونکو اس سردار کی تہذیب مین نہایت دشواری ہوئی سردار مسطور ایک فرنگی عورت پر نہایت عاشق ہو گیا اور اسکے ساتہہ شادی کرنی چاہے گوبند جس نہایت پریشان ہوا اور رنجیت سنگہ اس حرکت سے نہایت ناراض ہوئے اور اوسکی کلکتہ سی واپس آنے کے بعد کچہہ عرصہ تک اوسکو دربار مین دخل نہ دیا سکار پور کے باب مین کچہہ خبر نہین لایا مگر انگریزون کی عادات اور خوبیان بہت سی پیدا کر لایا جنکے سبب دربار لاہور مین بہت دل لگی رہتی تہی اور انگریزی دوقو نمین گوجر سنگہ کو ایک شوق شمپین شراب کے پینے کا پیدا ہو گیا تہا اُسکے نشہ مین ایک روز شام کے وقت کلکتہ سے واپس آنیکے دو برس بعد وہ امرتسر مین اپنے گہر کے منڈیر پر پہرنے لگا اور اوسپر سے چالیس فٹ نیچے گر کر مر گیا +

سنہ ۱۸۳۹ء مین رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد کنور نونہال سنگہ نے ایک فوج زیر حکم سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ اور جنرل ونتورا صاحب کے منڈی پر بہیجے - راجہ بلبیر سین اسیر ہو کر امرتسر مین لایا گیا اور قلعہ گوبند گڑہ مین قید کیا گیا اور اوسکا ملک ممالک خالصہ مین شامل کیا گیا مگر لہنا سنگہ نے بہت دل سے اپنی پرانے دوست کی مدد کرنی چاہئے اور جب مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہوئی لہنا سنگہ کی سفارش سے راجہ مسطور قید سے رہا کیا گیا اور اوسکا ملک اوسکو واپس دیا گیا - لہنا سنگہ نے سندہانوالیون اور اور سردارون کے ساتہہ اوس عہدنامہ پر دستخط کئی تہی جسکے رو سی شیر سنگہ بہرحال کسیقدر عرصہ کیواسطے تخت نشینی سے محروم

رہنے کو تہا اور جب شہزادہ موصوف نے لاہور کیطرف کوچ کرکے قلعہ کا محاصرہ کیا تو لہنا سنگہ بہت خایف ہوا اور
جمعدار خوشحال سنگہ کے مکان مین چہپ رہا اور محاصرہ کے ختم ہونے تک وہین پوشیدہ رہا

جب راجہ ہیرا سنگہ کو زور حاصل ہوا سردار لہنا سنگہ کو جس سے پنڈت جلا راجہ ہیرا سنگہ کے معتمد کو نفرت تہی اپنی
جاگیرات اور اپنی جان کے جاتے رہنی کا خوف ہوا اور دفعتًا اوسکو خیالات مذہب پیدا ہوئے اور پنجاب
کو چہوڑ کر تیرتہون کو روانہ ہوا پہلے ہردوار گیا اور بعد اُسکے بنارس الہ آباد جگنا تہہ اور کلکتہ کو گیا جب ستلج
کی لڑائی نومبر ۱۸۴۵ء مین ہوئی لہنا سنگہ کلکتہ مین تہا پنجاب کے چہوڑنے سے پہلے اوسنی اپنی جاگیرات
کا اہتمام اپنی سوتیلی بہائی رنجودہ سنگہ کو سپرد کر دیا جو سردار دیسا سنگہ کا ایک پہاڑی عورت سے
سب سی چہوٹا بیٹا تہا ❊

اس وقت سردار رنجودہ سنگہ فوج سکہہ مین ایک جنرل تہا تہوڑا عرصہ پہلے وہ اُس مہم سے واپس آیا تہا جو وزیر
جواہر سنگہ نے راجہ گلاب سنگہ پر جمون کو بہیجی تہی اور انگریزون سے لڑائی کے واسطے بالکل مستعد تہا کہ انگریزون
سی وہ کچہہ خوش نہ تہا اُسنی اپنی برگیڈ کو لیکر جسمین دس ہزار پیادہ فوج اور ساٹہہ توپین اور کچہہ کشادہ سوار
تہی پہلور کو کوچ کیا اور ۱۷ جنوری ۱۸۴۶ء کو دریا کو اس نیت سے عبور کیا کہ اگر ممکن ہو تو لدہیانہ پر حملہ
کرے اور محاصرہ کی توپین جو فوج انگریزی کے ہڈکوارٹر کو جاتی تہین چہین لے ۲۱ جنوری کو اوسنی سر ہنری سمتہ
صاحب کی فوج کا راہ بدووال کے مقام پر روک لیا جو لدہیانہ کو کوچ کرتے تہی اور تقریبًا کل اسباب اوس
فوج کا لوٹ لیا مگر یہہ کام زیادہ تر اس سبب سی ہو سکا کہ فوج انگریزی تہکی ہوئی تہی اس سبب سے یقین
تہین کہ رنجودہ سنگہ نے کچہہ سپاہیانہ جرات کی ہو اس امر سے رنجودہ سنگہ کی فوج جس کے ساتہہ سردار اجیت سنگہ
لاڈوہ والہ آکر شامل ہو گیا تہا ایسے دلیر ہو گئے کہ علی وال مین ۲۸ جنوری کو اوسنی ایک مضبوط مقام کو
برخلاف حکم اپنے جنرل کے چہوڑ دیا اور انگریزی فوج پر حملہ کرنے کو چلی - جو شکست اوس فوج کو ہوئی تاریخ
مین درج ہو چکی ہی اور اُسکا یہان ذکر کرنیکی کچہہ ضرورت نہین ہی - رنجودہ سنگہ اور سرگروہگان فوج سکہہ سے
کچہہ اچہا تہا اگرچہ واقعہ مین ایسے لوگونکو سرگروہ کیا کہا جاوے جو لڑائی کے وقت ہمیشہ سب سی پیچہی جا کر شامل ہوتے

تھی اور بھاگنے کے وقت سب سے پہلے بھاگتی تھی اوسکی خبر لی ایسی ہیل تھی جیسی راجہ لعل سنگھ کی اور اوسکی بزدلی ایسی
نمایان تھی جیسی راجہ تیج سنگھ کی گروہ دغاباز نہ تھا - اوسکے معتمد فوج انگریزی کے لشکر مین نہ تھی جیسے راجہ لعل سنگھ کے اور وہ
مثل راجہ لعل سنگھ کے انگریزون کی فتح کے دعا نہ مانگتا تھا نہ اونکی فتح ہونے کے واسطہ محنت کرتا تھا

اس لڑائی کے ختم ہونے کے تھوڑی عرصہ کے بعد سردار لہنا سنگھ اہالیان کونسل اور صاحب رزیڈنٹ کے بلانے
سی کلکتہ سی واپس آیا - اوسنی کونسل مین داخل کئی جانی سی انکار کیا مگر بیان کیا کہ خلوت مین جو صلاح مجھسے
لیجاوی گی حتی المقدور اپنی دونگا اور حکومت امرتسر گوبند گڈھ اور کل علاقہ مانجھہ کی جو راوی اور بیاس کے
بیچ مین پہاڑون سی قصور تک ہی منظور کی - اب لہنا سنگھ اور رنجودھ سنگھ مین بڑا نزاع واقع ہوا - رنجودھ سنگھ نے بڑے
مشکل وقت مین جاگیرات جو اوسکے سپرد ہوئی تھین بچا رکھی تھین اور لہنا سنگھ کے واپس آنے پر اوسنی نصف
کا دعوی کیا - لہنا سنگھ کی یہہ خواہش تھی کہ کچھہ تھوڑی سے جاگیر فقط قریب بیسوین حصہ منجملہ کل جاگیر کے دی
دونو تجویزین بعید از انصاف تھین اور سرہنری لارنس صاحب کا کل زور لگا تو اس تکرار کا فیصلہ ہوا صاحب
موصوف نے لہنا سنگھ کو سمجھا کر بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رنجودھ سنگھ کو دلوائی +

اگست ۱۸۴۶ء مین لہنا سنگھ نے کونسل مین شامل ہونا منظور کیا مانجھہ کا انتظام اوسکا کامیاب ہوا تھا اگرچہ اوسکو
سزای موت دینی مین عذر رہتا تھا اوسنی ایسی تدبیر کی کہ رہزن اور ڈاکو ملک مین سی نکل گئی جو پہلے بعد ختم
ہونے ستلج کی لڑای کے ساری علاقہ پر تاخت کرتی پھرتی اور کوئی سردار ایسا نہ تھا جسکی حکومت سی سردار لہنا سنگھ
کی حکومت کی مانند لوگ راضی ہون - مگر اوسکی جہان دیدہ آنکھہ نے دیکھا کہ فساد پیدا ہونے کے آثار مین اور
اوسنی پنجاب سی چلی جانیکا تہیہ کر لیا جنوری ۱۸۴۷ء مین اوسنی پنجاب کو چھوڑ دیا اور بنارس کو روانہ ہو گیا
اوسکی ذاتی جاگیر مین اور دھرم ارتھہ جو اوسنی دی ہوئی تھی جنکی مقدار ۲۰۰۰۰ کے تھے اور جاگیر عوض نوکری
جسکی جمع ۱۵ ہزار روپیہ کی تھی اوسکو واگذار رہین اور سب جاگیرات اوسکی ضبط ہوئین مگر دربار نے وعدہ کیا
کہ جب پنجاب مین واپس آویگا تو پھر دیجاوینگی +

ستلج کی لڑائی کے ختم ہونے پر سردار رنجودھ سنگھ جو صلح ہونیکے نہایت خلاف تھا ایک عہدہ دار انگریز کے

ہمراہ قلعہ دار کانگڑہ کی فہمایش کیے واسطے بہیجا گیا کہ قلعہ حوالہ سرکار انگریزی کردی - اوسنی اس کام کی تکمیل مین بہت کوشش
نہین کی اور اسباب کی تعین کرنیکی بہت وجوہ ہین کہ اسکی بد بختگی سی محافظان قلعہ نے بہت استادگی اور
اتنی عرصہ تک کہی کہ درصورت دیگر نہ کرتے بعد اوسکے رنجودہ سنگہ لاہور مین عدالتی مقرر ہوا مگر اس منصب مین
اسنی قابل رضامندی کام نہین کیا جب اوسکے بہائی کے ساتہہ تنازعہ کا فیصلہ ہوگیا کچہہ توپین جو لہنا سنگہ
کو واپس ملجانی چاہئی تہین رنجودہ سنگہ نے اپنے مکان مین امرتسر مین چہپا رکہی تہین اوسنی اونکی چہپا رکہنے
سے انکار کیا مگر جب حکماً تلاشی لی گئی تو ایک بڑی توپ بم کے گولون کی دو بارہ سیری گولون اور ایک تین
سیری گولہ کی توپ ملی اس طریق کے سبب سے صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سی اہالیان دربار نے اوسکو عہدہ
عدالتی سے برخاست کیا اور اوسکی جگہہ سردار کاہنہ سنگہ مان اس منصب پر مقرر ہوا دوسرے سال یعنی ۱۸۴۸ء
مین ملتان کے فساد کے شروع ہونے کے تہوڑی عرصہ کے بعد مولراج کے ساتہہ فتنہ پرداز خط وکتابت کرنے مین
رنجودہ سنگہ پکڑا گیا اور قید رکہا گیا اور فقط لڑائی کے ختم ہونے کے بعد رہا ہوا

جب رنجودہ سنگہ گرفتار ہوکر قلعہ کو بہیجا گیا دس ہزار بدکیان اوسکی لاہور کے مکان مین رہگئی تہین
کہ ایک صندوق مین مقفل تہین ایک بدکی پانچہ روپیہ کی ہوتی ہے جب سردار رہا ہوا تو وہ روپیہ نہ پایا کہتے
ہین کہ چور چرالی گئی تہی مگر یقین ہی کہ بعض سردار جو اب متمول اور معزز ہین بتا سکتی ہین کہ وہ روپیہ
کیا ہوا دربار نی اوسکی جاگیر ضبط کرلی مگر ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکے بہائی نی ڈہائی ہزار روپیہ سالانہ
اوسکا مقرر کردیا لہنا سنگہ کی وفات پر یہہ سالانہ بند ہوگیا اور سرکار نے نقد پنسن تین ہزار روپیہ سالانہ
اوسکے واسطے مقرر کی جو اوسکی حیات تک ملتی رہی رنجودہ سنگہ ۱۸۷۲ء مین مرگیا

سردار لہنا سنگہ سنہ ۱۸۵۱ء مین پنجاب کو واپس آیا مگر دو برس کی بعد پہر بنارس کو واپس گیا جہان وہ ۲۸ جولائی
۱۸۵۴ء کو فوت ہوا ایک بیٹا اوسکا سردار دیال سنگہ ہی جس کی عمر اب پچیس سال کے
ہے اوسکو انگریزی فارسی ور ہندی مین اچہی تربیت ہوئی ہے اُسکے پاس چہہ ہزار روپیہ کی جاگیر
علے الدوام ہے اور بنارس مین بہت سی جائداد ہے کہ وہ جائداد اوسکی باپ نی چند سال ہوئے

خریدی تہی *

سردار لہنا سنگہ بڑی لیاقت کا آدمی تہا ہنرمند صناع تہا اور نئی باتین اختراع کرتا تہا سکہون کے توپخانہ کو اُسنے بہت فروغ دیا اور چند بہت خوبصورت توپین اوسکی بنائی ہوئی علی وال اور اور لڑائیون مین گئی تہین - آور چیزون مین اوسنے ایک گہنٹہ بنایا تہا جس سے گہنٹہ دن مہینے اور کمی بیشی چاند کی معلوم ہوتی تہی اوسکو علم ہیت اور ریاضی کا شوق تہا اور کئی باتین جانتا تہا منتظم ملک وہ ایسا تہا کہ رعایا اوس سے بہت راضی رہتی تہی غریبون پر وہ کبہی ظلم نہین کرتا تہا تشخیص نرم کرتا تہا اور اوسکی فیصلے حقیقت مین انصاف کے ساتہہ ہوتی تہی بہ حیثیت تدبر ملک کہہ سکتی ہین کہ لاہور مین فقط ایک ہی ایماندار آدمی تہا فریب اور رشوت ستانی کو لاہور کی سرکار مین فروغ تہا مگر لہنا سنگہ کے ہاتہہ ہمیشہ صاف رہتے تہی اگرچہ اوسکے گرد حریص اور بے ایمان تدبیر کرنے والے تہی مگر اوسنے اپنی ایمانداری بغیر لوٹ کے قایم رکہی مگر اوسمین ایک قصور تہا جس سے سب اوسکی نیکیان برباد ہوگئین وہ ڈرپوک اور بُزدل تہا اور وہمی تہا* اور اندیشہ کے نزدیک پہنچنے پر ہمیشہ کو ہردوار کے نہانے کے لئی یا بنارس کے بہوکہی برہمنون کو بہوجن دینے کے واسطی بہاگ جانے کو طیار رہتا تہا -

۱۸۴۳ء مین سردار لہنا سنگہ کی سیرت اور لیاقت انتظام کا اگر کوئی آدمی سرگروہ پنجاب مین ہوتا تو جو بڑی تباہیان اسملک پر پڑین ٹل جاتین مگر وہ سچا حبیب لوطن نہ تہا - وہ یہہ بات نہین سمجہتا تہا کہ مدبر ملک کا مذہب بلکہ حقیقت مین ایک بہادر آدمی کا مذہب یہہ ہی کہ زمانہ اندیشہ مین اپنی ملک کا حامی رہی اور جو مصیبتین پڑین اُنمین شریک رہی اور در حالت ضرورت اپنی ملک کے ساتہہ ضایع ہو جاوے *

* پنجاب مین ایک مثل مشہور ہی کہ پنجاب مین تین خاندانون مین یعنی اٹاریوالہ اور مان اور مجیٹھیہ مین اکثر نامور آدمی پیدا ہوئے ہین - سردار ان اٹاریوالہ بہادر اور بے ایمان ہین - سرداران مان حسین اور بہادر اور سچے ہین - مجیٹھیہ عقلمند اور ڈرپوک ہین

سردار صورت سنگہ مجیٹھیہ

گوجر

- دیگو
  - درگاہ سنگہ
    - سردار امر سنگہ
      - سردار کاہنہ سنگہ
- اتیغو
  - عزت سنگہ
    - فتح سنگہ
      - چیدا سنگہ
      - وساوا سنگہ
        - سردار گلاب سنگہ پوونڈیہ کے دختر سے شادی ہوئی
      - سردار عطر سنگہ
        - سردار صورت سنگہ
          ع۱ سردار رن سنگہ پہوار کی دختر سے شادی کی
          ع۲ صاحب سنگہ اٹاریوالہ کی دختر سے شادی کی
      - پرتاب سنگہ زمیندار
      - ہیرا سنگہ زمیندار
    - جیمل سنگہ اولاد زندہ ہے کشتکاری کرتے ہین
  - سہج سنگہ
    - سردار ادم سنگہ
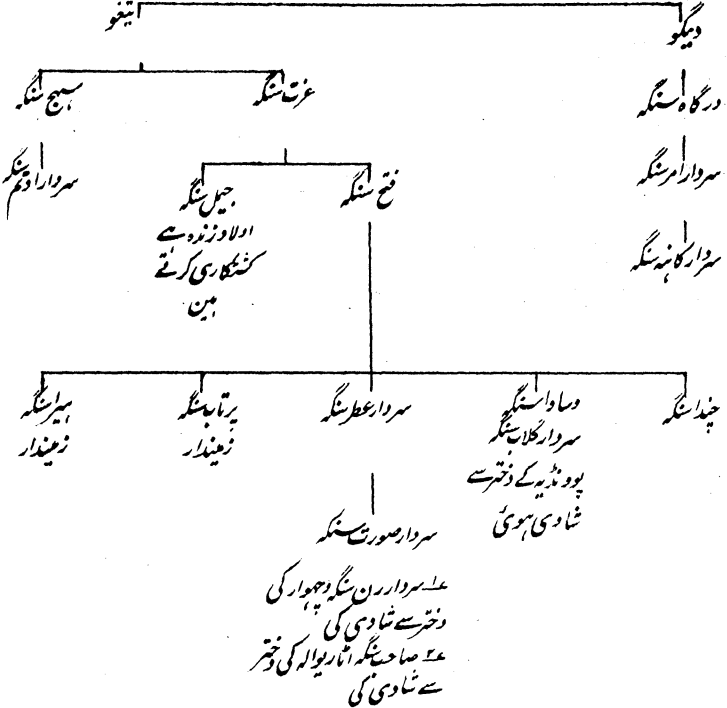
حال خاندان

مثل اور اشخاص خاندان مجیٹھیہ کے عزت سنگہ اور سہج سنگہ دو نو بہائی سرداران سکرچکیہ کے نیک و بد مین شامل تہی عزت سنگہ نے ایک ٹکرہ علاقہ دہنی کا اپنے واسطے حاصل کیا اور بہت مشکل سی ہمیشہ لڑکر اپنی وفات تک جو سنہ ۱۷۷۳ء مین واقع ہوئی اُس علاقہ پر قبضہ رکہا - اوسکی وفات کے وقت اوسکے بیٹے فتح سنگہ اور جیمل سنگہ لڑکے ہی تہی پس اوسکے بہائی سہج سنگہ نے اوسکے علاقہ پر تصرف کر لیا سنہ ۱۷۸۱ء مین سہج سنگہ مر گیا اور ادم سنگہ

اوسکا فرزند اکبر کل ترکہ پر قابض ہوا فتح سنگہ اور جیمل سنگہ نے کچہہ تکرار نہین کیا اگرچہ اگر وہ اپنی باپکے ترکہ کے حصہ کا دعوی کرتے تو واجبی کرتے۔ یہہ سب رشتہ دار بالاتفاق ملی رہی اور جب رنجیت سنگہ کو زور حاصل ہوا تو اونہون نے اطاعت اختیار کیی اور نذرانہ دیکر اپنی علاقہ مین بحال رہی مگر تہوڑی عرصہ کے بعد ۱۸۳۰ء مین مہاراجہ نے راولپنڈی کیطرف کوچ کیا اور تیلا اور روہتاس کو مہاراجہ نے طلب کیا یہہ ایک بڑا اور مضبوط قلعہ دریاے جہلم سی چہہ میل کے فاصلہ پر ہی اور اوسکو سردار حیرٹ سنگہ نے افغانون سے چہنیا تہا سردار اوتم سنگہ نے قلعہ کے دیدینی سے انکار کیا مگر لڑائی کے شروع ہونے سے پہلے سمجہہ گیا اور دونو قلعہ مہاراجہ کو دیدئے مہاراجہ نے قلعہ کو موہر سنگہ لمبا اور راجہ نورخان کے سپرد کیا اور مہاراجہ نے کل علاقہ دہنی پر تصرف کر لیا جو گہوڑون کے نسل کے واسطے اوس زمانہ مین مشہور تہا۔ عطر سنگہ اوتم سنگہ کا پسر متبنی ۱۸۴۹ء مین راولپنڈی کے گرد نواح کے علاقہ کا ناظم مقرر کیا گیا ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اور اوسکی کل جاگیر ضبط ہوئی مگر اوسکے خاندان کو بلاگذارہ مہاراجہ نے نہین رکہا عطر سنگہ کو ۲۰۰۰ روپیہ کا علاقہ سکیسر اور گنجی محل مین ملا اور اوسکی عمو زاد بہائی کاہنہ سنگہ کو جسکا باپ سردار امر سنگہ ہزارہ مین کام آیا تہا اوسی قدر علاقہ کوٹ بہائی اور سیدپور مین ملا امر سنگہ کاہنہ سنگہ کا باپ نامی سپاہی تہا یہہ سردار بعرف امر سنگہ کلان معروف تہا اور سردار مہتاب سنگہ مجیٹہیہ کا باپ امر سنگہ خورد کہلاتا تہا

جب دیوان رامدیال ہزارہ مین مارا گیا تہا امر سنگہ کلان وسمکا کا ناظم مقرر کیا گیا تہا اول اول تو اوسکی نظامت کے عہد مین کم وبیش امن رہا مگر آخرکار اونسی محمد خان ترین سی جو ایک نامی رئیس تہا تکرار کیا اور تارا گڈہ مین ڈہوند ترین تنول اور کرال قومون کو جو محمد خان کی جانب ہو کر ہتیار اوٹہا کر کہڑے ہوگئی تہی سخت شکست دی لڑائی ختم ہوگئی ہتی غنیم بہاگ گئی تہی اور فوج سکہہ میدان سی چلی آئی تہی اوسوقت امر سنگہ پیاسا اور تہکا چہوٹے نالے سمندر پر نہانے اور پانی پینے کے واسطے گیا اوسکی ساتہہ تہوڑے سی سوار تہی اور دشمن کے بہت سی آدمیون نے ٹہر کر جب دیکہا کہ جمعیت تہوڑی ہی آپڑے اور امر سنگہ اور اوسکے ہمراہیون کو قتل کیا امر سنگہ اور اوسکی ہمراہی جان نثاری کے ساتہہ لڑے ایک مہینے تک سردار کی لاش اوس زمین پر

پڑی رہی جہان وہ مارا گیا تہا مگر آخر کار سکہون نے لاش کو لے لیا اور جیسی عزت اور مراسم واجب تہے اوسکے ساتہہ اوسکو جلا دیا

آج کے دن تک یوسف زئی مین امر سنگہ کا نام خوب یاد ہی اور لوگ اب بہی ایک بڑا درخت دکہاتے ہین جس مین ایک سوراخ وار پار ہے اور کہتے ہین کہ یہہ سوراخ ایک تیر سے ہوا تہا جو امر سنگہ نے کمان سے چہوڑا تہا

تہوڑے عرصہ کے بعد عطر سنگہ کو اس خاندان کے پرانی علاقہ دہنی کا انتظام سپرد کیا گیا مگر اوسکو یہہ علاقہ جاگیر مین نہین ملا عطر سنگہ ۱۸۴۳ع مین ہزارہ مین مارا گیا تہا اور صورت سنگہ جو اسکا اکلوتا بیٹا تہا اوسکے ترکہ کا وارث ہوا یہہ جوان اپنی سوارون کے ساتہہ پشاور مین معین ہوا تہا اور جنگ اول پنجاب ۱۸۴۵ع مین نوشہرہ کے گرد و نواح کا انتظام کرتا تہا کہ وہان بڑی بدنظمی ہو گئی تہی - جب راجہ لعل سنگہ وزیر تہا اوسنی اس امر مین کوشش کی کہ صورت سنگہ اپنی جاگیر جہلم مین چہوڑ دی اور اوسکے عوض مین دوابہ باری مین اور جاگیر لے لی اور جب صورت سنگہ اسپر راضی نہوا تو راجہ موصوف نے اپنی بہائی میر چند کو بہیجا کہ زبردستی سی جاگیر اور قلعہ کیسیرا پر تصرف کر لی - صورت سنگہ نے اس زبردستی کا مقابلہ کیا مگر صورت سنگہ مغلوب ہو جاتا اگر لعل سنگہ اپنی فتنہ پردازی کے سبب سے جو اوسنی کشمیر کے باب مین کی تہی اختتام سال ۱۸۴۶ع مین اپنی منصب سے معزول نہ ہوتا لیکن بہر حال صورت سنگہ کی جاگیر کا بڑا حصہ ضبط کیا گیا تہا مگر اوائل ۱۸۴۷ع مین پہر واپس ملگیا جب ۱۸۴۸ع کا فساد ہوا سردار کاہن سنگہ پشاور مین تہا اور وہان اردلی رجمنٹ کا حاکم تہا آخر تک سردار مسطور وفادار رہا مگر اوسکی وفاداری کا باعث زیادہ تر اوسکی نزدیکی اختیار تہی نہ کہ نیک نیتی اور جب پشاور کی فوج باغی ہوئی تو اوسنی حتی المقدور اسمین نہایت کوشش کی کہ پہر وفاداری کرنے پر واپس آوے - مگر جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ پشاور مین پونچہا کاہن سنگہ اوسکے ساتہہ ملگیا اگرچہ خوشی سے نہین اور اختتام لڑائی تک فوج مفسد کے ساتہہ خدمت کرتا رہا ؛

مگر سردار صورت سنگہ کیطرح اپنی عموزاد بہائی کے خوف و ہراس مین شریک نہ تہا - وہ فساد مین ابتدا سے شریک ہو گیا تہا اور حقیقت مین مفسدہ پردازون مین وہ بہی ایک تہا معلوم ہوتا ہی کہ جولائی ۱۸۴۸ع مین اوسنی سردار

چتر سنگہ کے ساتہہ فساد آمیز گفتگو کرہی تہی اور جب جولائی ۱۸۴۸ء مین وہ پشاور سی ہمہ پانسو سوارون کے
راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ شامل ہونیکے واسطے طلب ہوا تو اوسکے سردار چتر سنکہ کے ساتہہ راہ مین ایک روز ملاقات
ہوی اور وہ راجہ شیر سنگہ کے پاس اوسکے باپ کا حکم فساد کرنیکے واسطے لے گیا راجہ شیر سنگہ کی بغاوت کا بڑا سبب
صورت سنگہ کا اثر بد معلوم ہوتا ہے شیخ امام الدین کا بیان ہی کہ ملتان مین جو ۱۴ ستمبر کو راجہ شیر سنگہ کے
عہدہ دارونکا مجمع ہوا اوسمین راجہ شیر سنکہ نے اپنی آدمیون کو وفادار رہنے کے واسطی سمجہانی کی کوشش
کی مگر صورت سنگہ نی سپاہیون کے ساتہہ گرمجوشی سے تقریر کی اور اوسکے دلائل سی سپاہ کی طبیعت ایسی
بہڑک گئی کہ راجہ شیر سنگہ اپنی جان یون ہی بچا سکتا تہا کہ سبکے ساتہہ ہوکر مولراج کیطرف چلا جاوی جب شیر سنگہ
ملتان سی روانہ ہوا صورت سنگہ ایک قسمت فوج کا افسر بنایا گیا جسمین دو ہزار آدمی اور دو توپین تہین ضلع
گوجرانوالہ مین جلالپور کو کوچ کرنے مین اس فوج نے بہت بدعتین کین چنیوٹ مین خصوصًا جہان مسلمانون
کے آبادی ہی اور جہنگ مین مسجدون کی بڑی خرابی ہوئی اور بہت سی لوگون کے ساتہہ سخت سلوک ہوا
صورت سنگہ نے دو لاکہہ روپیہ سرکاری خزانہ کا جو ملتان کو جاتا تہا لوٹ لیا گجرات کے لڑائی کے بعد بادشاہت
کا وقت ایا۔ صورت سنگہ کے جاگیر مین جمعی ۲۲۵۰۰ روپیہ کے ضبط کی گئین اور اوسکو بنارس کو جانیکا حکم ہوا
جہان وہ نظر بند رہا اور سات سو بیس روپیہ سالانہ پنشن پاتا رہا
کاہنہ سنگہ کے طریق کی نسبت کچہہ رحم کیا گیا اوسنی وفادار رہنی مین کوشش کی تہی مگر اتنا زور اوسکی
طبیعت مین نہ تہا کہ اورون کا حال دیکہکر اور اورونکی ترغیبونکا مقابلہ کرے مگر اوسکا جرم صورت سنگہ کے
جرم کے برابر نہ تہا اوسکی جاگیرات جمعی چالیس ہزار روپیہ کی ضبط کی گئی مگر اوسکو تین ہزار چہہ سو روپیہ سالانہ
پنشن ملی اور ۱۸۵۳ء سے زمانہ وفات تک کہاتا رہا +

جب کاہنہ سنگہ کی جاگیرین جاتی رہین اوسکے پاس دو ہاتہی تہی جنپر اکثر تکلف و شان کے موقعون مین وہ سوار
ہوا کرتا تہا مگر اس سردار نے سمجہا کہ مین بہی اور میرے ہاتہی بہی بیکار بیٹہی رہنے سے گذارہ نہ کر سکینگی اور اوسنی
اپنے ہاتہیون سے کام لینے کا ارادہ کیا پس اوسنے ایک جو کہٹا طیار کرایا اور اوسکے نیچے کے رخ قریب

بیس بیلون کے برابر برابر لگا کر اس جو کہتی مین اوبس نی اپنی ہاتہی جوت دیی - اوران زیرک حیوانون
نے مجیٹہہ کے کہیتون مین اسطرح ہل چلایا کہ گویا پیدایش سے اسی کام مین لگی ہوئے تہی اورلوگ ہرطرف سے
یہہ عجیب تماشا دیکہنی آتی تہی - سردار مسطور نے ایک بہت بڑا چاہ اور چرخ چوب بنوایا اور ہاتہیون سے
اون کہیتون کی جسمین اُنہون نے ہل چلایا تہا آب پاشی کرائی

۱۸۵۷ء کے فساد مین سردار صورت سنگہ جلاوطن بنارس مین تہا برگشتگی ایام سے اوسکو عقل آگئی تہی اوراب وہ وفاداری
مین ایسا سرگرم ہوا جیسا پہلے فساد مین تہا +

چوتہی جون ۱۸۵۷ع کو نمبر ۳۷ پلٹن ہندوستانی پیادگان کی بنارس مین توڑ دی گئی تہی اور لدہیانہ کے سکہون کے
پلٹن مین جو اوس موقع پر موجود تہی کچہہ حرکات مشتبہ دیکہی گیین تو جو توپین ۳۷ پلٹن کے واسطے
طیار کی گیین تہین سکہون کیطرف موڑ دی گیین اس تمام معاملہ مین معلوم ہوتا ہے کہ سخت غلطی ہوئی اور
کوئی وجہ یقین کرنے کی نہ تہی کہ سوای وفاداری کے ان سکہون کے ارادے دگرگون تہی مگر ایسے سخت
امتحان نمک حلالی کے واسطے یہہ سکہہ طیار نہ تہی اور اُس سبب سے اُنہون نے توپون پر حملہ کیا بہت نقصان
اُٹہاکر پیچہے ہٹے اور میدان مین سی بہاگ گئی اتفاقاً خزانہ بنارس پر جسمین کئی لاکہہ روپیہ اور مہاراجہ
جیند ان کے جواہرات قیمتی قریب بیس لاکہہ روپیہ کے تہی اوسی سکہہ پلٹن کے ایک جمعیت کا پہرہ تہا
جو یہان کاٹے گئے تہی - خزانہ کے متصل صاحب کلکٹر کی کچہری تہی یہہ مکان مضبوط اور پختہ تہا اور
اوسکی چہت پر قریب بارہ سول عہدہ دارونکے خزانہ کے بچانیکو اور بحالت فساد کے اپنی جانون
کے بچانے کے واسطے کہڑے ہوئے تہے - جب سکہون کی گارد نی اپنی رفیقون کی سرگذشت کا
حال سنا تو اونکی پریشانی اور غصہ نہایت درجہ کو پہونچے اور بلاشبہہ سرکش ہوکر وہ خزانہ کو لوٹ
لیتی اور صاحب لوگونپر حملہ کرتے اگر سردار صورت سنگہ اونکی پاس نہ جاتا اور اپنی ذاتی زور اور
تکرار سی اوسکو حق نمک پر قائم رہنی کو نہ سمجہاتا تمام رات یہہ سردار معہ پنڈت گوکل چند کے جو اوسکی
لیاقت کے ساتہہ مدد کرتا رہا اون سکہون کی منت کرتا رہا اور اونکو بدلایل سمجہاتا رہا تا وقتیکہ

صبح کے قریب یہہ چہوٹی سی جمعیت دار الضرب یعنی ٹکسال کو بہ حراست فوج گورہ بہیجی گئی جونپور مین ایک اور
جمعیت لدہیانہ کی پلٹن کے مقیم تہی جب ان لوگون نے اپنی پلٹن کی تباہی کا حال سنا وہ غصہ مین اُٹھہ
کہڑے ہوئے اپنے صاحب افسر کو گولی سے مار دیا صاحب جنٹ مجسٹریٹ کو قتل کیا اور خزانہ لیکر لکھنؤ کو کوچ
کرگئے اگر صورت سنگہ وفاداری اور بہادری نہ کرتا تو بنارس مین بہی ایسی ہی واردات قتل کی ہوتی -
تہوڑے عرصہ کے بعد سردار صورت سنگہ اُس فوج کا افسر مامور ہوا جو ان آدمیون کے لانیکو بہیجی گئی
تہی جو سلطانپور سی بہاگی تہی اور کئی اور موقعون مین میدان جنگ مین اوس سی نمایان
بہادری ظہور مین آئی +

ششم جولائی کو جب وہ ایک جمعیت راجپوتون سے لڑا تہا جنہون نی بنارس پر حملہ کیا سردار صورت سنگہ
کی ران مین تلوار کا سخت زخم آیا جسکے سبب سے کئی مہینی تک چارپائی پر سوار رہا اور اوس زخم
کے سبب سے وہ اب بہی لنگ کرتا ہی +

۱۸۵۸ع کے مفسدہ کے خدمت کے جلدو مین گورنمنٹ اعلیٰ نے سردار صورت سنگہ کو ۴۸۰۰ روپیہ سالانہ پنشن عطا کی اور دوسری
ضلع گورکہپور واقع ممالک شمالی و مغربی مین ایک بہاری جاگیر اوسکو بسبیل علی الدوام بخشی اوسکو پنجاب
کو واپس آجانے کے لئی اجازت ہوئی ۱۸۶۰ع مین وہ اپنے پُرانی گہر کو مجیٹہہ مین واپس ایا اور
اکثر وہین اب رہتا ہے +

سردار مہتاب سنگھ مجیٹھیہ
منا سنگھ سنہ ۱۸۰۰ء مین مرا
دسوندھا سنگھ سنہ ۱۸۲۶ء مین مرا
بجی سنگھ
سردار امر سنگھ سنہ ۱۸۴۲ء مین مرا
سردار مہتاب سنگھ
زوجہ ۱ دختر بہاگ سنگھ قلعہ چندا سنگھ والی کی
۲ دختر اوگر سنگھ بوہیانوالہ
۳ دختر گلاب سنگھ بھنگی
سردار گوردت سنگھ سنہ ۱۸۳۱ء مین مرا
مت سنگھ سنہ ۱۸۵۰ء مین مرا
کاہن سنگھ سنہ ۱۸۲۶ء مین پیدا ہوا
ہردت سنگھ سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
بچتر سنگھ سنہ ۱۸۵۸ء مین مرا
بگا سنگھ سنہ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا
بشن سنگھ سنہ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا
پرتاب سنگھ سنہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
بہوپ سنگھ سنہ ۱۸۵۸ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

مہتاب سنگہ سردار چڑت سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا کا متوسل تہا اپنی آقا کی ہمراہ اکثر مہمون مین وہ جٹون سے لڑتا رہا اور چار ہزار روپیہ کی جاگیر عوض نوکری کے اوسنی حاصل کی سردار مہان سنگہ کی بہی وہ نوکری کرتا رہا اور جاگیر جادہا ضلع جہلم مین اوسکو ملی - جب ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کر لیا تو منا سنگہ عمر مین ضعیف ہوگیا تہا مگر اوسوقت چاق وچست تہا اور ۱۸۰۲ء کی مہم مین اوسنے خدمت کی تہی - اوس سال قلعہ چنیوٹ کے سامنی وہ مارا گیا اوس قلعہ کو رنجیت سنگہ جیا سنگہ بہنگی سے چہننا چاہتا تہا دسوندہا سنگہ منا سنگہ کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی حیات مین مرگیا تہا اور اوس کی کل جاگیر ضبط کی گئی تہی +

جب امر سنگہ کے عمر اس لایق ہوئے کہ سلحہ بند ہوا تو مہاراجہ نے اوسکو دیہات تہلانوالہ اور شیخوپور جمعے پندرہ سو روپیہ سالانہ جاگیر مین بخشی اور ڈیرہ خاص مین اوسکو بہرتی کیا اس ڈیرہ مین سکہہ امرا کی بیٹی بہرتی ہوتی تہی اور یہہ ڈیرہ کشادہ گہوڑچڑہون کا تہا - ۱۸۱۸ء مین محاصرہ ملتان مین امر سنگہ سے جو نوجوان تہا بڑی شجاعت ظہور مین آئی اور اس مہم مین اوسکی خدمات کے عوض مین اوسکو علاقہ ماجرا عطا ہوا - سال دوم مین کشمیر کی مہم کے بعد اوسکو جادہا جاگیر مین ملا جو اوسکے باپ منا سنگہ کے قبضہ مین رہا تہا ضلع شاہپور مین روکہڑیون نے مالیہ سرکار دینے سے انحراف کیا تہا اور امر سنگہ اونکی سرزنش کیواسطے بہیجا گیا اور اس مہم مین اوسکو بالکل کامیابی ہوئی ۱۸۳۴ء مین جب صوبہ پشاور صریحا ممالک خالصہ مین شامل کیا گیا امر سنگہ اوس فوج

سکے ساتھہ گیا تہا جو زیر حکم کور نونہال سنگہ اور سردار ہری سنگہ نلوہ کے پشاور کو بہیجے گئے تہی اس مہم مین
امر سنگہ باہر کی چوکیون کی خدمت مین مامور رہا تہا اور افغانون کے ساتھہ کئی سخت لڑائیان اوسنے
کین شب قدر مین جب افغانون نے ایک بہاری شبخون مارا تو بندوق کی گولی سی امر سنگہ زخمی
ہوا تہا لیکن اگرچہ حملہ ناگاہ ہوا تہا اوسنی اپنی آدمی جمع کرکے دشمن کو بہگا دیا +

جمرود کی لڑائی مین ۳۰ - اپریل ۱۸۳۷ء کو سردار امر سنگہ فوج سکہہ کے میانہ کا افسر تہا اس میانہ سپاہ
مین مہاراجہ کے اردلی کی فوج معروف بہ ڈیرہ جمعدار والہ اور ایک ہزار کشادہ سوار تہی اوس موقع
پر بڑی نمایان شجاعت اوسنی کی مگر افغان شمار مین کثیر تہے اور فوج سکہہ کو شکست ہوئی اور اونکا جرنیل
مارا گیا مہم اخیر سردار امر سنگہ کے ۱۸۴۳ء مین کچہی مین ہوئی تہی جہان کچہہ سرکشی ہوئی تہی اوس سرکشیکو
اوسنی وہان پہونچکر جلدی سی فرو کر دیا - ستلج کی لڑائی مین اوسنی کام نہین دیا اور اختتام لڑائی
مذکور کے بعد چونکہ سردار مشہور نشانہ باز تہا وہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کو تفنگ رانی سکہانے کے واسطے
منتخب ہوا تہا سال آئندہ مین وہ پنجاب سے ہردوار کے تیرتہہ کو چلا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد
وہان مرگیا +

مہتاب سنگہ ۱۸۱۱ء مین پیدا ہوا تہا اور لڑکپن ہی مین فوج سواری کشادہ مین صوبہ دار مقرر کیا گیا تہا -
۱۸۳۱ء مین مہاراجہ کے روپڑ جانے سے کچہہ پہلے وہ کرنیل بنایا گیا تہا اور امرتسر مین دو رجمنٹون کا
افسر بنکر مامور ہوا تہا ۱۸۳۴ء مین وہ اپنے باپکے ساتہہ پشاور کو گیا تہا اور اوس مہم مین برابر نمایان
خدمت کرتا رہا اوسی سال مین اوسکے برادر خورد گوردت سنگہ نے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی ۱۸۳۹ء
مین سردار مہتاب سنگہ نے زیر حکم سردار تیج سنگہ مہم افریدیان مین نوکری کی مہاراجہ شیر سنگہ نے ۱۸۴۱ء
مین امر سنگہ کو جنرل بنایا اور ۴ پلٹنون ۲۲ توپون اور ایک اکال رجمنٹ کے افسری پر پشاور مین مامور
ہوا - اوسکا طریق نسبت فوج انگریزی کے جو اوایل ۱۸۴۲ء مین کابل پر دوسری مہم پر جانیکو پشاور
مین پہونچی تہی نہایت مخالفانہ اور دشمنانہ تہا مہاراجہ شیر سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ کی قتل کے بعد

جنرل مہتاب سنگہ نے جو لاہور کو واپس آگیا تہا سندہانوالیون کے مقابلہ مین راجہ ہیرا سنگہ کو مدد دی اور
بعد صلح ہو جانیکے راجہ ہیرا سنگہ نے اوسکے طریق کو شکر گذاری سی یاد رکہا اور اُسکو بہت سا انعام دیا مگر ان
انعامون کے دینی کے سبب سے جب ہیرا سنگہ سی سب لوگ ناراض ہوگئی مہتاب سنگہ وزیر موصوف کا مخالف
ہونے سے باز نہ آیا راجہ ہیرا سنگہ اور پنڈت جلا کے خیالون کے خلاف جو سازش ہوئی تہی اُسکا مہتاب سنگہ
راز دار تہا اور جو فوج اوسکے پیچہے گئی تہی اور جسنی اوسکو قتل کیا تہا اوسمین اوسکی فوج بہی شامل
تہی اس سازش مین اوسکے ساتہہ جنرل میوا سنگہ مجیٹہیہ تہا جسکا اصل نام سلطان سنگہ تہا اور مہتاب سنگہ
کا بعید رشتہ دار تہا اور وزیر کا سخت دشمن تہا *

مہتاب سنگہ کا طریق ایک ایسی شخص کے قتل کی تدبیر کرنے مین جسکی نسبت اوسکو عقیدت کے ساتہہ دوستی کا
دعوی اور اقبال تہا اچہا نہین معلوم ہوتا ہی لیکن اوسکی نیت صاف ظاہر تہی مہتاب سنگہ معہ فوج اور تمام قوم سکہہ کے
ایک مغرور اور فاسق و فاجر نوجوان آدمی کی حکومت سے تنگ آگئی تہی جس مین سب برائیان ڈوگرون کی تہین
مگر اونکی سی نہ لیاقت تہی نہ زور اور نہ شجاعت پنڈت جلا کو جو ہیرا سنگہ کی مزاج مین دخل اور اُسپر زور حاصل
تہا اوس سی اور بہی زیادہ لوگونکو رنج اور نفرت تہی اور چونکہ ہیرا سنگہ پنڈت جلا کو نہ چہوڑتا تہا یہہ بات
ضرور تہی کہ دونو ساتہہ ہی قتل کئی جاوین علاوہ اسکے خانگی وجوہ نفرت کی بہی تہین سردار امر سنگہ مہتاب سنگہ
کے باپ نے مہم کچہی مین اپنی سپاہیون کو چار پانچ ہزار روپیہ دئی تہی کہ اوسکی سپاہیون نے قابل تعریف
خدمت کی تہی اور اوسکو امید تہی کہ سرکار سی یہ روپیہ اوسکو ملجاویگا مگر پنڈت جلانے جو یہہ بات جانتا تہا کہ جبنا
خزانہ ٹ[illegible] رہیگا اوسکو لوٹ زیادہ ملی گی اوس روپیہ مین سے کسیقدر روپیہ کا بہی دینی سے انکار کیا اس
سبب سے امر سنگہ کو ایسی نفرت اور رنج ہوا کہ اوسنی نوکری چہوڑ دی - علاوہ اِسکے خود مہتاب سنگہ بہی سکہو نکے برخلاف
گورو بابا بیر سنگہ مقابلہ مین ہیرا سنگہ کا فریب کہا گیا تہا - ملایم الفاظ اور انعام اور وعدون سے اوسکو ترغیب ہوئی
تہی اور اوسنی سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کے مقابلہ مین اپنی فوج چڑہادی تہی فریب کے سبب سے ایسا موقع ہوا کہ لڑائی کے
بغیر چارہ نہ رہا اور لڑائی کے بعد گورو سطح زمین پر حالت مرگ مین پایا گیا اور مہتاب سنگہ کے جیمین ضرور یہہ بات

آئی کہ وہ اوسکی موت کا باعث ہوا تہا - لیکن اگر اُسکا اپنا دل بالفرض صاف بہی تہا تب بھی وہ سکہون کی فوج اور قوم کے لعنت ملامت سی نہ بچا اور اوسکی برگیڈ معہ برگیڈ جنرل کورٹ صاحب کے جسکا افسر گلاب سنگہ کلکتہ تہا اور ڈیرہ چار یاری جسکا افسر جواہرل دت تہا مدت تک گوروتار کے لقب سے مشہور رہے +

مہتاب سنگہ ستلج کی لڑائی مین برابر خدمت کرتا رہا مثل بہت سے اور سکہونکے اوسکو گمان تہا کہ فتح سکہون کی ہوگی اور اوسنی خزانہ کے منشیون کو زبان دی تہی کہ دہلی کی لوٹ سے تمہارے واسطے چاندی کے قلمدان لاؤنگا +

لڑائی کے بعد راجہ لعل سنگہ نے اُسی سردار بنایا اور دونو وہ اور اوسکا بہائی گوردت سنگہ جسکو رتبہ جنرل کا مل چکا تہا پشاور مین مامور ہوئی تہی لیکن می ۱۸۴۷ء مین اوسکی بدلی ہنڈ وادنخان کو ہوئی تہی اس زمانہ مین دربار مین اوسکو رسوخ نہ حاصل تہا اور فقط ایک آدمی سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ تہا جو کسیقدر اوسکی موافق تہا مگر میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ کے سبب سے وہ موقوفی سی بچ گیا تہا جب ۱۸۴۸ء مین پنجاب کے شمال مین فساد ہوا تہا سردار مہتاب سنگہ پانچسو سوارون کے ساتہہ زیر حکم میجر نکلسن صاحب کے راولپنڈی مین متعین تہا لیکن صاحب موصوف نے اوسکے طریق کی نسبت نہایت تعریف کی تہی اوسکی فوج معہ اوسکی بہائی ہمت سنگہ کے مگر لاہور کی وفادار رہی تمام لڑائی مین اور جنگ گجرات مین سرکار انگریزی کیطرف سی لڑی ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی ذاتی جاگیر ۹۴۸۵ روپیہ کے دوپشت کیواسطے واگذار ہوئی اور ۱۸۶۲ء مین اوسکی جاگیر مین سے نصف کے نسبت علی الدوام اوسکے وارثان صلبی کے نام واگذار رہنے کا حکم ہوا +

۱۸۵۸ء مین سردار مہتاب سنگہ نے کچہہ سوار ہندوستان مین خدمت کیواسطی بہرتی کئی اور یہہ سوار زیر حکم اوسکے برادر زادہ بچتر سنگہ کے ہندوستان کو گئی تہی اس جمعیت نے اودہ مین قابل تعریف خدمت کے اور مفسدونکے ساتہہ کئی مرتبہ اونکا مقابلہ ہوا بچتر سنگہ کانپور مین ۱۸۵۸ء مین ہیضہ سی مرگیا اوسکا بہائی بچا سنگہ اوسکی رسالہ میں جمعداری کے عہدہ پر اوسکی جگہہ ملازم کیا گیا +

جنرل گوردت سنگہ ۱۸۵۳ء مین لاولد مرگیا +

مست سنگه جو فوج خالصه مین ۱۸۴۴ء مین کرنیل تها ۱۸۵۸ء مین مر گیا کاہنہ سنگه اور ہردت سنگه دونو زنده ہین کاہنہ سنگه
کے پاس ۷۴۰ روپیه کی جاگیر اور ہردت سنگه کے قبضه مین ۷۲۰ روپیه کی جاگیر ہے کاہنہ سنگه اپنے باپ کی بجاے
اپنی فوج کے افسری پر ۱۸۴۳ء مین مامور ہوا تها اور ہردت سنگه مهاراجه دلیپ سنگه کے بچهیره پلٹن کا جنرل تها
سردار مہتاب سنگه کی بود و باش مجیٹهه مین تهے مگر اوسکی مکانات لاہور اور امرتسر مین دونو جگهه ہین امرتسر مین وه
۱۸۶۲ء مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا تها مہتاب سنگه بڑا شکاری تها اور اکثر کپورتهله مین رہتا تها اسواسطے
راجه اہلووالیه سے اوسکو بہت ارتباط تها ۱۸۶۵ء مین مہتاب سنگه مر گیا اوسکے اولاد کچهه نه تهی

سردار لعل سنگہ کالیانوالہ

جیمل سنگہ

سلابی

جسا سنگہ

جی سنگہ

صاحب سنگہ

سردار فتح سنگہ کالیانوالہ سنہ [illegible]ء مین مرا

حکومت سنگہ

سدان کے سردار رنجیت سنگہ سوڑیانوالہ سے شادی ہوئی

سردار شیر سنگہ سوڑیانوالہ

بی بی اچھر دیو

کور سنگہ

سردار دل سنگہ نہیریہ سنہ ۱۸۲۳ء مین مرا

سردار عطر سنگہ سنہ ۱۸۱۵ء مین مرا

چتر سنگہ سنہ ۱۸۴۵ء مین مرا

جوالا سنگہ خورد سال مرگیا

چیت سنگہ

رام سنگہ خورد سال مرگیا

سردار لعل سنگہ سنہ ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا
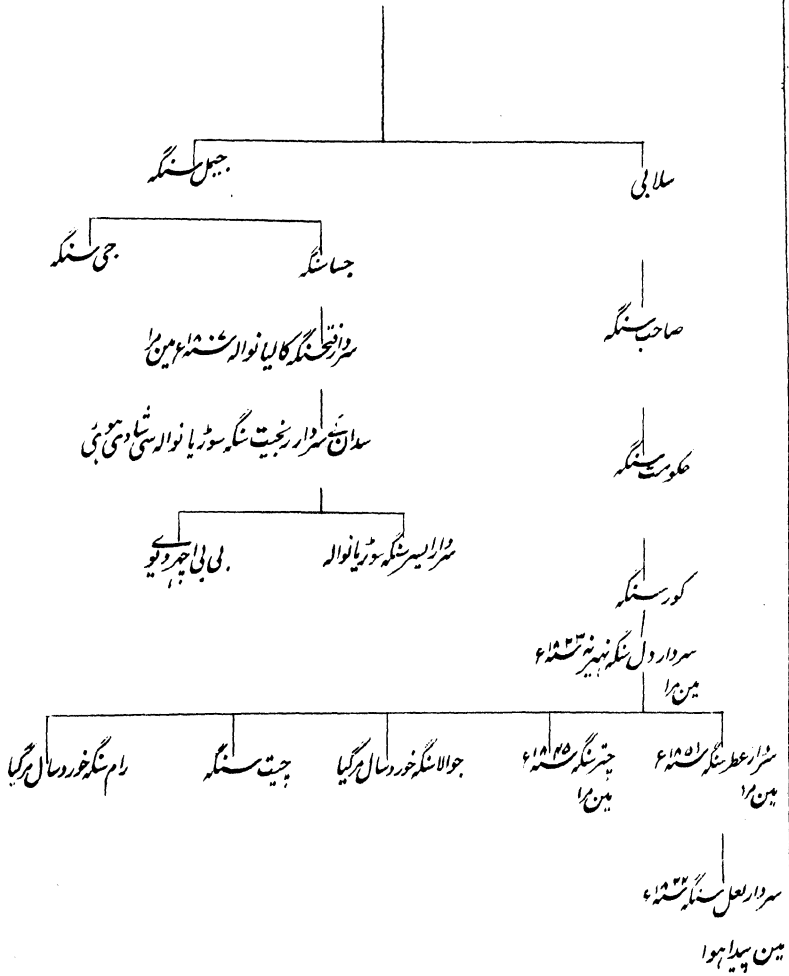
حال خاندان

سردار لعل سنگہ اپنے خاندان کا لیا نوالہ مین سی نہین ہی نہ وہ بڑی سردار فتح سنگہ کالیا نوالہ کا رشتہ دار ہی
جسکی سبب سے خاندان حال کو دولت اور اعزاز حاصل ہوا تہا فتح سنگہ کی خاندان کا حال کچہہ طول نہین ہی اور مختصر اوسکا
یہہ ہی جیمل سنگہ سردار فتح سنگہ کا دادا سند ہو جٹ تہا اور اپنی خاندان مین پہلے اوسی نے مذہب سکہان
اختیار کیا تہا وہ کالی لکہو کا متوطن تہا جو امرتسر کی متصل ہی اور سرداران چڑت سنگہ اور مہان سنگہ
کا متوسل تہا اور اونکی ذیل مین قوم چٹہہ سی ہمیشہ جنگ مین مصروف رہا کرتا تہا یہہ قوم ضلع گوجرانوالہ
کے شمالی ٹکڑہ مین آباد ہی اور چٹہہ قزاقوں نکے ساتہہ ایک جنگ مین اوسکے دو نو بیٹی جلنگہ اور جیبا سنگہ
مارے گئے تہی فتح سنگہ رنجیت سنگہ کی ملازمت مین قریب ۱۷۹۹ء کے داخل ہوا تہا اور اپنی آقا کی حضور مین
بہت شتابی سی مورد الطاف ہوا وہ بہادر اور ہوشیار سپاہی تہا اور ۱۸۰۷ء تک جو مہین مہاراجہ
نے کین تقریبًا سب مین اور ہر ایک مین اوسنی داد سپہ گری دی - وہ غلام محمد خان چٹہہ اور
جودہ سنگہ وزیر آباد اور ندہان سنگہ اٹہو کے مقابلہ پر لڑتا رہا جب مہاراجہ نے شہر لاہور پر تصرف
کیا اور اہلو والیہ اور کہنیہ سرداران کی مدد سے امرتسر کو اوسنی بہنگیون اور رامگرہون سی چہینا تو فتح سنگہ مہاراجہ
کے ساتہہ تہا جہنگ کی اور پنڈی بہٹیان کی مہمون مین وہ لڑتا رہا تہا اور یہہ بات بہت کچہہ اوسکی
صلاح کے سبب سے ہوئی کہ رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۵ء مین جسونت راے ہولکر کے ساتہہ ہو کر انگریزوں سے
مقابلہ نہین کیا فتح سنگہ کے حسن خدمت کی مدد سی انگریزون اور ہولکر مین صلح آخر کار ہوئی اور ہولکر نے سردار
مذکور کو اوسکی خدمات کے جلدو مین بیش بہا انعامات دیئی جیبا سنگہ بہنگی سی چنیوٹ کے لینے مین فتح سنگہ

نے کارنمایان کیا - در جب ۱۸۰۶ء مین احمد خان سیال سی جہنگ لیا گیا تو وہ ضلع فتح سنگہ کو ساٹہہ ہزار
روپیہ سالانہ پر اجارہ دیا گیا - مگر احمد خان نے تہوڑے عرصہ کے بعد فتح سنگہ سے معاملہ کر لیا اور فتح سنگہ
لاہور کو واپس آیا ✤

۱۸۰۶ء کے اختتام کے قریب سردار فتح سنگہ قصور کے اوپر جہان قطب الدین خان فساد کر رہا تہا بہیجا گیا تہا
یہہ پٹہان رئیس لیرانہ لڑتا رہا مگر اوسنی خوشی سی ایک لاکہہ روپیہ سرکار سکہہ کو دیکر اپنا گلا چہوڑایا
۱۸۰۷ء کے شروع مین فوج سکہہ زیر حکم خاص رنجیت سنگہ کے قصور پر چڑہی اور عرصہ تک لڑائی
کے بعد اوسکو سر کیا فتح سنگہ نے قطب الدین سی وعدہ کیا کہ اگر قلعہ قصور دیدیگا تو ممدوٹ کی علاقہ
مین امن سے رہا کرے اور اگرچہ رنجیت سنگہ نے اس اقرار کو پسند نہین کیا لیکن انہون نے سمجہا کہ اس
اقرار کو پورا کرنا اونپر فرض تہا ✤

فتح سنگہ کے جہنڈے کے نیچے بہت سی سکہہ سردار لڑنے کو نازان تہی اور جہان اور سردار ایسی تہی اون مین
امر سنگہ ٹانوالیہ دل سنگہ نہیرنہ دہنا سنگہ ملوی فتح سنگہ مٹوا درادتم سنگہ چہاچہی تہی ✤

۱۸۰۷ء مین رنجیت سنگہ نے پٹیالہ سی واپس آتے ہوئی قلعہ نرائن گڈہ کا جو سردار بہشن سنگہ کے قبضہ مین
تہا محاصرہ کیا ۱۵ دن تک قلعہ قائم رہا اور مہاراجہ کو اس توقف کے سبب بیتابی ہوئی اور فتح سنگہ
کو جو خاص افسر تہا مہاراجہ نے کہا کہ تمکو میرے پاس رہنی کا بہ نسبت اسکی کہ میدان مین فوج کو لیجاو
زیادہ شوق ہی فتح سنگہ نے اس بات سی غصہ کہا کر قلعہ پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوا اور ایسا مجروح ہوا
کہ جان بر نہ ہوا - رنجیت سنگہ اوسکے دیکہنے کو اوسکے خیمہ مین آیا اور کہتی ہین کہ فتح سنگہ نے مہاراجہ
کو صلاح دی کہ کسی جٹ کو آئندہ ریاست کے عہدہ ہائی کلان ترین پر مامور نہ کرنا یہہ بات تو
مشتبہہ ہی کہ آیا ایسی صلاح حقیقت مین دی گئی تہی یا نہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ ایسے
اصول پر کام کرتے رہے کیونکہ درحالیکہ اونکی نہائت شجاع افسر اور جنرل جٹ سکہہ تہی کونسل
مین اونکو برہمنون راجپوتون اور بلکہ مسلمانونپر زیادہ اعتبار تہا ✤

فتح سنگہ کا کوئی بیٹا نہ تہا اور رنجیت سنگہ اوسکی کل جاگیر ضبط کرلیتا تو مضائقہ نہین تہا مگر سردار کی فوت سے کچہہ رسم و رافسوس کہا کر مہاراجہ نے امرتسر مین پہونچکر بہت سنگہ پڈہانیہ کو مائی سیوان بیوہ سردار موصوف کے پاس خلعت دیکر بہیجا اور حکم دیا کہ مائی مسطورہ کو کہدی کہ جسکسیکو وہ اپنی شوہر کا وارث بناوی گی مہاراجہ منظور کرلینگی کئی سردار تہی جنکے ساتہہ فتح سنگہ کو محبت تہی اور دہنا سنگہ ملوئی اور دل سنگہ نہیرنہ کی نسبت کسی سی زیادہ محبت اوسکو نہ تہی دل سنگہ نہیرنہ اوسکا تیرایہ یعنی دہرم کا بیٹا تہا اور اوسکو بہت عزیز تہا لیکن فتح سنگہ کے ترکہ کے وارث ہونی مین نہ نصیب پر شاکر تہا نہ مہربانی پر جسپرات مت سنگہ کالی مین پونچا دل سنگہ نے اوس سے خفیہ ملاقات کی اور پانچ ہزار روپیہ وسکو دئی اور مت سنگہ نے مائی سیوان سی کہا یون توجسکو تمہاراجی چاہی نامزو کردو مگر رنجیت سنگہ فقط دل سنگہ سی راضی ہوگا اس سببسے دل سنگہ منتخب کیا گیا +

باوجود فیاضی رنجیت سنگہ کے جو اس موقع پر ظہور مین آئی بہت آدمی کہتی تہی کہ رنجیت سنگہ مدت سی اوس سردار سی خائف تہا اور اوسنی سردار کو قلعہ پر ایسی موقع پر حملہ کرنیکی جرات اس امید پر دلائی تہی کہ وہ مرجاویگا کیونکہ قلعہ کی دیوارین کہین سی ایسی شکست نہین ہوئی تہی جسنی حملہ کے کامیاب ہونے کی امید ہوتی - ایک موقع پر وزیرآباد مین رنجیت سنگہ نے فتح سنگہ سی کہا تہا کہ اپنی فوج ایک طرف کرے تاکہ مہاراجہ دیکہی کہ کتنی فوج اوسکے ساتہہ ہی جب حکم دیا گیا تو ساری فوج بڑے سردار کا لیانوالہ کی طرف چلی گئی اور رنجیت سنگہ نے اپنے آپ کو بالکل تنہا دیکہا اور اوسکو بہت غصہ اور غم اس سببسے ہوا اسبات کو رنجیت سنگہ کبہی نہین بہولا نہ اُس سردار کو عفو کیا جسکا زور فوج پر اسقدر تہا +

دل سنگہ نہیرنہ کا خاندان ابتدا مین کڑیال علاقہ شیخوپورہ مین رہتا تہا اور قوم سے نہیرنہ یعنی ناخن تراش تہا کہتی ہین کہ ایک بزرگ اس خاندان کا جو ورک جٹ تہا رای دونجیند قوم جنڈے نہیرنہ کی دختر پر عاشق ہوگیا تہا اور اوسکو بہگالے گیا تہا اور تب سے لقب نہیرنہ اس خاندان کا

چلا آتا ہی مگر یہہ بات جہوٹ ہی اور فقط اوسوقت سی ایجاد ہوئی تہی جب سی اس خاندان کو فروغ حاصل ہوا
دل سنگہ جٹ کی اولاد مین نہین تہا صاحب سنگہ نہیرنہ بہگوان سنگہ کا رفیق تہا اور جری اور کامیاب لوٹیرا
مشہور تہا جب چڑت سنگہ صاحب زور ہوا دونون صاحب سنگہ اور بہگوان سنگہ اوسکے ساتہہ ملگئے اور
جب اوسنی علاقہ پنڈ دادنخان کو فتح کیا تو بہگوان سنگہ نے تیسری حصہ کا دعوی کیا چڑت سنگہ کو تیسرا
حصہ دینا پسند نہوا اور اس یقین پر کہ صاحب سنگہ کا اوسکو بہروسا ہوسکتا تہا اوسنی اپنی آزردہ دوست
سے نجات حاصل کرنیکا تہیہ کیا تہوڑے عرصہ کے بعد تینون آدمی شکار کہیلنے کو گئی اور اتفاقا ایک
صحرائے خوک جو قریب دوڑ کر گذرا چڑت سنگہ نے پکار کر کہا اسکو بچکر نہ جانی دینا صاحب سنگہ نے جو ان
الفاظ کے معنے خوب سمجہتا تہا بہگوان سنگہ کو گولی کی ضرب سی مار دیا اس خدمت کیواسطے اوسکو جاگیر
کا انعام ملا اوسکا بیٹا حکومت سنگہ اور اوسکا نبیرہ گورسنگہ دونو سکرچکیہ سردارونکے ملازم تہے لیکن
یہہ آدمی کچہہ مشہور نہ تہی +

سردار دل سنگہ بہادر اور لایق آدمی تہا اور سردار فتح سنگہ کالیانوالہ جسکے زیر حکم وہ لڑا کرتا تہا
اوسکو بہت عزیز سمجہتا تہا فتحسنگہ کی وفات کی وقت دل سنگہ کی جاگیر قریب ۶۸۰۰۰ روپیہ کی تہی
مگر جب جاگیرات کالیانوالہ بہ استثناء جاگیر ستر ہزار روپیہ کی جو مائی سیوان اور فتح سنگہ کے دختر کی اولاد
کے نام دی گئی تہی اوسکی پاس آئین تو اوسکی جاگیر بہ تعداد ساڑہی تین لاکہہ روپیہ کی تہی اکثر
سردار جو فتح سنگہ کے زیر حکم لڑا کرتے تہی آیندہ دل سنگہ کے زیر حکم لڑا کئی اور یہہ نہیر نہ سردار لڑائی
مین ایسی ہی داد شجاعت دیتا رہا جیسی بڑی بڑی سردار قوم جٹ کی بہادری کرتی تہی -
قصور اور ملتان اور کشمیر اور ڈیرہ اسمعیل خان کی مہمون مین دل سنگہ کی خدمات ایسی تہین
کہ جنسی اوسکو فخر تہا +

سنہ ۱۸۱۴ء مین دل سنگہ معہ رام دیال دیوان محکم چند کے پوتے کے دس ہزار فوج کی جمعیت کی ساتہہ
بہیجی گئی کہ ننذن سہر کی راہ سی کشمیر کو بزور شمشیر جا دبین اور رنجیت سنگہ خود پونچہ کی راہ سے

روانہ ہوئی اس جمعیت کے مقابلہ پر غنیم کی جو جمعیت آئی تعداد مین بہت زیادہ تہی اور غنیم نے اس جمعیت کو گہیر لیا اور فقط اس سبب سی بلا ازار واپس آنی دیا کہ عظیم خان کو دیوان محکم چند کے ساتہہ دوستی تہی موسم بہار ۱۸۱۵ء مین پہر رام دیال کے ساتہہ دل سنگہ نے ملتان اور بہاولپور کے علاقون کو تباہ کیا ہر شہر سے جرمانہ اور چٹیان وصول کرتا گیا اور اوسی سال کے اواخر مین وہ بہمبر اور راجوری کے سردارون کے مقابلہ پر بہیجا گیا اوسنی اونکو مطیع کیا اور شہر راجور کا بڑا حصہ جلا دیا یہہ سردار ۱۸۲۳ء مین بموجب قول اوسکے گہر کے آدمیون کے ہیضہ سی مرا مگر روائت جس کا زیادہ یقین ہی یہہ ہے کہ یہہ سردار اس سبب سے کہ اوسکے فوج اچھی کارگر نہ تھی اور مہاراجہ نے اوسکو سخت ملامت کی تہی زہر کہا کر مر گیا اوسکی جاگیر اوسکے بڑی بیٹی عطر سنگہ کو ملی +

۱۸۳۴ء مین عطر سنگہ زیر حکم کنور نونہال سنگہ کی پشاور کو بہیجا گیا تہا - وہان دیوان جالکرائی نی جو شہزادہ کا دیوڑہی والہ اور مصاحب تہا بعضی سردارون کو جنکی عادت یہ تہی کہ زیر حکم عطر سنگہ کی لڑا کرتے تہی اپنی طرف ورغلا کر لیا - اور وہ اپنی اپنی سپاہ لیکر اونکی طرف گئی اس سبب سی عطر سنگہ بلا اجازت فوج چہوڑ کر مہاراجہ کے حضور مین فریاد کرنیکو لاہور مین آیا اوسکی اچھی طرح مدارات نہین ہوئی اور حکم ہوا کہ بلا توقف اپنے فوج کے ساتہہ ہوتی مین جا کر شامل ہو عطر سنگہ نے انکار کیا اور مہاراجہ نے بہ استثنا رخاندانی ملک کا لہ جمعی ساڑہے تین ہزار روپیہ اور حمید پور جمعی ساڑہی سات سو روپیہ کے اوسکی کل جاگیرات ضبط کر لین +

یہہ حال مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات تک رہا اونکی بعد کہڑک سنگہ نے ۱۲۷۵۰ روپیہ کے جاگیر بلا معاوضہ نوکری واپس کردیئ اور مہاراجہ شیر سنگہ نے عطر سنگہ کے گنگا سی واپس آنے کے بعد جہان وہ مہاراجہ کہڑک سنگہ اور کنور نونہال سنگہ کی ہڈیان لیکر گیا تہا پنڈی گہیب ور میروال مین ۲۰۰۰۰ روپیہ کی جاگیر عطا کی یہہ جاگیر بشرط نوکری دینی دو سو سوارون کے عطا ہوئی اور اوسمین دو ہزار روپیہ کے جاگیر اوسکی فرزند لعل سنگہ کے نام کے داخل تہی عطر سنگہ لاہور اور اضلاع گرد و نواح کا عدالتی مقرر ہوا اور اوسکو پنڈیوالہ سواران کشادہ کے جو پہلے ملکہا سنگہ پنڈیوالہ نے بہرتی کئی تہی افسری ملی جب تک جواہر سنگہ وزیر ہوا اوسکی جاگیرات مین تغیر و تبدل نہین ہوا اوسوقت عطر سنگہ

نے عرض کی کہ اگرچہ پنڈی گھیب کی فرضی جمع ۶۵۰۰۰ روپیہ ہے لیکن پچاس ہزار روپیہ سی زیادہ وصول نہین ہوتا ہی
اور اوسکی عوض مین علاقہ چونیان ڈھنڈیانوالی اور لہدیان جمعی ساٹھہ ہزار روپیہ کا ملا +

جب جواہر سنگہ کے حکم سے کنور پشاورا سنگہ قتل ہوا اُسکی بعد فوج نے وزیر کے طریق سی نہایت غضب مین آکر اوسکی
قتل کی نیت کر لی اور سرکار لاہور کی اطاعت سی دست بردار رہی ۹ ستمبر کو سردار عطر سنگہ کو رانی جندان نے دیوان
دینا ناتھ اور فقیر نورالدین کے ہمراہ فوج کے پاس میانمیر کو اسواسطی بہیجا کہ اونکو سمجہا کر راہ راست اور واجب پر لاوین
مگر اونکی صلاح کو فوج نی نہ مانا فقیر کو اونہون نے رخصت کر دیا مگر دیوان دینا ناتہہ اور عطر سنگہ کی اونہون نی توہین
کی گالیان دین اور اونکو لشکر مین قید کر لیا مگر بعد قتل وزیر کے ۲۲ ستمبر کو فوج نے جو رانی سے ہمیشہ خوف
کرتے تھے اونکو لاہور کو اسواسطے بہیجا کہ مصالحت کرا دینے مین ساعی ہون +

سردار عطر سنگہ ۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء مین ستلج کی لڑائی مین برابر خدمت دیتا رہا اور پہیرو شہر کی لڑائی مین اوسکا بہای
چتر سنگہ قتل ہوا +

ستمبر ۱۸۴۶ء مین عطر سنگہ کو حکم ہوا کہ فوج خالصہ مین جو کشمیر کو وہان کی سرکشی کے فرو کرنیکے واسطی جاتی تہی شامل ہو
لیکن اگرچہ متواتر حکم ہوئی اوسنی خبر بہی نہ لی اور اپنی گہر مین متصل امرتسر اپنی برادرزادے کی شادی کرنے کے
بہانے سی بیٹہا رہا اوسکی اس طریق کے سبب سے اوسکی جاگیرات ضبط کی گئین مگر تہوڑے عرصہ کے بعد پہر واپس دی
گئین اور اُسکے مقدار ۱۱۱۸۰۰ روپیہ مقرر کی گئی دسمبر ۱۸۴۶ء مین جو کونسل مقرر ہوئی اوس مین عطر سنگہ بہی داخل
ہوا اور اس منصب پر تا وقت ضبطی ملک پنجاب ممتاز رہا +

جب اپریل ۱۸۴۸ء مین پہلی ہی ملتان کے فساد کی خبر پہنچی اوسکو وہان جانیکا حکم ہوا اور جتنی غیر آئین فوج
تہی اُسکی افسری اُسکو ملی جب رزیڈنٹ لاہور نے دیکہا کہ اُس موسم مین فوج گورہ کا بہیجا جانا خلاف مصلحت
تہا تو عطر سنگہ معہ اور سرداروں کے واپس بلایا گیا مگر پیچہے راجہ شیر سنگہ کے ہمراہ بہ افسری فوج سوار
وہ ملتان کو گیا +

اس سردار کو اوس فوج پر جسکا وہ افسر تہا کچہہ زور نہ حاصل تہا وہ ضعیف العقل اور متلون مزاج تہا اور اگرچہ

اوسکی اپنی نیت اچھی تہی مگر وہ اس قابل نہ تہا کہ اپنی فوج کو جادہ فرض پر قائم رکہہ سکتا روز بروز فوج زیادہ سرکش ہوتی گئی اور جوق جوق دیوان مولراج کیطرف جاتے رہی آخر کار تینون سکہہ جنیرلون سردار عطر سنگہ راجہ شیر سنگہ اور سردار شمشیر سنگہ نے باتفاق میجر اڈورڈس صاحب و منظوری جنرل وش صاحب کی یہہ تجویز کی کہ فوج کو ایسی موقع سی جہان انکو بڑی ترغیب ہوتی تہی یعنی ملتان سی کہین اور بہیجدیا جاوی - سردار عطر سنگہ کی فوج کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ تولنبہ مین مقیم رہی اور خدمت اوسکو یہہ بتائی گئی کہ راستہ کو محفوظ رکہی مگر پہلے اس سی کہ فوج حرکت مین آوی ساری فوج سکہہ سرکش ہوگئی اور جب راجہ شیر سنگہ فوج مین آکر شامل ہوگیا تو ملتان کو چلے گئی سردار عطر سنگہ کہوڑے پر سوار ہوکر میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین جا ملا اوسکے فرزند لعل سنگہ کو فوج لیگئی مگر اوسنی تہوڑی عرصہ کے بعد فوج مین سی بہاگ کر نکل جانی کی تجویز کرلی اور میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین وہ بہی شامل ہوگیا +

جون ۱۸۴۸ء مین لعل سنگہ پانسو سوارونکی افسری پر حسن ابدال کو بہیجا گیا تہا اور وہان سوم مئی ۱۸۴۹ء تک رہا اُسوقت اُسکو حکم ملا کہ جو فوج راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ ملتان کو جاتی ہی اوسکے ساتہہ جا ملی - جب دیوان شنکر عدالتی بٹالہ مفسدونمین شامل ہوگیا سردار لعل سنگہ اوسکی جگہہ مقرر ہوا اور قریب تین مہنی تک اپنی عہدہ پر تاوقتیکہ ریاست سکہان قایم رہی مامور رہا +

ضبطی ملک پنجاب پر کل ذاتی جاگیرات سردار عطر سنگہ کی جو تعداد مین ۴۷۵۰۰ روپیہ کی تہی اوسکی حین حیات واگذار ہوئین اور چہارم جاگیر کی نسبت یہہ حکم تہا کہ لعل سنگہ اور اوسکے ورثائینکے نام علی الدوام واگذار رہی - سردار لعل سنگہ کی جاگیر جمعی ۲۷۰۰ روپیہ سال کی جو چند روزہ ۱۸۴۸ء کے عطا تہی ضبط ہوگئی مگر اوسکو گذارہ نقد ۴۰۰ روپیہ سالانہ اوسکے باپ کی جاگیر مین سی جسکے ساتہہ اوسکا تنازع تہا دیا گیا +

سردار عطر سنگہ دسمبر ۱۸۵۱ء مین فوت ہوا اور تین حصہ اوسکی جاگیر کے ضبط ہوئی فروری ۱۸۵۲ء مین لعل سنگہ کے نام دوامی جاگیر کے مقدار ایزاد ہوکر ۱۵۰۰ روپیہ سال کے مقرر کی گئی - لعل سنگہ کے عمر ۵۰ سال کی ہی اور کالہ مین متصل امرتسر رہتا ہی اوسنی چار شادیان کی ہین مگر اوسکی اولاد نہین ہی +

علی رضا خان قزلباش

سردار نوروز علی خان

سردار علی خان

سردار گل محمد خان — ہدایت خان — سردار علی محمد خان

علی اکبر خان — علی جان خان

محمد حسن خان — محمد حسین خان — حاجی محمد خان — علی رضا خان — محمد رضا خان — محمد تقی خان

نوازش علیخان — ناصر علی خان — نثار علی خان

محمد ہاشم خان — محمد زمان خان — عبداللہ خان — محمد باقر خان — دختران

فتح علیخان — برکت علی خان

محمد عظیم خان
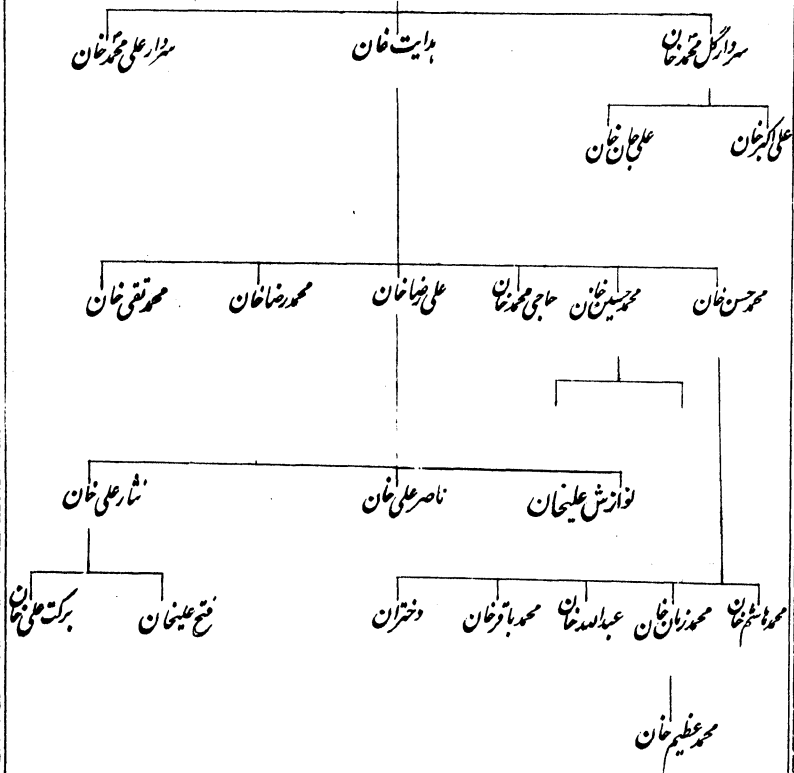
حال خاندان

سردار علی خان علی رضا خان کے دادا نے اول صوبہ شیروان کو چھوڑا اور یہ صوبہ بحیرہ خضر کے مغرب کی سمت تحت واقع ہی اور اب یہہ علاقہ ممالک روس مین شامل ہی اس صوبہ مین سردار علیخان کا خاندان جو قزلباش ترک تہا کئی پشت سی رہتا تھا اور وہان اس خاندان کو حکومت حاصل تھی جب ۱۷۳۸ء مین نادر شاہ نے غلزیون کو نکال کر اور خراسان پر تصرف کر کے ہندوستان پر یورش کی تو وہ بادشاہ علی خان اور دیگر عمایدِ قزلباش کو اپنی ساتھ لیگیا اس سبب سے کہ اوسکو خوف تھا کہ اوسکے پیچھے یہہ لوک فساد نہ کرین ✤

علی خان ساری مہم مین خدمت کرتا رہا اور ہندوستان سی واپس ہو کر نادر شاہ نے اوسکو ناظم قندہار مقرر کیا اور دیگر عمایدِ قزلباش کو کابل اور پشاور مین مناصب جلیلہ ملے اس سبب سے مملکت ایران کو بہت نفع ہوا کہ ان مفسدہ پرداز لوگون سے خالی ہوگئی اور آٹہہ سال تک تا وقتیکہ نادر شاہ قتل ہوا اور احمد شاہ دُرانی کا زور ہوا امن رہا - احمد شاہ نے قندہار مین ۱۷۴۷ء مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اگرچہ وہ گروہ قزلباش پر ہرگز اعتماد نرکھتا تہا مگر اوسکو اتنا زور نہ تہا کہ اس فرقہ کا مقابلہ کرتا اور اُسنے اس فرقہ کے اعلی رئیسون کو جاگیرات اور فوج کی افسری دی ✤

علیخان نے ضلع ہزارہ جو جانب شمال قندہار ہے حاصل کیا - اور ایک قوی جمعیت کے زور سے گرد نواح کے ملک کو ہرات کے قریب تک زیر کیا ۱۷۶۱ء مین جو احمد شاہ کے ہندوستان پر اخیر مہم ہوی اوسمین علیخان شاہ موصوف کے ساتہہ تہا اور پانی پت مین جو بادشاہ کو بڑی فتح حاصل ہوئی جس سی مرہٹون کی ریاست کا زور ٹوٹ گیا اُس فتح مین علیخان شریک تہا - علیخان کی شجاعت اور اثر کے سبب سے جو اس فتح مین ظہور مین آئی احمد شاہ کے دلمین رشک پیدا ہوا اور بادشاہ نے افغانستان مین واپس پہونچکر اوسکے جاگیرات اور افسری فوج چہین لینی چاہی مگر علیخان پر جو صریح زور کیا گیا اُس سے کچھ سود نہوا علیخان نے مقابلہ کر کے

اپنی بات قائم رکھی اور آخر کار احمد شاہ نے ناچار ہوکر اُسکے چند نوکرون کو روپیہ کی طمع دیکر ۱۷۶۰ء
مین اوسکو مروا ڈالا - اپنی باپ کی وفات کے وقت سب سے بڑا بیٹا علیخان کا گل محمد نامی فقط چھہ برس کا عمر مین
تہا اور علاقہ مین بہت بدنظمی ہوگئی - علیخان کی بیوہ نے اپنی حکومت چند سال تدبیر سے قائم رکھی مگر آخر کار علاقہ
کو کئی سر خود آپسمین لڑنے والے سردارون نے تقسیم کرلیا ان رئیسون مین فقط اس بات پر اتفاق تہا کہ تیمور شاہ
سی جو احمد شاہ کے بعد کابل مین تخت نشین ہوا تہا سب کو نفرت اور عداوت تھی - جب علیخان کے بیٹی بالغ
ہوئی اُنہون نے بزور شمشیر اپنے خاندان کے علاقہ کے جزو کثیر پر تصرف کرلیا - اور تیمور شاہ نے اوسکو
راضی رکہنا مصلحت سمجہکر گل محمد خان کو قندہار کو بلایا اور اوسکی عزت اچھی کی اور خطاب سرداری اسکو
عطا کیا ؛

ہدایت خان علی رضا خان کا باپ شاہ زمان کے ساتہہ ۱۷۹۷ء مین لاہور کو آیا تہا اور کئی مہینے وہان رہا -
کابل مین واپس جاکر اُسنے اسد خان برادر امیر دوست محمد خان سی املاک بدل لئین - ۱۸۱۳ء مین علی محمد خان سب سے
چھوٹا بہای چار ہزار سپاہ لیکر فتح خان اور اوسکے بہای محمد عظیم خان کے ساتہہ کشمیر کی مہم پر گیا جسمین کامیابی
ہوئی - اور وہان فوج مین اوسکو اونچا عہدہ ملا جسپر وہ آٹھہ سال تک ممتاز رہا آٹھہ برس کے بعد کابل کو
واپس جاکر اُسنی بشراکت ہدایت خان اپنی خاندان کی جایداد پر تصرف کیا اور ۱۸۳۵ء مین مرگیا اوسکے
دو بیٹی علیجان خان اور علی اکبر خان تھی چھوٹا بیٹا تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اور علی جان خان اپنی باپ کے
حصہ پر قابض ہوا اور اب تک کابل مین وہ جایداد اُسکے قبضہ مین ہے

ہدایت خان نے ۱۸۳۶ء مین وفات پائی اور چھہ بیٹے چھوڑ کر مرا جن مین سے سب سے بڑی بیٹی محمد حسن خان نے
وزیر فتح خان کے زیر علم مراتب خان کے لڑائی مین خدمت کی جب اُسکے آقا کی آنکھین شہزادہ کامران نے
نکلوا ڈالین تو وہ کہن دل خان اور شیر دل خان کے ساتہہ قندہار کو گیا اور چند سال وہان رہا اور پھر پیچھے
اپنے چچا کے ساتہہ کشمیر کو گیا - کابل مین جب وہ واپس آیا تو اپنے بہای علی رضا خان کے ساتہہ رہتا رہا اور
مہم افغانستان مین سرکار انگریزی کے اچھی خدمت کرتا رہا - محمد حسین خان محمد حسن خان کے دوسرے بہای کو محمد عظیم خان

بہت عزیز رکھتا تہا اور محمد عظیم خان کے ریاست مین کشمیر مین عہدہ عالی پر ممتاز تہا - عظیم خان کے مرنے کے بعد
حسین خان کابل کو واپس گیا اور دوست محمد خان کی نوکری اختیار کی ۱۸۳۳ء مین وہ عرب کو حج کیواسطے
گیا اور چند سال وہان رہا اب وہ کابل مین رہتا ہے - تیسرا بہائی حاجی محمد خان ہے جو عظیم خان کی موت
اور دوست محمد خان کے رئیس ہونیکے بیچ مین حبیب اللہ خان والی کابل کا وزیر تہا - جب دوست محمد خان
حاکم ہوا تو حاجی محمد خان حج کو چلا گیا اور وہان سے واپس اکر علی رضا خان کے ساتھہ رہتا رہا

علی رضا خان ہمیشہ اپنی موروثی علاقہ مین رہا کرتا تہا کابل مین اس قسم کی جایداد کو زرخرید کہتے ہین مگر علی رضا خان
کو فوج مین نوکری دینی پڑتی تہی - جب سرکار انگریزی کی فوج شاہ شجاع کے ساتھہ ۱۸۳۹ء مین اول کابل مین
داخل ہوئی علی رضا خان جسکا شہر مین بہت رشد اور رسوخ اور زور تہا محکمہ کمسریٹ کا گماشتہ اعلی مقرر
ہوا اس عہدہ پر اوسکا طریق بائستہ رہا اور غلہ یا باربرداری کے بہم پہونچانے مین کبہی بھی وعدہ کے ایفاء
مین مقصر نہین رہا - جب مفسدون نے انگریزی چہاونی کا محاصرہ کرلیا علی رضا خان سرکار انگریزی کیطرف
مستقل رہا اور فوج کو رسد اور کپڑا بہم پہونچاتا رہا - جب صاحب لوگ اور میم صاحبان اسیر ہوے علی رضا خان
نے اونکی قید کی سختی کم کرنے مین اور اُنکی مخلصی کے واسطے نہایت درجہ کی کوشش کی اُنکے محافظ محمد شاہ خان
غلزی کو علی رضا خان پانچسو روپیہ ماہوار دیا کرتا تہا اور علاوہ اسکے عملہ ماتحت کو روپیہ دیا کرتا تہا تاکہ قیدیون
کے ساتھہ اچھی طرح سلوک کرنے دین اور اونکے پاس روپیہ اور کہانا اور پوشاک پہونچا دیا کرین اور اونکی اہانت
یہانتک ہی ختم نہوی بلکہ اوس نے روپیہ دیکر قریب ایکسو ہندوستانی سپاہیون کو غلامی سی بچایا اور
جب تک کہ فوج انگریزی مرتبہ ثانی کابل مین داخل ہوی انکو اپنی گہر مین خفیہ رکھا *

جب محمد اکبر خان نے اسیرون کو ہزارہ اور بامیان کے راہ خلم کو بہیجدیا علی رضا خان نے جسکو موروثی
زور اُسملک مین حاصل تہا رئیسان ہزارہ کو روپیہ دیکر اسباب کی ترغیب دی کہ اسیرونکو پہاڑونکو نہ لیجانے
دین بلکہ اُسنے اپنی آدمی مرتضی شاہ کو بہت سا روپیہ دیکر اس غرض سی بہیجا کہ صالح محمد خان کو جسکی حراست
مین اسیر جاتی تہی روپیہ دیکر اپنی جانب کرلی علی رضا خان کے زور سے اور اوسکے بہت سا روپیہ خرچ کرنیکے

سبب سے یہہ بات حاصل ہوی کہ قیدی نکل آی اور جنرل پولک صاحب کی فوج سی آملے جو اُنکی کمک کے واسطے بھیجی گئی تھی -
جب اکبر خان جنرل پولک صاحب پر حملہ کرنے کو بڑہا علی رضا خان نے سرداران قزلباش کو انگریزون کی جانب
کرلیا چنانچہ لڑائی سی پہلی اونہون نے محمد اکبر خان کو چہوڑ دیا اور اوسکی شکست کے بعد اونکی عداوت کی سبب سے اکبر خان کو
کابل مین واپس جانے مین خوف ہوا اور پہاڑ کے ملک مین سی گذر کر وہ ترکستان کو چلا گیا - جب افواج سرکار انگریزی
ہندوستان کو واپس آئین تو علی رضا خان اونکے ساتہہ آیا اوسکے طریق کے سبب سے محمد اکبر خان اور بارکزئیون کو اُس
سی سخت عداوت اور تنفر ہوگیا تہا اور کابل مین اوسکو اپنی جان کے بچنی کی امید نہ تھی *
اُسکے املاک جسکی قیمت قریب تین لاکہہ روپیہ کے تہی ضبط ہوگئی اسکے مکانات مسمار کردئے گئی اور اونکے مصالح سی
اکبر خان نے دو مکان اپنی واسطے تعمیر کرلئے *
غرضکہ یہہ تفصیل خشک علی رضا خان کی خدمات کی ہی جن سی نہایت بیغرضی اور شرافت اور مردی پائی جاتی ہے اپنی
جان کو خطر مین ڈالکر اور اپنی دولت حیثیت اور جایداد موروثی کہوکر علی رضا خان تہا جیسا شایان مردمی ہے
اوس جانب کے حفاظت مین قائم رہا جسکی اطاعت کا اُسنی وعدہ کیا تہا - مگر اسنی اور اوسکے خاندان نے سرکار
انگریزی کے ہندوستان مین بھی ایسی ہی اچھی خدمت کی ہی جیسی افغانستان مین کی تھی - ستلج کی
لڑائی مین وہ اپنی بہائیون اور ساتہہ سوارون اپنی قوم کے ساتہہ لشکر انگریزی مین شامل ہوا کہ بہت سی آدمی
اُسکے ساتہہ جلا وطنی مین شریک ہوئی تھے اور مدکی پہیرو شہر اور سبھراؤن مین لڑتا رہا چار سوار اوسکے مارے
گئے ۱۸۴۶ع مین وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے ہمرکاب کانگڑہ اور کشمیر کو گیا اور ۱۸۴۹ع الغوی کے مفسدہ
مین اپنی خواہرزادہ شیر محمد کے زیر حکم اوسنے خدمتگذاری کے واسطے سو سوار دئے جون ۱۸۵۷ع مین جب
سرکار انگریزی کو نہایت درجہ کی ضرورت تھی علی رضا خان نے بخوشی خود ایک رسالہ سوارون کا
دہلی مین خدمت کیواسطے دینی کی درخواست کی چنانچہ اوسنی ایسا ہی کیا اور چونکہ اوسکا اپنا لاہور مین رہنا
مناسب تہا اوس رسالہ کو زیر حکم اپنی برادران محمد رضا خان اور تقی خان کے روانہ کیا اس رسالہ کے بھرتی کرنے کے
وقت اوسنی سرکار سی جسکو ایک روپیہ کی اوسوقت ضرورت تھی روپیہ کی امداد نہ چاہی اپنی خرچ سی اور اپنی مال و مکان

کو جولاہور مین تھی رہن رکھکر اُسنی رسالہ مرتب کیا اور علاوہ اپنی بہائیون کے اُسکے ساتھ اپنے برادرزادہ عبداللہ خان محمد ہاشم خان محمد زمان حسان غلام حسن خان اور شیر محمد خان کو بہیجا یہہ رسالہ ہوڈسن صاحب مشہور و معروف صاحب کے سوارون مین جاکر شامل ہوا اور علی رضا خان کا بھرتی کیا ہوا رسالہ ساری لڑائی مین جہان کہین یہہ شجاع رسالہ بہیجا گیا لڑتا رہا اور ہمیشہ اوسکی بہادری نمایان رہی +

کاش گنج مین محمد تقی خان بہادرانہ لڑتا ہوا کئی مفسد اپنی ہاتہہ سی قتل کرنے کے پیچھے مارا گیا - محمد رضا خان علی رضا خان کا دوسرا بہائی اپنی ہیگر رجمٹ مین نہایت بہادر سپاہیون مین گنا جاتا تہا محمد رضا خان ملواور شمس آباد مین دو دفعہ زخمی ہوا دو گہوڑے اُسکے نیچے مارے گئی اور لڑائی مین جسجگہہ چپقلش اور اندیشہ زیادہ ہوتا تہا اوسی جگہہ محمد رضا خان نظر آتا تہا لڑائی کے بعد اوسکو سردار بہادر کا خطاب ملا اور جو پنشن اوسکے دو سو روپیہ ماہوار کے تھے بسبیل علی الدوام مقرر ہوے محمد رضا خان لڑائی کے بعد لکھنو کو رخصت لیکر گیا تہا وہان جاکر فوت ہوگیا - اُسکا بیٹا رضی علی خان اپنے عمو کے ساتھہ لاہور مین رہتا ہے

علی رضا خان لاہور مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا تہا اور شہر مین اسکو جیسے بہت زور اور رسوخ حاصل تہا اور اوس زور کو ہمیشہ نیک طور پر کام مین لایا - کابل سی واپس آنیکے بعد اسکو آٹھہ سو روپیہ ماہانہ پنشن ملی تہی اور اُسکے بہائی محمد رضا خان کو دو سو روپیہ ماہانہ مفسدہ کے بعد اوسکو ۱۴۷ دیہات کے تعلقداری بہڑایچ واقع ملک اودہ مین جمعی ۲۱۵ ہزار روپیہ سالانہ ملی ۱۸۶۴ء مین علی رضا خان کو خطاب نواب ملا اور اُسکے بہتیجونکو جنکا ذکر اوپر ہوا جنہون نے مفسدہ مین اچھی خدمات کین خطاب سردار بہادری ملا ہی - نواب علی رضا خان نے جون ۱۸۶۵ء مین وفات پائی اور نوازشعلیخان اسکے فرزند کلان کو خطاب نواب عطا ہوا

علی رضا خان کے تین فرزند ہین جنمین ۱۸۴۸ء مین اوسوقت جب پشاور مین فوج سکہ سرکش ہوئی میجر جارج لارنس صاحب بہادر کے ساتھہ پشاور مین تہا نوازشعلی خان میجر صاحب موصوف کے ساتہہ وقت اخیر تک رہا اور اوسکے وفاداری کے سبب سے اُسکا مکان اور اسباب جو پشاور مین تہا وہ ضایع ہوگیا - تیسرا بیٹا نثار علیخان اودہ کے املاک کے اہتمام مین ہے اسجگہہ اُسکو منصب آنریری اسسٹنٹ کمشنر ملا ہی اور اوسکے طریق سی حکام کو کامل رضامندی

حاصل رہی ہی - نواب نوازشعلیخان شہر لاہور مین آنریری مجسٹریت کے منصب پر ممتاز ہے +

نواب علی رضاخان کی وفات کے بعد انکی ایک بیوہ زندہ تہی گورنمنٹ سے اُسکے واسطے دو سو روپیہ ماہوار پنشن تاحین حیات منظور ہوئی تہی مگر بعد ازان یہہ تجویز ہوئی کہ رکہہ کہمبہ واقع ضلع لاہور عوض پنشن مذکور کے اس خاندان کو دوام کے واسطے عطا ہوئی ہے ملکیت بہی اونکو دی گئی ہے اور جمع سرکار بہی بابت اوس اراضی کے نہین لیجاتی شرائط اس عطا کے یہہ ہین کہ بالفعل اس جائداد کا قابض نواب نوازشعلیخان ہے اسکے بعد ناصر علیخان اور ناصر علیخان کے بعد نثار علیخان سب سے چہوٹا بہائی نثار علیخان کے بعد خاندان مین جو فرزند حسب پسند باقی اشخاص خاندان کے اس جائداد پر قابض ہو گا اور پرورش کل خاندان کی اُسکے ذمہ ہو گے

نواب نوازشعلیخان نے اِس رکہہ کے آباد کرنے مین بہت کوشش اور صرف کیا ہے

اسطرح پچیس برس سی نواب علی رضاخان اور اوسکا خاندان سرکار انگریزی کے ایسی عقیدت سے خدمتگذاری کرتا رہا ہے جسکے ارادت مین کچہہ بہی کلام نہین اور جسمین خود غرضی کا لوث نہین ہی - پیدایش سی علی رضاخان رعیت سرکار انگریزی نہین تہا مگر ساری ہندوستان مین کوئی خاندان ایسا مشکل ہوگا جسنے باوجود اسکے کہ سرکار انگریز کے نسبت اوسکو احسانات کے جلد دینا یا فرض سمجھکر ارادت واجب ہو سرکار موصوف کے واسطے ایسی شرافت کے ساتھ جان اور ہر شی کو جس سی زندگی کا خط ہوسکتا ہی خطرہ مین ڈالا - جب تک کہ مہم کابل معہ اُسکی صدمات سخت کی جو فوج سرکار انگریزی پر پڑی یاد رہیگی جب تک کہ ۱۸۵۷ء کے مصائب و آلام اور فتح اور نصرت کے جلال اور عظمت کی انگریزون کے گہرون مین کہانی رہینگی تب تک علی رضاخان اور اوسکے خاندان کا نام سب اہل انگریزون کو ممنونی اور قدر کے ساتہہ یاد رہیگا +

حاشیہ قزلباشونکا اب بہی کابل مین بڑا زور ہی جہان وہ آٹہہ یا دس ہزار شمار مین ہین - اُنکا محلہ شہر کے جنوب و مغرب کیطرف جدا ہی اور بہت مضبوط ہی اور اُسکا نام چنداول معروف ہی - کابل کا وزیر حال (مستوفی) قزلباش ہی اس قوم کے آدمی اعلی عہدہ پر ممتاز ہین اور دوست محمدخان کی والدہ خود اس قوم کی دختر تہی کہتے ہین کہ شاہ ایران اب فرقہ قزلباش سی اس غرض سے ساز کر رہا ہی کہ سرکار کابل کمزور ہو جاوے

قزلباش یعنی سرخ کلاہ لفظ ترکی ہی اور بعض کے قول کے بموجب وجہہ تسمیہ یہہ ہی کہ تیمور لنگ نے جو قیدی شیخ حیدر کو دی تہی وہ سرخ ٹوپیان پہنے تہے مگر ڈی ہربلوٹ صاحب ہی کتاب مین جو ۱۶۹۷ء مین شایع ہوئی لکہتے ہین کہ اس نام کی ابتدا اسمعیل سی ہی جس سی ایک خاندان شاہی کی بنیاد پڑی جس نسل کے بادشاہ ۱۵۰۰ ہجری سی ایران مین سلطنت کرتے رہے اُسنی اپنی سپاہیون کو سرخ ٹوپی پہننی کا حکم دیا تہا اور اوس کلاہ کے گرد ایک پگڑی بارہ تہ کی بارہ اماموں کی نام سی تعظیما باندہی جاتی تہی جو بارہ امام علی کی جانشین ہوئی تہے اور وہ بادشاہ اپنی آپکو بارہ امامون کی نسل مشہور کرتا تہا +

سردار کاہنہ سنگہ نکئی

چوہدری ہیمراج

سردار ہیرا سنگہ | دسوندہی | نتہا سنگہ | گلا

سردار دل سنگہ | سردار نار سنگہ | سردار رن سنگہ | گوربخش سنگہ

سردار بہگوان سنگہ | سردار گیان سنگہ | خزان سنگہ — پنجو سنگہ | بے بے راجکور زوجہ مہاراجہ رنجیت سنگہ

بی بی رتن کور زوجہ سردار رام سنگہ تاراگڈہیہ | سردار کاہنہ سنگہ | بے بے دیا کور زوجہ سردار امر سنگہ ونگلیہ

حکم سنگہ مرگیا | عطر سنگہ | چتر سنگہ مرگیا | ایسر سنگہ

عطر سنگہ کی اولاد: بے بے پرتاب کور زوجہ سردار فتح سنگہ تاراگڈہیہ | لابہ سنگہ | بے بے بتاب کور زوجہ سردار گندا سنگہ گل باجوہ | لہنا سنگہ

سردار کاہنہ سنگہ کی اولاد: بے بے ایسر کور زوجہ نہال سنگہ پسر سردار جگت سنگہ مان | بے بے ٹہاکر کور زوجہ امر سنگہ پسر دیوان سنگہ کیدان | ٹہاکر سنگہ | پرتاب سنگہ | رنجودہ سنگہ

رنجودہ سنگہ — اودہو سنگہ | نراین سنگہ

حال خاندان

۱۵۹۵ء کے قریب گورو ارجن سکہون کے گورو ضلع لاہور مین چند ہمراہیون کے ساتہہ سفر مین تہی اور اثنا سفر مین چہوٹے قصبہ بہڑوال مین پہونچے جو چند سال پہلے ایک شخص قوم اٹہ روڑہ بہڑ نامی نے آباد کیا تہا اُس قصبہ مین گورو کی خاطر داری اچھی نہین ہوئی اور گورو ایک روز گانو جمبر نامی کو چلے گئے جو قریب تہا تہکے ہوئے تھی اور پیر کہتے تھی اُنہون نے ایک چارپائی مانگی اور ایک درخت کے نیچے سایہ مین سوگئی ہیمراج چوہدری جو سندہو جٹ تہا اور بہڑوال کا چوہدری تھا اس عرصہ مین گانو مین آیا جسوقت گورو اوس گانو مین پہونچے تہی تو ہیمراج گانو مین موجود نہ تہا اوسنی گانو مین آکر سب سرگزشت سنی اور اوسکو اسبات سی بہت شرم آئی کہ گانو کے آدمیون نے گورو کی تواضع اور مہمانداری نہ کی ہیمراج جمبر کو اِس غرض سی روانہ ہوا کہ گورو کو اگر ہوسکے تو واپس لاوی - جب وہ گانو مین پونچا تو اُسنی گورو کو سویا ہوا پایا پس حیران ہوا کہ کیا کرنا چاہئی جگانے کو گورو کو تو جرات نہ تھی کیونکہ اوسکو معلوم نہتا کہ گورو کس مزاج کا آدمی ہے اور نہ اوسکو جمبر مین زیادہ دیر تک رہنی دینا گوارا تہا پس چونکہ آدمی ہوشیار تہا اور جسم مین بھی اُسکے طاقت اچھی تھی اوسنی چارپائی اور گورو کو دونو کو اپنی سر پر اوٹھالیا اور بہڑوال کو لیچلا +

جب ارجن بیدار ہوا ہیمراج کی خدمت سی خوش ہوا اور پینی کے واسطے پانی مانگا لوگون نے کہا کہ ایک ہی چاہ اُس گانو مین ہی اور اوسکا پانی شور ہی گورو نے ہیمراج کو کہا کہ کوئین مین تہوڑی سی مٹھائی ڈال دو اور جب مٹھائی ڈالی گئی تو پانی فوراً شیرین اور صاف ہوگیا - گورو نے ہیمراج کو دعا دی اور کہدیا کہ تمکو ایک بیٹا ہیرا سنگہ نامی پیدا ہوگا اور وہ ہیرا سنگہ بڑا زبردست سردار ہوگا +

غرضکہ روایت ایسی ہی اور بہڑوال مین آجتک اس روایت پر یقین ہی اور کہتی ہین اُس چاہ کا پانی جسکا نام بڈہی والہ ہے آجتک شیرین اور صاف بہی ہے +

اگر یہہ روایت عالم باپ یا مہنا دادا ہیمراج کی نسبت کہی جاتی تو زیادہ مناسب ہوتا کیونکہ ہیرا سنگہ جو حقیقت مین

اس خاندان مین پہلاہی نامی آدمی ہوا تھا گورواجن کے وقت سے سو برس پہلے پیدا نہین ہوا تہا گوروارجن
نے سنہ ۱۷۶۶ء مین وفات پائی تھی

پچہلی صدی کے وسط کے قریب جب سکہہ کی قوم کو زور ہوا ہیرا سنگہ نے علاقہ نکہ پر جولاہور اور گوگیرہ کے بیچ
مین واقع ہے تصرف کرلیا اور اس علاقہ کے نام سے ہیرا سنگہ کے خاندان کا اور اس مثل کا جسکا وہ حاکم تہا نام
مشہور ہوا ہی اُسنے افغانون سے چونیان کو لیا اور سلطنت مغلیہ پر جسکا زوال تہا کنہیون اور بہنگیون کے ساتہہ
حملون مین شامل رہا ✤

جب ہیرا سنگہ شیخ سبحان چشتی پاک پٹن والہ کے ساتھ لڑائی مین مارا گیا اُسکا بیٹا دل سنگہ نابالغ تہا اور اُسکا برادرزادہ
نار سنگہ اُسکے بعد مثل کا حاکم ہوا نار سنگہ جنگ مین جو کوٹ کمالیہ مین سنہ ۱۷۶۸ء مین ہوی تہی مارا گیا تھا اور اُسکا بیٹا
رن سنگہ اُسکا جانشین ہوا ✤

اس سردار کے وقت مین مثل نکئی کو کچھہ زور اور زبرگی حاصل ہوئی بعض اور سکہونکی مثلونکے مقابلہ مین یہہ مثل کبہی
زور آور نہ تہی مگر میدان مین اس مثل کے ساتہہ قریب دوہزار سوارون اور اونٹون کے زنبورون اور چند توپون کے
آسکتے تھے نکہ کے علاقہ کے جاٹ مضبوط اور جری ہین اور یہہ چہوٹی مثل افغان اور اور ہمسایون سے اچھی لڑے
رہے تاوقتیکہ ایک علاقہ جمعی نولاکہہ روپیہ کا سردار رن سنگہ اور اوسکے مشادرونکے قبضہ مین آگیا اُسکے تصرف مین چونیان
کچہہ نکرد قصور و شرقپور و گوگیرہ کے پرگنون کا اور ایک زمانہ مین کوٹ کمالیہ کا تھا جو صدر مقام قوم کہرل
کا تہا ✤

سیدوالہ کا رئیس کمر سنگہ رن سنگہ کا رقیب تہا اور چند سال تک وہ آپسمین لڑتے رہے کبہی کوئی کبھی کوئی جیتا ہارتا
تھا آخر کار رن سنگہ کو قطعی فوق ہوا اور اُسنے سیدوالہ پر تصرف کرلیا سردار رن سنگہ سنہ ۱۷۸۱ء مین مرگیا اُسکا
بڑا بیٹا بہگوان سنگہ اُسملک کو جو اوسکے باپنے حاصل کیا تہا تہام نہ سکا - وزیر سنگہ برادر کمر سنگہ نے سیدوالہ
کو پھر چھین لیا بلکہ اوسنے کچہہ نکہ کے دیہات بھی لے لئے مگر پیچھے چہوڑ دئے - بہگوان سنگہ نے اب دیکھا
کہ اگر زبردست دوست اونکے نہونگے تو غالبًا کل ملک اوسکے ہاتہہ سے جاتا رہیگا پس اُسنے اپنی ہمشیرہ راجکوران

معرف لگاین کی نسبت رنجیت سنگہ مہان سنگہ سکر چکیہ کے فرزند کے ساتہہ کردی مہان سنگہ اُس زمانہ مین پنجاب کے رئیسون مین
نہایت زبردست تہا وزیر سنگہ نے بڑی کوشش کی کہ یہہ نسبت ٹوٹ جاوی کیونکہ اوسکے واسطے اس نسبت کے ہونیکے
آثار اچھی نہ تھی مگر یہہ بات اُسی نہوسکی تہوڑی عرصہ کے بعد ۱۷۸۵ء مین مہان سنگہ نے دونو بہگوان سنگہ اور وزیر سنگہ
کو امرتسر مین بُلایا اسواسطے کہ جی سنگہ کہنیہ کے ساتہہ لڑائی مین مہان سنگہ کی مدد کرین دونو رقیب متفق ہوگئی
مگر جب جی سنگہ کو شکست ہوئی تو انہون نے آپسمین فساد کرنا شروع کیا کیونکہ مہان سنگہ وزیر سنگہ کی بہگوان سنگہ
کی نسبت زیادہ توقیر کرتا تہا اور بہگوان سنگہ کو اس سبب سے رشک ہوا مہان سنگہ نے کچہہ وقت سی دونین آپسمین
صلح کرادی مگر یہہ اتفاق دیر تک نرہا اور فساد زیادہ سختی سی پہر پیدا ہوا اور پہلے سے بہی زیادہ ہوا اور ایک
جنگ مین جو ان دونون مین ہوئی بہگوان سنگہ مارا گیا ۱۷۸۹ء مین اُسکا بہائی گیان سنگہ اُسکا جانشین ہوا
اُسکے خاندان کے پُرانے دشمن وزیر سنگہ کو تہوڑے عرصہ کے بعد دل سنگہ پسر سردار ہیرا سنگہ نے مارڈالا اور
دل سنگہ نے بہڑوال مین پناہ لی مگر وزیر سنگہ کا ایک نوکر جسنی اپنی آقا کی قتل کا بدلہ لینے پر مضبوط نیت باندہی تہی دل سنگہ
کی گہات مین رہا اور آخر کار اُسکو اُسنی قتل کیا مہان سنگہ ۱۷۹۲ء مین مرگیا اور ۱۷۹۸ء مین گیان سنگہ
نے اپنی ہمشیرہ کی جسکی نسبت کچہہ عرصہ پہلے ہوچکی تہی رنجیت سنگہ کے ساتہہ شادی کردی اور ۱۸۰۲ء مین
اس شادی سی ایک لڑکا پیدا ہوا جو رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا یعنے مہاراجہ کہڑک سنگہ
خاندان نکئی کو رنجیت سنگہ کے ساتہہ اس رشتہ سے کچہہ بہت فائدہ نہین ہوا رنجیت سنگہ جو بہت حریص اور بلند نظر
تہے اپنی رشتہ دارونکی ملک کو چہین لینی کو دندان طمع ہمیشہ تیز رکہتے تہے اُنہون نے اسباب مین بہت کوشش
کی کہ سردار کاہنہ سنگہ جو بعد وفات گیان سنگہ کے جو ۱۸۰۴ء مین واقع ہوئی تہی اپنی خاندان کا رئیس ہوگیا
تہا لاہور مین آکر رہا کرے - مگر سردار لاہور مین رہنی سی برابر انکار کرتا رہا اور ۱۸۱۱ء مین مہاراجہ نے
اِس خاندان کا سب ملک دبالیا اس خاندان نے کچہہ مقابلہ نہین کیا کیونکہ مقابلہ لاحاصل تہا مہاراجہ نے
بعد ازان کاہنہ سنگہ کو بہڑوال کے نواح مین جاگیر جمعی ۱۵ ہزار روپیہ کی دی اور خزان سنگہ کو ایک جاگیر نانکوٹ مین دی
سردار کاہنہ سنگہ ۱۸۴۱ء مین مرگیا اور ۱۸۶۰ء مین اوسکو منصب جاگیر دار مجسٹریٹ ملا تہا -

یہہ سردار ہمیشہ بہڑوال مین جو چہوٹا سا قصبہ سٹرک کلان سے فاصلہ پر ہے رہتا رہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی وفات سی پیچہی اوسنی کاروبار ریاست مین دخل نہین دیا ۱۸۴۵ء مین اوسکی سپاہ معہ اوسکے پسر
دوم عطر سنگہ کے جو سپاہ مذکورہ کے ساتہہ ملتان مین تہا مفسدونکے ساتہہ شامل ہوگئے کاہنہ سنگہ پر جو اوس
زمانہ مین ضعیف عمر کا آدمی تہا اپنے بیٹے کی بغاوت مین شریک ہونے کا اشتباہ نہین ہوا اوسکا بڑا بیٹا
چیتر سنگہ جو نمک حلال رہا تہا ۱۸۵۵ء مین تین فرزند اور دو دختر چہوڑ کر مرگیا +

دیوان اجودہیا پرشاد

پنڈت کشن داس

- پنڈت کیول رام
  - تہاکر پرشاد
    - بہوانی پرشاد ۱۸۱۲ء مین پیدا ہوا
- دیوان گنگا رام
  سال وفات ۱۸۲۶ء
  - دیوان اجودہیا پرشاد
    سال وفات ۱۸۷۰ء
    - بیجنا تہہ
      ۱۸۲۷ء مین پیدا ہوا
      - ایک لڑکا ۱۱ دسمبر ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوا
  - ایک دختر
    - ادتم ناتہہ (لاولد مرگیا)
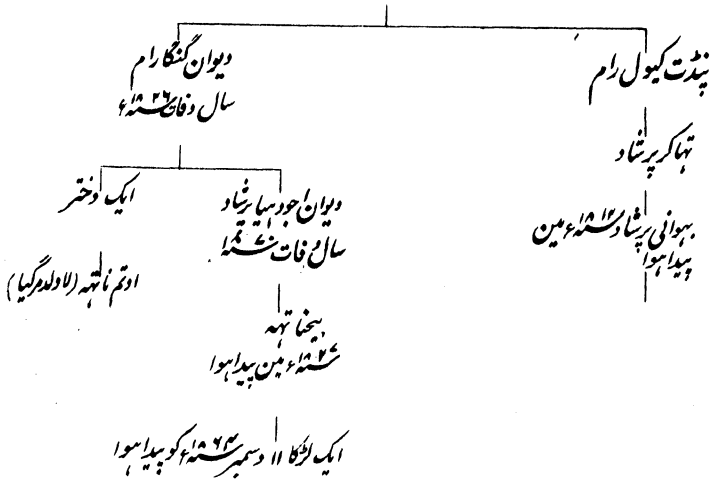
حال خاندان

دیوان اجودہیا پرشاد کا خاندان قوم سی برہمن ہی ور ابتدا مین کشمیر سی آیا ہی - اس خاندان کا گوت سوامن گوتم ہی اور مشہور رکہی گوتم کی نسل مین سی ہی جو سنہ ۶۳۰ پیش از زمانہ مسیح کے گنگا کے کنارے نیپال مین طرف پیدا ہوا تہا اس خاندان کا لقب جہہتی ہی اس سبب سے کہ اس خاندان کی بود و باش جہہل مین تہی جو کشمیر کا محلہ ہے مسلمانون کا مذہب کشمیر مین سنہ ۱۳۲۶ء مین شمس الدین شاہ نے قائم کیا تہا قریب ایکسو برس تک ہندون پر کچہہ سختی کی جاتی تہی مگر جب سکندر معروف بہ بت شکن بادشاہ ہوا تو برہمن پنڈتون کو اپنی مذہب کے اور جانون کے محفوظ رکہنے

مین نہایت مشکل ہوئی - اجودہیا پرشاد کے بزرگون نے مصلحت سمجھکر فارسی پڑہنی شروع کی اور کشمیر مین ۱۷۵۲ء تک
جب احمد شاہ ابدالی نے کشمیر کو فتح کیا کسی نہ کسی طرح محفوظ رہتی رہی - اوس زمانہ مین ہندو نپر متصل ظلم اور تعدے
ہوتی رہی اور بہت سی ہندوستان اور پنجاب کو چلے گئی ان لوگون مین پنڈت کشن داس جو اجودہیا پرشاد کا دادا
ہی تہا پنڈت مسطور ہوشیار اور نوشت و خواند مین مستعد تہا اور اوسکو بلا دقت بادشاہان دہلی کے ملازمت مین ایک عہدہ
مل گیا جسپر مرتے دم تک قائم رہا +

اُسکا بیٹا گنگا رام جو رام پور مین متصل بنارس پیدا ہوا تہا مہاراجہ گوالیار کا ملازم ہوا اور کرنیل لوئی برکین صاحب کے ساتھہ
جو سندہیہ کے ایک فرانسیسی افسر ان مین سی تہا جنرل پیرون صاحب کے زیر حکم مامور ہوا - گنگا رام کو جو نوجوان تہا اسکے
ایمانداری اور لیاقت کے سبب سے فروغ ہوا اور اُسکو بہت سی امورات سرکار متعلق ریاست مین دخل ہوا - جب پچھلی
صدی کے اواخر مین مرہٹون نے ہندوستان قلبی پر تاخت کی اور مالوہ اور علاقہ دہلی کو تاراج کیا گنگا رام کرنیل برکین
صاحب کے ماتحت مالیہ وصول کرنے مین اور ریاستہای ماتحت اور متحد کے ساتھہ عہدنامو نکے لکہنے کے کام مین مامور
رہتا تہا +

جب برکین صاحب کو بیٹپر گنج واقع لب دریاے جمنا پر لارڈ لیک صاحب نے ستمبر ۱۸۰۳ء مین شکست دی گنگا رام دہلی مین جا رہا
اور دس برس تک وہان رہتا رہا - گنگا رام کو جو ریاست ہای علاقہ آنروی ستلج کے حال گذشتہ اور انکے عہدنامیون
اور ریاست ہای دیگر کے رسوم کے حال سی واقفیت تہی اس سبب سے ۱۸۰۹ء مین جنرل اوکٹرلونی صاحب کو اوس سے
ان ریاستون اور سرکار انگریزی مین باہم تعلقات کے انتظام مین بہت مدد ملی +

مارچ ۱۸۱۳ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جنہون نے گنگا رام کے لیاقت کی تعریف سنی تھی بہائی لعل سنگہ کیتہلوالہ
اور سردار ہمت سنگہ جلہ والیہ کی سفارش سی اوسکو لاہور کو طلب کیا - گنگا رام نے آنا منظور کیا اور ایک ظرف
گنگا جل کا مہاراجہ کی نذر کے واسطے لیکر لاہور مین پہونچا اور مہاراجہ نے اوسکی اچھی عزت کی اور اوسکو
فوج کے دفتر کا سر دفتر کیا اور مُہر اوسکو سپرد کی بعد ازان گنگا رام فوج کشادہ مین جسکا اعلی دفتری بہوانیداس
تہا اعلی بخشیون مین مامور ہوا اور روز بروز مورد الطاف مہاراجہ ہوتا گیا کیونکہ مہاراجہ نے دیکہا کہ فوج کے

حساب کی انتظام مین اُسنی بہت ترقی کی گنگا رام اپنی ہمراہ دہلی سی کئی دوست اور رشتہ دار لایا تہا اور اونکو
دربار مین اچہی عہدے اُسنے دلوائی اکثر اونمین سی نرہی ایسی ہی آدمی نہ تہی کہ قسمت آزمائی کرکے روزگار
کی تلاش مین آئی تہی بلکہ کام مین مشاق اور لایق آدمی تہی ایک راجہ دینا ناتہہ تہی دوسرا پنڈت دیارام جسکو متواتر
انتظام علاقہ راجگڈہ اور جہنگ اور ڈنگہ وغیرہ کا سپرد ہوا پنڈت ہریرام الد شنکر ناتہہ آنریری مجسٹریت
لاہور کا پنڈت گوپی ناتہہ پنڈت رام کشن پنڈت گنگا بشن اور پنڈت لچہمن پرشاد ٭
دیوان گنگا رام و لچہمن پرشاد کا باپ اور بخت مل ہمزلف تہی گنگارام کو کوئی بیٹا پیدا نہین ہوا اور اوسنی اپنی
زوجہ کے ہمشیرہ زادہ اجودہیا پرشاد برادر لچہمن پرشاد کو متبنی کرلیا دینا ناتہہ جو پیچہی راجہ ہوا بخت مل کا بیٹا تہا
اور خالہ زاد بہائی اجودہیا پرشاد کا تہا پیچہی گنگارام کو ایک دختر دوسری زوجہ سے پیدا ہوئی تہی جسکا بیٹا
ادتم ناتہہ لاہور مین ۱۸۶۷ء مین لاولد مرگیا +
اسطرح ذاتی لیاقت کے سبب سے اور اس سبب سے کہ دیوان موصوف نے اپنے خاندان کا نقشہ جما لیا تہا دیوان گنگارام
کو بہت اختیار حاصل ہوا اور ۱۸۳۱ء مین اوسکو علاقہ گجرات کا انتظام سپرد ہوا اس ضلع مین جو اوسکے علاقہ
مین دو برس رہا کبہی کلیچ پور وغیرہ علاقہ کرنال مین سکو جاگیر ملی - ابکاری کا انتظام جسکے بعد ازان مصر لیارام نے
بڑی ترقی کی پہلے دیوان گنگارام نے کیا تہا +
دیوان گنگارام نے ۱۸۲۶ء مین انتقال کیا اور اوسکی جگہہ دفتر فوج مین لالہ دینا ناتہہ مامور ہوا اور اوسکو مہر
بہی سپرد ہوئی دیوان گنگارام نے لالہ دینا ناتہہ کی بہت پرداخت اور احتیاط سے تربیت کی تہی جو اوسکے دفتر
مین ایک محرر تہا بعد ازان دینا ناتہہ نے اپنی عمدہ اور اعلے لیاقتون کے سبب سے تدبیر مملکت کے ڈہنگ مین دنیا مین
نام اور شہرت پیدا کی -
اجودہیا پرشاد (اجودہیا ناتہہ) کو اوسکے باپ نے لاہور کو ۱۸۱۴ء مین بلایا تہا اوس زمانہ مین اوسکے عمر ۵ اسال

٭ لاہور کے آنے سے پہلے دیوان گنگارام کو تین گانو ریاست پٹیالہ و نابہہ و کیتہل سے وہ اگذار تہی جنکی جمع تین ہزار روپیہ تہی لیکن انکے لاہور آنے پر ضبط ہوئی +

کی تہی مگر اوسکو آتے ہی مہاراجہ کی نوکری اوسکے باپ نے نہین کرنے دی دو برس تک وہ پڑہتا رہا اور اوسکے
بعد اپنی وطن کشمیر کو بہیجا گیا جہان وہ دفتر فوج مین ہزار روپیہ سال کی تنخواہ پر ملازم ہوا - چہہ مہینے کے بعد وسکو
پہر لاہور مین طلب کر لیا ۱۸۲۲ء مین جنرل ونٹورا اور الارد صاحب ایران اور خراسان کی راہ سی فرنگستان
سی پنجاب مین آئی اور انہون نے مہاراجہ کی نوکری اختیار کی انکو فوج خاص جو فوج خالصہ مین سب سے اول رتبہ
کی تہی سپرد ہوئی اور اجودہیا پرشاد اوسکے ماتحت عہدہ بخشی گری پر مقرر ہوا اور یہہ کام اوسکو سپرد ہوا کہ مہاراجہ
اور اون افسرونکو جو کچہہ حکم بہیجنا ہوتا تہا یا عرض کرنی ہوتی تہی اجودہیا پرشاد کے ذریعہ سے کارروائی ہوتی تہی
فوج خاص کے ایک زمانہ مین یہہ تعداد تہی کہ پانچ پیادہ پلٹنین اور تین رجمنٹ سوارون کی وسمین تہین مگر جنرل
ونٹورا کی درخواست پر اوسکے تعداد مین پہر کمی کی گئی اور چار پیادہ پلٹنین اور دو رجمنٹ سوارونکی رکہی گئی
اوسکے باپکے مرنے کے بعد مہاراجہ نے اجودہیا پرشاد کو حکم دیا کہ فوج آئین اور توپخانہ کا دفتر سنبہال لی مگر
جنرل صاحبان فرانسیسی سی وسکی موافقت تہی اور اوسنی درخواست کی کہ مین اپنی ہی عہدہ پر قائم رہون
خالی عہدہ اوسوقت تیجسنگہ کو دیا گیا اجودہیا پرشاد کو خطاب دیوانی ملا اور اوسکے باپ کی جاگیر مین سے موضع
نین سکہہ اوسکے پاس بحال رہا وہ فوج خاص مین نوکری دیتا رہا اور جب جنرل ونٹورا صاحب رخصت پر گیا تو
دیوان اجودہیا پرشاد ساری فوج کا افسر رہا یہہ کام اوسنے ایسی لیاقت سی کیا کہ جنرل ونٹورا صاحب نے اوسکے
نسبت یہہ الفاظ لکہی - دو مرتبہ جب مین فرانس مین رخصت لیکر رہا ہون اجودہیا پرشاد مہاراجہ کی جان کے
محافظ فوج کا افسر رہا ہے مجہی اوسکو اپنا نائب مقرر کرنیکا کوئی افسوس نہین ہوا کیونکہ جب مین فرانس سے واپس
آیا مینے فوج کو ایسی اچہی حالت مین پایا گویا خود مین ہی موجود تہا - ۱۸۳۱ء مین اجودہیا پرشاد پنجاب کی سرحد
کو لفٹنٹ برنس صاحب کے ملنے کو بہیجا گیا تہا جو بمبی سے براہ سندہ گہوڑے گاڈی کے اور ایک سانڈ اور چار
گہوڑیان لیکر جو شاہ انگلستان نے مہاراجہ کے واسطے تحفہ بہیجی تہی آئی تہی اجودہیا پرشاد برنس صاحب سے ملتان
ذرا نیچے جاکر ملا اور جب تک برنس صاحب ۱۷ - جولائی کو لاہور مین پہونچے اونکی ہمراہ رہا
مہاراجہ کی وفات کے وقت اجودہیا پرشاد اپنی برگیڈ کے ساتہہ پشاور مین تہا کہ وہ برگیڈ وہان دو برس سی مقیم تہی

مگر مہاراجہ کھڑک سنگہ نے اوسکو لاہور کو طلب کر لیا ۱۸۳۹ء کے اخیر مین دیوان اجودہیا پرشاد کو سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے ہمراہ فوج دریای سندہ کے ساتہہ جانیکا حکم ہوا جو زیر حکم سر جون کین صاحب کے اٹک سے فیروزپور جاتی تھی یہہ فوج فیروزپور مین ۳۱ دسمبر ۱۸۳۹ء کو پونہچی تھی اور دیوان مسطور نے جو خدمت کی اور جنرل صاحب کی خواہش کے مطابق کاربند ہونے مین توجہہ رکہی صاحب موصوف نے اوسکی بہت تعریف کی - اپریل اور مئی ۱۸۴۰ء مین گڈ فوج خاص معہ جنرل ونٹورا اور راجو دہیا پرشاد کے بکرما سنگہ بیدی پر بہیجی گئی تہی جسنے اپنی برادرزادہ کو مار کر اوسکے قلع واقع ملسیان پر تصرف کر لیا تہا اور اوسکے عیال وغیرہ کو قید کر لیا تہا نونہال سنگہ کو بیدی کی بزرگی کا کچہہ خیال نہ تہا ہر چند سب لوگ اس کام سے ناراض ہوی لیکن شہزادہ موصوف نے قلعہ دکہنی پر فوج بہیجکر اوس قلعہ پر تصرف کر لیا آخرکار جب بیدی موصوف نے اپنی برادرزادہ کا قلعہ ملسیان اوسکے خاندان کو واپس کر دیا اور ۲۰ ہزار روپیہ جرمانہ سرکار مین دیا تو یہہ قلعہ اوسکو واپس دیا گیا -

اوسی سال کچہہ عرصہ پیچہے یہہ بریگیڈ رئیس منڈی کے اوپر بہیجی گئی تہی جسنے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے پیچہے نذرانہ نہیں دیا تہا اور جو نئی مہاراجہ کو نہین مانتا تہا منڈی مین علاوہ مضبوط قلعہ کملاگڈہ کے جابجا قلعہ بہرے ہوے تہے اور کہتے ہین کہ اسملک مین سب ۲۳۱ قلعہ تہی مگر جو فوج اوسکے اوپر بہیجی گئی اوس سے راجہ خوف کہا گیا اور اوسنے اطاعت اختیار کی اور اسکو لاہور رہنے کا حکم ہوا تمام منڈی پر تصرف کیا گیا اور قلعون مین سے اکثر مسمار کر دے گئی مگر قلعہ کملاگڈہ لڑتا رہا درحالیکہ اوسکا محاصرہ ہو رہا تہا مہاراجہ کہڑک سنگہ اور کنور نونہال سنگہ کی وفات کی خبر پونہچی اس خبر سے محصورین کو کسیقدر دلیری ہو گئی گو محاصرہ جستی اور زور کے ساتہہ کیا گیا اور آخرکار ۲۹ نومبر کو قلعہ سر ہوا اور جنرل ونٹورا بجمعیت فوج سکہہ اوسمین چہوڑ کر کلو مین جہان کچہہ فساد ہو گیا تہا اوسکے فرو کرنیکو روانہ ہوا سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ جو منڈی کو بہیجا گیا تہا کملاگڈہ کے سر ہونے سے پہلے لاہور کو واپس چلا آیا تہا جنرل ونٹورا شروع جنوری مین لاہور کیطرف روانہ ہوا کیونکہ راجہ دہیان سنگہ نے اسے بلایا تہا اسواسطے کہ راجہ موصوف کو شہزادہ شیر سنگہ کے دعوی سلطنت کیواسطے جنرل مسطور کی مدد کی خواہش تہی اور اجودہیا پرشاد سے ماتحت کل بریگیڈ رہا -

لاہور سے کمک کیواسطے فوج کلّو کو بہیجی گئی تھی اور جب یہہ فوج پہونچی تو فوج خاص نے سنا کہ لاہور کی فوجون کو شیر سنگہ نے بہت انعام دئی تھی اور چار مہینے کا مواجب بخشا تہا اونکے واسطے فقط دو مہینے کی تنخواہ لائی گئی تھی فوج خاص سرکش ہوئی جو خزانہ لشکر مین تہا اُسکو لوٹ لیا اور کئی افسر اپنی مارڈالے اجودہیا پرشاد نے جسکو اپنی فوج پر بہت زور حاصل تہا انتظام کر لیا اور وعدہ کیا کہ جتنا کچہہ لاہور کی فوج کو ملا تہا اسقدر انعام انکو بہی دلایا جاویگا +

جنرل ونٹورا مارچ ۱۸۴۲ء مین پنجاب سے رخصت لیکر گیا اور جب برگڈ لاہور مین پہونچا تو اجودہیا پرشاد افسر رہا اگرچہ سرداری فوج مذکور کی شہزادہ پرتاب سنگہ خوردسال کے نام فرضی رہی - پہلا ہی کام اس فوج کو یہہ پڑا کہ جوالا سنگہ اوپر بہیجی گئی جو مہاراجہ کا کارندہ تہا - جب اُسکا آقا بادشاہ ہوا تو اُسکو وزیر ہونے کی امید تھی* اور اس عہدہ کا شیر سنگہ نے اُس سے وعدہ کیا تہا مگر راجہ دہیان سنگہ کا منشا وزارت سے دست بردار ہونیکا ہرگز نہین تہا مہاراجہ سے اوسنے جوالا سنگہ کی وفاداری کی نسبت شبہہ ظاہر کیا اور جوالا سنگہ کے دل مین مہاراجہ کیطرف سے غبار بہرتا رہا آخر کار یہہ کمبخت آدمی نمک حرام ہوگیا اور شالہ باغ کے متصل جب چار یاری ڈیرہ مین پانچ ہزار سوار کشادہ لیکر جوالا سنگہ مقیم تہا اوسنے مہاراجہ کا حکم لاہور مین آجانیکے واسطے نمانا شیر سنگہ اُسکے اوپر چڑہائی کرکے گیا اور اجودہیا پرشاد کو مع فوج خاص اور توپخانہ کے آگے جانیکا حکم ہوا اُس ہیبت فوج کو دیکھکر جوالا سنگہ نے اطاعت+ اختیار کی بعد ازان شیخوپورہ مین قید مین سبب بد سلوکی کے

---

* اگرچہ جوالا سنگہ نے شیر سنگہ کی نسبت فساد کی نیت نہین کی تہی وہ سند ہا نوالیون کی جاگیر کے ضبط کرنیکے واسطے بہیجا گیا تہا اور جب اُس کام سے معہ سرداران سندہانوالیہ واپس آیا انہون نے ملکر سازش کی کہ راجہ دہیان سنگہ کو وزارت سے برطرف کرین اور لاہور کو جاتے ہوئے امرتسر کے دربار صاحب مین گئے اور سبنے قسم کہائی کہ جبتک اپنی مراد پوری کرلین اسکام مین جستجو کرتے رہینگے دہیان سنگہ کو ضرور اس سازش کی خبر پہنچی ہوگی اور وہ کسی ترکیب سے بدلا لینا کبہی نہ بہولتا تہا

+ اس زمانہ مین جو فوج بے قید اور زور آور تہی اسکا یہہ عمدہ ثبوت ہے کہ اونہی چار یاری سوارون اور کالیون نے جنہون نے یکم مئی کو جوالا سنگہ کی حمایت سرکشی اور نمک حرامی مین کی تہی دوسری تاریخ کو تیس ہزار روپیہ طلب کیا اور مہاراجہ نے دیا اسواسطے کہ اُنہون نے جوالا سنگہ کو مہاراجہ کے ساتہہ لڑنے کو مجبور نہین کیا +

دفاقہ کشتی مرگیا جہان بہت ایسی آدمی تہی جو راجہ دہیان سنگہ کے ہاتہون ملا مین گرفتار ہوئے تھے اونمین سی یہہ بھی ایک شخص تھا ✤

فوج خاص کو جو انعام ملتی کا کلو مین اجودہیا پرشاد نے وعدہ کیا تہا وہ انعام مہاراجہ نے عنایت کیا اور خود دیوان موصوف کو بہی انعام گران بہا بخشا راجہ منڈی کو بسفارش دیوان اجودہیا پرشاد پہاڑ مین واپس جانی کے اور دیوی کی پرتما جو مجسم چاندی کی بہت قیمتی اور پاک تہی ساتہہ لیجانیکی اجازت ہوئی جسکو سرکار سکہہ کی فوج کملاگڈہ سے لے آئے تہی ۱۸۴۲ء مین جنرل ونٹورا فرنگستان سے واپس آیا اور اپنے برگڈ کی افسری پر قایم ہوا شیر سنگہ کی قتل کے بعد راجہ ہیرا سنگہ وزیر نے اسکو اس غرض سی خفیہ طور پر لدہیانہ کو بہیجا کہ کرنیل رچمنڈ صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی کے ساتہہ تجویز کرکے سرکار انگریزی کے ساتہہ دوستی کو زیادہ وثوق اور استحکام کے ساتہہ قایم کرے مگر ۱۸۴۳ء کے اخیر مین فوج کے تمرد سے نفرت کہا کر اور صاف دیکہکر کہ ملک مین فساد ہونیوالا ہی وہ آخر کار پنجاب کو چہوڑکر چلا گیا جہان ۲۴ برس اُسنی خدمت کی تہی اب دیوان اجودہیا پرشاد کو برگڈ کی افسری ملی اور ستلج کی لڑائی کے آخر تک یہہ افسری رہی

ستلج کی لڑائی سی پہلی ۱۸۴۵ء مین ۲۱۷۱ پیادگان آئین ۱۶۶۷ سواران غیر آئین اور ۸۵۵ توپخانہ کے سپاہی یعنی کل ۴۶۹۸ آدمی ۳۴ توپین اس برگڈ مین تہی ــ

پیادہ فوج مین خاص پلٹن ۸۲۰ آدمیون کی جمعیت کی ایک گورکہہ پلٹن ۷۰۷ آدمی کی دیوا سنگہ کی پلٹن ۸۳۹ آدمیونکی اور شام سنگہ کی پلٹن ۸۱۰ آدمیون کی داخل تہی ــ

سوارون مین ایک رجمٹ گرانڈ یلون کی ۷۳۰ آدمیون کی جمعیت کی ایک رجمنٹ ڈراگون ۷۵۰ آدمیون کے اور ایک ترب اردلی خاص کا داخل تہی جسمین ۱۸۷ آدمی تہی

توپخانہ اس خاص برگڈ مین الہی بخش کا توپخانہ تہا اور اُسکا افسر جنرل الہی بخش تہا جو فوج سکہہ مین سب سے عمدہ توپخانہ کا افسر تہا کل برگڈ کا مواجب ۹۶۰۶۷ روپیہ ماہوار تھا ــ

اور برگڈون کی جمعیت اور ترتیب کا حال بہت کچہہ اس بیان سی ظاہر ہوسکتا ہی جو نسبت اس برگڈ فوج

سکہہ کے کیا گیا جو سب مین نامی اور بہرسی کے تھے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات سی پیچھی بہت کچھہ تبدل ہوگیا تہا مہاراجہ کے قوی بازو کے خوف سے سرکشی اور فریاد دبی رہتی تھی اگرچہ ایک مرتبہ اونکو بھی یہہ نوبت پہونچی تہی کہ اپنی گورکہہ رجمٹ کے غضبناک سرکشی کے خوف سی گوبندگڈہ کے قلعہ کے اندر چلے گئے تہی اس پلٹن کی سرکشی کا یہہ باعث تہا کہ بقایائی تنخواہ اوسکو نہین ملتی تہی مگر مہاراجہ کے جانشین اپنی جان اور حکومت کے ضائع ہونیکا خوف کرکے تعداد اور مواجب فوج کا بڑہاتے رہی تا وقتیکہ آخرکار ریاست پر ایسا بہاری بوجہہ فوجکا پڑا کہ اوٹھا نہ سکے اور غیر ریاستون کے واسطے ہر وقت ایک دہمکی سی ہوگئی تھی + -

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے وقت فوج آئین مین پیادہ سوار اور توپخانہ ملاکر ۲۹۱۶۸ آدمی تھی اور ۱۹۲ توپیں تہین اور خرچ ماہوار ۳۸۲۰۸۸ روپیہ تہا -

مہاراجہ شیر سنگہ کے عہد مین فوج آئین مین ۶۵۰۰۵ آدمی تھی ۲۳۲ توپین اور خرچ ماہوار ۴۰۳۶۰۳ روپیہ تہا -

راجہ ہیرا سنگہ کے عہد مین فوج آئین کی جمعیت ۸۰۵۰۵ آدمیونکی تھی ۲۸۲ توپین اور خرچ ماہوار ۴۸۶۲۹۸ روپیہ تہا -

سردار جواہر سنگہ کے عہد مین فوج آئین کی جمعیت ۷۲۳۲۰ آدمیونکی تہی اور ۳۸۱ توپین اور ماہواری خرچ ۵۲۶۹۶۸ روپیہ تہا -

سردار جواہر سنگہ کے عہد مین توپونکی تعداد مین افزونی نام کے واسطے تہی توپین بہت کم ڈہالی گئین تہین مگر بہت سے پرانی توپین قلعون مین سی نکالکر صاف کردی گئین تہین اور پہیون پر چڑہاکر میدان کے کام کے لائق بنادی گئین فوج کشادہ کی تعداد کا اسقدر اندازہ پر بڑھنا نہین معلوم ہوتا ہی جیسی فوج آئین کی تعداد بڑہتی تہی جب انگریزون سی لڑائی ہوئی اوسکی شروع مین فوج کشادہ کی جمعیت ۱۶۲۹۲ آدمیون کی تہی

جب ۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی شروع ہوئی تو فوج سکہہ کل پنجاب مین حسب تفصیل ذیل تہی

فوج پیادہ آئین	۵۳۷۵۶
فوج سواری آئین	۶۲۳۵
فوج سواری کشادہ	۱۶۲۹۲
توپخانہ	۱۰۹۶۸
اونٹون کے زنبورے	۵۸۴
متفرق	۸۲۷
کل	۸۸۶۶۲ آدمی

توپین میدان مین لڑنے کی ۱۸۳ قلعون مین ۱۰۴ کل ۴۸۴ اونٹون کے زنبورے ۳۰۸
کشادہ الوس اور جاگیر دارونکی کنٹنجنٹ کی سپاہ کی تعداد جو تفصیل بالا مین شامل نہین صحت سے نہین دریافت ہوسکتی ہی مگر تیس ہزار آدمی کی جمعیت کا واجبی اندازہ ہوسکتا ہی

راجہ ہیراسنگہ کی حکومت کی عہد مین جس زمانہ مین راجہ موصوف کو آسودگی نتھی بلکہ ہرطرف سی اسکو تکلیف اور ہرج پہونچتا تہا اجودہیا پرشاد کے برگڈ مین جو ہوشیار اور ہنرمند ونتورا صاحب کے حکم کے تحت مین نظم و نسق اور ضبط شایان کا عادی تہا مثل اور فوج کی نہ بدنظمی ہوئی اور نہ وہ برگڈ مثل اور فوج کی مطلق سرکش ہوا

جب راجہ ہیراسنگہ لاہور سی بہاگا اور سردار جواہر سنگہ اور افواج خالصہ نے اُسکا تعاقب کیا تو فوج خاص مہاراجہ خوردسال کی حفاظت کیواسطی قلعہ کے نیچے میدان مین تھی جواہر سنگہ نے اجودہیا پرشاد کی تنخواہ مین تین ہزار روپیہ سال کا اضافہ کیا اور علاوہ اُسکے اُسکو دیہات موضع خان پور گنگ شادمان مرادی ورکاٹہیانوالہ علاقہ حافظ آباد مین دئی -

جواہر سنگہ کی قتل کے بعد تیج سنگہ جس سی فوج کو کمال نفرت ورکراہ تہا فوج آئین کا کمانڈر انچیف یعنے سپہ سالار مقرر ہوا اور راجہ لعل سنگہ فوج کشادہ کا سپہ سالار مقرر ہوا اور جب فوج خاص کو پشاور جانیکا حکم ہوا تو اُسنی صاف انکار کیا -

اُسکے بعد ستلج کی لڑائی ہوئی اس لڑائی کے ختم ہونے کے بعد دیوان اجودہیا پرشاد نے استعفا دیا اور استعفا منظور ہوا اور دیوان موصوف نے اوس برگڈ کو جسمین اوس نے ۲۶ برس نوکری کی تہی چہوڑ دیا

دہم مارچ ۱۸۴۶ء کے عہد نامہ کے بعد جسکے رو سے پہاڑی ملک مابین راوی و دریا سندہ مہاراجہ گلاب سنگہ کو ملا تہا اجودہیا پرشاد با تعاق کپتان ایبٹ صاحب کے لاہور اور جمون کے علاقہ کے بندوبست کا کمشنر مقرر ہوا - اس کام مین کہ کسیطرح کا رآسان نہ تہا دو برس گذرے اور دیوان مسطور مئی ۱۸۴۸ء تک لاہور مین واپس نہ آیا اس کل عرصہ مین اوسکے طریق سے حکام کو نہایت رضامندی رہی تہی اور بغیر اپنی سرکار کے حقوق کو ضایع کرنے کی دیوان موصوف کپتان ایبٹ صاحب کے ساتھہ جو سرکار

انگریزی کیطرف سی مامور ہوئے تھی نہایت شرافت اور توجہہ کے ساتھہ پیش آتا رہا ۲۶ - نومبر ۱۸۴۷ء کو اُسکو
خطاب ممتاز الدولہ ملا اور علاوہ اُسکے تنخواہ مین معقول اضافہ ہوا

ضبطی ملک پنجاب کیوقت دیوان اجودہیا پرشاد کو پانچہزار روپیہ سال نقد ملتا تہا اور علاوہ اسکے نقد مواجب
کے دیہات نین سکہہ بابو سابو پہگیان کوٹ نو خان پور کا تہیا نوانہ شادمان گنگ اور مرادسے جمعی
۱۹ ہزار روپیہ سال کی جاگیر ملی تہی - اپریل ۱۸۴۹ء مین فوراً بعد ضبطی ملک پنجاب کے دیوان مسطور بہ اتفاق
ڈاکٹر لوگن صاحب کے مہاراجہ دلیپ سنگہ کا سرپرست مقرر ہوا اور ۱۸۴۹ء مین مہاراجہ کے ہمراہ فتحگڈہ
کو گیا اور وہان ستمبر ۱۸۵۱ء تک رہا جب مہاراجہ انگلستان جانیکو طیار ہوی دیوان اجودہیا پرشاد پنجاب کو
واپس آیا اور نوکری سرکار ترک کردی ڈاکٹر لوگن صاحب نے اوس زمانہ کے دیوان کے طریق کی نسبت جب
وہ مہاراجہ کے ساتھہ فتحگڈہ مین رہا اور اوسکی راست بازی اور دیانتداری اور شرافت اور اپنی پاس عزت
کی نہایت تعریف کی ہی

ضبطی ملک پنجاب پر دیوان مسطور کی جاگیرات سرکار مین ضبط ہوگئی تہین مگر اُسکو ساڈہی سات ہزار روپیہ
سال پنشن ملی اور ۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ اعلی نی اوسمین سی ایک ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام منظور کی -
۱۸۶۲ء مین دیوان اجودہیا پرشاد آنریری مجسٹریٹ شہر لاہور مین مقرر ہوا جہان وہ ۱۸۷۱ء مین واپس
آگیا تہا - اس منصب مین اُسکی کارروائی ایسی رہی ہے کہ حکام اور رعایا سب رضامند رہی - اُسکی دیانتداری
اور راست بازی مشہور و معروف تہی اور شہر کی تہذیب اور آراستگی مین دیوان موصوف ہمیشہ مدد دینے
مین مستعد رہا لیکن کچھہ عرصہ سی بسبب کسل طبعی اور نقص بینائی کے دیوان اجودہیا پرشاد مین اس
منصب کی کارگذاری مین مستقل مصروفیت رکھنی کی گنجائش نہین رہی تہی

دیوان اجودہیا پرشاد کا ایک بیٹا دیوان بیجناتہہ ہی جو اب ۴۷ برس کا عمر مین ہی بیجناتہہ ۱۸۵۵ء مین
تحصیلدار شہر قصور ضلع لاہور مین مقرر ہوا تہا اور جولائی ۱۸۵۹ء مین لاہور کو اوسکی تبدیلی ہوئی
تہی ۱۸۶۲ء مین اوسکی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ہوئی - بیجناتہہ اچہا تربیت یافتہ اور لائق

آدمی ہی اوسنی سنہ ۱۸۵۳ء مین میجر ایبٹ صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور کے محکمہ مین سرکاری کام سیکھنا شروع کیا تہا اور جو قابو اُسکا وہان کام سیکھنی کا ملا اُس سی اوسنی بہت فایدہ اُٹھایا اور پنجاب مین عمدہ عمدہ عہدہ داران سرکار مین شمار ہوتا رہا ہے

دیوان بیجناتہہ امر تعلیم مین بہت کوشش کرتا رہا ہے اور سنہ ۱۸۶۱ء مین کمیٹی اشاعت علوم کا میر مجلس مقرر ہوا تہا ❊

دیوان بیجناتہہ نے عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے بسبب ضرورت انتظام امور خانگی استعفا دیدیا لیکن اسکو منصب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع لاہور مین ملا کہ بلا تنخواہ لینی کے اس منصب کی خدمات کو انجام دیتی رہے -

مئی سنہ ۱۸۶۲ء مین دیوان بیجناتہہ بجاے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے منصب آنریری اسسٹنٹ کمشنر پر ترقی ہوئی دیوان اجودہیا پرشاد نے مئی سنہ ۱۸۷۰ء مین انتقال کیا اُسکے وفات کے بعد دیوان بیجناتہہ کو سرکار سے للعہ ۱۱۵ روپیہ سالانہ پنشن عطا ہوئی - دیوان اجودہیا پرشاد کی حیات مین اُنکو رکہہ بہینی وال کی ملکیت ارزان قیمت پر بحکم سر رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب ملی تہی کہ اب اُنہون نے ایک گانو بنام اپنے باپ کے موسوم اجودہیا پور آباد کیا اور مالگذاری اُسکی سرکار مین ادا کرتے ہین اُسکے بعد دیوان بیجناتہہ کو اور اراضی سرکار سے ٹہیکہ پر ملی ہے کہ اُنہون نے اُس سے مارچ سنہ ۱۸۷۳ء مین استعفا دیا

سردار سر نہال سنگھ چہاچہی

سردار رام بہج

سردار سر نہال سنگھ

- امریک سنگھ ۱۸۳۶ع مین پیدا ہوا
- گوپال سنگھ ۱۸۵۰ع مین پیدا ہوا
  - ٹیک سنگھ ۱۸۶۸ع مین پیدا ہوا
  - ایک پسر ۱۸۶۹ع مین پیدا ہوا
- چڑت سنگھ ۱۸۵۲ع مین پیدا ہوا
- رام سنگھ ۱۸۵۵ع مین پیدا ہوا
- اودہم سنگھ ۱۸۵۹ع مین پیدا ہوا

حال خاندان

سردار نہال سنگھ قوم سے سانی کہتری ہی اور سات پشت سے یہہ خاندان راولپنڈی مین آباد ہی اوسکی باپ کا نام رام بہج تہا اور اوسکا باپ بیوپار کرتا تہا - ۱۸۳۰ع مین نہال سنگھ کی شادی سردار گورمکہہ سنگھ چہاچہی کی دختر سے ہوئی سوائی اس دختر کے سردار موصوف کی اور اولاد نہین تہی سردار گورمکہہ سنگھ سردار فتح سنگھ کا بیٹا تہا اور فتح سنگھ معہ اپنی بہائی شیر سنگھ کے مہم کشمیر مین مارا گیا تہا - سردار گورمکہہ سنگھ اپنی باپکے بعد اپنی جاگیر پر قابض ہوا مگر ۱۸۲۹ع مین مرگیا تہوڑی ہی عرصہ کے بعد اوسکے دختر کی شادی نہال سنگھ کے ساتھہ ہوئی اور اوسکو لقب چہاچہی اختیار کرنے کی اور اپنی خسر کی جاگیر واقع چکوری جمعی دو ہزار روپیہ پر قابض ہونیکی اجازت ہوئی

۱۸۴۶ع مین ستلج کی لڑائی کے بعد نہال سنگھ کو خطاب سرداری ملا اور دربار کیطرف سی بطور مصاحب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین لاہور مین مامور ہوا اور اوسکو آٹھہ سواروں کی نوکری دینی کا حکم ہوا - اس منصب مین اوسکی خدمات قابل قدر ہوئین اور بغیر اسباب کہ کسیطرح اوسنی اپنی سرکار کے نفع نقصان کو فراموش کیا ہو

حکام انگریزی کی چستی سے اور محنت سے مدد کرتا رہا جب ۱۸۴۸ء مین فساد ہوا سردار نہال سنگہ جادہ وفاداری پر مستقل رہا اگرچہ چارون طرف طریق بالعکس کے واسطے قوی ترغیبین تہین صاحب رزیڈنٹ کے خدمت مین رہنے سے اوسکو ایسا قریب تعلق تہا کہ اگر وہ چاہتا تو مفسدونکو ایسی خبرین دیسکتا تہا جنسے اونکو بہت فایدہ ہوتا مگر جو اعتبار اوسکا کیا جاتا تہا کسی موقع مین بہی اوسکی طرف سے اوس اعتبار مین فرق اور ہرج نہین آیا ملتان کے محاصرہ کے توپون اور سامان کے واسطے جو باربرداری پوری ہونی ضرور تہی اوسکے بہم پہونچانے مین سردار موصوف نے بہت جہد کیا اور سررابرٹ نیپیر صاحب نے اون کے کوششون کو تسلیم کیا اوسکے طریق سے مفسدون کو بہت رنجش ہوئی اور اونہون نے اِس سبب سے سردار کا مکان راولپنڈی مین جلا دیا اور اوسکا مال اسباب لوٹ لیا اور جو آدمی اوسکے خاندان کے مفسدون کے ہاتہہ آئے اونکے ساتہہ نہایت سختی سے پیش آئے۔

ضبطی ملک پنجاب کے وقت ۸۷۹ کی جاگیر جو سردار کو راجہ لعل سنگہ نے دی تہی اوسکی حین حیات واگذار ہوئی اور جاگیر چکوری جمعی بارہ سو روپیہ سال لسبیل علی الدوام بحال رکہی گئی جو نوکرے آٹہہ سوارونکی سردار مسطور دیتا تہا موقوف نہ کی گئی اور جو جاگیر اِس نوکری کے عوض اوسکے پاس تہی وہ بہی بہ عنایت خاص ضبط نہ کی گئی اور سوائے اسکے دو ہزار روپیہ سالانہ نقد پنشن اوسکے واسطے منظور ہوئی ۱۸۵۳ء مین سردار نہال سنگہ کو روپیہ کیطرف سے بہت زیرباری ہوگئی اور سرکار نے مہربانی سے بجائے آٹہہ سوارونکے چار سوارونکی نوکری لینی منظور کی اِسی سال مین ضلع راولپنڈی مین ایک چہوٹا سا مفسدہ ہوا سردار نہال سنگہ اوسوقت اپنے گہر پر تہا اور فوراً صاحب کمشنر سے اوس نے درخواست کی کہ مین حاضر ہون جو خدمت مطلوب ہو مجہسے لیجاوے صاحب کمشنر نے اوسکو مفسدون کے پاس اِس غرض سے بہیجا کہ اونکو سمجہا کر راہ راست پر لاوین مگر مفسدون نے اوسکو پکڑ لیا اور کسیقدر سختی سے اونکے ساتہہ پیش آئے اور کئی روز اوسکو قید رکہا۔

۱۸۵۷ء کے نازک زمانے مین سردار نہال سنگہ یہہ بات خوب سمجہکر کہ بغاوت سے فقط یہ ہے کہ گورنمنٹ کی نسبت وفاداری کے ساتہہ حقیقت مین

سرگرمی سی خدمت کی نی بدرجہ بہتر سے صاحب چیف کمشنر کے پاس برابر حاضر رہا اوسکی صلاح اور خبرین جو اوس زمانہ مین وہ بہم پہونچاتا رہا خصوصًا قابل قدر تہین صاحب چیف کمشنر نے جو اوس زمانہ مین اول رسالہ سکہان بہرتی کیا اور بہت سے پرانی سکہہ عہدہ دار جو زمانہ سابق مین سرکار کے مقابلہ مین بہادری سے لڑے تہے خدمت کیواسطے منتخب کئی اِس کام مین سردار نہال سنگہ سے بہت مدد صاحب موصوف کو ملی +

جب گوگیرہ کے وحوش سیرت مسلمان قوم مین سرکش ہوئین سردار نہال سنگہ اوس موقع پر بہیجا گیا جہان لڑائی ہوتی تہی کئی معرکون مین جو مفسدونکے ساتہہ ہوئے سردار مسطور شامل تہا اور ایک جنگ مین اوسکے گہٹنی مین سخت زخم پہونچا +

اِن خدمات کی جلدو مین اکتوبر ۱۸۵۸ء مین سردار نہال سنگہ کو دس ہزار روپیہ نقد ملا اور علاوہ جاگیر سابق چہہ ہزار روپیہ کی اور جاگیر اس شرط پر عطا ہوئی کہ اوسکے ورثاء صلبی کے نام بشرط خدمت نیک بسبیل علی الدوام واگذار رہیگی جو چار سوارونکی نوکری سردار موصوف دیتا تہا وہ بہی موقوف کی گئی ۱۸۶۲ء مین سردار نہال سنگہ جاگیردار مجسٹریٹ مقرر ہوا اور سنہ مذکور مین نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے سفارش سے منجملہ جاگیرات سردار مسطور کے نام دس ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار ہوئی اور سردار مسطور کا گذارہ تقرر ہوا

جاگیر علی الدوام	۱۰۰۰۰
جاگیر عین حیات	۳۱۷۵
پنشن نقد	۲۰۰۰
میزان	۱۵۳۷۵

اٹہارہ برس سے سردار نہال سنگہ سرکار انگریزی کی خدمت وفاداری سے اور خوبی سے کرتا رہا ایسے زمانہ مین کہ جب وقت مشکل تہا اوسنے کچہہ خیال نہین کیا کہ وفاداری سے امکا نا کیا نقصان ہوگا جب کبہی سرکار انگریزی کے واسطے مشکل ہوئی سردار مسطور کو کبہی لغزش نہین ہوئی نہ کبہی تامل ہوا نہ کبہی اُسنے سوچا کہ کس طرف رہنے مین میرا ذاتی فائدہ ہوگا بلکہ ہمیشہ طریق وفاداری مین سرگرم رہا اور ایسے زمانہ مین

کہ جب کم ہمت اور کمتر ایا نذ آدمی الگ ہو بیٹھی سردار مسطور نے کبھی خدمات کے انجام دینے کی سعی کرنے مین دریغ نہین کیا ✢

امریک سنگہ سردار نہال سنگہ کا سب سی بڑا بیٹا تحصیلدار ہے ۱۸۵۷ء مین اوسنے ایک رسالہ سواران کا پنجاب مین بہرتی کیا اور رسالہ کو اودہ کو لیگیا اور وہان نہایت مستحسن خدمت کے امریک سنگہ کے قبضہ مین چہہ سو پچاس روپیہ کی جاگیر ہے جو اوسکی نانی مائی دیوی سردار گورمکہہ سنگہ چہاچہی کی بیوہ نے اوسکو ۱۸۴۲ء مین ہبہ نامہ لکھکر ہبہ کردی تہی ✢

سردار نہال سنگہ کو ۱۸۶۶ء مین خطاب نائیٹ کمانڈر اف دی موسٹ ایگزالٹڈ ارڈر اف دی ستار اف انڈیا یعنی رئیس درلا ورطبقہ اعلی ستارہ ہند ملکہ معظمہ انگلستان و ہندوستان کے حکم سی ملا اور اسوقت سی سردار موصوف کے نام کے ساتہہ لفظ سر نہال سنگہ لکہا جانا شروع ہوا سر دار سر نہال سنگہ کے سی اس ائی نے ابتدا ماہ جولای ۱۸۷۳ء بمقام لاہور وفات پائی ✢

راجہ دینا ناتھہ

- بخت مل
  - راجہ دینا ناتھہ ۱۸۵۷ء مین وفات پائی۔
    - دیوان امرناتھہ ۱۸۶۷ء مین وفات پائی۔
      - دیوان رام ناتھہ
      - بان ناتھہ
    - نرنجن ناتھہ
  - دیوان کدارناتھہ ۱۸۵۹ء مین وفات پائی۔
    - بدری ناتھہ
    - پران ناتھہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا
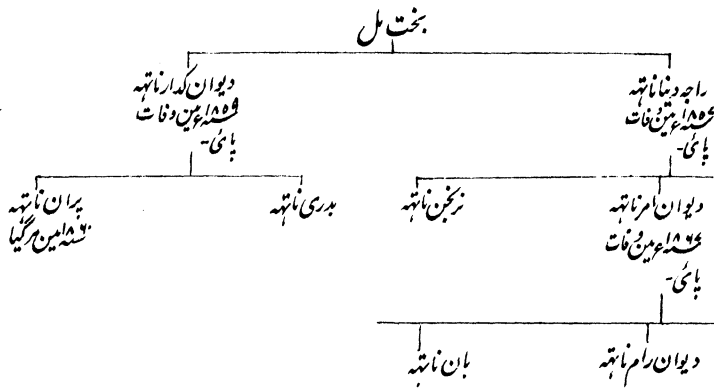
حال خاندان

سلطنت سکہان کے پچہلے زمانہ مین جن لوگون کو اقتدار حاصل ہوا اون مین سب سی زیادہ مشہور آدمی راجہ دینا ناتھہ تہا اونکی نسبت لقب ٹیلرینڈ* پنجاب کا خوب موزون کیا گیا ہے اور راجہ دینا ناتھہ کے خوارق اور زندگی اوس دبیر ولایت فرنگستان سے بہت مشابہ تہی بہت سی انقلاب جنہین اوسکے دوست اور مربی ضایع ہوگئی گذر گئے خاندان شاہی کئی بنی اور کئی بگڑ گئے مگر راجہ دینا ناتھہ کو کبہی اونکی تباہی مین ضرر نہ پہونچا قتل اور خونریزی کے اندر کبہی اونکی جان مخاطرہ مین نہ پڑی درحالیکہ ضبطی جایداد و املاک اور حکماً لوٹ ریاست کا قاعدہ

* ٹیلرینڈ فرانس مین ایک بڑا وزیر مدبر تہا اور کئی گردشون مین بنا رہا +

تہا راجہ دینا ناتہہ کے مرتبہ و راقتدار کو ہمیشہ ترقی رہی ✤
اونکی زیرکی اور دوراندیشی ایسی تہی کہ جب اور لوگونکی نظرون مین مطلع امور مملکت صاف نظر آتا تہا
اونکو علامت طوفان آنے کی معلوم ہوجاتی تہی اور آگاہی ہوجاتی تہی کہ فریق ناتوان یا دوست افتان کو
چہوڑدین ایماندار آدمی بہت گردشون کے بعد قایم نہین رہتے ہین اور راجہ دینا ناتہہ کی بیوفائی اوسکے
کامیابی کا پیمانہ ہے اوسکو اپنے ملک کی محبت تہی مگر محبت نفس محبت ملک کے تابع تہی اونکو انگریزون سے سخت
اور قلبی نفرت اور عداوت تہی اسواسطے کہ انگریز اوس سے اور سرکار انگریزی اوسکی سرکار سے قوی تر تہے
خود غرضی سے باوجودیکہ انگریزون سے اوسکو قلبی عداوت تہی اونکی خدمت کرتا تہا مگر اپنے ڈہنگ پر راجہ
دینا ناتہہ کو وفاداری بہی آتی تہی اور اپنے رفیق کے ساتہہ تب تک رہتا تہا کہ جبتک خاص اپنی امنیت
مین ضرر پہونچنے کا اوسکو اندیشہ نہ ہوتا تہا بلکہ جب کبہی کسی دوست سے کنارہ کشی بہی کرتا تہا تو اپنی جان
کے اندیشہ سے نہین بلکہ اپنے مال اور اقتدار کے اندیشے کے تلف ہونے سے اسکو چہوڑتا تہا کیونکہ راجہ
دینا ناتہہ آدمی بہادر تہا اور دل کا جری مگر اوسکو جرات ایسی نہ تہی کہ بلالحاظ نتایج کے امر حق پر ثابت قدم رہے
وزیر مال کی حیثیت مین راجہ دینا ناتہہ کی رائے روشن اور فیاضی کے ساتہہ تہی اور سرکار انگریزی نے جو
نیا انتظام محصول کا کیا اوسکے فواید کو راجہ مسطور نے فورًا سمجہہ لیا ملک کے حالات سے اوسکو نہایت واقفیت
تہی اور کارگذار بہی بدرجہ غایت تہا اگرچہ اس خواہش سے کہ اختیار اوسکے اپنے ہاتہون مین رہے بجائے
کام کے آگے چلانے کے کام کو روک دیتا تہا راجہ دینا ناتہہ پکا دنیا کا آدمی تہا اور مزاج کا شایستہ اور ترتیب
اونکی اچہی تہی اگرچہ فضیلت نہ تہی اور انگریزون کے ساتہہ گفتگو مین دلیری سے اور ظاہری صفائی سے
تقریر کرتے تہے جس سے طبیعت انگریزون کی خوش ہوتی تہی کیونکہ ممالک مشرقی کے لوگون مین اکثر دلیری
اور صفائی نہین ہوتی ہے ✤
راجہ دینا ناتہہ کی نسبت سختی سے رائے نہ لگانی چاہئے اونکے عیوب جیسے تہے اس زمانہ مین بہی بعض ممالک
فرنگستان مین مدبران مملکت اون عیوب کو جوہر سمجہتے ہین امرا سکہان مین سے جو مہاراجہ دلیپ سنگہ

خورد سال کے تخت کے گرد کہڑے رہتے تہے ایک بہی ایسا نہ تہا جو خلوص نیت سے اپنے ملک کے نفع کیواسطے
سعی کرتا ہو یا اپنا تہوڑا سا بہی نقصان اپنے ملک کے بچانے کیواسطے گوارا کرتا اگرچہ راجہ دینا ناتہہ اپنے ہمعصر اور
ہمجنسون کے مقابلہ مین زیادہ صاف نیت نہین رکہتا تہا بہرحال اونسے زیادہ اپنے ملک کی محبت تو رکہتا تہا *
راجہ دینا ناتہہ کا خاندان ابتدا مین کشمیر سے آیا تہا جہان شاہجہان کی سلطنت کے زمانہ مین بعض اشخاص
اس خاندان کے دربار مین ملازم تہے محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ مین بچھے رام شب ناتہہ کا سب سے بڑا بیٹا
کشمیر سے روانہ ہو کر لاہور مین آیا اور وہان نوکری اختیار کی تہوڑے عرصہ کے بعد وہ دہلی کو چلا گیا اور وہان
اوس نے اپنے چہوٹے بہائی ہردا س کو بولایا اور بعد اسکے لکہنو کو بولایا جہان وہ اکثر رہا کرتا تہا اوسکا بیٹا دلارام
نواب اودہ کا ملازم ہوا مگر دربار کے کسی فریب اور سازش کے سبب سے ناچار ہو کر اوس نے نوکری چہوڑ دی تہے
اوسکے بعد اوس نے سرکار انگریزی کی نوکری اختیار کی اور ۱۷۹۱ء مین فوج کے ساتہہ میسور کے ملک کو جاتا تہا
مگر راہ مین بیمار ہو کر مرگیا لالہ دینا ناتہہ کو جسکا باپ بخت مل دہلی مین ایک چہوٹے عہدہ پر محکمہ سول مین ملازم تہا
۱۸۱۵ء مین دیوان گنگا رام* نے لاہور کو طلب کیا دیوان گنگا رام اوسکا قریب رشتہ دار تہا اور لاہور کی ریاست
مین مہاراجہ کے دفتر مین سر دفتر تہا جب دینا ناتہہ پہونچا تو اوسی دفتر مین ملازم کیا گیا اور اسنے اپنے فہم اور کارگذاری
کے سبب سی فروغ پایا اول رنجیت سنگہ کو دینا ناتہہ کی طرف ۱۸۱۸ء مین بعد تسخیر ملتان کے توجہ ہوئی کہ اوسوقت
دینا ناتہہ نے اون لوگون کے فہرست جو قابل انعام تہی بہت سرعت اور صفائی سے تیار کی تہوڑے عرصہ بعد
اوسنے صوبہ ملتان کے حساب کو خوب صاف کر دیا کہ وہ حساب ناظم اول سکہدیال نے بہت ابتر کر رکہا تہا ۱۸۲۶ء
مین جب گنگا رام نے وفات پائی دینا ناتہہ کو مہر سپرد ہوئی اور ۱۸۳۴ء مین بہوانیداس کی وفات پر سول اور مال کا
دفتر اوسکو سپرد ہوا اور ۱۸۳۸ء مین اوسکو خطاب دیوانی ملا رنجیت سنگہ کو دینا ناتہہ کے عقل پر نہایت اعتبار تہا اور
مہاراجہ کی حیات کے پچہلے دنون مین اوسکو بہت اقتدار حاصل تہا ہر معاملہ عظیم مین اوس سے مشورہ کیا جاتا
تہا اور اضلاع امرتسر و دینا نگر و قصور مین اوسکو ۹۹۰۰ روپیہ کی جاگیرات ملین *
مہاراجہ کہڑک سنگہ اور نونہال سنگہ کے عہد مین دینا ناتہہ اپنے منصب پر قایم رہا اور نئی جاگیرین اوسکو ملین اور

* دیکہو ذکر خاندان دیوان اجودہیا پرشاد *

مہاراجہ شیر سنگہ بہی اوسکے ساتہہ ویسی ہی مہربانی سے پیش آتے رہے جب مہاراجہ کو سندہانوالیون نے قتل کیا دیوان دینا ناتہہ معہ جیند اور اشخاص کے مہاراجہ* کے نہایت قریب تہا اور جب راجہ ہیرا سنگہ کو حکومت حاصل ہوئی دیوان دینا ناتہہ سے زیادہ کوئی اوسکا سرگرم رفیق نہ تہا جب ہیرا سنگہ نے اپنے عمو راجہ گلاب سنگہ سے تنازع کیا یا تنازع کا بہانہ کیا دیوان دینا ناتہہ معہ بہائی رام سنگہ و شیخ امام الدین کے راجہ گلاب سنگہ کے ساتہہ معاملہ کرنیکو جمون کو بہیجے گئے تہے اور انکی سفارت کامیاب ہوئی یہہ شخص جمون سے میان سوہن سنگہ راجہ گلاب سنگہ کے بیٹے کو بطور یرغمال لیکر آئے سوہن سنگہ کچہہ عرصہ کے بعد ہیرا سنگہ کے ساتہہ مارا گیا ہیرا سنگہ کے مارے جانیکے بعد جواہر سنگہ فاسق و فاجر او حقیقی بہائی مہارانی جیندان کو حکومت اعلی ملی مگر دیوان دینا ناتہہ اوسکے زمانہ مین بھی اپنے منصب پر قایم رہا *

شہزادہ پشورا سنگہ کے قتل کے بعد فوج سرکش ہوگئی اور اوس نے سردار جواہر سنگہ کے قتل کی نیت کی جسکے اشتعالک سے پشورا سنگہ مارا گیا تہا سردار جواہر سنگہ کو بہت خوف ہوا اور اوس نے قلعہ مین آنیکی تیاری کی اور ۱۹ ستمبر کو اوس نے دیوان دینا ناتہہ عطر سنگہ کالیانوالہ و فقیر نورالدین کو فوج کو راضی کرنیکے واسطے بہیجا مگر فوج ان سردارون کے ساتہہ بہت حقارت سے پیش آئی اور عطر سنگہ اور دینا ناتہہ کو فوج نے اپنے کیمپ مین قید کرلیا ۲۲ تاریخ تک یہہ سردار یہان قید رہے یعنی ایک روز تک بعد جواہر سنگہ کے قتل کی پہر فوج نے جس پر رانی کو پہر بہی بہت زور حاصل تہا اون کو چہوڑ دیا تاکہ رانی کو جو سخت غم ہوا تہا اونکو تسلی دین اور عطر سنگہ اور دیوان دینا ناتہہ رانی کے ساتہہ قلعہ کو چلے گئے جواہر سنگہ اپنی چار زوجگان کے ساتہہ اوسی دن شام کو جلایا گیا اور دیوان دینا ناتہہ مہارانی کی طرف سے جلانیکے وقت موقع پر موجود تہا ان کمبخت عورتون کے جو جواہر سنگہ کے ساتہہ جلنے کو تہین فوج نے بہت بیحرمتی کی اور انکی زیور اور نتہین نوچ لین ہندوؤن مین ستی بہت متبرک سمجہی جاتی ہے اور جو کچہہ الفاظ دم اخیر وہ کہتی وہ پورے ہونے متصور ہوتے ہین ان عورتون کے قدمون پر دینا ناتہہ اور او

---

* جب سندہانوالیہ کان مین داخل ہوئے دیوان دینا ناتہہ مہاراجہ شیر سنگہ کے پیچہے کہڑا ہوا تہا جبر گولی سے مہاراجہ قتل ہوا غالب ہے کہ دیوان دینا ناتہہ بہی اوسکی ضرب سے زخمی ہوتا یا مارا جاتا مگر مہر گہیتا سندہانوالیون کی وکیل نے جو فساد کا رازدار تہا یہہ بہانہ کرکے کہ کچہہ بڑے بات آپسے کہنی ہے اوسکو علیحدہ کرلیا *

آدمی گری اور اونسے دعا چاہی ستیون نے دینا ناتہہ اور مہارانی اور اوسکے بیٹے کو دعا دی مگر فوج سکہہ کو بد دعا جب اون سے دریافت کیا کہ پنجاب کا کیا حال ہوگا او نہون نے جواب دیا کہ اس سال مین ملک کی آزادی جاتی رہیگی خالصہ مغلوب ہوگے سکہہ سپاہیون کی جورون بیوہ ہو جاوینگی مگر مہاراجہ اور اوسکی والدہ دیر تک زندہ رہینگی اور خوش رہینگے یہہ الفاظ قابل لحاظ ہین اگرچہ سچ تو یہہ ہے کہ اس بات کے واسطے کہ فوج اپنی آپ آپنی موت کی طرف دوڑتے جاتے تہے کسی پیشین گو کے کہنے کی ضرورت نہ تہی ٭

اسکے بعد دیوان دینا ناتہہ نے سمجہا کہ درحالیکہ فوج کو ایسا زور رہیگا اور فوج ایسی ہی مطلق العنان رہیگی نہ میرے واسطے اور نہ کسی شخص کے واسطے جسکو منصب اعلی ہے خیر ہے اور راجہ لعل سنگہ کے ساتہہ جسکی نیت اور ارادے مثل اوسکی تہی اور مہارانی کے ساتہہ جو اپنے بہائی کی موت کے بدلہ لینے کے تشنہ تہی دیوان دینا ناتہہ نے فوج مین انگریزون کے ساتہہ لڑائی کی خواہش کی ترغیب دینی شروع کی اِن سب کو یہہ توقع تہی کہ اُس لڑائی سے فوج بچکر واپس نہ آویگی فوج کی طبیعتون کی بہڑکانے کی غرض سے بڑی کوشش سی افواہین مشہور کی گئین مشہور کیا گیا کہ جو بدنظمی پنجاب مین ہو رہی ہے اِسکے سبب سی سرکار انگریزی یہہ فایدہ نکالا چاہتی ہے کہ ملک پر تاخت کرے خبرین اڑائی گئین کہ لالکورتیون کی پلٹنین پر پلٹن چلی آتی ہے بلکہ بعض پلٹنین اوس وقت ستلج کے پار آنیکی تیاری کر رہی ہین جب فوج کی طبایع بخوبی بہڑک گئین تو نومبر کے شروع مین شالمار مین ایک بڑی مجلس ہوئی اور اوس مین دیوان نے ایسے فصاحت اور حرفت اور جوش سے تقریر کی کہ جو لوگ موجود تھے سب نے متفق اللفظ لڑنے کے نیت ظاہر کی اوس لڑائی کا نتیجہ جو ہوا بخوبی سب کو معلوم ہے اور راجہ دینا ناتہہ نے ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو اوس عہدنامہ پر دستخط کئے جسکے روسے نہائت اچہا علاقہ پنجاب کا سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا اگرچہ انگریزون کے لاہور مین رہنے کی نسبت دیوان دینا ناتہہ کے نیت بخوبی معلوم تہی مگر وہ ایسا عقلمند نہ تہا کہ علانیہ کچہہ ناخوشی ظاہر کرتا بلکہ حقیقت یہہ ہے کہ اوسکی خواہش تھی کہ جب تک سرکار لاہور بلا امداد غیر قایم رہ سکنے کی طاقت حاصل کرے انگریز رہین جب مئی ۱۸۴۶ء مین قلعہ کانگڑہ کی سپاہ نے استادگی کی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بذات خود قلعہ کی قبضہ کرنیکے اہتمام کیواسطے گئے

تو دینا ناتہہ کو حکم ہوا کہ وہ بھی اونکے پیچھے وہان پہونچے تاکہ اگر ممکن ہو تو قلعہ کے آدمیون کو فہمایش معقول کرے زمانہ سابق مین رنجیت سنگہہ نے اس قلعہ کی سپاہ کو حکم دیا تہا کہ اس قلعہ کے دروازے کسی شخص کو سوائے خود مہاراجہ یا دینا ناتہہ یا فقیر عزیز الدین یا مصر بیلی رام کے نہ کہولین مگر اس موقع پر دیوان دینا ناتہہ کا کہنا یا اوسکے خواہش اپنے زور کو کام مین لانیکی بہت قوی نہ تھی اور دیوان مسطور کے آنے سے پندرہ روز سے پیشتر قلعہ خالی نہین کیا گیا شاید بہاری توپین محاصرہ کی جو میدان سے آئین تہین اونکی سبب سے زیادہ بہ نسبت دیوان دینا ناتہہ کی ترغیب کے قلعہ چہوڑا گیا تہا +

جب دسمبر ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ وزیر کا مقدمہ بہ علت نمکحرامی تجویز ہوا دیوان دینا ناتہہ دربار کے جانب سے اوس کیطرف سے بہت ہوشیاری اور جرات سے جوابدہی کی باوجودیکہ اوسکے جرم کا ثبوت نہایت قوی تہا راجہ لعل سنگہ کی معزولی کے بعد اختیارات انتظام سلطنت بطور عارضی سردار تیج سنگہ سردار شیر سنگہ فقیر نور الدین اور دیوان دینا ناتہہ کو دیئے گئے اور تہوڑے عرصہ کے بعد چار شخص ذی اقتدار اور زیادہ کئے گئے کہ ان سب آدمیون کی زیر حکم نواب گورنر جنرل بہادر ایک کونسل انتظام ریاست قایم کی بلاشبہ اس کونسل مین نہایت لایق رکن دیوان دینا ناتہہ تہا اور اگرچہ اوسکے منصب افسر محکمہ مال کے سبب سے اوسکو سرکار کا نقصان کر کے ثروت حاصل کرنیکے بہت قابو حاصل تہے اور ہر وجہ سے یقین ہے کہ ان قابوون سے اوس نے فایدہ بہی اٹہایا مگر حقیقت مین اوس نے بمقابلہ اورون کے زیادہ بے غرضی سے کام کیا اور صاحب رزیڈنٹ لاہور کو بہت مدد دیئے بغیر اوسکے عقل اور فہم روشن اور کارگذاری کے شاید دربار کے حساب کا سمجہنا ناممکن ہوتا اور بعد ضبطی ملک پنجاب اونکی مدد معاملات مال و جاگیرات مین ایسے قیمتی تہے جیسے کہ پہلے اس زمانہ مین دیوان دینا ناتہہ سے لوگ راضی نہ تہے پچہلے وزارتون کے زمانہ مین جو فضول خرچیان ہوئی تہین اونکے سبب سے تخفیف خرچ لابدی تہے اور سرداران سکہہ اور قوم سکہہ کو یہہ تخفیف بہت ناگوار تہی اور دیوان دینا ناتہہ اور سردار تیج سنگہ کو اس ناخوشی کا پورا حصہ ملا نومبر ۱۸۴۷ء مین دیوان دینا ناتہہ کو منصب جلیل راجگی کلانور معہ خطاب ذیل ملا یعنے امارت و ایالت دستگاہ خیر اندیش دولت عالیہ دیانت دار مشیر خاص مدار المہام اس وقت اونکو علاقہ کلانور

مین بتیس ہزار روپیہ کی جاگیر بہی عطا ہوئی اپریل ۱۸۴۸ء مین دیوان مولراج ناظم ملتان سرکش ہو گیا ستمبر ۱۸۴۶ء مین دیوان دینا ناتہہ دیوان مولراج کو لاہور کو لانے کے واسطی بہیجا گیا تہا اور زیادہ تر اُسکے ذریعہ سے ناظم مذکور کے ساتہہ حسب خاطر خواہ بند وبست کیا گیا تہا مگر ناظم مسطور وزرا سے اور خصوصاً راجہ دینا ناتہہ سے شروع ۱۸۴۸ء تک شرایط تعہد کے بدلنے کیواسطی ساز و باز کرتا رہا لاہور مین جب پہلے ہی ملتان کے فساد کے خبر پہونچی راجہ دینا ناتہہ کو دربار کی طرف سے معہ سردار عطر سنگہ کالیانوالہ افسر فوج کشادہ کی ملتان جانیکا حکم ہوا مگر تہوڑے عرصے کے بعد واپس طلب کیا گیا جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ نمکحرام ہو گیا اور سردار جہنڈا سنگہ بوٹالیہ جو اوسکی فہمایش کے واسطے بہیجا گیا تہا مطلب نہ حاصل کرسکا تو صاحب رزیڈنٹ نے راجہ دینا ناتہہ کو سردار مسطور کی فہمایش مین کوشش کرنیکے واسطی بہیجا مگر راجہ دینا ناتہہ کی فہمایش بہی مثل سردار جہنڈا سنگہ کی کارگر نہ ہوئی اسواسطی کہ سردار مسطور نے فوج خالصہ کی حمایت کے بہروسی سے پختہ نیت کرلی تھی کہ ایک مرتبہ اور بہی جنگ کرکے بخت آزمائی کرین بعض لوگ ایسے بھی تہی جو کہتی تھی کہ راجہ دینا ناتہہ دل مین نمک حرام تہا اور اُس نے خود اِس فساد کی ترغیب دی تھی اور اگر وہ صاحب ثروت نہ ہوتا اور اوسکے مکانات اور باغات اور کئی لاکہہ روپیہ لاہور مین نہ ہوتا کہ جو اسانی سے ضبط ہوسکتی تہی تو وہ بلا تامل مفسدون کے ساتہہ شامل ہو جاتا مگر یہہ کہانیان شاید اوسکی دشمنون نے بنالی تہین یہہ بات تحقیق ہے کہ جب وہ لاہور مین واپس بولایا گیا تو اوس نے حکام کی خواہشون کی تعمیل مفسدون کے مال کے ضبط کرنے مین اور اونکی تجویزون کے توڑنے مین سرگرمی سے کام کیا؛

ضبطی ملک پنجاب کے بعد راجہ دینا ناتہہ کی کل جاگیر جمعی ۴۶۴۶۰ روپیہ کی واگذار رہے اور ان جاگیرات پر راجہ موصوف اپنی وفات یعنے ۱۸۵۷ء تک قابض رہا اوسکے سب سے بڑے فرزند امرناتہہ کیواسطی اپنے باپکے حیات مین بارہ سو روپیہ سالانہ پنشن مقرر ہوئی تھی راجہ صاحب کے مرنے کے بعد یہہ پنشن چار ہزار روپیہ سال کے مقرر ہوئی دیوان امرناتہہ نے ۱۸۶۷ء مین ہیضہ سے وفات پائی دیوان امرناتہہ کی وفات کے بعد اوسکی فرزند دیوان رام ناتہہ کے نام چار ہزار روپیہ سال کی جاگیر واگذار ہوئی جو علی الدوام اِس شرط پر کہ ہر پشت مین سب سے بڑا بیٹا قابض

رہی واگذار رہیگی امرناتہہ کو اپنے باپ کے ساتہہ سلوک نہ تہا اسواسطی کہ اوسکے باپ نے ستلج کی لڑائی
کے زمانے مین بخشی گری فوج سواری کشادہ سی اوسکو برخاست کردیا تہا راجہ صاحب کی وفات کے بعد امرناتہہ
نے اونکی ترکہ مین سے ورثہ لینی سے انکار کیا اور وہ ترکہ چہوٹی بیٹے نرنجن ناتہہ کو ملا مگر راجہ صاحب نی ایک
وصیت نامہ مین آپنا سب مال اپنے عزیز بیٹے نرنجن ناتہہ کو دیدیا تہا +

امرناتہہ بہت لیاقت کا آدمی تہا شاید تمام پنجاب مین ایسے رتبہ کا شاعر یا کیزگی زبان اساتذہ مین کوئی تہا
اور بعض اُسکے اشعار بہت حسن کے ہین ۱۸۵۸ء مین اوس نے عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ایک
تاریخ چہاپی ہرچند اہل فرنگ کے مذاق کو اس کتاب کی عبارت اور انشاء کے ڈہنگ مین بہت دقت اور
زیادہ آورد معلوم ہوتی ہے لیکن شک نہین ہے کہ ضبطی ملک پنجاب کے زمانہ سے جو کتاب کسی دیسی مصنف
نے تصنیف کی ہے اُنہین سب سی زیادہ قدر کے قابل اور دلچسپ ہی دیوان رام ناتہہ دیوان امرناتہہ
کا فرزند کلان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب مین ہے +

دیوان کدارناتہہ راجہ دنیا ناتہہ کا بہائی بہت سال تک ریاست لاہور کا ملازم تہا مہاراجہ دلیپ سنگہ نے
اوسکو دیوانی کا خطاب بخشا تہا اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوس کے نام چہہ ہزار روپیہ کی پنشن مقرر ہوئے
تہی دیوان مسطور ۱۸۵۹ء مین دو فرزند چہوڑکر مرا اون مین سی بڑا بیٹا مہاراجہ رنبیر سنگہ کی ملازمت مین
جموں مین ہے +

پران ناتہہ دوسرا بیٹا سوڑیان کا تحصیلدار تہا اور جب تحصیل اجنالہ کو اوٹہکر گئے تو اجنالہ کو چلا گیا تہا ۱۸۵۷ء
مین وہ اجنالہ مین تہا اور ۳۱ جولائی کو قریب پانسو غیر مسلح سپاہی ۲۰ ہندوستانی پلٹن کے جنہون نی ایک
روز پہلے لاہور مین سرکش ہوکر چار خون کئے تہے راوی کے ساحل چپ پر متصل بالا گہاٹ وارد ہوئے اور دریا کے
عبور کرنیکے تیاری کی پران ناتہہ نے گانو کے آدمی اور پولس کو جمع کیا اور مفسدون پر قوی حملہ کیا اور وہ آدمی
اون مین سے گرفتار کئے صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر معہ سردار جواہر سنگہ کے تہوڑے عرصہ کے بعد بر سر موقع

پہونچگئے اور باقی مفسد جو دریا کی اندر ایک ٹاپو مین جا بیٹھے تھے گرفتار کئے گئے اور قتل کئے گئے یہہ کام ایسی چستی کا ہوا کہ ملک پنجاب سخت اندیشی سے بچ گیا *

پران ناتھہ نے ۱۸۶۱ء مین دو بیٹے چھوڑ کر مرگیا یہہ دونون لڑکے اپنے عمو کے پاس رہتے ہین *

راجہ دینا ناتھہ نے اپنے صرف سی ایک شوالہ لاہور مین کوتوالی کے پاس بنایا اور اوسکی پرداخت کے واسطے اپنی جاگیر مین سے پانسو روپیہ سال کی جاگیر علیحدہ کردی کہ یہہ جاگیر اب بھی علی الدوام واگذار ہے راجہ مسطور نے ایک اور شوالہ وزیرخان کی مسجد کے متصل بنایا تھا *

ضلع کانگرہ مین بھی اچنت بھوانی دیوی کے مندر کے پاس ایک بڑا تالاب راجہ صاحب نے بنوایا تہا اور ایک تالاب دیوی پورہ مین متصل شالامار بنوایا اور ایک بڑا مکان پوجاریون اور مسافرون کے واسطے وہان بنوایا راجہ صاحب نے منسارام رازدان اپنی گورو کا استہان بھی سرنو بنوایا اور موضع کوٹلہ اور جہاتل جاگیر مین اوس استہان کے نام دی منسارام رازدان کے کشمیرے پنڈت بہت تعظیم کرتے ہین منسارام رازدان کی وفات کو چالیس برس ہوئے یہہ جاگیر علی الدوام واگذار ہوئی ہے *

نرنجن ناتھہ نے ایک موضع امرکوٹ نامی کا جو راجہ دینا ناتھہ نے آباد کیا تھا اور لاہور سے قریب ہے بست سالہ جمع دیگر انقطاع مالگذاری کرالیا ہے اور کچھہ زمین سرکار سے لی ہے جسکی آبادی مین کوشش کرتا ہے *

حال خاندان

سِکھّون کی تدبیر ملکداریے مین مذہب اور ریاست ملکی مین پیوستگی قریب ہے اور جب سے سکھّون کو فروغ ہوگیا اور
قوم بنگئی اوس زمانہ سے اونکے مشورون مین فقیرون اور باوٗن اور بہائیون کی صلاح کو بہت فروغ رہا ہے

لاہور کے دربار مین جو مذہبی خاندان مقتدا تہے اون مین سے ایک بھائی جو رنجیت سنگہ کا بہی خاندان تھا٭
اس خاندان مین بھائی کا لقب سب سے پہلے بولاقا سنگہ کو حاصل ہوا تہا جو گورو گووند سنگہ کا چیلہ تہا جب
گورو موصوف سنہ ۱۷۰۸ء مین ابچہلا نگر کو دکہن مین چلا گیا اوس نے بولاقا سنگہ کو حکم دیا کہ لاہور کو چلا جاوے اور
اور کہا کہ وہان اوسکی شادی ہوگی بولاقا سنگہ کی عمر اوسوقت پچاس برس سے زیادہ تہی اور اوس نے شادی
کرنیکا زمانہ اپنا نہ سمجہا مگر جیسا اوسکو حکم ہوا تہا ویسا ہی کیا اور لاہور مین ایک سکہ نے اوسکو اپنی بیٹی یہہ کہکر
دینی کی کہ مجھے خواب مین گورو نے اپنی دختر کی تیرے ساتھہ شادی کر دینے کا حکم دیا ہے بولاقا سنگہ انکار نکر سکا
اور اس شادی کے بعد اوسکے تین بیٹے بہائی بستی رام بھائی سہائی اور بھائی مولک رام پیدا ہوئے٭
بستی رام سنہ ۱۷۰۸ء مین پیدا ہوا تہا اور اوائل عمر سے اوس نے طب کی مطالعہ مین مصروفیت رکھی تھی اوسکو تہوڑے
عرصہ مین فن طبابت مین شہرت حاصل ہوگئی اور شخص متبرک مشہور ہوا اٹھارہوین صدی کے نصف آخر مین
سرداران بہنگی کا قبضہ لاہور مین تہا بھائی بستی رام سے یہہ سردار بہت مشورہ کیا کرتے تہے اور رنجیت سنگہ
جسنے لاہور کو تین سال بھائی کی وفات سے پہلے فتح کیا تھا اوسکی تعظیم بہت کیا کرتا تھا کہتے ہین کہ اوس کے
پیش گوئیان پوری ہوتی تہین اور اُس کی دعا مستجاب ہوتی تھی اور ایک کیسہ اوسکے پاس اسطرح کا تھا کہ خود بخود
بہر جاتا تھا اور اوسکا خالی ہونا ممکن نہ تہا گو جو قصہ بیان کئے جاتی ہین اونکا اعتبار کرنے سے قطع نظر کرکے
کچھ شبہ نہین ہے کہ اوسکو لاہور مین بہت زور حاصل تھا اور غالب ہے کہ مثل مذہبی اشخاص اور ملکون کے
بھائی مسطور اپنے مذہبی سیرت کی ترقی کے واسطے علوم طبیعات سی اپنی واقفیت کو کام مین لاتا تھا بھائی مولک رام
بھائی بستی رام کا سب سے چھوٹا بھائی ایام طفولیت مین مرگیا تھا بہائی سہائی بڑی عمر تک زندہ رہا مگر وہ لت گزین
آدمی تہا اور سوائی اپنے مذہب کے اور کچھ خیال نہ رکھتا تہا اور نہ اوس نے شادی کی تہی یہہ شخص سنہ ۱۸۹۳ء

٭ بہائی بستی رام شہر کے باہر مثمن برج کے نیچے رہا کرتا تھا اوس زمانہ مین ایک بڑی شاخ دریائے راوی کی شہر پناہ کے نیچے بہتی تھی اور ہر سال شہر کو بہت
نقصان ہوتا تہا تا وقتیکہ بہائی مسطور نے دریا کے روکنے کا ارادہ کیا اور اپنا ڈیرہ شہر کے دیواروں کی باہر قایم کیا اوس وقت سی پانی نے نہ تو شہر پر زور کیا اور نہ بہائی کی ڈیرہ سے
آگے بڑہا جب بہائی مرا تو اوسکی سمادہ سنگ مرمر سفید کے ڈیرہ کے موقع پر بنائی گئی اور دریا اوس جگہہ کا اب بھی پاس رکھتا ہے اگرچہ ایک گہرے نالے سے فالتو پانی
کے بہا لیجانے کے واسطے جو بنایا گیا ہے اور دریا راوی کے رُخ کے بدل جانے سے شہر کی حفاظت ہوئی ہے٭

مین مرگیا*

بھائی ہرنہج رای اپنی باپ کی حیات مین دربار مین آیا کرتا تھا اور دربار مین مہاراجہ اوسکی نہایت تعظیم کیا کرتے تھے اوس نے بھی مثل اپنے باپ کی طب مین مصروفیت رکھی تھی اور بہت اچھا طبیب مشہور تہا بستی رام نے کبھی جاگیر لینی منظور نہ کی تھی مگر ہرنہج راے کو ایسا وہم اور پرہیز نہ تھا اور ۱۸۰۴ء مین اوسکو موضع موتا دان جمعی چار سو روپیہ کا ملا اور ۱۸۰۵ء مین متصل لاہور ۴۷۰۵ کی جاگیر اوسکو ملی تین سال بعد اوسکو سندر گڈہ اور ردکتا ملی اور اوسکے وفات کی وقت ۱۸۴۴ء مین اوسکے قبضہ مین نو ہزار روپیہ کی جاگیر اضلاع امرتسر اور لاہور مین تھی یہہ سب جاگیرین بسبیل علی الدوام ملی تہین اور اب بھی اِس خاندان کے قبضہ مین ہین*

ہرنہج اور اوسکے بھائی سکھہ نہین ہوئے تھے اور جب کاہن سنگہ نے پاہل لی تو اوس کا باپ بہت ناراض ہوا تہا رام سنگہ نے بھی اپنے بال بڑہالئے تھے مگر اوس نے پاہل کبھی نہین لی تھی اور اِس سبب سے پکّا سکھہ نہین بنا تھا*

بھائی رام سنگہ رنجیت سنگہ کی درخواست پر ۱۸۰۲ء مین دربار مین حاضر ہوا اور مہاراجہ پر جو وہمی تھے اُسکو بہت زور حاصل ہوگیا مشکل معاملات مین ہمیشہ اوسکی راے لیجاتی تھی اور لڑائی مین بھائی رام سنگہ کا ڈیرہ ہمیشہ مہاراجہ کے ڈیرہ کے ساتہہ لگایا جاتا تھا*

رنجیت سنگہ کی عمر کے پچھلے ایام مین بہائی رام سنگہ کا اقتدار روز بروز بڑہتا گیا اور جب مہاراجہ نے وفات پائی تو نونہال سنگہ نے چونکہ بہائی کے ہاتھون سے پاہل لی تھی اوسکو اور بھی زیادہ اختیار دیا اسواسطی کہ کنور نونہال سنگہ خود کاروبار مین جزئیات کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا بلکہ نفرت کرتا تھا سردار چیت سنگہ کہڑک سنگہ کے وزیر کی قتل مین بھائی رام سنگہ بشراکت راجہ گلاب سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ کے سرغنہ تہا اور قلعہ کو قتل کرنیکے واسطی جانے سے پہلے یہہ سب لوگ بھائی کے ہی مکان پر جمع ہوئے تھے سکھہ سردار نونہال سنگہ سے خوش تھے نہ بھائی رام سنگہ سے نونہال سنگہ سرداروں سے جبرًا پوری نوکری لیتا تھا اور اونسے حکمًا سوار آراستہ اور نوکری مین چاق رکھوا تا تھا یہہ بات سرداروں کو بہت ناگوار تھی کیونکہ رنجیت سنگہ کے حیات کے پچھلے ایام مین یہہ لوگ جو چاہتے تھے کرتے تھے اور کسی کو نہین مانتے تھے*

جب نونہال سنگہ پانچوین نومبر ۱۸۴۰ء کو مرگیا اور اوسکی والدہ مائی چند کور نے تخت کا دعوی کیا تو بھائی رام سنگہ نے اپنے سارے زور سے اوسکی حمایت کی اوسکے بڑے رقیب اور دشمن بھائی گورکہہ سنگہ نے کنور شیر سنگہ کی ایسے ہی جوش سے جانب داری کی مگر اس جوش مین اوسکا شاید کوئی شریک نہ تھا اور سوائے راجہ دہیان سنگہ بھائی رام سنگہ اور گورکہہ سنگہ اور دیوان ساون مل اور عطر سنگہ سندہا نوالیہ اور فرانسیس جنرلون کے اور کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکو اس بات کی پروا تھی کہ مائی چند کور یا شیر سنگہ تخت نشین ہو بھائی رام سنگہ کو دونو فریقون مین باہم لڑائی ناپسند نہ تھی اور وہ دوراندیشی سے جانتا تہا کہ راجہ دہیان سنگہ کی حمایت کے بغیر مائی کا کام نہ چلیگا اور اوسکے حامیون کی نالایقی کا اوسکو ایسا یقین تھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شیر سنگہ کی فتحیابی سے اوسکو غم نہین ہوا +

نئی بادشاہ نے باوجودیکہ بھائی رام سنگہ اوس کے مقابلہ پر تھا اوسکی عزت کی اور جب ۲۷ جنوری ۱۸۴۱ء کو رسم تخت نشینی عمل مین آئی تو بھائی کو کرسی دی گئی سوائے رام سنگہ کے یہہ عزت فقط اوسکے بھائی گوبند رام بھائی گورکہہ سنگہ بابا بکرما سنگہ بابا کاہنہ سنگہ اور شہزادہ پرتاب سنگہ کو دی گئی مہاراجہ شیر سنگہ نے بھائی رام سنگہ سے صلاح او رمشورہ بھی کرنا شروع کردیا اور راجہ دہیان سنگہ نے اس خوف سے کہ بھائی کو زیادہ رسوخ ہوتا جاتا ہے بھائی مسطور کے ملتان بھیجے جانے مین اس بہانہ سے سعی کی کہ دیوان ساونمل سے بقایائے معاملہ سرکار وصول کرے بھائی نے اس منصوبہ کا سخت مقابلہ کیا اوسکی مرضی دربار سے علیحدہ ہونیکی نہ تھی ساون مل کا وہ دوست تھا اور اوس کے طریق مذہب کے یہہ بات خلاف ہوتی کہ جس خدمت پر وزیر اوسکو مامور کرنا چاہتا تھا وہ خدمت کرتا +

دونو بھائی رام سنگہ اور اوسکا بھائی گوبند رام بالکل ناراض تھے اگرچہ اونکی عزت ہوتی تھی مگر اونکو اختیار کچھ بھی نہ تہا اور اونہون نے اپنے دشمن گورکہہ سنگہ کو صاحب دولت اور صاحب رسوخ دیکہا مگر آخر کار اونکی نوبت بھی آگئی شیر سنگہ اور اوسکا وزیر سندہانوالیون کے ہاتھون سے قتل ہوئے اور بھائی گورکہہ سنگہ جو ہمیشہ راجہ دہیان سنگہ کا دشمن تھا قید ہوکر قتل کیا گیا +

راجہ ہیرا سنگہ کے مارے جانے کے بعد بھائی رام سنگہ کو فوج پر پھر زور بہت کچھ حاصل ہو گیا بھائی رام سنگہ
فقیر عزیز الدین کے ساتھہ ہمیشہ اوسکی مصلحت مین شریک رہا تھا جو سرکار انگریزی کی نسبت تھے اور شاید لاہور
مین فقط یہی دو آدمی تھے جو ریاست لاہور کے تعلقات بموجب عہدنامہ ۱۸۰۹ء سرکار انگریزی کے ساتھہ جیسے
ہئے سمجھتے تھے اور یہہ دونو نہایت خواہشمند اس بات کے تھے کہ اوس سرکار سے اچھا سلوک ہے اس سبب
مارچ ۱۸۴۵ء مین بھائی رام سنگہ نے بہت گرمجوشی سے راجہ گلاب سنگہ کے وزیر ہونیکی حمایت کی اسواسطے
کہ وہ جانتا تھا کہ فقط گلاب سنگہ ہی ایک شخص تھا جو فوج کو ضبط مین رکھہ سکتا تھا اور اسکے پاس
اسقدر روپیہ کثیر تھا کہ ریاست کی نوبت کو جو دوالہ کی تھی وہ بچ سکتی تھی بھائی رام سنگہ کی نیت سرکار
انگریزی کی نسبت اچھی تھی اور مئی ۱۸۴۵ء مین اوسنے میجر براڈفٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دی تھی کہ
سردار جواہر سنگہ اپنی امنیت کیواسطے فوج خالصہ کو سرکار انگریزی کے علاقہ پر حملہ کرنیکو برانگیختہ کرتا ہے *
جواہر سنگہ کسیطرح بے عقل نہین تھا لیکن شرابی اور بہت فاسق و فاجر تھا اور بلکہ عام دربار مین بھی وہ
برانڈی کے نشہ مین ہوتا تھا اور اوسوقت نشہ مین نہایت مغلظ گالیان بھائی رام سنگہ کو دیا کرتا تھا اگرچہ
بھائی مسطور ایسا متبرک آدمی تھا کہ نہایت ناقص زمانہ مین بھی اوسکا تہتک کسی نے نہین کیا تھا ۱۲ ستمبر ۱۸۴۹ء
کو بھائی رام سنگہ نے دربار عام مین وزیر کے طریق کی نسبت جو سرکار انگریزی کیطرف مرعی تھا تکرار کی اوسنے
کہا کہ حکام انگریزی کا طریق تحمل اور اعتدال پر رہا ہے اور سرکار موصوف کے ساتھہ جو تنازع کیا جاتا ہے
اوس مین دربار کی غلطی ہے کہتے ہین کہ جواہر سنگہ نے اقرار کیا تھا کہ اپنی طریق کو چھوڑ دونگا اور سرکار
انگریزی کے ایجنٹ کی طرف ایک عذر نامہ لکھونگا مگر اوسی شب شہزادہ پشورا سنگہ کے قتل کی خبر پہونچی جو
اوسکے حکم سے مارا گیا تھا اور جواہر سنگہ جانتا تھا کہ انگریزون کے ساتھہ لڑائی ہونے سے میری حکومت بچی رہیگی
ورنہ ہاتھہ سے جاتی رہیگی بھائی رام سنگہ نے بھی یہہ خبر قتل کی سنی تھی اور اوس کی خبر فوج کو کر دی تھی اور
جو فریق وزیر کا دشمن تھا ساعت بساعت زور پاتا گیا اسکے بعد وزیر جو سب کی آنکھون مین خار تھا قتل ہوا اور ستلج
کی لڑائی ہوئی دم آخر تک بھائی رام سنگہ اس دیوانگی کی لڑائی کے خلاف صلاح دیتا رہا مگر اوسکی فہمایش

بے سود ہوئی راجہ لعل سنگه کو اوسنی کہا خبردار تم کیا کرتے ہو انگریزدن کا طریق ہمیشه دوستی اور خیرخواہون کا سارہا ہی اور اونہون نے کبھی معاملات خالصه مین دخل نہین دیا ہے راجہ لعل سنگه نے جواب دیا بھائی صاحب مین کیا کرسکتا ہون فوج نے میرا گلا پکڑ رکھا ہے مگر جہانتک اوس سے ہوسکتا تھا اوس نے بھائی کی صلاح پر عمل کیا اور چونکه وه خود بزدل تہا اور جرنیلون کو اپنے سے آگے موقع مخاطره کو بھیجا سبہراؤن کی لڑای کے بعد بھائی رام سنگه راجہ گلاب سنگه اور دیوان دینا ناتھ للیانی کو جو لاہور کی سڑک پر ہی نواب گورنرجنرل کی خدمت مین اس غرض سے بھیجے گئے که موافق شرایط عہد حاصل کرنیمین کوشش کرین +

نوین مارچ ۱۸۴۶ء کے عہد نامہ کے بعد بھائی رام سنگه کونسل مین رہا اور اگرچه بیماری کے باعث سے دربار مین برابر نه جاسکتا تھا مگر اوسکی صلاح کے بغیر کوئی تدبیر عظیم اختیار نه کیجاتی تھی بھای رام سنگه عموماً راجہ لعل سنگه وزیر کا مخالف تھا اور ملتان کی نظامت کے باب مین جو تکرار ہوا اوسمین وه دیوان مولراج کا جانبدار رہا یہه بات اوسی کی صلاح سے ہوئی تھی که راجہ لعل سنگه نے سب سردارون سے اوس راضی نامہ پر دستخط کرائے تھے جس مین یہه ذکر تھا که انتظام ریاست حال سے سب راضی ہین اگرچه یہه بات مشہور و معروف تھی که اوس انتظام سے سب ناراض تھے +

بھائی رام سنگه نومبر ۱۸۴۶ء مین مرگیا اور اوسکی جگہه کونسل مین اوسکا برادرزاده بھائی ندہان سنگه بھائی کاہن سنگه کا بیٹا مقرر ہوا بھائی کاہن سنگه ۱۸۴۳ء مین مرچکا تھا بھائی گوبند رام نے مہاراجہ رنجیت سنگه کی وفات کے بعد معاملات ریاست مین دخل بہت نہین دیا تھا کئی سال سے وه دایم المریض رہتا تھا اور ۱۸۴۵ء مین مرگیا + ندہان سنگه دربار مین خاموش رہا کرتا تھا وه ۱۶- دسمبر ۱۸۴۶ء کو کونسل اہالیان دربار مین مامور ہوا تھا اور ضبطی ملک پنجاب تک اس منصب پر ممتاز رہا تھا ۱۸۴۸ء مین کوٹ بنڈیدا اس کے زمیندار و نیز جو بھائیونکے خاندان کی جاگیر مین تھا سرکار انگریزی کی فوج کو جو اوس راه سے گذری تھی رسد دینی مین قصور کیا اسواسطے وه گانون ضبط کیا گیا تھا مگر بعد ازان آٹھه سو روپیه سالانہ کے عوض مین واگذار کیا گیا تھا مگر ضبطی ملک پنجاب کے بعد دیگر جاگیرات یہه گانون ضبط ہوا تھا + ضبطی ملک پنجاب کے وقت اس خاندان کی جاگیر ۹۰۰۰۴ روپیه کی تھی اس مین سے ۲۲۴۴۷ کی جاگیر واگذا

رہی جس مین ۹۷۲۹ کی جاگیر تین حصص مساوی مین علی الدوام واگذار ہوئی اور باقی ۱۸۷۱ کی جاگیر ندہان سنگہ کیسراسنگہ اور چیترجیت سنگہ اور ننذگوپال سنگہ کی حین حیات بحال رہی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ترنتارن کے سنت کے نام تین ہزار روپیہ کی جاگیر بخشی تھی یہہ جاگیر بطریق ننیک واگذار رہی ہے اور اوس کا انتظام اور اہتمام ان تینون خاندانون کے سپرد ہے ہر ایک خاندان ایک ایک معتبر اپنا اہتمام کے واسطے مامور کرتا ہے بھائی ندہان سنگہ کا مواجب بابت کونسل جو بقدر چہہ ہزار روپیہ کے تھا اوسکی حین حیات اگذار رہا تھا بھائی مسطور ۱۸۵۶ء مین مرگیا *

بھائی رام سنگہ بہت ترکہ چھوڑ کر مرا اور ایک مقدمہ عدالت مین دایر ہوا جس مین مہیان سنگہ کیسراسنگہ اور ننذگوپال نے سات لاکہہ روپیہ یعنے نصف جایداد کا دعوی کیا تھا *

چیترجیت سنگہ کو مدرسہ سرکاری لاہور مین تعلیم ہوئی ہے اور اوسکو انگریزی اور فارسی مین اچھی استعداد ہے یہہ خاندان لاہور مین رہتا ہے *

بھائی کیسراسنگہ ۱۸۷۱ء مین مرگیا *

سردار جہنڈا سنگہ بوٹالیہ

- دہنان سنگہ
  - ہیرا سنگہ — اوسکی اولاد قایم ہے
  - دیوان سنگہ
    - بہگوان سنگہ — چہوٹی عمر مین مرا
    - سردار دہرم سنگہ
      - ہری سنگہ
    - کرم سنگہ
      - سردار گنڈا سنگہ — سنہ ۱۸۴۷ء مین مرا
        - لدہا سنگہ
          - سردار کرپال سنگہ — اکتوبر سنہ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا
          - دیال سنگہ — سنہ ۱۸۲۰ء مین پیدا ہوا
            - دیساکہا سنگہ — سنہ ۱۸۴۹ء مین پیدا ہوا
            - دریام سنگہ — سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا
          - پرتاب سنگہ — سنہ ۱۸۲۷ء مین پیدا ہوا
            - گودہیان سنگہ — سنہ ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا
          - جوالا سنگہ — سنہ ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا
            - سردول سنگہ — سنہ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا
            - گوربخش سنگہ — سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا
    - سردار شام سنگہ — سنہ ۱۸۴۳ء مین مر گیا
      - سردار جہنڈا سنگہ — دختر سردار گوربخش سنگہ لبہ سے شادی ہوئی۔
        - نہال سنگہ — سنہ ۱۸۶۴ء مین مر گیا
          - از زوجہ دختر سردار عطر سنگہ ہاریوالہ
            - بلونت سنگہ سنہ ۱۸۶۰ مین پیدا ہوا
        - مہتاب سنگہ — سنہ ۱۸۲۴ء مین پیدا ہوا
          - ارجن سنگہ — سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
        - مول سنگہ — سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہو گیا
      - ایک دختر — سردار شیر سنگہ گوجرانوالیہ سے شادی ہوئی
    - رام سنگہ

حال خاندان

پُرانے زمانہ عہد سلطنت مسلمانان مین اوس زمانہ سے بہت پیشتر جب جٹ سکہون نے پنجاب پر قبضہ کیا سردار جھنڈا سنگہ کے خاندان کا ایک بزرگ ایک مشہور فقیر غالبًا بابا فرید کی ملاقات کے واسطی گیا تھا جو وہان رہتا تھا تاکہ اوسکے دعا سے گہر کا وارث پیدا ہو مدت تک فقیکے خدمت کرتا رہا اور اسکے واسطی کھانا پکاتا رہا اور آخر کار جس دعا کی اوسکو تمنّا تھی وہ حاصل ہوئی اِس خدمت مذہبی سے اوسکا لقب بہنڈاری مشہور ہوا چنانچہ یہہ لقب خاندان بوتالیہ کا اتبک چلا آتا ہے ❊

دہنا سنگہ سردار نودہ سنگہ کے رفیقون مین تھا اور نودہ سنگہ کے مرنے کے بعد سردار چرت سنگہ اوسکے فرزند کی نوکری کرتا رہا دہنا سنگہ سنہ ۱۸۶۵ء مین مرگیا اوسکے دو بیٹے تھے دیوان سنگہ اور دیہیا سنگہ یہہ دونو شخص سوکر چکیہ کے سردار کے نیک و بد مین شریک رہے اور جب سردار مسطور نے ضلع گوجرانوالہ کے جزو کلان پر تصرف کیا اونکو اضافہ ملا یعنے بوتالہ پہلادپور کلسیان اور اور دیہات اوسکو ملے جب سردار مہان سنگہ نے رام نگر پر قبضہ کیا اوسنی دیوان سنگہ کے نام محال محصول نمک سی ایک ہزار روپیہ سالانہ گذارہ مقرر کیا یہہ گذارہ دیوان سنگہ اور اوسکی اولاد کو سنہ ۱۸۴۸ء تک ملتا رہا ❊

دیوان سنگہ کو اوسکے برادرزادہ رتن سنگہ مہر سنگہ کے بیٹے نے مار ڈالا تھا اور اوسکے چہوٹے بہائی شام سنگہ جسکو اکثر شامون سنگہ بھی کہتے تہے مہاراجہ نے دربار مین بولایا اور اوسکے باپ کی جایداد کسیقدر حصہ پر بحال کیا اِس شخص کو جلد فروغ اور اعتبار حاصل ہوتا گیا اور بڑی جاگیرین اوسکو ملتی رہین حتی کہ

ایک وقت اوسکی پاس پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر تھی اوسکو کنجاہیہ بنام کنجاہ واقع ضلع گجرات کہتے تھے کیونکہ کنجاہ اوسکی جاگیر مین تھا اور یہہ لقب اوسکے برادر عموزاد سردار کرپال سنگہ کنجاہیہ کا ابتک ہے* شام سنگہ بسیہ کی لڑائی مین ۱۸۱۳ء مین مارا گیا تھا اوسوقت اوسکی عمر ۲۷ سال کی تھی مہاراجہ نے اُس کے خوردسال فرزند جہنڈا سنگہ کے ساتھہ بہت مہربانی کی مگر ۱۸۱۹ء مین جاگیر کنجاہ ضبط کرلے اور اُس کے عوض مین ضلع سیالکوٹ مین سیہاری دی جہنڈا سنگہ نے پہلے جنگی خدمت پونچہہ مین کی جہان دیوان دہنپت رائی اور میر باز خان نے کچھہ فساد کیا تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اونکو ہزارہ جانیکا حکم ہوا ۱۸۲۱ء ۲۲ مین جب منکیرہ اور ڈیرہ اسمعیل خان فتح کئے گئے اوس مہم مین جہنڈا سنگہ مہاراجہ کے ہمراہ گیا تھا اور بہادری کے جلدو مین انعام بیش بہا پایا*

اس عرصہ کے قریب جہنڈا سنگہ نے اپنی ہمشیرہ کی شادی شیر سنگہ سردار حکما سنگہ کے فرزند سے کی اور دونو طرفون نے قریب لاکہہ لاکہہ روپیہ کے اس شادی پر صرف کیا ضلع گوجرانوالہ مین اوس زمانہ کے پیچہے کبھی ایسی تزک سے شادی نہین ہوئی ہے*

رنجیت سنگہ کو اس حال کی خبر ہوئی اور اوسنے یہہ بہی سنا کہ جہنڈا سنگہ کی والدہ کو یہہ شیخی تھی کہ دو بہڑولیان روپیہ کے بہرے ہوئی اوس کے پاس ہین مہاراجہ نے حکم سنگہ اور جہنڈا سنگہ کو کہہ بہیجا کہ اگر ایک شادی پر اتنا روپیہ صرف کرسکتے ہو تو سرکار کے فایدہ کے واسطے بھی پچاس پچاس ہزار روپیہ دو*

سردار جہنڈا سنگہ کے خدمات خصوصاً سرحد پر چہچہ خطک پٹاور یوسف زئی اور ہزارہ مین ہوئی تہین سردار مسطور لایق اور جری آدمی تھا اور مہاراجہ نے اوسکے خوارق کی قدردانی یون کی کہ جو علاقہ ملک کا نہایت ٹیڑہا تھا اوس پر زیر حکم سردار ہری سنگہ نلوہ اوسکو مامور کیا یہان اوسنے بہت سی اور عظیم خدمات کین اور ان خدمات کی تفصیل ایک سند مہری نونہال سنگہ مین درج ہین جسکے روسے دیہات بوتالہ اور پہلادپور جہنڈا سنگہ اور اوسکے اولاد کے نام علی الدوام واگذار کی گئی تہے ۱۸۳۶ء مین سردار جہنڈا سنگہ ہمرکاب کنور نونہال سنگہ دیرجات کی مہم پر گیا تھا کابل کی مہم کے ایام مین کچھہ عرصہ تک جہنڈا سنگہ قلعہ اٹک مین

* پنجاب مین بہڑولے مٹے کی کوٹھی کو کہتے ہین جس مین اناج رکہا جاتا ہے*

قلعدار تہا اور سرکار انگریزی کی فوج کو رسد رسانی اور باربرواری بہم پہونچانے سے مدد دی تہی +
بڑے مہاراجہ کے وفات کے بعد جو انقلاب ہوتے رہے اونمین سردار جہنڈا سنگہ کی ثروت مین بہت خلل نہین
ہوا جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تو چونکہ اونکو گنڈا سنگہ مہندر سنگہ کے برادر عمو زادے سے محبت تہی جہنڈا سنگہ کو
دربار مین رسوخ حاصل ہوا اگرچہ شیر سنگہ نے فقط چہہ سو روپیہ کی جاگیر زیادہ کی اور یہہ بہی بعد ازان ضبط کرلی
سردار جواہر سنگہ نے اوسکو باتفاق دیوان حاکم راے لاہور کا عدالتی بنایا اور ستلج کی لڑائی تک اس منصب پر
جہنڈا سنگہ قایم رہا +

۱۸۴۷ء مین جہنڈا سنگہ سردار چتر سنگہ اٹاری والہ اور کپتان ایبٹ صاحب کے ماتحت ہزارہ مین نایب ناظم مقرر
کیا گیا اور اوسی سال نومبر کے مہینے مین اوسکو خطاب بہادری اور القاب اوجلدیدار رنرل بدہ ملا مئی ۱۸۴۸ء
مین ملتان کے فساد کے شروع ہونے سے تہوڑے عرصہ بعد یہہ تجویز ہوئی تہی کہ سندہ ساگر دوابہ کے نیچے کیطرف ایک
فوج سکہہ بہیجی جاوے تاکہ اوس شہر کے گرد ایک زنجیر تہانجات سپاہ کی ہوجاوے اور سرکشی زیادہ نہ پہیلنے پاوے
اور سردار جہنڈا سنگہ اس فوج کا افسر مامور ہوا اس موقع پر اوسکا طریق قابل تعریف رہا اور کپتان ایبٹ
صاحب نے اوسکی بہت تعریف لکہی اوسکے تہوڑے عرصہ کے بعد چر بجنیت رسالہ کا ایک جزو جو سردار جہنڈا سنگہ کے
ماتحت تہا مفسدون مین شامل ہوگیا اور کپتان ایبٹ صاحب کو سردار جہنڈا سنگہ کی وفاداری مین شبہ
ہونے لگا سردار مسطور اپنی خواہش مزید سے ملتان کو اپنی فوج کے ساتہہ بہیجا گیا تہا مگر جب ملتان سی چند میل
کے فاصلہ تک پہونچا صاحب رزیدنٹ نے اوسکو واپس طلب کرلیا اس سببسے سردار مسطور بہت مایوس ہوا
اسواسطیکہ اوسکی اپنی خواہش یہہ تہی کہ جہان لڑائی سب سے زیادہ سخت ہو وہان شامل رہے سردار چتر سنگہ
ناظم ہزارہ پر سردار جہنڈا سنگہ کو بہت زور حاصل ہوا اور اگست مہینے مین جب چتر سنگہ نمک حلالی کا
نام بہی بہولنے لگا جہنڈا سنگہ معہ ایک معتمد گلاب سنگہ فرزند ناظم مذکور کے اسواسطے بہیجا گیا کہ اس امر مین کوشش
کرے کہ چتر سنگہ کو جادہ راستی پر لاوے مگر وہ بالکل ناکامیاب ہوا اور اوس وقت اکثرون کا یہہ خیال
تہا کہ وہ اپنی خواہش سے ناکامیاب ہوا تہا اور اوس نے اس رخنہ کے زیادہ کرنے مین اور نہ کہ بند کرنے مین

کوشش کی تھی مگر اوس زمانہ مین نہایت اچھی آدمیون پر شبہ ہوتی تھی اور کوئی نہین جانتا تھا کہ کس پر اعتبار کرنا چاہئے سردار کو لاہور واپس آنیکا حکم ہوا اور وہان نظر بند کیا گیا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد چہوڑ دیا گیا اور لڑائی کے پچہلے چار پانچ مہینون مین اوسنے اور اوسکے سوارون نے رام نگر اور لاہور کے بیچ مین راہ جاری رکہا اور اسطرح نہایت قدر کے قابل خدمت کی جہنڈا سنگہ کی نسبت فریب یا ناراضگی کا کبھی کوئی ثبوت نہین ہوا ہے اور اوسکو سردار چتر سنگہ کے ساتہہ کامیابی اسواسطے نہین ہوئی تھی کہ ایک زیادہ قوی زور اوس سردار کو سرکشی کی طرف متوجہ کئی ہوئے تہا +

ضبطی ملک پنجاب پر کل جاگیرات سردار جہنڈا سنگہ کے جمعی ۱۵ ہزار روپیہ سالانہ اوسکی حین حیات واگذار ہوئے اوسکے سب سے بڑے بیٹے نہال سنگہ کے نام منجملہ جاگیرات بالا ۲۵۵۰ روپیہ کے جاگیر حین حیات واگذار ہوئی تہی مگر نہال سنگہ جنوری ۱۸۶۴ع مین مرگیا اور اوسکے چہوٹی بہائی مہتاب سنگہ کو فقط پانسو روپیہ سالانہ ملیگا علاوہ جاگیر بوتالہ پہلا دیور جمعی پندرہ سو روپیہ جو علے الدوام واگذار ہین +

سردار جہنڈا سنگہ بوتالہ ضلع گوجرانوالہ مین رہتا ہے ۱۸۶۲ع مین وہ جاگیردار مجسٹریت مقرر ہوا تھا اور اپنے علاقہ مین بہت زور رکہتا ہے ۱۸۷۳ع مین سردار جہنڈا سنگہ کو بوجہ اسکی اچھی کارگذاری کے اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول عطا کئی گئی +

نہال سنگہ ڈیرہ چاریاری ماتحت شہزادہ نونہال سنگہ مین ایک ہزار سوار کا افسر تہا اور اوسکو ۲۵۵۰ کی جاگیر موضع چاہل اور کوٹ شاہ محمد مین ملی تہے یہہ جاگیر جو اوسکے باپ کی جاگیرات مین شامل تہی اوسکے وفات پر ضبط ہوگئی اوسکا ایک بیٹا بلونت سنگہ نوجوان ہے اور اسکو تاحیات اوسکی ۱۲۰۰ روپیہ کی جاگیر عطا ہوئی ہے +

سردار کرپال سنگہ کنجاہیہ

سردار کرپال سنگہ کنجاہیہ سردار جہنڈا سنگہ کا پوتا ہے کہ ہجری قریب ن مین ہے دیوان سنگہ سردار کرپال سنگہ کے دادا کو معہ کرم سنگہ اور رام سنگہ ہبہ سنگہ کے ایک بیٹے نے مار ڈالا تھا اور دیوان سنگہ کے دو بیٹے جو زندہ رہے تھے دہرم سنگہ اور شام سنگہ اونہون نے مہاراجہ کے نوکرے اختیار کے +

سنہ ۱۸۱۲ء مین شام سنگہ کے مرجانیکے بعد دہرم سنگہ کو اوسکی جاگیر مین سے کچھ حصہ ملا دہرم سنگہ نے ملتان اور کشمیر اور پشاور اور مہمون مین خدمت کی اور جب دہرم سنگہ ضعیف ہوگیا تو مہاراجہ نے اوسکی جاگیر ضبط کر کے دو ہزار روپیہ نقد اوسکی واسطے مقرر کر دیا اور اسکے فرزند گنڈا سنگہ کو شاہزادہ شیر سنگہ کی خدمت مین متعین کر دیا شہزادہ موصوف نے اپنے ذاتی علاقہ مین سے گنڈا سنگہ کو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عنایت فرمائی گنڈا سنگہ پر شاہزادہ شیر سنگہ بہت عنایت کرتے تھے اور گنڈا سنگہ شاہزادہ ممدوح کے ساتھہ پہلے یوسف زئی کو اور بہر کلو کو گیا تہا یوسف زئی مین گنڈا سنگہ زخمی ہوا تہا جب شاہزادہ شیر سنگہ کشمیر مین ناظم تہے گنڈا سنگہ دو نو لیغنے ملکی اور فوجی خدمات پر مامور رہا اور کہکہ بمبہ کے راجگان کے زیر کرنیکے واسطے بہیجا گیا تہا بعد ازان گنڈا سنگہ نوشہرہ اور ٹونک مین خدمت دیتا رہا +

جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تو اونہون نے گنڈا سنگہ کو نواح ٹبالہ مین تیس ہزار روپیہ کے اور جاگیر بخشی اور اردلی ڈیرہ کا کمیدان مقرر فرمایا جب مہاراجہ صاحب قتل ہوئے تو گنڈا سنگہ موجود تہا اور مہاراجہ کے بچانے کے قصد مین سخت مجروح ہوا تہا گنڈا سنگہ پہیرو شہر کی لڑائی مین دسمبر ۱۸۴۵ء مین مارا گیا تھا کرپال سنگہ بہی اوس لڑائی مین زخمی ہوا تہا کچھ عرصہ پہلے گنڈا سنگہ نے اپنے بیٹون کرپالسنگہ

اور دیال سنگہ کو مہاراجہ خورد سال دلیپ سنگہ کی خدمت مین حاضر کیا تھا اور بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر اونکے واسطے حاصل کے تھی لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد راجہ لعل سنگہ نے جاگیر گہٹا کر چھہ ہزار روپیہ کے رکہی +

مفسدہ ملتان کے وقت سردار کرپال سنگہ ہزارہ مین تھا اور خیرخواہ سرکار رہا وہان کپتان ایبٹ صاحب کے حکم کے مطابق سردار موصوف خدمت کرتا رہا دیال سنگہ اوسوقت مہاراجہ کے خدمت مین لاہور مین تھا +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد کل ذاتی جاگیر سردار کرپال سنگہ اور اوسکے بھائیون کے بتعداد بارہ ہزار روپیہ واگذار رہے اور آجتک اونکے قبضہ مین ہے +

سردار کرپال سنگہ کنجاہ مین رہتا ہے جو گجرات سے قریب چھہ میل کے فاصلہ پر ہے +

نواب امام الدین خان

شیخ اوجلا

شیخ غلام محی الدین ۱۸۴۶ء مین مرگیا

نواب امام الدین خان ۱۸۵۹ء مین مرگیا

شیخ غلام محبوب سبحانی ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا

سعادتمند خان ۱۸۶۴ء مین پیدا ہوا

شیخ فیروز الدین ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا

نصیر الدین ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

شیخ اوجلا قوم کلال سردار بہوپ سنگہ ہوشیارپور والہ کے سرکار مین ایک منشی تہا اوسکا بیٹا غلام محی الدین ہنوز تہوڑی ہی عمر کا تہا کہ دیوان موتی رام محکم چند نامور جنرل کے بیٹے کو اوسپر توجہ ہوئی دیوان موتی رام نے اوسکو اپنے پسر دوم شیو دیال کے پاس متعین کیا شیو دیال کے پاس غلام محی الدین نے جلد فروغ پایا کل کاروبار شیو دیال کے غلام محی الدین کے اہتمام مین تہے اور رام دیال اور کرپا رام دو بہائی شیو دیال کے بہی غلام محی الدین پر عنایت کرتے تہے اور اوس کے ساتہہ سلوک کرتے رہے + ۱۸۲۳ء مین جب محمد عظیم خان کابل والہ سکہون پر حملہ کرنے کے نیت سے پشاور کیطرف آیا اوس وقت رنجیت سنگہ کو یہہ خواہش ہوئی کہ اگر ممکن ہو تو افغان بلا جنگ واپس چلے جاوین کرپا رام نے غلام محی الدین کو مہاراجہ کے حضور مین پیش کیا کہ یہہ شخص اس معاملہ کو بخوبی سرانجام کریگا غلام محی الدین نے محمد عظیم خان کے پیر کو طمع دیکر بہکالیا اور پیر مسطور نے محمد عظیم خان کو یہہ بات سمجہا کر کہ سکہہ سردار موصوف کے اہل وعیال اور خزانہ کو جو مچنی مین تہا گرفتار اور تصرف کر لینا چاہتے ہین سردار موصوف کو واپس چلے جانیکی ترغیب

دی یار محمد خان برادر محمد عظیم خان بہی سکہون کے ہاتہون مین تہا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ فوج افغان جلدی سے
توڑ دی گئی اور حالت پریشانی مین بہجی اور جلال آباد کو چلے گئے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے پشاور پر تصرف
کرلیا اور اوس جگہہ زیادہ رہنا خلاف دانائی سمجہکر ملک کو مابین یار محمد خان اور دوست محمد خان تقسیم کردیا
اور خود لاہور کو واپس چلے گئے مہاراجہ کی واپسی سے پہلے اونہون نے غلام محی الدین خانکو اپنی طرف سے
محمد عظیم خان کے پاس بطور سفارت کے بہیجا غلام محی الدین خان نے سردار موصوف کو پشاور کے تصرف کے اور
اوسکے دو بہائیون کو جنہون نے اوسکے ساتہہ دغا کی تہی دیئے جانیکے خبر کی اور اس خبر سے سردار موصوف
کو ایسا غم اور غصہ پیدا ہوا کہ وہ بیمار ہوگیا اور ۲۲ روز کے بعد مرگیا ۔

۱۸۲۶ء مین غلام محی الدینخان اپنے مربی کرپارام کے ساتہہ کشمیر کو گیا جہانکا کرپارام ناظم مقرر ہوا تہا شیخ
غلام محی الدین کرپارام کیطرف سے بالکل مدار المہام ہوگیا اور اپنے اختیار کو اوسنے نہایت ظلم اور تظلم سے برتا
۱۸۳۱ء مین جب کرپارام راجہ دہیان سنگہ کے عداوت کے سبب سے کشمیر سے واپس بلایا گیا غلام محی الدین بہی لاہور
کو طلب کیا گیا تہا اور وہان اوس پر جرمانہ ہوا اور قید کیا گیا لیکن اوسے سال کچہہ عرصہ کے بعد غلام محی الدین
شہزادہ شیر سنگہ کا جو کرپارام کے بعد کشمیر کے ناظم مامور ہوئے تہے نایب اور کارندہ مقرر ہوکر بہیجا گیا شہزادہ
کاروبار نظامت سے کچھ واقف نہ تہے اور شیخ غلام محی الدین کو پہلے سے بہی زیادہ اختیار حاصل ہوا اور نسبت سابق
اور بہی زیادہ اوسنے ظلم کرنا اختیار کیا رعایا اوسکے ظلم سے سخت تنگ آکر نہایت آہ وزاری کرنے لگی اور
طرہ یہہ ہوا کہ ۱۸۳۲ء مین کشمیر مین کال پڑگیا شیخ غلام محی الدین پہر لاہور مین طلب ہوا اور اوسپر جرمانہ کیا گیا
اوسنے تعداد زرجرمانہ کی نسبت عذر کیا اور بیان کیا کہ اتنا جرمانہ دینی کا مجہے مقدور ہرگز نہین مہاراجہ
نے مصروپ لعل کو حکم دیا کہ شیخ کی جایداد جو ہوشیارپور مین تہی ضبط کرے وہان ساڑہے نو لاکہہ روپیہ
سے کم پوشیدہ کیا ہوا روپیہ نکلا شیخ نے قسمین کہائین کہ یہہ روپیہ میرے باپ نے سردار بہوپ سنگہ کی
ملازمی مین جمع کیا تہا مگر اوسکی قسمین کون مانتا تہا رنجیت سنگہ خوب جانتے تہے کہ سردار بہوپ سنگہ نے
خود اپنی زندگی بہر مین کبہی ایک لاکہہ روپیہ کی صورت نہین دیکہی تہی اور یہہ روپیہ شیخ نے بہو کہے

کشمیریون کو نچوڑ کر لیا تھا مہاراجہ نے کل روپیہ ضبط کر لیا اور علاوہ اسکے ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ اوس شیخ پر جرمانہ کیا +

غلام محی الدین کچھہ عرصہ تک بیکار رہا بعد ازان بھائی رام سنگہ نے اس خواہش سے کہ نونہال سنگہ کے پاس میرا ایک ایسا لایق دوست رہے کہ میرے دشمن دیوان جا کرائے کے زور کو توڑ تا رہے شہزادہ موصوف کے خدمت مین مقرر کرایا شہزادہ کی خدمت مین رہکر غلام محی الدین کو بہت جلدی رسوخ حاصل ہو گیا اور شہزادہ اوس پر نہایت الطاف فرماتا رہا غلام محی الدین پشاور کو شہزادہ کے ہمرکاب گیا اور معاملات مال کا وزیر ہو گیا ۱۸۳۹ء مین غلام محی الدین دوآبہ جالندہر کا ناظم مقرر ہوا اور سال آیندہ کے موسم گرما مین جنرل ونتورا صاحب کے ہمراہ راجپوتان منڈی کے مطیع کرنیکے واسطے بہیجا گیا فوج کی کارگذاری سست ہوی اور ستمبر ۱۸۴۰ء مین سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ اور فوج لیکر امداد کیواسطے بہیجا گیا +

جب نونہال سنگہ ۵ - نومبر کو مارا گیا شیخ کوہستان مین تھا مگر وہ جلدی سے لاہور کو واپس چلا آیا اور شہزادہ مرحوم کی مان مائی چند کور کیجانب ہو گیا جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تو غلام محی الدین نے یہہ عذر کیا کہ آپکا مقابلہ مین نے اس وجہ سے کیا کہ حق نمک آقا رمتوفی کا اسبات کا مقتضی تھا اور مہاراجہ کو اپنی صدق کا ایسا یقین کرایا کہ جب جنرل میہان سنگہ ناظم کشمیر کے اپنی ہی فوج کے ہاتہہ سے ۱۷ - اپریل ۱۸۴۱ء کو قتل کئے جانیکے خبر پہونچی تو غلام محی الدین جنرل مسطور کی جگہہ ناظم کشمیر مقرر ہو کر بہیجا گیا شیخ فوراً کشمیر کی طرف روانہ ہو گیا اور اوسکا بیٹا امام الدین منڈی سے دوابہ جالندہر کی نظامت کیواسطے بلایا گیا +

غلام محی الدین کے ہمراہ راجہ گلاب سنگہ کشمیر کے انتظام کیواسطے بہیجا گیا تہا جہان فساد ہو گیا تھا راجہ موصوف کے ساتہہ اوسکے اپنے پہاڑے آدمیون کی فوج تھی اور غلام محی الدین کے ساتہہ جالندہر کا الوس تہا اور اکثر مسلمان تہے فوج ہزارہ اور افغانان کہلی اور دہمتور جو سرکش ہو گئے تہے تہوڑی سی لڑائی کے بعد زیر کئے گئے اور آخر کار باغیان کشمیر کو شکست دی گئی اور برطرف کئے گئے شیخ جو گویا راجہ گلاب سنگہ کی طرف سے زیادہ اور ریاست لاہور کیطرف سے کم ناظم تھا نئی پلٹنین بہرتے کین جسمین کچھہ تو اوسنے پہاڑی راجپوت بہرتی

گئے جو راجہ گلاب سنگہ کے رعایا تہے اور کچھہ مسلمان ملازم کئے چونکہ خود تیغ مسلمان تھا سکہونکی حکومت کشمیر مین اوس زمانہ سے آیندہ بہت کچھہ راجہ گلاب سنگہ کی نمک حلالی پر موقوف رہے ٭

علاقہ کوہستان مین سب سے نکلتا آدمی سلطان زبردست خان راجہ مظفرآباد تہا اوسکا دارالریاست جس مین تہوڑی سی جمعیت سکہون کے تعینات تہے ہزارہ اور کشمیر کے راہ پر تہا یہہ شخص سرکار لاہور کا خیرخواہ تھا مہاراجہ شیر سنگہ اوسپر مہربان تہے اور اوسنے کشمیر کے بغاوت فرو کرنے مین اچھی خدمت کی تھی ٭

مہاراجہ شیر سنگہ کی وفات کے دو مہینے کے بعد اس رئیس کو در حالیکہ وہ مسجد مین نماز پڑہ رہا تھا غلام محی الدین نے دغا بازی سے گرفتار کرکے قید کر دیا اور اوسکے جاگیر ضبط کر لی ٭

اسی عرصہ مین گلاب سنگہ اور اونکے بہتیجے ہیرا سنگہ مین باہم تنازع ہوا اور گلاب سنگہ نے ہر سبیل سی یہہ کوشش کی کہ کشمیر اور کوہستان کے لوگ میرے ساتہہ متفق ہو جاوین اس تدبیر مین گلاب سنگہ کچھہ کچھہ کامیاب ہوا اور بہرحال اوسنے رئیسان کوہستان اور مسلمانون کو اونکی اپنی قوت اور سکہون کی کمزوری ایسے صریح طور پر دکہائی کہ اونہون نے ارادہ کیا کہ ہم اپنے آزادے کیواسطے مقابلہ کرین چنانچہ اگست ۱۸۴۴ع مین حبیب اللہ خان کہلی والہ نے کہوڑی کے سکہون کی جمعیت پر حملہ کیا مگر غلام محی الدین نے فوج کی مدد کے واسطے پانسو آدمی بہیجے اس جمعیت نے سرکشون کو شکست دی اور اونکے سردار کو قتل کیا تہوڑے عرصہ کے بعد راجہ سلطان خان کہوڑی والہ نے باتفاق ایک پسر حبیب اللہ خان کے اور دیگر رئیسان کوہستان کے کہوڑی پر حملہ کرکے اوسپر تصرف کر لیا اور اکتوبر مین مظفرآباد کے طرف روانہ ہوکر قلعون پر حملہ کیا غلام محی الدین نے تقریبًا کل فوج سکہہ جو اوسکے پاس تہی مظفرآباد کے بچانے کیواسطے بہیجی مگر اس فوج کو سرکشون نے حملہ کرکے شکست دی سرکشون نے شہر کو جلا دیا اور جن سکہہ قیدیون نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اونکو قتل کیا اب راجہ زبردست خان کا بیٹا اور راجگان دوپٹہ اور اور سرکشون سی جا ملے اور اونکو ایسی طاقت حاصل ہو گئی کہ اونہون نے نومبر مین بارامولہ پر تصرف کر لیا اور پرگنہ شیوپور پر جو دارالریاست کشمیر کے متصل ہے قبضہ کر لیا ٭

غلام محی الدین نے اب نوبت اول ہے دربار لاہور کو سرکشی کی اطلاع کی جنرل گلاب سنگہ بہوونڈیہ کو جو پشاور کیطرف

جاتا تھا حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر کشمیر کو روانہ ہوجاوے پونچھہ اور جمون کے راہ سے بہی کمک بہیجی گئی مگر جو فوج راجہ گلاب سنگہ نے بہیجی تہی وہ برف کے بہانے سے تہوڑی دور چلکر ٹہر گئی لیکن حقیقت مین وجہ یہہ تھی کہ راجہ گلاب سنگہ دل سے مدد نہین دینی چاہتا تہا تاوقتیکہ اوسکو خود کچھہ فایدہ نہ حاصل ہوجاوے مطلب اوسکا یہہ تھا کہ کا بہانے نمک کا ٹہیکہ اوسکے پاس ہے ہزارہ بہی اونکو ملجاوے اور بعض سردار مثل چتر سنگہ اٹاریوالہ کے جنہون نے تنازع گذشتہ مین اوسکی جانبداری کی تھی بہرہ مورد الطاف ہوجاوین *

جو فوج پونچھہ کے راہ سے روانہ ہوئی تہی اوسکا افسر امام الدین غلام محی الدین کا بیٹا تہا یہہ جوان آدمی اگرچہ دیرہ جات مین اوس نے تحت حکم شہزادہ نونہال سنگہ کی خدمت کی تہی پہلے کبہی کسی لڑائی مین موجود نہ ہوا تہا اور جنگی سیرت نہین رکہتا تہا کشمیر کے مہم مین یہہ شخص نہایت اکراہ سے شامل ہوا اور فقط اس قرار پر جانیکو راضی ہوا کہ کوئی فوج سکہہ میرے ساتہہ نہ بہیجی جاوے کیونکہ سکہون کی فوج اس سبب سے کہ اوسکو بہائی گورکہہ سنگہ اور مصر بیلی رام کا قاتل سمجہتے تہے اوس سے نہایت تنفر کرتے تہے *

سندہانوالیون کی تباہی کے بعد راجہ ہیرا سنگہ نے بہائی گورکہہ سنگہ مصر بیلی رام اور اوسکے بہائی رام کشن کو گرفتار کرلیا اور امام الدین خان کے حوالہ کردیا امام الدین خان نے اونکو اپنے مکان کے پاس اصطبل مین قید رکہا اور اس جگہہ چند روز کے بعد یہہ تینون شخص مارے گئے *

بہائی گورکہہ سنگہ راجہ دہیان سنگہ کا جانی دشمن تہا اور کچھہ عجب نہین کہ ہیرا سنگہ اوسکا قتل کرنا چاہتا لیکن مصر بیلی رام اور اوسکا بہائی اگرچہ راجہ دہیان سنگہ کے مصلحت کے مخالف تہے لیکن بے آزار آدمی تہے اور لوگ اونسے بہت محبت کرتے تہے اونکی موت سراسر ظلم اور غیر ضروری تہی مصر روپ لعل جو ۱۸۳۳ع مین غلام محی الدین کے جائیداد کے ضبط کرنیکے واسطے مامور ہوا تہا مصر بیلی رام کا بہائی تہا مصر بیلی رام کے قتل سے قیاس کیا گیا کہ زیادہ تر شیخ کا بدلا اوترا راجہ ہیرا سنگہ کا اتنا نہین

اس اثنا مین کشمیر پر سرکشون نے ایک سرے سے دوسرے تک تاخت کی اور غلام محی الدین قلعہ ہری پربت مین بند ہوگیا تہا

مسلمان فوج باغی ہوگئی تھی راجگان کوہستان سب ہتہیار اوٹہا کر سامنے ہوگئے تھے اور سکہون کو معلوم ہوا کہ جو فتح نہایت مشکل سے ہوئی تھی دوبارہ کرنی پڑیگی ٭

پکہلی اور دہمتور کے یوسف زیئون اور کہکہ بمبہ قومون مین سرکشی مذہبی تہی اور ایک آدمی پیدا ہوگیا جس نے اپنے آپ کو سید٭ کا خلیفہ مشہور کیا اور کل مخلوق سخت مزاج نے اوسکے ساتہہ ہزارہ اور کشمیر کے حملہ پر اتفاق کیا ٭

آخر کار جنرل گلاب سنگہ بہوونڈیہ کے اور دیوان مولراج+ کی فوج نظفرآباد کو بڑہکر گئی اور وہان کی فوج کو بچایا بعد اوسکے یہہ فوج وادی کشمیر کو بڑہی اور بعد کچھہ سخت مقابلہ کے سرکشون کو شکست ہوئی راجہ زبردست خان نظفرآباد مین پہر اپنی ریاست پر بحال کیا گیا اور گردونواح کے راجہ اوسکے زیر حکم کئے گئے فروری ۱۸۴۵ء مین غلام محی الدین نے سرکار انگریزی سے دار و مدار کرنیکا عزم کیا اور اپنی طرف سے اور راجہ رحیم اللہ خان راجوریہ کی طرف سے اطاعت سرکار انگریزی کے اختیار کرنیکا اظہار کیا مگر سرکار انگریزی نے اوسکی درخواست کو منظور نہین کیا تہوڑے عرصہ کے بعد غلام محی الدین مرگیا کہتے ہین کہ زہر سے مرا اوسکا بیٹا امام الدین اوسکے جگہہ ناظم کشمیر مامور ہوا ٭

یہہ دونو شیخ یعنے باپ اور بیٹا نہ کچھہ خاندانی آدمی تہے نہ اونکو کچھہ اقتدار حاصل تہا اور سرکار لاہور کے نقطہ اس سبب سے کام کے تہے کہ مالیہ کے وصول کرنے مین نہایت سخت تہے ٭

ان شیخون کا نام دوآبہ جالندہر یا کشمیر مین محبت سے کوئی یاد نہین کرتا ہے سکہون کو اونسے نہایت نفرت تہی اور یہہ امر اونکی نمک حلالی کا اطمینان تصور کیا جاتا تہا مگر دونو باپ اور بیٹون کو قدرتی ملکہ فریب اور دغابازی کا تہا یہانتک کہ دانشمندی کے خیالات بہی اونکو فریب سے باز نہ رکہہ سکتے تہے ٭

جب کشمیر مہاراجہ گلاب سنگہ کو بموجب عہدنامہ ۱۶- مارچ ۱۸۴۶ء کے دیا گیا اوس وقت امام الدین وہان کا ناظم تہا اسملک کا ممالک ریاست لاہور سے علیحدہ ہوکر گلاب سنگہ کو دیا جانا لاہور مین کسیکو بہی پسند نہ تہا اور راجہ لعل سنگہ کو خصوصًا

٭ یعنے سید احمد جسکو شیر سنگہ اور جنرل ونتورا نے ۱۸۳۱ء مین شکست دی تہی اور قتل کیا تہا اوسکے معتقدون نے جو تمام ہندوستان مین کثرت سے پہیلے ہوئے ہین بیان کیا کہ سید کے بچنے کے واسطے دریا سمٹ گیا اور جو اوسکا تعاقب کرتے تہے اونکو نگل گیا اور سید بہی ظاہر ہوکر فتح کریگا سید ند کو نے نوبت آخیر پکہلی اور دہمتور مین مقابلہ کیا تہا ٭

+ دیوان مولراج ناظم ہزارہ تہا اور دیوان مولراج ناظم ملتان سے یہہ شخص علیحدہ تہا ٭

ناگوار تہا اسواسطیکہ راجہ گلاب سنگہ ہمیشہ سے اوسکا رقیب اور دشمن تھا چنانچہ راجہ لعل سنگہ نے امام الدین کو لکہہ بہیجا کہ مہا راجہ گلاب سنگہ کا مقابلہ کرے اور فوج کو حکم دیا کہ شیخ کا حکم بلا غدر مانی امام الدین خان راجہ لعل سنگہ کے حکم ماننے پر راضی بیٹہا ہوا تہا امام الدین بہت متمول آدمی تہا اور وہ سمجہتا تہا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کے کامیابی سے فقط یہی نہین ہوگا کہ میرے لوٹ ہو چکیگی بلکہ میرے صریح دشمن میرے حساب کی سخت جانچ کرینگے لوگون مین یہہ بات اسوقت مشہور تہی کہ اس خاندان کے پاس ستر لاکہہ بلکہ دو کروڑ روپیہ تہا اور اگرچہ بلاشبہہ یہہ مبالغہ تہا لیکن یہہ بات تحقیق ہے کہ دونو باپ اور بیٹے نے ایام نظامت کشمیر اور دوآبہ جالندہر مین دولت کثیر پیدا کی تہی *

ممکن ہے کہ امام الدین خان نے سرکار انگریزی کی منشا رکی غلط فہمی سے ایسا خیال کر لیا ہو کہ بہت سا روپیہ نقد دیکر مجہے کشمیر مین بطور نایب سلطنت رہنے کی اجازت ہو جاوے اور اس غرض سے وہ راجہ لعل سنگہ کے حکم ماننے پر اور اپنی طاقت اور سامان ظاہر کرنیکے واسطے عرصہ تک مقابلہ کرنے پر مستعد ہو گیا ہو لیکن چاہی اوسکی نیت کچھہ ہی ہو دربار لاہور نے جو اوسکو سخت حکم کشمیر کے خالی کرنیکے واسطے بہیجے اوس نے اونکو نا ر شوت دیکر اوسنے مہاراجہ گلاب سنگہ کے بہت سی فوج کو اپنی جانب مین کر لیا اور فقیر اللہ خان فرزند راجہ رحیم اللہ خان راجوریوالہ کی مدد سے اور دیگر رئیسان کوہستان کی امداد سے اوس نے ملک کشمیر کے بڑے ٹکڑے پر قبضہ رکہا تاوقتیکہ لاہور سے فوج کثیر اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی *

مگر جب پہر فوج سرحد علاقہ کشمیر پہونچ گئی تو شیخ نے سمجہا کہ اب زیادہ مقابلہ کرنا بےسود ہوگا اور کرنیل لارنس صاحب کے لشکر مین مقام تہانہ اکر اوسنے اطاعت اختیار کی اوسوقت اوس نے دو خط اور ایک حکم بنام اپنی فوج کے پیش کئے اور بیان کیا کہ اسمین راجہ لعل سنگہ کا جیسا حکم تہا اوسکے بموجب مین نے عمل کیا اگرچہ یہہ بات مشہور تہی کہ راجہ لعل سنگہ اور گلاب سنگہ مین باہم سخت عداوت تھی لیکن خیال کیا گیا کہ یہہ بات وہم وخیال مین نہین آسکتے کہ راجہ لعل سنگہ ایسی بیوقوفی کرتا کہ ایسے بغاوت امیز کاغذ پر اپنے دستخط کرتا لیکن جب فوج لاہور کو واپس آئے تو راجہ لعل سنگہ کا مقدمہ تجویز ہوا دونو خطوط اور حکم اسی فوج کا صحیح ہونا بخوبی ثابت ہوا اور لعل سنگہ پر بغاوت دیدہ ودانستہ جب ثابت ہوئی تو وہ منصب وزارت سے معزول ہو کر اگرہ کو بہیجا گیا شیخ امام الدین اگرچہ اس بغاوت مین اپنی

مرضی سے شریک ہوا تہا معاف کیا گیا اور اوسکے لاہور کی جایداد معہ اوسکے دیگر جایداد کے جو شہر مین تھی اور ضبط کی گئی تھی واگذار کی گئی +

اس حسن فیاضانہ سلوک سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ امام الدین کے دل پر اچھا اثر ہوا اور ۱۸۴۸ء مین جب تقریباً سب نمکحرام ہوگئے تہے شیخ مسطور خیرخواہ سرکار رہا اگرچہ سرکشون کے سرغنون نے بہت کوشش کی کہ اوسکو اپنی ساتھہ ملالین جون ۱۸۴۸ء مین دو ہزار نئے سپاہ کے ساتھہ وہ ملتان کو گیا تا کہ لفٹننٹ لبدازان سر ہربرت اڈورڈس صاحب کے ساتھہ ملکر خدمت کرے شیخ اور اوسکے سپاہ نے اچھی خدمت کی اور سرکشون کے ساتھہ کئی لڑائیون مین کارہائے نمایان کئے +

جب امن ہوگیا اوسکے خدمت کے جلدو مین اوسکو خطاب نواب ملا اور ۱۱۶۰۰ روپیہ سال کی پنشن اوسکے نام مقرر ہوئی اور اوسکی جاگیر ۸۴۰۰ روپیہ کی بحال رہی +

۱۸۵۷ء مین اوس نے گورنمنٹ کے حکم سے دو رسالہ سوارون کے دہلی کے خدمت کیواسطے بہرتی کئے +

امام الدین مارچ ۱۸۵۹ء مین چالیس برس کی عمر مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا شیخ غلام محبوب سبحانی اب تیس برس کی عمر کا ہے +

۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ پنجاب کی سفارس سے گورنمنٹ اعلے نے منجملہ جاگیر غلام محبوب سبحانی کے ۵۶۰۰ روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار فرمائی باقی ۲۸۰۰ حین حیات واگذار رہیگی +

غلام محبوب سبحانی کا ایک بیٹا نو برس کی عمر کا ہے +

بھائی پردومن سنگھ

- بھائی رام سنگھ
  - بہائی صورت سنگھ
    - بہائی گورداس سنگھ
      - بہائی شیر سنگھ
    - بہائی سنت سنگھ — سنہ [illegible]ء مین مرگیا
      - بہائی جودہ سنگھ
      - بہائی گوربکہہ سنگھ — سنہ ۱۸۴۳ء مین مرا
        - بہائی پردومن سنگھ
        - بہائی مدہسودن سنگھ
        - بہائی لہنا سنگھ
          - بہائی پردیو سنگھ — سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
          - بہائی گہنشام سنگھ — سنہ ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا
        - بہائی ارجن سنگھ
          - بہائی جواہر سنگھ — سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
      - بہائی دیوا سنگھ

حال خاندان

بہائی پردومن سنگھ کے بزرگ چنیوٹ ضلع جہنگ مین بستے تہے اور مختلف اوقات مین کتنی ہی اون مین سے مسلمان رئیسان ملتان کے ملازم رہے مگر ابتدا مین یہہ خاندان کسی عظمت کا نہ تہا رام سنگھ سکہہ تہا اور گورو گوبند سنگھ کا چیلہ تہا مذہب سکہان کے تلقین شخص بہت سرگرمی سے اپنے علاقہ مین کرتا تہا حتی کہ حکام ملتان کو فکر ہوئی اور اوسکے گرفتاری کا حکم ہوا مگر اوسکو موقع پر یہہ خبر ہوگئی اور امرتسر کو بہاگ گیا ناظم ملتان نے صورت سنگھ اکلوتے بیٹے رام سنگھ کو نوکر رکہہ لیا اور رام سنگھ یہہ سمجہکر کہ اب کچہہ اندیشہ نہین ہے اپنے وطن کو واپس گیا مگر وہان پہونچکر تہوڑے عرصہ کے بعد مر گیا صورت سنگھ نے تب ملتان کو چہوڑ کر مثل اپنے باپ کے ملک مین جا بجا پہر کر مذہب سکہان کے تلقین کرنی اختیار کی اور اوسکی اس طریق سے مثل اوسکے باپ کی اوسکی طرف سے حکام کو شک ہوا مگر وہ کسی تدبیر سے

بہت سا اپنا مال لیکر امرتسر کو بہاگ گیا اور وہان مورد عنایات رئیسان جو زور حاصل کرتے جاتے تہے ہو گیا اور
دربار صاحب معبد سکہان کا سرپرست مقرر ہوا دوآبہ جالندہر مین اوسکو تہوڑی سی جاگیر ملی وہان اوس نے
ایک قلعہ بنایا اور بعد اوسکے امرتسر کو واپس گیا وہان جاکر وہ مرگیا +
سنہ ۱۸۱۱ع مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دوآبہ جالندہر کے میدان کا ملک فتح کیا مگر اوہنون نے سنت سنگہ کی جاگیر
واگذار رکہی اور اوسکو بجائے اوسکے باپکے دربار صاحب کی مرمت اور آراستگی کے کام کا اہتمام دیا بہائی سنت سنگہ
اچہا سپاہی تہا اور کئی مرتبہ اوسنے تعریف کے قابل خدمت کی
سنہ ۱۸۲۱ع کی مہم مین مہاراجہ رنجیت سنگہ منکرہ کے راستہ پر ایک چہوٹے سے قلعہ کے محاصرہ مین مصروف تہے دفعتاً آسمان
پر تاریکی ہو گئی اور طوفان سخت آیا رنجیت سنگہ ایک سخت جہونکی مین آگئے اور خندق مین جہان سے مورچون کیواسطے
مٹی کہودی گئی تہی گر پڑے سنت سنگہ نے مہاراجہ کو گرتے ہوئی دیکہا اپنے فائدہ کے امید پہ خندق مین کود پڑا اور
مہاراجہ کو اپنی بغل مین اوٹہا کر اونکے خیمہ کو لیگیا اس خدمت کی جلدو مین اوسکو ۶۸۰۰ روپیہ کی جاگیر اضلاع امرتسر
اور سیالکوٹ مین عنایت ہوئی خواہ یہہ روایت سچ ہو یا دروغ ہو یہہ بات تحقیق ہے کہ سنت سنگہ کی جاگیر تہی
اور مہاراجہ اوسپر بہت مہربانی فرماتی تہی +
اس عرصہ مین بہائی گوردا س سنگہ جو دربار صاحب مین گرنتہہ خوان تہا مر گیا اور سنت سنگہ نی اوسکی موت کی غم کے سبب سے
معاملات دنیا کو ترک کر دیا اور گرنتہ کے پڑہنے اور سمجہانے مین مصروفیت اختیار کی اپنے باپ کے عوض دربار مین
گورکہہ سنگہ حاضر ہوا اور مثل سنت سنگہ کی مورد الطاف شاہی ہوا بہائی سنت سنگہ ملقب گیانی مشہور رہتا اور اپنے
موت کے زمانہ تک بہت عزت اوسکی ہوتی رہی اوسنے رامائین کے ایک شرح لکہی تہی اور رسم پاہل پر ایک کتاب لکہی +
جب پردومن سنگہ تیرہ برس کے عمر کو پہونچا تو مہاراجہ نے اوسکو نوکر رکہہ لیا اور کالیوال کی جاگیر جمعی گیارہ سو روپیہ
اوسکو بخشنے بہائی گورکہہ سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی حیات مین کچہہ بہت رسوخ حاصل نہین تہا کیونکہ اوس کا
دشمن بہائی رام سنگہ مہاراجہ کے حضور مین بہت رسوخ رکہتا تہا نونہال سنگہ کے وقت مین گورکہہ سنگہ کا اوہی

کم رسوخ تہا اور جب شاہزادہ موصوف مارا گیا تو گورکہہ سنگہ بہت سرگرمی سے شیر سنگہ کا جانب دار ہوگیا بڑی وجہ یہہ تہی کہ بہائی رام سنگہ فریق مقابل یعنے فریق مائی چند کور کی جانب مین تہا ٭

جب شیر سنگہ مہاراجہ ہوئے تو اونکو گورکہہ سنگہ کے خدمتین فراموش نہین ہوئین مہاراجہ موصوف گورکہہ سنگہ کا بہت لحاظ کرتے تہے اور اونہون نے اوسکو بہت جاگیر عنایت کی مگر حقیقت مین جو اختیار تہا وہ راجہ دہیان سنگہ وزیر اپنے ہاتہہ مین رکہتا تہا مہاراجہ اگرچہ دہیان سنگہ سے نفرت رکہتے تہے اور جانتے تہے کہ کل ملک اوس سے ناراض ہے اوس سے اپنے مخلصی نہ کرسکتے تہے مگر اونہون نے گورکہہ سنگہ کو اوسکے مقابلہ پر قایم کیا اور بہائی بسبب بزرگی مذہب کے اور مہاراجہ کے ساتہہ محبت دراز کے مہاراجہ کے حضور سے خارج نہوسکتا تہا مگر اور معاملات مین وزیر اور بہائی مین مقابلہ نہایت نا برابر تہا گورکہہ سنگہ کی حمایت پر کوئی زور آور فریق نہین تہا یہہ شخص کسی وضع یا لیاقت کا آدمی نہ تہا حالانکہ راجہ دہیان سنگہ اپنے زمانہ مین نہایت لایق آدمی تہا نازک اندیش ظاہر آرا احتیاط کوش تہا اگرچہ اپنے دشمنون پر وار کرنے اور اونکے تباہ کرنے مین نہایت دلیر تہا یہانتک کہ پس و پیش کچھہ نہ دیکہتا تہا ٭

مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت کے ایام مین بہائی گورکہہ سنگہ برابر راجہ دہیان سنگہ کے فکر مین رہا اور سندہانوالیون نے جو راجہ مسطور کی جان لینے کے واسطے افترا پردازی کے اوسمین شامل ہوا جب راجہ ہیرا سنگہ وزیر مقتول کا بیٹا اختیار کو پہونچا اوسنے بہائی رام سنگہ اور مصر لعل سنگہ کی فہمایش سے گورکہہ سنگہ کو معہ اوسکے دوست مصر بلی رام توشہ خانہ کے قید کیا اور اونکو شیخ امام الدین خان کے سپرد کردیا امام الدین خان نے اونکو قتل کردیا بہائی رام سنگہ اپنے رقیب گورکہہ سنگہ سی بہت زیادہ لایق آدمی تہا لیکن طینت مین اوس سے اچہا نہ تہا دونو سیاہ باطن اور مفتری تہے اور دونو نے بلند نظری اور افترا پردازی کے کوشش کے واسطے دین کو پردہ بنا رکہا تہا ٭

گورکہہ سنگہ کے مرنیکے بعد کل جایداد اوسکے خاندان کی ضبط کی گئی اور اونکے مکانات اور اموال منقولہ پہ سرکار نے قبضہ کرلیا بہائی پردومن سنگہ اور اوسکے بہائی امرتسر مین پابجولان قید کئے گئے اور نہایت سخت سلوک اونکے ساتہہ کیا گیا بزرگان دین شہر نے اونکی رہای کیواسطے بہت کوشش کی اور آخر کار پردومن سنگہ تدبیر سے نکل گیا اور اپنے

سبب چہوٹے بہائی ارجن سنگہ کو لیکر لدہیانہ کو بہاگ گیا اور وہان سرکار انگریزی کی حمایت مین رہا تا وقتیکہ ہیرا سنگہ کے قتل ہونیسے اوسکو گنجایش لاہور کو واپس آنیکی ملی چارون بہائیون نے مجملہ اپنی جاگیرات کے کسیقدر بتعداد جمع ۸۸۴۵ روپیہ کی ضلع امرتسر مین واگذار کرالی بہائی پردومن سنگہ اپنے باپ کا کریا کرم کرنے کے کیواسطی ہردوار کو چلا گیا اور اوسکے ساتہہ وعدہ ہوا کہ واپس آنے پر باقی جاگیر بہی واگذار کردی جاویگی جب وہ واپس آیا تو اوسکے مکانات جو امرتسر مین تہے اوسکو واپس دیئے گئے اور غالب ہے کہ باقی جایداد بہی اوسکو ملجاتی اگر درحالیکہ اوسکا مقدمہ ہنوز زیر تجویز تہا سرکار انگریزی سے لڑائی نہ شروع ہوجاتی جس لڑائی کا انجام یہہ ہوا کہ ۱۸۴۹ء مین ملک پنجاب سرکار انگریزی کے علاقہ مین شامل کیا گیا سرکار انگریزی نے جاگیر ۸۸۴۵ روپیہ کی واقع موجہل وکلیر گہومہ حین حیات جمیع برادران کے باخذ چہارم جمع نذرانہ واگذار کی اس سے زیادہ کا انگریزی اونکے واسطی کچہہ نہ کرسکتے تہے بہائی گوربکہہ سنگہ نے جایداد اوکثیر اپنے بزرگی دین اور افترا پردازی سے حاصل کی تہی اوس نے بڑے داؤ کیواسطے نرد کہیلے تہے یعنے دولت اور اختیار کیواسطے اوکہیل مین ہار گیا اور ہرچند غالب ہے کہ سرکار سکہہ اور خصوصًا فوج سکہہ بہائیکی قتل کے غم کے سبب سے حالانکہ قتل مذکور اونکے اپنے ہی بدخواہون سے ہوا اوسکے خاندان کو پہر منصب مقتدر پر معزز کردیتے لیکن سرکار انگریزی سے یہہ توقع نہو سکتی تہی کہ اون کو اس خاندان کا غم یا اوسکے ساتہہ ہمدردی ہوتی +

بہائی پردومن سنگہ نے ۱۸۵۲ء مین سردار لہنا سنگہ کے ہمراہ بنارس کو گیا اب اوسکو دربار صاحب واقع امرتسر کے مرمت کا اہتمام سپرد ہے اور پرداخت دربار صاحب کیواسطی جو جاگیر چار ہزار روپیہ سال کی علی الدوام واگذار ہے وہ اوسکے سپرد ہے +

ارجن سنگہ چند سال ہوئے ایک بیٹا جواہر سنگہ چہوڑکر مرگیا مدہ سودن سنگہ نے ۱۸۵۷ء مین جب جمعدار دس سوارون کے جو اوسکی بہائی نے بہرتی کئے تہے سرکار انگریزی کا نوکر ہوا اوسی سال مین جب مفسد جہالہ مین پکڑے گئے اوس موقع پر مدہ سودن سنگہ موجود تہا اور رسالدار مقرر ہوکر تہانیسر کو گیا تہا مگر وہان مرگیا اوسکے وابستگان کو چہہ سو روپیہ کی پنشن عطا ہوئی اور اوسکا حصہ جاگیر مین سے ضبط کیا گیا +

لہنا سنگہ جو پردومن سنگہ کا بہائی زندہ ہے جالندہر مین نایب تحصیلدار ہے +

سردار منگل سنگه رام گڈہیه

ہرداس

بہگوان سنگه ۱۷۸۷ء مین مرا

- جی سنگه ۱۸۵۶ء مین مرا
- جسا سنگه ۱۸۰۳ء مین مرا
  - سردار جودہ سنگه ۱۸۱۶ء مین مرا
  - سردار ویر سنگه ۱۸۲۵ء مین مرا
    - جیمل سنگه ۱۸۴۵ء مین مرا
      - اوتم سنگه ۱۸۰۰ء مین پیدا ہوا
      - فتح سنگه ۱۸۱۹ء مین پیدا ہوا
      - جوالا سنگه ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا
      - گہر سنگه ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
    - سوبہا سنگه ۱۸۴۵ء مین مرا
      - اچہر سنگه ۱۸۱۴ء مین پیدا ہوا
        - گنگا سنگه
        - ترکہو سنگه
        - ترنگا سنگه
        - قدر سنگه
- خوشحال سنگه ۱۸۱۲ء مین مرا
  - مہتاب سنگه
  - صاحب سنگه
  - گلاب سنگه
- مالی سنگه ۱۷۹۲ء مین مرا
  - وریام سنگه
- تارا سنگه ۱۷۹۷ء مین مرا
  - سردار دیوان سنگه ۱۸۲۳ء مین مرا
    - سردار منگل سنگه ۱۸۰۰ء مین پیدا ہوا
      - گوردت سنگه ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوا
        - دربارا سنگه
      - مت سنگه ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
      - شیر سنگه ۱۸۴۶ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

مثل رامگڈہیه جس سے سردار منگل سنگه کے خاندان کا نام مشہور ہے منجملہ مثلہائے سکہان ایک زورآور مثل تہے اور اٹھارہوین صدی کے اواخر مین آٹھہ ہزار لڑنے والے آدمی میدان جنگ مین لانے کا مقدور رکہتے تہے سرداران

مثل مسطورین سے جسا سنگہ نہایت مشہور تھا اگرچہ یہہ نہین کہہ سکتے کہ اوس مثل کا بانی وہ تھا کیونکہ کتنی ہی گیارے
برسون تک مثل مذکور خوشحال سنگہ اور نند سنگہ کے ماتحت بطور مثل دار قایم رہے تھے مگر اوسکو زور اور
شہرت نفقط ۱۷۵۰ء مین ہی حاصل ہوئی جب جسا سنگہ اوسکا سردار تھا ✚

ہردا اس جسا سنگہ کا دادا ہند وبخار تہا اور سیوا سنگہ ضلع لاہور مین رہتا تہا یہہ شخص اسی پر قانع تہا کہ اپنا
غریب پیشہ اس گانو مین کرتا تھا مگر اوسکے بیٹے بہگوان نے جسکی طبیعت مین زیادہ جرات تھے پاہل لی اور
پاہل لیکر جب اوسکے نام پر لفظ سنگہ زیادہ ہوگیا تو وہ ملک مین پہرتا رہا اور اپنے نئے مذہب مین لوگ
شامل کرتا رہا آخرکار وہ اچہوگل مین جابسا جہان پانچ بیٹے اوسکو پیدا ہوئے یعنے جی سنگہ - جسا سنگہ - خوشحال سنگہ
مالی سنگہ اور تارا سنگہ انہین سے چار پچہلے مشہور آدمے اور رامگدہیہ مثل کے سردار ہوئے ان بہائیون کی عمرون مین کچھہ
بڑا فرق نہ تہا اور ۱۷۵۲ء مین جب وہ بالغ ہوئے وہ نواب آدینہ بیگ خان مشہور نواب کے جاکر نوکر ہوئے اس
لایق نواب نے جو بادشاہان دہلے کی طرف سے دوآبہ جالندہر کا صوبہ دار تہا سکہون کو احمد شاہ دُرّانے کے
مقابلہ کرنے مین جرات اور رغبت دی اس امید سے کہ اونکی مدد سے کل اختیار اوسکو اسملک مین حاصل ہوجائیگا
اور غالب ہی کہ اس امید مین وہ کامیاب ہوتا مگر ۱۷۵۸ء مین تہوڑے عمر مین مرگیا ✚

جب شاہزادہ تیمور احمد شاہ کا بیٹا آدینہ بیگ کے سرزنش کے واسطے اوسپر فوج لیکر چڑہا تو نواب صوف پہاڑون
کے اندر چلا گیا اور جسا سنگہ اور اوسکے بہائی اوسکو چہوڑکر امرتسر کو چلے گئے اور وہان جاکر نند سنگہ سنگہنے کی فوج
مین شامل ہوگئے جی سنگہ اس زمانہ مین مجیٹہہ کے متصل افغانون کے ساتہہ ایک جنگ مین مارا گیا ✚

امرتسر اس زمانہ مین بس ایک بڑا دیہہ تہا اور جب افغان واپس گئے تو نند سنگہ اور جسا سنگہ نے کچھہ کچھہ قلعبندی
کی ایک جانب اونہون نے ایک اونچی خام دیوار بنادی اور اوسجگہہ کا نام اونہون نے رام رونی کہا جب
آدینہ بیگ پہاڑون سے واپس آیا اوس نے اس خیال سے کہ سکھہ بہت زور پکڑتے جاتے ہین مرزا عزیز بخش
کو نئے قلعہ کے سر کرنے کیواسطے بہیجا اور حقیقت مین یہہ کام کچھہ مشکل نہ تھا جسا سنگہ اور اوسکے دوست دلیرانہ لڑی اور
کئی مرتبہ قلعہ سے لڑتے ہوئے باہر نکلے مگر نواب کی فوج کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے اور رات کے وقت قلعہ کو چہوڑکر

بہاگ گئے اور نواب کی فوج مین سے اگرچہ نقصان بہت اوٹہایا راہ کا ٹکر چلے گئے رام رونی مسمار کردی گئی
مگر آدینہ بیگ تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا اور جسا سنگہ نے اپنے مثل کی سرداری اختیار کرکے اوس قلعہ کا نام
جس مین وہ ایسی دلاوری سے لڑا تہا رامگدہ اور اپنی مثل کا نام رامگڈہیہ رکھا اِسی عرصہ مین اوس سے بامداد مثل
قصبہ دینا نگر ۔ بٹالہ ۔ کلانور ۔ سری گوبندپور ۔ قادیان ۔ گہومن ۔ اور اضلاع امرتسر اور گورداسپور مین بہت سے
اور قصبون پر قبضہ کرلیا کہ جسکے جمع چہہ سے دس لاکہہ روپیہ تک تخمینہ کیا جاتا تہا علاوہ اسکے جسا سنگہ نے جو اپنے
علاقہ کا تنہا مالک تہا بہت سے دیہات دوابہ جالندہر مین حاصل کئے اپنے بہائیون کو اوس نے علیحدہ جاگیرین دین
اِن بہائیون کی بیوقوفی کے سبب سے اِس خاندان پر بڑی آفت آئی کیونکہ ایک مرتبہ جسا سنگہ اہلووالیہ گورداسپور
کے قریب اچل کو تیرتہ کے واسطے جاتا تہا خوشحال سنگہ مالی سنگہ اور تارا سنگہ نے اوسپر حملہ کیا اوسکی فوج منتشر ہوئی
اور جسا سنگہ قید ہوگیا اگر جسا سنگہ کے بہائیون نے اوسکے رقیب کو مار ڈالا ہوتا تو جسا سنگہ بہت خوش ہوتا مگر جب
جسا سنگہ اہلووالیہ قیدی بنکر آیا تو جسا سنگہ رامگڈہیہ کو اوسکو بہت سے تحایف دیکر چہوڑ دینے سوا اور کچہہ چارہ نرہا
کیونکہ پُرانے سکہہ سردارون مین سپہ گری اور دلیری کے جوہر بہت تہے مگر سردار اہلووالیہ کے دل مین سے اِس امر کا
غصہ نہین مٹا یہہ سردار کل خالصہ کا رئیس بلکہ خالصہ کا بانی مبانی گنا جاتا تہا اوسکے ہمراہی اور خوشامدی اوسکو
سلطان قوم کہتے تہے اور ایسے سردار کی اِن رامگڈہیہ نوعمر آدمیون نے جنکی ڈاڑہیان اب نکلنی ہی شروع ہوئی تہین
ایسی توہین کیے اور اُس نے سخت قسم کہائی کہ جبتک کل املاک رامگڈہیہ پر میرا تصرف نہوجاویگا مین کبہی دستار
نہ کہولونگا بہت سے سردار اوسکے مدد کیواسطے آئے اِن سردارون کو سردار جسا سنگہ کے توہین کا چندان خیال نہ تہا مگر
اونکی نظر لوٹ اور نئی جاگیرون پر تہی اِن سردارون مین یہہ تہی گنڈا سنگہ اور جہنڈا سنگہ بہنگی جی سنگہ اور حقیقت سنگہ
کنہیہ جو رامگڈہیون کے پُرانے دوست تہی حرپت سنگہ سوکرچکیہ نار سنگہ چمیاریوالہ اور بہت سے اور اونہون نے جسا سنگہ پر
سب طرف سے حملہ کیا اور بعد سخت لڑائی کے تمام ملک رامگڈہیون پر تصرف کرلیا خوشحال سنگہ وگیووال مین
جی سنگہ کنہیہ کے ساتہہ لڑتے ہوئے بہت سخت زخمی ہوا تارا سنگہ کے ہاتہہ سے کلانور جاتا رہا اور جسا سنگہ کشادہ
سوارون کی بہت سی جمعیت لیکر ستلج کے پار سرسہ کیطرف بہاگ گیا اور اپنے دو بیٹے رئیس پٹیالہ امر سنگہ کے پاس مدد مانگنے کو بہیجے

جسا سنگہ ۱۷۸۸ء تک سرہ کے ضلع مین رہا تمام ملک پر اپنے سوار دن کے ساتہہ اوس نے تاخت کی اور دہلی کی دیوارون
تک لوٹتا رہا ایک مرتبہ وہ دہلی کے شہر کے اندر چلا گیا اور مغلون کے محلہ مین سے چار توپین لے آیا نواب میرٹہہ نے
اوس کو دس ہزار روپیہ سالانہ نذرانہ دینا اختیار کیا تاکہ اوسکا ضلع لوٹ سے بچا رہے ایک دن ایک برہمن نے
اوسکے روبرو آکر فریاد کی کہ ناظم حصار نے میری دو بیٹیان زبردستی چہین لی ہین جسا سنگہ اپنی جمعیت کو جمع
کرکے حصار پر چڑہ دوڑا اور اوس قصبہ کو لوٹا اور برہمن کی بیٹیان اوسکے باپ کو واپس دلا دین بعض اوقات اوسپر نہایت
تنگ نوبت گذرتی تہے اور ایک روایت ہے جو ممکن ہے کہ سچ ہو کہ سرہ مین اتفاقاً سردار کے ایک نوکر کے ہاتہہ سے
ایک برتن ایک کوئین مین گر گیا ایک غوطہ خوار کوئین مین اوس برتن کے نکالنے کو اوتارا کوئین کے تہ مین
اوسکو چار صندوق اشرفیون کے بہرے ہوئے ہاتہہ لگے جنکی قیمت پانچ لاکہہ روپیہ کی ہتی اس روپیہ کے ملنے
سے جسا سنگہ کو یہہ استطاعت ہوئی کہ اپنی سپاہ کی تنخواہ اوس نے دیدی اور اور نئی سپاہ بہرتی کر لی +

۱۷۸۳ء مین سرہ قحط کے سبب سے بہت تباہ ہو گیا اور سردار جسا سنگہ پنجاب کو واپس آیا لدہیانہ مین اوسکو سردار مہان سنگہ
سوکرچکیہ اور سیسا چند کانگڑہ والہ کے قاصد ملے جنہون نے یہہ پیغام دیا کہ اگر تم ہمارے ساتہہ شامل ہوکر جی سنگہ کہنہیہ
لڑوگے تو ہم تمہارا ملک تمکو واپس دلا دینگے جسا سنگہ نے فوراً اس درخواست کو منظور کر لیا اور سب دوستون کی
فوج ملک بٹالہ کی طرف چڑہ دوڑے گوربخش سنگہ جی سنگہ کا بیٹا اونکے مقابلہ پر ۸۰۰۰ آدمی کی جمعیت سے آیا
مگر اوسنے شکست کہائی اور قتل ہوا اور سردار کہنہ نے ناچار ہوکر ملک رامگڈہیہ اوسکے پرانے مالک کو دیدیا اور
قلعہ کانگڑہ جو اوسکے قبضہ مین چار سال تک رہا تہا سنسار چند کو مجبور ہوکر دیدیا مگر جسا سنگہ کے نصیب مین آرام
نہ تہا اور کئی سال تک وہ کہنہ کی مثل کے ساتہہ جہگڑون مین ہمیشہ رہا کبہی ہارتا تہا کبہی جیتتا تہا +

۱۷۹۶ء مین جسا سنگہ کے آخری اور نہایت سخت جنگ سنگہون کے ساتہہ ہوئے اوس زمانہ مین مائی سدا کور گوربخش سنگہ
کی بیوہ اوس مثل کی رئیسہ تہی اور اوس نے اپنی کل جمعیت اور اپنی داماد خوردسال رنجیت سنگہ کی جمعیت لیکر
جسا سنگہ کو میانی کے قلعہ مین جو متصل بیاس ہوشیارپور کے ضلع مین تہا گہیر لیا جسا سنگہ کچھہ عرصہ تک لڑتا رہا مگر اوسکے
پاس سامان رسد وغیرہ بہت کم رہ گیا اور اوس نے ایک قاصد صاحب سنگہ بیدی کے پاس امرتسر مین بہیجا اس

غرض سے کہ وہ غنیم سے شفاعت کری جسوقت رام گڈہیہ سردا کا قاصد پونہچا اوسوقت رنجیت سنگہ کیطرف سے
جودہ سنگہ وزیرآباد یہ اور دل سنگہ گل بیدی کے پاس موجود تہی اور صاحب سنگہ نے اونکی معرفت سداکور
اور رنجیت سنگہ کو پیغام بہیجا کہ محاصرہ اُٹھا لو مگر سداکور کو اپنے شوہر کے قتل کا بدلہ لینے کے بغیر ہٹنا منظور نہ تہا
اور اوسکا دشمن اب اوسکے ہاتہہ مین تہا پس اوس نے بیدی کے حکم کا کچھ لحاظ نہ کیا جسا سنگہ نے پہر ایک قاصد بہیجا
اور بیدی نے کہا کہ اگر وہ میرا کہنا نہیں مانتے تو خدا خود تمہاری مدد کریگا قاصد سیانی کو واپس گیا اور اوسی شب
دریائی بیاس چڑہ آیا اور سکہون کا لشکر بہت سا معہ آدمیون اور گہوڑون اور اونٹون کے بہا لیگیا سداکور اور
رنجیت سنگہ مشکل سے بچکر گوجرانوالہ کو چلے گئے٭
جسا سنگہ سنہ ۱۸۰۳ء مین مرا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا جودہ سنگہ جانشین ہوا تہا سردار کچھ لیاقت نہ رکہتا تہا دیوان سنگہ
نے اور اوسکے عموزاد بہائی نے بہت سا اوسکا ملک دبا لیا آخرکار رنجیت سنگہ کو علاقہ رامگڈہیہ کو دبا لینے کی حرص
ہوئی اور اونہون نے یہہ فریب کیا کہ جودہ سنگہ کی طرف نہائت محبت ظاہر کرنی شروع کی اونہون نے ایک
عہدنامہ مشعر دوستی دوام مابین اپنے اور خاندان رامگڈہیہ کے تحریر کرایا اور دربار صاحب مقدس واقع امرتسر مین
گرنتہہ کے سامنے اوس عہدنامہ پر اپنی شاہانہ اور ناخواندہ وضع پر زعفرانی پنجہ چہاپ دیا جودہ سنگہ کو اوزہی
اچہی طرح فریب دینے کے غرض سے رنجیت سنگہ قلعہ رامگڈہیہ کو تنہا پہر کر دیکہا اور حکم دیا کہ پختہ قلعہ گوبندگڈہ اوسی وضع
پر تیار کیا جاوے رنجیت سنگہ کو قسمون کے گو کیسی ہی عظیم ہون چندان پروا نہ تہی مگر جودہ سنگہ اوسکا ہو لیا تہا اور
رنجیت سنگہ کا ایسا مطیع پیرو رہا کہ اوسکے علاقہ کو اپنی ملک مین شامل کر لینے کے واسطے رنجیت سنگہ کو کوئی حیلہ
ہاتہہ نہ آیا جو آخر مہم کامیاب قطب الدین خان پر قصور مین ہوئی تہی جودہ سنگہ مع اپنی کل فوج کے اوس مہم
مین رنجیت سنگہ کے ساتہہ گیا تہا٭
جب ۱۸۱۷ء مین جودہ سنگہ مرا تو اوسکے پس ماندگان مین آپس مین نزاع برپا ہوا دیوان سنگہ اور ویر سنگہ اور
جودہ سنگہ کی بیوہ علیحدہ علیحدہ ملک کی دعویدار ہوئی مہاراجہ نے یہہ خبر سُنکر تینون رشتہ دارون ویر سنگہ اور
مہتاب سنگہ اور دیوان سنگہ کو طلب کیا اور وعدہ کیا کہ ہم منصفی سے اس فساد کو طی کر دینگے جب وہ پہونچے تو

مہاراجہ اونسے مہربانی سے پیش آئے مگر تہوڑی دیر کے بعد جس ڈیرہ مین یہہ سردار رہتے تہی وہان سی مہاراجہ علیحدہ ہوگئے فورًا خیمہ کے گرد مہاراجہ کے فوج اگر جمع ہوگئے اور تینون رامگڈہیون کو مہاراجہ نے قید کرلیا بعد اوسکے مہاراجہ رنجیت سنگہ امرتسر کی طرف گئی اور سخت جنگ کے بعد اونہون نے قلعہ رامگڈہ پر تصرف کرلیا وہان سے شمال کیطرف کوچ کرکے مہاراجہ نے کل علاقہ وسیع رامگڈہیون کا دبا لیا اور تہوڑے عرصہ مین اونکی سب قلعون پر تصرف کرلیا جنکے تعداد سو سے زیادہ تہی اور اس طرح زعفرانی عہد منسوخ ہوگیا ویرسنگہ اور مہتاب سنگہ بعد ازان تہوڑے عرصہ کے بعد قید کئے گئے اور سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے تحت حکم مامور ہوئے اور سردار نہال سنگہ اٹاریوالہ کی سفارش سے ۲۵ ہزار روپیہ کی جاگیر اس خاندان کو عنایت ہوئی دیوان سنگہ کچہہ عرصہ تک اپنا حصہ پانچہزار روپیہ کا دہرم کوٹ مین لینے سے انکار کرتا رہا اور قید مین رہا مگر آخر کار اوس نے منظور کرلینی کا بہانہ کیا اگر قید سے مخلصی پا کر وہ پٹیالہ کو بہاگ گیا جہان اوسکی اول اول خاطر اچھی ہوئی مگر ایکسال کے بعد وہ ناچار ہوکر وہان سے چلا گیا اور کچہہ عرصہ تک جا بجا پہرتا رہا آخر کار اوسنے مہاراجہ کی اطاعت کرلینی انسب سمجہے اور لاہور مین واپس آکر سات سو آدمیون کا افسر مقرر ہوا اور جو مہم کشمیر کے واسطے تیار ہوتے تہے اوس مین شامل ہوا اوس زمانہ کے بعد اوسکا حال کچہہ بہت معلوم نہین ہوتا سوائی اسکے کہ وہ بارہ مولہ مین جو سری نگر کے راہ پر ایک پہاڑی مقام سخت ہے ۱۸۳۴ء مین جب تک وہ مرا مامور رہا ویر سنگہ چہہ برس پہلے ۱۸۲۸ء مین مرچکا تہا اوسکے مرنے کے بعد دو ثلث منجملہ اوسکے جاگیر کے ضبط کی گئی +

سردار منگل سنگہ اگرچہ چہوٹی شاخ کی اولاد مین فی زمانا رئیس خاندان ہے کم عمری مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کا حضوری ملازم رہا اور مہاراجہ نے اوسکو دہرم کوٹ کالووالہ سرہ اور گنڈیلہ مین نو ہزار روپیہ کے جاگیر بخشی جس مین سے ۲۶۰۰ روپیہ کی جاگیر اوسکی ذات کیلیے تہی اور پانچہزار چار سو کی نوکری کے عوض مین اپنے باپ کے مرنے کے بعد سردار منگل سنگہ پشاور کو چار سو پیادہ اور ایکسو دس سوارون گروہ سابق رامگڈہیہ کا افسر مامور ہوکر بہیجا گیا تہا وہان اوسنے سردار تیج سنگہ اور ہری سنگہ نلوہ کے تحت مین اچھی خدمت کی اور ۱۸۳۷ء مین مشہور جنگ جمرود مین جہان دلاور ہری سنگہ مارا گیا لڑا ۱۸۳۹ء مین منگل سنگہ پشاور سی واپس بلایا گیا

اور ستلج اور بیاس کے بیچ مین جو پہاڑی علاقہ ہے وہان بہیجا گیا تھا وہان وہ سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے زیر حکم رہا اور جب تک وہ سردار پشاور مین رہا پہاڑی قلعون پر مامور رہا اور ۱۸۴۳ء کی سرکشی کے فرو کرنے مین بہت چستی سی اوس نے خدمت کی +

مہاراجہ شیر سنگہ کے عہد سلطنت مین سردار منگل سنگہ اکثر سکیت منڈی اور کلو مین ماتحت سردار لہنا سنگہ کے مامور رہا اور ستلج کی لڑائی کے اختتام تک یعنی ۱۸۴۶ء تک وہان رہا رئیسان راجپوت معہ راجہ بلبیر سین منڈیوالہ کی جو انکا افسر تھا سرکار انگریزی کی ساتھ سرکار سکہان کا فساد دیکھکر خاموش نہ رہنیوالے تھے اور سردار منگل سنگہ کو بہت کچھہ کام کرنا پڑا مگر اوسنی اوس علاقہ پر اپنا تصرف رکھا تا وقتیکہ عہد نامہ نہم مارچ ۱۸۴۶ء کی سبب سی اوسکو اپنی خدمت کو عزت سی چھوڑ دینی کا موقع ملا +

دوسرے جنگ سکھان مین سردار منگل سنگہ خیر خواہ سرکار رہا اور اضلاع امرتسر اور گورداسپور مین راستون کی حفاظت اور قیام امن مین بہت اچھی خدمت کی مگر اس زمانہ مین اوسکا کار نمایان یہہ ہوا کہ مشہور ڈاکو اور مفسد ہرسنگہ کو جس نے کچھہ عرصہ سی امرتسر کی نواح مین ہلچل ڈال رکھا تھا گرفتار کیا اس مفسد کو اوسنی شکر پورہ مین متصل زنگڈہ منگل گرفتار کیا اور دربار سے وہ علاقہ اوسکو جمعی ۳۰۰ روپیہ کا جاگیر مین ملا اور بعد ضبطی ملک پنجاب اوسکے نام یہہ جاگیر واگذار کی گئی +

۱۸۶۲ء مین سردار جودہ سنگہ کے مستعفی ہونے کے بعد سردار منگل سنگہ کو معاملات دربار صاحب امرتسر کا اہتمام سپرد کیا گیا اس خدمت کو جو ذرا مشکل ہے سردار موصوف بہت دانشمندی اور قابلیت سی انجام دیتا ہے اوسی سال سردار مسطور آنریری مجسٹریٹ شہر امرتسر مین مقرر کیا گیا +

سردار منگل سنگہ مستعد اور فراخ خیال آدمی ہی یہہ بات بہت کچھہ اوسکے رسوخ اور طریق کے سبب سے ہوئی ہے کہ شہر امرتسر مین عورتون کے تعلیم کا سلسلہ باقاعدہ اور وسعت سی شایع ہوا ہے +

۱۸۵۸ء مین سردار منگل سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا گوردت سنگہ کرنیل ایبٹ صاحب کے پاس ہوشیارپور مین جہان وہ ملک اودہ مین خدمت کیواسطے سوار بھرتی کر رہے تھے حاضر ہوا گوردت سنگہ کو عہدہ رسالداری دیا گیا اور اکتوبر ۱۸۵۹ء تک

پولس کے رسالہ اودہ مین خدمت دیتا رہا اور اپنی افسرون کو کمال خوش رکہا مگر جب وہ پولس تخفیف مین آیا تو وہ امرتسر کو واپس آیا اور وہان انسپکٹر پولس درجہ اول کا مقرر ہوا*

چیت سنگہ سردار منگل سنگہ کا پسر دوم امرتسر مین سول خدمت مین نوکر ہوئے*

سردار سردول سنگه مان

متوطن مانانواله

تارا سنگه

سردار کرم سنگه

سردار رام سنگه
بی بی سندا کور
سردار سوبها سنگه
ہلو والیہ سے شادی ہوئی

سردار شام سنگه

سردار فتح سنگه
سردار نار سنگه آیہ والہ کے ہمشیرہ سے
شادی ہوئی ۱۸۴۵ء
مین مر گیا-

ایک دختر
سردار لکہا سنگه اوان
سے شادی ہوئی-

بی بی کاکو
سردار اجیت سنگه سندہانوالیہ
سے شادی ہوئی ۱۸۴۳ء مری

سردار سردول سنگه
۱۸۱۰ء مین پیدا ہوا-

سردار جوالا سنگه
۱۸۶۰ء مین مر گیا-

راجا سنگه
۱۸۳۶ء مین پیدا
ہوا-

بیر سنگه
۱۸۳۸ء مین
پیدا ہوا-

بے بے پرتاب کور
سردار ایسر سنگه نکئی
سے شادی ہوئی-

بے بے نہال کور
سردار کشن سنگه چیبہ
سے شادی ہوئی

پرتاب سنگه
۱۸۴۳ء مین
پیدا ہوا-

بے بے گلاب کور
پسر سردار کہڑک سنگه
جالندہر والے سے
شادی ہوئے-

جیون سنگه
۱۸۵۲ء مین
پیدا ہوا-

حال خاندان

سردار سردول سنگه مان اوسی خاندان کا ہے جسکے سرداران مان مغل چک ضلع گوجرانوالہ کے ہین قوم جاٹ مان کا کچھ حال خاندان مغل چک کے ذکر مین درج ہے (دیکھو سردار فتح سنگه مان) یہہ شاخ قوم کے جس مین سردول سنگه ہی کئی نسل سے مانانوالہ ضلع امرتسر مین رہتے تھے ۱۸۰۲ء مین جب یہہ گانو لوٹا گیا اور مسمار کیا گیا تو تارا سنگه اپنے سب گہر کو لیکر اپنے رشتہ دارون کے پاس باری مین جا بسا اُس زمانہ مین سکھون کو زور حاصل ہوتا جاتا تہا اور تارا سنگه نے ایک جمعیت سردارون کی لیکہ جس مین بہت آدمی اوسکی اپنی قوم کے تہے ضلع امرتسر مین کئی گانو دبا لئے اور مرتے دم تک اُنپر تصرف رکہا کرم سنگه اُسکا بیٹا صاحب علم آدمی تہا اور لوٹنے اور ملک دبا لینے کی فن مین اپنے باپ سے زیادہ کامیاب ہا یہہ شخص

بہنگیون کی مثل سے جا ملا اور اضلاع لاہور سیالکوٹ اور امرتسر مین جاگیرین حاصل کین اوس نے مانانوالہ کو پہر آباد کیا اور وہان رہنا اختیار کیا +

کرم سنگہ کے بعد اوسکے دو بیٹے رام سنگہ اور شام سنگہ اوسکے وارث ہوئی ان جوان آدمیون نے ۱۸۰۸ء کے قریب بہنگی مثل چہوڑکر سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ جاکر اتفاق کیا سردار موصوف اونکے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتا رہا اور اوسکے ساتھ شامل ہوکر لڑتے بہے رہے اور لوٹ مین بھی شریک ہوتے رہے معلوم ہوتا ہے کہ رام سنگہ کو اپنی قدیم رفیقون کے ساتھ کچھ عداوت نہ تھی کیونکہ اوس نے اپنے اکلوتے بیٹے بی بی سدا کور کے ایک بہنگی سردار کے ساتھ شادی کردی تھی اس سردار کا نام سردار سوبہا سنگہ بلووالیہ تھا جسنی قلعہ سوبہا سنگہ ضلع سیالکوٹ مین تعمیر کیا اور سردار بہاگ سنگہ بلووالیہ کا بیٹا تھا ۱۸۰۸ء مین رام سنگہ مرگیا اور اوسکے چھوٹی بہائی شام سنگہ کو کل پرگنہ پر تصرف کرلینے کی اجازت ہوئی مگر ۱۸۰۹ء مین سردار مہان سنگہ نی سوا مانانوالہ اور رلیا بدہو جمعی بتیس ہزار روپیہ کے کل علاقہ ضبط کرلیا یہہ جاگیر شام سنگہ مرتے دم تک کہاتا رہا مہان سنگہ کے حیات مین شام سنگہ کچھ نوکری نہین دیتا تہا مگر رنجیت سنگہ کی عہد مین چار سوار کی نوکری دیتا رہا +

شام سنگہ نے اپنی بیٹی فتح سنگہ کو تہوڑی عمر مین سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی حضور مین حاضر کردیا تہا اور جب شہزادہ کہڑک سنگہ چند سال کی عمر کا ہوا تو فتح سنگہ خاص اونکی خدمت کی واسطی مامور ہوا اس سردار نے یہہ یہہ خدمتین کین تہین اوّل کانگڑہ مین ۱۸۰۹ء مین +

پہر ڈسکہ مین جہان اوسکو شانہ مین زخم پہونچا تہا شہر چونیان مین جہان پہر اوسکے ہاتہہ مین زخم لگا تھا اور ساہیوال مین جہان فتح خان سے وہ قصبہ لے لینی کے بعد سردار فتح سنگہ کمیدان مقرر ہوا اور ایک سال تک وہان رہا ۱۸۱۱ء مین کھڑک سنگہ نے اوسکو اپنی خاص علاقہ مین سے ایک لاکہہ روپیہ کی جاگیر بعوض ادای خدمت تین سو سوارون کی عنایت کی سرداران دیگر جنکے تعداد مع اونکے سوارون کے سات سو تھی اوسکے ماتحت مامور ہوئی اور کچھ مفسدون کی سرزنش کے واسطی وہ جمون کو بہیجا گیا بعد ازان اور سردارون کی ساتھ وہ کلو اور کانگڑہ کو بہیجا گیا وہ جنگ اٹک مین لڑا تہا اور ۱۸۱۴ء کی آفت ناک مہم مین جو کشمیر پر ہوئی تہی شامل تھا

دیوان جیون مل کے ساتھہ رام دیال کے فوج کے ساتھہ شہزادہ کہڑک سنگہ کی طرف سے گیا تہا *
تہوڑے عرصہ کے بعد سردار فتح سنگہ پہر جمون کو ایک سرکشی کے فرو کرنے کے واسطے بہیجا گیا تھا اِس کام
مین وہ کامیاب ہوا اور سب سرغنون کو لاہور مین لے آیا بہیا رام سنگہ مختار شہزادہ کہڑک سنگہ نے
جو فتح سنگہ بسبب اوسکے اختیار اور رسوخ کے نفرت کرتا تھا ایک تدبیر اوسکے بدنام کرنے کی بنائی *
اوس نے گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ کو جو پیچہے راجہ ہوئے ترغیب دیکر دو سرغنون ترپڈ ہوا اور ستر امے کو
جو اونکے چچا میان موتا کے قتل مین شریک تہے مروا ڈالا اور باقی سرکشون کو چہوڑوا دیا جو اپنے پہاڑون کو
چلے گئے اور وہان بہی فساد کیا چنانچہ جیسے بہیا رام سنگہ کو توقع تھی شہزادہ اِس سبب سے بہت خفا ہوا اور
جو جاگیر اوس نے فتح سنگہ کو دی تہی ضبط کرلے مگر مہاراجہ نے اس معزز سردار کی اِس بیجرمتی ہونے پر رحم کیا اور
اوسکو ~~ـــ~~ ہزار روپیہ کی جاگیر اور ~~ـــ~~ ہزار روپیہ نقد بشرط خدمت ۱۲۵ سوارون کی عطا کی *
ملتان مین ۱۸۱۸ء مین قلعہ کوٹ پہائی خان کا سر کرنا اس سردار کو سپرد ہوا اور اِس خدمت مین کامیاب ہوا
۱۸۱۹ء مین وہ مہم کشمیر مین شامل رہا اور سال آئندہ اپنی جایداد کے ملاحظہ کے واسطے ستلج کے پار گیا مہاراجہ نے
جو راولپنڈی کی طرف کوچ کر رہے تہے اوسکو طلب کیا مگر اوس نے فقط اپنے پسر سردول سنگہ کو معہ اپنی سپاہ
کے بہیجدیا اِس طریق سے مہاراجہ کو غصہ ہوا اونہون نے اِس شبہہ سے کہ سردار مسطور انگریزون سے کچھہ ساز کرنے
مین مصروف ہی اوسکے کل جاگیر سوائے مانانوالہ کے ضبط کرلی *
۱۸۲۱ء مین دسمبر مین جب قلعہ منگیرہ فتح ہوا اور جہان فتح سنگہ نے بہت بہادری کی اوسپر پہر عنایت ہوئی
نئی جاگیرین اوسکو ملین اور قلعہ مفتوح کا کیدان مامور ہوا ۱۸۲۲ء مین وہ مہاراجہ کے ہمراہ پشاور کو گیا اور بعد ازان
شاہزادہ شیر سنگہ اور کہڑک سنگہ کی دو مہمون مین جو بنون پر ہوئی تہین شامل رہا اور اِس عرصہ مین اوسکا
بیٹا اوسکے زیر حکم منگیرہ مین کام دیتا رہا *
۱۸۲۹ء مین سردار فتحسنگہ شہزادہ کہڑک سنگہ کی خدمت مین مامور ہوا اور دو سال کے بعد اوسکا بیٹا منگیرہ سے طلب
کیا گیا اور ایک ترپ سوارون کا افسر مامور ہوا ۱۸۳۱ء مین وہ شاہزادہ شیر سنگہ اور جنرل ونتورا کے ہمراہ مشہور

سید احمد کے خلاف بہیجا گیا اس سید کو افغانان آزودئی سندہ پر زور حاصل نہ رہا تہا اور وہ بالاکوٹ واقع ہزارہ
مین آپڑا تہا اور وہان اوسکو اقوام دہمتور او رکہیلے اور اپنے ہندوستانی ہمراہیون سے مدد ملنی کا بہروسا تہا
یہان سید پر سکہون نے حملہ کیا قلعہ بالاکوٹ فتح کیا گیا اور سید خود معہ اکثر ہمراہیون کے قتل ہوا اگرچہ جو لوگ اوسکے
پیرو اور معتقد تہے اونہون نے بعد ازان یہہ مشہور کیا کہ وہ بچکر نکل گیا اور دریائی سمت کراوسکے نکل جانیکے واسطے
جگہہ دیدی ۱۸۳۴ء مین یہہ سردار شاہزادہ نونہال سنگہ کے ساتہہ پشاور کو گیا اور بعد ازان بنّون ٹانگ
اور پشاور مین تا وفات مہاراجہ رنجیت سنگہ نوکری دیتا رہا جب یہہ واقع ہوا فتح سنگہ نونہال سنگہ کے ساتہہ
پشاور مین تہا اور سردول سنگہ ٹانگ مین تہا نئے مہاراجہ نے سردار کو نئی جاگیر کوٹ بار یحان گوجرانوالہ مین جمعی
تیس ہزار روپیہ کی عطا کی یہہ رقم ملاکرا وسکے پاس ۴۰ ہزار روپیہ کی جاگیر ہوگئی اور سو سوارون کی نوکری اوسکے
ذمہ ہوئی ❊

سردول سنگہ جنرل ونتورا کے ماتحت مہم منڈی مین ۱۸۴۱ء مین خدمت کرتا رہا اور را اور محاصرہ اور تصرف قلعہ
کملاگڈہ مین شامل رہا اپریل ۱۸۴۱ء مین فتح سنگہ سات سوارون کے ساتہہ دس لاکہہ روپیہ خزانہ کے پہونچانے کو جو
کابل کو جاتا تہا فیروز پور سے پشاور تک گیا ❊

فروری ۱۸۴۵ء مین جب راجہ لعل سنگہ اپنی رقیب سردار جواہر سنگہ کے بہت سی تکرار کی بعد جسکو وہ لاہور نیز
پیچہے چہوڑ جانے سے ڈرتا تہا فوج لیکر جمون کو راجہ گلاب سنگہ کے خلاف جانیکو راضی ہوا فتح سنگہ ایک اون
سردارون مین سے تہا جسکے اپنے ساتہہ لیجانی پر اوسنے اصرار کیا تہا فوج کے ساتہہ شامل ہونیکے بعد لعل سنگہ
نے فتح سنگہ کو معہ چند اور شخصون کے معاملہ کرنیکے واسطی بہیجا گلاب سنگہ سفیرون سے باعزاز تمام پیش آیا اور چند
روز تک راجہ اونکو اسطرح دم دیتا رہا کہ نوبت بنوبت کبہی اطاعت کا اقرار کرتا تہا اور کبہی لڑنیکا تہیہ بناتا
تہا ایسی دمبازیان ایسے موقعون کے واسطی راجہ گلاب سنگہ کے پاس جمع رہتے تہین آخر کار سفیر گلاب سنگہ
سے یہہ قول سُنکر کہ جو عہدنامہ میری کارندون نے لاہور مین کیا تہا اوسکے اوپر مین قایم رہونگا واپس آئے
لاہور سے جتنی روپیہ کا دعوی ہوا تہا اوس سے اوس نے انکار کیا مگر یہہ بات کہی کہ اگر وہ قرضہ مین ثابت ہوجاویگی

تو مین دونگا اور اس غرض سے یہہ درخواست کی کہ وزیر بچنا* ہیرانند اور گنپت رای معتبران ہیرا سنگہ برادرزادہ راجہ گلاب سنگہ کے جنکے اعتبار پر دعوی کیا گیا تہا میرے پاس بہیجدئے جاوین چنانچہ سفیر ان تین آدمیون کو لیکر پہر جموں کو گئے *

فتح سنگہ مان کے علاوہ بابا میان سنگہ ایک اچہا بزرگ آدمی اور رتن چند دوگل جو منشیون مین بہت معزز تہا اور سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ اس سفارت مین شامل ہوکر جموں کو گئے تہے چندروز تک یہہ سب آدمی جموں مین رہے مگر کوئی معاملہ قرار نہ پایا اسواسطی کہ راجہ گلاب سنگہ سکہوں کی فوج کے ساتھہ جنکی پنچایتین علیحدہ جموں مین تہین علیحدہ معاملہ کرتا رہا *

آخرکار ۲۸ - فروری کو وزیر بچنا اور راجہ مین سخت تکرار ہوکر راجہ نے چار لاکہہ روپیہ بطور وعدہ واجبی دعوئے کے پورا روپیہ ادا کر دینے کے دیا اور سفیر مرخص ہوئے ایک کانٹون کے باڑ کے پاس سے گذرتے ہوئے جو شہر جموں کے گرد لگا دی گئی تھی راجہ کی فوج نے سفیرون پر گولیان چلائین سردار فتح سنگہ اور وزیر بچنا یہان مارے گئے اور دیوان گنپت رائے جو اونکے ساتھہ ایک ہاتھی پر سوار تہا شدید زخمی ہوا اور دوسرے روز مرگیا راجہ گلاب سنگہ نے اپنے بیگناہ ہونے اور افسوس اور غم ظاہر کئے اور کہا کہ یہہ معاملہ بلا میری خواہش اور حکم کے واقع ہوا ہے بابا میان سنگہ اور شیر سنگہ اور رتن چند کو اوس نے معاملہ کے واسطی اور بطور یرغمال جموں مین رکہہ چہوڑا *

اس امر مین کہ راجہ گلاب سنگہ نے ان سفیرون کے قتل کا منصوبہ کیا تہا کچھ بہی شک نہین ہے یہہ توسیح ہے کہ اوس کو سردار فتح سنگہ سے کچھہ عداوت نہ تھی مگر سردار اوسی ہاتہی پر تہا جس پر وہ شخص تہا جسکے قتل کرنیکا اوسنے پختہ ارادہ کر لیا تہا اور جیسا میان اودہم سنگہ نونہال سنگہ کے ساتہہ مرا تہا اسیطرح سے فتح سنگہ وزیر بچنا کے ساتہہ مارا گیا

* مہاراجہ شیر سنگہ کی وفات تک بچنا جو جنڈیالہ پرگنہ شیخوپورہ کا ایک جٹ تہا راجہ ہیرا سنگہ کے پہاڑی علاقہ کا زیر حکم پنڈت جلا ناظم تہا جب ہیرا سنگہ کے وزارت پر مامور ہونے پر پنڈت جلا لاہور کو گیا پہاڑ کے علاقہ مین بچنا اوسکے جگہہ بمنصب وزیر مامور ہوا جب راجہ گلاب سنگہ نے ۱۸۴۵ء مین دربار کو علاقہ جسروٹہ دیدیا بچنا خزانہ دینیکو وہان رہا اور بعد اوسکے لاہور کو بلایا گیا وہان جو اوس نے دیکہا کہ سکہون کی زیادتیون کے سبب سے پہاڑ کے علاقہ مین لوگ نہایت ناراض ہین تو اوس نے اپنے واسطے منصب نظامت جسروٹہ ماتحت دربار حاصل کیا اور اپنی منصب کا کام لینی کو جاتا تہا کہ راہ مین سے جموں بلایا گیا یہہ شخص لایق تہا اور پہاڑ کے لوگ اوسکو بہت عزیز سمجہتے تہے اسواسطی کہ وہ آدمی ایماندار تہا اور نرم حکومت کرتا تہا -

جب بجنا جشرو ٹہ کا ناظم مقرر ہوا گلاب سنگہ نے سمجہا تہا کہ یہہ تقرر ایسا ہے تہا کہ گویا وہ علاقہ پہر میرے قبضہ مین آگیا مگر یہہ امید اونکے جہوٹے ہوئے پنڈت جلانے بجنا کو یہہ سکہا یا تہا کہ گلاب سنگہ سی نفرت کرتا ہے اور اوسپر اعتبار نکرے اور جب وہ سفیرون کے ساتہہ شامل ہوکر گیا تو راجہ گلاب سنگہ نے دیکہا کہ جسکو مین اپنا دوست سمجہتا تہا حقیقت مین بالکل دربار کا خیرخواہ ہے وہ جانتا تہا کہ بجنا کی دشمنی سے مجہے نہایت نقصان پہونچ سکتا ہے کیونکہ بجنا کو پہاڑی ایسا عزیز سمجہتے تہے کہ اوسکو یہہ قدرت تہی کہ گلاب سنگہ کے راجپوت سپاہ کو بالکل سکہون کی طرف پہیر لیتا اور اس سبب سے راجہ گلاب سنگہ نے اوسکی قتل کرڈالنے کا ارادہ کیا٭

سردار فتح سنگہ کی موت کا سردارون کو بہت غم ہوا مگر ہرچند اس سردار کی موت کو گلاب سنگہ کی برخلاف بہانہ جنگ کا بنا لینا سودمند تہا فوج اس زمانہ مین سردارونکے کچہہ پروانہ کرتے تہے حقیقت مین فوج ایسی پرانے سردارون کے جیسا فتحسنگہ کے کچہہ پروانہ کرتے تہے کہ سردار موصوف فوج آئین کو نہایت خوف کی ایجاد سمجہتا تہا اور اوسکے خیالات اور سب باتین بڑے مہاراجہ کے زمانہ کی تہین٭

دو مہینے کے بعد جب راجہ گلاب سنگہ لاہور کو لایا گیا تہا منجملہ ۶۸ لاکہہ روپیہ کے جو اوس سے بجبر لیا گیا ۱۱ لاکہہ روپیہ سردار فتح سنگہ کا خون بہا قرار پایا٭

مئی ۱۸۴۵ع مین سردار جواہر سنگہ نی تیئس۲۳ ہزار روپیہ کی جاگیر جو مہاراجہ کہڑک سنگہ نی سردار فتح سنگہ کو دی تہی ضبط کرلی اوس وقت سردار سردول سنگہ حسن ابدال مین تہا اور اوسی سال اگست مین سردار مسطور نے معہ سرداران اٹاریوالہ اور دیگر سرداران کے شہزادہ پشورا سنگہ سی قلعہ اٹک چہینا٭

یہہ سردار ستلج کی لڑائی مین لڑا تہا اور اگست ۱۸۴۶ع مین راجہ لعل سنگہ وزیر نے بغیر کسی ظاہری وجہ کی اوسکی کل باقی جاگیر سوائے ماناتوالہ جمعی تین ہزار روپیہ کے ضبط کرلی سردول سنگہ شملہ کو میجر ہنری لارنس صاحب کی خدمت مین اپیل کرنے کو گیا اور وہان سے صاحب موصوف کے ہمراہ لاہور کو واپس آیا لعل سنگہ کی معزولی اور جلاوطن کے بعد سردار فتح سنگہ کے قرضخواہون نے سردار سردول سنگہ پر اوسکے باپ کے قرضہ

تعدادی سوالاکھہ روپیہ کے اداکرنیکا تقاضا کیا اور میجر لارنس صاحب نی دربارکو فہمایش کرکے ۱۲ ہزار روپیہ کی جاگیر بشرط خدمت تیس ۳۰ سوارون کی دلوائی مگران مین سی ۲۵ سوارون کی نوکری پانچ برس تک معاف ہونے کی شرط کی گئی تاکہ روپیہ اس نوکری کے عوض کا یعنے چہہ ہزار روپیہ قرض کے اداکرنے مین صرف کیا جاوے +

ضبطی ملک پنجاب پرذاتی جاگیر اس خاندان کی بہ تعداد دس ہزار پانسو روپیہ کی حین حیات واگذار ہوئی منجملہ اسکے تین ہزار روپیہ کی نسبت علی الدوام واگذار رہنی کا اسطرح حکم ہوا کہ ۲۱۴۷ روپیہ سردول سنگہ کی اولاد نرینہ کے نام رہی اور ۸۵۳ روپیہ کی جاگیر جوالا سنگہ کی اولاد نرینہ کے نام رہی +

سردار جوالا سنگہ جو سردول سنگہ کی ساتہہ ربط نہ رکہتا تہا ۱۸۴۶ء میں مرا بی بی کاکو اوسکی ہمشیر جسکی شادی سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ کے ساتہہ ہوئی تھی اپنے شوہر کی موت سے قلعہ لاہور مین ستمبر ۱۸۴۳ء مین خبر سنکر اوسکی کپڑے لیکر بوزنگ آباد مین ستی ہوگئی ۱۸۴۸ء کی مفسدہ مین سردار سردول سنگہ خیرخواہ سرکار رہا اور ۱۸۵۷ء مین حسب حیثیت اپنی کہ وہ بہت تنگ تہا اوسنی حتی المقدور ہندوستان مین خدمت کی واسطی سوار بہرتی کئے +

سردار سردول سنگہ مانانوالہ مین جو شہر امرتسر سی چہہ میل کے فاصلہ پر ہے رہتا ہی +

سردار جواہر سنگہ نلوہ

ہرداس سنگہ
۱۷۶۲ء مین مرگیا۔

گوردیال سنگہ ۱۷۹۵ء مین مرگیا

سردار ہری سنگہ
۱۸۳۷ء مین ما

سردار گوردت سنگہ ۱۸۱۵ء مین پیدا ہوا

سردار جواہر سنگہ ۱۸۱۹ء مین پیدا ہوا

سردار پنجاب سنگہ ۱۸۵۴ء مین مرا

دختر
گنڈا سنگہ نقیر چند کوٹلی والہ سے شادی ہوے

دختر
سردار کنہیا سنگہ کہر جاکہیہ سی شادی ہوئی

سردار ارجن سنگہ ۱۸۴۸ء مین مرا

سمپورن سنگہ

اچہر سنگہ
ایک دختر
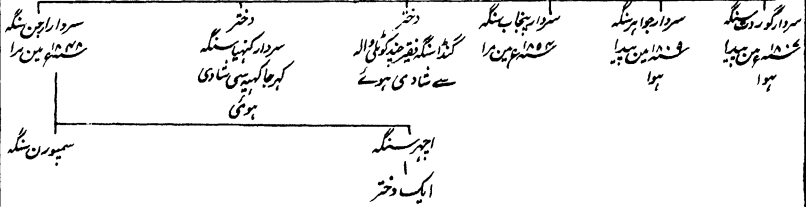
حال خاندان

ہرداس سنگہ اور اوسکا بیٹا گوردیال سنگہ سرداران سوکرچکیہ کے ملازم تہے ہرداس سنگہ ۱۷۶۲ء مین ایک جنگ مین مارا گیا تہا اور گوردیال سنگہ سردار چڑت سنگہ اور مہان سنگہ کے ہمراہ اونکی سب مہمون مین شامل رہا اور اوسکو شاہدرہ کے متصل موضع ملو کے جاگیر مین ملا تہا +

ہری سنگہ مثل خود رنجیت سنگہ کے قصبہ گوجرانوالہ مین پیدا ہوا تہا اور جب اوسکا باپ مرا تو فقط سات برس کا تہا مگر اوس نے تہوڑی عمر مین ہی نام پیدا کیا اور محاصرہ قصور مین ۱۸۰۷ء مین ایسی جوانمردی کی کہ رنجیت سنگہ نے اوسکو سردار بنایا اور جاگیر عطا فرمائی مارچ ۱۸۱۸ء مین محاصرہ ملتان مین ایک اگ کے برتن سے جو قلعہ کے دیوار پر سے محصورین نے پہینکا تہا ہری سنگہ بہت جل گیا تہا اور کئی مہینی تک نوکری کے قابل نہین رہا بعد اوسکے اوس نے علاقہ سٹہہ ٹوانہ فتح کیا اور وہ علاقہ اوسکو بعوض نوکری جاگیر مین ملا ۱۸۱۸ء مین ہری سنگہ

شہزادہ کہڑک سنگہ کے ہمرکاب مہم اخیر ملتان مین جو فتح ہوئی تہی گیا تہا اور سال آئندہ مین جو فوج کشمیر کے اوپر
بہیجی گئی تہی اوس مین ایک قسمت سپاہ کا افسر تہا ۱۸۲۰ء مین ہری سنگہ صوبہ مفتوحہ کا ناظم مقرر ہوا اجابئی دیوان موتی رام
کے جو غیر مہذب اور شورہ پشت رعیت کے واسطے بہت نرم حاکم سمجہا جاتا تہا ہری سنگہ نے نرمی کی خطا مین
کی اوسنے زور آور حکومت کی اور کشمیری اوس سے ایسی نفرت کرتے تہی کہ مہاراجہ نے ۱۸۲۱ء مین ناچار ہوکر اوسکو بولا لیا اور
موتی رام کو پہر ناظم مقرر کیا ✢
مہاراجہ کی فوج منگیرہ کی طرف کوچ کو آئے تہے ہری سنگہ کو حکم ہوا کہ فوج مذکور کے ساتہہ اگر شامل ہو اور
مصر دیوانچند نے جو سردار ہری سنگہ کے رقیبون مین تہا مہاراجہ کو یہہ سمجہانا شروع کیا کہ سردار مسطور اس حکم کی تعمیل نکریگا
ہری سنگہ کو اس حکم کی تعمیل کرنی آسان نہ تہی کیونکہ کوہستانیان وحوش سیرت جو بیس ہزار شمار مین تہی اوسکا رستہ
روک لیا اور پکہلے مین اوسکو معہ اپنی جمعیت تعدادی سات ہزار کے مجبور ہو جانا پڑا پکہلی مدت سے ایک ایسی جگہہ
ہتی کہ سوداگر اوس جگہہ سے خوف کرتے تہے کیونکہ اوس مقام کے پہاڑی آدمی پشمینہ اور دیگر مال تجارت کشمیر پر
محصول لیا کرتے تہے ہری سنگہ نے بہت تدبیر کی اور غنیم کو راستہ دیدینے کے واسطے سمجہایا لیکن جب غنیم نے نہ مانا
تو اوسنے سخت حملہ کیا اور اونکے قلعون پر حملہ کرکے شکست عظیم دی کہ جسمین بہت سے آدمی غنیم کے مقتول ہوئے اسکے
بعد ہری سنگہ نے ضلع مین ہر گہر سے ساڑہی پانچ روپیہ جرمانہ وصول کیا اور جنوب کی طرف مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
ہونیکو روانہ ہوا مہاراجہ سردار ہری سنگہ کی اس کارنمایان سے بہت محظوظ ہوئے اور کشمیر کی بابت جو روپیہ اوس سے
واجب الوصول تہا وہ معاف فرمادیا ✢
اب ہری سنگہ کو نظامت ہزارہ ملی کہ اوس زمانہ مین یہہ صوبہ سلطنت سکہان مین نہایت پر آشوب تہا ہری سنگہ
ایسا آدمی نہ تہا جو اقوام ہزارہ کو موافق کرسکتا کیونکہ وہ جملہ مسلمانون سے سخت نفرت رکہتا تہا اور کبہی ایسا خوش
نہ ہوتا تہا جیسا کہ تب جبکہ وہ مسلمانون سے لڑتا تہا مگر سردار مسطور نہایت شجاع تہا یہانتک کہ پس وپیش کچہہ
نہ سوچتا تہا لڑائی مین چست تہا اور تجویزین کرنے مین بہت ماہر ۱۸۲۳ء مین تہیری مین یہہ سردار بافسری ایک جزو

✢ حاشیہ ہری سنگہ آجتک کشمیر مین خوب مشہور ہے اور ایک سکہ جسکو ہری سنگیہ کہتی ہین جو اوسنے کشمیر مین جاری کیا تہا اب تک پنجاب کے سب اطراف مین چلتا ہے ✢

سپاہ سکہان کے محمد عظیم خان کی حرکات کا نگران تہا درحالیکہ مہاراجہ خود پٹہانان یوسف زئی سے آنروئی دریائے کابل لڑ رہے تہے ۱۸۲۳ء مین اوسکی سختی کے سبب دراندہ مین فساد پیدا ہوا اور مفسدون نے بہ جمعیت کثیر اوسپر حملہ کیا اور ہری سنگہ اپنی مقام کو بمشکل تہام سکا تاوقتیکہ کمک آپہونچی ایک اور موقع پر اوسکی فوج پر جسمین سردار چتر سنگہ اور شام سنگہ اٹاریوالہ اور چند اور نہایت شجاع سرداران سکہہ شامل تہے اوسکی فوج پر یوسف زیون نے جنکی جمعیت ہری سنگہ کی فوج سے پانچ دفعہ تعداد مین زیادہ تہے حملہ کیا بہاگنے یا ہار ماننی سے نفرت کرکے سردار کی تہوڑی سی جمعیت نے غنیم پر دلاورانہ حملہ کیا اور تلوار سے راہ کاٹکر چلے گئے سردار کے فوج کا نقصان اِس موقع پر خفیف ہوا +

شروع ۱۸۲۷ء مین سید احمد شاہ نے یوسف زئی کے متعصب اقوام کو سکہون اور کافرون پر جہاد کرنیکے واسطے برانگیختہ کیا اور اوسکے ساتہہ سرداران بارکزئی پشاور کے شامل ہوگئے سردار ہری سنگہ کو معہ ۲۵ ہزار فوج کی جمعیت کے حکم ہوا کہ تا وقتیکہ مہاراجہ خود کمک لیکر پہونچین سید کو دریائے اٹک سے عبور نہ ہونے دے مگر ہری سنگہ کی طبعیت مین دور اندیشی نہ تھی اور اوسکی نصف فوج بسرکردگی سردار بدہ سنگہ سندہانوالیہ دریا کے پار اوتر گئے اور وہان مقام سیدو مین مورچے بندی کری اوس جگہہ جمعیت کثیر التعداد غنیم نے اوسکو آگہیر لیا مگر بدہ سنگہ نے سرداران پشاور کو ترغیب دیکر سید سی علیحدہ کرلیا اور اپنے مورچال سے شمشیر در دست نکلکر ایسی شکست غنیم کو دی کہ مدت تک پہر سید ندکور اس قابل نہ رہا کہ میدان جنگ مین مقابلہ کے واسطی آوی جب رنجیت سنگہ اور ہری سنگہ پہونچے تو فوج نے پشاور کو کوچ کیا اور سکہون نے اوس شہر کو لوٹا قلعہ بالاحصار اور اکثر بڑی عمارتین مسمار کردین مسجدون کی بیحرمتی اور درخت لکڑی جلانے کے واسطی کاٹ ڈالے پشاور کا خراج بڑہایا گیا اور مہاراجہ اپنے ہمراہ یار محمد خان کے فرزند کو بطور یرغمال لیگیے +

۱۲- مارچ ۱۸۳۳ء کے عہدنامہ کے روسی جو شاہ شجاع کے ساتہہ قرار پایا تہا مہاراجہ کو پشاور اور ڈیرہ جات اور ملتان دیدیئی گئے بادشاہ کا اختیار کسی چیز کے بہی دیدینے کے واسطی فقط فرضی تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد سردار ہری سنگہ معہ شاہزادہ نونہال سنگہ کی پشاور کو بہیجا گیا اِس بہانہ سے کہ خراج مزید طلب کرے لیکن حقیقت مین اس مطلب سی کہ شہر پر قبضہ کرے ایک روز صبح کے وقت سردار نے سرداران بارکزئی کو پیام ملایم بہیجا کہ شاہزادہ شہر کو دیکہنا چاہتی

ہین اور سرداران سلطان محمد علی مردان خان کو اوس وقت چلے جاوین تا وقتیکہ شہزادہ موصوف شہر کے گرد
پہر کر سیر کر لین چنانچہ کل سپاہ سکھہ چل پڑے اور شہزادہ کے ساتھہ جو ہاتھی پر سوار تہے شہر کی طرف روانہ ہوئے
بعض سپاہ افغانان نے سخت مقابلہ کیا مگر سرداران بارکزئی بہاگ گئے اور ہری سنگہ نے اپنی تہوڑی سی جمعیت
ہزار آدمی کے ساتھہ شہر پر تصرف کر لیا؛

اس کامیابی کے بعد ہری سنگہ سرحد پر سپہ سالار رہا ۱۸۳۵ء مین دوست محمد خان نے پشاور کو دوبارہ امکان پہر قبضہ
کر لینے کے واسطے عزم بالجزم کیا اور کچھہ فوج بسرکردگی محمد خان کے بہیجی کہ سکہون کو نکال دے لیکن کوئی سخت
لڑائی اوس وقت نہوئی اگرچہ خفیف جنگ ہمیشہ باہم ہوتی رہی کہ جس مین کبہی کوئی اور کبہی کوئی ور رہتا تہا؛

۱۸۳۶ء مین ہری سنگہ کو جمرود مین قلعہ بنانیکا حکم ہوا جمرود درہ خیبر کے دہانہ پر واقع ہے مطلب مہاراجہ کا یہہ تہا کہ
اوس قلعہ کے دیوارون پر سے جلال آباد کو دیکہہ سکین چنانچہ بنایا گیا قلعہ مذکور کچھہ بہت مضبوط یا بہت وسیع نہ بنایا گیا
مگر ایسا تہا کہ اقوام خیبر جنکے پاس توپ نہ تہی اوسکو توڑ نہ سکتی تہین مگر دوست محمد خان کو شبہہ پیدا ہوا اور اوسنے
اس قلعہ کے توڑنیکا ارادہ مصمم کر لیا اسواسطیکہ اس قلعہ سے کابل کے راہ پر اختیار رہتا تہا چنانچہ اسنے سات ہزار سوار
دو ہزار بندوقچی اور ۱۸ توپ کی جمعیت بسرکردگی اپنے فرزند محمد اکبر خان اور اپنے وزیر سمیع اللہ خان کے جمع کے
اس فوج کے ساتھہ امیر کے تین بیٹے اور بہی تہے محمد افضل خان اور محمد اعظم خان اور محمد حیدر خان حیدر خان ہنوز
لڑکا تہا افغان درہ کے اندر کوچ کر کے آئے اور اونکے ساتھہ قریب ۱۲ یا ۱۵ ہزار خیبری ہو گئے درہ سے نکلکر یہہ فوج
جمرود کے سامنے خیمہ زن ہوئے اوسوقت قلعہ مین حملہ کے مقابلہ کی تیاری نہ تہی اوسمین فقط آٹھہ سو سکھہ تہے اور ہری سنگہ
پشاور مین تپ سے بیمار تہا افغانون نے قلعہ کو گہیر لیا اور اوسکے جنوبی دیوار پر سخت توپ مارنی کرنی شروع
کی چہٹے روز بیانات قلعہ تقریبًا بالکل مسمار ہو گئین اور دیوارون مین ایسا رخنہ ہو گیا کہ ایک ترپ سوارون کا
اوسمین سے حملہ ہو سکتا تہا مہان سنگہ میرپوریہ نے جو قلعہ مین حاکم تہا ہری سنگہ کے پاس پیغام پر پیغام بہیجے اور
پیغام اخیر یہہ بہیجا کہ اب قلعہ فقط ایک دن اور تہم سکیگا اس پیغام کے پہونچنے پر ہری سنگہ نے ہرچند وہ بیمار تہا
اپنی کل فوج یعنی ۵ ہزار پیادہ ایک ہزار سواران آئین اور تین ہزار کشادہ سوار لیکر جمرود کی طرف کوچ کیا مگر پہلے

روز فقط دو میل چلا مگر اوسکے آمد آمد کی خبر سے قلعہ کی فوج کو بہی جان آگئی اور اُنہون حملہ آورون کا ایک سخت حملہ نہایت جوانمردی سے دفع کیا حملہ آورون کے تین سو آدمی مارے گئے اتفاق حسنہ سے یوم آیندہ یوم جمعہ تہا اور اُس روز غنیم نے حملہ نہین کیا کیونکہ جو شخص مر گئے تہے اونکے دفن کرنے مین مشغول تہے ہفتہ کے روز علی الصباح ہری سنگہ قلعہ کے سامنے پہونچگیا سات روز تک سپاہ جنگ آور مقابل پڑے رہے دونون مین سے کسی نے خواہش آغاز جنگ نہین کی مگر آخر کار ہری سنگہ تنگ ہوگیا اور اوس نے حکم جنگ کا دیا *

سکہون کا حملہ اوس طرف کیا گیا جس طرف زبرین خان اور مہند خان کمانڈر تہے اور یہہ حملہ بالکل کامیاب ہوا سپاہ افغان کو ہزیمت ہوئی اور دو نو سردار زخمی ہوئے اور کل سپاہ نے اگلے بڑہے ہوئے دستہ فوج کا حال جب یہہ دیکہا تو لغزش کہائے اور پشت دیکر بہاگ گئے سکہون نے سمجہا کہ فتح ہماری ہوئی اور خواہش انتقام اور لوٹ کی خواہش کے سبب سے بہت دور بڑہ گئی اور نہایت شوق سے چہدتو یون کے لیے لینے مین مصروف ہوئے اوس وقت شمس الدین خان بہت سے سوار افغان لیکر آپڑا اور سکہون کو سراسیمہ پیچہے ہٹا دیا اور بہت نقصان سکہون کا ہوا اور بصورت جنگ کی بالکل بدل گئی اب ہری سنگہ نے دیکہا کہ فقط میرے موجود ہونے سے معرکہ بدلیگا اور باوجود منت اپنے عہدہ دارون کا مہن سنگہ مجیٹہیہ سرکہہ سنگہ پوتالیہ اور دیوان دیوی سہائے کے سوار ہوکے سامنے گیا اور اپنی فوج کو ہمت دی کہ جگہہ پر قایم ہوکر غنیم کو ہٹا دین امید تہی کہ فتح سکہون کے ہی ہوتی مگر فتح کا یقینی ہونا فقط ہری سنگہ کے سبب سے ہی تہا لیکن اسکو دو گولیان لگین ایک کمر مین اور دوسری پیٹ مین اوسنے جانا کہ یہہ زخم ایسے کاری ہین کہ مین اب جیونگا نہین مگر اس اندیشہ سے کہ فوج بیدل نہ ہوجاوے اوسنے اپنے گہوڑے کا رخ پہیرا اور اپنی خیمہ تک کسی طرح پہونچ گیا جسوقت اوسکو گہوڑے پر سے اوتارا اوسکو غش ہوگیا اور آدہی گہنٹے کے بعد سکہون کا شجاع جنرل وہ شخص جسکے نام سے افغان مائین اپنی دنگلے بچون کو ڈراتی تہین مر گیا فوج کو ہری سنگہ کے مرنے کی خبر نہ کی گئی مگر سب جانتے تہے کہ زخم شدید اوسکو پہونچا ہے فوج قلعہ کے دیوارون کے نیچے ہٹ کر پڑ گئی اور وہان مورچے بنائے اور کمک کے منتظر رہے دور وز سالم تک مہان سنگہ میرپوریہ اور اوسکے اور عہدہ دارون نے جنرل کی موت کا حال پوشیدہ رکہا مگر آخر کار زیادہ پوشیدہ نہ رکہہ سکی اور جب یہہ خبر سنی تو فوج کو نہایت رنج

پریشانی ہوئی زیادہ مصیبت یہہ ہوئی کہ اونکو پانی نہ مل سکا اور اگر اتفاق سے مینہہ نہ برس جاتا کہ اس موسم مین بارش کا اوس جگہہ ہونا ایک نادربات تھی توسکہون کو ناچار اپنے مورچون کو چہوڑ دینا پڑتا اور غنیم کے اندر سے راہ کاٹکر پشاور کو مڑنا پڑتا آخر کار مدد پہونچگئی راجہ دہیان سنگہ شہزادہ کہرک سنگہ اور نونہال سنگہ جمعدار خوشحال سنگہ جنرل ونتورا اور چیدہ چیدہ سکہہ شجاع سردار لاہور سے سخت کوچ کر کے جلدی روانہ ہوئے اور لڑائی کی بارہ دن کے بعد جمرود کے سامنے پہونچ گئے فوج افغان نے خیمے توڑ دیئے اور نہایت شتابی سے درہ خیبر مین سے جلال آباد کو واپس چلے گئے *

اس لڑائی کا نتیجہ کسی طرح عظیم نہ ہوا البتہ سکہون کا نہایت جنگ آزما جنرل ضایع ہوا مگر افغان بلا اسکی کہ اپنی فتح سے کچھ فایدہ اوٹھاوین واپس چلی گئی دونو جانب سے تین تین توپین ہاتہہ سے جاتی رہین اور جو توپین افغانون سے لی گئین اون مین ایک بہت بڑی توپ عزنین والی زبر جنگ توپ کے جوڑ کی تہی *

سردار نامدار کی مرتے ہی اوسکی خاندان مین اوسکے مال اور جاگیر کے بابت تکرار اور فساد شروع ہو گیا ہری سنگہ کے قبضہ مین اوسکی وفات کے وقت اتنی جایداد تہی کہ اور کسی آدمی کی پاس خاص پنجاب مین نہ تہی گوجرانوالہ کچہی - نور پور - شہہ تواڑنہ - سموال - کلر کہار - ہزارہ - خانپور - ڈنّا - خطک - اور اور علاقے جمعی ۸۵۲۶۰۸ روپیہ سال کے اوسکے قبضہ مین تہے مگر اس جاگیر کے عوض اوسکو دو رجمنٹون سوارون ایک باڑی توپخانہ اور ایک اونٹون کے زنبورون کی باڑی کے نوکری دینی پڑتی تہی روپیہ اور جواہرات بہی اوسکے پاس بہت تہا اور اوسکی خاندان نے سمجہا کہ یہہ جایداد اتنی کثیر تہی کہ تکرار کرنا زیبا تہا جواہر سنگہ اور گوردت سنگہ سردار کی پہلی زوجہ کے بیٹے تہے اور ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ دوسری زوجہ کے بیٹے تہے اور ان سوتیلے بہائیون مین آپسمین کبہی اتفاق نہین تہا ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ نے سردار کے مستحکم مکان پر جو گوجرانوالہ مین تہا قبضہ کر لیا اب اس مکان مین صاحب ڈپٹی کمشنر رہتے ہین اور جواہر سنگہ اور اوسکی بہائی نے شہر پر قبضہ کر لیا لوگون مین آپسمین ایسا سخت فساد ہوا کہ مہاراجہ نے جو اپنے خزانہ کو بہرنے کی واسطے موقع پاکر خوش ہوتے تہی کل مال اور جایداد ہری سنگہ کے ضبط کر لی سوائے اونیس ہزار چہہ سو روپیہ کی جسکو مہاراجہ نے اس طرح تقسیم کر دیا پنجاب سنگہ ۴۸۰۰ ارجن سنگہ ۶۵۰۰ جواہر سنگہ ۵۰۰ گوردت سنگہ

۱۲۲۰۰ اور ۱۸۴۳ء مین گوجرانوالہ مہاراجہ نے مصر بیلے رام کو اور ہزارہ کا سردار تیج سنگہ کو عنایت کیا +
۱۸۴۲ء مین سردار جواہر سنگہ جہانگیری مین متعین ہوا تہا اور دو برس کے بعد پشاور مین خدمت پر متعین ہوا تہا اور
اپریل ۱۸۴۷ء اپنی باپ کے وفات تک کئی لڑائیون مین جو افغانون کے ساتہہ ہوئین تہین جواہر سنگہ شریک رہا تہا
اکتوبر ۱۸۴۸ء مین سردار ارجن سنگہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہو گیا گوجرانوالہ کی قلعہ بند مکان مین معہ ڈیڑہ سو آدمی ارجن سنگہ
لیکر بیٹہہ گیا اور علانیہ سرکار کا مقابلہ کیا دربار سی تہوڑی سی سپاہ اوسکو لاہور کو لے آنیکے واسطی بہیجی گئی تہے مگر وہ نہ آیا
مگر جب برگیڈیر کیمپل صاحب نی کچھہ سپاہ معہ ایک دستہ سکنڑ صاحب کے سوارون کے بہیجے ارجن سنگہ بہاگ گیا
جو بنا ہات مکان کی تہین وہ مسمار کر دی گئین اور جو مال اوس مین تہا ضبط کیا گیا +
سردار جواہر سنگہ جو مفسدون کا جانب دار تہا اور اگر مفسدون کا جانب دار نہ تہا تو بہر حال راجہ تیج سنگہ کا تو دشمن
ضرور تہا گرفتار ہو کر گلاب سنگہ کلال کی گہر مین لاہور مین نظر بند رکہا گیا تہا مگر اوسنے اپنے پہرہ والون کو مفسدون
کی طرف توڑ لیا اور معہ چہہ سپاہیون کے وہ گوجرانوالہ کو بہاگ گیا مصر لیا رام نے جو اوسوقت گوجرانوالہ کا حاکم تہا
اوسکو پکڑ لینا چاہا مگر جواہر سنگہ دوسری مرتبہ گرفتار ہونے والا نہ تہا اور وہان سے بہاگ کر راجہ شیر سنگہ کے
فوج مین جا ملا چیلیانوالہ اور گجرات مین وہ انگریزون سے بہت شجاعت سی لڑا اور جو حملہ کہ شاہ سوارون کا چیلیانوالہ
مین ایسا ہوا کہ اوس روز کی لڑائی کا نتیجہ قریب بگڑ جانے کے ہو گیا تہا وہ حملہ جواہر سنگہ نے ہی کیا تہا +
ان سب بہائیون مین فقط پنجاب سنگہ ہی سرکار کا خیرخواہ رہا اور فقط اوسکی جاگیر ضبطی سے بری رہی پنجاب سنگہ
۱۸۵۹ء مین مرگیا +
ارجن سنگہ گوجرانوالہ سے بہاگنی کے بعد تہوڑے ہی عرصہ مین ۱۸۴۸ء مین مرگیا اوسکی دو فرزند جو زندہ ہین فی کس
۹۶ روپیہ گذارہ پاتے ہین +
۱۸۵۷ء مین صاحب چیف کمشنر نے سردار جواہر سنگہ کو ہندوستان مین خدمت کرنیکے واسطی انتخاب کیا
اس اعتبار کے سبب سے اپنے عزت سمجہکر سب لڑائیون مین جواہر سنگہ نہایت شجاعت اور خیرخواہی سے لڑتا رہا ایسا
کہ اوس سے بہتر کسی نے شجاعت یا خیرخواہی نہین کی اول سکہہ سالہ مین وہ رسالدار اور اعلے دیسی افسر تہا

لکھنو - ٹھ بہور - کالپی - اور کانپور مین اور جہان جہان وہ عمدہ رجمنٹ لڑی جواہر سنگھ موجود تہا ۱۸ مرتبہ غنیم کے ساتھہ مقابلہ مین رہا اور آخر ۱۸۵۹ء مین اوسکو اوسکے خدمات کی عوض ۱۲ ہزار روپیہ سال کی جاگیر انعام مین ملی پہلے اوسکو خطاب سردار بہادری ملا تہا اِس سببسے کہ میدان جنگ مین اوس نے نمایان خدمت کی تہی ۱۸۶۲ء مین اوسکو منصب انریری مجسٹریت گوجرانوالہ مین ملا اور وہ اور اوسکا بڑا بہائی گوردت سنگھ دونو وہان رہتے ہین +

سردارنی دیسان مارجن سنگھ اور پنجاب سنگھ کے مان اور سردارنی راجکوران جواہر سنگھ اور گودیت سنگھ کی مان دونو زندہ ہین اور سردارنی دیسان کے پاس آٹھہ سو روپیہ سال اور راجکوران کے پاس سات سو روپیہ کے جاگیر ہے +

خاندان نلوہ ابتدا مین مجیٹھیہ ضلع امرتسر سے آیا تہا +

وجہ تسمیہ نلوہ کی تحقیق معلوم نہین اور کئی روائتین مشہور ہین کہ اون مین سی ایک روایت عجیب ہے مگر نا ملایم اغلب یہہ بات ہے کہ راجہ نل جو زمانہ قدیم مین بہت مشہور راجا تہا اوسکے نام مین کچھ ایزاد کرکے نہایت شجاعت کی سببسے ہری سنگھ کو یہہ خطاب دیا گیا تہا +

سردار سروپ سنگہ ملوئی

مل سنگہ

سردار دہنا سنگہ سنہ ۱۸۴۳ء مین مرگیا

سردار بچتر سنگہ سنہ ۱۸۴۵ء مین گیا
سردار شیر سنگہ جلالوریہ کے دختر
سے شادی ہوے۔

سردار کرپال سنگہ
سردار وزیر سنگہ کدبران آنرودے
ستلج کے دختر سے شادی ہوے

سردار سروپ سنگہ سنہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا
سردار کہڑک سنگہ سندہانوالیہ کے
دختر سے شادی ہوے۔

سردار علم سنگہ
سردار فتح سنگہ مثوکے دختر سے شادی
ہوئی سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا

ایک دختر
سردار خزان سنگہ سید پوریہ آنرودی ستلج
سے شادی ہوے۔

ایک دختر
سردار نرائن سنگہ بہکنہ سے شادی ہوے

حال خاندان

سردار سروپ سنگہ ایک معزز خاندان مان جاٹ سے ہی جو پہلے سعزز ان کلان علاقہ نابہہ مین تہا مل سنگہ جو اس خاندان مین پہلے ہی سکہہ ہوا تہا کہتے ہین کہ قریب سنہ ۱۷۶۰ء مین نابہہ چہوڑ کر پنجاب کو آیا اور سردار چرت سنگہ سوکرچکیہ کے سوارون مین ملازم ہوا تہا اور دہنے کی لڑائی مین چند سال کے بعد مارا گیا تہا اوسکا بیٹا دہنا سنگہ قریب سال سنہ ۱۸۰۰ کے سردار فتح سنگہ کالیانوالہ کے فوج مین سوار ہوا اور تہوڑے ہی عرصہ مین مورد عنایات سردار موصوف ہوا اور اوسکو عہدہ افسری کا ملا ٭

بہٹی اور قصور کی لڑائی مین کالیانوالہ کی فوج مین دہنا سنگہ لڑتا رہا جب سنہ ۱۸۰۷ء مین سردار فتح سنگہ بمقام نرائن گڈہ مارا گیا دہنا سنگہ مہاراجہ کا ملازم ہوا اور مہاراجہ نے اوسکو بلاسو متصل ترن تارن مین دو ہزار روپیہ کی جاگیر بخشی جو اہلکار مہاراجہ نے وزیر فتح خان کابل والہ کے پاس اوس ملاقات کے سبیل کرنے کیواسطے بہیجے تہے جو جہلم مین یکم دسمبر سنہ ۱۸۱۲ء کو ہوئے تہے اونمین دہنا سنگہ بہی ایک اہلکار تہا اِس زمانہ مین دہنا سنگہ کو تلہ گنگ کی جاگیر جمعی ۳۲ ہزار روپیہ کی ملی تہی سنہ ۱۸۱۳ء مین جو لڑائی فتح خان شاہ ولیہ سے ہوئی تہی اوسمین دہنا سنگہ زخمی ہوا تہا اور چہرہ پر زخم

اوسکو لگا تہا اور جولائی ۱۸۱۳ء مین وہ اٹک کے لڑائی مین شامل تہا جب فتح خان بارکزئی کو دیوان محکم چند نے شکست دی تہی پہلے جو کشمیر پر ناکامیاب مہم ہوے تہے اوس مین دہنا سنگہ رامدیال اور دل سنگہ نہرنہ کے سپاہ کی ساتہہ تہا اور ایک جنگ مین بازو مین تلوار کا زخم کہایا تہا ۱۸۱۸ء مین محاصرہ ملتان مین سردار دہنا سنگہ بہت شجاعت سی لڑا تہا اور جو حملہ ہوا تہا اوس مین اون سپاہیون مین تہا جو سب سے آگے تہی اوس معرکہ مین نواب مظفر خان کے مرصع تلوار اور ڈہال دہنا سنگہ کے ہاتہہ آئی تہے اوس نے دونو چیزین مہاراجہ کے پاس لاکر حاضر کین اور مہاراجہ نے اوسکو پانچہزار روپیہ کی جاگیر دی تہوڑے عرصہ کے بعد اس جاگیر کا معاوضہ علاقہ تلا گنگ مین دیا گیا ✤

۱۸۱۹ء مین اوسنی کشمیر کے دوسرے مہم مین خدمت کے اور ۱۸۲۱ء مین منکیرہ کے محاصرہ مین لڑا تہا جہان پہروہ زخمی ہوا تہا اس زمانہ مین دہنا سنگہ پر مہاراجہ کی بڑی عنایت تہی اور ایسی سردار تہوڑے تہے کہ جنکا رسوخ اوس سے زیادہ تہا یا جنکی صلاح پر زیادہ لحاظ ہوتا تہا جہانگیرہ جب فتح ہوا تو اوس موقع پر دہنا سنگہ موجود تہا اور ۱۸۲۳ء مین نوشہرے کی لڑائی مین شامل تہا اور ضلع پشاور مین زیر حکم سردار بدہ سنگہ سندہانوالیہ اور شہزادہ کہرگ سنگہ کی کچہہ عرصہ تک رہا نیچہتر سنگہ دہنا سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا فوج مین ۱۸۲۷ء مین ملازم ہوا اور پہلی ہی خدمت اوس نے بہاولپور مین کی تہی جہان زرباج لینے کے واسطے وہ بہیجا گیا تہا ۱۸۳۲ء مین دہنا سنگہ اوس فوج کے ساتہہ گیا تہا جو کانگرہ کے فتح کرنیکو بہیجے گئے تہے کہ اوس موقع پر راجہ انرودہ چند ستلج کے پار اس غرض سے بہاگ گیا تہا کہ راجہ دہیان سنگہ کی ساتہہ جو لاہور مین وزیر تہا رشتہ نہ کرنا پڑے جب پشاور پر فوج سکہہ کا قبضہ ہو گیا تو نیچہتر سنگہ شبقدر مین مامور ہوا تہا شبقدر مین ایک نئی چہاونی تجویز ہوئی تہے اور سردار ہر سنگہ آٹاریوالہ نے وہان ایک قلعہ بنایا تہا جب اپریل ۱۸۳۷ء مین قوم افغان نے شبقدر اور جمرود پر حملہ کیا تہا تو نیچہتر سنگہ شبقدر مین موجود تہا دہنا سنگہ نے سکہون کی فوج کے شکست اور ہری سنگہ کے وفات کی خبر اوسوقت پائی جب وہ پشاور کے طرف کوچ کر رہا تہا دہنا سنگہ کو حکم ملا کہ جو فوج راجہ دہیان سنگہ کے ساتہہ فوج کے کمک کے واسطی خالی ہی اوسکے ساتہہ شامل ہو جاوے اوسوقت فوج کو افغانون نے گہیر رکہا تہا اور فوج سکہہ نہایت پریشان حالت مین تہے ✤

جنوری ۱۸۳۲ء مین سردار نچہتر سنگہ اور سردار حکم سنگہ اوس فوج سکہہ کے ساتہہ بہیجے گئے تہے جو شہزادہ تیمور شاہ شجاع کے فرزند کے ساتہہ پشاور کو بہیجے گئے تہے اور چند ماہ بعد حکم سنگہ شہزادہ نونہال سنگہ کے ساتہہ لاہور کو واپس آیا شہزادہ نونہال سنگہ اسواسطے جلدی سی واپس آیا تہا کہ اوسنے رنجیت سنگہ اپنی دادا کی وفات کی خبر سنی تہی ۔ ۱۸۴۱ء مین جب مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہوچکے تہے حکم سنگہ بدہ سنگہ مہرہ کے ساتہہ کلو کو اسواسطی بہیجا گیا تہا کہ سردار لہنا سنگہ اور کہڑک سنگہ سندہانوالیون کو قید کرکے لاہور کو لاوین چنانچہ یہہ خدمت اوسنی اچہی طرح انجام دی اور اوسکی جاگیرات مین ۸ ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا اور کشمیر کے دکات پر دو ہزار روپیہ کی تنخواہ ہوئی نچہتر سنگہ ۱۸۴۰ء مین مرگیا اور اوسکا باپ دہنا سنگہ مئی ۱۸۳۳ء مین مرا دہنا سنگہ کا مرنا سرکار سکہہ کے طرف سے سرکار انگریزی کی نسبت کسی قدر رنجش کا باعث ہوا تفصیل اس احوال کے یون ہی کہ دہنا سنگہ کا وطن جیسا بیان ہوچکا ہے علاقہ نابہہ مین موران مین تہا ملتان کے مہم کے بعد جب دہنا سنگہ پر رنجیت سنگہ کو بہت الطاف تہا دہنا سنگہ نے درخواست کی کہ موران مجہی جاگیر مین حاصل ہوجاوے چنانچہ اسپر مہاراجہ نے راجہ نابہہ کو لکہا اور مئی ۱۸۱۹ء مین راجہ نابہہ نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیدیا اور اوس گانو کے عوض مین چند دیہات مہاراجہ رنجیت سنگہ نے رئیس نابہہ کے بہن کو تاحین حیات اوسکی جاگیر مین دیئے جب دیہہ موران مہاراجہ کو مل گیا تو رنجیت سنگہ نے اوسکو سردار دہنا سنگہ کو جاگیر مین دیدیا اور سردار مسطور اپنی وفات تک اوس گانو پر قابض رہا اور اگرچہ سردار مسطور خود دربار مین حاضر رہتا تہا مگر اپنے کنبہ اور بہت سا مال اپنا اوس گانون مین رکہا کرتا تہا راجہ نابہہ نے کچہہ عرصہ سردار دہنا سنگہ کی وفات سی پہلے گانو کا ضبط کرلینا چاہا تہا کیونکہ سردار نہ راجہ موصوف کا حکم مانتا تہا نہ کسی طرح کے اطاعت کرتا تہا لیکن حکام انگریزی جنکو ایسے اچہے سن سردار کا لحاظ تہا اوسکی طرف سی ساعی رہتے تہے مگر جب دہنا سنگہ مرگیا تو ہمیل دیواندر سنگہ نابہہ والے نے بتقویت ایک خط سرجارج کلارک صاحب کے جسمین راجہ موصوف کا حق نسبت دیہہ مذکور تسلیم کیا گیا تہا اور ایک خط مہاراجہ کہڑک سنگہ کے جس مین دیہہ مذکور کے ضبط کرلینے کی اجازت دی گئی تہی کچہہ سپاہ اوس گانو پر چڑہا کر بہیجی اور بزور اوس گانو پر تصرف کرلیا اس معرکہ مین بعض ملازم سردار دہنا سنگہ کے مارے گئے اور زخمی ہوئے اور کچہہ مال حکم سنگہ سردار متوفی کے بیٹے کا ضبط کیا گیا حکم سنگہ نے اس سلوک کی سبب

استغاثہ نہ کیا مگر پیش ازانکہ سکارین مین سے کسی کے طرف سے کچھہ کارروائی اس معاملہ مین ہوئے مہاراجہ شیر سنگھ قتل
ہوگئے اور لاہور مین ہر شخص اپنے اپنے فکر مین اسقدر غرق تہا کہ موضع موران کا معاملہ کسیکو یاد نہ رہا لیکن جب پہر
امن ہوگیا سرکار لاہور نے اس دیہہ کا دعوی کیا اس بنیاد پر کہ راجہ جسونت سنگھ نابہہ والے نے دیہہ مذکور مہاراجہ
رنجیت سنگھ کو دیدیا تہا حکام انگریزی کو یہہ صورت معاملہ کے نئی معلوم ہوئی جنرل اوکٹرلونی صاحب سر جارج کلرک
صاحب اور کرنل رچمنڈ صاحب کو کبھی یہہ بات معلوم نہ ہوئی تہی کہ گانو مذکور مہاراجہ کو دیا گیا تہا بلکہ اونکے خیال
مین یہہ بات تہی کہ ریاست نابہہ کے طرف سی دیہہ مذکور دہنا سنگھ کو جاگیر مین ملا تہا حقیقت مین یہہ انتقال ناجایز تہا
اسواسطی کہ ریاست مطیع الحکم کو اختیار نہ تہا کہ بلا مرضی سرکار بالا دست کے کوئی گانو ایک مطلق الاختیار ریاست کو
دیدیے علاوہ اسکے وہ خط جو راجہ نابہہ نے مہاراجہ کہڑک سنگھہ کا بیان کیا اور جس مین گانو کے ضبط کرلینے کے اجازت تہی
معلوم ہوا کہ ایک نقل کے نقل تہے امکان ہے کہ مہاراجہ کہڑک سنگہ نے جو ضعیف العقل تہے ایسے خط کا مسودہ لکہا یا ہو
اور راجہ نابہہ نے بطور خفیہ اوسکی نقل حاصل کرلے ہو مگر راجہ دہیان سنگھ نے جو لاہور مین وزیر تہا کبھی اوس خط کو
منظور نہین کیا تہا اور اوسکی صداقت مین نہایت شبہ تہا نتیجہ یہہ ہوا کہ دیہہ موران نہ ریاست لاہور کو واپس ملا
نہ حکم سنگھ کو اور راجہ نابہہ کو اس طریق کے سبب سے جو شائستہ نہ تہا بہت ستنبہ ہوئے اس معاملہ کی اسقدر تفصیل اس
موقع پر ضرور نہ ہوتی اگر اس فیصلہ سرکار انگریزی کے سبب سے قوم سکہان کو نہایت رنجش نہ ہوتی اس مین تو امکان کچھہ شبہ
نہین ہوسکتا ہے کہ سرکار انگریزے کا طریق اس معاملہ مین نہایت منصفانہ تہا اور ضرور تہا کہ ایسا ہی ہو مگر سکہہ اس زمانہ
مین بگڑے ہوئے تہے جو کچھہ احتیاطا سرکار انگریزی کو مجبور اسسبب سی کرنے پڑتے تہی کہ فوج سکہہ بیقید ہوگئے تہے
قوم سکہان یہہ سمجھتی تہی کہ سرکار انگریزی ہماری مخالفت کے واسطی کرتے ہے اور اگرچہ انتقال اول دیہہ موران کا بطور
خفیہ ہوا تہا اور ناجایز تہا لیکن جب یہہ تجویز ہوئی کہ سرکار لاہور کو واپس نہ دیا جاوے تو اس تجویز کو سکہون نے یہہ
سمجہہ لیا کہ سرکار انگریزے نے عمدا سوچ سمجھکر سرکار لاہور کے توہین کی +

جو جاگیر حکم سنگھ کے باپ کی اور تہی اوسپر حکم سنگھ قابض ہوا اور جو جاگیرات مہاراجہ شیر سنگھ نے خاص حکم سنگھ
کو دی تہین اونکو ملاکر اوسکے جاگیرات ۷۵ ہزار روپیہ سال کے تہی جب سندہا نوالیون نے مہاراجہ شیر سنگھ کو

باغ شاہ بلاول مین قتل کیا حکم سنگہ وہان موجود تہا اور جو فساد پیچہے ہوئے اوس مین حکم سنگہ کو شانہ مین سخت زخم آیا تہا +

دو سال آیندہ کا حکم سنگہ کا کچہہ حال معلوم نہین ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ علیحدہ گوشہ گزین رہا فروری ۱۸۴۶ء مین سبراؤن کی لڑائی مین حکم سنگہ مارا گیا تہا اور اوسکے مرنے کے بعد راجہ لعل سنگہ نے اوسکی جاگیر جو ۶ ہزار روپیہ کی تہی گہٹا کر ۲۵ ہزار روپیہ کے رکہے اور یہہ جاگیر بشرط دینے نوکرے ۶۰ سوارون کے سردار کرپال سنگہ کے نام مقرر ہوئی +

۱۸۴۸ء مین کرپال سنگہ ملتان مین راجہ شیر سنگہ کے ہمراہ تہا جب راجہ شیر سنگہ کی فوج مفسد ہو گئی کرپال سنگہ اوس سے علیحدہ ہو گیا اور چند سوار اپنے لیکر میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین چلا گیا ان صاحب کے ساتہہ سردار موصوف نے پہلے ہنون مین کام کیا تہا ضبطی ملک پر اوسکی جاگیرات گیارہ ہزار روپیہ سال کی اوسکے حین حیات واگذاشت ہوئین اور ایک نئی جاگیر ۵ ہزار روپیہ کی معرکہ ملتان مین نمکحلالی کے انعام مین علی الدوام واگذار ہوئی +

اس جاگیر مین یہہ شرط تہے کہ چند کور بیوہ حکم سنگہ کو اوسمین سے ۵۱ سو روپیہ سال ملا کریگا چند کور ۱۸۶۳ء مین مرگئے سردار کرپال سنگہ نے ۱۸۵۷ء مین کچہہ سپاہی بہرتے کئے اور سرکار انگریز کے خیر خواہی ظاہر کی اور اوسکو ایک خلعت پانچ سو روپیہ کا اور سند نیکنامی عطا ہوئی یہہ سردار ۱۸۵۹ء مین مرگیا اوسکا ایک ہے بیٹا سردار سروپ سنگہ ۲۳ برس کا ہے اور لاہور مین سرکاری مدرسہ مین اوسنی تعلیم پائی ہے +

گوردت سنگہ ملوی سردار صاحب سنگہ ملوے کا بیٹا اور سردار لعل سنگہ مراڑیہ کا نایب جو ۱۸۴۸ء مین مفسدون کے ساتہہ فساد انگیز خط وکتابت کرنے کے علت مین ماخوذ ہوا تہا سردار حکم سنگہ کی خاندان سے کچہہ تعلق نہ رکہتا تہا +

سردار گوردت سنگه چہاچہی

سردار ٹہل سنگه ۱۷۸۵ء مین مرا
- سردار جسا سنگه ۱۸۱۵ء مین مرا
  - سادہو سنگه
    - جوالا سنگه
    - جواہر سنگه
    - نہال سنگه
- سردار فتح سنگه ۱۸۱۴ء مین مرا
  - بہوم سنگه
  - سردار گورمکہہ سنگه ۱۸۲۹ء مین مرا ایک دختر جسکی سردار نہال سنگه چہاچہی سے شادی ہوئی
- شیر سنگه
  - اوتم سنگه ۱۸۲۶ء مین مرا
    - جیون سنگه ۱۸۵۵ء مین مرگیا۔
      - گوردت سنگه ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا
        - مہر سنگه ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا
        - دیال سنگه ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
        - جگت سنگه ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا
        - ایک بیٹا ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا
      - گنڈا سنگه
  - عطر سنگه ۱۸۳۶ء مین مرگیا۔
    - دیوا سنگه
  - جیت سنگه
    - گوربخش سنگه ۱۸۴۶ء مین سبہادن مین مرا
    - موہر سنگه ۱۸۵۵ء مین مرا
      - منت سنگه
    - مہتاب سنگه ۱۸۵۱ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

اصل وطن خاندان چہاچہی کا بخوبی بتحقیق معلوم نہین ہے لیکن چونکہ یہہ خاندان قوم سے کولی کہتری ہے غالب ہے کہ مورث اعلی اِس خاندان کا ابتدا مین ہتہیر سے پنجاب مین آیا ہوگا اور پنجاب مین سالار گڈہ چہچہہ مین جس علاقہ سے خاندان کا نام چہاچہی شروع ہوا آباد ہوا۔

سردار ٹہل سنگه پہلی سرداران کہاٹر کا ملازم ہوا مگر جب سردار چرت سنگه سوکرچکیہ زور پکڑنے لگا تو اوس سردار کے ساتہہ مل گیا اور ۲۳۰۰۰ ہزار سات سو روپیہ کی جاگیر مبانی داؤد خیل لاوا اور دلور مین اوسکو ملی یہہ معاملہ ۱۷۸۴ء مین واقع ہوا ٹہل سنگه نے خود ملک فتح کئے اور قلعہ دیوراو پاپل پٹہانان کہنڈ سے چہینیے اور ۱۷۸۶ء تک ان قلعون پر قابض رہا ٹہل سنگه کے وفات پر اوسکے تین بیٹے اوسکے جاگیر پر قابض ہوئے جسا سنگه اپنے باپ کے بعد تہوڑی دنون

مین مرگیا مگر سردار شیر سنگہ اور فتح سنگہ نی رنجیت سنگہ کے سلطنت کے اوایل مین برابر اچھی خدمت کی اور بہرت پور سیوال
اور کنجاہ مین اور راور جگہہ اور جاگیرات علاوہ حاصل کین جنکی جمع ۵۲ ہزار روپیہ تہے یہہ بہائی ضلع پنڈدادنخان
مین بمقام کسل جنجوون سی اور پنڈی گہیب اور جہنگ مین بہے لڑے اور پہلے جو ناکامیاب مہم کشمیر ۱۸۱۴ء مین ہوئی تہے
اوسمین شریک تہے اوس مہم مین دونو مارے گئے جب وہ مرگئے اونکی جاگیرات پنڈدادنخان مین اور علاقہ ابدال
ضلع گوجرانوالہ مین ضبط ہوئی گورمکہہ سنگہ اور سادہو سنگہ کلان گہوڑچڑہون مین بہرتے ہوئے اس فوج مین
گورمکہہ سنگہ ۱۸۲۹ء یعنی سال وفات تک رہا اوسکی ایک دختر باقے رہی اوس کے شادی نہال سنگہ (سردار
نہال سنگہ چہاچہے) کی ساتہہ ہوئی نہال سنگہ نے لقب چہاچہی اختیار کیا اور اوسکو اجازت ہوئے کہ اپنے
خسر کے جاگیر حلکو ریے ضلع گجرات پر دخل کرلے؛؛
اوتم سنگہ شیر سنگہ کا سب سی بڑا بیٹا خاندان کے جایداد واقع گجرات وگوجرانوالہ پر قابض ہوا اور اوسی
سال مہاراجہ نے فرزند دوم عطر سنگہ کو علاقہ لاداجو پہلے اوس خاندان کے قبضہ مین رہا تہا عطا کیا اوتم سنگہ
اپنے سوارون کو لیکر ۱۸۱۸ء مین مہم ملتان مین شامل ہوا اور بعد ازان لاوا کو چلا گیا جہان وہ ۱۸۲۶ء مین
زمینداروں کے ساتہہ ایک خانہ جنگی بابت مالیہ مین مارا گیا مہاراجہ نے اوسکی کل جاگیر سوائے میان داؤد خیل اور لاوا
جمعے ۱۱ ہزار دوسو روپیہ کے ضبط کرلے یہہ پچہلے جاگیر اوسکے بیٹے جیون سنگہ کو ملی شاید یہہ نیا سردار مثل بعض
سرداران اپنے خاندان کے جنگ کا شایق نہ تہا مگر باوجود اسکے بہت معرکون مین شریک رہا اوسکے سپاہ
۶۵ سوارون کے تہے پانچ زنبورے اور ایک توپ نسہ تہا جسکی آواز سرحد پر خوب معروف تہے بنون ٹانک مٹہہ ٹوانہ
مین اوس نے خدمت کی اور مٹہہ ٹوانہ مین وہ زخمی ہوا تہا جمرود مین بہے وہ شریک جہان اوسکا چچا عطر سنگہ مارا گیا
تہا قریب آٹہہ برس وہ ڈیرہ اسمعیل خان مین متعین رہا اور بہت سے خدمت اوسکو وہان کرنے پڑی اسواسطیکہ
اقوام سرحد کو سکہون سے نہایت ضد تہی اور سردار سطور کو اونہون نے بہت دق کیا تہا ستلج کی لڑائی کے بعد وہ اپنی
سپاہ کے ساتہہ کچہی مین زیر حکم جنرل وین کورٹ لینڈٹ کے مامور رہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد وہ اپنی گہر کو واپس چلا گیا اور اپنے
بیٹے گوردت سنگہ کو اپنے فوج کے ساتہہ چہوڑ آیا مگر جب لفٹنٹ آج بے اڈورڈس صاحب بنون مین پہونچے

تو وہ پہر وہان واپس گیا اور اپنے بیٹے کے ساتہہ جو اوس زمانہ مین لڑکا ہی تہا دوسرے جنگ سکہان کے اختتام تک وہان خدمت و تیار رہا سردار جیون سنگہ اون چند سکہہ سردارون مین سے تہا جو دم اخیر تک خیرخواہ رہے اور منجملہ اوسکے ۵۵ سوارون کے محاصرہ ملتان مین فقط دو غنیم کے طرف چلے گئے تہے *

ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے جاگیر نوکری ضبط ہوئی مگر اوسکے ذاتی جاگیر جسکے جمع سات ہزار روپیہ تہے واقع میان دادخیل اور سالارگڈہ حین حیات اوسکے واگذار ہوئے اور اس مین سے نصف علی الدوام واگذار ہوئے سالارگڈہ اس خاندان کے قبضہ مین ۱۸۴۷ء سے رہا تہا سردار جیون سنگہ ۲۲ ستمبر ۱۸۵۲ء کو مرگیا سردار گوردت سنگہ نے ۱۸۵۷ء مین اچہی خدمت کی ۲۵ سوار اوس نے بہرتی کئے اور وزیرآباد کے گہاٹ کے محافظت کہی اوس نے پانچ سوار اور دہ مین خدمت کے واسطی بہیے بہرتی کئے اور اس خیرخواہی کے عوض خلعت تین سو روپیہ کا پایا *

جیت سنگہ چہاچہی کے تین بیٹون مین سے گوربخش سنگہ جو سب سے بڑا تہا ۱۸۴۵ء مین فیروزشہر مین مارا گیا تہا دوسرا بیٹا موہر سنگہ جو اسی رجمنٹ مین تہا جس مین اوسکا بہائی تہا ۱۸۴۶ء مین کلان گہوڑچڑہون مین زیر حکم گنپت رای کے بہرتی تہا موہر سنگہ سردار شیر سنگہ کے ساتہہ مولراج کے ساتہہ ملتان مین شامل ہوگیا تہا اور سردار اٹاریوالہ سے کل جاگیر لاوا حاصل کرکے کہ جس مین جائیداد اوسکا تیسرا حصہ تہا وہ لاوا پر قبضہ کرنیکو روانہ ہوا مگر امیر دیوی آور حکم دیوی عطر سنگہ اور گوربخش سنگہ کے بیوگان نے قلعہ لاوا مین بہادری سے مقابلہ کیا کیونکہ چہاچہی عورتین بہی مثل مردون کے لڑسکتی ہین اور شیر محمد خان ٹوانہ جب ان سرداربیون کے مدد کے واسطی پہونچا موہر سنگہ مجبور شیر سنگہ کے پاس بالکل مایوس ہوکر واپس گیا اور جو اوس کا حق واجب جاگیر مین تہا بسبب اوسکی بغاوت کے ضبط ہوا اوسنے ۱۸۵۸ء مین سرکار انگریزی کے نوکری اختیار کے اور ہندوستان کو جاکر تہیار بند مثل اکثر اشخاص اس خاندان کے مارا گیا *

خاندان رندہاوا

اوّل سردار جیمل سنگہ گہنڈا

دیانت رای

لچہی رام

مجا سنگہ — گجا سنگہ — تیغ سنگہ

پنجاب سنگہ

سردار نودہ سنگہ مجیٹہیہ کے دختر سے شادی کی

سردار پریم سنگہ

سردار جواہر سنگہ
شیر سنگہ سیادہورہ کی دختر سے
شادی ہوئے ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا

تارا سنگہ
۱۸۸۷ء مین پیدا ہوا

ہیرا سنگہ
۱۸۶۵ء مین پیدا ہوا

سردار جیمل سنگہ
۱۸۷۱ء مین مرگیا
کمیدان فتح سنگہ چاہل کی
دختر سے شادی ہوئی

کرپال سنگہ ۱۸۷۲ء مین مرگیا

سردار گوپال سنگہ سنولی کی دختر سے
شادی ہوئی

جسونت سنگہ
۱۸۴۴ء مین مرگیا

حال خاندان

قوم رندہاوا ابتدا مین راجپوت تہے اور صورت اصلے اسکا سات سو برس ہوئے بیکانیر مین بستا تہا اوس سے سات خاندان نکلے ہین جو تاریخ پنجاب مین مشہور رہے ہین یعنے - دہرم کوٹ - گہنیان کے - چہپاری ودودہا - دوڑانگلا - تلونڈے - کتہونںگل - گہنڈا - ان پچہلے پانچ خاندانون کا کچہہ ذکر اس کتاب مین کیا جاویگا فے زمانہا خاندان گہنڈا سب سی زیادہ رتبہ کا ہے اور کتہونںگل - اور دہرم کوٹ - اور گہنیان کے اس زمانہ مین کچہہ قدر نہین رکہتے +

رندہاوا کا حال کچہہ کم معلوم ہے یہہ شخص جادو راجپوت تہا اور قوم کا نام اوسی سے شروع ہوا ہے کہتے ہین کہ یہہ شخص بڑا جنگ آزما تہا اور اوسکے نام سے جز رن اور دہاوا یعنے دوڑ سے مرکّب ہے اوسکے بہادری سے معلوم

ہوتے ہے لیکن یہہ کہین نہین لکہا کہ آیا یہہ شخص لڑنے کے واسطی دوڑکر جاتا تہا یا میدان جنگ مین سے دوڑکر بہاگ جاتا تہا بیکانیر کونہ اس شخص نے چہوڑا نہ اوسکے قریب اولادنے لیکن کہل جو رندہاوا سے پانچوین پشت مین تہا پنجاب کو آیا اور متصل بٹالہ* جو کچہہ عرصہ پیشتر رامدیو ایک بہٹی راجپوت نے آباد کیا تہا آباد ہوا۔

ان بہائیون نے ضلع گورداسپور مین ایک اچہی علاقہ پر جس مین نوشہرہ۔ ظفروال۔ کہنڈا شاہپور اور قصبات متصلہ شامل تہے قبضہ کر لیا اور خاندان رندہاوا کے اور شاخون نے اسے زمانہ کے قریب فروغ پایا کہنڈا والے کنہیون کے مثل سے تعلق رکہتے تہے اور جبتک سردار جی سنگہ کہنڈا سنہ ۱۷۹۳ء مین فوت ہوا اپنے کل علاقہ پر قابض رہے جسکے آمدنی قریب دولاکہہ روپیہ کے تہے مگر سدا کور جی سنگہ کے بیوہ نے جو فرقہ نسائین ایک نہایت لایق اور نہایت بے دریغ عورت تہی اس خاندان مین کچہہ تکرار اور جہگڑہ دیکہکر اپنا فایدہ نکال لیا اور نوشہرہ۔ اور حیات نگر کا تپہ پر تصرف کر لیا اور عرصہ کے بعد سردار پریم سنگہ کے زمانہ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کل علاقہ پر قبضہ کر لیا اور فقط اس کا نوجمعی چہہ ہزار روپیہ کے اس خاندان کے پاس چہوڑ دئے پنجاب سنگہ پریم سنگہ کی باپ نے نودہ سنگہ مجیٹہیہ کے ایک دختر سے شادی کی تہے اور اوس زمانہ مین سردار دیسا سنگہ نودہ سنگہ کی فرزند کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سرکار مین بہت رسوخ اور رشد حاصل تہا سردار دیسا سنگہ نے پریم سنگہ کو معہ اوسکے دس سوارون کے اپنے تحت مین لے لیا اور یہہ جوان سردار اوسکے بعد مہاراجہ کے بہت سی مہمون مین شریک ہوکر خدمت کرتا رہا کہ ان مہمون مین مہم ملتان اور پشاور داخل تہے یہہ سردار دوسرے نومبر ۱۸۲۳ء کو جب مہاراجہ کی فوج دریائے اٹک کو پایاب اوترتے تہے اور اوسوقت دریا کو بسبب بارش کے بہت طغیانی تہے ڈوب کر مرگیا یہہ فوج مفسدان گنڈگڈہ کے تعاقب مین جاتے

* کہتے ہین کہ بٹالہ سنہ ۱۴۶۵ء مین آباد ہوا تہا مگر حقیقت مین یہہ شہر بہت زیادہ پرانا ہے راویون نے شہر کے بنیاد قریب دو میل کے اوس موقع کے فاصلہ پر جہان اب شہر موجود ہے کہود نے شروع کی تہے لیکن کچہہ ایسا سر ار ہوتا تہا کہ جتنے دن کو بنیاد کہود نے جانے تہے قدرت غیبی سے رات کو بہر جاتے تہے اور راویون نے آخر کو مجبور ہوکر شہر کا موقع بدل دیا اس سبب سے بٹالہ یعنے تبادلہ نام رکہا گیا۔

لیکن سنہ ۱۵۹۵ء تک بٹالہ کسی فروغ کے جگہہ نہین تہے اوس سال مین شمشیر خان جو اکبر کے زمانہ مین خوجہ تہا ناجہہ اور دوابہ جالندہر کا ناظم مامور ہوا اور شہر مین بہت خوبصورت عمارتین اور ایک عالیشان تالاب بنوایا جب اوس نے دیکہا کہ ہند واوس تالاب مین نہانے سے پرہیز کرتے ہین تو اوسنے تین سو اونٹ ہردوار کو گنگا جل لانے کو بہیجے تاکہ تالاب کو پاک کریے اور روایت یون ہے کہ اوس روز سے تالاب ہمیشہ بہرا رہتا ہے اور اوسکا پانے ہمیشہ صاف رہتا ہے ✦

تہے کہ جنہون نے ہری سنگہ نلوہ پر حملہ کیے اوسکو شکست دی تہی پریم سنگہ کی جاگیر اوسکے چار بیٹون کو اوسی شرط پر دے گئے کہ دس سوارون سے نوکرے مجیٹہیہ کے فوج مین دی ؛

۱۸۳۶ء مین سردار جیمل سنگہ نے معہ اپنے بہائی جواہر سنگہ کے مہاراجہ کے نوکرے اختیار کی سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ نے جیمل سنگہ کو اوسکے خسر فتح سنگہ چاہل کے جگہہ جو کچہہ عرصہ پہلے مرگیا تہا رامگڈہیہ بریگیڈ پر افسر کردیا ۱۸۴۳ء مین جب سکہون کو جمرود مین افغانون سے شکست ہوے اور سردار لہنا سنگہ پشاور کو فوج لیکر کمک کیواسطے گیا تہا اوسکے ساتہہ یہہ دونو بہائی گئے تہے جواہر سنگہ لہنا سنگہ کے ساتہہ کوہستان منڈی مین خدمت دیتا رہا اور سرداران کہنڈا ضبطی ملک پنجاب تک سرداران مجیٹہیہ کے موروثی جاگیردار تہے جسونت سنگہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا تہا سردار جواہر سنگہ اور ہیرا سنگہ ایک مان کے بیٹے ہین اور جیمل سنگہ اور جسونت سنگہ دوسری مان کے بیٹے ہین اوران سوتیلے بہائیون مین کبہی محبت نہین رہے جب ان بہائیون نے جاگیر کے باب مین تکرار اور جہگڑا کیا تو سردار لہنا سنگہ اونکے افسر نے جاگیر اس طرح تقسیم کردی تہے جیمل سنگہ کو کہنڈا کہنڈی سجان پور بدہی پور شاہپور ملی سمرارا اور نصف جاجووال اور بنڈیوال دیا جنکے جمع چار ہزار روپیہ سال کے تہے اور دو ہزار روپیہ سال نقد اور چہہ سوارون کے نوکری اوسکے ذمہ کردے جواہر سنگہ کو ظفروال بلیان اور نصف ہرسیان جمعی دو ہزار چہہ سو روپیہ سال معہ گذارہ نقد بارہ سو روپیہ اور اوسکے ذمہ چار سوارون کے نوکری رکہے لیکن جب لہنا سنگہ دوسرے مرتبہ بنارس کو گیا اوس سے کچہہ ہی پہلے بابت حق زمینداری ان بہائیون کے مابین تنازعہ ہوا تہا لہنا سنگہ نے ایک پنچایت مقرر کے جس نے یہہ فیصلہ کیا کہ سردار جیمل سنگہ دیہات موروثی یعنے کہنڈا اور شاہپور کا زمیندار رہے اور سردار جواہر سنگہ نوشہرہ اور جہٹو بہٹو کا زمیندار رہے مگر ان دونوکے زمیندارون نے جو قوم رندہاوا سے ہتی ان دیہات کے زمینداری کا دعوی کیا اور ۱۸۵۲ء مین محکمہ بندوبست سے وہ زمیندار اپنا دعوی جیت گئے جواہر سنگہ نے تب نصف کہنڈا اور شاہپور کا دعوی کیا مگر حاکم بندوبست نے اوسکا دعوے خارج کیا ؛

سردار جواہر سنگہ نے سرکار انگریزی کی نوکرے نہین کے ہے ۱۸۵۰ء مین وہ سردار لہنا سنگہ کے

پاس بنارس کو گیا تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد پنجاب کو واپس چلا آیا تہا سردار جیمل سنگہ سنہ ۱۸۴۷ء مین امرتسر مین زیر حکم سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے نائب عدالتی مقرر ہوا تہا جب سنہ ۱۸۴۸ء مین مفسدہ ہوا جیمل سنگہ مردانہ دربلا تامل سرکار کے طرف رہا اوسنے انجہ کے مفسدون کی نسبت چستی سے کام کیا کہ اونکے گہرون کے ضبط کرنیکا اوسکو حکم ہوا تہا اور اپنے خیر خواہی اور عقل اور سرگرمی کے سبب سے حکام کے طرف سے بہت تعریف حاصل کے ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسنے تحصیلداری بٹالہ کا عہدہ قبول کیا اور اپنے حتی المقدور اس باب مین سعی کے کہ نئی انتظام سے لوگون کو خوش رکہا اگرچہ ضابطہ سرکار انگریزی سے وہ ناواقف تہا لیکن اوسنے اپنے خدمات کو اس خوبی سے انجام دیا کہ اوسکو عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملا اور محکمہ ٹہگی مین مامور ہوا اوس محکمہ مین کرنیل سلیمن صاحب میجر سیگنیڈرو صاحب اور بریرٹن صاحب نے اوسکے حسن خدمت کو تسلیم کیا اسکو یہہ کام سپرد تہا کہ دیہات سے خبر لیتا تہا اور حال دریافت کرتا تہا اور ٹہگون کو گرفتار کرتا تھا اور اون پر جو مقدمات دائر ہوتے تہے اونکے پیروی کرتا تہا اور بعد ازان جیلخانہ اور کارخانہ ٹہگون کا اوسکے اہتمام مین رہا اوسنے عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی سے سنہ ۱۸۶۱ء مین استعفا دیا سنہ ۱۸۵۷ء مین اوسنے بہت اچھی خدمت کی اوسکے جلدو مین ایک ہزار روپیہ کا خلعت اوسکو عطا ہوا اوسکو ۵۶۰۴ روپیہ کے آمدنی جاگیر سے اور نقد سے تہے اور اوس مین سے دو ہزار روپیہ کے جاگیر نصف جمع پر اوسکی اولاد نرینہ کو علے الدوام واگذار رہنے کا حکم تہا سردار جیمل سنگہ کہنڈا سنہ ۱۸۷۱ء مین مرگیا اوسکا ایک ہی بیٹا سردار کرپال سنگہ سنہ ۱۸۷۲ء مین مرگیا اولاد نرینہ اوسکے کوئی نہین فقط ایک دختر ہے ؛
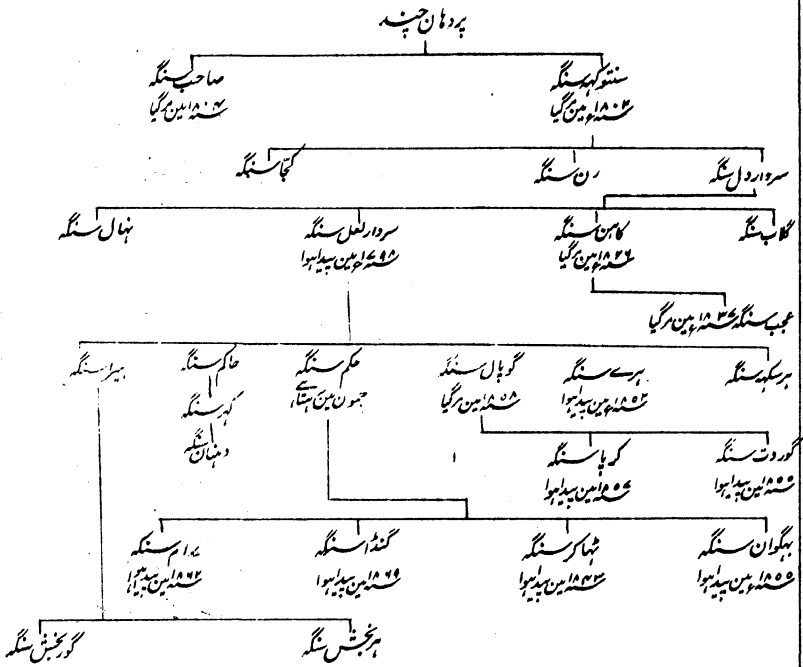
حال خاندان

تلونڈی کہنڈا اور چمیاری کے خاندان آپس مین قریب ہین کہ ان تینون کا مورث اعلی دہیر عرف رندہیر چند تہا اور یہہ شخص رندہاوا نی قوم سے چودہوین پشت مین تہا یہہ شخص پنجاب کو قریب سال ۱۴۸۸ء مین آیا تہا اور بٹالہ کے متصل جہان اوسکی اور قوم کے آدمی پہلے آباد ہوئے تہے اوس نے ایک گانو اپنے فرزند اکبر کے

نام سے بنام جہنڈا آباد کیا تہا* ترگار ندہیر چند کے پوتے نے اپنے باپ کے گانو کو چہوڑ کر تلونڈی کو جہان یہہ خاندان اب رہتا ہے آباد کیا سنہ ١٦٢٠ء کے قریب شاہجہان کے سلطنت کے زمانہ مین بہار چند ترگا کے پڑپوتے کو ٹیہ دبہا کے چودہرایت ملے یہہ منصب اس خاندان مین بہ دہان چند کے زمانہ تک رہا +

سنتوکہہ سنگہ اور صاحب سنگہ پر دہان چند کے دو بیٹے سکہ ہوگئے اور کنہیون کے مثل مین شامل ہوکر جسکا رئیس جی سنگہ تہا اونہون نے تلونڈی اور دورانگلہ پر قبضہ کر لیا ان دونون بہائیون کا کچہہ حال معلوم نہین ہے کہ کسی طرح کا فروغ اونکو نہین تہا سنتوکہہ سنگہ سنہ ١٨٠٢ء مین اور صاحب سنگہ دو برس بعد مرگیا سنتوکہہ سنگہ کی تین بیٹون مین سے فقط ایک دل سنگہ کو اوسکے باپ کی جاگیر مین حصہ ملا اوسکے قبضہ مین تلونڈی اور چند دیہات متصلہ رہے دورانگلہ اور علاقہ سیالکوٹ پر رنجیت سنگہ نے قبضہ کر لیا اور رنجیت سنگہ نے صاحب سنگہ کے علاقہ کو بہی اپنے تصرف مین کر لیا +

سردار دل سنگہ مہاراجہ کے اکثر مہمون مین لڑتا رہا اپنے حیات مین اوس نے اپنے جائیداد کا کسیقدر حصہ اپنے بیٹون مین تقسیم کر دیا تہا کاہن سنگہ کو رائی چک اور چہنی والہ ملا اور لعل سنگہ کو تلونڈی سے سردار دل سنگہ ستلج کے لڑائی مین سنہ ١٨٤٥ء مین مارا گیا تہا اوسکے جاگیرات ضبط ہوگئین تہین +

کاہن سنگہ اپنی باپ سی بہت پہلی مرگیا تہا وہ سیدو کی لڑائی مین جو سید احمد شاہ سی ہوئی تہی مارا گیا تہا اوسکا جو ایک ہی بیٹا تہا دس برس بعد اپریل سنہ ١٨٣٧ء مین جمرود کی لڑائی مین مارا گیا تہا +

سردار لعل سنگہ سنہ ١٧٩٨ء مین پیدا ہوا تہا اور بہت سے خدمتین اوس نے کی تہین ملتان اور کشمیر کے مہمون مین جو سنہ ١٨١٩ء مین ہوئے تہین وہ لڑتا رہا اور جمرود کی لڑائی مین بہی شامل تہا جہان اوسکا بہتیجا مارا گیا تہا +

سنہ ١٨٤٨ء مین لعل سنگہ کمانی لعل مالجہ کے عدالتی کے ساتہہ مامور ہوا تہا اور پچاس سوار اوسکی زیر حکم تہے +

* ایک روایت اسطرح پر ہے کہ رندہیر چند رامدیو بہٹے کے ساتہہ آیا تہا جس نے بٹالہ آباد کیا تہا اور رامدیو کے نئے شہر کا نام بٹالہ اسواسطے رکہا گیا تہا کہ جو شہر اوس نے پہلے آباد کیا تہا اوس کے موقع پر لکر جہنڈا رندہیر چند کے گانون کے جگہہ اوسکو اباد کیا تہا مگر یہہ روایت تاریخون کے تقابل سے تصدیق کو کسی طرح نہین پہونچ سکتی ہے +

۱۸۵۷ء مین سرکار کے حکم سے لعل سنگہ نے دو سو سوار ہندوستان کو خدمت کے واسطے بہیجے تہے اور
اونکے ساتہہ اپنے دو بیٹے ہیرا سنگہ اور گوپال سنگہ بہیجے تہے دونو مردانہ کل لڑائی مین لڑتے رہے
ہیرا سنگہ کو عہدہ رسالداری ملا اور جب ۱۸۵۹ء مین اوسنے علیحدگی اختیار کے تو اوسکو ۱۸ سو روپیہ انعام
ملا اور پچاس ایکڑ زمین ضلع کانگڑہ مین نورپور کے پاس ملی تہے - گوپال سنگہ ہوڈسن صاحب کے سوارون
مین دفعدار تہا اور ایک جنگ مین جو کانپور کے متصل ہوئے تہے ۱۸۵۸ء مین مارا گیا تہا +

سردار لعل سنگہ کو نصف تلونڈی کے ملکیت حاصل ہے اور شیخ بہلول کا بہی مالک ہی باقی نصف
تلونڈی کے زمینداری صاحب سنگہ کے اولاد کے ہے +

خاندان رندہاوا

مسمیٰ سردار گوردت سنگہ چمیاری

نار سنگہ ۱۸۰۵ء مین مرگیا

- رام سنگہ ۱۸۰۴ء مین مرگیا
  - ہردت سنگہ
  - گوردت سنگہ
- ہری سنگہ
  - علسی سنگہ
    - نرائین سنگہ ۱۸۴۷ء مین پیدا ہوا
- جی سنگہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا
- سدا کور سردار بدہ سنگہ کے ساتہہ شادی ہوئے
- کرم کور سردار امر سنگہ بہنگی کے ساتہہ شادی ہوئے

جی سنگہ کی اولاد:
- اسہای سنگہ
- گورمکہہ سنگہ

ہردت سنگہ کی اولاد:
- جواہر سنگہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا
- راجکور

گوردت سنگہ کی اولاد:
- نہال سنگہ ۱۸۳۱ء مین پیدا ہوا
- پرتاب سنگہ ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوا

نہال سنگہ کی اولاد:
- شام سنگہ ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا
- بہگوان سنگہ ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوا

جواہر سنگہ کی اولاد:
- نرائین سنگہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا
  - سوچیت سنگہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
- لہنا سنگہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا
- گوپال سنگہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

خاندان چمیاری کا بانی مبانی نار سنگہ نہین تہا جو اصل مورث اعلی تہا بلکہ ساون سنگہ جو ایک دور کا رشتہ دار تہا اِس شخص نے سنہ ۱۷۵۵ء کے قریب مذہب سکہان اختیار کیا اور بہنگی مثل مین شامل ہوگیا تہا سنگہ اپنے سردار کیواسطی یہہ شخص بہت لڑائیون مین لڑتا رہا مگر اپنے ذات کے نفع کو معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے فراموش نہین کیا تہا کیونکہ چند سال کے بعد کنارہ چپ دریائے راوی پر اوسکے قبضہ مین بڑا علاقہ تہا

حسن مین اجنالہ اور چہپارے جبکو چہپاری بہی کہتی ہین شامل تہے اور اس گانوسے اس خاندان کا نام چلاہی ساون سنگہ ایک لڑای مین لاولد مارا گیا تہا مگر اوسکے بیوی مائے ملکہان نے اپنا علاقہ نارسنگہ کو جو اوسکے شوہر متوفے کا رشتہ دار تہا دیدیا تہا نارسنگہ ساون سنگہ کا خیر خواہ متوسل تہا اور بہت شجاع اور الوالعزم آدمی تہا اس انتظام کو گورمتا یعنے سکہون کے قومے پنجایت نے منظور کیا اور نارسنگہ ساون سنگہ کے کل علاقہ کا مسلم وارث بنکر فتوحات پر آمادہ ہوا دریاکے امرتسر کے رخ کے علاقہ پر قانع نہو کر اوس نے ضلع سیالکوٹ پر یورش کے اور پسرور اور کتنے ہی دیہات پر جو اوس کے متصل ہین قبضہ کرلیا اوسکے بعد جو شل کنہیون کے فروغ پاتے جاتے تہے اوس مین جا شریک ہوا اور ضلع سیالکوٹ مین بمقام نونارا اپنے پورانے رفیقون سے خوب لڑائی اوسکے ہوئی اوسکی طرف مہان سنگہ نوجوان رئیس سوکرچکیہ کے مثل کا تہا اور اوسکے مقابلہ پر جہنڈا سنگہ اور سرداران بہنگے کے سب سے زیادہ بہادر سردار تہے باعث اس لڑای کا خفیف تہا نارسنگہ جہنڈا سنگہ کے کسی گانو مین گذرتا تہا اوس نے ایک غلہ کے کہیت مین اپنے گہوڑے چرنے کو چہوڑ دئے سردار بہنگی بہت غصہ مین بہر کر آیا اور اصرار کیا کہ گہوڑون کو ہٹالے نارسنگہ نے کہا کہ گہوڑون کو چرتے ہوئے مین دق نہین کرونگا اس توہین کو جہنڈا سنگہ برداشت نہ کرسکا اور سب اپنے آدمی جمع کرکے اور جتنی دوست اکہٹے کرسکا اکہٹے کرکے اوس نے نارسنگہ کی طرف کوچ کیا نارسنگہ بہی اوسکے مقابلہ کے واسطے تیار تہا لڑائی سے کچہہ فیصلہ نہین ہوا اور کچہہ عرصہ کے بعد نارسنگہ کی سوکرچکیہ دوست اس بات سی بہت ناراض ہوئے کہ نارسنگہ نے اپنی بیٹی کرم کور کے امرسنگہ سردار جہنڈا سنگہ کے بہتیجے سے شادی کردی مگر سوکرچکیون سے نارسنگہ نے فاش عداوت نہ کرے سنہ ۱۷۹۹ء مین مہان سنگہ کی بیٹے سکے ساتہہ لاہور کی فتح مین وہ شریک تہا ×

نارسنگہ سنہ ۱۸۰۰ء مین مرگیا اوسکا فرزند اکبر رام سنگہ اوس سے کچہہ مہینے پہلے جسونت رآد ہولکر مرہٹہ کے لشکر مین ہیضہ کرکے مرچکا تہا اوسکے مرنے پر رنجیت سنگہ نی اس خاندان کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کرلیا اور دیہات علاقہ سیالکوٹ اور تعلقجات سدہوان گہنیے والہ اور چہپاریے پر تصرف کرلیا دیہہ چہپاری اس خاندان

کے قبضہ مین رہا اور ملکیت اس قصبہ کے اب تک اِس خاندان کے ہے *

چمیاری بہت پُرانا قصبہ ہے اور اوسکے ابتدا کے باب مین کئی روائتین ہین کہ وہ اِس جگہہ بیان کیجاتے ہین *

ایک روائیت یہہ ہی کہ راجہ سالواہن سیالکوٹ والا جو قریب سنہ ۹ عیسوی مین سلطنت کرتا تہا جب اوس طرف سے گذرا جہان اب چمیاری ہے تو اوس نے ایک لڑکی ایک کنوئین پر پانی بہرتے دیکہی اوسکے حسن دلفریب کو دیکہکر اور حیران ہو کر اوسکا نام دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ اوسکا نام چمپا تہا اور رئیس راجپوت اوس ضلع کی دختر تہی سالواہن نے اوس سے شادی کی درخواست کی لیکن اوسکے باپ نے انکار کیا اسواسطیکہ راجہ کے نام سے لڑکیان بہی اور لڑکیون والے ماباپ بہی خوف کرتے تہے کیونکہ راجہ موصوف ایک جور روز کیا کرتا تہا اور باکرہ عورتین ملک مین کم ہوتی جاتی تہین مگر راجہ اس انکار سے اپنے مطلب سے باز نہ آیا اوس نے قسم کہائی کہ اگر چمپا کے ساتہہ شادی ہو جاوے تو آتہہ روز تک شادی نہ کرونگا اور اِس شرط معقول پر لڑکی کے باپ نے اقرار کیا مگر آتہہ دِن مین راجہ سالواہن حسین چمپا پر ایسا مفتون ہو گیا کہ اوس نے اور اپنے زوجگان کو طلاق دیدیا اور تمام عمر کے واسطے چمپا ہی کو رکہا اور اپنی عشق کے نام کیواسطے تاکہ ہمیشہ کے واسطے یادگار رہے راجہ نے اوس کنوئین کے گرد جہان اوس نے پہلے چمپا کو پانی بہرتی ہوئی دیکہا تہا اوس کے نام سے قصبہ چمپاری آباد کیا *

ایک اور روایت یہہ ہے کہ چمیاری یا چمپاری راجہ سالواہن کے چاہنے بےبے کی ذات کے نام سے آباد ہوا تہا جسکا نام لونا تہا جو راجہ چمپا بینکہہ والی چمبیال راجپوت کی بیٹی تہی وہ رسالو کی مان تہی جسکی نام سی سیالکوٹ کا نام مشہور تہا لونا کا حسن مشہور و معروف تہا لیکن نیکبخت ایسی نہ تہی چنانچہ قصہ سے معلوم ہوگا اوہران کو جو راجہ کے ایک اور رانی تہی ایک حسین لڑکا پیدا ہوا اوس لڑکے کا نام پورن رکہا گیا منجمون نے جو طفل نوزاد کا زائچہ بنانے کو قلعہ مین جمع ہوئے تہے بیان کیا کہ اگر بارہوین سالگرہ سے پہلے لڑکے کا باپ اوسکو دیکہہ لیگا تو نہایت سخت آفت اوس لڑکے پر پڑیگی اوس زمانے مین منجمون کے اقوال پر اعتقاد ہوتا تہا چنانچہ ایک اونچا بُرج بنایا گیا اور لڑکے کو

اوس بیج مین رکہا تا وقتیکہ ملازمون نے سمجہا کہ بارہ برس پورے ہوگئے اوس لڑکے کو باپ کے پاس لے گئے اور باپ اوسکو دیکہکر بہت خوش ہوا مگر ایک روز حساب مین فراموش ہوگیا تہا بارہ برس پوری گذر چکے تہے +

جب لونا نے اوس محبوب لڑکے کو دیکہا فوراً اوسپر عاشق ہوگئے یہہ قصور اوسکا چنداں نہ تہا کر ہون کا پہل تہا اور آخر کار جب اوس سے ضبط نہ ہوسکا تو اوس نے پورن کو بغل مین پکڑلیا اور اپنا عشق جتایا مگر یہہ لڑکا برج مین عالم تنہائی مین عشق کا فن نہ سیکہا تہا اور لونا کی آہ وزاری سنکر ہنس پڑا اور وہان سے بہاگ گیا اس عورت کا یہہ حال ہوا کہ اسطرح جب پورن نے اوس پر توجہ نہ کی اوسکو بہت غضب ہوا اور بجاے عشق کے نہائیت عداوت اوسکو ہوگئی اوس نے بال نوچے اور کپڑے پہاڑ ڈالے اور جب راجہ اندر آیا تو رو کر کہا کہ پورن نے اوس پر ہاتہہ ڈالنا چاہا تہا راجہ نے تحقیقات نہ کی بلکہ فوراً حکم دیا کہ لڑکے کو جنگل مین لیجا کر مار ڈالین اس طفل خوردسال کو جب جلاد لیچلے تو اوس نے بہت منت کی کہ جان بچا دین مگر عرصہ تک اوسکے باپ کے جلادون نے منظور نہ کیا آخر کار جلادون نے وعدہ کیا کہ نہین مارینگے مگر اونہون نے اوسکے دونون ہاتہہ کاٹ ڈالے اور اوسکو ایک کنوئین* مین پہینک دیا کہ وہان مرجاویگا مگر خدا کی قدرت سے پورن کی زندگی باقی رہے اور دو سال کے بعد جوگی گورکہناتہہ اوس موقع پر اپنے بارہ ہزار چیلون کے ساتہہ آیا ایک نے ان چیلون مین سے جو کنوئین مین سے پانی کہینچا تو دیکہا کہ لڑکا کنوئین مین ہے اور اوسکو نکالکر اپنے گورو کے پاس لیگیا جوگے نے کرامات سے اوسکی دونون ہاتہہ پہر پیدا کر دیئے گورکہناتہہ تب پورن کو قلعہ مین لیگیا اور اوسکی مان اچہران کے پاس لیگیا اچہران اپنے پسر کے غم مین اندہے ہوگئی تہی اوس کی بینائی پہر آگئے راجہ سالواہن ان عجایب واقعات سے حیران اور پریشان ہوگیا اور چاہا کہ اپنا راج اپنے فرزند کو دیدے مگر پورن نے قبول نہ کیا اور دنیا کو ترک کرکے گورکہناتہہ کا چیلہ ہوگیا اور تا دم مرگ اوسکی ساتہہ تہا* +

* یہہ کنوان اب تک سیالکوٹ کے پاس موجود ہے +

* یہہ دونون روائتین الف لیلا کے کہانیون کے سی ہین مگر پنجاب مین کئے سو برس سے مشہور ہین اور غالب ہے کہ بعض کہانیان الف لیلا کے ہندوستان سے نکلے تہین +

غرضکہ چمیاری کی آبادی کے باب مین ایسی روائتین ہین اور چمیاری بلاشبہ بہت پُرانا قصبہ ہے یہہ قصبہ تقریبًا تمام وکمال بڑے طوفان مین غارت ہوگیا تہا جو ایک ہزار برس کے قریب ہوئے پنجاب مین آیا تہا کہ اوس وقت پانچون دریا پنجاب کے آپس مین مل گئے تہے مگر زمانہ شاہان اسلام مین یہہ قصبہ پہر آباد ہوگیا تہا سنہ ۱۷۲۲ء مین سکہون نے اس قصبہ کو جلا دیا تہا اور جب نار سنگہ کے قبضہ مین آیا تو ویران تہا مگر اوس سردار نے اوسکو پہر آباد کیا اور قصبہ کو بہت بڑہا دیا +

نار سنگہ کے بیوہ اور اوسکی بیٹے ہری سنگہ کے وفات کی بعد اس خاندان کا جو تہوڑا سا علاقہ تہا اور بہی کم کیا گیا اور جی سنگہ کے مرنے کے بعد مہاراجہ شیر سنگہ نے ۱۸۱۷ء مین کُل علاقہ ضبط کرلیا +

سردار گوردت سنگہ کے پاس جو مہاراجہ دلیپ سنگہ کے خاص فوج کا کمیدان تہا انبالہ کے متصل دتاریوال مین بارہ سو روپیہ جاگیر ہے اوسکے وفات پر اس مین سے نصف جاگیر ضبط ہوجاویگے اوسکے دو بیٹی پرتاب سنگہ اور نہال سنگہ ۱۸۴۸ء مین مفسدہ مین شریک ہوگئے تہے اور اونکے جاگیرین ضبط ہوگئین تہین کہیم کور سردار جی سنگہ کی بیوہ کو پانچ سو روپیہ سال پنشن ملتی ہے +

خاندان رندہاوا

نمبر۴ ہری سنگہ دودیہ

جیمل

مہرچند — سوجانا

نتہو — سردار گوربخش سنگہ ۱۷۹۵ء مین مرگیا — شیان — سیہا

سردار سدہ سنگہ ۱۸۱۳ء مین مرگیا
سردار جیت سنگہ
کالیانوالہ کی دختر سے
شادی ہوئی ہے۔
بے بے روپان
فتح سنگہ چیٹر گڈیہ سے
شادی ہوئے

دیال سنگہ

جوالا سنگہ
۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا

دہیان سنگہ
۱۸۳۷ء مین گیا

سردار گجا سنگہ
۱۸۲۲ء مین مرگیا

ہری سنگہ
۱۸۱۹ء مین پیدا ہوا — ندہان سنگہ — گوردت سنگہ — بے بی پیند کور
رام سنگہ پڈہانیہ سے
شادی ہوئی

جوالا سنگہ ۱۸۴۳ء
مین پیدا ہوا۔
سلطان کہلوے دختر
سے شادی ہوئی

سنت سنگہ
سردار مہتاب سنگہ
سدہو کی دختر سے
شادی ہوئے

بے بے گلاب کور — بے بے لشن کور

بشن سنگہ
۱۸۶۵ء مین پیدا
ہوا۔

ایسر سنگہ
۱۸۶۶ء مین پیدا
ہوا۔

حال خاندان

موضع دودہ ضلع گورداسپور کے شکر گڈہ کے پرگنہ مین ہے اور مثل موضع جہنڈا اس گانو کو بہی دبیر رندہاوا نے آباد کیا تہا پہلے جہنڈا آباد ہوا تہا اور وہان سے آگر دودہ مین لوگ بسے تہے خاندان دودہ کے آدمی مثل عام کشتکاروں کی کئے پشت تک اپنی زمین مین خود ہل چلاتے تہے اور کشتکاری کرتے تہے تاوقتیکہ گوربخش سنگہ نے اوایل فروغ قوم سکہان مین مذہب سکہہ اختیار کیا اور سلحہ بندی شروع کی گوربخش سنگہ معہ اپنی بہائیکے

بہنگیون کی مثل مین شامل ہوا اور تہوڑے عرصہ مین کسیقدر فروغ پاگیا اپنے ہمسایونکے ساتہہ ہمیشہ
لڑتا رہتا تہا اور ایک جنگ مین اامی کے ساتہہ جو قوم پڈاسی تہا گور بخش سنگہ کا بڑا بہائی نتہو مارا گیا
تہا گور بخش سنگہ نے متصل دودہ بہت سا ملک حاصل کیا معہ سادتما نوال اجبرور جسرا اور بہوپال والا اور علاقہ
جمون مین سے بہی کچھہ ملک لیا اور شہر جمون کے بہت قریب یعنی چند میل کے فاصلہ پر ہے ایک قلعہ اوسنے تعمیر
کیا یہہ شخص قریب سنہ ۱۷۹۵ء مین مرگیا اور اوس کے بعد اوسکا بیٹا سدہ سنگہ اوسکا وارث ہوا یہہ شخص بہی
کسیقدر نامور رہا اور اوس نے اپنے خاندان کے مقبوضات مین ایزادی کی*

دو نو سدہ سنگہ اور اوسکا باپ راجہ جمون کے سخت دشمن تہے اور اس عداوت کے سبب سے سدہ سنگہ ایک مرتبہ جان سے
کہو بیٹہا تہا یعنے لالہ چک کو سوار ہو کر جاتا تہا جو جمون سے قریب پانچ میل کے ہے رنجیت دیو نے ایک گہات
لگا رکہی تہی راجہ کی فوج نے اوسپر بندوق رانی کی اوسکے گہوڑے کو گردن مین زخم لگا ایک گولی سدہ سنگہ کے
زین مین لگ کر رہگئی ایک اوسکے تلوار کے قبضہ مین لگی اور سدہ سنگہ بہت مشکل سے جان بچا سکا سدہ سنگہ سنہ ۱۸۱۲ء
مین مرگیا اور اوسکے خاندان نے جانکر کہ رنجیت سنگہ کا مقابلہ کرنیکی تاب نہین ہے گجا سنگہ بدہ سنگہ کی رشتہ دار کو جسکے
اولاد نرینہ نہین تہے لاہور کو دولاکہہ روپیہ ایک ہاتہی اور بیش قیمت گہوڑے دیکر بہیجا اور اطاعت کرنیکا پیغام بہیجا
مگر رنجیت سنگہ نے بدہ سنگہ کے موت کی خبر سنکر پہلے ہی گنڈا سنگہ صافی کو معہ سپاہ قلعہ جسپر تصرف کرنیکو بہیجا تہا
تہا کہ یہہ قلعہ دو وہی قریب پانچ میل کے فاصلہ پر تہا اس خاندان نے سارا حال بیان کیا اور درخواست کی
کہ جبتک مہاراجہ کا حکم پہونچے تامل کیا جاوے مگر گنڈا سنگہ نے نہ مانا اور قلعہ پر حملہ کا فوراً حکم دیا مگر نقصان اوٹہایا
اور ہزیمت پائی جب رنجیت سنگہ کو اس ہزیمت کی خبر پہونچی تو وہ ہنسے اور کہا کہ صافی کا صافہ اوتر گیا اس لطیفہ
کی شرح درکار ہے گنڈا سنگہ پلٹن کے کمیدان ہونیسے پہلے صافی تہا یعنے رومال لیکر جسے پنجاب مین صافہ
کہتے ہین مکہیان ہلایا کرتا تہا اور پنجاب مین صافہ پگڑی کو بہی کہتے ہین کہ پگڑی کا اوترجانا ممالک مشرقیہ
مین بڑی بیحرمتی ہے رنجیت سنگہ ٹہٹہہ کے باتین کم کیا کرتے تہے اور اس لطیفہ کو کہکر وہ ایسے خوش ہوئے
کہ گجا سنگہ سے وہ بہ لطف پیش آئے اور پچیس ۲۵ گانو بعوض نوکری ۸ سوارون کی اوسکو واگذار کئے یہہ

شخص مہم ہائی کشمیر اور ملتان مین مہاراجہ کے ساتہہ گیا تہا اور ۱۸۱۳ء مین اٹک کی لڑائی مین دیوان محکمچند کے ماتحت لڑا اور منگیرہ کے محاصرہ مین بہی موجود تہا گنجا سنگہ ۱۸۲۲ء مین اس مہم کے ایکسال کے بعد مرگیا اوسوقت اوسکی کل جاگیر مہاراجہ نے ضبط کرلے +

ہری سنگہ گنجا سنگہ کا فرزند اکبر اس حال مین بالکل مفلس ہوگیا اور اوس نے سرداران سندہانوالیہ کے نوکری اختیار کی یعنے لہنا سنگہ اور شمشیر سنگہ کی کہ اونہون نے آخرکار اوسکو پچاس سوارون کا افسر کیا جمرود مین ہری سنگہ شجاعت سی لڑا جہان ہری سنگہ نلوہ مارا گیا تہا اور اس موقع پر اوسکے اچہے طریق کے سبب سے رنجیت سنگہ نے اوسکو انعام دیا +

ستلج کی لڑائی مین ہری سنگہ سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ کے زیر علم لڑا اور لاہور کے تصرف کے بعد ہری سنگہ سردار موصوف اور لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ہمراہ بنون کو گیا اوسکی تنخواہ چہہ سو روپیہ سال تہی جب ملتان مین فساد ہوا تو ہری سنگہ اپنی سردار کے ساتہہ وہان گیا اور راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ شامل ہوگیا وہ تو کہتا ہی کہ اوسنے معہ کمیدان کرم بخش بٹالیہ کے فوج مفسدان مین سے نکلنا چاہاتہا اور بلکہ بہاگنا شروع کردیا تہا مگر دشمن نے اونکو دیکہہ لیا کرم بخش جو آگے آگے سوار جاتا تہا گولی لگ کر مارا گیا اور ہری سنگہ اسیر ہوا یہہ بیان صحیح ہو یا نہین یہہ بات تحقیق ہے کہ ہری سنگہ مفسدون کی طرف سے رامنگر اور گجرات مین لڑتا رہا اور اس سبب سی اوسکا نو فتو وال جمعی چہہ سو روپیہ اور کسیقدر حصہ موضع دودہ کا ضبط ہوگیا اوسکی پنشن پانچسو روپیہ کی بہی ضبط ہوئی مگر ۱۸۵۲ء مین اوسکو سو روپیہ کی پنشن ملی کہ ابتک وہ کہاتا ہے +

آنند کور سردار سدہ سنگہ کی بیوہ کا حصہ جو موضع دودہ مین تہا جب تک وہ زندہ رہے واگذار رہا اور اوسکی مرنے کے بعد ضبط ہوا +

جوالا سنگہ ہری سنگہ کا بیٹا سورج مکہی پلٹن مین انبالہ مین ملازم ہوا تہا اب وہ پولس مین نوکر ہے +

سنت سنگہ ایک اور بیٹا ہری سنگہ کا ۱۸۵۸ء مین ہاڈسن صاحب کے سوارون مین بہرتی ہوا تہا اور ہندوستان مین اوس نے اچہی خدمت کی ۱۸۶۰ء مین اوس نے بیماری کے سبب سی نوکری چہوڑ دے +

خاندان رندہاوا

نمبر ۵ نند سنگہ کتہونگلیہ

- صاحب سنگہ — سنہ [illegible]ء مین مرگیا
  - چیت سنگہ
    - گلاب سنگہ
      - نند سنگہ — ایک دختر جسکے شادی مل سنگہ پراریہ کے ساتہہ ہوئے ہے
    - لکہا سنگہ
      - بدہا سنگہ
      - کاہن سنگہ
  - بدہ سنگہ
    - پرتاب سنگہ — سنہ [illegible]ء مین مرگیا۔
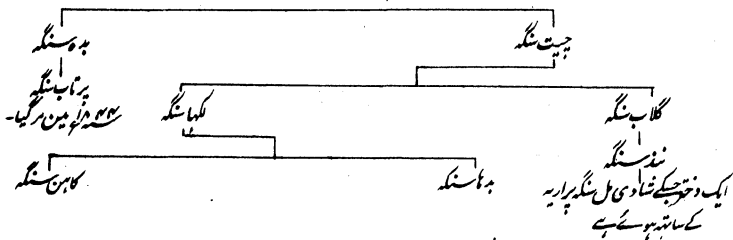
حال خاندان

چودہری ڈالا نے جو رندہاوا سے دسوین پشت مین تہا موضع چوینڈہ ضلع امرتسر مین آباد کیا تہا اوس کے چار بیٹون لگو۔ جہنو۔ رام اور لکہن نے دیہات کتہونگل۔ ساہنسی وال۔ وریام نگل اور روپووالے آباد کئے تہے صاحب سنگہ جس نے پاہل اور سنہ ۱۷۸۰ء کے قریب سکہہ ہوگیا تہا لگو کا پڑپوتا تہا وہ سردار جی سنگہ کنہیہ کے ساتہہ شامل ہوا تہا اور اوس نے کتہونگل دہرم کوٹ اور کلووال کے نواح مین تیس گانو پر قبضہ کرلیا تہا صاحب سنگہ بہادر آدمی تہا اور چودہ زخمون کے داغ اوسکے بدن پر تہے صاحب سنگہ سکہون کے طرف اونکے سب لڑائیون مین لڑتا رہا اور آخرکار رانگڑہیون کی قوم کے ساتہہ لڑائی مین اٹل گڈہ کے قلعہ کے سامنی مارا گیا تہا اوسکے دو بیٹے چیت سنگہ اور بدہ سنگہ اوسکے بعد اوسکے علاقہ پر وارث ہوئے مگر ان مین سے جو بڑا تہا تہوڑے عرصہ کے بعد لوہا منڈووالے مین رانگڑہیون کے ساتہہ لڑائی مین جنہون نے اوس کے باپ کو مارا تہا مارا گیا +

بدہ سنگہ اخیر سرداران کہنہ مین سے تہا جنہون نے رنجیت سنگہ کی اطاعت اختیار کی رنجیت سنگہ نے اوسکو

اور جیت سنگہ کے بیٹون کو اونکے علاقون پر قابض رکہا بدہ سنگہ فوج مین ہزارہ یوسف زئی اور کشمیر
مین سنہ ۱۸۳۲ء تک خدمت دیتا رہا اوس سال مین بیماری کے سبب سے اوس نے فوج کی نوکری چہوڑ دی
اور مہاراجہ نے اسکے کُل گانو سواے لدہا منڈا جمعی تین ہزار روپیہ اور ایک حصہ کتہونگل کے ضبط کرلئے تین
سال کے بعد بدہ سنگہ مرگیا اور اوسکا ایک ہی بیٹا جو پرتاب سنگہ تہا گہوڑ چڑہ کلان مین بھرتی کیا گیا اور
پہوندیہ پلٹن مین اجیٹن مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۴۰ء مین اوس پلٹن کا کمیدان ہوا سنہ ۱۸۴۲ء مین پرتاب سنگہ کرنل
ہوا اور موضع خبابی جمعی ایک ہزار روپیہ کا اوسکو جاگیر مین ملا یہہ شخص سنہ ۱۸۴۲ء مین لاولد مرگیا *
اس خاندان مین سے کوئی اور شخص کسی رشد کا آدمی نہین ہوا نند سنگہ جو اب رئیس خاندان ہے سنہ ۱۸۴۸ء
مین نوکری چہوڑ دی اور جاگیر کہو دی وہ کتہونگل مین رہتا ہے جہان نصف گانو کی زمینداری اور ایک
چاہ اوسکے قبضہ مین ہے *

خاندان رندہاوا

سردار صاحب سنگہ عیسیٰ پوریہ

سردار دسوندا سنگہ
|
سردار بہگت سنگہ
|
سردار رام سنگہ
۱۸۳۶ء عیسوی مین مرگیا
|
سردار صاحب سنگہ
مرگیا
|
اکواک سنگہ ۱۸۳۴ء
مین پیدا ہوا۔

حال خاندان

خاندان رندہاوا مین سے پہلا خاندان جو کسیقدر فروغ کا لایق تذکرہ کے ہے خاندان عیسیٰ پوریہ ہی اُسکا بانی دسوندا سنگہ ۱۷۶۳ء مین سکہہ ہوا تہا اور آدینہ بیگ کا نوکر ہوا تہا اوسکے ساتہہ وہ ۱۷۸۵ تک رہا۔ اوسکے بعد وہ بہنگی کی مثل مین شامل ہوا اور چودہری رامان کے رسوخ کے سببسے جو رندہاوا راجپوت تہا اور دور کا رشتہ دار تہا اوسکو ایک جاگیر جمعی قریب بیس۲۰ ہزار روپیہ سال کی ملی جس مین دیہہ عیسیٰ پور شامل تہا کہ یہہ گانوتب سے برابر اِس خاندان مین رہا ہے اور دسوندا سنگہ کے خاندان کا نام اسی گانوسے شروع ہوا ہے اوسکے بیٹے بہگت سنگہ نے پُرانا علاقہ بہی قایم رکہا اور نئی جاگیر بہی حاصل کی اور ۱۸۰۴ء کے قریب سردار رام سنگہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ شامل ہوگیا مہاراجہ نے دیہات عیسیٰ پور۔ بوتالا سرن اور دیہات دیگر ضلع امرتسر مین اوسکی نام بحال رکہے کئے موقعون پر اوس نے اچہی خدمات کین اور ۱۸۱۴ء مین پانچ لاکہہ روپیہ کی جاگیر اوسکو ملی اِس شرط پر کہ سات سوار اور دو ہزار پیادون کے نوکری دی یہہ جاگیر خاص مہم کشمیر کے بابت

دے گئے تھے اور منگیرہ کے فتح کے بعد ضبط ہو گئے تھے +

سنہ ۱۸۲۲ء مین رام سنگہ شہزادہ کہڑک سنگہ کے سرکار مین نوکر ہوا تھا اور اوس سرکار مین سنہ ۱۸۴۴ء تک رہا ہوسکی بعد وہ راجہ سوچیت سنگہ کے فوج مین بہرتے ہوا اوس نے کلو۔ کانگڑہ اور مہاراجہ کے بہت سی مہمون مین خدمت کیے اور سنہ ۱۸۳۶ء مین وفات پائی اپنے باپ کے وفات کے وقت اوسکا بیٹا صاحب سنگہ کچھ عرصہ سے سرکار کا ملازم تھا اور اس زمانہ مین راجہ سوچیت سنگہ کی خدمت مین مامور تھا اور دو ہزار روپیہ سالانہ مواجب پاتا تھا اس مواجب مین یہہ اضافہ ہوا کہ معہ علیسی پورہ اور چند دیگر دیہات کے اصلی جاگیر کے سات ہزار نوسو ۳۲ روپیہ کے گئے +

صاحب سنگہ سنہ ۱۸۱۸ء مین ملتان کے دوسری مہم مین اور کشمیر مین سال آئندہ مین موجود تھا اوس نے ماتحت شہزادہ کہڑک سنگہ اور راجہ سوچیت سنگہ کے منگیرہ اور بنون اور یوسف زئی اور سیدون اور ڈیرہ جات مین خدمت کی ستلج کے لڑائی کے بعد اوسکا علاقہ ۱۳۲۵ روپیہ کا گہٹکر رہ گیا اور دس سوارون کی نوکری اوسکو دینے کا حکم ہوا اور اپنے باپ کے بیوگان کو پنشن دینے پڑتے ہے +

سنہ ۱۸۴۷ء مین سو سوارون کی افسری پر مامور ہو کر صاحب سنگہ مانجہ سے معاملہ وصول کرنیکی واسطے دیوان تہنید ڈا ہیولہ کے بہائی لالہ منگل سین کو مدد دینے کے لئے بہیجا گیا اور اوسکے بعد وہ زیر حکم کپتان ایبٹ صاحب ہزارہ کو بہیجا گیا تہا سنہ ۱۸۴۹ء مین وہ سرکار کا خیرخواہ رہا اور بہت سی انگریزی حکام نے اوسکے بہت تعریف کیے سنہ ۱۸۵۱ء مین منجملہ اوسکے جاگیرات کے علیسی پورہ تیولا۔ سگل۔ اور سرن جمعی ۲۵۹۷ روپیہ کے سوائی بعض معافیات کے جو اوسکے خاندان کے اور اشخاص کے نام ہی اوسکے حین حیات کے واسطے واگذار ہوئین دیہات علیسی پورہ سگل۔ اور سرن جمعی ۱۳۸۶ روپیہ کے اوسکے اولاد نرینہ کے نام بسبیل علی الدوام واگذار ہین +

اوسکا ایک ہی بیٹا اکواک سنگہ فوج سرکار انگریزی مین پولیس کا جمعدار تہا سنہ ۱۸۵۷ء مین وہ عہدہ سالداری پر مامور ہوا اور بنون کو بہیجا گیا فساد کے ایام مین اوسکا طریق اچھا رہا اور شجاعت کے سبب سی علیحدہ تنخواہ بہادری کی ملی اب وہ کوہاٹ مین رسالدار ہے اور ۲۸۰ روپیہ کا مشاہرہ دار ہے +

سردار صاحب سنگہ علیسی پورہ کا گہر ضلع امرت سر مین ہے +

جنرل ہر سُکھرائے

لچھی رام
|
سنت رام
|
جیتا مل
|
گنڈا مل

سدا سنگہ	ہوشناک رای	گوردت سنگہ	رام رکہا مل	رام سنگہ

گوردت سنگہ کے بیٹے:

جنرل ہرسکہرای	رام داس
مرگیا	
جیونداس	
سنہ ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا	
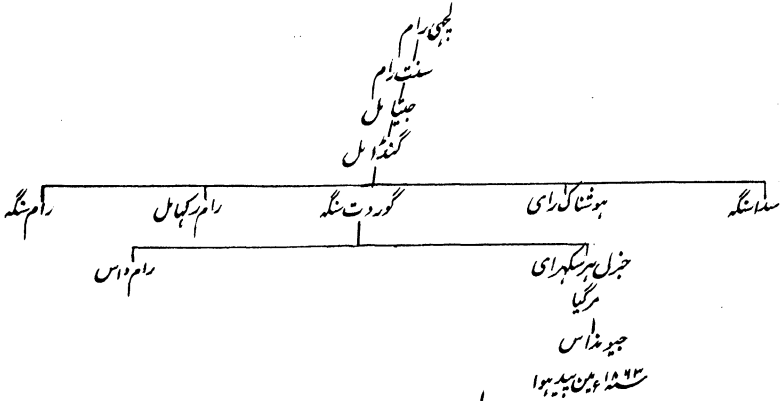
حال خاندان

سنہ ۱۸۴۴ء کی قریب لچھے رام ایک شریف آدمی قوم کپور کہتری لاہور سے حافظ آباد کو چلا گیا وہان اوس نے شادی کی اور وہین بس گیا اور اوسکی اولاد تب سے وہین رہتے ہے اس خاندان مین سے پہلے سرکار سکہان کی نوکری گوردت سنگہ نے کے یہہ شخص شاہزادہ کہڑک سنگہ کی سرکار مین دو ہزار روپیہ سالانہ بموا جب پر فوج سواری مین ملازم ہوا تہا گوردت سنگہ کی شادی لالہ نانک چند دیوان ساون مل کے بڑی بہائی کی ایک دختر سے ہوئی تہی دیوان ساون مل ناظم ملتان تہا گوردت سنگہ کے دو بیٹے ہوئے ایک جنمین سے ہرسکہرای ہے گوردت سنگہ کے بھائی کسے رشد کے آدمی نہین ہوئے ؀

رام سنگہ کی شادی لالہ گورمکہہ رای دیوان ساون مل کے ایک اور بھائی کی دختر سے ہوئی تہی اور رام سنگہ دیوان ساونمل کی نوکری مین پہلے کارداری کرتا رہا اور بعد ازان ڈیرہ غازیخان مین کمیدان رہا اسکا مواجب ۱۸۰ سو روپیہ سال تھا ؀

رام رکہا مل بہی جو حیات ہی دیوان ساونمل کے نیچے ایک کاردار تہا۔

هرسکهرای ۱۸۳۲ع مین ملتان کو گیا اور دیوان ساون مل نے اوسکو عدالتی مقرر کیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو فوج مین نوکری ملی مگر وہ وہان فقط دو برس رہا کہ اوسکو جب رخصت نہ مل سکی تو اوس نے دق ہوکر نوکری چہوڑ دی اور لاہور مین آیا اور لاہور مین راجہ دہیان سنگہ کے مہربانی سے اوسکو ایک فایدہ کے نوکری دربار مین ملی کہ اوس نوکری پر ۱۸۳۹ع تک قایم رہا اوسکے بعد وہ نمک کے پرمٹ مین ملازم ہوکر ملتان کو بہیجا گیا مگر یہہ نوکری اوس نے فقط چار مہینے کی مہاراجہ شیر سنگہ نے اوسکو ۱۰ سو روپیہ سالانہ مواجب پر شیخوپورہ کا کاردار مقرر کیا مگر راجہ دہیان سنگہ اپنے مربی کا معتوب ہوگیا اور ۱۸۴۱ع مین راجہ دہیان سنگہ کے نامہربانی کے سبب سے موقوف ہوگیا بعد ازان وہ حویلی کا کاردار مقرر ہوا حویلی پاک پٹن کے متصل ہے مگر اوسکا انتظام وہان لوگون کو ناپسند تہا اوس نے سردار جواہر سنگہ کو جو وزیر تہا اپنا دشمن بنالیا اس سبب سے کہ شہزادہ پشورا سنگہ سے کچہہ سازکرتا رہا پشورا سنگہ جولائی ۱۸۴۳ع مین اپنے بہائی کی وفات کے بعد لدہیانہ کو بہاگ گیا تہا اور ہرسکہرای فقط اپنے عہدہ سے ہی نہین برخاست ہوا بلکہ اوسکی جاگیر اور مال ضبط کئے گئے *

جب راجہ لعل سنگہ کو اختیار ہوا تو ہرسکہرائے پہر مورد الطاف ہوا اوسکو عہدہ جنرل ملا اور اوس برگیڈ کے افسری اوسکو ملی جو برگیڈ راجہ لعل سنگہ نے اس امید سے بنانی شروع کی تہے کہ اگر کوئی نیا انقلاب ہوگا تو یہہ برگیڈ جو اوس کے اپنے بنائے ہوئے تہے اوسکا ساتہہ دینگے اور باوجودیکہ اوسکے دشمن دربار مین اوسکی مخالفت کرتے رہے اور اونکا یہہ قول تہا کہ اگر کسی علاقہ کو برباد کرنا ہو تو جنرل ہرسکہرائے کو وہان بہیجدینا کافی ہے مگر وہ پٹی کا کاردار مقرر ہوا جو ضلع لاہور کے جنوب و مغربی گوشہ مین ہے مگر جنرل ہرسکہرای اگرچہ اوسکو نیک و بد کا بہت خیال نہ تہا مگر آدمی ہمت کا تہا اور اچہا عہدہ دار تہا اوسکا بہائی رامداس اکثر کاروبار ملکی پٹی مین کرتا تہا ہرسکہرائے لاہور مین رہتا تہا آخر کار آخر سال مین راجہ لعل سنگہ معزول ہوا اور ہرسکہرائی اوسکے ساتہہ معزول ہوا نئے برگیڈ جسکے فقط ایک رجمنٹ مسمی رام رجمنٹ تیار ہوئے تہے ٹوٹ گئے اور اوسی زمانہ مین جنرل ہرسکہرائی کی کارواری پٹی کی جاتی رہی *

ملتان کے مفسدہ ۱۸۴۸ع کے تہوڑے عرصہ کے بعد ہرسکہرائی کرنل ہنری لارنس صاحب کی خواہش سے پنجہہ

مین کار وار مامور ہوکر بہیجا گیا اور اوسکا مواجب ۱۰۳۴ روپیہ سال مقرر ہوا وہ ایسا زمانہ تہا کہ چستی اور ہمت
اور خیر خواہی کے قدر بہت تہی اور صاحب رزیڈنٹ کے ذہن مین یہہ بات تہی کہ ہر سکھرای پر ان سب باتون کا بہروسا
تہا حقیقت مین نتیجہ جو ہوا تو انتخاب جایز نکلا باوجودیکہ نمکحرامے کرنیکے بہت ترغیب تہی کیونکہ ناظم ملتان جو
مفسد تہا اوسکا رشتہ دار تہا اور اوسکا اپنا بہائی مفسدون کے ساتہہ تہا ہر سکھرائے نے سرکار کا کام خیرخواہی
سے کیا اور اوس مشکل زمانہ مین سرگرمی سے اچہی خدمت کی ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے جاگیر ۱۷۹ روپیہ کی
اوسکی حین حیات واگذار ہوئی اور اوسکو عہدہ تحصیلداری ملا اور ۲۰۴۰ روپیہ خاص گذارہ اوسکا مقرر ہوا
۱۸۵۷ء مین وہ امرتسر مین تہا اور وہان اوس نے بہت چستی سے خدمت کی اوس نے ۲۶ پلٹن کے مفسدونکا
تعاقب کیا اور تمام علاقہ کو اونکے پیچہے اوٹہا دیا اسکے جلدو مین اوسکو سرکار سے ایک ہزار روپیہ ملا اور اوسکی
تنخواہ مین اضافہ ہوا ۱۸۵۹ء مین ہر سکھرائی کی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری پر ہوی اور ضلع شاہپور
مین متعین ہوا اوس کے بعد دیرہ میانوالی۔ گورداسپور۔ اور گوجرانوالہ مین رہا ۱۸۶۱ء مین وہ گوجرانوالہ
مین تہا جبرل ہر سکھرائے نابینا ہوگیا تہا اور بعد اوسکے مرگیا اوسکا اب فقط ایک بیٹا زندہ ہے +

سردار فتح سنگہ تہپوریہ

سردار ملکا سنگہ
سنہ ۱۸۰۴ء مین مرگیا
|
سردار جیون سنگہ
سنہ ۱۸۱۳ء مین مرگیا

سردار انند سنگہ
سنہ ۱۸۳۱ء مین مرگیا
|
سردار فتح سنگہ
سنہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا

سردار گورمکہہ سنگہ
سنہ ۱۸۴۰ء مین مرگیا
|
بے بے مہتاب کور
لعل سنگہ دہلون سے شادی ہوئے

سردار رام سنگہ
سنہ ۱۸۱۶ء مین مرگیا

(سردار فتح سنگہ کی اولاد)

شمشیر سنگہ
سنہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا۔
|
بے بی نہال کور
بہگوان سنگہ چاہل سے شادے ہوئے۔

بے بی عطر کور
سردار لہنا سنگہ بہوونڈیہ سے شادي ہوئے۔

حال خاندان

سردار ملکا سنگہ اون زبردست سکہہ سردارون مین سے ایک تہا جو پچہلے صدی کے نصف آخیر مین زندہ تہے اوسکا وطن کالے کے متصل قصور تہا مگر اوسکو چہوڑکر اوس نے دیہہ تہپور آباد کیا اور ترور۔ جنڈ ہیڑ۔ ڈہالن اور دیگر دہات پر قبضہ کرلیا جو بعض ضلع لاہور مین تہپور کے متصل ہین اور بعض گوجرانوالہ اور گجرات کے ضلع مین ہین اس علاقہ پر قناعت نہ کرکے وہ شمال کی طرف گیا اور راولپنڈی پر جو اوس زمانہ مین ایک چہوٹی سی جگہہ تہی اور راول فقیر اوس مین آباد تہے اوس نے تصرف کرلیا ملکا سنگہ نے دیکہا کہ راولپنڈی نہایت اچہے موقع پر ہے اور اوسکو اپنا دارالحکومت بنایا وہان اوس نے نئے مکان بنائے اور شہر کو لڑائیے کے قابل مضبوط کرلیا اس زمانہ مین راولپنڈی ایسی جگہہ تہی کہ وہان رہنا ناپسند تہا یہہ جگہہ ہندوستان کے راہ پر تہے افغانون کی زد مین ہتی اور گردو نواح مین جنگ آور قوم آباد تہین مگر ملکا سنگہ اپنی جگہہ بنا رہا اوسنی راولپنڈی کے

گرد تین لاکہہ روپیہ کا ملک فتح کر لیا اور ہزارہ کے اقوام بہی اوسکے نام اور زور کا لحاظ کرتے ہتین اوس نے اپنے گانو تہپور سے جسکو اوس نے آباد کیا تہا لقب تہپوریہ اختیار کیا تہا مگر شمال مین اوسکا نام ملکا سنگہ پنڈیوالہ مشہور تہا اور یہہ نام خاندان کا ابتک مشہور ہے ملکا سنگہ سنہ ۱۸۲۰ء مین مر گیا رنجیت سنگہ جسکی سا تہہ ملکا سنگہ کئی مہمون مین شامل رہا تہا اپنے مین استے طاقت نہین دیکہتا تہا کہ ملکا سنگہ کے علاقہ پر تصرف کر لے اور اوسکو بابا یعنے دادا کہا کرتا تہا اور مجبورا اوس نے جیون سنگہ ملکا سنگہ کے اکیلے بیٹے کے نام علاقہ مذکور واگذار رکہا +

اِس سردار کا حال کچہہ معلوم نہین ہے وہ مہم اول کشمیر مین سنہ ۱۸۱۴ء مین لڑا تہا اور سال آئندہ مر گیا تہا +

انند سنگہ جیون سنگہ کے تین بیٹون مین سے جو سب سے بڑا تہا اپنے باپ کی جاگیر کے کسیقدر حصہ پر قابض ہوا مہاراجہ نے ۲۹۲۰۰ روپیہ کا علاقہ ضبط کر لیا اور آٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر پرانے علاقہ مین سے واگذار رکہی اور ۴۲۰۰ روپیہ کے نئی جاگیر ضلع فیروزپور مین متصل ظفروال بشرط نوکری ایک سو سوار کی دی رام سنگہ کو جو اپنے باپ کے بعد فقط ایک برس زندہ رہا ہزارہ مین جاگیر ملے اور گورمکہہ سنگہ کو سلطانی اور کلری ۲۰۰۰ روپیہ کی جاگیر ضلع گورداسپور مین ملی جو فوج سردار ملکا سنگہ اور جیون سنگہ کے تہی وہ سرکار مین منتقل ہو گئی اور سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کو سپرد ہوئی اوس فوج کا نام ڈیرہ پنڈیوالہ رکہا گیا اور گورمکہہ سنگہ کو اُس مین نوکری ملی سنہ ۱۸۴۰ء مین اوس زمانہ کے تہوڑے عرصہ کے بعد جب جنرل ونتورا نے قلعہ کملاگڈہ منڈی مین فتح کیا تہا کلو مین فساد ہو گیا اور مفسدون نے ڈیرہ پنڈی والا کاٹ ڈالا اور گورمکہہ سنگہ جو افسر ڈیرہ مذکور تہا مارا گیا انند سنگہ سنہ ۱۸۳۱ء مین مر گیا اوسکا ایک ہی بیٹا فتح سنگہ اوس زمانہ مین آٹہہ برس کا لڑکا تہا اور سنہ ۱۸۳۶ء مین مہاراجہ نے اوسکی جاگیر گہٹا کر ۱۲ ہزار روپیہ کے رکہے اور بیس سوارون کی نوکری اوسکی ذمہ مقرر کے جو دیہات اوس کے پاس رہے دس تعداد مین تہے یعنے تہپور قلعہ سردار ڈہالوکے اور کالے کے ضلع لاہور مین کہلے اور راجہ تال امرتسر مین لوکی۔ لوہرے اور دو نے سیالکوٹ مین اور کسوکے اور سمونالا گوجرانوالہ مین +

ضبطی ملک پنجاب پر فتح سنگہ کے لپسر کے جاگیر تین ہزار روپیہ اوسکے حین حیات واگذار ہوئے اور حکم ہوا کہ چہارم اوس مین سے اوس کے بیٹون کے نام واگذار رہیگی +

۱۰۰ ۵ روپیہ انند سنگہ کے دو بیوگان اور گورمکہہ سنگہ اور جیون سنگہ کے بیوگان کے نام واگذار رہا مائی سدکور فتح سنگہ کے سوتیلی مان مرگئے ہے اور انکے وپنشن ۱۷۵ ۲ کے سرکار مین ضبط ہو گئے ہے +

سردار فتح سنگہ تہیتور ضلع لاہور مین رہتا ہے +

سردار سادہو سنگہ پڈہانیہ

ہیرا

تلوک

سکہا سنگہ
سنہ ۱۸ء مین مرگیا

- چندا سنگہ
- سردار رمت سنگہ
سنہ ۱۸۱۲ء مین مرگیا
  - بی بی روپ کور
کی سنگہ کاہلون کے
ساتہہ شادی ہوئی
  - بی بی رتن کور
سردار جواہر سنگہ رندہاوا کے
ساتہہ شادی ہوئی
  - سردار جوالا سنگہ
سنہ ۱۸۳۵ء مین مرگیا
    - سردار ہردت سنگہ
سنہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا
      - سردار سادہو سنگہ
سنہ ۱۸۶۹ء مین مرگیا
- صاحب سنگہ
- گنڈا سنگہ
  - رام سنگہ

(سردار سادہو سنگہ اور رام سنگہ کی اولاد)

- کاہن سنگہ
  - آتما سنگہ
سنہ ۱۸۳۴ء مین
پیدا ہوا۔
  - کرپا سنگہ
سنہ ۱۸۲۷ء مین پیدا ہوا۔
    - لکہا سنگہ
سنہ ۱۸۵۱ء مین پیدا ہوا
  - بال سنگہ
سنہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا
    - گوربخش سنگہ
سنہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا
  - بے بے لشن کور
صاحب سنگہ گلباج والہ سے
شادی ہوئے۔
- بے بی انوپ کور
دل سنگہ رندہاوا کے ساتہہ
شادی ہوئے

حال خاندان
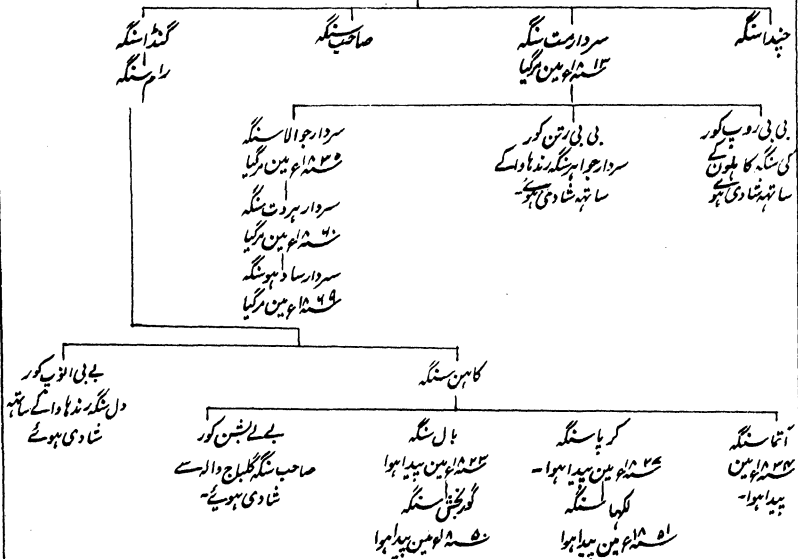
مانجہہ کے جٹ خاندانون مین بڑے خاندانون مین سے ایک خاندان سندہو ہی اور سردار سادہو سنگہ اس خاندان مین سے ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا نے سندہو ابتدا مین راجپوت تہا مگر تیرہوین صدی مین غزنین سے جو افغانستان مین ہے مانجہہ کو آیا اور وہان اپنا گہر بار لیکر آباد ہو گیا یہہ بات تحقیق نہین کہ اوسکے بزرگ پہلے افغانستان مین کسطرح جاکر آباد ہوئے مگر غالب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود جو بہت سی قیدی ہمراہ ہندوستان سے اپنی ساتہہ

لیگیا تہا تب اس خاندان کے بزرگ بہی گئے ہونگے اور سلطان موصوف نے اپنے نئے اور خوبصورت دارالسلطنت
مین بہت سی یہہ قیدی بسائے تہے بعض سند ہو جٹ کہتی ہین کہ اونکی بزرگ غزنین واقع ہندوستان
جنوبی سے آئے تہے مگر یہہ روایت قرین قیاس نہین معلوم ہوتی ہے اور کچھ ثبوت اوسکا نہین ہے +
چنگا جو سندہو سی تیرہوین پشت مین تہا صاحب رسوخ چودہری تہا اور اوس نے لاہور سے قریب ۵ میل کے
جنوب اور مشرق کے گوشہ مین موضع پڈہانہ آباد کیا تہا کہ وہان یہہ خاندان اب بہی رہتا ہے یہہ شخص اون
تئیس جٹ چودہریون کا افسر تہا جو شاہنشاہ اکبر کے میرث اداہار تیوال - دولا کانگرہ کی زمیندار کی دختر سی شادی
کے بندوبست کیواسطے گئی تہے دولا کانگرہ ضلع فیروزپور مین ودنے کے متصل ہے اکبر بادشاہ نے پہلے اوس
لڑکے کو اوسکے گانو مین ایک کنوئین کے پاس دیکہا تہا وہ لڑکی بہت حسین تہی اوسکے سر پر ایک گہڑا پانی کا تہا
مگر ایک بچہڑا جو بہاگا جاتا تہا اوسکی رسی پر پانو رکہدیا اور جبتک اوسکا مالک نہ آیہونچا اوس کو ہلنے نہ دیا اکبر اس طاقت
اور حکمت کے کام سے ایسا خوش ہوا کہ اوس نے اس لڑکے سے شادی کرنی چاہی مگر اوس کے باپ نے بلا رضامندی اہل
ذات کے یہہ عزت قبول نہ کی اوس نے ایک پنچایت ۷۱ ممبر داروں اور چودہریون کی جمع کی تاکہ اس معاملہ کو طی
کرین اوس مین ۳۵ جٹ تہی اور ۳۶ راجپوت راجپوتون نے کہا کہ یہہ شادی بیحرمتی کی ہے مگر جٹون نے
جنکا افسر چنگا تہا اوسکو پسند کیا چنانچہ شادی ہوگئی اکبر نے ان ۳۵ آدمیون کو زمین اور القاب دئے اور یہہی
۳۵ آدمی پنجاب کے کل معزز جٹ خاندان کے بزرگ تہے چنانچہ اسی سبب سے اعلی جٹ خاندان پینتیس اور راجپوت
اعلی خاندان ۳۶ آجتک کہلاتے ہین چنگا سی اوسکے عادات اور وضع سابق سے امید تہی کہ ۳۶ مین شامل ہوگا
برخلاف اس امید کے جٹون مین سے پایا گیا اوسکا خاندان اتنی مدت سی کشتکار رہا تہا کہ اونکی تعصبات راجپوتون کے
جاتے رہے تہے وہ شخص بہت رسوخ کا تہا اور اوسکا بیٹا اوسکی جگہہ وارث ہوا مگر اوسکا پوتا ڈاباجہانگیر کے سلطنت کے
عہد مین ایک خون کے مقدمہ مین چودہری کے منصب سے معزول ہوا تہا +
جب سکہون کو زور حاصل ہوا تو سکہا سنگہ جو اوس زمانہ مین خاندان کا رئیس تہا مع اپنے دو بیٹون مت سنگہ اور
صاحب سنگہ کے سکہہ ہوگیا مت سنگہ سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کا نوکر ہوا اور صاحب سنگہ سردار گوجر سنگہ لاہور والے کا

نوکر ہوا عسنگہ کو رئیس سوکرچکیہ نے ۱۲ ہزار روپیہ کی جاگیر دی اور جب مہان سنگہ مرگیا تو مست سنگہ رنجیت سنگہ کو رسالہ دل کے نیک و بد مین شامل رہا اور ۱۷۹۹ء مین لاہور کی فتح مین اوسکے ساتہہ شامل تہا بعد اوس زمانہ کی وہ مہم قصور مین شریک تہا اور اپنے آقا کا روز بروز مورد الطاف ہوتا گیا اور بہت سا علاقہ اوسکو ملا ۱۸۱۴ء مین جب فوج مہم کشمیر سے واپس آتے تہے وہ عقب سپاہ کا افسر تہا اقوام کشمیر بہت زور کرکے آپڑی اور مست سنگہ کی فوج پر بہت سختی کی اور سردار خود ایسا مجروح ہوا کہ جان بر نہوا رنجیت سنگہ کو اوس کے مرنے کا بہت غم ہوا اور قسم کہائی کہ اوسکے فرزند جوالا سنگہ کے ساتہہ دوستانہ سلوک کرینگے چنانچہ اوسکے نام اوسکے باپ کا کل علاقہ واگذار رہا اور اوسکے علاوہ سوا لاکہہ کے نئے جاگیر اوسکو ہری پور گلیر ضلع کانگڑہ مین بخشی +

سردار جوالا سنگہ بہادر اور لایق آدمی تہا ۱۸۱۸ء مین ملتان کی فتح مین وہ شریک تہا اور منکیرہ کوٹ کیوڑہ پشاور اور کشمیر مین اوس نے شایان خدمت کی اور ایک مرتبہ جب اٹک کا قلعہ دار تہا چند صد سوارون سے کل قوم افغان کا خاطر خواہ مقابلہ کیا +

۱۸۲۹ء مین جوالا سنگہ کو فالج ہوگیا اور اگرچہ ۱۸۳۵ء تک زندہ رہا مگر نہ میدان جنگ مین خدمت کی قابل رہا تہا نہ دربار مین حاضر ہوسکتا تہا کہتے ہین کہ یہہ بیماری اوسکو اسطرح سے ہوئی تہی کہ کانگڑہ کے قلعہ کے فوج باغی ہوگئی تہی اور مہاراجہ نے جوالا سنگہ کو جسکو فوج عزیز رکہتی تہے اسواسطی بہیجا کہ اوسکو سمجہا کر راہ راست پر لاوے قلعہ بہت مضبوط تہا اور بزور مطیع نہو سکتا تہا اور جوالا سنگہ مجبور فہمایش کرتا رہا اور آخر کار سنجیدہ اقرار عفو کامل کا کرکے باغیون کو مطیع کیا مگر مہاراجہ نے جوالا سنگہ کے وعدہ پر لحاظ نہین کیا اور سرغنون کو قتل کیا اور افسر اور باغیون کو بے عزت کیا مہاراجہ کے اس عمل سے جوالا سنگہ کو نہایت غم ہوا اور اوس نے اپنی ایسے بیحرمتی سمجہی کہ اوسکے سبب سی اوسکو وہ بیماری ہوئی جس سے وہ جان بر نہوا +

سکہہ سردارون مین سے ایسا کوئی نہین جسکا نام فیاضی اور بخشش کے سبب سے جوالا سنگہ کے نسبت زیادہ مشہور ہو کاہن سنگہ اپنے رشتہ دار کے دختر جو تنگ حال مین مرگیا تہا جوالا سنگہ نے اپنی دختر بنالی تہی اوسکو اوس نے زر کثیر جہیز مین دیا اور کہتے ہین کہ اوسکی شادی پر اوس نے ایک لاکہہ روپیہ سے زیادہ خرچ کیا اپنی بیماری اخیر کے

شروع مین بہے اوس نے فقیرون اور برہمنون کو قریب ایک لاکہہ روپیہ کے خیرات دیا*
جب شہزادہ شیر سنگہ کا انتظام کشمیر مین نہایت ناقص ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کو تلاش ہوئی کہ کسی شخص کو غصہ نکالئے تو اور آدمیون مین دیوان بسیا کہا سنگہ جمیاریوالہ جو شہزادہ کا اعلے کارندہ تہا لاہور مین بلایا اوسکا حساب فریبے قرار دیا گیا اور اوس پر سوا لاکہہ روپیہ جرمانہ ہوا بلا تحقیقات ثبوت کے اس مین شک نہین ہے کہ یہہ جرمانہ واجبی تہا اسواسطے کہ اوس زمانہ مین سکہون کے عہدہ دار کشمیر کو ایک خانہ گوسفند گرگون کے حمایت مین سمجہتے تہے مگر دیوان نے کہا کہ مجہے استطاعت ادای جرمانہ کی نہین ہے مہاراجہ نے حکم دیا کہ جبتک یہہ شخص اپنے دولت کا پتا نہ بتاوے تازیانہ لگائے جاوین چنانچہ یہہ شخص دربار سے کہینچکر باہر نکالا گیا اور ڈیوڑہی سے آگے بڑہا جہان راجہ دہیان سنگہ جوالا سنگہ اور اور سردار بیٹہی تہے جب دیوان بسیا کہا سنگہ نے اونکو دیکہا تو درخواست کی کہ مہاراجہ سے سفارش کرو اور کہا کہ مین تمہارے گئو ہون مجہے بچاؤ مگر کسی نے سوای سردار جوالا سنگہ کی اوسکی طرف ذرا بہی توجہ نہ کی اوس نے سب قصہ سنا اور جرات کرکے مہاراجہ کے سامنے گیا اور کہا کہ اوسکو سزا نہ دیجاوے وجرمانہ کے روپیہ مین دونگا رنجیت سنگہ راضی ہوگئی اور چونکہ اونکو فیاضی اور شرافت طبیعت کے قدر نہ تہے جوالا سنگہ سے ایک ایک روپیہ اوس جرمانہ کا بہر لیا اور جیسے توقع ہوسکتی تہے دیوان نے کبہی ایک پیسہ اوس مین سے جوالا سنگہ کو نہین دیا*
ایک اور بات فیاضی کے یہہ ہے کہ پڈانہ کے گانو مین سے اوس نے اپنی قوم یعنے سندہوؤن سے کبہی معاملہ وصول نہین کیا*
جوالا سنگہ کے وفات پر مہاراجہ نے اوسکی جاگیر کا حصہ کثیر ضبط کرلیا کیونکہ سروپ سنگہ اوسکا ایک ہی بیٹا نالایق تہا اور اگرچہ وہ دربار مین حاضر ہوتا تہا مگر سر خود نوکری نہین کرسکتا تہا مگر اوسکے ۲۵۴۷۲ روپیہ کے جاگیر رہی اور سو سوارون کی نوکری اوسکے ذمہ رہی*
۱۸۴۸ء مین یہہ سیاہ سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ ہزارہ مین تہی جب وہ سردار مفسد ہوا تہا اکثر آدمی سرکار کے خیرخواہ رہے اور ضبطی ملک پنجاب پر ہرت سنگہ اور اوسکے ماں کے نام ۹ ہزار روپیہ کے جاگیر واگذار رہے*

سنہ ۱۸۶۰ء مین ہرروت سنگہ مرگیا اوسکا ایک بیٹا سادہو سنگہ رہا یہہ سردار لاہور کے سرکاری کالج مین پڑہتا رہا اوسکے نام پٹہ ہانہ جمعی دو ہزار روپیہ سال علی الدوام واگذار ہوا اور اوسکا خاندان نہایت شریف خاندانون مین سے ہے ایسا کہ تین سو برس سے زیادہ سے یہہ خاندان متمول اور معزز رہا ہے سردار سادہو سنگہ ۱۸۶۹ عیسوی مین لاولد مرگیا کل جایداد اوس کے از روئے ڈگری عدالت دیوانی اوس کے ایک ہمجد سے رشتہ دار کو مل گئی ؛

سردار جسا سنگه نوشہرہ ننگلیہ

چوہڑ سنگه
|
سردار مرزا سنگه

سردار جیت سنگه سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا | وساوا سنگه سنہ ۱۸۴۷ء مین پیدا ہوا | ایک دختر خورد سال	سردار کاہنہ سنگه | سردار جسا سنگه سنہ ۱۸۶۷ء مین مرگیا | ہرنام سنگه سنہ ۱۸۳۵ء مین پیدا ہوا | سردار اروڑ سنگه بعمر ۷ سال زندہ ہے

حال خاندان

مثل سرداران مجیٹھیہ سردار جسا سنگہ شیرگل جٹ قوم کا ہے چودہری سہروانی نے جو شیربانی قوم سے تیرہوین پشت مین تہا دیہہ نوشہرہ آباد کیا تہا اس گانو کا نام راے پور سروانی بھی ہے یہہ گانو شاہجہان کے سلطنت کے عہد مین آباد ہوا تہا سروانی کو یہہ گانو معاف ہوا اس شرط پر کہ علاقہ گرد و نواح کا معاملہ وصول کرے کئی پشت تک اس خاندان مین چودہری کا منصب رہا اور معاملہ جو وصول ہوتا تہا خزانہ شاہنشاہی مین داخل کیا جاتا تہا مگر مرزا سنگہ سردار جی سنگہ اور حقیقت سنگہ کنہیہ کے مثل مین سنہ ۱۷۵۲ء مین شامل ہوا اور جو علاقہ فتح ہوا اوس مین سے دیہات رتن گدہ - اچک بہوری - بہیکو چک - رحیم پور - سالو وال - ملکانہ اور کئی اور دیہات جمعی ۱۵ ہزار روپیہ سال کے اوس مین داخل تہے *

مرزا سنگہ سنہ ۱۷۸۰ء مین مرگیا اور سردار جیمل سنگہ حقیقت سنگہ کے فرزند نے اس بات کو فراموش کرکے کہ اوسکے باپ نے بہت سی عمدہ خدمتین کے تہین علاقہ مین سے حصہ کثیر ضبط کرلیا اور سردار فتح سنگہ کنہیہ نے

اوسکو اوسسے زیادہ گہٹا دیا مگر جب مرزا سنگہ کے بیٹے عمر مین زیادہ ہوئے تو سردار ندہان سنگہ گنہیہ نے اون کو ماڈہو پورا ور ساتو وال ضلع ہوشیار پور مین جمعی پندرہ سو روپیہ کی بخشی اور مائی سدا کور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ساس نے کاہنہ سنگہ کو دیہات پہوگڈہ اور کوما لہ جمعی دو ہزار روپیہ سال کا دیا جب رنجیت سنگہ نے سکہون کا علاقہ چہین لیا تو کاہنہ سنگہ کے پاس سے دیہات مندرجہ اخیر جاتے رہے مگر اوسکو فوج سواری کشادہ مین عہدہ ملا اور اپنی رجمنٹ کے ساتہہ قصور مین اور مہم کانگرہ مین ۱۸۰۸ء مین لڑا*

جب سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ علاقہ کوہستان مابین بیاس وستلج کا ناظم مقرر ہوا تو کاہنہ سنگہ اوسکی زیر حکم مامور ہوا تہا اور اوس زمانہ مین دونو کاہنہ سنگہ اور اوسکا بیٹا جسا سنگہ سرداران مجیٹہیہ کے ملازم رہے یہہ دونو سرداران مجیٹہیہ کے ساتہہ میدان جنگ مین لڑا کرتے تہے اور ملکی عہدون پر اونکے تحت مین نوکری کرتی ہتی اور اونکا حال اونکے آقاؤن سے کسی بڑے بات مین مختلف نہین ہے*

سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے ماتحت سردار جسا سنگہ دو سال تک دربار صاحب امرتسر کا مہتمم رہا جب لہنا سنگہ بنارس کو چلا گیا تو جسا سنگہ دربار لاہور کی نوکری مین رہا مگر ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے نوکری جاتی رہی اور اوسکی نقد پنشن سات سے ستر روپیہ سال کے ضبط ہوئی*

جسا سنگہہ کی قبضہ مین ۲۰۰۰ کی جاگیر ہے جس مین سے حصہ کلان ضلع گورداسپورہ مین ہی اِس جاگیر مین ملکانہ حقیاتی - ساتو وال - بہرام پور - ملکا والہ - رتن گڈہ - اور شیر گڈہ ہین اور علاوہ اسکے دو چاہات نوشہرہ ننگل اوسکے خاص کانو مین یہہ جاگیرات علی الدوام واگذار ہوئی ہین اِس شرط پر کہ جسا سنگہ چہارم اور اوسکی ورثاء نصف جمع سرکار مین دیتے رہین*

ہرنام سنگہ جو سردار جسا سنگہ کا ایک ہی بیٹا ہے پولیس کے محکمہ مین ڈپٹی انسپکٹر ہے*

جی سنگہ کاہن سنگہ کا بہائی کبہی سرداران مجیٹہیہ کے ماتحت نہین رہا تہا اپنے باپ کے مرنے کے تہوڑے سے عرصہ کے بعد اوسکو راجہ ہیرا سنگہ کے بریگیڈ کی کمیدانی سے ملے تہے اور اوسکے باپ کے نصف جاگیر اوسکے نام واگذار رہی تہی ملتان بنون پشاور اور جگہہ وہ خدمت کرتا رہا مگر کسے فروغ کا آدمی نہین تہا*

جی سنگه ۱۸۴۶ء مین مارا گیا تہا اور اوسکے پیچہے اوسکا ایک بیٹا وساوا سنگه باقی رہا جو اوسوقت چہه مہینے کا تہا+

دیوان رتن چند ڈاڑہیواله

لاله جواله ناتهه
|
لاله کرم چند

- دیوان تارا چند — ۱۸۵۸ء مین مرگیا
- لاله منگل سین — ۱۸۶۴ء مین مرگیا
  - لاله بڈہا مل — ۱۸۵۸ء مین پیدا ہوا
- دیوان رتنچند — ۱۸۷۲ء مین مرگیا
  - بہگوانداس — ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوا
    - راجکور — ۱۸۵۸ء مین پیدا ہوئی
  - روپ چند — ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا
  - برکت رام — ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
- لاله ہرنام داس — ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

رتن چند ڈاڑہیواله کا خاندان ابتدا مین موضع پایل سے آیا ہے جو لدہیانه اور پٹیاله کے بیچمین واقع ہے اِس خاندان کے آدمی مختلف منصبون پر شاہان اسلامیه کے عہد مین مامور رہے تہے جب سکہون کو فروغ ہوا تو جوالا ناتهه سردار چڑت سنگه سوکرچکیه کے نوکری مین منشی ہوا اور سردار موصوف اور اوسکے فرزند مہان سنگه کی نوکری اونکی وفات تک کرتا رہا کرم چند کو پہلے سردار بشن سنگه کلال معتبر مہاراجه رنجیت سنگه نے نوکری دی تہی سردار بشن سنگه ۱۸۱۲ء مین بنارس کو چلا گیا تہا اور وہان وہ مرگیا بعدازان کرم چند اعتبار کی نوکری مین مہاراجه کا نوکر رہا ۱۸۱۵ء مین جب مہاراجه رنجیت سنگه خفیه طور پر ہردوار گئے تہے تو کرم چند اونکے ساتهه گیا تہا اور سال آینده مین جب سرکار لاہور اور سکهه سرداران جنوب ستلج مین دار و مدار ہوئے اوس معامله مین کرمچند شریک تہا ۲۵-اپریل ۱۸۰۹ء مین جو عہدنامه سرکار انگریزیے کے ساتهه ہوا تہا اوسکے تیار کرنی مین بہی

کرمچند شریک بیٹا اوس سے کچھ عرصہ پہلے کرم چند دفتر لاہور کا سر دفتر مقرر ہوا تھا اوس زمانہ مین حساب و کتاب قاعدہ کے
نہین رکھا جاتا تھا بہوانی داس نے پہلے ۱۸۰۹ء مین حساب و کتاب کا قاعدہ قایم کیا اوس وقت سے کرم چند
اوسکے ماتحت کام کرتا رہا اور ۱۸۳۶ء یعنے اپنے وفات تک اوس دفتر مین ملازم رہا *
اوسکا سب سے بڑا بیٹا تارا چند چھوٹی عمر مین سرکار کا نوکر ہوا تہا اور پہلے ہے نوکرے اوس نے ماتحت دیوان
کرپا رام بیٹا ورمین ۱۸۲۲ء مین کی تھی سال آیندہ وہ کانگرہ کو بھیجا گیا تہا اور ملکی اور جنگی اختیارات اوسکو
اِس غرض سے دیئے گئے تہے کہ مالیہ وصول کرے اور ۱۸۳۱ء مین فیروزپور مین مامور ہوا تہا اسواسطے کہ اوس
ضلع کے شورہ پشت باشندون کا انتظام کرے اور ڈکیٹی کو جو بہت عام ہو گئے تہے فرو کرے پیچھے راجہ
کو خطاب دیوانی ملا تہا اور بنون ٹانک اور ڈیرہ اسمعیل خان مین مامور ہوا تہا یہان اوسکا انتظام بہت کامیاب نہین ہوا
رئیسان سرحد مین سے دلاسہ خان بنون والی سے کوئی زیادہ مخالف سکھون کا نہین تہا دیوان تارا چند کے ساتھ
دلاوران سکھہ کے زبدہ سردار تھے یعنی سرداران اٹاری مجیٹھہ نکہ اور بوٹالہ دیوان تارا چند نے اپنے آٹھہ ہزار
فوج اور بارہ توپ سے دلاسہ خان کے چھوٹے سے قلعہ پر حملہ کیا مگر تین سو آدمی اوسکے مارے گئے کہ اون مین جے سنگہ
اٹاریوالہ خورد بہی تہا اور پانچسو آدمی زخمی ہوئے اور ہزیمت فاش ہوئی جب مہاراجہ نے ہزیمت کے خبر سنے
اونکو بہت غصہ ہوا اور دیوان تارا چند پر اوہون نے ساٹھ ہزار روپیہ جرمانہ کیا تارا چند کی راجہ سوچیت سنگہ
سے بہی تکرار ہو گئی تہی اور راجہ موصوف دیرجات کا حاکم تہا اور دیوان تارا چند کے ازا طبعی کے برداشت
اوسکو نہو تی تہی پس تارا چند نے ضرورت کو خوبی بنا کر اور بیماری کا عذر رکھکر اور یہہ خواہش جتا کر کہ اب یتعلے
سے لاگ لگاونگا ۱۸۳۶ء مین پنجاب کو چھوڑدیا اور بنارس جا رہا جہان وہ ۱۸۵۰ء مین مرگیا *
منگل سین کرم چند کا دوسرا بیٹا ایک جمعیت سواران مین کمیدان تہا ضبطی ملک کے بعد اوسکو ۷۸۴ روپیہ سال کے
پنشن ہوئے منگل سین نومبر ۱۸۶۴ء مین ایک بیٹا لالہ بدّہا مل چھوڑکر مرگیا *
رتنچند پر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت مہربان تہے اور ہنوز لڑکا ہی تہا کہ دربار مین ہمیشہ حاضر رہتا تہا جب پہلی
ہی اوسکے سبزہ آغاز ہونے لگا رنجیت سنگہ نے اوس کا نام ڈاڑہیوالہ رکھدیا اس تمیز کیواسطے کہ

رتن چند دوگل سے جو چار سال خورد تھا اور جس کے ڈارہے نہین تھے تمیز ہو*

۱۸۲۹ء مین دو سو روپیہ ماہوار پر ڈاک کے سررشتہ مین رتن چند ملازم ہوا اور علاقہ پشاور اور ہزارہ پر کچھہ تنخواہ اوس کی ہوگئی تہی رتن چند اِس سررشتہ مین مہاراجہ رنجیت سنگھ اور دیگر مہاراجگان کے عہد مین رہا اور دربار کے عہد مین اوسکو ۱۰۶۲ روپیہ نقد ملتا تہا اور ۱۳۶۰۰ روپیہ جاگیر دینانگر - خالوال - ٹوٹن - بھینڈرن - یحیی نگر - ہزارہ - اور پشاور مین تہی جب سرداران سندھانوالہ نے قلعہ لاہور پر تصرف کیا تہا تو رتن چند اتفاق سے اوس قلعہ مین تہا اور راجہ ہیرا سنگھ نے اوسکو سندھانوالیون کا شریک سمجھکر اوس پر تیس ہزار روپیہ جرمانہ کیا مگر سردار جواہر سنگھ نے ہیرا سنگھ کے وفات کے بعد یہہ روپیہ واپس کر دیا ستلج کے لڑائی کے بعد رتن چند پنجاب کا پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر ہوا تہا اور ۴۹-۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین اوس نے بہت اچھی خدمت کی اِس زمانہ مین اوس کے سررشتہ کی کارگذاری کے بہت سے مشکلات مارج تہین مگر اوس نے اپنی چستی اور لیاقت سے سب کو مغلوب کیا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی جاگیر بتعداد ۶۸۰۰ روپیہ اوسکی حین حیات بلا قید نوکری واگذار ہوئی اور ایک باغ جمعی دو سو روپیہ متصل شاہ عالمی دروازہ شہر لاہور اوسکے ورثاء نرینہ کے نام بسبیل علی الدوام واگذار ہوا رتن چند ۱۸۶۲ء مین شہر لاہور مین آنریری مجسٹریٹ اور ممبر میونسپل کمیٹی مقرر ہوا تہا*

آنریری مجسٹریٹون مین دیوان رتن چند بہت چست اور عقیل تہا اور اوسکی فیاضی کے سبب سے شہر لاہور کو بہت رونق ہوئی ہے عمارات رفاہ عام مین جو رتنچند نے بنوائی ہین نہایت عمدہ ایک اچھی سرای اور تالاب شاہ عالمی دروازہ کے متصل ہے شہر لاہور کے گرد جو باغات سرکاری بنے ہین اونکے بنانے مین بہی رتن چند نے بہت کام کیا اور جب کبھی کسی کار رفاہ عام کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہوئی تو اوسنے نہائیت فیاضی کی رتنچند کو جنوری ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ اعلی کشور ہند کے طرف سے خطاب دیوانی عطا ہوا تہا دیوان رتن چند ۱۸۷۳ء مین مر گیا دیوان رتن چند کے وفات کے بعد گورنمنٹ ہند نے ۲۵۸۵ روپیہ سالانہ کی جاگیر اوسکی فرزند اکبر لالہ بھگوان داس کو دوام کے لئے عطا کی اِس شرط سے کہ اوسکے وفات کے بعد اوسکے وارث نرینہ صلبی کو جسکو سرکار انتخاب کرے ملتی رہے گی*

* رتنچند کی بڑی عمر مین اپنی سفید ڈاڑہی تہی بہتون کو اِس سبب سے یہہ خیال غلط ہو گیا تہا کہ اوسکا نام ڈاڑہیوالہ اوسکی ڈاڑہی کی درازی کی سبب سے ملا تہا مگر یہہ بات حقیقت مین نہین ہے*

بخارا والی کے دربار مین حاضر ہوا تہا جلال الدین کچہ عرصہ تک مکّہ اور مدینہ اور نجف شریف مین مجاور رہا تہا اور
بغداد مین جو مزار سلیمان اور غوث الاعظم کے ہین اونکی زیارت کی تہے اور مرتاض مشہور تہا بخارا مین اوسکے
بہت سی آدمی مرید ہوئی مگر ہلاکو خان جو بت پرست اور ظالم تہا بدظن ہوگیا اسواسطی جلال الدین نے دلیرانہ اوسکو
ترک شعاری اور ظلم چہوڑنے کے نصایح اور اندرزکی بادشاہ کے حکم سے اوسکو گرفتار کرکے جلتے تنور مین ڈال دیا
مگر مثل منیون یہودی بزرگون کے اوسکے جسم کو آگ سے آسیب پہونچا اور آگ مین سے بلا کسی طرح کے ہرج پہونچی
کے نکل آیا اور ہلاکو خان نے جب یہہ حال دیکہا تو معتقد ہوا اور مسلمان ہوگیا اور اوسکی رعایا مین سے بہت سی مسلمان
ہوگئی اور اوس نے اپنی دختر کا جلال الدین سی نکاح کردیا جلال الدین کئی سال تک بخارا مین سکن پذیر رہا اور وہان اوسکی بہت سے
اولاد ابتک ہی صیف الدین کے بخارا مین رہنی سے اس خاندان نے لقب بخاری حاصل کیا ہے بعد ازان جلال الدین
پہر سیاحی کو روانہ ہوا اور اپنی خورد سال پوتے بہاء الدین کو اپنے ساتھ لیگیا راستہ مین جب بچہ کو پیاس لگتی تہے
تو ہرنیان خود بخود آکر اوسکو دودہ پلاجاتی تہین اور بہت سے صعوبتین سفر کے اوٹھا کر وہ پنجاب مین پہونچی پنجاب
مین جلال الدین نے بہت سی مرید کئے اور آخر کار اوچ مین جسی پہلے دیوگڈہ کہتے تہے سکونت اختیار کی یہہ شخص
سنہ ۱۲۹۵ء جلال الدین فیروز خلجی کے سلطنت کے زمانہ مین مرگیا۔*

غلام محی الدین دریائی بیاس پر مقام رہیلا مین پیدا ہوا تہا جب وہ تین مہینے کا ہوا تو اوسکا باپ غلام شاہ
مرگیا اور اوسکے بیوہ مان جو بہت مفلوک تہی لاہور مین اپنے شوہر کے دوستون سی استمداد کو آئی عبد اللہ انصاری
نے جو لاہور مین ایک مشہور طبیب تہا اور احمد شاہ کی سلطنت کے عہد مین کشمیر مین عدالتی رہا ہوا تہا اور جسکے باپ نے
ایک کتاب علم طب مین مسمی بہ تذکرہ اسحاقیہ لکہی تہے کہ وہ اب بہی مستند ہے اوسپر رحم کیا اور اوسکے

* امکان ہی کہ یہہ بیان اس خاندان کا کہ اپنی خاندان کو بخارا کی سیدون کی اولاد بتاتی ہین صحیح ہو مگر بہت سی آدمیون کا قول ہی کہ یہہ بات فقط جب عزیز الدین کو ثروت حاصل ہوئی اور منصب بسوخ ہوا تب ہی ہوئی کہ اوسنی اپنی آپ کو سید ظاہر کیا اور ایک دل لگی کی روایت اوسکی شجرہ انساب بنا لینے اور مشہور کرنیکی ہی یہہ بات تو تحقیق ہے کہ مہاراجہ شیر سنگہ کے زمانہ تک اس خاندان کے فقیر اپنے آپ کو انصاری کہتی تہے اور سرکاری تحریرون مین بہی انصاری لکہے جلتے تہی سنہ ۱۸۴۳ء کی بعد اونہون نے اپنی آپ کو بخاری قرار دیا لیکن اوسکے مقابلہ مین یہہ ہی کہ فقیر عزیز الدین ایسا سچا آدمی تہا کہ یہہ بات یقین کرنے ممکن نہین کہ وہ ایسی فریب کرنے مین شریک و ساعی ہوا ہو اور اوسکو نام اور لقب کیطرف ایسی بے پروائی تہی کہ اوسکو لقب سید یا انصاری یا بخاری سب برابر تہے وہ جانتا تہا کہ کیا اوراق لقب فقیر مستغنی اور بی دریغ دربار لاہور مین اوسکی واسطے نہایت محکم سند تہی اور مہاراجہ جو اوسکو خطاب و اعزاز بخشنا چاہتے تہے اوس نے کبہی منظور نہ کئے۔

فرزند کی پرورش کرتا رہا اوس نے غلام محی الدین کو اچھی تعلیم دی اور جب وہ بالغ ہوا تو اپنے برادر زادے یعنی اپنے بھائی خدا بخش کے دختر کے ساتھہ اوسکا نکاح کر دیا*

غلام محی الدین طبیب تھا اور کتب فروشی اوسنے اختیار کی اور کتب فروشی کے پیشہ کے سبب سے اکثر مقامات پنجاب میں اوس نے سفر کیا وہ فقیر امانت شاہ قادری کا مرید ہوا اور اوس نے خود لقب فقیر اختیار کیا اور اوسکی مرید لاہور اور بہاولپور مین اب بھی ہین*

غلام محی الدین کے تین فرزند تھے عزیز الدین و امام الدین اور نور الدین ان مین سے سب سے بڑا عزیز الدین لالہ حاکم رای کا جو لاہور مین اعلی طبیب تھا شاگرد تھا رنجیت سنگہ کو بعد فتح لاہور ۱۷۹۹ء مین آنکھون کا سخت مرض ہوگیا تھا لالہ حاکم رائے نے عزیز الدین کو علاج کیواسطی بھیجا عزیز الدین کے ہوشیاری اور توجہ کی سبب سے رنجیت سنگہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور عزیز الدین کو دیہات بدو۔ اور شرقپور جاگیر مین عطا ہوئے اور اوسکی سوا نقد تنخواہ دیوان حکما سنگہ پتہن پر ہوئی جس طرح امرتسر کے پرمٹ کا ٹھیکہ رامانند کے پاس اوس زمانی مین تھا لاہور کے پرمٹ کا ٹھیکہ حکما سنگہ کے پاس تھا رنجیت سنگہ نے عزیز الدین کو اپنا طبیب مقرر کیا اور جیسی رنجیت سنگہ کا ملک بڑہتا گیا عزیز الدین کی جاگیر مین بہی افزونی ہوتے گئی*

۱۸۰۸ء مین جب مسٹر مٹکاف صاحب لاہور کو اس غرض سے بھیجے گئے تھے کہ ایک عہدنامہ قرار دین جسکی رو سی رنجیت سنگہ کی حکومت ستلج کے شمال کے جانب محدود رہے اور ۱۸۰۹ء مین جب کہ انگریزی کے فوج اوس دریا تک ٹک بھیجے گئے تھے رنجیت سنگہ نے اپنی سردارون کے کہے پر انگریزون کے ساتھ لڑنیکا تہیہ کرہی لیا تھا مگر عزیز الدین نے رنجیت سنگہ کو بخوبی فہمائش کی کہ یہہ بات مناسب نہین ہے اور رنجیت سنگہ نے اوسکی فہمایش کو قبول کیا رنجیت سنگہ فقیر عزیز الدین کی دور اندیشی اور فراست کی قدر کرتا تہا اور جملہ معاملات مین اوس کے صلاح لیتا تہا اور اوس زمانہ سے اپنی سلطنت کے آخر تک کوئی کارستہ گی خلاف صلاح عزیز الدین کے نہین کیا جملہ معاملات مین جس مین اہل فرنگ اور سرکار انگریزی کا تعلق ہوتا تہا عزیز الدین سی خصوصاً کام لیا جاتا تھا اور اسکا باعث کہ اپنی دراز عرصہ سلطنت مین مہاراجہ سرکار انگریزی کے ساتھہ ایسی پختہ دوستی رکہتا رہا یہی کہا جا سکتا ہے کہ فقیر عزیز الدین کے عقل اور

اوسکی رائے پر چلتا رہا مہاراجہ کو سرکار انگریزی کے ایمانداری پر اسقدر پختہ اعتماد تھا کہ اپنی کل فوج کو لیکر دور دور از مہمون پر چلا جاتا تھا اور لاہور مین فقط عزیز الدین کو معہ چند آدمیون کے چھوڑ جاتا تھا +

عزیز الدین کئی مرتبہ جنگی خدمت پر مامور ہوا تھا سنہ ۱۸۱۰ء مین صاحب سنگھ بھنگی کے گجرات کے علاقہ کو شامل کرنیکو بھیجا گیا تھا اور ۱۸۱۳ء مین جب جہاندادخان نے اٹک مہاراج کو دیدیا تھا عزیز الدین دیوان دیو دیداس اور سردار ہوتا سنگھ کے ساتھ قلعہ مین دخل کرنے کو اور ضلع کا انتظام کرنے کو بھیجا گیا تھا ۱۸۱۹ء مین عزیز الدین بہاولپور کو بمنصب سفارت بھیجا گیا تھا اور وہان اوسکا بہت اعزاز ہوا مہم کانگرہ پر جو فوج گئی تھی اوس کے ہمراہ بھی عزیز الدین گیا تھا اور ۱۸۲۶ء مین جب دیوان کرپارام مورد عتاب ہوا تھا فقیر عزیز الدین اوسسے قلعہ پھلور کا دخل لینے کو گیا تھا اور اس قلعہ پر عزیز الدین تا وقتیکہ قلعہ مذکور سردار دل سنگھ مجیٹھیہ کے تحت مین کیا گیا مامور رہا اور کچھ عرصہ پہلے عزیز الدین نے کپورتھلہ جنڈیالہ اور ہوشیارپور اور دیگر علاقہ فتح سنگھ اہلوالیہ واقع آنروی ستلج پر تصرف کیا تھا جب فتح سنگھ ستلج کے پار سرکار انگریزی کی حمایت کے واسطے بھاگ گیا تھا اپریل ۱۸۳۱ء مین عزیز الدین معہ سردار ہری سنگھ نلوہ اور دیوان موتی رام کے سملہ کو بحضور لارڈ ولیم بنٹنک صاحب گورنر جنرل کے شوقیہ ملازمت کے واسطے بھیجا گیا تھا* ان سفیرون کا بہت اعزاز ہوا اور مہاراجہ اور گورنر جنرل کی ملاقات ہونیکا انتظام ہوا چنانچہ یہہ ملاقات اکتوبر مین اوسی سال بمقام روپڑ مین ہوئی تھی +

مئی ۱۸۳۵ء مین جب امیر دوست محمد خان فوج کثیر کابل سے لیکر اس رادی پر آیا تھا کہ سکھون سے بیٹا ور پھیر لیلے فقیر عزیز الدین پشاور کے علاقہ مین موجود تھا فقیر عزیز الدین وکیل مامور ہوکر افغانون کے لشکر مین بھیجا گیا تھا اور اوس نے امیر کو یہان تک دم مین رکھا کہ جس اثنا مین دار و مدار ہوتے رہے افغانون کو فوج سکھان نے بالکل گھیر لیا اور امیر کابل اپنے ملک کو بشتابی تمامتر واپس گیا مہاراجہ فقیر کے اس موقع پر ہوشیاری سے ایسے خوش ہوئی کہ جس وقت فقیر لشکر کو واپس آیا جنرلی سلامی کا حکم ہوا +

نومبر ۱۸۳۸ء مین جب سرکار انگریزی کی فوج کابل کے مہم کے واسطے جمع ہو رہی تھی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے

* اس موقع پر ایک صاحب انگریز نے فقیر عزیز الدین سے دریافت کیا تھا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے کونسی آنکھہ کانے ہے جناب موصوف کو

لارڈ اوکلنڈ صاحب سے بمقام فیروزپور ملاقات کی تہی ۱۸۳۸ء مین جو ملاقات روپڑ مین ہوئی تھی اور جسکے تزک اور شان نہایت عالے تہے یہہ ملاقات اوس سی بڑہکر ہوئی تہی تہوڑے عرصہ کے بعد لارڈ اوکلنڈ صاحب مہاراجہ کی ملاقات کے واسطی لاہور اور امرتسر مین تشریف لائے تھے اور ان دونو موقعون پر فقیر عزیز الدین نہایت مصروف رہا اور اپنی آقا کے طرف سی جو بہت بیمار تہے نہایت خوش اسلوبی سے رسوم مہمانداری ادا کرتا رہا +

۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے وفات پائی عزیز الدین جو اونکے ملازمون مین سے نہایت خیرخواہ اور اونکے خیراندیشون مین نہایت جانفشان تھا دم اخیر تک اونکے پاس رہا تہا دوا اپنے ہاتھہ سے اونکو دیتا تہا اور مختلف مقامات کے خبر دیتا رہتا تہا کہ مہاراجہ کو خواہش خبرون کے سُننے کے تہے مہاراجہ کہڑک سنگہ کی مسندنشینی کے بعد عزیز الدین معہ سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے واسطے تجدید عہود کے جو سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ مین باہم منعقد تہے سملہ کو بہیجا گیا تھا ہنوز یہہ سملہ مین ہی تھی کہ سردار چیت سنگہ کے جو وزیر اور رفیق مہاراجہ کا تھا قتل کئے اور شہزادہ نونہال سنگہ کے عنان سلطنت بقبضہ اقتدار خود لے لینے کی خبر پہونچی اس خبر سے سملہ مین کچھہ تامل ہوا مگر عہدنامہ مجدد آخرکار قرار پایا اور سفیر لاہور کو واپس گئے +

کہڑک سنگہ کی سلطنت کے زمانہ مین عزیز الدین کا رسوخ دربار مین کچھہ ایسا کم نہ ہوا جو محسوس ہوتا مئی ۱۸۴۰ عیسوی مین عزیز الدین فیروزپور کو مسٹر کلارک صاحب کے ملاقات کے واسطی بہیجا گیا تھا اور اوس نے وہ سبیل کی کہ کلارک صاحب اوسی مہینے مین مہاراجہ کی ملاقات کیواسطے لاہور مین آئے اوسی سال ستمبر کے مہینے مین عزیز الدین معہ راگوبندجس کی پہر مسٹر کلارک صاحب کے خدمت مین ایک کارسترگ کے بند وبست کے واسطی بہیجا گیا تھا مطلب یہہ تہا کہ غلزئی اور بارکزئی سردارون کے ساتہہ کیا بند وبست کیا جاوے اور ۱۸۳۸ء مین جو ایک عہدنامہ مین دونون مین ہوا تہا اوسکے دفعہ اول کے منشا کے تنقیح ہو جاوے کہ اوس دفعہ کی منشا کے سوا اور یوسفزئی مین سکہون کے بے اعتدالی سی کسیقدر خلاف ورزی ہوی تہے +

فقیر عزیز الدین نے یہہ جواب دیا تہا کہ مہاراجہ کے چہرہ کا جلال ایسا ہے کہ مین نے کبھی ایسے نزدیکی سے آنکہہ کو نہین کہا جسمے یہہ امر دریافت ہو سکتا

کہڑک سنگہ اور نونہال سنگہ کی وفات کے بعد جو فریب اور کارسازیان ہوتی رہین اون مین فقیر عزیزالدین
شامل اور شریک نہین رہا بیشک راجہ دہیان سنگہ تو اوس کے ساتہہ ہمیشہ صلاح اور مشورہ کرتا رہتا تھا اور
یہہ انتظام جو ہوا تھا کہ صاحب کور نونہال سنگہ کی بیوہ کے ایام حمل مین مائی چند کور مختار رہے اس انتظام کے
کرنے مین دونو دہیان سنگہ اور عزیزالدین شریک تھی عزیزالدین خوب جانتا تھا کہ یہہ انتظام کام نہ دیگا اور
اوسکا میل خاطر شاہزادہ شیر سنگہ کی طرف تھا مگر اوس کا بڑا زور صیغہ دول خارجہ مین تہا اور امور خانگی پر
اس زمانہ مین وہ دربار مین اپنی رائی دلیرانہ بیان نہ کرتا تہا ❊
جب شیر سنگہ تخت نشین ہوا تو وہ فقیر عزیزالدین سے نہایت الطاف سی پیش آتا رہا اور مارچ ۱۸۴۱ع
مین مہاراجہ موصوف نے عزیزالدین کو کلارک صاحب کے خدمت مین لدہیانہ کو اس غرض سے بہیجا کہ دریافت کرے
کہ آیا سرکار انگریزی مہاراجہ کی فوج کو مطیع کرنے مین مدد دیگی یا نہین کلارک صاحب اس امر کے خلاف تہے
ستلج کی لڑائی سے پہلے سکہہ میدان جنگ مین ایسے ہی جاتے تہی کہ اونسی خوف ہوا اور کلارک صاحب کا یہہ
خیال تہا کہ بارہ ہزار سپاہ کی ذریعہ سے پنجاب کے کل میدان کے ملک مین فوج کو مطیع کرلینا ممکن تہا اور اگر فوج کوئی
مقابلہ کرے تو اوسکو منتشر کردینا اور شیر سنگہ کو مضبوطی سی تخت پر بٹہا دینا ممکن تہا شرط اس امداد سرکار انگریزی کے
یہہ ہوتی کہ جنوب دریای ستلج کی طرف جو ملک سکہون کا تہا وہ سرکار انگریزی کو دیدیا جاتا اور خرچ مہم کے بابت
چالیس لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کو دیا جاتا فقیر عزیزالدین معہ اپنے شریک منشی دین محمد کے کل اختیار ایسے
ایک سترگ معاملہ کو قطعی طے کرلینے کا نہین رکہتے تہے اور اوس نے اس وجہ سی کہ کاغذ مین لکہکر بہیجنی کا کام
نہ تہا لاہور کو واپس جانیکی اجازت چاہی تاکہ مہاراجہ صاحب سے مشورہ کرے اور آٹہہ یوم مین واپس آنیکا اقرار کیا
مگر فقیر عزیزالدین پہر لودہیانہ واپس نہین گیا اور شاید اوسکے نیت مین بہی واپس جانا نہ تہا مہاراجہ اپنی فوج
کا بہ نسبت سرکار انگریزی کے فوج کے زیادہ خوف کرتا تھا اور باوجودیکہ منڈی مین فوج سرکش ہوگئی تہے
صاحب ایجنٹ کو لکہا کہ بغاوت بالکل فرو ہوچکی اور فوج سکہہ مطیع اور نمک حلال سرکار انگریزی کے دشمنون کے
خلاف لڑنیکو مستعد اور تیار ہے ❊ ⁂

⁂ گورنمنٹ اعلی کشور ہندنے یہہ ازحد بعید خیالات کلارک صاحب کے منظور نہین کئے اور حکم دیا تہا وقتیکہ معاملات پنجاب کی ایسے صورت نہ ہوجاے کہ فوج سرکار انگریزی
کی مداخلت کے صیغہ ضروریہ ہو اس طرح کے مداخلت کرنے سرکار کو منظور نہ ہونگے

شیر سنگھ کو یہہ خوف تھا کہ سرکار انگریزی کی فوج جب ایک مرتبہ لاہور پر دخل کر لیگی تو پہر وہان سے اُٹھکر نہ جاویگی
فقیر عزیز الدین جو سرکار انگریزی کی مصلحت سے بہ نسبت مہاراجہ شیر سنگھ کی زیادہ واقفیت رکہتا تہا یہی کہتا رہا
کہ مداخلت سرکار انگریزی ہونی بہتر ہے اور اپنے فرزند شاہدین کو جو لاہور کا وکیل صاحب ایجنٹ کی پاس لودہیانہ
مین تہا عزیز الدین نے لکہا کہ کلارک صاحب سے عرض کرکے اس معاملہ کی یہہ سلسلہ جنبانی کرے اور بابیہان سنگھ کو
جو مہاراجہ کا معتبر نوکر تہا بہیجی مگر کلارک صاحب پہر اپنی طرف سی پہلے تحریک کرنی مصلحت نہین سمجھی اور
دانشمندی ہوئی کہ یہہ تجویز چہوڑ دی گئی *

اِس زمانہ کے قریب فقیر عزیز الدین کو اتفاقیہ ایک صدمہ پہونچا جس سے اندیشہ اوسکی جان کا ہوگیا شاہ بلاول
مین فقیر عزیز الدین دربار مین دیوان لشن سنگھ کے برابر بیٹہا ہوا تہا تن سنگھ جو اُٹھنی لگا اوسکی تلوار سے اتفاقیہ
فقیر عزیز الدین کے ٹانگ مین سخت زخم پہونچا خون بہت بہ جانے کے سبب سے اُسکو غش کی نوبت ہوگئی گرانہ ہو جانا کا اندیشہ
تہا مگر تہوڑے عرصہ مین افاقہ ہوگیا اور اِس حادثہ کے سبب سے اوسکو دربار مین حاضری مین کمی کر دینے کا
عذر میسر ہوگیا کیونکہ وہ معہ دیگر وزراکے فوج کے دشنام اور زیادتیون سے ڈرتا تہا *

۱۸۴۲ء مین مہاراجہ نی عزیز الدین کو ستلج کے جنوب کو بمقام مکہو کلارک صاحب کے استقبال کے واسطے بہیجا تہا
کلارک صاحب وسوقت لاہور کو مہاراجہ شیر سنگھ کی مسند نشینی کے مبارکباد اور مہاراجہ کہڑک سنگھ کی وفات کی تعزیت کے
واسطی آئے تہے *

دسمبر ۱۸۴۲ء مین سردار لہنا سنگھ مجیٹہیہ کو دربار لاہور نے لارڈ الن برا صاحب کے خدمت مین حاضر ہونی کو بہیجا اوسوقت
لارڈ الن برا سرکار انگریزی کی فوج مین فیروزپور مین تشریف رکہتے تہے کسی غلط فہمی کے سبب سے سردار لہنا سنگھ کو
یہہ توقع ہوئے کہ ایجنٹ گورنر جنرل آکر اوسکو فوج انگریزی کے لشکر مین لیجاوینگی اور اس خیال سے سردار مطرح اپنے
خیمہ مین ہی بیٹہا رہا اور ملازمت نواب گورنر جنرل بہادر کے نہوئے لارڈ الن برا نے یہہ سمجھکر کہ سردار نے
عمداً یہہ حرکت ناشایستہ کی کیفیت طلب کے چنانچہ اسپر فقیر عزیز الدین معہ شہزادہ پرتاب سنگھ راجہ ہیرا سنگھ اور دیگر
سردارون کے فیروزپور کو گیا اور وہان دربار عالی منعقد ہوا اور دو نوسکہون کے اور انگریزی فوج کے

قواعد ہوئی عزیز الدین نے اس بے اعتدالی کا جو بہ حیثیت ظاہر واقع ہوئی تھی بخوبی حال بیان کرکے اطمینان کردیا اور گورنر جنرل کو ایسا خوش کیا کہ نواب محتشم الیہ نے سر دربار فقیر کو فرمایا کہ فقیر حامی دوستی سرکارین ہی اور جیب خاص سے ایک گھڑی طلائی نکال کر فقیر کو عطا فرمائے یہہ گھڑی جنکے قدر اور سب خلعتون سی زیادہ سمجھی جاتی ہے اب فقیر جمال الدین کے پاس ہے*

مہاراجہ شیر سنگھ کے سلطنت کے پہلے سال مین فقیر عزیز الدین پر مہربانی کم ہو گئی تہی اوسکی نسبت یہہ شبہہ تھا کہ راجگان جمون کا رفیق ہے ان راجون سے مہاراجہ کو سخت نفرت تھی مگر اونکا مقابلہ نہین کرسکتا تھا حقیقت یہہ تھی کہ راجہ دہیان سنگھ جانتا تھا کہ فقیر عزیز الدین کے لیاقت کی بغیر اوسکا کام نہ چلیگا اور بلاشبہہ لاہور مین جو وزیر ہوتا عزیز الدین کے بغیر کام نہ کرسکتا سردار جیت سنگھ عزیز الدین کا بہت دوست تھا اوسکے قتل کے سبب سے بڑی مشکل راجہ دہیان سنگھ سے اوسکی مصالحت ہوئے تہے مگر آخر کار معلوم ہوتا ہے کہ فقیر عزیز الدین کو یقین ہو گیا تھا کہ فقط راجگان ڈوگرہ ہی ملک کی بربادی بچا سکتی تہے اور اس یقین کے سبب سی فقیر مسطور اونکے ساتھ شامل ہو گیا تھا*

مہاراجہ شیر سنگھ کے وفات کی بعد فقیر عزیز الدین نے معاملات ملکی مین دخل دینا کم کردیا اوسکے تندرستی مین فرق آگیا تھا بینائی اوسکی گھٹتی جاتے تھی اور جیسی فوج کا زور بڑہتا جاتا تھا اور بیہودگے اوس مین زیادہ آتی جاتے تہے اوتنا ہی فقیر عزیز الدین کا زور کم ہوتا جاتا تھا وہ خوب دیکھتا تھا کہ اعمال بد فوج اوسکی تباہی کے طرف اوسکو لئے جاتے ہین اور جواہر سنگھ اور لعل سنگھ کے جو اعمال اور مصلحت تہے جنسے اونکو اور سلطنت کو مضرت عظیم پہونچتی نظر آتے تہے جہان تک ہوسکتا تھا اوس کے خلاف عزیز الدین اپنے رائی بیان کرتا تھا مگر افسوس ہے کہ لاحاصل ہوتے تہے سب سی آخر کام اوسنے یہہ کیا کہ جو فوج سرکار انگریزی کے خلاف ستلج کیطرف کوچ کر گئے تہے اوسکے واپس بلانے کے واسطے اصرار کرتا رہا اور سوم دسمبر ۱۸۴۵ء کو بیش ازانکہ وہ ریاست جسکے اوسنی مدت تک اور نمک حلالی سے نوکری کرے تہے تباہ ہو گئے مر گیا*

رنجیت سنگھ کے مشیرون مین فقیر عزیز الدین لایق وزراءمین سے تھا اور بالتحقیق سب سے زیادہ دیانتدار تھا رنجیت سنگھ کو اپنے وزرا کے انتخاب کرنے کے بڑی لیاقت تھی اور کل اپنے دراز عہد سلطنت مین اونکا الطاف و عنایات

نسبت فقیر عزیز الدین کم نہ ہوئی کیونکہ فقیر کے طرف سے کبھی قریب یا بے اعتدالی نہین ہوئی تہے ایسا کم ہوتا تہا کہ کسی معاملہ غیر یا اندرونی مین مہاراجہ اوسکے صلاح نہ لیتی ہون اور سرکار انگریزی کے ساتھ جتنی معاملات تعلق رکھتے تہے وہ تو تقریبًا بالکل اوسی کے اوپر چھوڑے ہوئے تھے اور اس مین شک نہین ہے کہ یہہ بات بہت کچھہ فقیر عزیز الدین کے ہی دانائی اور تدبیر سے حاصل ہوئی کہ مہاراجہ رنجیت سنگھہ کے سلطنت کی اختتام تک سرکار انگریزی اور سرکار لاہور مین نہایت قلبی آشتی رہے ۔

فقیر عزیز الدین ایسی پسندیدہ طبیعت کا آدمی تہا اور اسکا طریق ایسے پوری درباریون کا تہا کہ اوسکا ظاہر دشمن کوئی نہ تہا ہرچند کہ اوس کے رسوخ کے سبب سے بہت آدمیون کو اوسکا رشک تہا ایک وجہ اوسکے ہر دلعزیزی کی باوجودیکہ ہندو دربار مین وہ مسلمان وزیر تہا یہہ بہی کہ اوسکا عقیدہ تعصبًا میزنہ تہا فقیر عزیز الدین صوفی تہا اس فرقہ کو سچی مسلمان تو کافر جانتے ہین مگر ممالک مشرقی کے سب سے اچھے حکیم اور شاعر اسی فرقہ[***] کے تہے قرآن کے سایل سے اوسکو چسپیدگی تہے بلکہ سب مذہبون کو ایسا جانتا تہا کہ سب کے برابر ہی تعظیم کرنی چاہیے اور سب کو برابر ہے ہیچ سمجھنا چاہیئے ایک مرتبہ رنجیت سنگھہ نے اوس سے یہہ سوال کیا کہ تمکو ہندوؤن کا مذہب اچھا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کا اوسنی جواب دیا کہ ایک دریای زخار مین بہہ رہا ہون زمین کے طرف آنکھہ اوٹہا کر دیکھتا ہون دونون کنارون مین فرق نہین دیکھتا ۔

فقیر عزیز الدین اپنی زمانہ مین نہایت فصیح شخص مشہور تہا اور جیسا مقرر تھا ویسا ہی منشی بہی تہا سرکار کے کاغذات جو اوس نے اور اوسکے بہائی نور الدین نے تحریر کئے تہے مشرقی انداز سے اگر دیکھے جاوین تو فصاحت لسان اور مذاق خوش کے نمونہ ہین فقیر عزیز الدین جملہ فروع علوم مین جو مشرق مین مروج ہین کامل دستگاہ رکہتا تہا لاہور مین اوس نے اپنی خرچ سے ایک مدرسہ فارسی اور عربی کی تعلیم کیواسطے مقرر کیا تہا اور پنجاب کے بہت سی عربی دانون نے اسی مدرسہ مین تعلیم پاے تہے ۔

[***] فرقہ صوفی مسلمانون مین ایک فرقہ فقرا کا ہی جنکے مسایل مخفی مین ممالک مشرقی مین ہر جگہہ کم وبیش صوفی پہیلے ہوئے ہین ایران مین کئی سو برس سے بڑا فرقہ صوفیون کا رہا ہی مگر پنجاب مین ظاہر صوفی کم یاب ہے مگر تصوف کے مسایل مستورہ ہر جگہہ ایک سے ہین ہندوؤن کے ویدانت کے مسایل اور مسایل تصوف مین فقط نام ہی کا فرق ہے اصول جن پر گورو نانک نے مذہب سکہان کے بنیاد رکہے تہے بالکل ویسے ہین جو محمود اور حافظ یا خود فقیر عزیز الدین کے تصانیف خالص صوفیہ مین پاے جاتے ہین ۔

شعرا مین عزیز الدین کو نامی شاعر سمجھنا چاہیئے اوسکے اشعار فارسی مین ہین جو تصوف مین ہین اکثر حسن پایا جاتا ہے اور سبت اور فصاحت اون مین بہت ہی چنانچہ چند اشعار اوسکے تصنیف مین سے اِس غرض سے لکھے جاتے ہین کہ تصوف کے نظم کے کیفیت دریافت ہو **اشعار** چون سایۂ درخت ندارد جہان قرار * ای دل اگر نگاہ نمائی با اعتبار * در عالم خیال ترا اضطراب چیست * در کارہائی خویش نداری چو اختیار * بگذار کار خود بخدا و ندکار خویش * خود را بہ پرورندہ خود ہم ز دل سپار * تا وقت فیض می نرسد صبر پیشہ کن * بر نعمتی کہ دست دہد شکر کن ہزار * وستی بگوش کردہ ز اندیشہ ہائی دہر * آزاد باش در کرم حق امیدوار * **دیگر** گویم اگر من ازسر غفلت کہ من منم * نزدیک اہل معرفت آید ہمین صنم * در دین سالکان طریقت بود گناہ * داند اگر کسی مثل این چنین منم * آخر بنا بر آب بود گرچہ در جہان * گوئی کہ زال ورستم وسہراب بزرنم * بیہودہ دعوی است کہ چون تار عنکبوت * بر خود روی ہر آنچہ خیالات بر تنم * چون جملہ کارہا متعلق بفضل اوست * بہتر کہ بعد ازین دم آزادگی زنم *

فقیر عزیز الدین کے چھہ بیٹون مین اب فقط دو زندہ ہین شاہدین جو ۱۸۴۰ء مین مرگیا تھا لدھیانہ مین ۱۸۳۶ء مین صاحب ایجنٹ انگریزی کے پاس بطور وکیل سرکار لاہور تقرر ہوا تھا دو سال کے بعد وہ فیروزپور مین منصب وکالت پر مامور ہوا تھا فقیر چراغدین ۱۸۳۸ء مین جسروٹہ کا ناظم مقرر ہوا تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد شاہزادہ کہرک سنگہ کی خدمت مین مامور ہوا تھا ۱۸۴۲ء مین وہ اپنی بہائی کی جگہہ فیروزپور مین وکیل مقرر ہوا تھا اور بعد اوسکے آمالیان دربار کی خدمت مین وکالت پر مامور رہا *

فقیر جلال الدین نے سرکار انگریزی کے نوکری مین پہلے حافظ آباد کے تحصیلداری کے بعد اوسکی تبدیلی گوجرانوالہ مین ہوئی تھی اور ۱۸۶۴ء مین اوسکو عہدہ نایب میرمنشی محکمہ صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مین ملا اب فقیر جلال الدین عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ممتاز ہے اوسکو اور اوسکے بہائی رکن الدین کو ایک ہزار روپیہ سالانہ پنشن حین حیات ملتی ہے *

نصیر الدین جو فقیر عزیز الدین کا سب سے بڑا بیٹا تھا ۱۸۴۱ء مین جب وہ کم عمر تھا مارا گیا تھا ایک پوربیہ سپاہی نے جسکو فقیر امام الدین نے کسی قصور کے سبب سے موقوف کردیا تھا بدلہ لینی کا تہیہ کیا اور غلام محی الدین کے

دوکان پر لاہور مین آکر اوس نے کسی بیماری کا بہانہ کر کے علاج کے درخواست کی نصیر الدین جو اپنی دادا کی
دوکان کے کام مین مدد کیا کرتا تہا سپاہی کو ایک اندر کے مکان مین لے گیا وہان سپاہی نے تلوار کہینچکر اوسکو
قتل کیا غلام محی الدین اپنی پوتا کا شور سنکر دوڑا مگر مکان اندر سی بند کیا ہوا تہا مگر اوس نے دروازہ کو تبرسی
توڑا اور قاتل کے اوپر جا پڑا اور اوسکی تلوار چہین لی اور اوسکو دریچہ مین سے نیچے بازار مین پہینک دیا جہان
لوگون نے جوش مین آکر اوسکو مار ڈالا اس کشمکش مین غلام محی الدین خود بہی سخت زخمی ہوا تہا نصیر الدین چند
روز تکلیف اوٹہا کر مر گیا *

عزیز الدین کے بیٹون مین سے فقط چراغ الدین کے اولاد ہوئی اور چراغ الدین کی سب سے بڑے بیٹی سراج الدین
کی موت بھی ایسے ہی صدمہ سے ہوئی جیسی نصیر الدین کے *

سراج الدین جو عمر مین جوان تہا بہاول خان نواب بہاولپور کا نوکر تہا بہاولخان کے پیچھے اوسکا عزیز
بیٹا صادق محمد خان مسند نشین ہوا نئے نواب نے اپنے بھائی حاجی خان کو جو قید مین تہا قتل کرنا چاہا مگر
سراج الدین اور داؤد پوترون نے حاجی خان کی طرف ہو کے ایک فساد برانگیختہ کیا اور اوسکو مسند پر بٹہایا
اس احسان کے عوض مین حاجی خان نے سراج الدین کو وزیر اور اوسکے بہائی شہنواز الدین کو سپہ سالار
بنایا مگر کچہہ عرصہ کے بعد سراج الدین کے آزاد خان نواب کے ماموں کے ساتہہ تکرار ہو گئے اور نواب نے
اپنے رشتہ دار کی جانب داری کی سراج الدین نے بہاولپور سے علیحدہ ہو جانیکی تیاری کی مگر نواب نے کئے
سید اوسکی پاس بہیجے اور ان سیدون نے قرآن پر قسم کہائی کہ نواب کے نیت مین کسی طرح کا نقصان
تمکو پہونچانا نہین اسپر سراج الدین نے بہاولپور مین رہنی کے نیت کر لی مگر دو تین دن کے بعد سراج الدین
کے مکان کو فوج نے گہیر لیا اور سراج الدین کو کہا گیا کہ تم قید کئے گئے ہو اور بابجولان رکہے جاؤگے اوسنے
کہا کہ بدرجہ لاچاری بزور جو چاہے ہو جاوے مگر بلا جبر مین نہ مانونگا در آخر کار مکان پر فوج چڑہ گئی دونو
بہائی خوب مردانہ لڑی مگر گو بالکل پہنسی تہے فوج کے افسر کو سراج الدین نے اپنے ہاتہہ سی قتل کیا مگر
اوسکے پیچہے گولی کے ضرب سے خود مارا گیا شہنواز الدین گرفتار ہو گیا مگر سخت زخمی ہونے کے بعد اور بعد اوس کے

قید مین رکہا گیا چنانچہ آٹھہ مہینے قید رہا بعد اوسکے اوس کے باپ نے ۸۰ ہزار روپیہ دیکر اوسکو چھوڑا لیا ✽

فقیر عزیز الدین کے حیات مین اوسکے بہائی کمتر درجہ پر رہے مگر بہائیون کا اس جگہہ کچھہ حال بیان کرنا ضرور ہے کیونکہ وہ بہی معزز رہے فقیر امام الدین رنجیت سنگہ کی سلطنت کے عہد مین عرصہ تک گوبند گڈہ کا✽ قلعدار رہا اور جو علاقہ متصل قلعہ تہا اوسکا ناظم رہا اسکے علاوہ میگزین اور سلحخانہ اور اصطبل بادشاہی اوسکے سپرد تہا اوس کے خدمات کے سبب میدان جنگ مین اوسکو خدمت کرنیکے بہت مہلت نہین ملی مگر مائی سدا کور اور بہنیون کے قلعہ کے سرکرنیکے واسطی جو فوج بہیجے گئے تہے اوس مین امام الدین شامل تہا اور ایک دو اور چہوٹے معرکون مین بہی وہ شریک رہا تہا فقیر امام الدین ۱۸۴۷ء مین مرگیا اوسکے پیچہے اسکا ایک بیٹا✽✽ تاج الدین رہا جو اوس کے ساتہہ گوبند گڈہ مین قلعدار تہا تاج الدین اپنے باپ کے پیچہے فقط دو برس زندہ رہا معراج الدین جو تاج الدین کا فقط ایک بیٹا ہے پانسو روپیہ سال پنشن پاتا ہے ✽

فقیر نور الدین نہ اپنی بہائی عزیز الدین کے سے لیاقت نہ جرات رکہتا تہا مگر اپنے بہائی سے بہت باتون مین مشابہہ تہا ابتدائی عمر اوس نے عبادت مین صرف کی مگر ۱۸۱۰ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جو عزیز الدین پر نہایت مہربانی کرتے تہے نور الدین کو بلوایا اور دہنی کا علاقہ اوسکے سپرد کیا وہان اوس نے اچہی خدمت کی اور بعد اوس کے گجرات کو بہیجا گیا گجرات مین اوسکو چہبون کے زیر رکہنے مین کچھہ مشکل ہوئے ۱۸۱۲ء مین جالندہر کا علاقہ اوسکے تحت مین ہوا اور سال آیندہ سیالکوٹ ۔ ڈسکہ ۔ ہلووال ۔ اور وزیر آباد کا علاقہ اوسکو ملا ۱۸۱۸ء مین وہ لاہور کو بلایا گیا اور اوس سے پیچہے اوسکے خدمت اکثر دربار سے ہی متعلق رہے یہہ خدمات کئی طرح کے ہتین اور متعدد تہین اور بڑے ذمہ واری اونکی ساتہہ متعلق تہے قلعہ مین جو سلحخانہ تہا وہ اوسکے سپرد تہا اور محلات او باغات شاہے اوسکے سپرد تہے جیب خاص کا خرچ مہاراجہ کا اوسکے سپرد تہا اور جو بخشش

✽ پہلا قلعدار گوبند گڈہ کا سردار شمشیر سنگہ تہا متصل لاہور کا رہنیوالا اس نے رنجیت سنگہ کے حکم سے قلعہ کی عمارت بہت سی از سر نو بنوائی شمشیر سنگہ کے بعد فقیر امام الدین کو قلعداری ملی اور فقیر امام الدین اور اوسکا بیٹا تاج الدین مہاراجہ شیر سنگہ کے سلطنت کے زمانہ تک قلعدار رہے اوسکے بعد مسو با سنگہ ماکرپا قلعدار مقرر ہوا اور ۱۸۴۹ء تک اس منصب پر مامور رہا اوسکے بعد سر مکہہ سنگہ بٹالہ کا ایک برہمن مقرر ہوا اس شخص نے دریا خان ایک قیدی کو بہاگ جانے دیا اس سبب سے اوسکے جگہہ شمس الدین فقیر نور الدین کا بیٹا ۱۸۵۲ء مین مقرر ہوا ✽

شاہی ہوتی تھی ایسے لوگون کو تقسیم کرتا تہا جو لایق تھی موتی مندرہینے خزانہ بادشاہی کے ایک کنجی
نورالدین کے پاس رہتی تھی اور باقی دو کنجیان مصر بیلی رام اور دیوان حکمان سنگہ کے پاس رہتی تھین +
۱۸۲۶ء مین فقیر نورالدین پنڈ دادنخان کے گرد و نواح کے ملک کو زیر کرنے کے واسطی بھیجا گیا تھا اور
۱۸۳۱ء مین وہ سید پورا در رکھڈ کو گیا تھا اسواسطی کہ راجہ گلاب سنگہ کی اُس علاقہ کے انتظام مین
مدد کرے +

سرکار انگریزی کے ساتھ جو معاملات ہوتے تھے اُن مین فقیر نورالدین اپنے بھائی فقیر عزیزالدین کے
ساتھ شامل رہتا تھا دونو کو انگریزون کے ساتھ انس تھا اور دونو کو دلی خواہش تھی کہ دونو سرکارین
یعنی سرکار انگریزی اور سرکار لاہور مین آپسمین نہایت دوستی ہمیشہ کے واسطی رہے +

۱۹ ستمبر ۱۸۴۶ء کو جب فوج مہاراجہ سرکش ہو گئی تھی اور فوج نے یہہ درخواست کی تھی کہ رانی اپنے
بھائی کو اور شہزادہ پشورا سنگہ کے قاتلون کو فوج کے حوالہ کردے تاکہ وہ بدلہ لے تو فقیر نورالدین
معہ دیوان دینا ناتھ اور سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کی فوج کی تسلے کے واسطی بھیجے گئے تھے مگر اس
پیغام سے کچھہ فایدہ نہین ہوا اور جو آدمی پیغام لیکر گئی تھے اُن مین فقط فقیر نورالدین ہی کو فوج نے
لاہو کو واپس جانے دیا اور فقط اوسکو برا بھلا نہ کہا ستلج کی لڑائی کے بعد نورالدین کے گواہی اور دستخط
عہدنامہ ۹- مارچ پر ہوئی کہ اِن لوگون نے لاہور کی ریاست کی طرف سی دستخط کئے تھے اور دسمبر
۱۸۴۶ء مین جب راجہ لعل سنگہ وزیر منصب وزارت سے بسبب مفسدہ پردازی کے معزول ہوا تہا نورالدین
ایک رکن اہالیان دربار مین مامور ہوا تہا کہ تا ایام بلوغت مہاراجہ دلیپ سنگہ کی کاروبار سلطنت کرتی رہین +
فقیر نورالدین اہالیان دربار مین بہت کچھہ کام نہین کرتا تھا مگر اُن مین سے ایک تھا جو سب سے زیادہ بیغرض
تہے اور اوسکی صلاح اکثر سلیم اور اچھی سوچکر دی جاتی تہے اوسکا یہہ حال تھا کہ درحالیکہ اپنی
سرکار کے غرض و وفاداری سی خیال مین اور پیش نظر رکہتا تہا صاحب رزیڈنٹ انگریزی کی واسطی
معاملات مین آسانی کرتا تھا سنہ ۱۸۵۰ء مین گورنمنٹ اعلی نے اوسکی جاگیر اور نقدی ۲۰۸۸۵ روپیہ

سالانہ اوس کے حین حیات بحال رکہے اوسکے دو بڑے بیٹون ظہورالدین اور شمس الدین کو ایکہزار
اور ۲۰۰ روپیہ سال کی پنشن عطا ہوئی اور چہوٹے بیٹون کو ہرایک کو ۴۸۰ روپیہ سالانہ پنشن ہوئی
۱۸۵۲ء مین اونکے باپ نورالدین کے وفات پر یہہ پنشن اسطرح بڑہائی گئین کہ ۱۲۰۰۔۱۰ اور ۱۴۰
اور ایکہزار اسی روپیہ مقرر ہوئین +

فقیر ظہورالدین مہاراجہ دلیپ سنگہ کی تعلیم کے واسطی مقرر ہوا تہا فقیر مسطور مہاراجہ کے ہمراہ فتح گڈہ
کو گیا تھا اور جس طریق سے اوس نے اس منصب کے خدمت کو انجام دیا قابل تعریف تہا +
۱۸۵۱ء کی اخیر مین وہ پنجاب کو واپس آیا اور ۱۸۵۵ء مین تحصیلداری چونیان پر مقرر ہوا اور بعد اسکے
اوسکی تبدیلی موگا اور لاہور کہو ئے ۱۸۶۲ء مین اوسکی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ہوئی اور
سیالکوٹ کو گیا +

فقیر شمس الدین فقیر نورالدین کا دوسرا بیٹا دوسرے جنگ سکہان کے زمانہ مین گوبند گڈہ مین تہانہ دار تہا
اس منصب مین اوسنی بہت وفاداری سی خدمت کو انجام دیا اور سرکار انگریزی کی فوج کے حوالہ
قلعہ مذکور ایسے وقت مین کر دیا کہ اگر کچھ بھی وہ تامل کرتا تو کچھہ دقت ہوتی ۱۸۵۰ء مین اسکو تحصیلداری
شاہدرہ ملی تھی مگر سال آیندہ بسبب بیماری کے اس نے استعفا دیدیا تہا ۱۸۶۲ء مین شمس الدین شہر
لاہور مین انریری مجسٹریٹ اور مینونسپل کمیٹی کا ایک ممبر مقرر ہوا شمس الدین بہت ہمت اور فیصر سان
تہا اور با علم آدمی تہا اور اپنے ملک کے آدمیون کی ترقی علم کے واسطی جو تجویز کچھہ ہوئی تھی اونکی
ترقی کے واسطے سب سے زیادہ پیش قدمی کرتا تھا تعلیم مستورات کی ترقی بہت کچھہ اسکی سبب سی لاہور
مین ہوئے ہے اور انجمن پنجاب کے تقرر مین بھی اوس نے بہت مدد کی یہہ انجمن مشہور تہوڑے عرصہ
سے مقرر ہوئی ہی مگر امید ہے کہ اوسکے نتائج بہت اچھے ہونگے +

فقیر شمس الدین اکتوبر ۱۸۷۱ء مین مرگیا اونکے وفات کے بعد گورنمنٹ ہندنے ۸۹۵-ایکڑ
اراضی پرگنہ واقع ضلع لاہور اوسکے فرزند اکبر کو اس شرط پر عطا فرمائی ہے کہ اوسکے

مین حیات معاف رہینگے اور اُس کے وفات کے بعد فقیر شمس الدین کے کسی وارث نرینہ صلبی کے نام واگذار رہے گی جسکو سرکار انتخاب کریگی *

فقیر قمرالدین لاہور مین انزیرے مجسٹریٹ ہے اور فقیر حفیظ الدین ضلع راولپنڈی مین تحصیلدار ہے *

سردار رچھپال سنگہ سندہو سرانوالی والہ

درگاہ سنگہ

- لعل سنگہ
  - اسیر کور — مہاراجہ کہرک سنگہ کی ساتھ شادی ہوئے سنہ ۱۸۴۰ء مین مرگئے
  - سردار منگل سنگہ — سنہ ۱۸۶۴ء مین مرگیا
  - دلبان — جمعیت سنگہ سندہانوالہ سی شادی ہوئی
    - رچھپال سنگہ — سنہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا
    - عطر کور — سنہ ۱۸۵۳ء مین شادی ہوئی
    - پریم کور — سنہ ۱۸۶۴ء مین شادی ہوئی
- تیغ سنگہ
  - گہسیٹا
    - حکم سنگہ

حال خاندان
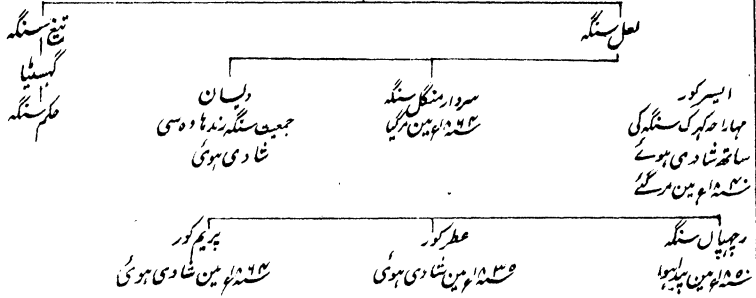
اِس خاندان کا مورث اعلی ایک شخص حسن نامی بتاتی ہین جو سندہو جٹ تہا اور جسنی سنہ ۱۵۰۰ء کی قریب ضلع گوجرانوالہ میں موضع حسن والہ آباد کیا تہا موضع سرانوالی بہی جسکے معنے سرون کی جگہہ ہے کہتی ہین کہ اسی شخص نے پرگنہ پسرور ضلع سیالکوٹ مین آباد کیا تھا جس کی قوم کریہ سے جو زور آور قوم تہی اس مقام پہ لڑائی ہوئی تہے اور اوس لڑائی مین اوسکی فتح ہوئی تہی اوسنے مقتولون کے سر کٹواکر ایک ڈہیر اونکا جمع کیا اور اوسکے اوپر چڑہ کر نہایا تہا مگر غالبا یہہ تشنہ خون حرکت متعاقب گانوکے وجہ تسمیہ بنانیکو بنائے گئے ہونگے بہرحال سرانوالی اِس خاندان کے قبضہ سی نکل گیا اور درگاہ جو اس خاندان مین سے پہلے ہی سکہ ہوا تہا افلاس کے سبب سے ضلع سیالکوت کو چھوڑکر گورداسپور کو چلا گیا تہا اور گورداسپور مین جیل سنگہ فتحپوریہ کے رسالہ میں سوار ہو گیا تہا اوسکا بیٹا لعل سنگہ اوسکے جگہہ مقرر ہوا اگرچہ وہ آدمی کسیقدر لیاقت کا تہا اوسکو سو سوارون کے افسری ملی تہے *

ایسر کور لعل سنگہ کی دختر کے حُسن کا سیالکوٹ کے ضلع مین شہرہ تہا اور ۱۸۰۸ء مین جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
اوس علاقہ مین پھر رہے تہے لعل سنگہ اپنی دختر کو اونکی روبرو لیگیا اور ایسر کور لاہور کو بہیجی گئی
اور محل شاہی مین داخل ہوئی مگر دو مہینے کے بعد رنجیت سنگہ نے ایسر کور کو اپنے فرزند شاہزادہ
کہرک سنگہ کی پاس بہیجدیا اور شہزادہ موصوف نے بمقام امرتسر چاپر دڈالکر اوس سے شادی کرلی اس کی
تہوڑے عرصہ کے بعد لعل سنگہ مرگیا مگر اوسکی فرزند منگل سنگہ نے اس رشتہ کی سبب سے فایدہ
اوٹہایا جب وہ پہلے دربار مین حاضر ہوا تو نرا گنوار جٹ تہا اور کہتی ہین کہ مہاراجہ نے حکم دیا کہ اوسکے
پہلے پوشاک گنواری تبدیل کرکے وہ پوشاک پہنائی جاوے جو دربار مین مروج ہتی منگل سنگہ نے
کبھی پاجامہ نہین پہنا تھا اور پاجامہ کے ایک ہی ٹانگ مین دونو اپنی ٹانگین ڈالنے لگا کہ اس پر سب
درباری بہت ہنسی مگر منگل سنگہ اگرچہ اوسکو دربارداری کے طریقہ معلوم نہین تہے آدمی ہوشیار
تہا اور دربار مین روز بروز مورد الطاف ہوتا گیا شہزادہ کہرک سنگہ نے اوسکو پہلوار گنہہ جمعی پانچہزار
روپیہ کی جاگیر دی اور ضلع لاہور مین چونیان کا علاقہ اوسکے سپرد کیا اس عہدہ پر مامور کی حالت
مین اوسنے ایسی خوبی اور چستی سے خدمت کی کہ شہزادہ کہرک اوس سے بہت خوش ہوا اور ۱۸۲۰ء
مین مہاراجہ کی منظوری سے شہزادہ نے اپنے تمام کارخانہ مالی اور جنگی اوسکے سپرد کردیا اور ۹ ہزار
روپیہ جاگیر اوسکو عطا کی اور خطاب سردار بخشا موضع سرانوالی جو پہلے اس خاندان کا تہا اس زمانہ
مین سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کے پاس تھا یہہ گانو منگل سنگہ نے لیا چند سال تک منگل سنگہ بہت
مورد الطاف رہا اوسکی جاگیرات مین بہت ایزادی ہوتی رہی اور شہزادہ کہرک سنگہ کے ساتھ حملہ
مہمون مین جاتا رہا مگر ۱۸۳۴ء مین سردار چیت سنگہ باجوہ جسکے شادی چیند کور منگل سنگہ کی بہتیجی سے
ہوئی ہتی اور جسکو خود منگل سنگہ نے کہرک کے روبرو کیا تہا منگل سنگہ کی جگہہ شاہزادہ کے کارخانہ کا
مہتمم مقرر ہوا مگر اس خدمت کے بدل جانے سے منگل سنگہ کی ثروت مین فرق نہین آیا کہرک سنگہ نے منگل سنگہ
کو نئی جاگیرین دین اور اب اوسکی جاگیر معہ جاگیرات سابق ۲۶۱۲۵۰ تہی جس مین ۶۲۷۵۰ روپیہ

کی جاگیر ذات کی تہی اور باقی کی عوض نوکری مین ۷۰۰ سوار ۳۰۰ زنبورہ اور ۲ توپ کی نوکری اوسکے ذمہ تہی +

چیت سنگہ کی ترقی اوسکے غارت کے باعث ہوئی رنجیت سنگہ کی عہد سلطنت مین چیت سنگہ شہزادہ کا خاص رفیق رہا اور اوسکو زور بھی بہت حاصل تھا کیونکہ کہڑک سنگہ نرم آدمی تہا اور کوئی رفیق جسطرح چاہتا اوس پر زور کر سکتا تہا مگر رنجیت سنگہ کے وفات کی بعد جب کہڑک سنگہ مسند نشین ہوئی سردارون نے جسکو چیت سنگہ کا بہت رشک تہا اوسکے غارت کرنیکا تہیہ کیا راجہ دہیان سنگہ اور شاہزادہ نونہال سنگہ اوس سازش کے سرغنہ تہے اور یہہ بدنصیب رفیق قلعہ مین علانیہ اور گویا اپنے آقا کی آنکھون کے سامنی قتل کیا گیا تہا +

۱۸۳۸ء مین جب چیت سنگہ پر ابتدا مین مہربانی ہوئی سردار منگل سنگہ ضلع ملتان کو قوم مزاری کو درست کرنے کے واسطے بہیجا گیا تہا لیکن اگرچہ اوسنے ایسی ہی ہمت اور جرأت کی جیسا کہ اوس سے پہلے عہدہ دارون نے کی تھی مگر وہ اس سرحد پر کچھہ امن نہ پیدا کرنے پایا +

نومبر ۱۸۴۰ء مین مہاراجہ کہڑک سنگہ کا انتقال ہوا اور رانی ایسر کور اونکی نعش کے ساتھہ ستی ہوگئی اوس وقت یہہ بات مشہور تہی اور بوجوہ یقین ہے کہ یہہ شہرت سچ ہوگئی کہ یہہ رانی خوشی سے ستی نہین ہوئی بلکہ اوسکے ستی ہونے کے واسطے نہ فقط احتراز کیا گیا بلکہ جبراً اوسکو ستی کرایا اور راجہ دہیان سنگہ نے یہہ جبر کیا ایسر کور اور چند کور زوجہ کلان کہڑک سنگہ مین اپس مین بہت حسد تہا اور چند کور کا زور بھی اس بات پر ڈالا گیا کہ ایسر کور ستی ہووی +

منگل سنگہ کو توقع تھی کہ اس زمانہ مین کسیقدر رسوخ اور زور اوسکو بھی حاصل ہوگا مہاراجہ مرحوم کا سالا ہونیکے سبب اور بہت سال تک نوکری مین دولت کثیر جمع کرنے کے سبب اوسکو کسیقدر بالوجہ یقین تہا کہ شہزادہ شیر سنگہ کے ساتھہ ملکر کچھہ پکی سلطنت قایم کرسکے مگر راجہ دہیان سنگہ نے جب چیت سنگہ کے صفائی کی تو یہہ اوسکو کب منظور تہا کہ کوئی اور شخص مقابل اختیار حاصل کرے اور منگل سنگہ رفتہ رفتہ

کرتا گیا کچھ عرصہ کے بعد مہاراجہ شیر سنگھ نے منگل سنگھ کی پہلے جاگیر مین سے سوای ۷ ۳ ہزار روپیہ کی سب ضبط کرلی مگر ایک لاکھہ چوبیس ہزار روپیہ کی اور جاگیر ساہنیوال اور منگل چی مین بخشی یہہ جاگیر اوسکے قبضہ مین ۱۸۴۶ء تک رہی اوس سال مین راجہ لعل سنگھ نے وہ جاگیر ضبط کرلی فقط ۸۶ ہزار روپیہ کے جاگیر پرانی جاگیر مین سے اوسکی پاس رکھی اور ۳۶ ہزار روپیہ نئی جاگیر بشرط نوکری ۱۰۲ سوار کی دی اِس تخفیف مین زیادہ بی انصافی اسواسطی تھی کہ منگل سنگھ نے کھڑک سنگھ کی وفات کے بعد معاملات سلطنت مین کچھ دخل نہین دیا تھا اور وجہ اِس ضبطی کی عیان تھے کیونکہ لعل سنگھ نے یہہ جاگیر اپنے بھائی فقیر امیر چند کو دیدی تاکہ کسیقدر اوسکی نقصان کا عوض ہو میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ نے دوابہ جناب کا منگل سنگھ کو عدالتی ہنوایا اِس عہدہ پر اوسنی بہت اچھا کام نہین کیا منگل سنگھ ادھڈ سپاہی تھا اور عدالت کا کام اوسکی موافق طبع نہ تھا جب ۱۸۴۸ء مین فساد ہوا تو منگل سنگھ وزیرآباد مین تھا اور معابر کی نگرانی اوسکی سپرد ہوئی اوسکا اپنا بیان یہہ ہے کہ جب وہ فوج مفسدان کو عبور کرنے سے روکتا تھا راجہ شیر سنگھ نے اوسکو قید کرلیا اور رام نگر کے لڑائی سی ذرا پہلے تک قید مین رہا بعد اوسکے وہ قید سے بھاگ گیا اور میجر نکلسین صاحب کے ساتھہ جاکر شامل ہوگیا اور آخر جنگ تک اونکی ماتحت خدمت دیتا رہا حکام کو سردار منگل سنگھ کے نمکحلالی مین شبہ ہوا ادضبطی ملک پنجاب کے بعد فقط ۱۲ ہزار روپیہ سال اوسکے واسطے پنشن حین حیات مقرر ہوئی مگر یہہ بات یاد رکھنی واجب ہے کہ اِس سردار کے نسبت کبھی نمک حرامی ثابت نہین ہوئی اور حکام انگریزے کے ساتھہ وقت نازک مین شامل ہوگیا تھا اور رسد رسانی وغیرہ مین اور فوج انگریزی کے واسطے اور کام کرنے مین لڑائی کے آخر تک اوس سے کام لیا گیا سردار منگل سنگھ جون ۱۸۶۴ء مین مرگیا +

سردار منگل سنگھ کا ایک ہی بیٹا ہے جسکا نام رچپال سنگھ ہی اوسکو دو ہزار روپیہ سال پنشن حین حیات ملتی ہے اور سرالوالی ضلع سیالکوٹ مین رہتا ہے +

دیوان شنکر ناتھہ

پنڈت رگھناتھہ کول

پنڈت ہری رام

دیوان شنکر ناتھہ ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوا

پریم ناتھہ	شیو ناتھہ

دوارکا ناتھہ ۱۸۶۷ء مین پیدا ہوا۔	کاشی ناتھہ ۱۸۶۸ء مین پیدا ہوا۔	وشیشر ناتھہ ۱۸۶۹ء مین پیدا ہوا۔

حال خاندان

دیوان شنکر ناتھہ کے بزرگ کشمیر کے رہنے والے تہے اِس خاندان کے بزرگون مین سے کشمیر کو پہلے لعل چند کول نے چھوڑا تہا جو شاہجہان کے عہد مین دہلی کو گیا تہا اور علی مردان خان وزیر باکمال شاہنشاہ ممدوح کی نوکری اوسکو میسر ہوئی اِس نوکری مین لعل چند کو ثروت حاصل ہوئی اور کچھہ عرصہ کے بعد وہ کشمیر کو واپس گیا اوسکے کامیابی کے سبب سی اوسکے خاندان کے اور کئی آدمی دہلی کو گئے چنانچہ اونمین سے رگھناتھہ کول بہی گیا اور فیض آباد مین جا کر مقیم ہوا وہان ہری رام اوسکا بیٹا پیدا ہوا رگھناتھہ کول نے مہاراجہ گوالیار کی نوکری اختیار کی اور کرنیل بوبین برکن صاحب کا جو فوج مرہٹہ مین ایک افسر تہا میر منشی ہوا اوسکا بیٹا ہری رام اپنے باپ کے ماتحت خدمت کرتا رہا تا وقتیکہ مرہٹون کے ریاست کے برہم ہونے سے دو نو باپ اور بیٹا بے پر ہو گئے تہوڑے عرصہ کے بعد دیوان گنگا رام نے جو اونکا رشتہ دار تہا اور جسنے ۱۸۳۱ء مین سرکار رنجیت سنگہ مین نوکری حاصل کی تہے اور عہدہ جات معزز اور فائدہ بخش پائی تہی ہری رام کو لاہور کو بلایا ہری رام اوسکے حسب الطلب لاہور کو چلا گیا اور چونکہ زود نویس تہا دیوان گنگا رام کا دفتر اوسکی

سپرد ہوا ۱۸۳۱ء مین ہریہ ام خاص مہاراجہ کی خدمت مین منشی مقرر ہوا اور ۱۸۳۸ء مین شاہزادہ کہڑک سنگہ کے پاس منشی ہوا اور انکی جاگیر کا حساب اوسکے سپرد رہا +

شنکرناتھ جو دہلی مین ۱۸۰۸ء مین پیدا ہوا تہا اپنی باپ کے ساتھ ۱۸۲۰ء مین لاہور مین آیا تھا اور شاہزادہ کہڑک سنگہ کے خزانہ کے دفتر مین ملازم ہوا تھا بعد اوسکے صدر دفتر مین وہ بہرتی ہوا تہا جہان وہ ضبطی ملک پنجاب تک رہا اوسکی راجہ دینانا تہہ کے رشتہ دار ہونے کے سبب سے کہ ہمشیرہ راجہ دیناناتہہ کی شادی شنکرناتہہ کے ساتہہ ہوئی تہی شنکرناتھہ کو بہت رشد حاصل تہا اور علاوہ اسکے اوسکی لیاقت اور دیانت داری خاص مشہور رہی رزیڈنسی کے زمانہ مین ۱۸۴۶ء سے ۱۸۴۹ء تک شنکرناتہہ سے بورنگ صاحب کوکس صاحب ڈوبرن صاحب اور میجر بیگر یگر صاحب اعتبار کے خدمت لیتی رہے اور سبنے تصدیق کیا ہے کہ اوسنی قدر کے لایق خدمت کی اور چال چلن اوسکا عمدہ رہا چونکہ وہ راجہ دیناناتہہ کے دفتر کا اعلے منشی تہا مال کا بہت کام اوسکے سپرد ہوا تہا اور اوس نے بذات خود آٹھہ ہزار مقدمات سے زیادہ طی کئی ہتی ۱۸۴۹ء تک شنکرناتھہ کے قبضہ مین ۶۵۰۰ روپیہ کے جاگیر رہے اور علاوہ اسکے نقد مواجب اوسکا ۱۳۶۰ روپیہ تہا اور اوسکے سوا عملہ کی بابت ۱۲۴۲ روپیہ اوسکو ملتی تہے جاگیر جو شیخو پورہ اور گجرات کے ضلع مین تہی ضبط کی گئی اور ۲۶۲۰ روپیہ سالانہ نقد پنشن تا حین حیات اوسکی مقرر ہوئی ۱۸۶۲ء مین شنکرناتہہ شہر لاہور مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا اس منصب مین اپنی ہوشیاری اور بلا رد و رعایت فیصلہ کرنے سے حکام کو اوس نے بہت خوش رکھا دہرم شاستر مین اوسکو خوب دخل ہے اور پیچیدہ مقدمات رواج اور ترکہ اور مذہب مین اوسکے رائے حکام انگریزی لاہور کے اعتبار سے طلب کرتے ہین ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ اعلے نے اوسکو خطاب دیوانے عطا فرمایا +

بخشی بھگت رام

بیساکھی رام

مہر چند ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا۔	بہگت رام ۱۸۶۵ء مین مرگیا۔	ہردیال ۱۸۵۳ء مین مرگیا۔
	جمعیت راے ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوا۔	

حال خاندان

بیساکہی رام بخشی بہگت رام کا باپ شہر لاہور مین ایک چھوٹا سا صراف تہا ۱۸۰۹ء مین جب بہگت رام کے عمر ۱۹ برس کے تہے اوسکو خزانہ کے دفتر مین ساٹھہ روپیہ کے مشاہرہ پر مصر بیلی رام اعلی توشہ خانہ سرکار نے محررے پر نوکر رکھہ لیا تہا ۱۸۲۴ء مین بہگت رام جیب خاص کے حساب کی تحریر کیواسطی نایب محاسب مقرر ہوا اور تنخواہ سابق کے علاوہ پچاس روپیہ ماہوار اوسکی تنخواہ مین اضافہ ہوا ۱۸۳۱ء مین بھگت رام شاہزادہ شیر سنگہ کے ساتھ علاقہ کوہستان دوآبہ جالندہر۔ کوٹیرا اور سوجان پور کا مالیہ اور منڈی اور سکیت اور کلو سے زر باج وصول کرنیکو بہیجا گیا تہا سال آئندہ مین بہگت رام لاہور کو واپس آیا اور پچاس پیادہ پلٹنون ۸ سوار ونکی رجمٹنون ۲۰ توپخانہ کے پلٹنون کا ۲۰ ۲۵ سالانہ مواجب پر بخشی مقرر ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اور کہڑک سنگہ کے سلطنت کے عہد تک برابر اس عہدہ پر ممتاز رہا ۱۸۴۱ء مین مہاراجہ شیر سنگہ نے علاوہ اُسکی نقد مواجب کے انبالہ اور سورا پور مین اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کے +

بخشی بہگت رام سے فوج نہایت خوش تہے اور مہاراجہ شیر سنگہ کے مارے جانیکے بعد اوسکا زور فوج مین بہت ہوگیا تہا متصدیون کے ایک فرقہ کا بہگت رام سرگروہ تہا اور دوسرے فرقہ کا جس مین ہوشیار

اور بیدریغ کشمیری برہمن تھے دیوان دینا ناتھ سرگروہ تہا اور ہر طرح کا زور رکہتا تہا جب ۱۶ ستمبر
سنہ ۱۸۴۴ع کو راجہ ہیرا سنگھ اور پنڈت جلا مارے گئے دربار مین یہہ تجویز ہوئی کہ سلطنت کا کاروبار ایک
مجلس کے تجویز سے جس مین سردار جواہر سنگھ راجہ لعل سنگھ دیوان دینا ناتھ سردار عطر سنگھ کالیانوالہ
شام سنگھ اٹاریوالہ اور بخشی بھگت رام داخل ہوئے تھے ہوا کرے مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اصلی اختیار
فقط جواہر سنگھ اور لعل سنگھ کے ہاتھون مین آگیا +

مارچ ۱۸۴۵ع مین بخشی بہگت رام راجہ گلاب سنگھ کے اوپر جو فوج بہیجی گئی تہے اوس کے ساتہہ گیا تہا
اور چونکہ بخشی بہگت رام کا فوج پر بہت زور تہا راجہ گلاب سنگھ نے اوسکو زر خطیر بطور نذرانہ دیا مگر پیچھے یہہ
سب مال بخشی مسطور کے ہاتہون سے جاتے جاتے بچا کیونکہ جب فوج راجہ گلاب سنگھ کو لاہور لے آئی تو اُسنے
کہا کہ مین فوج کی تنخواہ کی شرح کا اضافہ کردینے پر راضی ہون بشرطیکہ سب سردار اپنی گنجایش کے موافق
روپیہ دین اور بخشی کے نام راجہ گلاب سنگھ نے پانچ لاکہہ روپیہ دینی لکہے یہہ روپیہ حقیقت مین اُس
سے کم تہا جو اوسکو جمون مین ملا تہا +

جون ۱۸۴۵ع مین جب فوج جواہر سنگھ وزیر کی نالیاقتی سے بگڑ گئے تو فوج نے درخواست کی کہ وزیر
موصوف معزول کیا جاوے اور اوسکی جگہہ دیوان دینا ناتھ یا بہگت رام یا راجہ لعل سنگھ خواہ ان مین
سے کوئی تنہا خواہ تینون شامل وزارت کے منصب پر مامور ہون مگر رانی نے کسی تدبیر سے اپنی بہائے
جواہر سنگھ اور اپنی آشنا لعل سنگھ مین اتفاق کرادیا اور یہہ نالایق وزیر سلطنت کا کام کرتا رہا تاوقتیکہ
تین مہینے کے بعد وہ قتل کیا گیا +

مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بخشی بہگت رام کو دناریور دوآبہ جالندہر مین ایک نئی جاگیر ۸ ہزار روپیہ کی عطا کی تہی +
جب یہہ دوآبہ بموجب عہدنامہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ع کی سرکار انگریزی کو دیدیا گیا تو بہگت رام کی یہہ جاگیر جاتی
رہی مگر اوسکے عوض مین ایک اور جاگیر اوسیقدر جمع کی پرگنہ تلونڈی ضلع امرتسر مین اوسکو ملی مگر اسکا
موا جب نقد گہٹکر ۱۲سو روپیہ رہ گیا اور سال آیندہ دہرم کوٹ اوسکو اور جاگیر علاوہ جاگیر سابق کی

دو ہزار روپیہ کی ملی اِس زمانہ مین اُس کا مواجب نقد اور جاگیر بقدر ۴۳۰۰ اسکے تھا *

جب قریبا اختتام ۱۸۴۶ء کے مسٹر جان لارنس صاحب قائمقام رزیڈنٹ سلطنت لاہور کے انتظام مین کسیطرح کی ترتیب اور قاعدہ مقرر کرنیکا ارادہ کرتے تہے تو بخشی بہگت رام کو حکم ہوا کہ فوج کا حساب دے کہ کئی سال سے اوس نے حساب نہین دیا تہا جب فہمایش سے اُسنے حساب نہین دیا تو وہ عہدہ سے معطل کیا گیا اور اوسکی جگہہ چار بخشی مقرر ہوئے اور حساب کی تحریر اور جانچنے کے واسطے ایک قاعدہ مناسب قایم کیا گیا *

جب اِسپر بھی اوس نے حساب نہین دیا تو بخشی بہگت رام کے جاگیر ضبط کی گئی آخر کار حساب پیش کیا گیا اور اوسکے ذمہ قریب ساڑہی پانچ لاکہہ روپیہ کے نکلا مگر اِس مین سے رقم کثیر چہوڑ دی گئی کچہہ روپیہ تو اس مین مختلف افسران فوج کے ذمہ تہا اور جب باقی بہگت رام نے ادا کر دے تو دربار نے حساب کو طی کر دیا چند ماہ کے بعد دربار نے بخشی بہگت رام کے جاگیر واگذار کرنی چاہے مگر سر فریڈرک کری صاحب نے اِس درخواست کو منظور نہ کیا پس جب پنجاب ضبط ہوا تو نئی سرکار پر بخشی بہگت رام کا کچہہ دعوی نہ تہا لیکن صاحب چیف کمشنر کی سفارش پر بارہ سو روپیہ سالانہ پنشن اوسکی واسطے ۱۸۵۳ء مین مقرر ہوئی *

بہگت رام پر کبہی زر سرکار کی تغلب کرنیکا الزام نہین لگا اور اوسکی تہیدستی درحالیکہ اوسکو دولتمند بن جانیکا قابو بہت تہا اوسکی اپنی دیانتداری کے دلیل ہے لیکن اگرچہ اوسنے خود سرکار کا روپیہ نہین تغلب کیا اوسنے اورونکے لوٹنے سے احتیاط نہ کی فوج کے محکمہ مین جو لوگ اوسکے ماتحت تہی نہایت حریص اور بی ایمان تہے فوج کو لوٹ لوٹ کر اونہون نے دولت جمع کی اور خاص و عام اون لوگونسی نفرت اور دشمنی رکہتی تہے اگر بہگت رام اتنا نیک طبع نہ ہوتا اور زیادہ جرات رکہتا تو وہ قدر کے لایق نوکر سرکاری ہوتا *

بخشی بہگت رام بمقام لاہور مارچ ۱۸۶۵ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا جمعیت رائی ضلع جالندہر مین محکمہ مال مین ملازم رہا *

ملک خیرالدین خان قصوریہ

منصور خان

کہیوا خان ۱۸۶۵ء مین مرگیا۔

جیوا خان

نصیرا خان

جہانگیرا خان

دختر قطب الدین خان مدوٹ والے سے شادی ہوئی۔

ایسرا — وزیرا — پہلا خان

جلال الدین خان [illegible] مین پیدا ہوا

شادی خان [illegible] مین مرگیا

کاکر خان [illegible] مین پیدا ہوا۔

بلند خان ۱۸۲۹ء مین پیدا ہوا۔

پیر بخش ۱۸۲۵ء مین پیدا ہوا۔

فتح دین

اسمعیل خان [illegible] پیدا ہوا۔

فتح دین خان ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا۔

سوج دین خان [illegible] مین پیدا ہوا

خیرالدین خان

کمال الدین خان ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا

صاحب خان [illegible] مین پیدا ہوا۔

حال خاندان

ملک خیرالدین خان کے بزرگ بھٹے راجپوت تھے اور ضلع سرسہ مین رہتی تھے سنہ ۱۵۲۰ء کے قریب لکّو اور نونوا اس خاندان کے دو آدمیون کو ابراہیم لودی نے تیس ہزار ایکڑ اراضی افتادہ ضلع قصور مین بخشی تھی دونو بھائی اپنے عیال اور اطفال لیکر وہان چلے گئے اور کئے گانون وہان آباد کئے مثلاً بیٹو اور ہردو نون تھوڑے عرصہ مین یہہ دونون بھائی خواہ اعتقاد سے خواہ زمین کے لالچ سے مسلمان ہوگئے جب اٹھارہوین صدی کے وسط کے قریب سکھون کو زور ہوا قصور جسمین اکثر پٹھان اور نومسلم آباد تھے سرداران بھنگی نے تصرف کرلیا اور اونکے قبضہ مین ۱۷۹۴ء تک رہا اوس

سال مین امام الدین رئیس پٹھان نے سکھون کو نکال دیا اور کئی سال تک باوجود دیکہ اوسکا مقابلہ
بہت کیا گیا اوس نے قبضہ کہا ۱۸۰۲ء مین نظام الدین خان کو اوسکے چند رشتہ دارونے مار ڈالا
اور اوسکے بعد اوسکا بہائی قطب الدینخان قصور مین رئیس ہوا قطب الدین خاننے کہیوا خان کے ایک
دختر سے شادی کی اور اُس نے اپنے خسر کو سوائے اوسکے جدی دیہات کے دس ہزار روپیہ جاگیر عطا کی
۱۸۰۷ء مین رنجیت سنگہ نے قصور کو فتح کیا اور قطب الدین خان کے پاس ممدوٹ رہنے دیا جو ستلج کے جنوب
کے طرف ہے اور قطب الدین خان ممدوٹ کو چلا گیا کہیوا خان بہی اوسکے ساتھہ گیا اور جتنی جاگیر اوسکے
قصور کے علاقہ مین تہی اوسکے عوض مین اوتنے ہی ممدوٹ کے علاقہ مین اوسکو اس شرط پر ملی
کہ کچھہ سوارون کے نوکری دے کہیوا خان کئی سال تک قطب الدین اور بعد قطب الدین کے جمال الدین
اوسکے جانشین کے عہد مین جنگی خدمت کرتا رہا اور جب وہ بوڈہا ہوا تو خیر الدین بسر کردگی سواران
خدمت کرتا رہا اول جنگ افغانستان مین خیر الدین ممدوٹ کے سو سوارون کا افسر بیتا ور مین تہا اور جب اول
جنگ افغانستان ختم ہوئی تو دوسرے فوج جو زیر حکم جنرل پولک صاحب کے کابل کو گئے تہے ممدوٹ کی سوا
او رسو آدمی مو کل اور آٹاریوالون کے سپاہ کے لیکر گیا تہا خیر الدین نے ایسی وقت مین کہ سکھون کے
فوج علانیہ مخالف تہی اور اوس لئے آگے بڑہنے سے انکار کیا بہت قدر کے لائق خدمت کی اور جب خیر الدین
پنجاب کو واپس آیا تو دو نو جنرل پولک صاحب اور منیجر منگیسن صاحب نے مہاراجہ شیر سنگہ سی اوسکی سفارش
کی اور مہاراجہ صاحب نے اوسکی جاگیر بڑہا دینے کا وعدہ کیا مگر منوز کچھہ اس وعدہ کا عمل نہین ہوا تہا کہ مہاراجہ
شیر سنگہ مارے گئے اس عرصہ کے قریب جمال الدین خان رئیس ممدوٹ نے کہیوا خان کی جاگیر ضبط کر لی
اور کہیوا خان موضع پٹھو کو چلا گیا جو اوسکا جدی گانو تہا اور بڑی عمر کو پہونچکر ۱۸۵۶ء مین مر گیا اس
ممدوٹ کی جاگیر کے عوض مین مہاراجہ دلیپ سنگہ نے خیر الدین خان کو ۱۸۴۲ء مین چہہ گانو قصور کے
پاس جمعی چہہ ہزار روپیہ کے دئی ستلج کی لڑائی کے پچہلے وقت مین خیر الدین خان سرکار انگریزی کی
فوج کے ساتہہ ہوکر لڑا اپنے گہربار کو لیکر خیر الدین بہیرو شہر کے لڑائی کے بعد ستلج کے پار چلا گیا

اور وہان سرکار انگریزی کے لشکر مین جا کر شامل ہوگیا راجہ لعل سنگہ کے معزولی کے بعد جو تخفیفین کے گئین اُنمین خیرالدین کے جاگیر گہٹ کر چار ہزار روپیہ کی رہگئی اور تہوڑے عرصہ کے بعد دو اور گانو اوس سے چہین لئے گئے اِس وجہ سی کہ کارداروں نے یہہ عذر کیا کہ دو نو گانو پِنڈِی وریتران جو اوسکے پاس تہی اون سے چار ہزار روپیہ پورا وصول ہوتا تہا ملتان کے مفسدہ کے وقت مین خیرالدین کپتان ٹیلر صاحب کے تحت مین ڈیرہ اسمعیل خان مین تہا خیرالدین اوس وقت مِنون کو بہیجا گیا تہا اسواسطے کہ فتح خان ٹوانہ کے جو دلیپ گڈہ مین گہرا ہوا تہا مدد کری مگر اوسکے وہانتک پہونچنے سے پہلے فتح خان مارا گیا تہا اور قلعہ فتح ہوچکا تہا اوسکے بعد خیرالدین خان عیسی خیل سے دوسو سوار اور پانسو پیادہ کی جمعیت کے ساتہہ پنڈی گہیب کو گوہر سنگہ چیر سنگہ مفسدہ کے کاروار کو پریشان کرنے اور اٹک کے قلعہ کے اندر کی سپاہ کی مدد کیو اسطے بہیجا گیا تہا یہہ خدمت خیرالدین نے نہایت خاطرخواہ کے گوہر سنگہ دو تین معرکون کے بعد بہاگ گیا اور علاقہ سے چلا گیا اور درحالیکہ فوج سکہہ دریای جہلم کے کنارہ چپ پر رہے خیرالدین نمک کے دہار کے شمال کی طرف قایم رہا ۱۸۵۷ء مین صاحب ڈپٹی کمشنر کے حکم سے خیرالدین نے سو سوار بہرتی کئے اور اپنی بہتیجے نکو لیکر خیرالدین کو رٹمینڈنٹ صاحب کے زیر حکم حصار کو گیا +

اِس مہم مین اوسکا بہتیجا اور متبنی بیٹا کمال الدین رسالدار بنایا گیا اور اوس نے شایستہ خدمت کے خیرالدینخان نے احمد خان کہرل مفسدہ کے مقابلہ مین ضلع گوگیرہ مین بہی اچھی خدمت کی +

خیرالدین نے پانچ مہمون مین سرکار انگریزی کی اچھی خدمت کی تھی اور ایسا شخص تہا کہ اوسپر بہروسا ہوسکتا تہا اوسکے نام ۲۲۰۰ روپیہ کی جاگیر واگذار تہی اور اِس جاگیر کے باب مین یہہ حکم ہے کہ اوسکی وفات کے بعد کمال الدین خان اور اوسکے وارثون کے نام ایک اور پشت تک واگذار رہیگی

پنڈت رادہاکشن

سری برجراج
سنہ ۱۸۳۳ء مین مرگیا۔

پنڈت مدہوسودن
سنہ ۱۸۶۳ء مین مرگیا

پنڈت رادہاکشن	بال کشن	ہرکشن	دیودت پرشاد
سنہ [illegible] مین پیدا ہوا	سنہ [illegible] مین پیدا ہوا	سنہ ۱۸۶۱ء مین مرگیا	سنہ [illegible] مین پیدا ہوا
رکہے گنیش	موہن لعل	امرناتہہ	درگادت
کشوری لعل	سوہن لعل، رام لعل		

حال خاندان
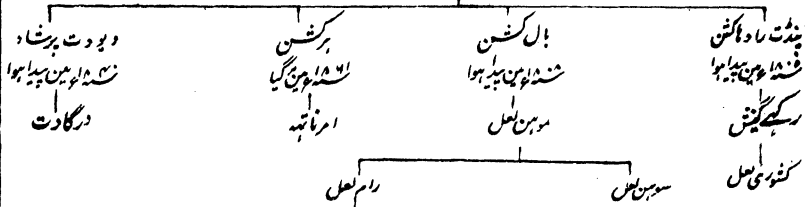
اِس برہمن خاندان کا پتا سنہ ۱۲۹۷ء تک جاتاہے جب علاوالدین مسعود دہلی کا بادشاہ تہا اِس سال مین مسلمانون کے ظلم وتشدد کے سبب سے سارا خاندان معہ اورہنود کے متہرا سی جو تیرتہہ ہے اوچ کو چلے گئے جو ملتان کے پاس ہے تعجب ہے کہ اس جگہہ یہہ خاندان اوس زمانہ مین جاکر رہا کیونکہ متہرا کے نسبت وہان کچہہ زیادہ آسائیش ہوگی اسواسطے کہ فرشتہ لکہتاہے کہ اوس زمانہ مین قندہار سے ایک فوج مغلون کے اوس مقام پر دوڑ آئے تہے کچہہ عرصہ کے بعد یہہ خاندان لاہور مین آبسا مگر جب زمانہ کچہہ اچہا ہوگیا تو پہر متہرا کو واپس چلا گیا رادہاکشن کا ایک بزرگ نراین داس بزرگی اور علم کے سبب سے مشہور تہا اور نابہاجی کے بہگت مالا مین اوسکا ذکر ہے ایک فرمان جہانگیر بادشاہ کا جس مین کشوری لعل نراین داس کے پوتے کے نام ۱۲ بگیہہ اراضی کے اِس واسطے عطا ہے کہ جو پہول ہندون کے پوجا مین کام آتے ہین وہ اِس زمین مین پیدا کئے جاوین موجود ہے اِس کاغذ کے سچا ہونیمین شک نہین معلوم ہوتا ہے اور سنہ ۱۶[illegible]ء کا لکہا ہوا ہے +

برتج بہوکن کشوری لعل کا بیٹا برہمنون مین دقیانوس ثانی تہا شاہجہان بادشاہ اوسکے بزرگی کا حال سُنکر

اوسکی ملاقات کی واسطی گیا بادشاہ نے اوس سے ہندو کی وجہ تسمیہ دریافت کی اور اوس نے یہہ بتایا کہ
ہن - ہنا لفظ سنسکرت کا مخفف ہی جسکے معنے گناہ ہین اور دو سنسکرت دو ر کا مخفف ہی یعنے ہندو کی معنے
گناہ سے دور ہے بادشاہ ایسا خوش ہوا کہ اوس سے کہا جو تمکو مانگنا ہو مانگو اور مین وونگا برج بہوکن نے
جواب دیا کہ مین یہی مانگتا ہون کہ پہر آپ میرے پاس کبہی نہ آوین - اورنگ زیب کے عہد مین کول مین
برج بہوکن کا سب سی چہوٹا بیٹا راجہ جیسنگہ اول کے طلب جیپور کو گیا وہان اوسکے سپرد ایک مندر ہوا اور اوسکی پرداخت
کے واسطی ایک جاگیر اوسکو ملی چنانچہ وہ جاگیر اب بہی اوسکے اولاد کے پاس ہے اوسکا پوتا منسی دہر بہت
بزرگ آدمی تہا اور اوسکے سیوکونمین سورج بل بہرت پور کا مشہور راجہ تہا ❊
برج راج یعنی یا وہ زیادہ مشہور تہا برج لعل صدی گذشتہ کے وسط مین لاہور مین آکر آباد ہوا جنکے سردار
اوسکے بہت تعظیم کرتے تہے کہ اوس زمانہ مین لاہور کے وہ سردار حاکم تہے اور جب رنجیت سنگہ کو فروغ ہوا
تو اوس نے برج لعل کو پنڈت بنایا اور وہ مہاراج کے روبرو پاٹ کیا کرتا تہا اور سنسکرت کے پاک
کتابون کے مضمون سمجہاتا رہتا تہا اس منصب پر برج لعل اپنی وفات کے ایام تک یعنے ۱۸۳۳ء تک
رہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اوس پر نہایت مہربانے کرتے رہے مثل اپنے باپ کی پنڈت مدہوسودن سنسکرت
مین بہت دخل رکہتا تہا اور لاہور مین اوسکے برابر کوئی پنڈت نہین تہا ۱۸۰۸ء مین پنڈت مدہوسودن -
دان دکشن اور دربار کا اعلی پنڈت مقرر ہوا اور ان دونو منصبون پر پنڈت مسطور تا وقت ضبطی ملک پنجاب
ممتاز رہا مدہوسودن کے مصروٹا لیہ امرتسر کے بڑے صراف کی بیٹے سے شادی ہوئی تہے پنڈت مدہوسودن
پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نہایت مہربانی کرتے تہے اور مہاراجہ نے ۱۸۳۲ء مین پنڈت رادہا کشن اوسکی بیٹے
کو راجہ ہیرا سنگہ کا اوستاد مقرر کیا راجہ ہیرا سنگہ اپنی جوانی کے عمر مین کمینہ وضع اور عیاش اور چہوٹا رہا
اِس سے اوسکی تربیت کی کچہہ تعریف نہین ہوسکتی ہے ❊
رادہا کشن جو مثل اپنے باپ کی دربار مین پنڈت تہا ۱۸۴۶ء مین مہاراجہ دلیپ سنگہ کے تربیت کی نگرانی
کے واسطی مقرر ہوا ❊

سکہون کے سرکار مین پنڈت مدہوسودن کے پاس ۹۹۳۵ روپیہ کے جاگیر تہے ایک گانو قلعہ گوجر سنگہ رنجیت سنگہ نے برج لعل اور اوسکے وارثون کو ہمیشہ کیواسطی دہرم ارتہہ دیا ہوا تہا اور دیہات جو اس جاگیر مین تہی وہ خود پندت مدہوسودن کے نام عطا ہوئی تہے ۱۸۵۵ء مین یہہ گانو حین حیات واگذار ہوئے اور دو باغ ایک لاہور اور دوسرا دینانگر مین علی الدوام واگذار ہوئی +

پنڈت مدہوسودن ۱۸۶۳ء مین مرگیا اپنے تینون بڑے بیٹون سے اوسکا سخت نزاع تہا اور اس سبب سے اوسنی اپنی کل جایداد معہ جاگیر دوامی کے دیودت پرشاد اپنی چوتہے بیٹے کو جو دوسرے زوجہ سے تہا دیدے اس ترکہ کی بابت عدالت مین مقدمہ دایر رہا

ہرکشن اپنے باپ کے حیات میں ۱۸۶۲ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا امرناتہہ زندہ ہے اوسکے جاگیر نوسو روپیہ کے اوسکے وفات پر ضبط ہوگئی +

پنڈت رادہاکشن کے جاگیر جمعی ۵۲۷۰ روپیہ تہی ۴۷۰۰ کی جاگیر اوسکے حین حیات واگذار ہوئی اور ایک باغ سو روپیہ کا علی الدوام بحال رکہا گیا ہے +

رادہاکشن لاہور مین رہتا ہے اور اوسکے اوسجگہہ بہت عزت ہے تعلیم کے باب مین اوسکی ساعی بلیغ رہے ہین تعلیم نسا کے رواج دینے مین پنڈت رادہاکشن ابتدا سے ساعی رہا اور جب امریکا کے پادریون نے لاہور مین مدرسہ جاری کیا تو رادہاکشن نے اول اول اپنی بیٹون کو وہان تربیت کے واسطے بہیجا اسیطرح اوسنے اپنا بیٹا لاہور کی ڈاکٹری مدرسہ مین بہیجا جب وہ پہلے ہے شروع ہوا تہا اور اوس زمانہ مین یہان کے لوگون کو تعصب تہا اور اوس مدرسہ مین اپنے اطفال کو نہین بہیجتے تہے پنڈت رادہاکشن بڑا پنڈت ہے اور دہرم شاستر مین اوسکو خوب دخل ہے +

مصر روپ لعل

دیوان چند

مصر روپ لعل
۱۸۶۴ء مین مرگیا

مصر بیلی رام
۱۸۲۳ء مین مرگیا

مصر میگہراج
۱۸۶۴ء مین گیا

رام کشن
۱۸۴۳ء مین مرگیا

سکہراج
۱۸۴۲ء مین گیا

سندر داس
۱۸۲۵ء مین پیدا ہوا

مصر شیو داس
۱۸۲۶ء مین پیدا ہوا

دختر ۱۸۶۱ء مین
پیدا ہوئی

مصر رام داس ۱۸۶۲ء مین
پیدا ہوا

ٹھاکر داس ۱۸۳۲ء مین
پیدا ہوا

دختر ۱۸۶۱ء مین
پیدا ہوسرا

دختر ۱۸۶۴ء مین
پیدا ہوسرا

کورا ... ۱۸۶۹ء مین
پیدا

کشن داس
۱۸۶۶ء مین مرگیا

مہیش داس
۱۸۲۵ء مین پیدا ہوا

ساون مل
۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا

گوبند رام
۱۸۳۹ء مین پیدا ہوا

بشن داس
بشمبر داس

کرپا رام
۱۸۶۱ء مین مرگیا

متہرا داس
۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا

ہرنراین
۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا

دختر ۱۸۶۴ء مین
پیدا ہوئے

حال خاندان

مصر روپ لعل کا خاندان قوم سے برہمن ہے اور اس خاندان کا اصل وطن موضع دلوال ہے جو ضلع جہلم مین ہے دیوان چند اپنے بیٹون کو لیکر لاہور مین ۱۸۰۹ء مین آیا تہا اور اپنے چچا بستی رام کی سوخ سے جو رنجیت سنگہ کا خزانچی تہا اور جسکے مہاراجہ بہت توقیر کرتے تہے اوسکو ایک ہزار روپیہ کے جاگیر اپنے واسطے گیہون ضلع جہلم مین ملی اور اوسکے دونون بڑے بیٹون روپ لعل اور بیلی رام کے واسطے نوکریان خزانہ مین ماتحت اوسکے رشتہ دار بستی رام کے ملین بیلی رام پر تہوڑے عرصہ مین مہاراجہ نہایت

مہربانی کرنے لگے اور ۱۸۱٦ء مین جب بستی رام کا انتقال ہوا تو باوجودیکہ راجہ دہیان سنگہ وزیر اوسکے برخلاف اور اوسکے تقرر کا نارج تہا اور جبا مصر کو جانتا تہا جو اوسکا ایک رفیق تہا اور لعل سنگہ جو بہی راجہ ہوا اوسکا باپ تہا بیلی رام بستی رام کے جگہہ خزانچی مقرر ہوا اسی زمانہ مین مصر میگہراج کے تحویل مین گوبند گڈہ کا خزانہ ہوا اور یہہ تحویل اوسکے پاس مہاراجہ رنجیت کے وفات تک رہے رام کشن نے ۱۸۲٦ء مین نوکری اختیار کی اور مہاراجہ کے دیوڑہی اوسکو ملی اور مہاراجہ خاص مہربانی اوسپر رکہتے رہے +

۱۸۳۲ء مین روپ لعل دوابہ جالندہر کا ناظم مقرر ہوا یہہ زرخیز علاقہ ابتداے فتح سے دیوان محکم چند اور اوسکے فرزند موتی رام اور پوتے کرپا رام کے سپرد رہا تہا ۱۸۳۱ء مین جب دیوان موتی رام وہان سے علیحدہ ہوا تو شیخ غلام محی الدین جو دیوان کرپا رام کا ایک متوسل تہا اور ظالم اور رنجوڑ نیوالا آدمی تہا ہوشیارپور اور گرد و نواح کے اضلاع کا ناظم مقرر ہوا دوآبہ کے رعایا نے اوسکے ظلم کے ایسے سخت شکایت کی کہ شیخ غلام محی الدین ۱۸۳۲ء مین وہان سے علیحدہ کیا گیا اور مصر روپ لعل اوسکی جگہہ ناظم مقرر ہوا اِس نئے ناظم کے طبیعت اور ڈہنگ شیخ غلام محی الدین سے علیحدہ تہا اوسکے پاس دولت کثیر تہی اور رعایا پر ظلم کرنیکے طمع نہ تہی اور چونکہ اوسکا جالندہر مین ایک خاندان سے رشتہ تہا اوس ضلع کی سرسبزی مین اوسکی غرض متعلق تہے تشخیص مالیہ ایسے نرم اور ایماندارانہ اوس نے کی کہ ۱۸۳۳ء کے قحط کے سال مین بہی بقایاے غیر وصول بہت کم رہے مصر روپ لعل نذر کے نام سے تہوڑے سے چیز بہی نہین لیتا تہا اور جو اہلکار اوسکے تحت مین تہے اونکے احتیاط سے نگرانی رکہتا تہا سکہون کے سرکار کے ناظم اکثر ایسے تہے کہ وہ یہہ سمجہتے تہے کہ رعایا اونکی خاص ذات کے نفع کے واسطے خلق ہوئی تہے جہان کثرت ایسی ناظمون کے ہو مصر روپ لعل کی سی شخص کو دیکہنے سے جو ایماندار اور عادل تہا خوشی ہوتی ہے کہ اوسکا نام آجتک وہانکے لوگ تعظیم اور محبت سے یاد رکہتے ہین روپ لعل جالندہر کا ناظم ۱۸۳۹ء تک رہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات کے چند ماہ بعد وہ وہان سے بولا لیا گیا تہا اور پرانا ظالم دوآبہ کا شیخ غلام محی الدین وہان پہر ناظم مقرر ہوکر بہیجا گیا شہزادہ نونہال سنگہ نے اِس بات سے غصہ کرکے کہ مصر بیلی رام شہزادہ کے باپ کے عین حیات جیت سنگہ

* جبا مصر کو بستی رام نے پہلے پانچ روپیہ مہینے پر خزانہ مین منشی کی نوکری پر رکہا تہا رفتہ رفتہ اوسکی ترقی ہوتی گئی بعد دیگرے وہ کشمیر کا خزانچی راجہ دہیان سنگہ کے ذریعہ سبب سے ہوا اور اسی سبب سے وہ ڈوگرون کے فریق کا رفیق ہوگیا +

حامی تہا بیلے رام اور اوسکے بہائیون کو قید کر دیا کہ وہ لوگ چہہ مہینے قید رہنے کے بعد مہاراجہ کہڑک سنگہ کے
شفاعت سے وہ رہا ہوئے بیلے رام شہزادہ شیر سنگہ کا سرگرم حامی تہا اور جب مہاراجہ شیر سنگہ مسند نشین ہوئے
تو اونہون نے مصر بیلے رام کو پہر توشہ خانیہ بنایا روپ لعل کو مہاراجہ نے کلانور اور علاقہ لاہور واقع جنوب
ستلج کا ناظم بنایا اور حکم دیا کہ جمعدار خوشحال کا قلعہ اور علاقہ بیت پر ضبط کر لی مصر میگہراج پہر گوبند گڈہ
کے خزانہ کو واپس گیا بیلے رام پیر مہاراجہ شیر سنگہ کو بہت اعتبار رہتا اور اوس نے اپنے دوست بہائی
گورمکہہ کے ساتہہ شامل ہوکر راجہ دہیان سنگہ ڈوگرہ وزیر کے مقابلہ مین جس سے نفرت تہی ایک فریق
بنایا ان منصوبون کے سبب سے اوسکی جان ضایع گئی کیونکہ جب راجہ ہیرا سنگہ اپنی پدر مقتول کے بعد وزیر ہوا
تو پہلے ہے اوس نے بہائی گورمکہہ سنگہ بیلے رام اور اوسکے بہائیون کو قید کیا مصر روپ لعل اور
میگہراج مصر لعل سنگہ اوسکے پرانے دشمن کے سپرد ہوئے اور بہائی گورمکہہ سنگہ مصر بیلے رام اور
رام کشن شیخ امام الدین کے حوالہ ہوئے جس نے اونکو اپنے طویلہ مین اپنے مکان کے متصل قید مین
رکہا بہت عرصہ تک اونکا کچہہ حال نہ معلوم ہوا مگر پیچہے معلوم ہوا کہ شیخ نے اونکو پوشیدہ طور پر راجہ ہیرا سنگہ
کے حکم سے مروا ڈالا روپ لعل اور میگہراج بچے رہے اور دسمبر ۱۸۴۴ء مین جب راجہ ہیرا سنگہ مارا گیا
تو وہ رہا ہو گئے اور روپ لعل کو جواہر سنگہ وزیر نے جسروٹہ کا ناظم مقرر کیا بیلے رام کے بیٹے اپنے باپ کے
قید ہونے پر لدہیانہ کو بہاگ گئے تہے اور ۱۸۴۵ء تک وہین رہے اور اوس سال پنجاب کو واپس آئے
روپ لعل ۱۸۴۶ء مین جب وہ علاقہ راجہ گلاب سنگہ کو بموجب عہدنامہ ۱۶ مارچ کے دیدیا گیا تہا جسروٹہ مین تہا
راجہ گلاب سنگہ نے اوسپر مصر ہوکر یہہ الزام لگایا کہ اوس نے بموجب شرایط عہدنامہ کے پہاڑی قلعے
اوسکی حوالہ نہین کر دیے چنانچہ اوس سبب سے دربار نے جسروٹہ سے روپ لعل کو بلا لیا اور اوسکو علاقہ رہتاس
اور جہلم پر مقرر کیا جب مفسدہ ہوا تو روپ لعل اوسی علاقہ مین تہا روپ لعل سردار چتر سنگہ کے لشکر مین
شامل ہو گیا وہ خود تو کہتا ہی کہ ناچاری سے مگر حقیقت مین وہ مفسدون کا جانبدار تہا اور یہ وجہ یقین ہوتا ہے
کہ اوس نے مفسدون کو روپیہ کے مدد دی اس نازک وقت مین اوسکے بیٹے لاہور کو چہوڑ کر اپنے باپ کے

پاس چلے گئے اِس سبب سے اوسکی جاگیر اور مال جو لاہور مین تہا ضبط کیا گیا روپ لعل ۱۸۶۴ع مین ۸۰ برس
سے زیادہ عمر مین دیوال ضلع جہلم مین مرگیا اوسکا بیٹا ساون مل پہلے سکہون کے رسالہ مین رسالدار
ہے ساون مل نے اودہ اور چین مین لایق تعریف خدمت کی اور ۱۸۶۱ع مین اوسکو چار سو روپیہ کے
جاگیر ملی جس مین سے دو سو روپیہ کی جاگیر اوسکے وارثون کے نام ایک پشت تک واگذار رہیگی +

میگہراج ستلج کی لڑائی کے بعد دربار کا خزانچی مقرر ہوا اور جب نواب گورنر جنرل بہادر لاہور مین آئے
تو نواب محتشم الیہ نے اوسکو رای بہادر کا خطاب عطا کیا ۱۸۴۹ع مین میگہراج قسمت لاہور کا خزانچی مقرر
ہوا اور یکم اگست ۱۸۶۴ع تک اِس عہدہ پر مامور رہا ۱۸۶۲ع مین مصر میگہراج کو منصب آنریری مجسٹریٹ
لاہور مین ملا تہا اور ایسے آدمی کم تہے جنکے واجب تعظیم اور عزت صاحبان انگریز اور دیسی آدمی زیادہ کرتے
ہون جب وہ مرا تو اوسکے پاس ۳۸۲۵ روپیہ کی جاگیر تہی جس مین ۴۰۵ روپیہ کے جاگیر اوسکے ورثا کے
نام علی الدوام واگذار رہیگی +

سکہراج جو دیوان چند کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا ۱۸۴۲ع مین مرگیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اوسکو ۱۸۳۶ع مین
جنرل کا عہدہ دیا تہا اور چار پیادہ پلٹنون اور ایک رجمنٹ سوارون کا اور دو ترپ توپخانہ کا وہ کمانڈر تہا +
ٹہاکرداس بیلی رام کا دوسرا بیٹا راولپنڈی کی قسمت کا خزانچی ہے اوسکے نام ۱۳۸۷ روپیہ کی جاگیر واگذار ہے
اور یہہ جاگیر اوسکے بعد ایک پشت تک واگذار رہیگی +

رام داس ٹہاکرداس کے بڑے بہائی کو دو ہزار روپیہ پنشن ملتی ہے گلاب دیوی اور بیگم بیلی رام کی بیوگان کو
ہر ایک کو ۱۳۸۷ روپیہ کی پنشن ملتی ہے +

مصر سندر داس کو جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا خاص جیب بردار دو برس تک تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد
ایکہزار روپیہ انعام ملا اور اوسکے جاگیر پندرہ سو روپیہ کے جو راجہ لعل سنگہ نے چند روز پیشتر ہے دی تہی
ضبط ہوگئے +

رائی کشن چند

رائی انند سنگہ

رائی گوبند جس — لالہ رائی سنگہ (۱۸۵۵ء مین مرگیا) — رائی رامدیال (۱۸۶۳ء مین مرگیا) — رائی کشنچند

لالہ رائی سنگہ
لالہ دیوید تا مل

لالہ دیوید تا مل / رائی رامدیال
لالہ کہیتا مل — بشمبر سنگہ — سرفیت رای

بشمبر سنگہ
رتن لعل

رائی کشنچند
سرفیت رای — رائی بہاگ سنگہ

سرفیت رای
رام نراین

لالہ کہیتا مل
بشمبر داس — شیو سرن — بالی رام
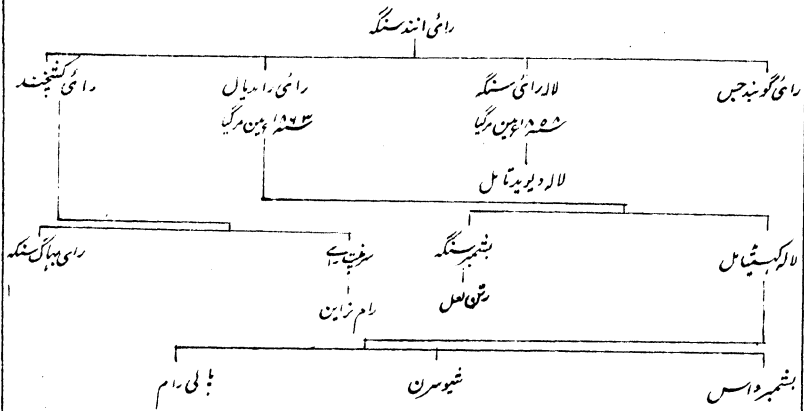
حال خاندان

قوم اور خاندان بہنڈاری کا مورث اعلی جسکے چہیاری پٹنی شاخ مین رائی کشنچند ہے رائی بہاگ مل تہا یہہ شخص ایک دل چلا بخت آزما تہا ۱۲۵۶ء مین رائے بہاگ مل بخت آزمائی کے واسطی ملتان سے غزنین کو گیا تہا وہان کسیقدر عرصہ مین اوسکے نصیبنے جہانتک اوسکو حرص تہی خوب زور کیا اور سب کچھ اوسکو حاصل ہوا مگر فرزند پیدا نہوا غزنین سے رای بہاگ مل واپس ہندوستان کو آیا اور بابا فرید پاک پٹن والہ کی شہرت سنکر وہان اونسے دعا مانگنے کو گیا جب بہاگ مل پاک پٹن پہونچا تو اوس نے بابا فرید کو دیکہا کہ سر نیچے لٹکائے ہوئے ایک کنوئین مین لٹک رہے ہین اور اتنے عرصہ سے لٹکے ہوئے ہین کہ اونکے مرید جنکے کہانے پینے کا گذارہ اونکی کرامات سے ہوتا تہا کہانے پینے سے نہایت تنگ آگئے تہے بہاگ مل نے جو بہت دولتمند تہا بابا فرید کے مریدون کے واسطی مکان بنوادئے اور نو برس تک اونکو کہانا دیتا رہا نو برس کے بعد

بابا فرید کنوئین مین سے نکلے اور اوپر زمین پر آئے اونکو نیا گانو دیکھکر بہت حیرت ہوئے اور اونہون نے پوچہا کہ یہہ گانو کسکے فیاضی سے بنا ہے لوگون نے رائے بہاگ مل کو نشان دیا اور کہا کہ جب تک آپ کنوئین مین ہے یہہ شخص ہمکو کہلاتا رہا ہے فقیر نے کہا کہ یہہ شخص بہت اچہا بہنڈاری ہے اور اوس دن سے آج تک یہہ لقب خاندان کا چلا آتا ہے بہاگ مل نے تب عرض کیا کہ آپ دعا کرین کہ میرے گہر مین بیٹا پیدا ہو بابا فرید نے کہا کہ تمہارے گہر مین تین بیٹے ہونگے اور کہا کہ اون مین سے ایک بیٹا ہمکو دینا بہاگ مل نے اقرار کیا جب تین بیٹے پیدا ہوئے تو بابا فرید نے بہاگ مل کو کہہ بہیجا کہ اپنا اقرار پورا کرو مگر بہاگ مل نے اپنے بیٹون کو علیحدہ کرنا نہ چاہا اور ایک لڑکے کو تو اپنی بہن کے گہر بہیجدیا ایک کو ایک تہہ خانہ مین چہپا دیا اور سب سے چہوٹا لیکر بابا فرید سے ملا اور کہا کہ یہی ایک بیٹا ہے چاہو اوسکو لیلو چاہو چہوڑ دو بابا فرید نے جواب دیا کہ تمہارے تین فرزند ہین مگر یہہ جو سب سے چہوٹا ہے میرا مرید ہوگا اور یہہ کہکر لڑکے کو اپنے ہمراہ پاک پٹن کو لیگئے چنانچہ اس لڑکے کے جو اولاد ہوئے اوسکو پٹنے کہتے ہین بڑے بیٹے کے جو اولاد ہوئے اونکو ایک کو بہورا کہتے ہین کیونکہ بہورا تہخانہ کو کہتے ہین اور ایک کو پیربالیہ یعنے جسکو بہن نے پرورش کیا ٭

رائے کشن چند کے خاندان کا حال ۱۸۰۰ع تک کم معلوم ہے اوس سال مین دیوان محکم چند کے عنایت سے اوسکا باپ انند سنگہ لاہور کے دربار کے طرف سے لدہیانہ مین جہان چہاونی انگریزی تہوڑا عرصہ پہلے قایم ہوئے تہے وکیل مقرر ہوا بعد اوسکی انند سنگہ بہ منصب وکالت دہلی کو بہیجا گیا تہا اور اوسکا سب سے بڑا بیٹا گوبند جس اوس کے جگہہ لدہیانہ مین مقرر ہوا اور اسکا سب سے چہوٹا بیٹا گنجند کرنال اور انبالہ مین وکیل ہوا انند سنگہ سر چارلس مٹکاف صاحب کے ہمراہ اوس مہم مین گیا تہا جو لارڈ کومبرمر صاحب نے دسمبر ۱۸۲۵ع مین بہرت پور پر کے تہی اور جس مین بہرت پور فتح ہوا تہا اور وہان سے جب واپس آیا تو مہاراجہ نے اوسکو خطاب رائے کا دیا اور خلعت عطا کیا انند سنگہ ۱۸۲۷ع مین مرگیا اور اوس کے جاگیر اوسکی چار بیٹون مین تقسیم کے گئی رائے گوبند جس کو لکہووال پودت اور لگریان ملے رائی سنگہ کو کوٹلہ اور ستارا ملا رائے کشن چند کو زیلی ردپوال اور راجپورہ ملا اور رامدیال کے حصہ مین توگلڈہ آیا رائے گوبند جس اپنے باپ کی جگہہ دہلی مین مقرر ہوا رامدیال لدہیانہ کو

بہیجا گیا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکی تکرار کرنیل ویڈ صاحب پولیٹیکل اجنٹ لدہیانہ سے ہوگئے اس سبب سے
وہ لاہور کو واپس بلالیا گیا اور اوسکے جگہہ رائے کشنچند مقرر ہوا اوسکو پندرہ ہزار روپیہ جاگیر ضلع جالندہر
مین ملی اور جتنی دیہات سرکار لاہور کے ستلج کے کنارہ چپ پرتے تہے اون سے اوسکو ایک روپیہ سال نذرانہ لینی کے
اجازت ملے ۱۸۳۲ء مین رامدیال انندپور کو اسواسطی بہیجا گیا تہا کہ وہان کے سوڈہیون مین تکرار تہا اوسکا
تصفیہ کردے رامدیال وہان پانچ برس رہا اور لاہور مین جب واپس آیا تو اوسکو چار ہزار روپیہ کے جاگیر
ضلع لدہیانہ مین ملی عرصہ کے بعد جب راجہ ہیرا سنگہ نے فقیر چراغ الدین کو فیروزپور سے برخاست کیا تو
رامدیال اوسکے جگہہ وکیل ہوکر بہیجا گیا تہا رائے کشن چند لایق اور متدین آدمی تہا اوس نے خوب سمجہہ لیا تہا
کہ مہاراجہ کا نفع اس مین ہے کہ سرکار انگریزی کے ساتہہ صلح رکہین اور اپنی حتی المقدور اوس نے اوسی
مین کوشش کے کہ دونون سرکارون مین اتفاق قوی رہے ۱۸۳۹ء مین جب کرنیل ویڈ صاحب پشاور
کو بصیغہ پولٹیکل سفارت پر بہیجی گئے تہے تو رائے کشن چند اونکے ساتہہ گیا تہا اور جبتک وہ وہان رہا کم
سال بہر سی کچہہ ہی کم رہا تہا اوسکا بیٹا بہاگ سنگہ اوسکی جگہہ لدہیانہ مین مامور رہا کشن چند کو رائی کا خطاب
شہزادہ نونہال سنگہ نے ۱۸۴۰ء مین دیا تہا مہاراجہ شیر سنگہ کے مرجانے کے بعد لاہور کے وکیلون کے
حیثیت جو سرکار انگریزی کے سرحد پر رہتے تہے پہلے سے بہت بدل گئے مسٹر کلارک صاحب ور اونسی
پہلے جو حاکم تہے اونکے عہد مین وکیل گویا بمنزلہ اخبار نویسون کے تہے روزمرہ کا معمولی جو کام ہوتا تہا وکیل
کرتے تہے مگر جو کام بہاری ہوتا تہا اوسکے باب مین ایجنٹ گورنر جنرل خواہ کوئی معتبر بہیجتے تہے خواہ خط
لکہتے تہے مگر شیر سنگہ کے وفات کے بعد جو تبدل ہوا اوس تبدل کے سبب سے کشنچند اور اوسکے بہائی اور
بیٹے کو جو لدہیانہ اور فیروزپور مین وکیل تہے بڑا زور حاصل ہوگیا لاہور کے وزیر اس روز کو ہمیشہ کم کرنا
چاہتے تہے اور وکیل اوس روز کو قایم رکہنا چاہتے تہے رائے کشن چند کو علاقہ محفوظہ لاہور مین کچہہ
اختیارات فوجداری اور مال اور دیوانی کے حاصل تہے اور ان اختیارات کے سبب سے اوسکو بہت روپیہ
حاصل ہوتا تہا راجہ ہیرا سنگہ کی وزارت مین یہہ اختیار اوس سے چہین لئے گئے اور نومبر ۱۸۴۴ء مین

وکیل کے ٹہیکہ اور جاگیرمین تعداد مالیہ سرکاری اوس اندازہ پر بڑہائے گئے جو اضلاع گرد ونواح سے لیجاتی
تہے مگر رائے کشن چند اور اوسکے خاندان کو لاہور مین پہر بہی بہت زور حاصل رہا فقیر عزیزالدین سے اوسکو
حسد تہا اور جو مصلحت فقیر کے تہے رائے کشن چند کے مصلحت اوس سے مخالف تہی رائے کشن چند کے حامی دربار
مین زور آور آدمی تہی جن مین سے اعلی ایک بہائی رام سنگہ اور دوسرا دیوان دینا ناتہ فرقہ متصدیون کا
اعلی افسر تہا +

اگرچہ ۱۸۴۵ع مین رائی کشن چند نے شاید اس یقین کو کہ سرکار انگریزی سرکار لاہور کے مخالف ہی کچہہ
تقویت دی تہے لیکن جب لڑائی حقیقت مین ہونیوالے ہو گئی تو اوس نے نہایت ہتہ دل سے لڑائی کرنیکے
خلاف صلاح دی مگر اوسوقت لڑائی کا رکنا محال ہوگیا جب فوج سکہ ستلج کے پار جانیکی تیاری کر رہی
تہے تو رائے کشن چند کو حکم ہوا کہ سرکار انگریزے کے لشکر مین سے چلا جاوے اور علاقہ لاہور مین
چلا جاوے چنانچہ وہ چلا گیا لڑائے کے ختم ہونے کے بعد جب دوآبہ جالندہر سرکار انگریزی کو دیدیا گیا
اس خاندان کی جو جاگیرین دریائے بیاس کے کنارہ چپ پر تہین جاتی رہی مگر رائے کشن چند کو
حکم ہوا کہ لاہور مین جو ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوا تہا اوسکے خدمت مین حاضر رہے اور اس عہدہ پر وہ
۱۸۴۹ع تک لاہور رہا بعد اوسکے وہ بٹالہ مین جاکر خانہ نشین ہوا +

صلح کے بعد بہاگ سنگہ کمشنر دوابہ جالندہر کے محکمہ مین وکیل مقرر ہوا تہا اور ۱۸۴۸ع مین اوسکو خطاب رائی کا
معہ خلعت کے ملا رائی کشن چند کو بہادر کا خطاب ملا اور ضلع دینا نگر مین اوسکو نوگانو آٹہہ ہزار روپیہ کے
جمع کی جاگیر مین ملی اور چار ہزار روپیہ پنشن ملی بعوض اوسکی وفادار خدمات کے اور بعوض اوس جاگیر
کے جو دوابہ جالندہر مین جاتے رہے تہے رامدیال کو بہی اوس زمانہ مین تین ہزار روپیہ کے جاگیر
اور تین ہزار روپیہ کے نقد پنشن ملے رائی بہاگ سنگہ کو ڈہائی ہزار روپیہ کے جاگیر اور ڈہائی ہزار
روپیہ کے نقد پنشن ملے اور سرنیت کو اٹہارہ سو روپیہ کے جاگیر اور اٹہارہ سو روپیہ نقد پنشن ملے
بہاگ سنگہ اور شمرنیت کے پاس یہہ جاگیر اور پنشن کچہہ عرصہ تک نہین رہے پنجاب کے ضبط ہونے پر

اونکے جاگیر اور نقد پنشن ضبط ہوگئی اور علی ہذا القیاس راے کشنچند اور رامدیال کے نقد پنشن
ضبط ہوگئے جاگیرین ان دونوکے واگذار رہین اور راے کشن چند کے مرنے کے بعد اوسکے دونو
بیٹون کو ہر ایک کو ایک ایک ہزار روپیہ پنشن ملنے کا حکم ہوا رامدیال ۱۸۶۳ء مین مرگیا اور اوسکے
جاگیر ضبط ہوگئے ہی ۱۸۵۰ء مین راے بہاگ سنگہ کو عہدہ تحصیلداری ملا تہا اور سیالکوٹ اور
ظفروال مین رہا تہا ۱۸۶۱ء مین وہ مستعفی ہوگیا اسواسطیکہ اپنے باپ کے ساتہہ بنارس کو جاوی
جہان رای کشن چند رہتا تہا راے بہاگ سنگہ ۱۸۶۴ء مین پنجاب کو واپس اگیا اور بٹالہ مین رہتا ہی

دیوان مولراج

- ہوشناک رای
  - نانک چند ۱۸۱۳ء مین مرگیا
    - دختر — گوردت سنگہ حافظ آباد والے سے شادی ہوئے
  - گورکہہ رای
    - دیویدیال ۱۸۱۱ء مین پیدا ہوا
    - رام سروپ ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا
      - رتنچند ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا
        - رام چند ۱۸۲۰ء مین پیدا ہوا
  - دیوان ساون مل ۱۸۴۴ء مین مرگیا
    - رام داس ۱۸۳۱ء مین مرگیا
      - وزیر چند ۱۸۲۹ء مین پیدا ہوا
    - دیوان مولراج ۱۸۵۱ء مین مرگیا
      - ہرے سنگہ ۱۸۴۰ء مین پیدا ہوا
    - کرم نراین ۱۸۱۷ء پیدا ہوا
      - لچھمی نراین
    - شام سنگہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
    - رام سنگہ ۱۸۴۱ء مین پیدا ہوا
    - نراین سنگہ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

ہوشناک رای جو قوم سے چوپڑہ کہتری تہا سردار دل سنگہ اکال گڈہ والی کا نوکر تہا اور اس سردار کے نوکری اوسنی ۱۷۶۸ء مین اختیار کی ہتی ہوشناک رای کچہہ نامی آدمی نہ تہا اور اوسکا نام فقط اوس کے تیسرے بیٹی ساون مل کے عقل کے اور اوسکے پوتی مولراج کے بغاوت کے سبب سے یاد رہا ہے۔

نانک چند ہوشناک رای کا سب سی برا بیٹا سردار دل سنگہ کا ۱۷۹۹ء مین نوکر ہوا اور جب تک یعنے ۱۸۰۴ء مین وہ سردار مرا نوکر رہا اوس سال مین اکال گڈہ جسکا رئیس سو کرچکیہ کا ذیلدار تہا ضبط ہوکر

رنجیت سنگہ کے تحت مین آگیا اوس وقت نانک چند اکال گڈہ کو چہوڑ کر دیوان محکم چند کے فوج مین بہرتی ہوا دیوان موصوف کے ماتحت نانک چند کو اچہی معزز عہدہ ملی اور اوس جنرل کے مرنے کے بعد نانک چند کشمیر اور ملتان کے مالیہ کے وصول کرنے پر مامور ہوا اوسکا ایک ہی بیٹا رتن چند تہا اور وہ بہی اوس سے ایک برس پہلے مرگیا تہا یعنے ۱۸۳۰ء مین اور اوسکے بعد اوسکا پوتا رام چند اوسکے نوکری پر مقرر ہوا اوس وقت رامچند کے عمر فقط بارہ برس کے تہے مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ اوس پر مہربان ہوگئے تہے اور اوسکو اوہنون نے اپنا مُہر بردار بنایا مہاراجہ کے مرنیکے زمانے سے اوس نے معاملات سرکاری سے تعلق ترک کردیا رامچند اکال گدہ مین رہتا ہے اور دو ہزار چارسو روپیہ پنشن اوسکو ملتی ہے رامچند نیک نیتی اور فیاضی کے سبب سے مشہور ہے لوگ اوسکے بہت عزت کرتے ہین اوس نے لاہور کے پاس اچہرہ مین اور ننکانہ مین جو گورو نانک کے نام سے تیرتہہ ہے تالاب بنائے ہین لاہور مین ایک طبیب اور ایک شفاخانہ غریبون کو مفت دوا تقسیم ہونے کے واسطے اوس نے اپنے خرچ سے رکہا ہے امرتسر مین ایک پاٹ شالا سنسکرت کے تعلیم کے واسطے بنائی ہے اور اوس مین ایک سدابرت اوسکا جارے ہے ٭

گورمکہہ راے نانک چند کا بہاے دیوان محکم چند کے ماتحت فوج کشتاہ مین ایک عہدہ دار تہا یہہ شخص ۱۸۳۰ء مین مرگیا اور دو بیٹے چہوڑ مرا اِن مین سے بڑا بیٹا دیویدیال ملتان کے ناظم کی طرف سے جب اوسکا چچا ساونمل ناظم تہا لاہور مین وکیل تہا ۱۸۴۹ء مین تمام دوآبہ چج کا وہ مجسٹریت مقرر ہوا تہا اور ضبطی ملک پنجاب تک اِس عہدہ پر مامور رہا ۱۸۵۳ء مین اوسکو رام نگر کے تحصیلداری کا عہدہ ملا تہا مگر سال آیندہ اوس نے استعفا دیدیا٭ ۱۸۶۲ء مین اکال گدہ کا دیویدیال آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا اور اوسکو ۲۰۰ روپیہ پنشن ملتی ہے ۱۸۷۳ء مین دیویدیال کو پورے اختیارات مجسٹریٹ کے عطا کئے گئے دوسرا بیٹا گورمکہہ راے کا رام سروپ مسلمان ہوگیا ہے اور اوسکے خاندان نے اوسکو خارج کردیا ہے اوسنے اپنا مسلمانی نام غلام محی الدین رکہا ہے اور لاہور مین رہتا ہے اور کتابت کرکے گذارہ کرتا ہے

٭ ۱۸۵۵ء مین دیویدیال کر چند دشمنون نے یہہ مخبری کی کہ اوسکے پاس بہت سا مال دیوان مولراج کا جو دیوان موصوف کے بغاوت کی ثبوت کے بعد سرکار مین ضبط ہوا تہا موجود ہے چنانچہ دیویدیال کے خانہ تلاشی ہوئی اور ایک لاکہہ روپیہ کے مقدار زیادہ مال قرق ہوا مگر بعد اوسنے ثابت کیا کہ یہہ تہمت اوسکی نسبت جہوٹی تہے اور وہ مال کل اوسکو واپس دیا گیا ٭

ہوشناک رائے کا تیسرا بیٹا ساون مل تہا جو بہت مشہور رہے اور جو ۱۷۹۰ء مین پیدا ہوا تہا اوس نے
سرکاری نوکری پہلے اپنے بہائے ناکچند کے دفترین کی اور ۱۸۲۰ء مین ڈہائی سو روپیہ مہینے کا نوکر
ہوکر ملتان کو بہیجا گیا تہا ملتان مین بہیا بدن ہزاری* ناظم تہا اور حساب کے دفتر کا اعلے افسر ساون مل
مقرر ہوا تہا سال آیندہ جب بدن ہزاری برخاست ہوا تو ساون مل جسکے لیاقت سے مہاراجہ کو
خوب واقفیت تہے نصف صوبہ ملتان کا ناظم مقرر ہوا اور ۱۸۲۹ء مین کل علاقہ ملتان کا صوبہ دار
مقرر ہوا اس نظامت مین جو علاقہ ساون مل کے حکومت مین آیا وسعت مین بہت تہا اور اضلاع ملتان
لیہ- ڈیرہ غازیخان خانگڈہ اور کچہہ حصہ ضلع جہنگ کا اسمین شامل تہا مگر اوس زمانہ مین یہہ سب
علاقہ قریب تمام ویران تہا بہت سال تک لڑائی اور لوٹ اس علاقہ مین ہوتی رہی تہے جان اور
مال غیرمحفوظ تہے اور رعایا جو پہلے متمول اور کثرت سے تہے کم رہ گئے تہے اور مفلس ہو گئے تہے مگر ساون مل
کے انتظام سے بہت صورت بدل گئے دیوان ساون مل نے زمین دیکر اور حفاظت کا وعدہ کرکے
اضلاع متصلہ مین سے بہت آدمیون کو اپنے علاقہ مین بسایا اوس نے نہرین کہدوائی کہ فقط ضلع ملتان
مین ہی تین سو میل کے طول مین وہ نہرین ہین بیوپار کو اوس نے بہت فروغ دیا اور ہرطرح اسطرح
حکومت کی جیسے دانا اور نیک نیت حاکم کرنے مین اکثر بیان کیا گیا ہے کہ دیوان ساون مل پٹہانونکی
طرف جو پہلے حاکم ملتان کی تہے توجہ نہین رکہتا تہا اور چونکہ وہ خود بیوپاری تہا جو لوگ پرانے امیر
تہے اونکی طرف اوسکو توجہ نہ تہی ہندو وہ تہا نہ اوسکو اپنے رعایا مین سے مسلمانون سے محبت تہی
نہ اون پر اعتبار تہا اور ایسے خیالات سے اوس نے پٹہان زمیندارون کو نکال دیا اور جٹ زمیندار

---

* بہیا بدن ہزاری جو پہلے ملتان کا ناظم تہا اب لاہور مین اپنی بیٹی کے دکان مین جو روئی کا ٹتا ہے رہتا ہے اور اوسکو پنشن ۵۰ روپیہ مہینے کے پنشن ملتے ہے یہہ بات مشکل سے سمجہہ مین آتی ہے کہ ایسے سخت جگہہ مین جیسے ملتان ہے مہاراجہ نے ایسا نالایق آدمی بہیا بدن ہزاری تہا ناظم کیونکر مقرر کیا تہا تہوڑے ہی عرصہ مین روپیہ کا حساب ایسا ہو گیا کہ ہرگز سمجہہ مین نہین آسکتا تہا اور اس سبب سے رنجیت سنگہ ایسے برانگیختہ ہوے تہے کہ کہتے ہین کہ جب بہیا مسطور لاہور مین آیا تو مہاراجہ کو اتنا غصہ ہوا کہ اونہون نے اپنے ہاتہہ سے اوسکو مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور فقیر عزیز الدین نے بہ مشکل تمام مہاراجہ کو اس حرکت سے باز رکہا+

اونکے جگہہ قایم کردیئے٭ مگر یہہ بیان سچ نہیں ہین یہہ بات تو سچ ہے کہ ساون مل ہندون سے محبت رکہتا تہا مگر اوسکو پٹہانون کے اچہے جوہرون کے قدر تہے اور اوسکے فوج مین جو مشہور اور دل چلی افسر تہے پٹہان تہے ٭

بڑے مہاراجہ کے سلطنت کے عہد مین ساون مل کو کسی نوع کا ہرج نہین ہوا رنجیت سنگہ کو معلوم تہا کہ ساونمل کا زور روز بروز ترقی پر ہے مگر وہ یہہ ہی جانتا تہا کہ میرے زمانہ مین وہ سرکش نہ ہوگا اور چونکہ مالیہ سرکار نہایت قاعدہ کے ساتہہ وہ بہیجتا رہتا تہا کوئی وجہ شکایت کی نہ تہی مگر مہاراجہ کے مرتے ہی ساونمل کے دشمنون نے اوسکی پہانسنی کا ارادہ کرلیا بڑے دشمن ان مین سے راجگان جمون تہے یعنے گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ کہ اون مین اور دیوان ساون مل مین ہمیشہ حسد اور عداوت تہی اُنہون نے یہہ تجویز کے کہ ساون مل سے پچاس لاکہہ روپیہ لیا جاوے اور اوسکو لاہور مین حساب دینے کو طلب کیا اگر وہ انکار کرتا تو دربار کا یہہ ارادہ تہا کہ فوج بہیجکر زبردستی سی اوسکو لے آوین مگر ساون مل اپنا زور جانتا تہا اور یہہ سمجہکر کہ دربار کو جرات اسقدر نہ ہوگی کہ حد کے درجہ تک نوبت پہونچا سکیگا ستمبر ۱۸۴۰ء مین لاہور مین آیا اوسوقت سب بند وبست بخوبی ہوگیا اور وہ ملتان کو واپس گیا ٭

مارچ ۱۸۴۱ء مین جب مہاراجہ شیر سنگہ مسند نشین ہوئے اونہون نے دونو دیوان ساون مل اور راجہ دہیان سنگہ کو حکم دیا کہ نئے سپاہ بہرتی کرین اونکا منشا یہہ تہا کہ جو پلٹن خالصہ کے ذرا فساد والے تہین اونکو برخاست کردین اِس حکم کے تعمیل مین دیوان ساون مل نے مسلمان سپاہ بہت جیتی سی بہرتی کرنے شروع کی اصل مطلب اوسکا یہہ تہا کہ راجہ دہیان سنگہ سے اپنے آپ کو بچاوے اور راجہ

٭ یہہ بات سچ ہے کہ ۱۸۱۸ء اور ۱۸۲۲ء کے مابین بہت سی پٹہان زمینداروں کی حقیتین اونکے قبضہ سے نکل گئے تہین مگر یہہ اخراج ساونمل سے پہلے ناظمون کے وقت مین ہوئی تہے اور ایسے امیدین کم ہوسکتی تہین کہ ابتداے ایام مین اون لوگون کے دعوون پر بہت توجہ ہوتی جنکو سکہون نے مفتوح کیا تہا جب ملتان مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فتح کیا تہا تو بہت سے پٹہان اپنی خوشی سے وہ ملک چہوڑکر چلے گئے تہے اور اوس زمانہ مین واپس آئے جب ساون مل ناظم تہا بلاشبہ انکو اپنے اپنے حصون کے واپس ملتے ہین جو مبتون سکے قبضہ مین آگئے تہے مشکل ہوئے ٭

کچھہ دیوان سے کم اِس معاملہ مین حیثیت نہین تہا اِس امید سے کہ نہ فقط اِس نئے سپاہ سے دیوان ساونمل کو مغلوب کرونگا بلکہ جمون کو سکھون اور انگریزون سے بچاؤنگا +

جنوری سے ۱۸۴۲ء مین قوم مزاری جو ہمیشہ ناظمان سکھہ کو تکلیف دیتے رہتے تھے سرکش ہوگئے اور جہان پر آپڑے اِس امید سے کہ کمک کے پہونچنے سے پہلے اوسکو لوٹ لیگین مگر دیوان ساونمل اون پر اچھی جمعیت سے دوڑ پڑا اور اونکو ناچار واپس جانا پڑا +

جب سندہانوالیون نے راجہ دہیان سنگہ کو مار ڈالا تو دیوان ساونمل کا سب سے زیادہ ہوشیار دشمن جو تہا اس طرح دفع ہوگیا مگر خاندان ڈوگرہ کا ہر شخص اوس سے نفرت اور عداوت رکہتا تہا راجہ گلاب سنگہ کو تو اس سبب سے اوس سے عداوت تہی کہ دیوان ساونمل لایق اور صاحب زور برابر کے ٹکر تہا اور سرکار کا راجہ کے مقابل مین بہتر نوکر تہا اور راجہ ہیرا سنگہ کو اسواسطے اوس سے عداوت تہی کہ پنڈت جلا اوسکا وزیر اور اوستاد دیوان سے عداوت رکہتا تہا پنڈت جلا ایسا آدمی نہ تہا کہ جسکے بلند نظری کے کچہہ حد تہی اوسکو یہہ امید تہے کہ پہلے تو فوج خالصہ کو جمون بہیجکر راجہ گلاب سنگہ کو بگاڑدونگا اور اوسکی بعد دیوان ساون مل کو پیس ڈالونگا اگر یہہ رقیب رفع ہوجاتے تو کل سلطنت کا اختیار بلاروک اوسکی ہاتہون مین آجاتا مگر پنڈت جلا اوس فوج کو جس کے ذریعہ سے اوسکو اسقدر امیدین تہین قابو مین نہ رکہہ سکا اور اوسکو فوج نے دسمبر ۱۸۴۴ء مین مار ڈالا +

دیوان ساونمل کئی برس سے ملتان مین اپنا زور مضبوط کرتا تہا بہت سے وجوہ اسبات کے یقین کرنے کے ہین کہ اوسکا یہہ ارادہ تہا کہ کسی موافق موقع پر لاہور کے سرکار کی اطاعت سے پہر جاؤنگا اور سر خود رئیس ہوجا دیگا چنانچہ اوس نے اسقدر روپیہ اور محنت ملتان کے قلعہ پر اسے ارادہ سے خرچ کے تہے اور قلعہ کو ایسا بنایا تہا کہ دیسے فوج کے واسطے اوسکا سر کرنا محال تہا اوس نے جو بناہات قلعہ کے تیار کے تہین توسکہ فوج کے مقابلہ کے واسطے بنائے تہین اور اگرچہ ساون مل سرکش اور باغی ہوکر قلعہ کو قبضہ مین رکہتا مگر شاید اوسکو برا کوئی نہ کہتا یا سلطنت جسکو ایک آدمی کے اقبال پر

عقل نے بتایا تہا شکستہ ہوتی جاتے تہے دیوان مذکور جانتا ہے کچہہ ہے کرتا کسیطرح سے یہہ سلطنت بچ نہ سکتی
تہے اور جیسا اور لوگون کو سلطنت کے بگڑ جانے پر لوٹنے کا حق تہا ویسا ہی اوسکو بہے تہا وفاداری کا
تو اس زمانہ مین کچہہ ذکر ہے نہین تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا تو وہ ہمیشہ نمکحلال رہا مگر ارادت کا دعوئے
موروثی مہاراجہ دلیپ سنگہ کی طرف سے بیہودہ تہا چنانچہ جو لوگ محلات کے حال سی واقف ہین
اسکو خوب سمجہتی ہین ✣

لیکن ارادہ دیوان ساون مل کے جو ہون سو ہون اوسکی مقدر مین اونکا بر آنا نہ تہا ✣ ستمبر ۱۸۴۴ء
کو صبح کے دربار کیوقت ایک سپاہی جو پہلے شام کو چوری کرتے گرفتار ہوا تہا دیوان کے روبرو تجویز
کیواسطی لایا گیا تحقیقات کے بعد اوسکی نسبت یہہ حکم دیا گیا کہ ڈیوڑہی مین پہرہ مین رکہا جاوے دیوان
اپنا کاروبار کرتا رہا اور شام کیوقت ڈیوڑہی مین باہر ہوا کہانے کے واسطی نکلا اوس سپاہی نے
جسنی ایک پستول اپنی کمر مین چہپا رکہا تہا نکال کر پانچ قدم کے فاصلہ سی دیوان پر سر کیا چنانچہ
گولی دیوان ساون مل کے پستان چپ پر لگے اور پسلیون مین سے چلکر کہا کے پیٹہہ مین سی نکل گئی
اور ایک عہدہ دار دیدار سنگہ نامی کو جو دیوان کی قریب کہڑا تہا بازو مین زخمی کیا صاحب سنگہ اور
سربلند خان نے قاتل کو اوسی جگہہ مار ڈالا اور دیوان جسکو سخت زخم پہونچا تہا مگر کچہہ اندیشہ اوس زخم
سے نہ معلوم ہوتا تہا محل مین لیگئے چند روز تک اچہی طرح اوسکی نوبت رہی اور بظاہر زخم بہرتا معلوم
ہوتا تہا مگر چند روز کے بعد اوسکی حالت بگڑ گئے زخم پہر کہل گیا اور ساون مل کے نوبت روز بروز پتلی
ہوتی گئی اور ۲۹ ستمبر ۱۸۴۴ء کو وہ مرگیا ✣ ✣

✣ بلاوہ سر ہنری لارنس صاحب اپنی کتاب موسوم بہ ایک سال بر سرحد پنجاب مین دیوان ساون مل کے نجات کا حال اور طرح پر لکہتی ہین وہ یون لکہتی ہین کہ قاتل ایک سپاہی تہا جس نے دیوان
ساون مل کے ایما مذاری اور وفاداری سے نوکری کی تہی اور اوسنے دربار مین آکر یہہ درخواست کی کہ میری تنخواہ بڑہا دیجاوے اور مجہی برخاست کر دیا جاوے ساون مل نے اسکی جب درخواست کو منظور
نہ کیا اوس سپاہی سے نسبت حکم دیا کہ اوسکی ڈہال اور تلوار چہین لیجاوی اور دربار سے نکال دیا جاوے اوس سپاہی نے اس ہتک کر بدلہ مین دیوان کو گولی کے ضرب سے قتل کیا ✣
یہہ روایت صحیح نہین ہے اور جو حال لکہا گیا اوسکی تصدیق ایک تو کرم نراین سے ہوتی ہے جو دیوان ساون مل کا بیٹا تہا اور دوسرے سکہدیال سے جو صاحب جوڈیشل کمشنر کے محکمہ مین سب
سررشتہ دار تہا کہ سکہدیال جسوقت دیوان ساون مل کو گولی لگی تہے اوسکے قریب کہڑا ہوا تہا اور جسوقت سپاہی کے چوری کی مقدمہ کے تحقیقات ہوتے تہی دربار مین موجود تہا ✣
ناظمان کا سکہا مین جنکو رعایا بہت تعظیم سے یاد کرتے تہے ایک دیوان ساون مل تہا ایک بہیان سنگہ کشمیر مین اور مصر روپ لعل ناظم دوابہ جالندہر ان مین سے دیوان ساون مل
سب مین دانا اور سب سی اچہا تہا مصر روپ لعل کے تشخص ما لیہ ہلکی تہے اور ملک اوسکی نظامت مین سرسبز رہا مگر رعایا کو یہہ خیال تہا کہ وہ لوگون کے جورو ئون اور بیٹون
کیطرف بہت عشق رکہتا تہا اور مرتے دم تک اوسکے شانہ چپ پر ایک زخم ایک کہتری کی تلوار کا تہا جسنے اوسکو اپنی گہر مین بہت رات گئی پکڑا تہا ✣

جملہ ناظمان سرکار سکہان مین دیوان ساون مل سب سے اچہا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سلطنت کی پچہلے
زمانہ مین اور اوسکے جانشینون کے سلطنت کی عہد مین دیوان موصوف حقیقت مین گویا سرخود
مختار رہتا مگر اس بڑے اختیار کو وہ کسی طرح برے طور پر کام مین نہین لایا یہہ تو سچ ہے کہ اوسنے دولت خطیر
جمع کی ہتی اور اوسکے مرنیکے بعد اوسکے ورثاء مین ایک کڑور روپیہ تقسیم ہوا تہا مگر یہہ روپیہ اوسنی
ظلم یا تشدد سے لوگون مین سے بچوڑا نہین تہا سرکار کا مطالبہ دیوان ساونمل اور نیز اوسکے فرزند
دیوان مولراج کے عہد مین کل پیداوار خام کے تیسرے حصہ سے زیادہ نہ تہا اور عموماً پانچوان یا چہٹا
حصہ لیا جاتا تہا مگر لوگون کو جو اوس سے محبت ہتی تو اس سبب سے تہے کہ اوسکو رعایت کسی کے
نہ تہے کہتے ہین کہ ایک روز ایک کسان نے اوس سے شکایت کی کہ کسی سردار نے میری کہیت
مین گہوڑے چرنی کو چہوڑ دئے ہین ساون مل نے اوس سے پوچہا کہ بتاؤ دربار مین کوئی شخص
تو نہین بیٹہا ہے جس نے یہہ حرکت کی ہے اوس کسان نے رامداس دیوان کے سب سی بڑے
بیٹے کو نشان دیا اور دیوان کے بیٹے نے فریاد کا سچا ہونا قبول کیا اور ساون مل نے اوسکو
قید کا حکم دیا کسان نے درخواست کی کہ رامداس کا قصور معاف کیا جاوے مگر کئی روز تک رامداس
قید مین رہا اور اس سزا سے اوسکا دل ایسا ٹوٹ گیا کہ وہ بیمار ہوگیا اور رہائی کی چند روز کے بعد مرگیا +
دیوان ساون مل کے بعد اوسکا بیٹا دیوان مولراج ناظم ملتان ہوا راجہ ہیرا سنگہ اور دربار کی یہہ خواہش
ہتی کہ کوئی اور شخص خود مقرر کرکے بہیجین مگر ملتان کا خاندان بہت قوی تہا حقیقت مین ہی اور نام کو
بہی اسواسطے اوسکو علیحدہ نہ کرسکے مولراج کی عمر اس زمانہ مین قریب تینتیس سال کے تہی اوس نے اپنے
باپ کی ماتحت پہلے کارداری شجاع آباد اور پیچہے جہنگ کے ضلع کے کارداری کی ہوئی ہتی ان دونون
ضلعون مین اوسکے طمع اور ظلم کے سبب سی لوگ اوس سے نہایت ناراض تہے اور اگرچہ نظامت
کے منصب پر پہونچکر اوسکی طبیعت بہت اچہی ہوگئی تہے مگر لوگ اوس سے ہمیشہ ہی ناراض رہے*

* اس ملک مین یہہ ایک مثل مشہور رہی ہے کہ ملتان مین ساون یعنی بارش کی برکت ہو رہی ہے مین کرم یعنی مہربانی ہو مگر جہنگ مین مولا نے ملک کو تباہ کردیا ہے مولا پنجاب مین ایک کیڑا ہوتا ہے جو غلہ کو کہا جاتا ہے ـــ ظاہر ہے کہ اشارہ ان تینون باتون سے ساونمل ناظم ملتان کے طرف کرم نرائن کاردار لیہ کے طرف اور مولراج کاردار جہنگ کے طرف تہا +

ہنوز مولراج اچھی طرح جم کر بیٹھا ہے نہیں تھا کہ دربار نے دیوان ساون مل کے بہت دولت چھوڑ جانے کی خبر سنکر اوس سے ایک کروڑ روپیہ نذرانہ طلب کیا فوج کیحالت کے سبب سے مولراج کو بہت فکر اور تشویش تھے اگرچہ نام کو وہ فوج ایک جزو فوج لاہور کے تھے مگر وہ سپاہ ملازم رکھے ہوئے ناظم کے تھے اور ناظم فوج مین سے جسکو چاہتا تھا بحال و برطرف یا ترقی کر دیتا تھا فقط اتنی اوس کے واسطے ذمہ داری تھی کہ ایک خاص تعداد سپاہ کی رکھتا تھا اس زمانہ مین جو دس پلٹنین ملتان کی تھین اون مین آٹھہ مسلمان تھین اور دو سکھون کی پلٹنین تھین یہہ دونون پلٹنین کہتے ہین کہ دربار کی تحریک سے ۲۴ - نومبر ۱۸۴۴ء کو باغی ہوگئین اور اونہون نے درخواست کی کہ ہمارے طلب بڑہائی جاوے اونکو لاہور کی فوج کا حسد تھا کہ لاہور مین پیادہ سپاہی کو ساڑہے گیارہ روپیہ مہینا ملتا تھا اور ملتان مین ساڑہے سات روپیہ مہینا ملتا تھا دیوان مولراج اور اوس کے بھائے کرم نرائین نے فوراً پلٹنون کے باغی ہوتی ہے اون پر حملہ کیا اور اون کو بالکل منتشر کر دیا اس فتح سے دربار بہت گھبرا گیا اور دیوان مولراج قوی ہوگیا اور اوس نے لاہور کو پیام بھیجا کہ جتنا روپیہ طلب کیا جاتا ہی وہ نہ لیا جاوے اور ایک رقم دینے کے جو رقم مطلوبہ سے بہت ہے کم تھے مگر اس معاملہ مین گفتگو کچھہ عرصہ تک ہوتی رہے آخرکار جب مولراج کو یقین ہوا کہ فوج سکھہ جمون سے واپس آکر میرے اوپر چڑہائے جاوے گی اوسنے اٹھارہ لاکھہ روپیہ دینے کا اقرار کیا مگر اوسی مہینے مین جب یہہ اقرار ہوا سردار جواہر سنگھہ وزیر مارا گیا ملک مین بے انتظامی اور بدنظمی ہوگئے اور فوج خالصہ ستلج کے پار سرکار انگریز کے اوپر چڑہ کر چلے گے +

لڑائی کے زمانہ مین مولراج نے نذرانہ دینے کے واسطے کچھہ بہے کوشش نہ کی اور جب صلح ہوگئی تو دربار نے اپنی زر مطلوبہ کے لینے کو تہیہ مصمم کیا اٹھارہ لاکھہ روپیہ بموجب اقرار کے طلب کیا گیا اور سات لاکھہ روپیہ بقایا معاملہ اوس سے علاوہ مانگا گیا راجہ لعل سنگھہ پرانا دشمن مولراج کا لاہور مین اس زمانہ مین وزیر تھا اوسکو دیوان مولراج کے تباہ کرنیکے بہت خواہش تھے اور اپنے بھائے

بہگوان سنگہ کو وہان کا ناظم بنانے کے امید رکہتا تہا اس غرض سے اوس نے مطالبہ کے وصول کرنیکی لئے ملتان کو فوج بہیجنے پر بہایت اصرار کیا مولراج کو اس زمانہ مین سرکار کے مقابلہ کرنیکی ہرگز خواہش نہین تہی اور جیسا مصر لیا رام فوج لیکر بڑہتا گیا مولراج بہت سا اپنے فوج ملتان کی طرف واپس ہٹاتا گیا مگر لیّہ سے تین میل کے فاصلہ پر دیوان کے کشادہ سپاہ مین اور لاہور کی فوج کے آگے پڑے ہوئے دستہ مین کچہہ معرکہ ہوگیا جس مین لاہور کے فوج کو ہزیمت ہوئے اور رخزان سنگہ جیالیہ ایسکا سردار قید ہوگیا*

مگر مولراج دربار کے ساتہہ صلح کرنیکا خواہشمند تہا اور جانکر کہ راجہ لعل سنگہ سے رحم کی امید نہین ہے اوسنے میجر منہری لارنس صاحب کی خدمت مین جو سرکار انگریزی کی طرف سے لاہور مین رزیڈنٹ تہے درخواست کی چنانچہ صاحب رزیڈنٹ کے ذریعہ سے ناظم مسطور کو اجازت ہوئی کہ بلا اندیشہ لاہور مین چلا آوے اور مولراج ۹- اکتوبر ۱۸۴۶ء کو دیوان دینا ناتہہ کے ساتہہ جو اوسکو ملتان سے لانے کے واسطے بہیجا گیا تہا لاہور مین پہونچا مولراج نے اس امر مین بہت کوشش کیے کہ جو روپیہ پہلے طلب کیا گیا تہا اوس سے کم لیا جاوے اور آخر ماہ نومبر مین ایک عہد ہوا جس کے رو سے یہہ بات ٹہیری کہ دیوان مسطور آٹہہ لاکہہ روپیہ بلا توقف دیدے اور باقی بذریعہ اقساط دے جن اضلاع پر یعنے جہنگ اور لیہ کے کچہہ حصوں پر لاہور کی فوج نے دخل کر لیا تہا دربار کے ماتحت رکہے گئے اور باقی علاقہ کے بابت اوس سے ۱۹۶۰۰۰ روپیہ سالانہ معاملہ لینا ٹہیرا*

دونو فریق اس انتظام سے راضی معلوم ہوئی اور نومبر ۱۸۴۶ء مین مولراج ملتان کو واپس گیا جہان چند ماہ تک ہر طرح درستی رہے اٹہارہ لاکہہ روپیہ جو مقرر ہوا تہا ادا ہوا اور دربار کو کسی طرح واجبی شکایت مولراج سے نہین رہے مگر ناظم عرصہ تک راضی نہین رہا اوس کے صوبہ کا ایک حصہ اوسکی ہاتہون سے جاتا رہا تہا اور نئے پرمٹ کے محصول کے شرح نے اگرچہ ہنوز ملتان مین جاری نہین ہوئے تہے اوسکی آمدنی گہٹانے شروع کے نیز اوسکا اختیار بہی اب پورا اور آزادانہ نرہا کیونکہ لاہور مین ایک قوے

انتظام ہوا تہا جس کا یہہ مقولہ تہا کہ انتظام سلطنت کا سب سے اول جوہر معدلت ہے اور سنتغیثون تہا جنون سوداگرون اور امیدوارون کو معلوم ہو گیا تہا کہ حقرسی لاہور مین ہی ہو سکتے ہے یہہ امور دیوان کے برداشت سی زیادہ تہی اوسکا باپ گو نام مین نہین مگر حقیقت مین بادشاہ رہا تہا اور اونکا غرور اور اُسکی بلند نظری اوسکی بیٹے کو ورث مین آئی تہی پس دیوان نومبر ۱۸۴۷ء مین لاہور کو واپس آیا تاکہ جو اوسکے ساتہہ عہد ہوا تہا اوسکے شرایط مین کچہہ تغیر ہو جاوے اور اوسکا منشا یہہ تہا کہ یہہ اقرار کر لیا جاوے کہ اوسکی نسبت شکایت دربار مین نہین سُننے جاویگی اگر یہہ درخواستین منظور نہ ہوئین تو اوس نے استعفا دینے یعنے ملک سی دست بردار ہونیکا ارادہ پختہ کر لیا تہا مسٹر جان لارنس صاحب اوس زمانہ مین قائممقام رزیڈنٹ لاہور تہے اون سے دیوان مولراج نے اپنے ساری تکلیفین بیان کین اور اپنی خواہش علاقہ سے دست بردار ہونیکی بیان کی جان لارنس صاحب نے اوسکو سمجہایا کہ دست بردار ہو مگر یہہ بہی کہہ دیا کہ جیسا تم مناسب سمجہو کرو فقط اتنی بات ہے کہ استعفا ایسی وقت دو کہ جب تمہاری سرکار کو استعفا کے منظور کر لینے مین ہرج نہو مگر مولراج نے دست بردار ہونے سے احتراز کیا کیونکہ اوسکو خوب معلوم ہو گیا کہ جن مطلبون کے واسطے وہ لاہور مین آیا تہا وہ حاصل ہونیوالی نہین ہین اور یہہ بندوبست ٹہیرا کہ اپریل ۱۸۴۸ء مین وہ دست بردار ہو جاویگا یہہ تجویز ٹہیرے کہ بالفعل دربار کو اوسکے ارادے کی اطلاع نہ کیجاوے اور اوسکے استعفا دینے سے دو تین مہینے پیشتر دو عہدہ دار انگریز ملتان کو بہیجے جاوینگے تاکہ وہان کے حالات سے دیوان اونکو آگاہ کر دے اور آخر کار وہ عہدہ دار صوبہ پر مقرر ہو جاوینگے اس تجویز کے چند روز کے بعد دیوان مولراج ملتان کو واپس چلا گیا جب شروع اپریل مین مسٹر فرڈرک کری صاحب جو لاہور مین رزیڈنٹ مقرر ہوے تہے لاہور مین پہونچے اونہون نے دربار کو مولراج کے ارادے سی کہ وہ علاقہ چہوڑنا چاہتا ہے اطلاع دینی مناسب سمجہی چنانچہ اونہون نے اطلاع کر دی اور مولراج کو دونون دربار کے طرف سے اور صاحب رزیڈنٹ کے طرف سے لکہا گیا کہ تمکو اختیار ہے کہ اگر چاہو تو علاقہ رکہو مگر اوس نے استعفا دینے کے خواہش مکرر بیان کی اس سبب سے کہ طبیعت اچہی

نہین رہتے ہے اور گہر مین آپسین تکرار ہے چنانچہ اوسکا استعفا لاہور کے دربار نے منظور کر لیا اور شیر سنگہ
سندہانوالیہ کو صوبہ داری ملتان کے دی گئی مگر اوسنے قبول نہین کے اوسکے بعد یہہ منصب سردار کاہن سنگہ
مان کو دیا گیا جو فہیم آدمی تہا اور تجویز ہوئی کہ مسٹر و نیرا گنیو صاحب جو پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے تہی
اور لفٹنٹ اندرسن صاحب بمبی کے فوج کے جو اونکے اسسٹنٹ تجویز ہوئے تہے اِن دونونکے
مشورہ سے کام کریگا یہہ دونو صاحب ملتان کے طرف روانہ ہوئے اور ۱۷ اپریل کو وہان پہونچے
اور دوسرے دن اونکے اردلے کے سپاہ جو زیر حکم سردار کاہن سنگہ کے تہے اونکے ساتہہ شامل
ہوگئے دیوان مولراج نے اونکے بہت خاطرداری کے اور یہہ تجویز ہوئے کہ صبح کو دوسرے دن
دیوان مولراج قلعہ مین اونکے ساتہہ پہر کر سب کچہہ ملاحظہ کرادیگا چنانچہ ۱۹ تاریخ کے صبح کو یہہ دونو
صاحب دیوان کے ساتہہ اور دو کمپنیان گورکہون کے لیکر معاینہ کرنے کے واسطے گئے مسٹر و نیر الگنیو صاحب
نے گورکہون کو ایک دروازہ پر چہوڑ دیا اور دیوان کے ہمراہ قلعہ کے اندر گشت کیا اور دیوان نے
قلعہ اونکو حوالہ کردیا مگر جب دروازہ سے نکلنے لگے تو دیوان کے ایک سپاہی نے مسٹر و نیر گنیو صاحب
کو گہوڑے پرسے برچہی کے ضرب سے گرادیا اور اوسکے بعد تلوار سے اون پر حربہ کیا اور سخت زخمی
کیا لفٹنٹ اینڈرسن صاحب کو بہی سخت زخمی کیا اور زمین پر یہہ سمجہکر کہ مر گئے ہین اونکو چہوڑدیا جب
گورکہہ سپاہیون نے اونکو پڑا ہوا دیکہا تو اونکو اوٹہا کر عیدگاہ کو لے گئے یہہ ایک مضبوط مکان
قلعہ کے نزدیک تہا جہان یہہ دونو صاحب فروکش ہوئے تہے اور اگنیو صاحب وہان اینڈرسن
صاحب سے پہلے پونہچ گئے تہے جب یہہ حملہ اگنیو صاحب پر ہوا تو دیوان سوار ہوکر اپنے مکان کو چلا گیا
اور اگرچہ دن مین اگنیو صاحب نے اوسکو بلایا اور کہہ بہیجا کہ اپنے افعال سے اپنے بیگناہی ثابت
کرو دیوان اونکے پاس نہین گیا اور کہہ بہیجا کہ میرے سپاہی مجہے آنے نہین دیتے ہین بیسوین کے
صبح کو قلعہ سے عیدگاہ پر توپ چلنے شروع ہوئے اور جو توپخانہ سکہون کا اِن صاحبون کے اردلی
مین آتا تہا اوس نے جواب مین بہی توپ مارنے شروع کے مگر رات کے وقت کرنیل ایسرا سنگہ جو توپخانہ کا

افسر تہا اپنے سب آدمی لیکر دشمن کے طرف چلا گیا پہر دشمن نے عیدگاہ پر حملہ کیا کچہہ مقابلہ نہ ہو سکتا ہتا
کیونکہ بچارہ صاحبان انگریزیہ سخت مجروح تہے اور جن لوگون نے اونکے محافظت کے قسم کہائی تہے وہ
اونکو چہوڑکر چلے گئے تہے دونو صاحب بڑے بہادری سے مری مفسد اونکا سر کاٹکر دیوان کے پاس
بطور نشان فتح لیگئے دیوان نے قاتلون کے تعریف کے اور اونکو روپیہ دیا دم واپسین مین جو
الفاظ رنکیٹو صاحب نے سردار کاہنہ سنگہ سے کہے تہے جو دم اخیر تک وفادار تہا یہان لکہنے چاہئین
کیونکہ وہ کلام شریفانہ اور بطور پیش گوئے ہتا اور اِن الفاظ کو انگلستان اور پنجاب کو کسیکو بہی
نہ بہولنا چاہیے صاحب نے کہا کہ ہم دونو کو اونکو اختیار ہے کہ مار ڈالین کیونکہ ہم مجروح ہین اور
آدمی کے مدد کے ہمکو اب امید نہیں ہے ہم دونو کو وہ مار ڈالین مگر انگریزون مین سے ہم دونو ہی
نہین فقط رہ گئے ہین جب ہم مرجاوینگے تو ہزارون انگریز آوینگے اور مولراج اور اوسکے سپاہیون اور
اوسکے قلعہ کو سب کو نیست ونابود کر دینگے ✣

اور اس طرح گویا پاسا پہک گیا اب مولراج سمجہتا تہا کہ اب پہرنا نہین ہو سکتا ہے اور اوس نے
اب ہمت اور جرات سے لڑائے کا سامان کیا اوس نے قلعہ کے مضبوطی کے اور محاصرہ کے امید مین
ذخیرہ جمع کیا جو لوگ سرکار انگریزی سے ناراض تہے اون سب کو اوس نے بلایا اور جو بڑے بڑے سردار
تہے اون سے کہا کہ اب وہ موقع ہے جسکو تم مدت سے چاہتے تہی کہ اپنے ملک کو انگریزون کے قبضہ
سے نکال لو جو قابل نفرت ہین ✣

ایک خاندان کے حال کے بیان کرنے مین لڑائی کا جو ہوئے اور جسکا نتیجہ ضبطی ملک پنجاب ہوا سب
حال بیان کرتا ناممکن ہے ✣

کچہہ عرصہ تک ملتان مین جو سرکش تہے وہ سزا سے بچی رہے موسم نہایت سخت تہا اور ملتان بدنام تہا
کہ بیمارے وہان بہت ہوتی ہے اور سپہ سالار انگریزی نے مناسب نہ سمجہا کہ جبتک کہ موسم نرم نہو جاوے
سپاہ گورہ وہان بہیجے اسواسطے صاحب رزیدنٹ نے فوج سکہہ ناچار ہوکر بہیجی اگرچہ اِس فوج کے

نمک حرامی اوسکی سردار خود تسلیم کرتے تہے اور اسی سبب سے جب یہہ فوج زیر حکم اپنے جنرل راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے باغی ہوگئے تو تعجب نہین ہوا مگر سرکش دیوان مولراج اِس عرصہ مین مضرت پہونچنے سے خالی نہ رہا گرمی کے مہینون مین لفٹنٹ ایج نے اور روبس صاحب نے ایک تہوڑے سی جمعیت دیسی سپاہ کے ساتہہ مولراج کو قابو مین رکہا اور نواب بہاولخان بہاولپور کے نواب کی فوج کی مدد سے کئی بار اونکو فتح حاصل ہوئی نواب صاحب کے فوج پر لفٹنٹ ای کیل صاحب کمانڈر تہے شیخ امام الدین سکہہ جنرل نے جو در حالت عام بغاوت کے نمک حلال رہا تہا تعریف کے قابل خدمت کی اور جب اگست ۱۸۴۸ء مین فوج انگریزی ملتان کے سامنی آ پہونچی تو مولراج سوائے ملتان کے قلعہ کے دیوارون کے اور کچہہ نہ رکہتا تہا۔

محاصرہ کے توپین ملتان کے سامنی ۴ ستمبر کو پہونچین اور چہٹی تاریخ تک قلعہ پر توپ رانی شروع ہوگئی مگر ساون مل نے جو قلعہ پر اتنی محنت کی تہے بیفایدہ نہین کے تہے اور قلعہ کا سر ہونا کچہہ نرم کام نہتا محاصرہ کرنے والی فوج تہوڑی ستہے اور اکثر اوس فوج مین فوج کشادہ تہی اگرچہ میدان میں یہہ فوج بہت بہادر تہی مگر محاصرہ کے کام مین گویا نکمی تہے ۴ دسمبر کو راجہ شیر سنگہ معہ اپنی تمام فوج کے باغی ہوگیا اس سبب سے جنرل وش صاحب نے محاصرہ چہوڑ دیا اور جنرل صاحب موصوف نے کمک کا انتظار کیا مگر مولراج ایسا شکی آدمی تہا کہ راجہ شیر سنگہ کے باغی ہوجانے سے بہی اوسکو کچہہ فایدہ نہین ہوا مولراج کی طبیعت مین راجہ شیر سنگہ کے نیت کے طرف سے کہ وہ کیون اوسکے ساتہہ مل گیا بالکل بے اعتباری رہی راجہ شیر سنگہ مشتبہ ہونے سبب سی نفرت کہا کر اپنے باپ سردار چتر سنگہ کے پاس جو پنجاب کے شمال اور مغرب مین علانیہ باغی ہوگیا تہا چلا گیا اور مولراج اوسکے چلے جانے سے بہت خوش ہوا۔

مولراج کے کمبختے نے کچہہ عرصہ نہین کہپ آخر کار فوج انگریزی کے کمک پہونچی اور ۲۷ دسمبر کو محاصرہ پہر شروع ہوا اِس اثنا مین مولراج نے مدد اور کمک کے ہر طرف تلاش کی تہی دوست محمد خان

وعدہ کرنے مین خوب مستعد تہا مگر ملتان کا فاصلہ بہت تہا اورحقیقت مین اوس سے مدد ہونہ سکتی تہی سکہ جن کا
دیوان مسطور اعتبار نہ کرتا تھا اوس سے ملے نہین اور اونکو اپنا کام بہت تہا برطرف بہادران سبراؤن اور
علی وال وہ لوگ جو بڑی مہاراجہ اور ہری سنگہ نلوہ کے زیر حکم لڑے تہے اکٹہے ہوتے جاتے تہے اور چاہتی تہی کہ
ایک مرتبہ اور لڑکر بخت آزمائی کرین چنانچہ لڑائی چیلیانوالہ اور گجرات مین ہوئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ خالصہ جی ہمیشہ
کے واسطے بیٹھ گئے اور سلطنت جاتی رہی *
ملتان کے سامنے کچہہ سخت لڑائی کے بعد سرکار انگریزی کی فوج کو فتح نصیب ہوئی دوسری جنوری ۱۸۴۹ء کو
شہر پر حملہ ہوا اور فتح ہوگیا اور ۲۲ تاریخ کو مولراج نے جس نے اپنے آپکو قلعہ مین بند کر رکہا تہا اطاعت کرنے
مناسب سمجہی *
چنانچہ وہ لاہور کو بہیجا گیا اور وہان مسٹر وینز اگینیو صاحب اور لفٹنٹ اینڈرسن صاحب کے قتل کرنیکے الزام مین
ماہ جون مین اوسکے نسبت مقدمہ تجویز ہوا کپتان ہیملٹن صاحب نے اوسکی طرف وکیل ہوکر اوسکی طرف سے جوابدہی مین کچہہ
فرق نہین رکہا مگر اوسپر جرم ثابت ہوا اور حکم سزائے موت کا ہوا مگر حاکمون نے سفارش رحم کی کی تہے اور لارڈ ڈلہوسی
صاحب گورنر جنرل نے جنکے اختیار مین تجویز کا منظور کرنا تہا اس سفارش کو منظور کیا اور بجائے سزائی موت کے حکم
جلاوطنی کا مادام الحیات دیا چنانچہ مولراج کلکتہ کو قید کرکے بہیجا گیا اور وہان سال آئندہ مر گیا *
ایک ایسی باغی کے تعریف کرنے جو اپنے بغاوت مین کامیاب نہین ہوا مورخ کا کام نہین مگر غور سے اگر دیکہا جاوے
تو مولراج کے زیادہ کم نصیبی تہے اور جرم کم تہا یہہ بات تو تحقیق ہے کہ جب اگینیو صاحب پہلی ملتان مین پہونچے
تو مولراج کا ارادہ باغی ہونیکا نہین تہا اگر اوسکا یہہ ارادہ ہوتا تو اپنے کام سے دست بردار نہ ہوتا نہ قلعہ حوالہ
کردیتا یہہ بہے ایسا تحقیق ہی کہ جو حملہ پہلی ہی صاحبان انگریز پر ہوا اوسمین دیوان کی مرضی یا رازداری نہ تہے وہ
حملہ یا تو اس سبب سے ہوا تہا کہ مسلمان سپاہیون مین سے کسی نے براہ تعصب عین بتی مین آکر حملہ کردیا تہا کہ اونہون نے دیکہا
کہ قلعہ بیگانہ حاکمون کے ہاتہہ مین جاتا ہے اور قلعہ ہے ایسا کہ جسکے اونکو تنخواہ ملتی تہے یا دیوان کے اہلکارون مین سے کسے
نے اوس حملہ کے اشتعال کی ہوگی جنکا یہہ منشا تہا کہ مجبور کرکے اوسکو باغی کردین غالب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب

عیدگاہ پر حملہ ہوا اور صاحبان انگریز ہاری گئی تو سپاہی اوسکے اختیار مین نہین رہے تہے اوس کمبخت دن سے پیچہے ملتان کے سامنے فوج انگریزی پہونچنی کے دن تک کسی وقت مولراج اسطرح کہ وہ خود بچ رہے عفو کے درخواست نہ کرسکتا تہا نہ اطاعت قبول کرسکتا تہا اوسکے رشتہ دار متوسل دوست اور فوج سب اوسکی اوپر جڑے ہوئے تہے کہ دولت اور عہدہ اوسکے سبب سی اونکو مل سکتی تہے اور یہہ لوگ جانتے تہے کہ نیا ناظم اگر کوئی اور ہوگا تو وہ تباہ ہوجاوینگے پس اونہون نے ارادہ کرلیا کہ دیوان مولراج کو ناچار کرکے باغی کرادین کیونکہ اگر فتح اوسکی ہوگی تو اونکو ثروت ہوگی اور اگر وہ شکست کہاویگا تو جتنا نقصان اوسکے استعفا دینے سے اونکا ہوتا اوس سے زیادہ نہ ہوگا دیوان مولراج اچہی طبیعت کا آدمی نہ تہا اوسکے مزاج مین کمینہ پن اور طمع اور لوٹ اور شک بہت تہا مگر جرم قتل اور عمدًا بغاوت کا اوسکے ذمہ نہین لگایا جاسکتا ہے +

دیوان ایک بیٹا ہری سنگہ چہوڑ مرا جو ۱۸۴۶ء مین پیدا ہوا تہا ہری سنگہ سرکار کا ملازم ہے اور اوسکو پنشن بہی ملتی ہے +

کرم نراین دیوان ساونمل کا تیسرا بیٹا اپنے باپ کا لیہ مین کاردار تہا اور مشہور قلعہ منکیرہ من وہ قلعدار تہا مہربانی اور بے رعائیتی کے سبب سی لوگ اوس سے بہت محبت رکہتی تہے ساون مل کے مرنیکے بعد کرم نراین اور اوسکے بہائی مولراج مین بہت اچہا سلوک نہین رہا مولراج نے ۱۸۴۶ء مین اوسکو اپنی مکان مین قید کرلیا تہا دو مہینی تک وہ قیدرہا اور اوسکی بعد مولراج نے دس لاکہہ روپیہ جو ساون مل کے ترکہ مین سے اوسکو پہونچا تہا دیکر رخصت کردیا وہ جاکر اکال گڈہ مین رہا چنانچہ اب بہی مین رہتا ہے اور اپنی بہائی کے بغاوت کا کسیطرح شریک نہین ہوا* اوسکو چارسو روپیہ پنشن ملتی ہے رام سنگہ اور نراین سنگہ اپنے باپ کے مرنیکے وقت طفل تہے انکو ہرایک کو چارسو روپیہ سال کی پنشن ملتی ہے +

* اوس وقت یہہ بات مشہور رہتی کہ رام نراین نے اپنے بہائی پر فریاد کرانے کے واسطی بہت سا روپیہ خرچ کیا اور لوگون کو روپیہ دیکر لاہور اپیل کرنے کو بہیجا کرتا تہا +

دیوان حکم چند

حال خاندان

اس خاندان مین سے سب سے پہلے گوربخش رائ کو کسی قدر فروغ ہوا تہا وہ نواب ناصرخان کابل اور پشاور کے حاکم کا دیوان تہا اور نواب کی سرکار مین رشد رکہتا تہا اوسکا بیٹا ٹہاکرداس حاجی عطاخان شاہ ولیخان احمدشاہ دُرّانی کے وزیر اعظم کے داماد کا دیوان تہا حاجی موصوف کے وفات کے بعد ٹہاکرداس احمدشاہ کا نوکر ہوا اور اوس بادشاہ نے اوس کو اپنا دیوان خاص بنایا اور مُہر سلطنت اوسکی تفویض کی ٹہاکرداس کے پاس دولت بہت تہی اور اوسکو اختیار بہی بہت تہا اور اوسکا ٹہاٹ بادشاہون کا سا تہا احمدشاہ نے جو سنہ ۱۷۴۸ء مین اوّل یورش ہندوستان پر کے اوسمین ٹہاکرداس بادشاہ کے ہمراہ آیا تہا اور متہرا کی فتح اور لوٹ کے

بعد اوسکو دوآبہ جالندہر مین بہاری جاگیر ملی ۱۷۹۳ء مین تیمور شاہ اپنے باپ احمد شاہ کی جگہہ تخت نشین ہوا اور تیمور شاہ کی سلطنت کے زمانہ مین جو بتیس سال رہے تہا کرداس برابر دیوان رہا شاہ زمان کی سلطنت مین جس مین صعوبتین بہت رہین سال اول تہا کرداس نوکر رہا اور ۱۸۳۴ء مین بڑی عمر کو پہونچکر مر گیا ٭

بہوانی داس تہا کرداس کا دوسرا بیٹا محکمہ مال مین شاہ شجاع کے سرکار مین معزز عہدہ دار تہا اوسکا خاص کام یہہ تہا کہ ملتان اور ڈیرہ جات کا مالیہ وصول کرتا تہا اور ۱۸۰۸ء مین دربار کابل کی بدسلوکی سے نفرت کہا کر اوس نے رنجیت سنگہ کے سرکار مین نوکری کرنیکا ارادہ کیا اور لاہور کو چلا آیا کہتی ہین کہ جو مالیہ اوس نے وصول کیا تہا اوس کو خزانہ سرکار کابل مین چلتے وقت دینا بہول گیا مہاراجہ نے بہی اوسکی خاطر اچہی کے اوس زمانہ مین رنجیت سنگہ کی پاس فقط جاہل سپاہی ہی نوکر تہے اور اونکو اچہے محاسب کی بڑی ضرورت تہی کہ لایق ہو اور مال کا کام اوسنے کیا ہو تا کہ حساب سرکار رکہی اوس زمانہ مین خزانہ سرکاری کوئی نہ تہا نہ کوئی باقاعدہ انتظام حساب کا تہا مالیہ کا جو قریب بتیس لاکہہ روپیہ کے تہا یہہ حال تہا کہ ساہوکار رامانند اوسکا انتظام کرتا تہا امرتسر کی چونگی اوسکے سپرد تہی اور پنڈ دادنخان کے نمک کے کانون کا اوسکی پاس ٹہیکہ تہا بہوانیداس نے تہوڑی عرصہ مین بڑی ترقی اس معاملہ مین کی اوسنی فوج کے واسطی بخشی خانہ قایم کیا اور خزانہ کا دفتر علیحدہ مقرر کیا اور دونون کا افسر اعلی وہ مقرر ہوا ٭

دیوی داس اوسکا بڑا بہائی لاہور مین اوسکی پاس ۱۸۰۹ء مین آکر شامل ہوا دیوی داس وزیر شیر محمد فرزند وزیر شاہ ولیخان احمد شاہ کے وزیر کی نوکری مین تہا جب اوسکا آقا مارا گیا وہ کچہہ عرصہ تک اس خوف سی کہ مین بہی نہ مارا جاؤن چہپا رہا مگر آخر کار وہانسی نکلکر لکہنو کو جانیکا ارادہ کیا کہ وہان اوسکی خاندان کو پناہ دینی کا وعدہ ملا تہا مگر راہ مین لاہور تہا اور وہان پہونچکر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فہمایش سے اور اپنی بہائی کی توقیر دیکہکر وہ لاہور مین ہی رہ گیا دیوی داس خزانہ کی محکمہ مین اپنے بہائی بہوانیداس کے ساتہہ شامل ہوا اسطرح پر کہ دونون مین سے کوئی کسیکا ماتحت نہین تہا اور دونون آپس مین اچہا سلوک رہا دیوی داس بہوانیداس جیسا لایق تہا بلکہ دیانت مین اوس سی بڑہکر تہا مگر وہ اپنی بہائی کے طرح سی نامور نہین ہوا اسواسطی کہ اوسکی طبیعت مین گوشہ گزینی تہی ٭

۱۸۰۹ء مین جب سنسار چند نی قلعہ کانگڑہ رنجیت سنگہ کو دیدیا اور ریاستان کوہستانی زیر ہوئی اوسکی بعد بہوانی داس

راجگان منڈے اور سکیت سی باج لینی کو بہیجا گیا تہا ۱۸۱۶ء مین وہ شہزادہ کہڑک سنگہ کا بڑا دیوان اور امرتسر اور گوردا سپور کی گرد و نواح کے علاقہ کے زیر کرنیکی واسطی جو اوسوقت بہیر دارنکے قبضہ مین تہا مامور ہوا دوسرے سال وہ جموں کو واسطی بہیجا گیا کہ اوس علاقہ کا انتظام کرکے اوسکو گلاب سنگہ کی حوالہ کر دی جسکو اوسی زمانہ مین راجگی کا خطاب ملا تہا ملتان کی محاصرہ مین وہ موجود تہا اور کشمیر اور یوسفزئی کی مہمون مین شامل تہا لیکن اگرچہ بہوانی داس بہت سی عہدون پر مامور ہوا اور اوسکو فایدہ بہی بہت ہوا اوسکے اصل خدمت یہہ تہی کہ خزانہ کے دفتر کا افسر تہا ایک مرتبہ اوسکے بہت ہتک ہوئی اوسکے مصر بیلی رام کے ساتہ تکرار ہوگئی تہی اور بیلی رام نے مہاراجہ سی بیان کیا کہ بہوانی داس نے تغلب کیا ہے یہہ جرم ثابت سمجہا گیا اور رنجیت سنگہ نے غصہ مین آکر میان سمیت دربار عام مین تلوار اوسپر ماری اور دس لاکہہ روپیہ جرمانہ کیا* اوسکے بعد دیوان بہوانیداس پہاڑ مین کسی خدمت پر بہیجا گیا مگر اوسکے خدمتین ایسی نہین کہ بے اوسکے چارہ نہین تہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہ لاہور کو واپس بلایا گیا وہ اپنی وفات تک یعنی ۱۸۳۴ء تک خزانہ کا دیوان رہا اوسکے بعد لالہ دینا ناتہہ اوس منصب پر مقرر ہوا دیویداس چار برس پہلے ۱۸۳۰ء مین مرگیا تہا +

حکمچند ۱۸۳۶ء مین شاہزادہ کہڑک سنگہ کی سرکار مین دفتری مقرر ہوا تہا اور سال آیندہ ستگہرہ کا کاردار سو روپیہ مشاہرہ مقرر ہوا اور اوس علاقہ کا کام اوس نے کسیقدر لیاقت سی کیا ۱۸۴۴ء مین حکمچند راجہ سوچیت سنگہ کی ماتحت بنون کو بہیجا گیا تہا راجہ سوچیت سنگہ فوج لیکر مالیہ وصول کرنیکو گیا تہا چنانچہ ایسی مہمین اکثر ہوتی تہین مہاراجہ شیر سنگہ نے اوسکو خطاب دیوان کا دیا ۱۸۴۷-۴۸ء مین حکمچند کو لفٹنٹ آرورڈس صاحب کے ساتہہ بنون جانیکا حکم ہوا اور وہان صاحب موصوف کے ماتحت رہا جبتک کہ ملتان کا مفسدہ شروع ہوا اور اوس نے علاقہ اپنی روئی دریائی سندہ کے بندوبست مین قابل قدر مدد سرکار انگریزی کے فوج کے ساتہہ وہ ملتان کو گیا اور وہان اوسکا طریق بہت اچہا رہا ضبطی ملک پنجاب سی پیشتر اوسکی آمدنی چہہ ہزار سات سو روپیہ سال کی تہی اور ۱۸۵۰ء مین ۲۳۰۰ کے جاگیر ضلع پاک پٹن مین اوسکے نام واگذار رہی اور سوا اوسکی تیرہ سو روپیہ کے پنشن اوسکو ملی ۱۸۵۵ء مین وہ پسرور کا جو ضلع سیالکوٹ مین ہے تحصیلدار مقرر ہوا تہا مگر حکام اوس سی راضی نہین رہے اور ۱۸۵۸ء مین استعفا دینی کے اجازت ہوئی +

شنکرداس دیوان حکمچند کا بہائی اپنے باپ کے دفتر مین منشی تہا اوسکو اور اوسکی بہائی گنگا بشن کو دو سو چالیس روپیہ سال کے پنشن ملتے ہے +

* عموماً مشہور ہے کہ دنیا میں سردار جوالا سنگہ پڈہانیہ نے جو بہوانیداس کا دوست تہا یہہ جرمانہ کا روپیہ دیا تہا مگر دیوان حکمچند اسکو نہین مانتا تہا +

لالہ نراین داس ٹھاکر داس کا چوتھا بیٹا امرتسر کانگڑہ جموں اور جسروان کا کاردار نوبت بنوبت رہا ۱۸۲۵ عیسوی مین
موتی سند کے خزانہ کا مصر بیلی رام کے ماتحت منشی مقرر ہوا اور اوسکی بہی لاہور کے کاردار اوسکو ملی کہ وہ عہدہ ۱۸۳۳ء تک رہا
۱۸۳۵ء مین وہ کابل کو چلا گیا اور وہان اوسنے فوج مین نوکری کرلے اور تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اوسکا بیٹا اور
پوتا اب بھی افغانستان مین رہتے ہین گوپال داس قندہار کی فوج مین منشی ہے ✣

راجکور اپنے بھائی دیبی داس کے ساتھ لاہور مین آیا تہا اور رنگیرہ کی فتح کے بعد اوس علاقہ کا کاردار رہا فوج کا
افسر سردار فتح سنگہ مان تہا جب اوسکا بہائی بھوانی داس ۱۸۱۹ء مین کشمیر کو خاص خدمت کیواسطے مامور ہوا تہا تو راجکور
اوسکی جگہہ لاہور مین کام دیتا رہا ✣

دیوان جگچند ۱۸۶۹ء مین مرگیا ✣

سردار جودہ سنگہ امرتسریہ

حال خاندان

کہتے ہین کہ موضع رُوڑیالہ واقع ضلع گوجرانوالہ چوہدری تاج نے جو سردار جودہ سنگہ کا ایک بزرگ تہا آباد کیا تہا یہہ بات تحقیق ہی کہ یہہ خاندان مدت مدید تک اس گانون مین آباد رہا اور کچہہ عرصہ تک اوس گانون کے چودہرایت اِس خاندان مین رہتے تہے ۱۸۵۹ء کے قریب بہگت سنگہ سکہہ ہوگیا اور اپنی دختر دیوی کی شادی جب اوس نے صاحب اقتدار سردار گوجر سنگہ بہنگی سے کردی تو سردار نے اوسکو موضع رُوڑیالہ بلاشرط نوکری عطا کیا گوجر سنگہ نے سیوا سنگہ اور دیوا سنگہ بہگت سنگہ کے بیٹون کو بہی نوکر رکہہ لیا اور ضلع گجرات مین اونکو نوشہرہ جاگیر مین دیا اور اسکا نوپردونو بہائی بالاشتراک قابض رہے تاوقتیکہ سیوا سنگہ ایک لڑائی مین مارا گیا اور صاحب سنگہ گوجر سنگہ کے فرزند نے جو اپنی باپ کے بعد بہنگی مثل کا سردار ہوا تہا ضبط کرلیا مگر جاگیر مین سے دو گانو دیوا سنگہ کے پاس رہنے دئے بزرگون کے گانون روڑیالہ کے جودہ سنگہ ۱۸۱۳ء مین سردار جودہ سنگہ سوڑیان والہ کا نوکر ہوا کہ سردار سطور کے جودہ سنگہ کی ایک رشتہ کے بہن سے شادی ہوئی تہی اوس زمانہ مین جودہ سنگہ کی عمر ۱۸ برس کی تہی اور جودہ سنگہ سردار سطور کے گہوڑچڑہے فوج مین ۱۸۲۱ء تک نوکری کرتا رہا اوس سال مین بعد وفات سردار امیر سنگہ کی مہاراجہ نے جاگیر سوڑیان ضبط کرلی اور کشادہ فوج پر شہزادہ شیر سنگہ افسر بنایا گیا ۔

۱۸۳۱ء مین جب شہزادہ شیر سنگہ سید احمد خان پر چڑہ کر گیا تہا اور اوس معرکہ مین کامیاب ہوا تہا جودہ سنگہ اوس مہم مین شہزادہ کے ساتہہ تہا ۱۸۳۶ء مین جودہ سنگہ راجہ ہیرا سنگہ کے ڈیرہ مین سوار کے عہدہ پر بہرتی ہوا اور ۱۸۴۸ء تک اوس

ڈیرہ مین رہا ۱۸۳۶ء مین اوسکی عہدہ کمیدانی پر ترقی ہوئی ڑوڑیالہ کی جاگیر جسکی ۱۲۰۴ روپیہ ہمیشہ اوسکے قبضہ مین ہی تہے
اور جودہ سنگہ دو سوار ہوکے نوکری دیا کرتا تہا مگر ۱۸۳۹ء مین یہ جاگیر تہوڑے عرصہ کیواسطی ضبط ہوگئی تہی اور ۱۸۴۸ء مین
اوسکو موضع کوٹلی ضلع گوجرانوالہ مین علاوہ ملاان برسون مین سردار جودہ سنگہ نی سرکار کی اچہی خدمتین کی تہین
اوسنے دیوان حاکمرائی کے ماتحت نوکری دی تہی جسکے سپرد علاقہ ممدوٹ اور مکتسر رہا تہا اور بعد ازان علاقہ مانجہ کو بہیجا گیا تہا جہان
اوسنے بہت ہمت اور چستی سے خدمت کی اور تہوڑے عرصہ مین اوس علاقہ کے سارقون کو صاف کردیا شیر سنگہ کے سلطنت کے عہد مین جودہ سنگہ تین سو
سوار کے جمعیت سے پہر مانجہ کو بہیجا گیا تہا اور وہان چہہ مہینی تک رہا اوسجگہہ سرنو اچہا انتظام کیا اور عدالت کا کام کرتا رہا ستلج کی لڑائی
کے بعد جودہ سنگہ امرتسر مین عدالتی مقرر ہوا تہا اور معہ جاگیر اوسکو تین ہزار روپیہ مواجب ملتا تہا اور ۱۸۴۹ء مین ضبطی ملک
پنجاب کے بعد اوسکو عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر مین ملا اور سردار مسطور اس عہدہ پر دسمبر ۱۸۶۲ء تک رہا اوس سال
اوسنے نوکری سرکار کی ترک کردی ✤

۱۸۵۷ء کی مفسدہ مین سردار جودہ سنگہ خیرخواہ اور نمک حلال رہا اور شہر امرتسر مین امن کہنی مین سرکار انگریزی
کی فوج کو رسد پہونچانیکے بہت اچہی خدمت کی ۱۸۵۷ء مین جودہ سنگہ مسٹر کوپر صاحب سی بی کے ہمراہ میانمیر کے مفسدون کے
تعاقب مین گیا اور ایسی چستی سے اور سرگرمی سی اس معاملہ مین خدمت کی کہ اوسکو سرکار سی ایک ہزار روپیہ اور ایک بیش قیمت
گہڑی عطا ہوئی ضبطی ملک پنجاب سی ۱۸۶۲ء تک جودہ سنگہ کے سپرد دربار صاحب واقع امرتسر کا اہتمام رہا اور اس کام کیواسطی
سرداران قوم سکہہ اور پوجاریان دربار مذکور نے اوسکو انتخاب کیا تہا یہہ اہتمام کا بہت بڑا تہا اوس مین بہت حکمت عملی اور
ایمانداری اور تالیف قلوب درکار تہا یہہ اوصاف سردار مسطور بدرجہ کثیر رکہتا تہا چند سال گذشتہ مین خاص امور ایسی
رہے ہین کہ جس سے انتظام دربار صاحب کا اچہا نہین رہا ہے مگر جودہ سنگہ کا اہتمام فایدہ مند ہی رہا اور جب انتظام وہان کا
مشکل تہا اچہا انتظام کرتا رہا اور ۱۸۵۷ء مین بہی ایسا اہتمام رہا کہ اوس سال مین اوسکی خیرخواہی نسبت سرکار کئی مرتبہ مذکور ہوئے
اور عدالتی کی منصب مین اپنی انصاف اور خالص دیانت کے سبب سے شہر امرتسر کے باشندون کی تعظیم حاصل کی کہ سردار بلالحاظ
اور رعایت مذہب یا قوم کے انصاف بخوبی کرتا رہا ✤

جب جودہ سنگہ ۱۸۶۲ء مین نوکری سی دست بردار ہوا تو سرکار نے بلحاظ اوسکی حسن خدمات کے اوسکی حین حیات اوسکے پوری تنخواہ جاری

روپیہ ماہوار اوسکی نام مقرر کر دیے رُوڑیالہ اور کوٹلی بلا اخذ نذرانہ اوسکے حین حیات معاف ہوئی اور کوٹلی معہ دو چاہات کے رُوڑیالہ مین اوسکے ورثا کے نام دو پشت تک واگذار ہوئی اور پچاس ایکڑ زمین اونکو گہٹہ سکار کاہ مین اسکے علاوہ عطا ہوئے سردار جودہ سنگہ امرتسر مین ۱۸۶۴ء مین مرگیا +

سردار مان سنگہ جو سردار جودہ سنگہ کا سب سے چہوٹا بہائی ہے فوج مین نہایت لایق افسرون مین سے ہے پچیس برس کی عمر مین وہ راجہ سوچیت سنگہ کی فوج مین ملازم ہوا تہا اور پشاور کے فتح اور مہم آنزوئی دریای اٹک مین موجود تہا بعد اوسکی وہ ہیرا سنگہ کے ڈیرہ مین مقرر ہوا اور وہان فوج سواران کا افسر ہوا +

مدکے پہیرو شہر اور سبراون مین مان سنگہ سرکار انگریزی کے مقابلہ پر لڑا تہا اور لڑائی کے بعد ہو مین ۵۰ سوارون کا افسر مقرر ہو کر مامور ہوا تہا ۱۸۴۸ء مین وہ امرتسر کو بہیجا گیا تہا اور لڑائی کے زمانہ مین اپنے بہائی کے ساتہہ رہا اور بہت اچہی خدمت کرتا رہا جب لڑائی ختم ہو گئے تو اون کا ترپ توڑا گیا اور اوسکی واسطی پنشن مقرر ہوئی مگر مان سنگہ کو گہر مین خاموش ہو کر بیٹہہ رہنا پسند نہین ہوا ۱۸۵۲ء مین اوسنے کرنیل رچرڈ لارنس صاحب کے تحت مین پولس مین نوکری اختیار کے اور اوس پولس مین ۱۸۵۷ء تک تہا جب مفسدہ شروع ہوا تو وہ دہلی کو میجر ہاڈسن صاحب کے پاس بہیجا گیا تین رسالہ سوارون کے لیکر جسمین ایک نواب امام الدینخان دوسرا راجہ تیجسنگہ نے اور تیسرا بہت کچہہ خود مان سنگہ نے بہرتی کیا تہا اس رسالہ کا نام پہلی ہنگمری صاحب کا رسالہ کہا گیا تہا اور ہاڈسن صاحب کا مشہور رسالہ ان تینون رسالون سے بنا تہا مان سنگہ دہلی کی محاصرہ اور فتح کی کل ایام مین مدد دیتا رہا شاہ دہلی کی گرفتاری مین اور تینون شاہزادونکے قتل مین اوسنے مدد دی اور ہر روز مان سنگہ کی بہادری شجاعت ایسی ہی نمایان تہی جیسی اوسکے بہادر کمانڈر کے بعد اوسکے کرنیل شوور صاحب کے فوج کے ساتہہ وہ ضلع گوڑگانوہ کو بہیجا گیا اور جب اخیر اکتوبر تک وہ دہلی مین واپس آیا تو میجر ہاڈسن صاحب نے اوسکو لاہور کو پانسو نئے سوار بہرتی کر کے لانیکے واسطی بہیجا یہہ کام اوسنے تخمیناً چار مہینے کے عرصہ مین کیا اور اس خدمت کے انجام دینی مین اوس نے نہایت کوشش کی اور اپنے اعتبار پر اِس کام کے انجام دینی کے واسطی جو روپیہ درکار تہا قرض لیکر کام چلایا اوسکے بعد وہ بہ شتابی تمام لکہنو کو گیا اور شہر کے فتح مین شریک ہونیکے وقت پہونچا مگر میجر ہاڈسن صاحب کی خوشنودی کے اظہار کے حاصل ہونے کی وقت تک نہ پہونچا کیونکہ اوسکے پہونچنے سے ایک روز پہلے میجر ہاڈسن صاحب مارے گئے تہے +

مان سنگہ موسم گرمای سال ۱۸۵۸ء کی کل مہم مین لڑتا رہا اور جو چہٹیات بابت جنگ نواب گنج ۱۳ جون لکہی گئی تہین اُنمین

اوسکی شجاعت کی تعریف ہوئی مان سنگہ بڑی جرأت او چستی سے لفٹننٹ ٹیلر صاحب کے بچانیکے واسطے دوڑا کہ صاحب موصوف دشمن کے فوج مین گہر گئے تہے اِس موقع پر مان سنگہ دو جگہہ سخت زخمی ہوا تہا اور اوسکا گہوڑا تلوار و نکے زخمون مین سی لد گیا۔ اِس لڑائی مین شجاعت کی واسطے اوسکو دوسرے درجہ کا تمغہ ملا اوده کی مہم مین جو ۱۸۵۸ء اور ۱۸۵۹ء مین رہے برابر مان سنگہ خدمت کرتا رہا اور جو جو بہاری معرکہ ہوتے رہے اون مین اکثرون مین شامل رہا نند گنج مین تین توپون کے چہین لینے کے بعد دشمن کے فوج مین سے ایک شخص نے جان پر کہیل کر باروت کو آگ لگا دئی تہی اوسمین مان سنگہ کو زخم شدید پہونچا اس زخم کے صدمہ سے کئی مہینے تک مان سنگہ بیمار رہا سرکار نے مان سنگہ کی خدمات کے جلدو مین اوسکو پنجاب اور اوده مین چہہ سو روپیہ اوچار سو روپیہ کے جاگیر عطا کی ہے اب بہی وہ اوسی ترپ کا افسر ہے جسکا وہ ۱۸۵۷ء مین لاہور مین افسر تہا اور وہ ترپ نوین رجمنٹ رسالہ بنگالہ مین شامل ہو گیا ہے +

مہتاب سنگہ سردار جودہ سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا ۱۸۵۳ء مین چکوال مین ایک فساد کے فرد کرنے مین مارا گیا تہا +

ہری سنگہ دوسرا بیٹا سردار جودہ سنگہ مثل اپنی چچا یا ن سنگہ کی نوین رسالہ بنگالہ مین رسالدار ہے مان سنگہ نے جو ترپ نومبر ۱۸۵۷ء مین بہرتی کی تہی اون مین سے ہری سنگہ ایک رسالدار مقرر ہوا تہا وسط ۱۸۵۸ء مین وہ اپنی رسالہ کو لیکر اوده کو گیا تہا اور ڈسن صاحب کے رسالہ مین جسکے کمانڈر اوس وقت کرنیل ڈیلی صاحب سی بی تہے جاکر شامل ہوا تہا اوده کی مہم مین جو بڑی بڑی لڑائیان پچہلے وقت مین مثل سلطان پور فیض آباد وغیرہ کی ہوئین اون مین ہری سنگہ شریک تہا +

پرتاب سنگہ ۱۸۶۱ء مین پولیس مین جمعدار مقرر ہوا تہا اب وہ امرتسر کے شہر کے پولیس مین ڈپٹی انسپکٹر ہے اِس خاندان کے اور کئے شخصون نے سرکار کے بہت اچہی خدمت کے +

دل سنگہ اٹہارہوین رسالہ بنگالہ مین جمعدار ہے جوالا سنگہ جے سنگہ کا بیٹا ۱۲ ہندوستانی رجمنٹ مین صوبہ دار ہے ہیرا سنگہ کاہنہ سنگہ کا بیٹا ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی پیادگان مین صوبیدار ہے +

پولیس مین ایک کرم سنگہ ہے جو فتح گڈہ مین متعین ہے گورکہہ سنگہ مان سنگہ کا بیٹا سیتاپور مین ڈپٹی انسپکٹر ہے اور گورکہہ سنگہ ہمشیرہ زادہ مان سنگہ کا رائے بریلی مین انسپکٹر ہے +

حکم سنگہ اس گورکہہ سنگہ کا بہائی نوین رسالہ بنگالہ مین نایب رسالدار ہے۔ اکثر ان عہدہ دارونمیں سے کل ایام مفسدہ مین قابل تعریف خدمت کرتے ہے

دیوان حاکمرای

- مہان سنگہ
  - کابلی مل
    - دیوان دہنپت رائے
      - متہرا داس
        - متصدی مل
          - سُنو رجن مل
    - ہربج رائے
      - کاشی رام
        - دیوان حاکمرای
          - دیوان کشنکور — ۱۸۲۵ء مین پیدا ہوا
          - ارجن سنگہ — ۱۸۳۱ء مین پیدا ہوا
            - پرتاب سنگہ — ۱۸۶۵ء مین پیدا ہوا
          - تاراچند — ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
        - نندگوپال

حال خاندان

دیوان حاکمرای کی بزرگ سرداران کہنیہ کے نوکر تہے سردار حقیقت سنگہ کے علاقہ مین جو کچہہ تہوڑا بہت ملکی انتظام تہا سردار ندکور جنگ آور اور گنوار تہا وہ کام مہان سنگہ اور کابلی مل نے اوٹہا یا ہوا تہا یہہ دو نو شخص اوس سردار کا مالیہ وصول کرتے تہے اور اوسکا حساب بناتے تہے اور دیوان دہنپت رائی اور ہربجرای بہی جیمل سنگہ حقیقت سنگہ کے فرزند کے نوکری مین بہے خدمت کرتے رہے دہنپت رائی بہت لایق آدمی تہا اور اوسکو عہدہ دیوان اور خطاب دیوان ملا ہوا تہا اور یہہ شخص بالکل ملکی کام کرتا تہا مگر ہربجہ رائی طرح کی خدمت کرتا تہا جب ۱۸۱۲ء مین جیمل سنگہ کی وفات پر رنجیت سنگہ نے اوس سردار کے علاقہ پر تصرف کر لیا تو ہربج رائی اپنے بہتیجے متہرا داس کے ساتہہ مہاراجہ کا نوکر ہو گیا عدالت کے دفتر مین اوسکو اچہا عُہدہ ملا اور اوسکا بیٹا کاشی رام اوسکے ماتحت مقرر ہوا۔ ۱۸۲۴ء مین اوسکے بیٹی حاکمرائی کو چاریار فوج مین نوکری ملی حاکمرائی لایق آدمی تہا اور تہوڑے عرصہ مین اسقدر فروغ اوسکو ہوا کہ ۱۸۲۶ء مین شہزادہ نونہال سنگہ کا اتالیق اور شہزادہ موصوف کے سرکار کا دیوان مقرر ہوا اور جتنا علاقہ اوسکے سپرد تہا اوس سے ایک روپیہ سیکڑہ اوسکو ندرانہ ملنے کا حکم ہوا

اِس زمانہ مین اوسکو خطاب دیوانی عطا ہوا ۱۸۳۴ء مین حاکم رائی شہزادہ نونہال سنگہ اور ہری سنگہ نلوہ کے ساتھ اٹک پار گیا اور جب سُلطان محمد خان کے خلاف پشاور کے مہم ہوئی جو کامیاب ہوئے تہے اوسکے بعد حاکم رائی علاقہ مفتوحہ اور بنون اور یوسف زئی کا ناظم مقرر ہوا اور مہاراجہ نے اوسکو پوٹہوہار مین پانچہزار روپیہ کی جاگیر بہی بخشی اوسکے بعد شہزادہ نونہال سنگہ سرحد پر کوچ کرتا ہوا چلا گیا اور وہان بہت بدنظمی دیکہی اور دیوان حاکم رای کو ڈیرہ اسمعیل خان ٹانک بنون اور عیسیٰ خیل کا ناظم مقرر کیا *

جب رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد نونہال سنگہ نے کل اختیار اپنے ہاتہون مین لے لیا تو اوسنے دیوان حاکم رائی کو جسنے اوسکی ایسی اچہی خدمت کی تہی ضلع سیالکوٹ مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کی اور حاکم رائی نے خدمات سرحد جسمین اوسکو آسایش نتہی چہوڑکر دربار مین حاضر رہنا اختیار کیا مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت کے عہد مین اوسکا اعزاز بنا رہا اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کے عہد مین شہر لاہو مین علی عدالتی مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین جو لڑائی سرکار انگریزی کے ساتھ ہوئی دیوان حاکم رائی اوسکے برخلاف تہا مگر برخلافی کی وجہ یہہ تہی کہ وہ جانتا تہا کہ اوسکا انجام بخیر نہوگا کچھ سرکار انگریزی سے اوسکو محبت نتہی کیونکہ ۱۸۴۵-۴۶ عیسوی مین یہی شخص تہا جو دو سو سوار لیکر پہلے بحکم راجہ ہیرا سنگہ اور بار ثانی بحکم سردار جواہر سنگہ کے ستلج کے پار گیا اور عہدنامہ کے شرایط کو اسنے بہانہ سے کہ سرکش زمینداروں اور ڈکیٹون کی سرزنش کیواسطے آئے ہین فسخ کیا ۱۸۴۶ء مین دیوان حاکم رائی بحکم دربار کشمیر کو اسواسطے بہیجا گیا تہا کہ شیخ امام الدین کو جو اُس وقت سرکش تہا فہمایش کرکے براہ راست لاوے وہ کشمیر کو گیا تو آہستہ آہستہ پہر کے لنبی راہ سے گیا اور اگرچہ کوئی ثبوت شافی ایسا نہین ہے جس سے اوس کی نسبت نمکحرامی ثابت ہو مگر اوسوقت کے اوسکی اپنی ہی بیان سے اور وزیر رتنو اور کرنیل متہرا داس کے بیان سے غالب معلوم ہوتا ہے کہ وہ لعل سنگہ نمکحرام کے ساتھ ہمدردی کرتا تہا اگرچہ اوسنے چپتی سے مدد کی اوس وقت جسارت نہین کی *

اپریل ۱۸۴۷ء مین دیوان حاکم رائی صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سے پشاور کو منصب عدالتی اعلی اور ناظم پر مقرر ہو کر بجاے سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ کے بہیجا گیا تہا کل عدالت اور تحصیل مالیہ اوسکے سپرد ہوئی مگر میجر جارج لارنس صاحب پولٹیکل اجنٹ کا مشورہ رہتا تہا مگر فوج کا حکم جنرل گلاب سنگہ پہووندیہ کو تہا اِس منصب پر دیوان حاکم رائی زیادہ عرصہ تک نہین رہا دربار مین اوسکے بہت دشمن تہے جو اوسکے تخریب کے فکر مین تہے اِن مین سے سب سے زیادہ سردار تیج سنگہ تہا جو اہالیان دربار مین رکن اعلی تہا حاکم راے دیوان دینا ناتہ کا

بنا یا ہوا تہا اور اتنی بات ہی راجہ تیجہ سنگہ کے دشمنی کے واسطے کافی تہے ڈیدہ برس کے عرصہ مین علاقہ پشاور کا انتظام گلاب سنگہ کو سپرد ہوا اور حاکمرائی کے پاس فقط عدالت کا کام رہا اس اختیار کے جاتے رہنے سے دیوان حاکمرائی کو بہت رنج ہوا اوس نے عدالت کے کام مین غفلت کرنی شروع کی* اور اگست ۱۸۴۴ء مین صاحب رزیڈنٹ نے اوسکے پشاور سے واپس بلا لینی کے سفارش کے +

لاہور مین جب وہ واپس گیا تو دیوان حاکمرائی کو اور کوئی عہدہ نہین ملا اور سال آیندہ مفسدون مین ایک نمایان مفسد ہوا اوسکے ناخوشی کے وجوہ بطور مختصر یہہ ہین +

پہلے یہہ بات لکہی گئی ہے کہ سردار تیجہ سنگہ دیوان حاکمرائی کا دشمن تہا اوسی سال جب دیوان حاکمرائی پشاور سے برخاست کیا گیا تیجہ سنگہ کو خطاب راجگی کا ملا اور اوسکو سیالکوٹ مین ۲۸ ہزار روپیہ کی جاگیر ملی اِس شہر مین دیوان حاکمرای رہتا تہا اور یہان جاگیر دس ہزار روپیہ کی تہی جو اوسکو نوبہال سنگہ نے نسلاً بعد نسلٍ دی تہی تیجہ سنگہ* نے پہلے دو باغ اور باغچہ ضبط کر لئے جو بہت برسون سے حاکمرای کے خاندان کے قبضہ مین تہے باغ تو دیوان دینا ناتہہ کی فہمایش سے واگذار کر دیئے گئے تہے مگر اوسکے بعد راجہ نے جاگیر ضبط کرا دی دیوان اور اوسکی دوسرے بیٹے کے پنشن بہی بند ہو گئی اور جب مفسدہ ہوا تو حق بجانب حاکمرای ایک مایوس اور ناخوش آدمی تہا بعضون کو یقین ہے کہ راجہ تیجہ سنگہ کی جسکو تحقیق معلوم تہا کہ پنجاب پر ایک طوفان آنیوالا ہے یہہ خواہش تہی کہ دیوان حاکمرای ناچار ہوکر مفسد ہو جاوے تاکہ دیوان کی جاگیر جو سیالکوٹ مین تہی راجہ کو ملجاوے اگر تیجہ سنگہ کے یہہ نیت تہی تو حقیقت مین اوسکی مراد بخوبی بر آئی سنہ ۱۸۴۸ء مین دو پلٹنین مفسدون کی سردار اوتار سنگہ اٹاریوالہ نے قلعہ بہوپال والہ پر حملہ کرنیکو بہیجین جو سیالکوٹ سے تہوڑے فاصلہ پر تہا اور یہہ قلعہ راجہ تیجہ سنگہ کے تصرف مین تہا یہہ فوج پکار کر کہتے تہے کہ قلعہ لے لینگے تو دیوان حاکمرای کے مکانات تباہ کر دینگے کیونکہ اوسکے بیٹے کشنکور نے گوجروالہ مین اونکے مکانات ضبط اور تباہ کر دیئے تہے حاکمرای نے قلعہ سیالکوٹ سے مدد طلب کی مگر راجہ تیجہ سنگہ کے نوکرون نے اوسکو یا اوسکے خاندان کے آدمیون کو پناہ دینے سے انکار کیا اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد دیوان حاکمرای نے اپنے بیٹے کو لکہا کہ نوکری چہوڑ کر چلا آوے اور دونو باپ اور بیٹے راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ جا کر شامل ہوئے +

* میجر جی لارنس صاحب جو دیوان کے کام کو بخوبی سمجہہ سکتے تہے اوسکے تنخواہ [illegible] ایک خط مین [illegible] لارنس صاحب نے راجہ تیجہ سنگہ کو ۱۲ اگست ۱۸۴۴ء کو لکہا تہا صاحب موصوف اسطرح لکہتے ہین دیوان حاکمرای کے طلب کے باب مین پروانہ کچہہ عرصہ ہوا آیا تہا مگر دیوان کے حسن انتظام کے لحاظ سے مین نے سمجہا کہ حق دربار مین یہی تہا کہ یہان رہنا بہتر ہے چنانچہ اوسکو یہان سے جانے نہ دیا اب دوسرا پروانہ اوسی مضمون کا آیا ہے جب سے دیوان پشاور مین آیا ہے اس سبب سے کہ وہ اپنے کام کو بہت توجہ سے کرتا رہا ہے اور اوس نے انتظام بہت اچہا کیا ہے مین اوس سے ہر طرح راضی رہا ہون +

* نوبہال سنگہ کے وفات کے وقت دیوان حاکمرای کی آمدنی جاگیر و نقد ۳۰ ہزار روپیہ کی تہی کشنکور کو ۹۰۰۰ ہزار روپیہ جاگیر و نقد سالانہ [illegible] ملتا تہا

دیوان ھاکمرای کے بلجانے سے مفسدون کو بہت تقویت ہوئی اگرچہ وہ اپنے ہمراہ جمعیت اور نہ روپیہ لیگیا تہا مگر وہ نہایت ہے لائق آدمی تہا اور جو کاغذ صاحب رزیڈنٹ کے پاس بشرح تکالیف سرداران اور وجوہ مفسدہ بہیجا گیا وہ دیوان ھاکمرای کے ہاتھ کا لکہا ہوا تہا +

مگر لڑای کے انجام مین جو آفت اوسپرائی اوسکی ہوشیاری سے رفع ہو سکی لڑائی کے بعد اوسکی جاگیر مواجب اور مال غیر منقولہ سب ضبط ہوا اور ھاکمرای معہ اپنے بیٹون کے قید ہوکر قلعہ چُنار کو بہیجا گیا اوسکے لیاقت کے سبب سے اوس سے اندیشہ تہا اور اوسکا پنجاب سے علیحدہ کیا جانا ضرور تہا اور لڑائی کے اختتام کے بعد کچھہ خطوط اوسکے فساد انگیز بنام سرداران مفسد پکڑے گئے تہے مگر بہت سے آدمی جنکا جُرم ھاکمرای سے زیادہ تھا پنجاب مین ہی رہے +

کشنکور ایام طفولیت سے شہزادہ نونہال کے ساتھہ کہیلتا رہتا تہا اور شاہزادہ موصوف کو اوسکی نسبت عنایت اور محبت تہی اُسکو خطاب دیوانی ملا اور ہر طرح سے اوسپر مہربانی ہوتی رہی سنہ ۱۸۳۳ء مین جب شاہزادہ پشاور مین تہا اوسنے کشنکور کو چار پیادہ پلٹنون اور ایک رجمنٹ سوارون کا افسر بنایا اور معمولی توپخانہ بہی جو اتنی فوج کے ساتھہ رہتا تہا اوسکے سپرد کیا اور اوس کا مواجب پندرہ سو روپیہ ماہوار مقرر کیا +

سنہ ۱۸۴۱ء مین کشنکور راولپنڈی کا کاردار مقرر ہوا تہا اور فیروزپور کی لڑائی تک اِس عُہدہ پر کشنکور مامور رہا تھا افغانستان کی لڑای کے ایام مین کشنکور حتی المقدور عہدہ داران اور فوج سرکار انگریزی کو رسد رسانی کے بخوبی مدد دیتا رہا جب ۱۸۴۸ء مین سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ جو راوی اور ستلج کے بیچ کے علاقہ کا ناظم تہا بنارس کو چلا گیا کشنکور کو علاقہ انبالہ - دینا نگر - اور کلانور سپرد ہوا یہان اپنی حسن خدمت سے اوسنے حکام کو راضی کیا اور جب مفسدہ شروع ہوا اوسنے اوایل مین مفسدون کے مال کے ضبط کرنے مین بہت سرگرمی کی مگر اوسکے باپ نے جو اوسکو تلقین کے اوسکے خلاف کرنے کی ہمت اوسکو نہ ہوئی اور جیسا اوپر لکہا گیا دونو شامل مفسد ہو گئے +

ارجن سنگہ دوسرا بیٹا خوردسال تہا اسواسطے مفسدہ مین شریک نہ ہو سکتا تہا مگر وہ بہی اپنی باپ کے ساتھہ چنار کو بہیجا گیا تہا لیکن ۱۸۵۲ء مین چہوڑ دیا گیا اور پنجاب مین واپس آنیکی اوسکو اجازت ہو گئی اور جو جایداد سیالکوٹ مین مفسدہ سے پہلے اِس خاندان کی قبضہ مین تہی اوسکو اوسمین سے کسیقدر واپس مل گئی تہی +

دیوان حاکمراے اپنے بیٹون کے ساتھہ چار سال تک قلعہ مین قید رہا تہا جہان لعل سنگہ اور مہتاب سنگہ مرار یہہ بہی قید تہے
جولائی ۱۸۵۳ء مین وہ قید سے رہا ہوا اور بنارس مین رہنے کی اوسکو اجازت ہوگئی اوسکی پنشن کا اضافہ ہوکر بارہ سو روپیہ سال
اوسکے واسطے مقرر ہوا کشنکور کے نام بہی چہہ سو روپیہ سال مقرر ہوا ۱۸۵۸ء مین اوسنے اچھی خدمت کی اور لکہنو مین ایک
مکان اور کچھہ زمینداری اوسکو ملی اور دیوان حاکمرای اور کشنکور وہان رہتے رہے دونو باپ اور بیٹے کی خوش مزاجی اور ۱۲
برس تک جلاوطنی کے ایام مین طریق نیک رکہنے کے سبب سے ممالک مغربی و شمالی کے حکام کے رائی اونکی نسبت اچھی رہے اور حکام
اونکی توقیر کرتے رہے +

تاراچند دیوان حاکمراے کا سب سے چہوٹا بیٹا کئی سال سے سرکار کا نوکر ہے پہلے وہ ضلع سیالکوٹ مین ڈسکہ کا پیشکار تہا بعد اوسکے
وہ سیالکوٹ مین نایب سررشتہ دار ہوا اور ۱۸۶۲ء مین گورداسپور مین دیوانی فوجداری کا سررشتہ دار ہوا اب تحصیلداری
کے عہدہ پر مامور ہے دیوان حاکمرای اپریل ۱۸۶۷ء مین بمقام بنارس مرگیا +

دیوان کرمچند ایمن آبادیہ

کشورے مل
|
جیون مل

دیوان کرمچند — گوربکھ رائے — دہیرج مل — ہرنام داس

سنت رام — موہن لعل — گنگا بشن
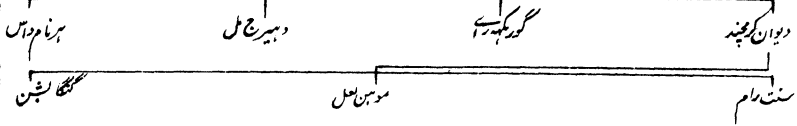
حال خاندان

دیوان کرمچند سندا کہتری ہے اور اوسکا خاندان پُرانا ہے اوگرسین جسکا اول ہے اِس خاندان مین کچھہ ذکر ملتاہے بابر بادشاہ کے عہد مین تہا اورگوجرانوالہ کے علاقہ مین ایمن آباد مین ایک متمول عہدہ دار کے گہر مین اوسکی شادی ہونیکے سبب سے اوسنے اپنے خاندان کو فروغ دیا یہہ شخص بابر بادشاہ کے ساتھہ ایمن آباد کو گیا تہا اوسکے فرزند لکھو اوس کے نانا نے متبنی کر لیا تہا اور اپنے نانا کے مرنیکے بعد عہدہ قانونگوی جو اوس زمانہ مین کسیقدر معزز عہدہ تہا اوس کو ملا چنانچہ یہہ عہدہ اوس خاندان مین عرصہ تک ہا سردار چڑت سنگہ کے زمانہ مین سکہون نے اوس علاقہ کو تاراج کیا اور اِس خاندان کی دولت بہت کچھہ جاتے رہے مگر سردار نے اونکو کوٹلی دیانت - رائی پور - اور رفیع پور مین کچھہ حصے دیئے اور جب مہاراجہ رنجیت سنگہ مسند نشین ہوئے تو اس خاندان کے کئی آدمی اونکی سرکار مین نوکر ہوئے مگر ان مین سے فقط ایک ہے کرمچند کو کسیقدر فروغ ہوا پہلے وہ گوجرانوالہ کو گیا تہا جہان اوسنے ایمن آباد کے مالیہ کا ٹہیکہ لیا اور اوسکے بعد وہ سرگوبندپور کو تحصیلدار ہوکر گیا اوس زمانہ مین سرہر گوبندپور کے علاقہ مین ٹیکچند ناظم تھا یہان کی خدمات کے لحاظ سے اوسکو تین گانون کوٹلی تہہیان - کوٹ کرمچند - اور سلیمان - گوجرانوالہ کے علاقہ مین ملی +

جب شیر سنگہ مسند نشین ہوے تو ٹیکچند جو شاہزادہ نونہال سنگہ کا آدمی تہا نکال دیا گیا کرمچند جو اوسکے ماتحت تہا اوسکے ساتھہ موقوف ہوا مگر راجہ دہیان سنگہ نے اوسکو نوکر رکھہ لیا اور بہمبر کو اپنے علاقہ کے انتظام کے واسطے بہیجا راجہ دہیان سنگہ کے

مرنے کے بعد کرمچند راجہ گلاب سنگہ کا نوکر ہزارہ مین رہا اور جب راجہ گلاب سنگہ نے اوس علاقہ کو چھوڑا کر پشاور کا علاقہ لیا تو کرمچند پشاور کو چلا گیا سنہ ۱۸۴۶ع مین جب اوس نے لاہور مین آنے سے انکار کیا تو اوسکے دو گانو سلیمان اور تہیبیان ضبط ہو گئے تہے اور سنہ ۱۸۵۰ع مین کرمچند کے پاس فقط تین چاہ امین آباد مین تہے جنکی جمع دو سو روپیہ سال تہی یہہ چاہ اوسکی حین حیات واگذار ہوئی تہے

علاقہ کشمیر مین کرمچند کے کچہہ اچہے نہ بنی کیونکہ دربار مین اوسکا ایک دشمن دیوان جوالا سہائے تہا جوالا سہائے اور کرمچند کی مائین آپسمین بہنین تہین اور مدت سی دونو بہنون مین آپسمین رنج تہا جوالا سہائے اپنے مان کے ساتہہ ہو کر عداوت کرنے لگا اور کرمچند کے نسبت تغلب کا الزام لگا کر اوسکو اوس نے قید کروا دیا اب سقدر عرصہ کے گذر جانیکے بعد نہین تحقیق ہو سکتا ہے کہ یہہ الزام سچا تہا یا کیا مگر یہہ بات تحقیق ہے کہ راجہ جواہر سنگہ جو مہاراجہ کا بہتیجا تہا اس بات سی کہ اوسکے باپ کے خیر خواہ نوکر کے ساتہہ ایسی بدسلوکی ہوئی بہت رنجیدہ ہوا اور اوسنے بہت مشکل سے اوسکو قید سے چہوڑایا اور بمقابلہ مہاراجہ کے اوسکو اپنا نوکر رکہہ لیا جب راجہ جواہر سنگہ لاہور کو آیا تو مہاراجہ نے اوسکی قلعہ منگلان پہ جو راہ جمون پہ ہے حملہ کیا کئی مہینے تک سنت رام دیوان کرمچند کا بیٹا نہایت شجاعت سے لڑتا رہا مگر آخر کار مہاراجہ نے قلعہ کو سر کر لیا کہتے ہین کہ گلاب سنگہ سنت رام کو فہمایش کرتا رہا کہ ہماری نوکری کر لو مگر اوس نے انکار کیا اور مہاراجہ نے اوسکو قید کر دیا جب سنہ ۱۸۵۷ع کا مفسدہ ہوا کرمچند لاہور مین کچہہ سپاہ کا افسر تہا جو راجہ جواہر سنگہ کے ملازم تہی اوسکو حکم ہوا کہ جنرل دین کورٹ لیڈٹ صاحب کے ساتہہ جا کر شریک ہو چنانچہ وہ گیا اور راجہ جواہر سنگہ کی سپاہ کے افسر بہ جملہ لڑائیون مین شریک رہا جو فیروزپور اور رہتک کے بیچ مین ہوئین بعد اوسکے وہ حصار مین رہا تا وقتیکہ راجہ جواہر سنگہ کی سپاہ پولس کے ساتہہ مخلوط ہوگئی اوس وقت کرمچند دسوین پولس پلٹن کا کمیدان مقرر ہوا اور مثل سابق آدہے اوسکے تنخواہ پانچسو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی مگر جب سنہ ۱۸۶۱ع مین پولس کا نیا انتظام ہوا تو کرمچند کی نوکری کی ضرورت نہین رہی مگر اوسکے خیر خواہی اور بہادری کی لحاظ سے اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا ہوئی جو امین آباد مین ہے یا اوسکے متصل ہے اور اوس مین سے بارہ سو روپیہ کی اوسکے بیٹے کے نام واگذار رہیگی *

کرمچند نے ایسی اچھی خدمت کی کہ سرکار نے اپنے طور پر سنت رام اوسکے فرزند کو قید سے رہا کرا دیا ۱۸۵۸ء
مین سنت رام حصار کے پولیس مین رسالدار مقرر ہوا تہا اور اوس عہدہ پر تین برس تک رہا ٭

سردار مہیان سنگہ بہاگووالیہ

دہیان سنگہ
رام سنگہ
- انوکہہ سنگہ
- سردار مہیان سنگہ
  - سردار گلاب سنگہ
    - کرپال سنگہ
    - پرچپال سنگہ
      - کاکا سنگہ
    - بشن سنگہ
  - جی سنگہ
  - ہیرا سنگہ
- خزان سنگہ
- کاہن سنگہ
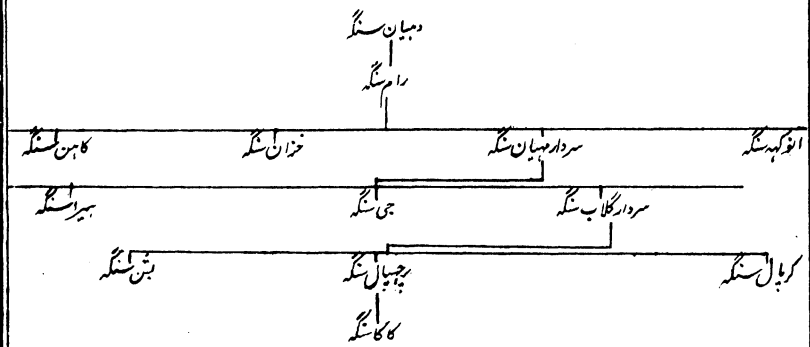
حال خاندان

خاندان بہاگووالیہ جو قوم سے کاہلون جٹ ہے اپنا نکاس پوار راجپوتان اوجین سے بتاتے ہین خاندان جٹ ایک بزرگ سے جسکا نام کاہلون تہا شروع ہوا اور بہاگو جو کاہلون سے گیارہوین پشت مین تہا پنجاب مین آیا اور موضع بہاگووالہ پرگنہ بٹالہ ضلع امرتسر مین اوس نے آباد کیا کہ خاندان حال اوس گانو کے نام سے مشہور ہے رام سنگہ سردار مہیان سنگہ کا باپ سردار بہاگ سنگہ بگّا کے متوسلون مین سے تہا سردار بہاگ سنگہ نے اوسکو سنہ ۱۸۹۵ء مین دو گانو بگہدا اور کہتب عطا کئے بہاگ سنگہ کی وفات کے بعد رام سنگہ اوسکا بہائی سردار بدہ سنگہ بگا کی نوکری کرتا رہا سنہ ۱۸۰۹ء مین رنجیت سنگہ نے علاقہ بگا کے حصہ کلان پر تصرف کر لیا اور دیگر علاقون مین بہاگووالہ پر بہی تصرف کر لیا اور اوس گانو کو سردار دیسا سنگہ مجیٹھیہ کو دیدیا رام سنگہ سنہ ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ کے ساتہہ کانگرہ کو سردار دیسا سنگہ کے فوج کے ساتہہ گیا تہا اور پہلے ہی جو لڑائے گورکہیون سے ہوئی اوسمین مارا گیا تہا اوسکا بیٹا مہیان سنگہ اوس زمانہ مین نابالغ تہا مگر دیسا سنگہ نے اوسکو فراموش نہین کیا اور جب وہ ہتیار باندہنے کے قابل ہوا اوسکو

چند چاہات بہاگووالہ مین واگذار کر دیئے اور اپنے فرزند سردار لہنا سنگہ کے تحت مین اوسکو مامور کیا جب سردار لہنا سنگہ پہاڑ کے علاقہ کا ناظم مقرر ہوا تو منڈی کلو سکیت کانگڑہ بلاسپور اور نادون کے خراج مین سے دوہزار دوسو روپیہ سال اوسکے واسطے مقرر ہوا مہیان سنگہ لہنا سنگہ اور جمعدار خوشحال سنگہ کے ساتہہ جو کے کٹلہر کے مہم پر ۱۸۲۵ء مین گیا تہا اور اوسکے ساتہہ جو اوس علاقہ کے راجہ کو پہلے سے محبت تہی اس سبب سی اوسنے راجہ کو سمجہا کر قلعہ چہوڑا لیا وہ قلعہ مضبوط تہا اور راجہ کو سمجہایا کہ جاگیر اوسکی عوض مین قبول کرلے اور جمعدار نے وعدہ جاگیر دلادینے کا کیا بعد وفات سردار دیسا سنگہ کے اوسکے بیٹے نے مہیان سنگہ کے پاس اوسکی جاگیر بحال رکہی اور جب وہ خود مہم پشاور پر گیا تو مہیان سنگہ کو اپنی طرف سے امرتسر مین تہانہ دار بنا کر چہوڑ گیا اور علاوہ پہلے گذارہ کے اوسکو بارہ سو روپیہ سال پنشن اور ۱۵۵۰ کے جاگیر عطا کی ✣

گلاب سنگہ مہیان سنگہ کا بیٹا لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے سپاہ مین گولہ انداز ۱۸۲۵ء مین مقرر ہوا اور ۱۸۳۵ء مین کمیدان کے عہدہ پر ترقی ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات تک سرداران بہاگووالہ فقط سرداران مجیٹہیہ کے ملازم تہے مہاراجہ شیر سنگہ کے مسند نشینی پر گلاب سنگہ فوج آئین مین بہرتی ہوا اور توپخانہ کا کرنیل ہوا گیارہ توپ اوسکے تحت مین ہوئین اور مواجب نقد اور ۲۱۱۶ روپیہ کی جاگیر اوسکے نام مقرر ہوئے راجہ ہیرا سنگہ کے عہد مین گلاب سنگہ جنرل ہوا اور اوسکا مواجب ۳۴۵۸ روپیہ مقرر ہوا جسمین سے ایک ہزار روپیہ نقد اور ۲۴۵۸ روپیہ کی جاگیر مین موضعات خیرآباد اور لہیکا ملی جواہر سنگہ کے عہد مین اوسکا مواجب وہی رہا مگر بارہ توپ اوسکے تحت مین ہوئین جب سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ دوسری جنگ سکہان سے پہلے پنجاب سی کنارہ کش ہو گیا گلاب سنگہ نے اوسکے ہمراہ جانا چاہا تہا مگر اوسکو اجازت نہین ہوئے اور گوگیرہ مین مجسٹریٹ مقرر ہوا اور جب ملتان کا مفسدہ شروع ہوا تو گلاب سنگہ گوگیرہ ہی مین تہا اوس معرکہ مین گلاب سنگہ نمکحلال رہا ✣

۱۸۵۳ء مین گلاب سنگہ سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے ساتہہ بنارس اور اور تیرتہون کو گیا سال آئندہ وہ پنجاب کو واپس آیا اور اب اوسکے قبضہ مین ۲۵۰۰ روپیہ کی جاگیر ہے سردار مہیان سنگہ کے پاس تین ہزار روپیہ کے جاگیر ہے ✣

سردار بہوپ سنگہ بگّا

- اکال
  - سردار امر سنگہ — ۱۸۰۰ء مین مرگیا
    - سردار بہاگ سنگہ — ۱۸۰۰ء مین مرگیا
      - ہری سنگہ — ۱۸۵۲ء مین مرگیا
        - بہوپ سنگہ — ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوا
          - دختر — نہال سنگہ بہیکہ والے کے فرزند سے شادی ہوئی
        - امیر سنگہ — ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا
          - کرم سنگہ
        - جیون سنگہ
          - لا ولد فوت شد
      - دختر
    - سردار بدہ سنگہ — ۱۸۳۲ء مین مرگیا
      - پرتاب سنگہ — ۱۸۴۸ء مین مرگیا
      - گورمکہہ سنگہ
      - کاہن سنگہ
      - دختر — سردار ٹہاکر سنگہ اٹاری والے سے شادی ہوئے
      - دختر
  - دختر — نودہ سنگہ مجیٹہیہ سے شادی ہوئی

حالِ خاندان

خاندان بگّا اگرچہ زمانہ حال مین کچہہ فروغ نہین رکہتا پہلے متمول اور مقتدر رہتا اس خاندان کا بانی امر سنگہ تہا جو ایک مان جٹ زمیندار موضع بگّا واقع ضلع امرتسر کا بیٹا تہا امر سنگہ ۱۷۵۹ء کے قریب اپنے گانو کو چہوڑ کر بخت آزمائی کے واسطے باہر گیا اوس نے مذہب سکہان اختیار کیا کنہییون کے مثل مین شامل ہوا اور قزاقی شروع کی اس پیشہ مین وہ ایسا کامیاب ہوا کہ بہت سے آدمی اوسکے ساتہہ شامل ہوگئے اور ان ہمراہیون مین سب سے بڑا شخص ایک آدمی تہا جسکا نام کرم سنگہ تہا امر سنگہ نے ضلع گورداسپور مین بہت سی علاقہ پر تاخت و تاراج کیا معہ سجان پور سوکالگدہ

دہرم کوٹ - اور بہرام پور کے اوس نے سوکا لگڈہ مین ایک قلعہ بنایا کہ اکثر وہ اُسی قلعہ مین رہتا تہا اور اُسی قلعہ
مین ۱۸۰۸ء بعمر کامنی اپنے عمر کے جو لڑائی اور جنگ مین بسر ہوئے تہی اپنے بستر پر مرگیا اوسکے بعد اوسکا
تمام علاقہ جسمین کچہہ کمی نہین ہوئی تہی اوسکے فرزند اکبر بہاگ سنگہ کے قبضہ مین آیا یہہ سردار اپنے باپ جیسا
جنگ آور نہ تہا اور اوسنے اپنے ملک کے بڑہانے کی فکر نہین کی مگر تاہم وہ کم مشہور نہ تہا سکہہ سردارون مین ایسے
سردار کم تہے جو گرنتہہ کے ایک صفحہ کو سمجہکر پڑہ سکتے تہے یا کسی کاغذ پر دستخط کر سکتے تہے مگر بہاگ سنگہ بہت مستعد آدمی
تہا سنسکرت اور فارسی مین اوسکو کمال دخل تہا مصوری مین اوسکو خوب دسترس تہی اور توپ ڈہالنے کا کام بہی
اوسکو آتا تہا وہ اپنے باپ کے بعد فقط تین سال زندہ رہا اور اوسکے مرنے کے بعد اوسکے جانشینی کی بابت تکرار
ہوا دیسا سنگہ مجیٹہیہ جو امر سنگہ کی ہمشیرہ کا بیٹا تہا ہمیشہ بہاگ سنگہ سے محبت بہت رکہتا تہا اور اوس نے ہری سنگہ کا
جانشین ہونا چاہا جو بہاگ سنگہ کا بیٹا تہا مگر اور آدمی اکثر بدہ سنگہ کے حامی تہے جو بہاگ سنگہ کا بہائی تہا اور اونہون نے
کہا کہ ہری سنگہ لطفہ حلال نہین تہا اور بدہ سنگہ نے علاقہ پر قبضہ کر لیا گر بدہ سنگہ کسی عرصہ تک قابض نہ رہا ۱۸۰۹ء مین
رنجیت سنگہ نے مہم کانگڑہ کے واسطی سامان رسد وغیرہ اوس سے طلب کیا مگر سردار بدہ سنگہ اپنے آپ کو سردار لاہور کے برابر
خوبی اور زور مین سمجہتا تہا اور ایک آدمی یا ایک روپیہ دینی سے بہی اوسنے انکار کیا اس سبب سے رنجیت سنگہ نے اوسپر حملہ
کیا اور سخت جنگ کے بعد اوسکو شکست دی اور کل علاقہ بدہ سنگہ پر تصرف کر لیا یہہ نتیجہ بہت کچہہ دیسا سنگہ کے علیحدہ ہوجانے سے
ہوا اوسکو بدہ سنگہ سے کینہ جو اس سبب سے تہا کہ ہری سنگہ پر اوسنے غلبہ پایا تہا نہین گیا تہا اور رنجیت سنگہ کی طرف ہوگیا
اور رنجیت سنگہ کو دیسا سنگہ کی واقفیت کے سبب سے جو اوسکو زور اور سامان موقع بدہ سنگہ سے حاصل تہے بہت مدد ہوئی چنانچہ
لڑائی کے بعد رنجیت سنگہ نے دیسا سنگہ کو یہہ انعام دیا کہ بہاگووال اور سوکا لگڈہ علاقہ بدہ سنگہ مین سے اوسکو عطا کئے
سوکا لگڈہ ۱۸۵۵ء تک خاندان مجیٹہیہ مین رہا اوس سال مین بعد وفات سردار لہنا سنگہ کے سرکار مین
ضبط ہوگیا ۔

رنجیت سنگہ نے بدہ سنگہ کو بائیس ۲۲ ہزار روپیہ کے جاگیر موضع دہرم کوٹ مین دی اور یہہ جاگیر بدہ سنگہ کے
وفات یعنی ۱۸۴۶ء عیسوی تک اوسکے تصرف مین رہی اوسکے بعد راجہ لعل سنگہ نے یہہ جاگیر ضبط کر لی مگر سردار

لہنا سنگہ کے سفارش سے پانچ ہزار روپیہ کی جاگیر پرتاب سنگہ کو جو بدہ سنگہ کا اکیلا بیٹا بقید حیات تہا اور اوسکے تین بیوگان کو ملی مگر ہنوز حکم جارے نہین ہوا تہا کہ پرتاب سنگہ لاولد مرگیا اور دربار سے اوس وقت ۸۰۰ سو روپیہ کے جاگیر ہری سنگہ اور مستورات خاندان کو ملی +

اس خاندان مین اب فقط تین پوتے بہاگ سنگہ کے زندہ ہین اونکا باپ ہری سنگہ ۱۸۷۰ء مین مرگیا +

حال خاندان

پنجاب کے جٹون کے قریب ترا نوے قومون کے ہین اور اون قومون مین ذاتین بیشمار ہین ان مین سے سب سے پرانے اور جن مین سے بہت سے اور نکلتے ہین مان۔ ہیر اور بھلّر ہین یہہ بات تحقیق نہین معلوم ہے کہ ان جٹون کے

بزرگ پنجاب مین کب آئے تہے ابتدا مین وہ راجپوت تہے اور دہلی کے گرد و نواح مین بستے تہے اور آج تک جیپور کے متصل ٹہاکر مان راجپوت ہین +

اِس قوم اور ذات کے بہت سی مشہور خاندان پنجاب مین ہین ایک خاندان مانانوالہ ضلع امرتسر مین ہے گوجرانوالہ مین خاندان مغل چک ہے اور ایک اور شاخ مین کاہنہ سنگہ مان جو ملتان کے سبب سے مشہور ہوا اور اُنکا بہادر چچا زاد بہائی بہاگ سنگہ تہے رام نگر کی شاخ کا رئیس دیسا سنگہ مان تہا جو پرگنہ رام نگر کا کاردار تہا اور جسکا پوتا گنڈا سنگہ جو اپنے خاندان مین سے فقط اکیلا بچا ہوا ہے اب بہت افلاس مین امرتسر مین رہتا ہے خاندان نکا اور مالوہ جو ایک مرتبہ بہت مقتدر تہے ہی نسل مان سے ہی ہین اون خاندانون مین اب سردار بہوپ سنگہ ڈیا نوالہ اور ایک سردار سروپ سنگہ کو باقی ہین +

لدہا مغل چک کی خاندان کا بزرگ دہلی کو خشک سالی او قحط مین چہوڑ آیا تہا اور گوجرانوالے کی متصل جو جنگل ویران پڑا ہوا تہا اوس مین آکر آباد ہوا تہا اور وہان اوس نے ایک چہوٹا سا گانو بنام مان آباد کیا اور ۲۲ گانو کا چودہری مقرر ہوا یہہ منصب چودہرایت کا اس خاندان مین کئی پشت تک تا وقت زوال سلطنت مسلمانان رہا نکانے جو لدہا سی چوتہی پشت مین تہا موضع نکا مان آباد کیا مگر سرکار کا مالیہ جو وہ نہین دے سکا تو یہہ گانو اوسکے قبضہ سے جلد جاتا رہا اور میر حمزہ ناظم امین آباد نے یہہ گانو مرزا کالی اپنے بہائی کو دیدیا اوس نے اوس گانو کو مسمار کر دیا اور ایک گانو اور پر متصل موقع دیہہ سابق کی بنا یا جسکا نام اوس نے مغلچک رکہا اِس گانو کو خاندان مان نے کچہہ عرصہ کے بعد مرزا کالی کی اولادسی خرید لیا اور آب یہہ خاندان وہین سکن گزین ہے کہتے ہین کہ سرجا سنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے متوسلون مین تہا مگر اوسکا حال کچہہ معلوم نہین ہے سرجا سنگہ سنہ ۱۷۶۳ء مین مرگیا اور چار فرزند چہوڑ مرا - جی سنگہ - مان سنگہ - نار سنگہ اور پہاڑ سنگہ +

اول پہاڑ سنگہ اگرچہ سب بہائیون مین سے چہوٹا تہا مگر اوسکا ذکر سب سی اول کرنے مین آسایش ہے کیونکہ وہ سب بہائیون مین زیادہ نام آور تہا اور اوسکے بہائیون کو جو فروغ ہوا بہت کچہہ اوسکے مددسی ہوا پہاڑ سنگہ چڑت سنگہ کی سوارون مین نوکر ہوا تہا مگر بہادری اور ہمت کے سبب سے اوسکو جلد فروغ ہوگیا چار گانون جو کہیان - کاترہ - سل - اور رنگوان جمعی ۳۲۷۷ روپیہ کی اوسکو ملے اور اوسنی لقب سردار اختیار کیا سردار مہیان سنگہ سوکرچکیہ کے عہد مین اوسکو بہت فروغ ہوگیا

اور اوسکو رام نگر کے پاس گیارہ ہزار روپیہ کی او رجاگیر علاوہ جاگیر سابق کی ملے جٹون پر جو ہمین اکثر ہوتی رہین اونمین اوسنے بہت شجاعت کی اور رنجیت سنگہ کے عہد مین اسنی اٹک - یلسیہ اور دیگر مقامات مین خدمت کی ١٨١٣ء مین جب بہاڑ سنگہ مرا تو اوسکی پاس دو لاکہہ روپیہ سے زیادہ جاگیر تہی پانسو سوار دو توپون اور سات زنبوروں کی وہ نوکری دیتا تہا +

بہاڑ سنگہ ایک بیٹا ہری سنگہ چہوڑ مرا تہا جو نا بالغ تہا اور سردار حکان سنگہ چمنی اوسکا سرپرست مقرر ہوا اوسکی باپ کے جاگیر مین سے ٧٤ ہزار روپیہ کی جاگیر بشرط خدمت ١٢٥ سوار کے دی گئی اور جب وہ فوج مین نوکری کرنے کے قابل ہوا تو مصر دیوان چند کے ماتحت مامور ہوا اور اوسکی ماتحت اوس نے نوشہرہ اور ملتان مین خدمت کی ہری سنگہ مفلوج ہوکر ١٨٢١ء مین مرگیا مرنے کے وقت اوسکی عمر فقط ٢٢ برس کے تہے اوسکی دو بیٹی جگت سنگہ اور پرتاب سنگہ اپنی باپ کی وفات کی وقت خوردسال تہے اس سبب سی اونکی جاگیرین ضبط ہوگئین سوای ٥٢٠٠ روپیہ کی جاگیر کے جو بعوض نوکری ١٢ سوار کے اونکی نام واگذار رہے ١٨٤٢ء مین جگت سنگہ راجہ ہیرا سنگہ کا اردلی افسر مقرر ہوا اور پرتاب سنگہ سیوا والی رجمنٹ مین کمیدان مقرر ہوا اور بارہ کی عہد مین جگت سنگہ ایک رجمنٹ سوار ون کا کرنیل تہا جو مہاراجہ دلیپ سنگہ کی خاص فوج مین شامل تہے اور ١٨٤٨-٤٩ء مین جگت سنگہ اپنی سپاہ کی ساتہہ نمک حلال رہا +

جگت سنگہ ١٨٦٠ء مین مرگیا اور دو فرزند نہال سنگہ اور نراین سنگہ چہوڑ مرا جو اپنی باپ کے مرنیکے وقت ٢٢- اور ١٣ برس کی عمر تہے جگت سنگہ کے پاس چار ہزار روپیہ کی جاگیر تہی اوس مین سی کچہہ ضبط ہوگئی ہے اور اوسکے بیٹون کے نام بسبیل علے الدوام ١٦٢٧ روپیہ کی جاگیر یعنی موضع کالرہ اور ایک حصہ مغلچک کا ضلع گوجرانوالہ مین ہے +

دوم نار سنگہ سوکر چکیہ مثل مین ایک ذیلدار تہا اور منچرا اور اکال گڈہ مین وہ لڑائی مین مہان سنگہ کے تحت حکم خدمت دیتا رہا وہ جوان مرگیا اور اوسکی تین فرزندون کو ٥٣ سو روپیہ کا گذارہ ملا جب رتن سنگہ بالغ ہوا تو اوسکو سیوا والی رجمنٹ مین عہدہ ایجنٹی ملا اور اضلاع گوجرانوالہ اور گورداسپور مین اسکو بارہ سو روپیہ کی جاگیر ملی رتن سنگہ سردار ہری سنگہ نلوہ کے ساتہہ کشمیر کو گیا اور ١٨٢٠ء مین کوہستان کشمیر مین جہان ہری سنگہ ایک مضبوط قلعہ پہاڑیون سے چہوڑ رہا تہا جنگل مین سخت مجروح ہوا تہا اس موقع پر جو اوس نے خدمت کی تو اوسکے جلدو مین اوسکو گوجرانوالہ مین موضع کہرک ملا اور ایک رجمنٹ کی کمیدانی بہی ملی اور اوسکا بہائی بگہیل سنگہ دہونکل سنگہ کی پلٹن مین اجیٹن مقرر ہوا مہاراجہ

+ بہاٹ میراثی کہتی ہین کہ پہلے ڈہائی ذات راجپوتون کی پنجاب مین آئی تہے ایک تان ایک میرا اور آدہی ہیلر فی زمانہ ہیلر کے قوم کثیر نہین ہے اس قوم کے دیہات اکثر قصور اور راجپالا کے گرد و نواح مین پائی جاتے ہین تان کی قوم کثرت قصور امرتسر گوجرانوالہ اور فی الحقیقت پنجاب مین جابجا میر جاٹون کی آبادی خصوصا

کہڑک سنگہ کے عہد مین رتن سنگہ سردار شام سنگہ کی فوج مین کلو اور منڈی کو بہیجا گیا تہا وہان پہاڑ کی قوموں کے زیر کرنے مین دو برس تک مصروف رہا سردار جواہر سنگہ نے اوسکو جنرل بنایا او قلعہ دیا سنگہ اور نوشہرہ اوسکو جاگیر مین ملے تہے بہگت سنگہ سنہ ۱۸۴۶ء مین اپنی پرانی پلٹن کا کمیدان مقرر ہوا رتن سنگہ ستلج کی لڑائی مین برابر لڑتا رہا اور اوسکی اختتام کے بعد اوسکا تنزل ہوکر عہدہ کرنیلی اوسکو ملا اور اوسکی جاگیر پانچہزار روپیہ کی رہگئی جسمین سے ایک ہزار روپیہ کے جاگیر بلاشرط نوکری رہی سنہ ۱۸۴۸ء مین جب پشاور کے سپاہ باغی ہوئی رتن سنگہ پشاور مین نوکر تہا میجر جی لارنس صاحب نی اوسکے تعریف کی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اپنی حتی المقدور باغیون کو سمجہانی مین کوشش کے آخر کار بغاوت کا زور ایسا ہوا کہ وہ خود بہی اوس آدمین بہہ گیا اوسکا بیٹا سنت سنگہ بہی جسکی عمر اوس وقت تیس برس کی تہی مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور سنہ ۴۹-۱۸۴۸ء مین جبتک لڑائی رہی مفسدون کے ساتہہ شامل ہوکر لڑتا رہا گہیل سنگہ جو میجر اج بی اڈورڈس صاحب کی ساتہہ ملتان گیا تہا نمکحلال رہا مگر منہد ضلع ڈیرہ اسمعیلخان مین اوایل ۱۸۴۹ء مین مرگیا ضبطی ملک پنجاب کی بعد رتن سنگہ کی جاگیر ضبط ہوئی مگر اسکو ایک ۵۰۰ روپیہ سال کی پنشن ملی جب رتن سنگہ سنہ ۱۸۵۷ء مین مرگیا تو یہہ پنشن اوسکی ضبط ہوگئی سنت سنگہ کو ۲۷ روپیہ پنشن ملتی ہے اور اوسکو مغلچک مین بہی کچہہ حصہ ملتا ہے گلاب سنگہ تیسرا بیٹا رتن سنگہ کا مسلمان ہوگیا ہے اور اوسکی خاندان نی اوسکو نکال دیا ہے ؛

ستوم جی سنگہ نی اپنی دختر یا ئی مان کی شادی میہان سنگہ سو کرلیہ سی کی تہی او اگرچہ اس زوجہ سی میہان سنگہ کو کچہہ اولاد نہین ہوئی لیکن اس رشتہ داری کی سبب سی اس خاندان کی ثروت اور اقتدار مین بہت مدد پہونچی رنجیت سنگہ کے عہد مین اس خاندان کو بہت اقتدار رہا اور ایک وقت تہا اس خاندان کے ۲۲ آدمی فوج مین عزت اور اعتبار کے عہدی رکہتی تہی سردار جی سنگہ تہوڑی عمر مین مرگیا تہا مگر اوسکے بیٹون کو اوسکی جاگیرین واگذار ہوئین دیوان سنگہ اپنی باپ کے مرنی کی بعد عرصہ تک زندہ نہین رہا اور مہر سنگہ اوسکا دوسرا بیٹا کشمیر مین سنہ ۱۸۴۱ء مین لڑائی مین مارا گیا تہا جودہ سنگہ مہاراجہ کے ہمراہ بہت سی مہمون مین جاتا رہا سنہ ۴۹-۱۸۴۸ء مین جودہ سنگہ جو کرنیل تہا اور جسکے پاس ۵۰۰ روپیہ کی جاگیر تہی اپنی بہتیجے جمعیت سنگہ کی ہمراہ مفسدون مین شامل ہوگیا مگر لڑائی کے ختم ہونے سے پہلے لاہور کو واپس آگیا تہا اس خاندان کے اس شاخ کے جاگیرین ضبطی ملک کے بعد ضبط ہوگئین جودہ سنگہ کو ۲۷ روپیہ پنشن ملی تہی جو اوسکو اب بہی ملتی ہے ؛

فتح سنگھ سردار دیوان سنگھ کا بیٹا ابتدا مین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے اردلیون مین تہا وہ توپخانہ کا اجیٹن تہا اور سردار جواہر سنگھ کے عہد مین کمیدان ہوگیا تہا ستلج کی لڑائی کے بعد راجہ لعل سنگھ نے اوسکو اوسکی چچازاد بہائی بدہ سنگھ کی رجمنٹ مین کمیدان اٹھارہ سو روپیہ کے مواجب پر بنا دیا تہا سنہ ۱۸۴۸ع کی مفسدہ مین وہ اپنی چچازاد بہائی بدہ سنگھ کے ساتہہ تہا اور اوسکی ہمراہ کپتان نکلسین صاحب کے ساتہہ جاکر شامل ہوگیا تہا اوسکے مواجب مین سے جو اٹھارہ سو روپیہ تہا ایک ثلث اوس کے نام تاحین حیات اوسکے واگذار ہوا سنہ ۱۸۶۲ع مین اوسکو منصب آنریری مجسٹریٹ گوجرانوالہ مین ملا *

انوپ سنگھ جودہ سنگھ کا سب سی بڑا بیٹا ماہ اگست سنہ ۱۸۵۷ع مین پہلی سکھہ رجمنٹ سواران مین جو بحکم سر جان لارنس صاحب بہرتے ہوا تہا اور جسکا نام بعد ازان پروبن صاحب کا رسالہ رکہا گیا تہا ملازم ہوا دہلی کی فتح کے بعد انوپ سنگھ اس رجمنٹ کے ساتہہ اودہ کو گیا تہا اور مارچ سنہ ۱۸۵۸ع مین جب لکہنو فتح ہوا تو اوس معرکہ مین موجود تہا بیسواڑہ کی مہم مین برابر انوپ سنگھ خدمت دیتا رہا موسم گرما سنہ ۱۸۵۸ع مین اور سنہ ۱۸۵۹ع کی موسم بہار مین دریا گہاگرہ کے پار جو مہم ہوئی اوسمین بہی شامل رہا پہلا رسالہ سکہون کا جہان لڑائی سخت تہی برابر لڑتا رہا اور بہت سے شجاع آدمیون مین انوپ سنگھ بہت بڑے اور مستعد بہادر مین نمایان رہا ہندوستان کے مہم مین انوپ سنگھ چار مرتبہ زخمی ہوا تہا اور اوسکی نیچے تین گہوڑے زخمی ہوئے * جنوری سنہ ۱۸۶۰ع مین انوپ سنگھ خود درخواست کرکے اپنی رجمنٹ کے ساتہہ چین کو گیا اور جبتک چین مین لڑائی رہی بہت تعریف کے قابل وہان خدمت کی وہان وہ پہر زخمی ہوا اور اوسکا گہوڑا بہی اوسکے نیچے زخمی ہوا *

حال مین جو فساد سرحد مشرقی و شمالی پر ہوا اوس مین یہہ رجمنٹ بہی سرکار انگریزی کی اور فوج کی ساتہہ شامل تہی اور ایک مرتبہ جب فوج بونیر والون سی ابتدا مین لڑ رہی تہی انوپ سنگھ نے خاص نمایان خدمت کی اور غنیم کی ایک آدمی کے ساتہہ دو بدو لڑنے مین سخت مجروح ہوا میدان جنگ مین بہادری کے لحاظ سی اوسکو دو مرتبہ درجہ شجاعت مل چکا ہی اور پانچ سو روپیہ سال کے جاگیر بہی اوسکو ملی ہے انوپ سنگھ کی خدمتین خاص کرکے لایق ہین دیسی فوج مین جو جیدہ افسر تہے انوپ سنگھ اون مین سے ہے اوسکی نمک حلالی مین شک نہین ہے اوسکی بہادری نمایان ہی اور اِس پرانی بہادر خاندان کی لایق آدمی گوربخش سنگھ اوسکے چہوٹے بہائی کو جناب کمینڈر انچیف صاحب بہادر نے انوپ سنگھ کے لحاظ سے اوسکی بہائی کی رجمنٹ مین فقط دس برس کی عمر مین بہرتی کر لیا گنڈا سنگھ شیر سنگھ کا بیٹا بہی اس رجمنٹ مین سنہ ۱۸۵۷ع مین بہرتی ہوا اور جب تک یہہ رجمنٹ سنہ ۱۸۶۱ع مین چین سے واپس آئی اوس رجمنٹ مین نوکر رہا اور خدمت دیتا رہا اوسکے بعد اوس نے نوکری چہوڑ دی اور اب پولیس کی نوکری مین

گوجرانوالہ مین ہی جوالا سنگہ فتح سنگہ کا بیٹا انوپ سنگہ کی ساتہہ اس رجمنٹ مین بہرتی ہوا تہا یہہ شخص ایسا سپاہی تہا کہ اوس سے بڑی امید اچہی خدمت کی ہوسکتی تہی مگر نواب گنج کی لڑائی مین مارا گیا تہا +

چہارم ہانا سنگہ شل اپنی اور بہائیون کے سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے متوسلون مین تہا اور اوسکو سردار موصوف نے ہنڈوری کلان اور ہنڈوری خورد اور راور جاگیرین دین ۱۸۰۱ء مین اوسکی مرنے کے بعد سدا سنگہ اوسکا سب سے بڑا بیٹا اوسکے کل جاگیر پر قابض ہوا اور جو اوسکی سپاہ تہے اونکا افسر ہوا اس جوان آدمی نے مہم کشمیر مین نمایان خدمت کی اور چار مرتبہ اوس مہم مین زخمی ہوا اور اپنی خدمتون کے جلدو مین علاقہ مناور مین بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر حاصل کی سدا سنگہ لاولد مرگیا اور مناور معہ دیگر جاگیر کی ضبط ہوگئی مگر اوسکا بہائی امیر سنگہ جو فوج خالصہ مین سب سے زیادہ حسین آدمی تہا جنرل مقرر ہوا اور جاگیر کثیر اوسکو ملی تیسرا بیٹا شام سنگہ کرنیل ہوا اور پانچہزار روپیہ سال اوسکا مواجب مقرر ہوا اور حکم سنگہ کمیدان ہوا ۱۸۳۸ء مین امیر سنگہ لاولد مرگیا اور اوسکی جاگیر گیارہ ہزار روپیہ کے اوسکی بہائی بدہ سنگہ کو ملی اور بدہ سنگہ کو عہدہ جرنیلی ملا امیر سنگہ کی پلٹن جس مین چار پیادہ رجمنٹین ایک سرداروں کی رجمنٹ اور دو ترپ توپخانہ کے تہی اوسکے زیر حکم ہوئی بدہ سنگہ اس زمانہ مین سکہون کی فوج مین ۲۴ برس نوکر رہ چکا تہا پہلے وہ اس فوج مین ۱۸۱۰ء مین بہرتی ہوا تہا اور مہاراجہ کا اردلی مقرر ہوا تہا تین ہزار آٹہہ سو روپیہ سال مواجب پا اور اس عہدہ پر وہ پانچ برس رہا تہا بعد اوسکے اپنی بہائی سدا سنگہ کے مرنے پر اوسکو تیس سوارون کی افسری ملی اور ۱۷ ہزار کی جاگیر ملی اور اوسکی بعد جنرل کورٹ صاحب کے بریگیڈ مین چار ہزار پندرہ روپیہ کے مواجب پر کمیدان اور کرنیل ہوا مہاراجہ شیر سنگہ کے عہد مین اوسکا مواجب گہٹ گیا کیونکہ وہ سردار عطر سنگہ سندہانوالہ کا ہم لف تہا اور شیر سنگہ کی مصلحت ابتدائی سلطنت مین یہہ ہے کہ سندہانوالیون کے خاندان کا زور توڑ دیا جاوے۔

بدہ سنگہ ستلج کی لڑائی مین برابر لڑتا رہا اور اوسکی ختم ہونیکی بعد اوسکا درجہ گہٹکر مان پلٹن مین کرنیل رہ گیا اور شیر سنگہ کی بریگیڈ کے ساتہہ مہاراجہ گلاب سنگہ کی مدد کو بہیجا گیا اسواسطی کہ جو سرکشی اوس علاقہ مین ہوئی تہی اوسکو فرو کرے اسموقع پر اوس نے قابل تعریف خدمت کی اور ۱۸۴۷ء مین میجر نکلسین صاحب کے خدمت مین رہکر اوسنی گندگڈہ مین بہت کام کیا اور بعد اوسکی میجر ایبٹ صاحب کے کوہستان ڈہونڈ مین بہت خدمت کے

جہان بدہ سنگہ اور اوسکی سپاہی برف مین بہت دن تک خیمہ زن رہے اور کچہہ شکایت نہین کے جب ملتان کا فساد شروع ہوا اوسوقت بدہ سنگہ اپنی پلٹن کے ساتہہ حسن ابدال مین تہا مفسدون نے ہرطرح اوسکو بہکانے مین کوشش کی اوسکو جہوٹ کہتے رہے کہ تیری جاگیر ضبط ہوگئی ہے اور اوسکی ساتہہ وعدے کرتے رہے اور دہمکانی ہی رہی مگر وہ پکا رہا اور جب اوسکی آدمی باوجودیکہ وہ بہت کوشش کرتا رہا سردار چتر سنگہ کے طرف جا ملے اوس نے اونکو چہوڑ دیا اور خود میجر نکلسین صاحب کے ساتہہ اپنی گہوڑے پر سوار ہوکر اور تلوار لیکر جا کر شامل ہوگیا اوس صاحب کے ماتحت اوسنی لڑائی کا کام شجاعت سے دیا درہ مارگلا مین دشمن سے لڑتا رہا وہان اوسکے سر مین سخت زخم آیا اور اوسکو پشاور کو بہیجدیا ناصر رہا جہان اوسکو بعد ازان سکہون نے قید کرلیا اور گجرات کی لڑائی تک اوسکو قید رکہا گجرات کی لڑائی کے بعد وہ رہا ہوا بدہ سنگہ شاید فقط ایک ہی سردار سکہون کا تہا جو ایسے نازک وقت مین دل سے سرکار انگریزی کا خیرخواہ رہا بعض لایق آدمی تہے جو سرکار انگریزی کی ساتہہ رہے اسواسطے کہ اونکو نظر آیا تہا کہ آخر کار سرکار انگریزی کی فتح ہوگے بعض سرکار انگریزی کے اسوسطے خیرخواہ رہے کہ اونکو خاندان اٹاری سے ضد اور نفرت تہی مگر بدہ سنگہ کی ایمانداری ملکی خیالات کے سبب سے نہین تہی پنجاب مین ضرب المثل ہے کہ ان سردار بہادر اور حسین اور سیہی مین اور بدہ سنگہ نے اپنی خاندان کے نام کو بنایا فوج اوسکو گویا پوجتی تہی اور جیسی اوسکی قدر تہی اسباب سی معلوم ہوتی ہے کہ اوسکو مفسدون نے اپنی طرف کرلینی مین بہت کوشش کے تہی لیکن اگرچہ اوسکی دوست اور رشتہ دار مفسدون کے ساتہہ شامل تہے اگرچہ نمکحلال رہنے سے اوسنی اپنی جان کو ضرر مین ڈال دیا تہا اور اپنی دولت اور نام کو خطرہ مین ڈال دیا تہا تاہم آخر وقت تک وہ نمکحلال رہا۔

جب امن ہوگیا تو اوسکے جاگیر ۴۳۴۶ روپیہ کی حین حیات اوسکے واگذار ہوگئے اور حکم ہوا کہ اس جاگیر مین سے الف روپیہ کی جاگیر علے الدوام اوسکے ورثا نرینہ کے نام واگذار رہیگی یہہ بہادر سردار ماہ اکتوبر ۱۸۵۰ء مین مرگیا اور مرنے کی وقت تین فرزند چہوڑ گیا جو مانانوالہ ضلع امرتسر مین رہتے ہین اور اونکی جاگیر کا کچھ حصہ اوس گانو مین ہے +

شام سنگہ بدہ سنگہ کا بہائی ۱۸۴۳ء مین مرگیا تہا اور ایک بیٹا لہنا سنگہ چہوڑ مرا تہا اور یہہ بیٹا اوسکا اوسکی جگہہ اوسکے رجمنٹ کا کمیدان ہوا لہنا سنگہ ۱۸۴۸ء مین مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور اس سبب سے اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی تہے اوسکو سرکار سے ساٹہہ روپیہ ماہوار پنشن ملتی ہے ؎

خاندان کنہیہ

- چیت سنگہ
  - خوشحالی
    - جی سنگہ ۱۷۸۹ء مین مرگیا
      - گوربخش سنگہ ۱۷۸۵ء مین مرگیا
        - بے بے مہتاب کور دختر مہاراجہ رنجیت کے ساتہہ شادے ہوئی تہے
      - بہگت سنگہ
      - ندہان سنگہ
      - بہاگ سنگہ
    - جہنڈا سنگہ ۱۷۵۹ء مین مرگیا
    - سنگہا
      - ہیم سنگہ
        - موہر سنگہ
          - الوپ سنگہ
          - سروپ سنگہ
            - جیت سنگہ ۱۸۱۴ء مین پیدا ہوا
              - مہتاب سنگہ
                - جگت سنگہ ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوا
                - شام سنگہ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا
                - رام سنگہ ۱۸۴۶ء مین پیدا ہوا
                - نراین سنگہ ۱۸۴۷ء مین پیدا ہوا
            - گوردت سنگہ ۱۸۲۷ء مین پیدا ہوا
          - عطر سنگہ
            - میگہہ سنگہ

حال خاندان

ستلج کے شمال کیطرف کنہیون کے مثل ایک زمانہ مین تمام سکہون کے مثلون مین سب سے زیادہ زوراور تھے
اوسکا پہلا سردار جی سنگہ تہا جو ایک سندہو جٹ زمیندار خوشحالی نامے کا بیٹا تہا خوشحالی موضع کانہا مین رہتا تہا

جسکو ایک شخص نے اوسکی قوم مین سے آباد کیا تہا اور یہہ گانو لاہوسی قریب تپ رذیل کے فاصلہ پر ہے اپنی سردار کے گانو کے نام سی اس خاندان کا نام مشہور ہے *

جی سنگہ اور اوسکا بہائی جہنڈا سنگہ ۱۷۴۹ء مین کپور سنگہ کے مثل مین جسکو فیض اللہ پوریہ فیضا سعدیہ یا سنگہپوریہ کہتے تہے جاکر شامل ہوئی تہی اِس سردار کی مرنی کے بعد دونو بہائی سوہیان کو چلے گئے جو جی سنگہ کے خسر کا گانو تہا - اور امرتسر سے قریب نو میل کے فاصلہ پر ہے وہان اونہون نے چار سو سوار اکہٹی کرلئے اور گرد و نواح کے علاقہ پر قبضہ کرلیا جہنڈا سنگہ اس سے پانچ برس بعد روال کوٹلی مین ندہان سنگہ ندہاوہ کے ساتہہ ایک لڑائی مین مارا گیا تہا اور اوسکا بہائی علاقہ کے اوسکی حصہ پر قابض ہوگیا اور جو اوسکی بیوہ تہی اوسکی ساتہہ چادر ڈالکر شادی کرلی جی سنگہ تہوڑی عرصہ کے بعد زور آور سردار بن گیا اور باگ - موکریان - حاجی - کروٹ - اتہیان اور اور دیہات اوان پر اوسنے تصرف کرلیا اور جو لوگ اوسکے زبردست اور رفیق تہی اونہون نے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنے واسطی جاگیرین پیدا کرلین جے سنگہ کے ہمراہیون مین بہت سے مشہور آدمی تہے - امر سنگہ اور جہنڈا سنگہ بنگا - لکہا سنگہ کاہووالہ - امر سنگہ کنکرہ - بدہ سنگہ دہرم کوٹیہ - جہنڈا سنگہ کروہ وغیرہ *

۱۷۵۹ء مین جہنڈا سنگہ کی بیوہ اور جی سنگہ کی زوجہ کو ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام گوربخش رکہا گیا اور نو برس کے عمر مین اوسکی شادی سدا کور دسوندا سنگہ الکول والی کے دختر سے ہوئی *

مثل کنہیہ کے ایک چہوٹی شاخ کا سردار حقیقت سنگہ سنگت پوریہ تہا جو جی سنگہ کا رقیب تہا لیکن باوجود رقابت کے اوسکا دوست تہا اور اوسکی ساتہہ بہت مہمون مین شریک رہا تہا ۱۷۶۲ء مین جب احمد شاہ متصل لدہیانہ سکہون کو شکست دیکر اور بعد ایک واقع امرتسر کو تباہ کرکے پنجاب سے واپس چلا گیا ان سردارون نے جسا سنگہ اہلووالیہ ہری سنگہ بہنگی اور جسا سنگہ رامگڈیہ کے ساتہہ شامل ہوکر قصور پر جو پٹہانون کا شہر تہا حملہ کیا اوسکو اونہون نے ایک مہینے کے محاصرہ کے بعد فتح کیا اور لوٹا اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد جی سنگہ ہری سنگہ بہنگی سے لڑ پڑا اور امین آباد کے پاس وس سے جنگ کی دونون مین سے کسی فریق کو فتح کا دعوی نہین ہوسکتا تہا اور جی سنگہ اوسکے بعد سرہند کو کوچ کرگیا رستہ مین ملک کو تباہ کرتا چلا گیا اور جنگ عظیم مین موجود تہا جسمین زین خان کو شکست ہوئی تہی

* بعض بہاٹ اس ملک کی ایک اور روایت بیان کرتے ہین یہہ کہ جب جی سنگہ چہوٹی عمر مین امرتسر کو سکہے کی پاہل لینے کو گیا تو جو پراد روہان جمع ہوتے تہے ایسی اسکی خوبصورتی کو دیکہکر دنگ ہوئی کہ اونہون نے اوس سے پوچہا کہ تم کس گانو سی آئی ہو اوس نے کہا کہ میرا گانو کا نہا ہے اونہون نے کہا کہ ضرور تمہاری گانو کا نام کا نہا واجبی ہے کہ تم خود کنہیا ہو کنہیا حسین کرشن کا نام ہے جو وشن کا اوتار تہا *

اور زین خان مارا گیا تہا اور جس لڑائی سی سکہون کی قوم کا فروغ شروع ہوا *

سنہ ۱۷۸۲ء مین راجہ برجراج دیو جمون والے کا جو جہنڈا سنگہ بہنگی کا باج گذار تہا اپنی بیٹی برجراج دیو سی تنازع ہوگیا جسکو وہ ملک کے ورثہ سی خارج کرنا چاہتا تہا اور اوسکی عوض اپنے سب سے چہوٹی بیٹی میان لیل سنگہ کو راج دینا چاہتا تہا برجراج دیو نی اپنی مدد کے واسطی جی سنگہ اور حقیقت سنگہ گہنیہ و چرہت سنگہ سوکرچکیہ کو ملایا اور راجانی جہنڈا سنگہ او رجملہ بہنگی سردارون کو بلایا دونو طرف کی فوج بسنتی کے دونون کنارون پر آجمی اور کئی مہینی تک لڑتی رہی کبہی فتح کسی طرف اور کبہی کسی طرف ہوتی رہی مگر چرہت سنگہ جو ایک توپ کے پہٹ جانے سے مارا گیا تو بہنگے سردار زور پاگئی اور کنہیہ سردارون نے اوس وقت جہنڈا سنگہ کو قتل کرنیکے نیت کرلی اونہونے ایک بہنگی خاکروب کو بہت سا روپیہ دینی کی لالچ دی اور جب جہنڈا سنگہ لشکر مین سے فقط تین سوارون کے ساتہہ گذرتا تہا اوس خاکروب نی اوسکو گولی کی ضرب سی ماردیا جہنڈا سنگہ کے مرنیسے تنازع ختم ہوگیا دونو فوجین جمون سی ہٹ گئین اور جمون کا راجہ حقیقت سنگہ کا باج گذار ہوگیا *

سال آیندہ جی سنگہ اور حقیقت سنگہ نی وہ مقام امرتسر مین بنایا جو اب تک بنام کٹرہ کنہیان مشہور ہے اور اسکی تہوڑی عرصہ کے بعد جی سنگہ ایک فوج کثیر لیکر نوجوان مہاسنگہ چرہت سنگہ کے بیٹے کے ساتہہ بٹہ رکہا کو گیا جہان اوسکی گجپت سنگہ جنید والے کی دختر سے شادی ہوئی *

سنہ ۱۷۸۶ء مین نواب سیف علیخان مسلمان ناظم کانگڑہ کے وفات پر راجہ سنسار چند کٹوچ نے اوس مشہور قلعہ کا محاصرہ کیا مگر اوسکو فتح نہ کرسکا اوس نے تب سردار جی سنگہ کے مدد مانگی اور گوربخش سنگہ کو جی سنگہ نی سردار بگہیل سنگہ کے ساتہہ ایک فوج کو دیکر بہیجا مگر گوربخش سنگہ نے تہوڑی ہی عرصہ مین دیکہہ لیا کہ جس شخص کے پاس کانگڑہ کا قلعہ ہوگا اوسکے تحت مین سب کوہستان کا علاقہ رہیگا اور اوس نے اوس قلعہ کو اپنی واسطی فتح کرنا چاہا اوس نے راجہ کو فہمایش کی کہ محصورین کو رعایتی شرایط پیش کری قصور اونکا معاف کری اور روپیہ اور زمین دینی کری اور محصورین کو یہہ اشارہ کرکے کہ راجہ دغا بازی کریگا اوس نے محصورین کو یہہ ترغیب دی کہ گوربخش سنگہ کے فوج قلعہ کے اندر تصرف کرلی تاکہ راجہ کو یقیناً اپنا وعدہ پورا کرنا پڑے اسطرح دونو فریق احمق بنائے گئی گوربخش سنگہ نے قلعہ پر تصرف کرلیا اور اوسکو اپنی قبضہ مین رکہا اور سنسار چند ناچار وہان سے ہٹ گیا اس سے

پہلی بعض علاقہ کوہستان کی سردار حقیقت سنگہ کو باج دیتی تہی مگر اب جی سنگہ سب سی زیادہ ہوگیا اور جیسا کہ
سرداران کوہستان نے اوسکے ساتھہ مصالحت چاہے +

پہلے زمانہ مین راگڈیہ اور کنہیہ سرداروں مین بہت دوستی تہی مگر جی سنگہ اور جیا سنگہ مین بابت لوٹ قصور کے
تکرار ہوگئی تہی اور جی سنگہ اہلو والیہ اور بہنگی سرداروں سی جیا سنگہ کو پنجاب سی نکالنی کے واسطی مل گیا - راجہ
رنجیت دیو سنہ ۱۷۸۱ء مین گیا اور اوسکا بیٹا برج راج دیو اوسکے بعد جموں کا راجہ ہوا نئی راجہ نے سرداران
بہنگی سی کچہہ علاقہ اپنی موروثی ملک کا واپس چہین لینا چاہا اور حقیقت سنگہ سے مدد مانگی نہ تو حقیقت سنگہ اور نہ
جی سنگہ اس کام کو بہت پسند کرتے تہے کیونکر بہنگی سرداروں کی دوست تہی اور جی سنگہ نی اوسی عرصہ مین
بہاگ سنگہ اہلو والیہ سردار بہنگی کی دختر سے شادی کی تہی مگر وہ کڑیا نوالہ کو کوچ کرکے گئے اور اوس پر
تہوڑی سی لڑائی کی بعد راجہ نے تصرف کر لیا مگر سرداران کنہیہ نی اپنی نئی دوست کو چہوڑ دیا اور سرداران بہنگی
کی طرف ہوگئی اور حقیقت سنگہ نی گوجر سنگہ اور بہاگ سنگہ اہلو والیہ کے ساتھہ اتفاق کرکے کڑیا نوالہ پر پہر قبضہ
کر لیا اور جموں پر حملہ کیا سردار مہان سنگہ سوکر چکیہ جو اپنی آپ کو برج راج دیو کا بڑا دوست ظاہر کرتا تہا اور جیسی
ساتھہ اوسنی دستار بدلے ہوئی تہی رام نگر مین چتھو سے لڑ رہا تہا وہ اوس جگہہ سے بہ شتابی تمام چڑہ دوڑا
اور حقیقت سنگہ کے لشکر پر اوسنی حملہ کیا مگر شکست کہائی اور نقصان اوٹہایا بعد اوسکے اوسنی راجہ کے ساتھہ
اتفاق کرکے جی سنگہ اور جیا سنگہ اہلو والیہ کو مدد کی واسطی بلایا یہہ سردار آئی اور اونہوں نے کچہہ بند و بست کرنا چاہا
مگر جب بند و بست کرنی کے کچہہ امید نہ رہی وہ امرتسر کو واپس چلے گئی اب مہان سنگہ کو ہار ماننی پڑی اور راجہ نے
تیس ہزار روپیہ باج حقیقت سنگہ کو دینا کر لیا چہہ مہینے کے بعد جب حقیقت سنگہ نے دیکہا کہ راجہ باج کی دینے
مین لیت و لعل کرتا ہے اوسنی مہان سنگہ سے درخواست کی کہ اتفاق کرکے جموں پر حملہ کریں اور جو لوٹ ملی
اس مین نصفا نصف تقسیم کرینگی اسبات کو سردار سوکر چکیہ نی پرانی محبت اور تبادل دستار کو فراموش کرکے
فوراً قبول کر لیا وہ چپرال کو کوچ کرکے گیا اور حقیقت سنگہ ظفر وال کے راہ سی گیا مگر مہان سنگہ کسی اپنی دوست
کے ساتھہ سچا نہ رہا یہہ دیکہکر کہ راجہ بہاگ گیا اور اپنی مین یہہ قوت دیکہکر کہ بلا امداد لڑ سکتا ہوں اوسنی شہر جموں کو لوٹا

* دیکہو ذکر خاندان منگل سنگہ رام گڈیہ

اور قلعہ کو جلا دیا اور میدان ملک مین بہت لوٹ لیکر آگیا حقیقت سنگہ نے اس دغابازی کا عوض لینے کا عزم کیا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد بیمار ہو کر مرگیا ÷

جب جی سنگہ نے جموں کے لٹنے اور حقیقت سنگہ کی وفات کا حال سنا اوسکو بہت غصہ و رنج ہوا اونے جیمل سنگہ حقیقت سنگہ کے فرزند کو گوجرانوالہ جانے سے روکا جہان اوسکو مہان سنگہ نے بلایا تہا اور سرداروں کو حکیہ کو تحویف انتقام دی اور ۱۷۸۳ء مین جنڈیالہ کے اوپر کوچ کیا اور رسول پورا ورمنڈیالہ کو لوٹا اوسکے بعد وزیر سنگہ اور بہگوان سنگہ سرداران نکئی کی جو مہان سنگہ کے رشتہ دار تہی علاقہ کو قرق کر لیا اور اونکو زیر کر لیا ۱۷۸۴ء کی دیوالی مین مہان سنگہ امرتسر کو گیا اور جی سنگہ سی صلح کرنی چاہی مگر بہوی جی سنگہ نے اوسکو دہمکایا کہ اگر جموں کی لوٹ واپس نہ کردیگا تو قید کر دونگا اور ایسی کچہ آداسی سی اوسکی ساتہہ پیش آیا کہ وہ امرتسر سے بہاگ گیا اور بدلہ لینی کا تہیہ کر لیا اوسکی ساتہہ بہت سرداریں کنہیہ پر حملہ کرنیکو اتفاق کرنیکی واسطی مستعد تہی ان مین سے اعلے شخص یہہ تہی سنسار چند کٹوچ اور جسا سنگہ رامگڈہیہ جو کئی سال سی ہریانہ کے جنگلون مین جلا وطنی مین اوارہ پہر رہا تہا یہہ سب دوست ملکر بٹالہ کو کوچ کرکے گئے اور اوس قصبہ سی قریب آٹہہ میل کے فاصلہ پر گوربخش سنگہ انسی مقابل ہوا اور لڑائی ہوئی چہہ گہنٹی تک لڑائی رہی چہہ گہنٹی کے بعد ایک تیر گوروسندر داس کے ایک آدمی کے ہات سی گوربخش سنگہ کے سینہ مین جا کر لگا اور اوسکو ایسا مجروح کیا کہ وہ جان بر نہ ہوا اور سپاہ کنہیہ کا جب سردار مارا گیا تو بالکل پریشان ہو کر بہاگ گئے ÷

جی سنگہ کو اپنی فرزند کے مرنیکا اتنا غم ہوا کہ اوس نے پہر مقابلہ نہ کیا کانگڑہ اوس نے سنسار چند کو دیدیا اور جسا سنگہ رامگڈہیہ کو اوسکا پرانا علاقہ واپس دیدیا اور مہان سنگہ کے ساتہہ محبت جمانی کی غرض سے اوسنی مہتاب کور اپنے مری ہوئی فرزند کی دختر کے نسبت رنجیت سنگہ سی جو پیچہی مہاراجہ پنجاب ہوا کر دی یہ نسبت ۱۷۸۵ء مین ہوئی اور سال آئندہ مین شادی ہو گئی ÷

جی سنگہ کو پہر اوسکی پہلی سی طاقت حاصل نہین ہوئی اور ۱۷۹۸ء مین مرگیا اوسوقت اوسکی بہو سدا کور مسل کنہیہ کی رئیسہ ہوئی اس عورت کی لیاقت اور بے دریغ مزاج اور راقم اپریدادی کا حال اور مقام مین لکہا گیا ہے

رنجیت سنگہ کو ملک پنجاب کی سلطنت بہت کچہہ اس عورت کی مدد سی حاصل ہوئی اور علاقہ کنہیہ کا حصہ کلان سدا کور کے
قبضہ مین ۱۸۲۰ء تک رہا اوس سال مین اوسکی حریص داماد نی ایک بہانہ سے سب پر تصرف کرلیا +
ہیم سنگہ سردار جی سنگہ کی بہتیجی کو فتح قصور کے بعد علاقہ کہانوالہ جمعی چالیس ہزار روپیہ کا ملا تہا اور رنجیت سنگہ
کی عہد مین یہہ علاقہ اوسکی پاس رہا رنجیت سنگہ کے ہمراہی مین یہہ ۱۸۰۷ء کی مہم قصور مین لڑتا رہا اور کہڈیان مین اوسے
اور جاگیر دس ہزار روپیہ کی ملی ہیم سنگہ ۱۸۰۲ء مین مرگیا اوسکا بیٹا سوہن سنگہ ملتان اور کشمیر مین لڑتا رہا اور ۱۸۲۱ء مین
وہ مقام پل کنجری اور ونیکی مین حفاظت گذر کی واسطی متعین رہا سوہن سنگہ ۱۸۲۲ء مین ونیکی کے مقام مین مرگیا
اوسکی بیٹون کو جو اپنی باپ کی خدمت پا سو رہتی تیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی سروپ سنگہ ۱۸۳۲ء مین مرگیا اور اوسکی
جاگیر مہاراجہ نے کاہنہ سنگہ مانکی کو دیدی اس خاندان کی قبضہ مین فقط موضع رکہانوالہ رہا مگر سال آیندہ موضع کالے
عطر سنگہ کے ساتہ بیوگان کو ملا اور یہہ گانو اب بہی اونکی قبضہ مین ہی عطر سنگہ کی بیٹون نے مہاراجہ شیر سنگہ
کی خدمت مین آ کے علاقہ کی واگذاری کیواسطی بہت سی درخواستین کین مگر بے سود رہین دونو اپنی چچازاد بہائی
بیکہہ سنگہ کے ساتہہ ۱۸۴۶ء ایک گہوڑچڑہون مین نوکر رہی بعد اوسکی ستلج کی لڑائی کی بعد تخفیف عام ہوگئی +
موضع رکہانوالہ اس خاندان کی نام بسبیل علی الدوام واگذار ہے موضع کالی جیسی قابضان حال مرتی جاوینگی
ضبط ہوتا جاویگا +

خاندان کنہیہ

دویم

سردار کیسرا سنگہ

بگہیل سنگہ

حقیقت سنگہ ۱۷۸۲ء مین گیا — مہتاب سنگہ — مصدا سنگہ

مہتاب سنگہ

فتح سنگہ

حقیقت سنگہ

جیمل سنگہ ۱۸۱۲ء مین گیا

صدا سنگہ ۱۸۱۶ء مین مرگیا — رنجیت سنگہ ۱۸۳۹ء مین مرگیا — بے چندکور مہاراجہ کہڑک سنگہ سی شادی ہوئے ۱۸۴۲ء مین مرگئے

صدا سنگہ

کیسرا سنگہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا — ایسرا سنگہ ۱۸۲۵ء مین پیدا ہوا امرسنگہ بگی کی دختر کے ساتہ شادی ہوئی — دختر کاہنسنگہ بہلول پوریوالے کے ساتہہ شادی ہوئے — دختر ہتراج سنگہ سندالیہ کے ساتہہ شادی ہوئی

کیسرا سنگہ

جیمل سنگہ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

مثل کنہیہ اور سردار حقیقت سنگہ کا مفصل حال ذکر سابق مین (یعنی جیت سنگہ کی ذکر مین) لکہا گیا ہے اور اس جگہہ اوسکی تکرار کرنی کی ضرورت نہین ہے حقیقت سنگہ ایک سندہو جٹ زمیندار موضع جلکا کا بیٹا تہا جلکا کاہنا سی جہان جی سنگہ پیدا ہوا تہا فقط چند میل کے فاصلہ پر ہے دونو جیسنگہ او حقیقت سنگہ گپور سنگہ سنگپوریہ کے نوکر تہی اور اوس سردار کی مرنی پر دونو نے خود سردار بن بیٹہی حقیقت سنگہ کی قبضہ مین - کلانور - بورا - دلبوہ - کاہنہ گڈہ - عدالت گڈہ -

پٹہان کوٹ - مٹو - اور بہت سی اور دیہات آئی اوسکی زیر حکم سرداران سنگت پوریہ صاحب سنگہ ناکئی - دیال سنگہ اور سنت سنگہ داو دپوریہ ویساسنگہ موہل - جیت سنگہ بنود - صاحب سنگہ تارا گڈہیہ اور بہت اور سردار تہے رہنی ۱۷۷۶ع مین حقیقت سنگہ نے چوریانوالہ کو مسمار کردیا اور ویران کرکے سنگت پورہ او قلعہ فتحگدہ بنایا اس قلعہ کا نام اوسنی فتح گڈہ اپنی برادر زادہ فتح سنگہ کے نام پر رکہا مہتاب سنگہ نے جو اپنی بہائی کے علاقہ مین بڑا حصہ کہتا تہا برمتصل فتح گڈہ کے ایک قلعہ بنایا جسکا نام اوسنی چیتوڑ گڈہ رکہا +

سردار حقیقت سنگہ ۱۷۸۲ع مین مرگیا اوسکا اکیلا بیٹا جیمل سنگہ جو گیارہ برس کی عمر کا تہا اوسکے بعد اُسکی علاقہ پر قابض ہوا اس سردار نے علاقہ کنہیہ کی توسیع کیواسطی بہت کچہہ نہ کیا مگر جو علاقہ اوسکی قبضہ مین تہا وہ قایم رکہا اور کچہہ اوس مین سے کہویا نہین جیمل سنگہ ۱۸۱۲ع مین مرگیا اور کوئی فرزند نرینہ نہین چہوڑا اور رنجیت سنگہ نے فتح گڈہ کی اندر جو دولت کثیر اوسکے زعم مین تہی اوس پہ قبضہ کرلینی کا تہیہ کرلیا رنجیت سنگہ نے ایک شخص رام سنگہ جیمل سنگہ کے بیوہ کے پاس بہانہ تعزیت کے بہیجا مگر جب اس شخص کو قلعہ مین دخل ہوا اوس نے مہاراجہ کے نام سی قبضہ کرلیا +

تین مہینی کے بعد جیمل سنگہ کے بیوہ کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس طفل کیواسطی جسکا نام چند سنگہ رکہا گیا تہا مہاراجہ نے کچہہ علاقہ جمعی ۱۵ ہزار روپیہ سال کا واگذار کردیا

اپنی مرنیسے چند مہینی پہلی جیمل سنگہ نے اپنی اکیلی دختر چند کور کے شادی جسکی عمر دس برس کی تہی کہڑک سنگہ مہاراجہ کی فرزند اور وارث تخت پنجاب کے ساتہہ کردی تہی یہہ شادی بہت دہوم اور شان کے ساتہہ فتحگڈہ مین چہٹی فروری ۱۸۱۲ع مین ہوئی تہی اوس مین رئیسان کیتہل نابہ اور جہنید اور کرنیل اوکٹرلونی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل شریک جلسہ تہے +

فروری ۱۸۲۱ع مین چند کور کو ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام نونہال سنگہ رکہا گیا اور جب مہاراجہ اعظم جون ۱۸۳۹ع مین فوت ہوئی تو چند کور کا شوہر کہڑک سنگہ تخت نشین ہوا +

کہڑک سنگہ ایک ایسا شخص تہا کہ اوسکے جذبات سخت تہی اور عقل ضعیف تہی پوجا پاٹ مین اوسکو خوب قاعدہ کے ساتہہ عادت تہی مگر وہمی تہا مگر با وجود اسکی بہت سی عیب جو انسان کے تنزل کے باعث ہین اوس مین تہی عفو کرنا اوسکو

نہین آتا تہا اور بدلہ لینے مین سار تیا تہا اور جو وقت پر مورد الطاف ہوا اوسکے ہاتہون مین بالکل پڑ جاتا تہا اونکا تخت پر
بلا دقت بیٹہہ جانا بہت کچہہ راجہ دہیان سنگہ کی مدد کی سبب سے ہوا راجہ دہیان سنگہ نی مشہور کیا کہ رنجیت سنگہ مرتے
وقت کہہ گئے تہی کہ ہماری بعد کہڑک سنگہ تخت نشین ہوگا اور مہاراجہ نی خود دہیان سنگہ کو وزیر منتخب کیا تہا ؛
رنجیت سنگہ کی حیات کی پچہلی چند سال مین دہیان سنگہ گویا مختار مطلق تہا اور اوسنی جو تجویز کر لیا تہا کہ اب میرا
زور کم نہو پس یہہ بات ضرور تہی کہ تخت پر ایک ایسا بادشاہ ہی جو بالکل اپنی وزیر کی ہاتہون مین رہی اور خود حکومت
کرنیکی خواہش نہ رکہی اسکی سوا ایک اور بہی بلند نظری زیادہ عزیز دہیان سنگہ کو تہی اوسکا سب سے بڑا بیٹا ہیرا سنگہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کو نہایت عزیز تہا مہاراجہ کی حضور مین اوسکو کرسی نشینی کا منصب تہا حالانکہ اور سب سوائے دو تین بڑے چلن
دین بہائیون کی مہاراجہ کی سامہنی کہڑی رہتی تہی ہیرا سنگہ کی بغیر مہاراجہ کو نیند نہ آتی تہی بغیر ہیرا سنگہ کی مہاراجہ
کبہی باہر ہوا کہانی نہ جاتی تہی غرضکہ ہیرا سنگہ کی پرورش اسطرح ہوئی تہی کہ گویا خاص مہاراجہ کا فرزند تہا اور
فوج خالصہ اوسکو اسی نظر سی دیکہتی تہی پس کیا یہہ بلند نظری کہ کسی دن ہیرا سنگہ پنجاب کا بادشاہ ہو جاوے کچہہ زیادہ
حوصلہ سی بلند نظری تہی اور دہیان سنگہ اوسکا وزیر اعظم ہو کر حقیقت مین مختار کل رہی اور ایک چچا بہادر مگر عیاش راجہ
سوچیت سنگہ سپہ سالار رہے اور دوسرا چچا گلاب سنگہ تمام علاقہ کوہستان کا راجہ رہے اور امیر کابل اور دربار نیپال سی محبت بخوبی
ہو جاوے تو جموں کا خاندان ڈوگرہ تمام ہندوستان مین نہایت قوی ہو جاتا اور ایک خاندان شاہی بن جاتا۔
مگر جیسا دہیان سنگہ نی سمجہا تہا وہ نہ ہوا مہاراجہ کہڑک سنگہ کو قابو مین رکہنا نہایت دشوار ہوا کہڑک سنگہ دہیان سنگہ
سی نفرت تمام رکہتا تہا اور سردار چیت سنگہ پر بہت اعتبار رکہتا تہا یہہ سردار خوب جانتا تہا کہ جبتک دہیان سنگہ
زندہ رہیگا مین محفوظ نہ ہونگا اور اوسنی فرانسیسی جنرلون کے ساتہہ اتفاق کر کے جو خاندان ڈوگرہ کی نہایت مخالف
تہی دہیان سنگہ کی ملد ڈالنی کے لئی سازش کی مگر دہیان سنگہ اقرار پردازی مین جو اسکا اپنا کام تہا شکست کہانیوالا
نہ تہا اوسنی رانی چند کور اور نونہال سنگہ کو سمجہایا کہ چیت سنگہ کو علیحدہ کرنا نہایت ضرور ہی کیونکہ اگر اوسکی سازش
چل جاویگی تو کل اختیار اونکی اور فرانسیسی جنرلون کے ہات پڑ جاویگا اور اس فہمایش پر یہہ صلاح ٹہیری کہ
اوسی شب چیت سنگہ کو قتل کر ڈالنا چاہئی راجہ دہیان سنگہ نے قلعہ کی پہرہ والون کو اپنی طرف پہیر لیا اور بہیا دیالولہ

دروازه سی قلعه مین داخل هو کر صبح هونی سے ایک گهنٹه پہلے شہزاده نونہال سنگه نی گلاب سنگه سوچیت سنگه عطرسنگه
سندهانوالیه فتحسنگه مان اور چند اور سردارون کو ساتهه لیکر خود مہاراجه کی خوابگاه مین جیت سنگه کو قتل کیا +
اس فعل کے بعد جو نہم اکتوبر ۱۸۳۹ع کو ہوا کہڑک سنگه کی سلطنت حقیقت مین ہو چکی اوسکا فرزند نام کیواسطی یہه
طریق رکہتا رہا که مہاراجه سی حکم احکام لیتا رہا مگر اون احکام کی تعمیل فقط اوس حالت مین ہوتی تہے که جب شہزاده
اور وزیر اوس حکم کی مصلحت مین اتفاق کرتے تہے ورنه اون احکام پر لحاظ نه کرتے تہے علم شان اور نام
بادشاہت کا مہاراجه کے واسطی رہے اور مئی ۱۸۴۰ع مین مسٹر کلارک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے جب ملاقات ہوئی
تو بہت شان او تزک کے ساتهه ہوئی جواہرات سی اوس دربار مین مہاراجه جلدی ہوئی تہی اور مشہور کوه نور ہیرا اپنی ہوئی تہی
مگر اختیار اونکی ہات سی جاتا رہا تہا اور مرنی سی پہلی چار مہینی کے عرصه مین کسی معامله سلطنت مین اونسی کچهه صلاح
نه لیجاتی تہے اور قلعه مین بطور قیدی کی رہا کرتے تہے +

ابراجه دہیان سنگه کو بڑا خوف اپنی اختیار کی زوال کا شہزاده نونہال سنگه کیطرف سی ہوا یہه جوان شہزاده
اولوالعزم اور دلیر تہا اگرچه سردار اوسکو پسند نہین کرتے تہے لیکن فوج اوس سی محبت کرتی تہی اور فوج کو امید تہی که
جو جو جنگ آزمائی کی کام اوسکی دادا نی کئی تہی ویسی ہی یہه بہی کریگا اور شہزاده کی اپنی نیت بہی ایسی ہی تہی
کوئی خاص قابلیت تو اوس سی ظاہر ہوئی معلوم نہین ہوتی ہے مگر وه ضدی تہا او کسی کی دخل کی برداشت نہین
رکہتا تہا اور دہیان سنگه کا رسوخ روز بروز کم ہوتا گیا اور راجه کو یہه خوف شروع ہوا که جب نونہال سنگه تخت نشین
ہوگا تو کوئی اور نیا وزیر بنایگا اور چیت سنگه کی علیحده کرنے کے نسبت اوس وزیر کا ٹالنا نہایت مشکل ہوگا ستمبر کے
شروع سی کہڑک سنگه کے زندگی کی جو ہمیشه ضعیف تہی طبیبون کو یاس ہوگئی تہی اکتوبر مین کہڑک سنگه کیحالت بہت ردی
ہوتی گئی ۵ ویں نومبر کو ۳۸ برس کی عمر مین مرگیا عموماً یہه یقین ہے که کہڑک سنگه کی موت اس طرح ہوئی که راجه
دہیان سنگه کی حکم سے اور نونہال سنگه کی واقفیت سی اوسکو زہر دیا گیا لیکن اگر نونہال سنگه نی زہر نہین دلایا
تب بہی ضرور اوسکی اپنی ظلم شعاری اور ناخلفی سی موت جلد واقع ہوئے دم آخر تک شاه مرنی والا اپنی فرزند سے
محبت رکہتا رہا اور اوسکو اپنی پاس آنے کے لئی پیغام پر پیغام بہیجا مگر نونہال سنگه گیا نہین وه اسکا مشتاق تہا

کہ اوسکا باپ مر جاوی جس سے اوسکو نفرت تہی تو مین ملک کا مطلق العنان بادشاہ بن جاؤن اور جب وہ شاہ بلاول مین
شکار کہیل رہا تہا اور اوسکو اپنی باپ کے مرنیکی خبر پہونچے تو یہہ بہی انسانیت اوس مین نہ تہی کہ اپنی خوشی کو مخفی کرتا
دوسری دن پانچوین نومبر کو کہڑک سنگہ کی نعش روشنای دروازہ کی بڑی میدان مین قلعہ کی سامنی جلائی گئی
نعش کے ساتہہ حسین ایشر کور سردار منگل سنگہ سندہو کی ہمشیرہ اور تین کنیزکین ستی ہوئین - نونہال سنگہ نعش کے
جلائی جانی کیوقت موجود تہا مگر ہنوز بالکل نعش جل نہ چکی تہی کہ گرمی آفتاب کے شدت کی سبب سے ناچار ہوکر راوی کی
نالہ پر جو قلعہ کے نیچے بہتا تہا وہ نہانی کی واسطی آیا قلعہ کے طرف وہ پیادہ پا چلا اور تمام دربار کے لوگ پیچہی آتی تہی
اور میان اودہم سنگہ راجہ گلاب کی بڑی بیٹی کا ہات جسکی جدائی مین اوسکو ایکدم چین نہ تہا اوسکی ہاتہہ مین تہا
جب وہ دروازہ کی پاس آیا تو اوس نی بہنی کیواسطی پانی مانگا مگر اوس جگہہ پانی موجود نہین تہا اور سب جہیان
جن مین گنگا جل بہرا ہوا تہا اور جسپر پہر چہڑکنی کے واسطی لایا گیا تہا خالی ہوگئی تہین وہی سردارون نی سرگوشی کی کہ
یہہ شگون بدہی مگر شہزادہ ہنسکر آگی بڑہ گیا دروازہ کی اندر جیسا ہی اوس نے قدم رکہا دیوار منڈیر کڑیان شہتیر اور
اینٹین سب نیچی کر پڑین اور ایک لمحہ مین سب کچہ طی ہوگیا میان اودہم سنگہ ڈہیر مین سے اسطرح نکالا گیا کہ
اوسکی گردن ٹوٹ گئی تہی اور مرچکا تہا نونہال سنگہ کا بازو جیب ٹوٹ گیا اور اوسکی کہوپڑی پہٹ گئی تہی اوسکا
سانس جریتا تہا مگر نہ اوس نے حرکت کی نہ موہنہ سی بولا راجہ دہیان سنگہ جو قریب سے پیچہی تہا جب یہہ حادثہ ہوا
اور جسکو اوس ڈہیر کے کرنی سے رگڑ لگے تہی ایک پالکی طلب کے کہ کئے پالکیان وہان موجود تہین اور پالکی مین ڈال کر
شہزادہ کو سنگ مرمر کی بارہ دری مین جہان رنجیت سنگہ صبح کی وقت دربار کیا کرتے تہے لیگیا حضوری باغ کی دونو
بڑی دروازی بند کردی اور سوائی فقیر عزیزالدین اور نورالدین اور بہائی رام سنگہ اور گوبند رام کے کسیکو وہان
دخل نہوا ایک گہنٹہ کے بعد نونہال سنگہ مرگیا ◆

مگر راجہ دہیان سنگہ کو اس معاملہ سی پریشانی اس بات کی ہہین ہوئی کہ کیا کیا جاوے اوسنی شہزادہ شیر سنگہ کو جو کاہنووان
مین شکار کہیل رہی تہی بلانیکو پیغام بہیجا کاہنووان لاہور سی قریب ۸۰ میل کے ہی اور راہ مین نسیل گہوڑی کئے
جابجا لگادئی تاکہ شہزادہ بہت جلد پہونچ جاوی اوسنی ملتان پشاور منڈی اور اور مقامات کو خبر بہیجی

کہ شہزادہ کو بہت خفیف چوٹ فقط آئی ہے اور اوسنی ایک خط صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی نام شہزادہ کے
نام سی اسطرح بہیجا کہ گویا خود شہزادہ نے لکہوایا تہا اور جسکا یہہ مضمون تہا کہ مجہی ضرب بہت پہونچی ہے مگر امید ہی کہ
کہ اچہا ہو جاؤنگا اور چہٹی تاریخ کو راجہ نے امرتسر کو ایک سردار یہہ خبر کرنیکی واسطی بہیجا کہ شاہزادہ کو پہلی سی آرام
ہے کچہہ عرصہ تک شہزادہ کی نعش ایک پشمینہ کی خیمہ مین باغ کی مکان مین پڑے رہی مگر رات کو قلعہ کی اندر
لیگئے اور اندر ایک مکان مین رکہی گئی دہیان سنگہ نی قلعہ لاہور اور قلعہ گووند گڈہ کے حفاظت کی سب تدبیرین
کرلین آخرکار نوین تاریخ کو دوپہر کیوقت شہزادہ شیر سنگہ آپہونچا اب نونہال سنگہ کی موت کی حال کے
چہپانی کی کچہہ ضرورت نہین رہی اور یہہ خبر مشہور کردی کہ نونہال سنگہ مرگیا*
نونہال سنگہ کے مرنی سی دو شخص خالی تخت کی دعویدار ہوئی اول شہزادہ شیر سنگہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بیٹا
کہلاتا تہا مگر حقیقت مین ایک شخص بہالا سو کیریان کی ایک چہینبی کا بیٹا تہا اور مائی سدا کور نے اوسکو اوسکی

* یہہ حال نونہال سنگہ کی وفات کا لکہا گیا۔ راجہ سوچیت سنگہ کرنیل چیت سنگہ بہائی فتح سنگہ دیوان تہنچند ڈاڑہوالہ اور اور شخصون کی بیان سی لکہا گیا
کہ جو حادثہ کی وقت موجود تہے اور نیز اون ریپوٹون سی جو سررشتہ کی روسی ہوئی تہین کرنیل چیت سنگہ اوس موقع پر پہرہ موجود تہا جہان یہہ حادثہ ہوا تہا۔
بہائی فتح سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سمادہ کا سب سے بڑا پوجاری معہ فقیر نورالدین کی اوس چہت پر بیٹہا ہوا تہا جس پر سی اوس دروازہ پر جسکی گرنے سی یہہ حادثہ
ہوا نظر آتی اوسنی منڈیر کو گرتی ہوئی دیکہا شہزادہ اور میان پر یہہ ڈہیر گرتی دیکہا اور اوسنے دہیان سنگہ کو بہی جو دو قدم پیچہی تہا دیکہا کہ اینٹین اوسکی بازو پر گرین
دیوان تہنچند ڈاڑہوالہ فقط چند قدم شاہزادہ کی پیچہی چلتا تہا جو وقت یہہ حادثہ ہوا وہ فوراً شہزادہ کی قریب آیا اور اوسنی دیکہا کہ شہزادہ کا سر بالکل کہلا گیا اور
زخم مین سی اور کانون مین سی بہیجا نکلا ہوا دیکہا اوس وقت شاہزادہ بیہوش تہا اور مرنے کے قریب تہا*
بعض لایق آدمی جو اچہی عقل رکہتے ہین اور جو اوس زمانہ کی منصوبون اور فریبون سی بخوبی واقف ہین صاف کہتی ہین کہ راجہ دہیان سنگہ شہزادہ نونہال سنگہ کا
قاتل تہا وہ کہتی ہین کہ دروازہ اوسکی حکم سی گرایا گیا تہا اور اودہم سنگہ اپنی بہتیجی کو اوسنی ساتہہ ہی اسواسطی ضائع کرادیا کہ اس حادثہ کا اتفاقیہ ہوجانا ظاہر زیادہ تر
معلوم ہو وہ کہتی ہین کہ پالکی خاص اسواسطی وہان موجود رکہی گئی تہی کہ زخمی یا مقتول شہزادہ اوسکی اندر ڈالدیا جاوی اور بلکہ یہانتک کہتی ہین کہ راجہ سوچیت سنگہ جو مقابل
کی دروازہ کی اوپر بیٹہا تہا اوسنی دروازہ کی گرادینی کا ضرور اشارہ کیا ہوگا وہ یہہ بہی کہتی ہین کہ شہزادہ کو فقط خفیف ضرب دروازہ کی گرنی سی پہونچی تہی اور چوٹ
لگنی کے بعد شہزادہ نے پانی مانگا تہا لیکن اوسکو جلدی سی پالکی کی اندر ڈالکر قلعہ کی اندر لیگئی اور ایک اندر کی مکان مین اوسکو بند کردیا جہان فقط طبیب اور راجہ کو دخل ہوا
اور حقیقت مین شاہزادہ اوس مکان مین مارا گیا۔
یہہ روایت ایسی ہے کہ نام کو بہی اسکا ثبوت نہین اور جتنا زیادہ اس پر غور کیا جاتا ہے اوتنا ہی اوسکا جہوٹا ہونا معلوم ہوتا ہے یہہ بات تو کچہہ تعجب نہین ہے کہ
دفعتاً ایسی موت کا واقع ہونا اس سبب سے تبلایا گیا کہ سازش اور دغا سی ہوا ہی ہندوستانی ریاستون مین ایسی اکثر اتفاقاً نہین مرتی ہین مگر راجہ دہیان سنگہ پر اوس جرم کے

باپ سی خرید لیا تہا اور رنجیت سنگہ کو کہدیا تہا کہ یہہ لڑکا مہتاب کور اوسکی عقیمہ دختر کو پیدا ہوا ہے مگر شیر سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ ہمیشہ اپنا بیٹا کہتے تہے اور شیر سنگہ دعوی کر تخت نشینی کے بابت ایک فریق کثیر حمایت کرنیکو مستعد تہا اس زمانہ مین شیر سنگہ کے عمر ٣٣ برس کے تہی شیر سنگہ آدمی حسین اور سجوڑ تہا میدان جنگ مین شجاع اور دل چلا سردار تہا اور فوج اوس سی خوش تہی مگر عیاش بکثرت تہا ارادہ اوسکا ضعیف تہا اور متلوّن تہا اور وہ لیاقت اور ہمت اوس مین نہ تہی جو ایک ایسی شخص کی واسطی ضرور تہی جو ایسی قوم پر جیسی سکہہ تہی کہ ایک دم مین تہڑک جانیوالے ہی بادشاہت کری+

دوسری دعویدار اختیار کی مائی چند کور تہی جو مہاراجہ کہڑک سنگہ کی بیوہ تہی جب مائی چند کور کا بیٹا مرا تو مائی اپنے بزرگون کے گانو فتحگڈہ مین تہی وہ لاہور مین چہٹی نومبر کو واپس آئی اور فقط اوسکو پہونچکر یہہ معلوم ہوا کہ راجہ دہیان سنگہ نے چالاکی کر لی تہی اور بعض سردارون کو اپنی طرف اس باب مین کر لیا تہا کہ شاہزادہ شیر سنگہ

حق ثابت ہونی کی واسطی کچہہ بہی ثبوت نہین ہے راجہ دہیان سنگہ کی گردن پر اور خون بہت ہین اور اتنی مین کہ جہوٹی تہمت خون کے اوس پر لگانی کی کچہہ ضرورت نہین ہی یہہ بات تو تسلیم کیجاسکتی ہی کہ جب راجہ دہیان سنگہ کی منصوبون مین کسی طرح کا ہرج ہوتا تہا تو اوسکو دغا یا راست بازی کا خیال اور عذاب و ثواب پر نظر نہین رہتی تہی اور یہہ بات کا کہ اوسکا بہتیجا بہی شاہزادہ کے ساتہہ ہی مارا جاویگا اوسکو کچہہ غم نہوتا مگر اس بات کا یقین نہین ہوسکتا کہ ایسا اوستاد مکاری اور دغابازی کا جیسا راجہ دہیان سنگہ تہا ایسی اکہڑ اور بیہودہ نیت کی تدبیر کرتا کہ کل دربار کی لوگون کی نظرون مین شہزادہ پر دروازہ گرا دیتا کہ اوس وقت جو لوگ ماتحت اوسکی حکم کے کام کرتی ضرور پکڑی جاتی اور حقیقت مین فوراً تلاش ہوئی تہی اور راجہ کی سازش معلوم ہو جاتی کیا اور ہزارون موقع شہزادہ کی مار ڈالنی کے نہ تہی جس مین اوسکی سازش ہوتی نہ پکڑی جاتی اور جنمین راجہ کو اندیشہ اس بات کا نہ ہوتا کہ رازدار اور کارندون کے سبب سے راز افشا ہو جاویگا وہ موقع ایسی ہوتی کہ یقیناً اوسکا مطلب حاصل ہو جاتا دروازہ کا گرنا ایسا نہین تہا جس مین یقینی مطلب حاصل ہوتا ممکن تہا کہ اشارہ ایسی وقت ہو جاتا کہ یا وقت سے پہلے یا پیچہی اگر شاہزادہ کا ایک قدم آگے یا پیچہی ہوتا مطلب ضایع ہو جاتا رہا پالکی کی موجود ہو جانیکا حال سو اوسکی یہہ بات ہی کہ جہان بادشاہ کہین جاتی تہے تو ہاتہی اور کوتل گہوڑی اور پالکیان ہمیشہ ساتہہ رہتی تہین اور راجہ نے جو پالکی منگائی تو اون مین سی ہی منگائی جو جلوس مین ساتہہ تہین شہزادہ نے پانی حادثہ کے ہونی سے پہلی مانگا تہا اور ایسی پریشانی اور بدگمانی کی وقت مین اس بات کا یہہ امر مشہور ہوگیا کہ شہزادہ نی پانی ضرب کے پہونچنی کے بعد مانگا تہا+

وہ لوگ جو یہہ کہتی ہین کہ شہزادہ کو پہلی ضرب فقط خفیف آئی تہی اور بعد ازان وہ قلعہ کی اندر مارا گیا تو سمجہتی ہونگی کہ وہ فقیر نورالدین کو اس جرم کا شریک بناتی ہین۔ فقیر نورالدین شہزادہ کی پاس سی اوس وقت سی کہ جب دیوار گری اور جب تک اوسمین دم رہا ایک دم علیحدہ نہین ہوا مگر وہ لوگ جو فقیر نورالدین کی نرم دلی اور نیکبختی سی واقف ہین اور جو جانتی ہین کہ خاندان مہاراجہ کا وہ نمکحلال نوکر تہا اور شہزادہ نونہال سنگہ کی ساتہہ اوسکو جان نثار کی سی الفت تہی ایسا خیال کرینا کہ فقیر نورالدین اوس کی قتل مین شریک تہا اوس سی خالی ہے نیز اس زمانہ مین فقیر نورالدین اور راجہ مین رنج تہا چیت سنگہ جسکو اپنی [illegible] تہا فقیر نورالدین اور فقیر عزیز الدین کا دوست تہا

نے اُنکا قصد کیا پہلے تدبیر جو بُہت سنے ا۔ اُنکا بے حق مین بُرا دیکہا تو اُنسے مصالحت کرنیکا قصد کیا پہلے تدبیر جو اُنسے اُنکی
شیر بہائی رام سنگہ نے کرنی چاہی یہہ تھی کہ وہ راجہ ہیرا سنگہ کو متبنی کرلے جو راجہ دہیان سنگہ کا بیٹا تہا اور اُسکو
مسند نشین کردے فریق ثانی نے اسبات کو نہ مانا اور اُنہون نے یہہ بات کہی کہ چند کور شیر سنگہ کے ساتھہ شادی
کرلے مگر رانی نے اسبات کو بنفرت تمام قبول نہ کیا اور اُسنے کہا کہ مین سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کو اپنا وارث بناؤنگی
مگر جیسی امید تھی اس امر کی نسبت فریق مخالف نے اور بھی زیادہ کم التفاتی کی اور رانی نے اُسوقت یہہ بات
مشہور کی کہ صاحب کور گلوانی نونہال سنگہ کی بیوہ حاملہ ہے اور تین مہینے کا اُسکو پیٹ ہے اسبات کی مشہور
ہونے سے صورت معاملہ کی بدل گئی اب یہہ بات تجویز کرنے ہوئی کہ تب تک بادشاہ اور کارندہ کون رہے اور یہ
بات مشتبہ رہی کہ آیا رانی چند کور کامیاب ہوگی یا شاہزادہ شیر سنگہ ✤

اور اُس زمانہ سے پیچہے ان دونون نے راجہ دہیان سنگہ کا یہ جرم فراموش نہین اور کبھی اُسپر اعتبار نہ کیا پس فقیر نور الدین شہزادہ کو جسکے ساتھہ اُسکو دلی الفت
تہی ایسی راجہ کرخوش کرنیکو کیون مارڈالتا جس سے اُسکو نصرت تمام تہی فقیر عزیز الدین کے سوا اور آدمی جو حضوری باغ مین اُس عرصہ مین داخل آپ
ہوئے یہہ تھے بہائی رام سنگہ بہائی گوندرام اور فقیر عزیز الدین بہائی رام سنگہ اور گوندرام بہائی تھے اور رام سنگہ اقتداری وزیر شاہزادہ کا تہا
جسکے مرنے سے اُسکا اقتدار اور رسوخ جاتا رہتا بہائی رام سنگہ کی مصلحت راجہ دہیان سنگہ کے بالکل مخالف تہی علی ہذا القیاس بہائی گوندرام کا
بہی یہی حال تہا لیکن اگر شاہزادہ قلعہ مین مارا گیا ہوتا تو ضرور یہی شخص اُسکے قاتل ہوتی اور راجہ دہیان سنگہ کے شریک ہوتے ✤
شہزادہ کے مرنیکا وقت پوشیدہ رکھنی کی وجہ یہہ تھی کہ راجہ دہیان سنگہ کو موت کے حال کے افشا کرنیکے اُسوقت تک ضرورت تہی جبتک
شاہزادہ شیر سنگہ لاہور مین آپہونچا اگر سازش پہلی سے کی ہوئی ہوتی تو راجہ دہیان سنگہ نے پہلے سے ہی یہہ تدبیر کرلی ہوتی کہ حادثہ کے وقت
شہزادہ شیر سنگہ لاہور مین موجود ہوتا شیر سنگہ کے نہ موجود ہونے سے راجہ دہیان سنگہ کے اس معاملہ مین بے جرمی ثابت ہوتی ہے ✤
سازش کی روایت کی ابتدا یہہ ہے کہ لوگون کو یقین ہے کہ نونہال سنگہ کا مارا جانا ڈوگرے راجگان کے منصوبون کے کامیابی کے واسطے ضرور تہا
لیکن اگرچہ ہیرا سنگہ کو جبتک کہ نونہال سنگہ زندہ رہتا تخت کے نصیب ہونے کی امید نہ تہی مگر اُسوقت مین نونہال سنگہ کے مرنے کے راجہ دہیان سنگہ
کے خواہش نہ تہی ہیرا سنگہ تخت نشینی کے واسطے ہنوز وقت نہین تہا اور تین آئندہ مہینون مین جو سازش وغیرہ ہوتے رہی تو اُسکا نام فقط
اُس فریق نے جو راجہ کا مخالف تہا اسطرح لیا کہ شاید اسکا نام ہیرا سنگہ دعوی رکھتا ہو راجہ کو نونہال سنگہ کے سامنے کچھہ رسوخ تہا مگر شیر سنگہ
کے سامنے اُس زمانہ مین کچھہ بہی رسوخ نہ تہا جو فوج کا ایک سردار تہا اور جسکو فوج چاہتی تہی اور جسکی بابت یہہ امید ہوسکتی
تہی کہ بغیر راجہ کے امداد کے وہ اپنا کام سنبہال لے علاوہ اسکے یہہ بہی اتفاق برابر کا تہا کہ رانی چند کور کا فریق زور حاصل کرلے اُسصورت مین

مائی یعنی رانی چند کور کیطرف بہائی رام سنگہ اور گووند رام اور سردار عطر سنگہ اور لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ سندہانوالیہ فتح سنگہ
مان جنرل گلاب سنگہ پہونڈیہ شیخ غلام محی الدین جمعدار خوشحال سنگہ اور جنرل تیج سنگہ تھے شہزادہ شیر سنگہ کے حامی
سردار فتح سنگہ اہلووالیہ سردار دہنا سنگہ ملوئی سردار شام سنگہ اٹاریوالہ تینون راجگان جمون دہیان سنگہ
گلاب سنگہ اور سوچیت سنگہ بہائی گورمکہ سنگہ فقیر عزیز الدین اور فرانسیس جنرل ونتورا اور کورٹ صاحب اور دینا ناتھ
زیرک اور ڈرپوک سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ دونون مین سے کسی طرف نہ تھی اور جن سرداروں کے نام اوپر لکھے
گئے اُنکے مصلحتین قائم نہ تھین راجگان جمون اگرچہ اُنکی مصلحت اور اُنکے فوائد حقیقت مین ایک ہی تھی
کبھی ایک طرف کبھی دوسرے طرف بظاہر ہوجاتی تھے اور خوشحال سنگہ اور تیج سنگہ فوراً اُس طرف ہوجانیکو
مستعد رہتی تھی جس سے اُنکو دولت حاصل ہونیکی زیادہ امید ہوتی حقیقت مین ایسی سردار کم تھے جنکو ان دونو
دعویدارون مین سے کسی کے ساتھ بہت غرض متعلق تھے مائی چند کور سے لوگ راضی نہ تھے اسواسطے کہ اُسکا بڑا
مشیر بہائی رام سنگہ تہا جس سے نونہال سنگہ کے زمانہ مین سردار نہایت ناراض تھے سواطیکہ اُسنے اُنکی جاگیرین گھٹوائین تھین
اور نوکری اُنکی سپاہ کی زیادہ کرائی تھے جو لوگ اُسکے حامی تھے اس غرض سے تھی کہ جب زمانہ سلطنت ضعیف ہوگی تو
اُنکو اختیار سرخود رہیگا اور سرخود اختیار رہنی کی الفت اور شیخی سکہون کو بہت تھی جیسا کہ اختیار رنجیت سنگہ کی سلطنت کے
سال اخیر مین اُنکو رہا تھا سرداران سندہانوالیہ جو چند کور کی نہایت مضبوط حامی تھے نومبر کے شروع مین لاہور مین
موجود نہ تھی اجیت سنگہ جسکے ساتھ چند کور کی آشنائی ہونی مشہور ہے کلو اور منڈی کی لڑائی مین مصروف تھا اور عطر سنگہ
ہردوار مین تھا عطر سنگہ تہوڑے عرصہ کے بعد اپنی بھتیجی کے ساتھ لاہور مین ۲۲ تاریخ کو آگیا تھا اُسوقت کی تھوڑی ہی پیچھے

صدر اجہ تباہ ہوجاتا یہہ بات کہنی کہ راجہ نے شیر سنگہ کو مسند نشین اسواسطی کیا کہ آئندہ اسکو مار ڈالی فقط ایک کہنے کی ہی بات ہے دہیان سنگہ مشکلات خود اسواسطی پیدا
نکرتا تھا کہ اُن مشکلات کو حل اور مغلوب کرنیکی اُسکو بعد ازان خوشی حاصل ہو اور شیر سنگہ کو آخر کار سندہانوالیون نے مارا جو راجہ دہیان سنگہ سی قلبی عداوت
رکھتی تھی نونہال سنگہ کی موت نہایت سخت آفت تہی جو اسکا اثر راجہ دہیان سنگہ پر پڑسکتی تہی اُسنے اپنے آپ کو اپنی نہایت تیزی عقل اور ہوشیاری کے ذریعے
اُس بلا مین سے پہنسی ہوئی کو نکالا مگر باوجود اسکے کہ وہ اُس بلا مین سے نکل گیا یہہ حادثہ اُسکے واسطے بلا ہی تہا +
بعض آدمی ایسے ہین کہ اُنکو یقین ہے کہ بڑے جرم کے پیچھے پیچھے خدا کی طرف سی انتقام آپہونچتا ہے یہہ لوگ فراموش نکرینگے کہ یہہ بات کہ نونہال سنگہ کو یہ حادثہ ہوا اُسوقت
ہوا کہ جب وہ اپنے باپ کے جنازہ سے جسکے ساتھ وہ ایسی بدسلوکی سے پیش آیا تہا اور جس کے موت اُسنے ایسی جلدی پیدا کی تھی اور جسکی موت کا وہ اپنا
خواہان تھا واقع ہوا درحالیکہ دولت اور زور اور پنجاب کی بادشاہت اُسکے قبضہ اقتدار مین تھے +

کہ جب مائی نے دونو فریق کے متفق کر لینے کیواسطے ایک اور تجویز یہہ کی تھی کہ وہ پرتاب سنگہ شیر سنگہ کے سب سے بڑی بیٹی کو گود ملے لے تاکہ شہزادہ اُسکی سلطنت سے راضی ہو جاوے اور جو عذر شیر سنگہ کی نسب کے باب مین تھا وہ اسطرح سے رفع ہو جاویگا مگر یہہ تجویز بھی مثل اور سب تجویزون کے بن نہ آئے اور لاہور مین لوگون کو یہہ خیال پختہ ہو گیا کہ نونہال سنگہ کے بیوہ کے حاملہ ہونیکے ایام مین شاہزادہ اور مائی دونو شامل ہو کر سلطنت کا کاروبار اختیار کر لین تو فقط یہی صورت اتفاق کے پیدا ہونے کی ہوگی اور دونو مختاران سلطنت کے کاروبار پر نگرانی ایک کونسل سرداران قوم کے رہے*

یہہ تجویز بھی کسیقدر بدلی گئی اور ۲۰ تاریخ کو یہہ تجویز ٹھری کہ مائی چند کور رئیسہ رہے شیر سنگہ کونسل سرداران کا میر مجلس رہے فوج کا اختیار اُسکو رہے اور راجہ دھیان سنگہ وزیر رہے یہہ ناکارہ انتظام ضرور ٹوٹنی والا ہی تھا اور ہر کسی کو اُسکے ٹوٹنی کی امید تھی مگر ایک ہفتہ کے بعد یہہ بھی انتظام متروک ہوا اُسکا عمل درامد ہونا ناممکن معلوم ہوا اور روزانہ آپسمین تنازع اور فساد کا خوف بڑھتا رہا دونو فریق کا قلعہ مین دخل تھا مائی کے پاس زنانہ مکانات رہی شہزادہ کے اختیار مین حضوری باغ اور اور مقامات قلعہ کے رہے کبھی کبھی شیر سنگہ جلوس شاہانہ سے باہر جاتا تھا اور مائی چند کور نے کئی مرتبہ اُسکے آنے کے وقت دروازے بند کر لینی کا عزم کیا کاروبار کے کرنیکا طریق بھی ایسا ہے بیقاعدہ رہا صبح کا دربار شیر سنگہ حضوری باغ مین سنگمرمر کے بارہ درے مین کرتی تھے بعد اُسکے وزرا شیش محل مین کاروبار کرنے جاتے تھے اور پچھلے وقت ثمن برج مین مائے کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے*

اب راجہ دھیان سنگہ بظاہر لکھتے ہین کہ راجہ گلاب سنگہ کی سفارش سے مائی چند کور کی جانب پھرا ہوا معلوم ہوا راجہ گلاب سنگہ سے مائی چند کور نے مناورکے واپس دینے کا اقرار کیا تھا مگر وزیر دونو فریقون کو دکھانا چاہتا تھا کہ میرے مدد کے بغیر کوئی فریق بھی کچھہ نہ کر سکیگا آخر کار ۲۰ نومبر کو تجویز اخیر یہہ ہوئی کہ شیر سنگہ آٹھ مہینے کے واسطے اپنی جاگیر کو علاقہ وٹالہ مین چلا جاوے اور اپنی فرزند پرتاب سنگہ کو بطور رکن کونسل چھوڑ جاوے مائی چند کور جبتک صاحب کور کو کچھہ اولاد پیدا ہو مختار رہے اور اُس وقت اور انتظام کیا جاوے اس اقرار نامہ پر راجہ

دھیان سنگھ اور گلاب سنگھ سردار لھنا سنگھ مجیٹھیہ عطر سنگھ سندھانوالیہ فتحسنگھ مان منگل سنگھ سندھو تیج سنگھ شام سنگھ اٹاریوالہ دھنا سنگھ ملوی جمعدار خوشحال سنگھ بھائی رام سنگھ اور گورمکھ سنگھ فقیر عزیزالدین دیوان دینا ناتھ اور شیخ غلام محے الدین کے دستخط ہوے دونو فریق کے دستخط اقرار نامہ پر ہوئے کہ راجہ دھیان سنگھ نے انکو بہکایا اور شہزادہ شیر سنگھ نے جب دیکھا کہ اس تجویز سے مخالفت کرنیسے فائدہ کچھہ نہین ہے اور راجہ دھیان سنگھ کے منصوبہ کو نہ سمجھا بٹالہ کو چلا گیا اور وہان قابو کا منتظر رہا کہ جب موقع ملے تو ہاتھہ پانو ہلاوے ✦

مائی کے مشیر دن کو تہوڑے سے عرصہ مین اپنا ضعف معلوم ہوگیا راجہ گویا کبھی دربار مین حاضر ہی نہین ہوتا تھا بلکہ شکار مین مصروف رہتا تھا اور روز بروز ملک کے امن مین فرق آتا گیا سڑکین غیر محفوظ ہوگئین تو جرائم مین افزونی ہوگئی اور سرحد کی جو اضلاع دور دست تھے اُن مین بغاوت کی تیاری ہونے لگی اب دھیان سنگھ کو اطمینان ہوگیا کہ سلطنت کا کام اُسکے بغیر نہو سکیگا مگر وہ مائی کے مشیر دن کو بھی اس بات کا یقین کروانا چاہتا تھا چنانچہ اس غرض سے دوم جنوری سنہ ۱۸۴۱ع کو وہ جمون چلا گیا اب سلطنت پر پہلی تباہی آئی فوج باغی ہونے لگے جنرلون نے حکم نہ ماننا شروع کیا اور راجہ کے چلے جانے کے بعد ایک ہفتہ مین مائی چند کور اور بہائی رام سنگھ نے ضروری پیام بھیجکر اسکو بلایا کہ بلا توقف لاہور کو واپس آجاوے ۱۲- جنوری سنہ ۱۸۴۱ع کو اجیت سنگھ سندھانوالیہ لاہور سے یہہ بہانہ کرکے روانہ ہوا کہ راجہ دھیان سنگھ کے واپس آنے سے پہلے اپنے گانو راجہ سانسی کو چلا جاوے مگر بجائے اُسکے وہ لودھیانہ کو چند کور کیطرف سے ایک پیغام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس لیکر گیا مگر صاحب موصوف سے اُسکی ملاقات نہو سکے ✦

۱۴- مارچ کو لاہور مین حیرانی ہوئی کہ شیر سنگھ شالامار مین آپہونچا جو شہر سے چھہ میل ہے شہزادہ فوج کے بیت ٹٹولتا تہا اور اُسکو فوج اپنی ساتھہ موافق معلوم ہوئی فرانسیسی جنرلون نے تو اِس سے مدد کا وعدہ کر لیا تھا اور اُسنے اس سبب سے اپنی بخت آزمائی در ایام غیر حاضری راجہ دھیان سنگھ کے جمون مین کرنی چاہئے جب وہ شالامار مین پہونچا تو ایک عہدہ دار جنرل گلاب سنگھ کی پلٹنونکا اُسکی خدمت مین حاضر ہوا اور درخواست کی کہ ہماری چہاونی مین تشریف لے چلئے شہزادہ نے درخواست کو منظور کیا اور بیگم پورہ کے ڈیرہ مین چلا گیا اور وہان جنرل گلاب سنگھ بہو ندیہ کے

بلٹنون مین خیمہ زن ہوا اور شلک سلامی چارون طرف سے سرہوئی ٭

قلعہ مین جو فوج تھی وہ غافل نہین رہی قلعہ کے اندر مائی کے ساتھ راجہ گلاب سنگہ اور ہیرا سنگہ اور سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ اور منگل سنگہ سندہوا ور غلام محی الدین تھے امیر سنگہ کی تین بلٹنین اور لہنا سنگہ مجیٹھیہ کا توپخانہ بلایا گیا شہر کے سب دروازون پر توپین چڑہائی گئین اور راجہ سوچیت سنگہ کی فوج اور چار یاری رسالہ شاہدرہ سے کوچ کر کے قلعہ کے سامنے آجما اور راجہ دمیان سنگہ کو بہت جلد بلانیکو شتر سوار بھیجے گئے٭

پندرہوین تاریخ کو دن بھر مین بہت سے فوج شہزادہ کی طرف چلی گئی اور سولہوین تاریخ کے صبح کو شہزادہ کے پاس ۲۶ ہزار پیادہ فوج اور ۸ ہزار سواری فوج اور ۴۵ توپین ہوگئین اُس روز شہزادہ نے بہت توزک اور شان اور تجمل کے ساتھ لاہور کی طرف کوچ کیا اور شہر مین ٹکسالی دروازہ سے داخل ہوا جنرل ونتورا اور کورٹ اور بہت سے سکہہ سردار شہزادہ کے ساتھ تھے شہر مین داخل ہونیکے وقت شہزادہ کے مقابلہ پر کوئی نہین آیا بادشاہی مسجد مین جو میگزین تھا کرنیل دہونکل سنگہ نے شہزادہ کو حوالہ کر دیا اور تہوڑے سے دیر مین شہزادہ کا دخل اور تصرف کل شہر پر ہوگیا شہزادہ نے تب پیام بھیجا کہ قلعہ کو چھوڑ دین مگر گلاب سنگہ نے لڑنے کا ارادہ کر لیا تہا قلعہ مین تین ہزار فوج تہی اور اُسمین زیادہ تر راجہ گلاب سنگہ کی پہاڑی سپاہ تھی رانی چند کورنے بے دریغ خزانا ن سپاہیونکو دیا گلاب سنگہ نے پہر کر ہر موقع کو اور ہر مورچے کو ملاحظہ کیا اور سپاہیون کو انعام اور وعدے دیکر اُنکی دل افزائی کی حملہ یون شروع ہوا کہ قلعہ کے حضوری باغ دروازہ پر چودہ توپین جن مین دو ہرے گولے بھرے ہوئے تھے سر ہوئین دروازہ اوڑا دیا گیا اور گر پڑا اور محاصرین جنکے آگے آگے متعصب اور جوش کے بھرے ہوئے اکالی تھے ٹوٹے ہوئے دروازہ مین سے فتح کا شور کرتے ہوسے گھس گئے مگر محصورین کے پاس دروازہ کے پیچھے ہی دو توپین گراپ کی بھری ہوئی لگی ہوئی تھین ان توپون کے ایسے مار ہوئے کہ غنیم پریشان اور سراسیمہ اور بہت سا نقصان اوٹھا کر پیچھے ہٹ گئے اسکے پیچھے دروازے کو محصورین نے اینٹ دیا اور پہر قلعہ سے حضوری باغ پر توپ رانی شروع ہوئی ٭

ڈوگرے سپاہی قادر انداز نشانچی تھے اور شیر سنگہ کے اتنے آدمی ضائع ہوئے کہ ۷ تاریخ کو وہ حضوری
باغ سے بادشاہی مسجد مین چلا گیا سولہ تاریخ کی رات کو حملہ آوروں نے پچاس توپ اور زنبوردن سے برابر
آتشباری جاری رکھی اور چھوٹی دیوار بہت سے توڑ ڈالی تھی مائی کا فریق اب اپنے حفاظت اور عافیت کا
خیال کرنے لگا بہائی رام سنگہ شہزادہ کے حضور مین حاضر ہوا اور شہزادہ اُس سے اچھے طرح پیش آیا اور دوسرے
دن جمعدار خوشحال سنگہ اور اُسکا بھتیجا تیج سنگہ جو مبالغہ کے ساتھ اپنے آپ کو مائی کا جان نثار ظاہر کرتے
تھے شیر سنگہ کیخدمت مین حاضر ہوئے اور اطاعت قبول کی +

راجہ گلاب سنگہ کو پھر پیام بھیجا گیا کہ اطاعت قبول کرے اور قلعہ چھوڑ دے راجہ نے جواب بھیجا کہ میرا بھائی
لاہور کو جلد آتا ہے اُسکے پہونچنے تک لڑائی بند رہے یہ درخواست اُسکی نہ مانی گئی اور اُسنے قسم
کہائی کہ مین راجپوت ہون جبتک دم مین دم رہیگا قلعہ کو نہ چھوڑونگا توپ رانی پھر شروع ہوئی اور دن
بھر برابر ہوتی رہی شام کو راجہ دھیان سنگہ اور سوچیت سنگہ جمون سے آپہنچے اور شہر کے باہر اونہون نے ڈیرہ
کیا سوچیت سنگہ شیر سنگہ کیخدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ راجہ دھیان سنگہ کل حاضر ہوگا چنانچہ راجہ دھیان سنگہ
۸ تاریخ صبح کو شہزادہ کے حضور مین حاضر ہوا راجہ نے افسوس ظاہر کیا کہ شہزادہ نے تعجیل کی اور صلاح
دی کہ قلعہ والون سے فوراً طرح پیام ڈالنی چاہئے راجہ گلاب سنگہ نے بہت خوشی سے صلح کرنی چاہی اور
اُسکے بہائی نے اُسکے واسطے موافق شرائط حاصل کر دین محصورین قلعہ کو اجازت ہوئی کہ اپنے سلاح لیکر
باعزت قلعہ سے نکل جاوین مائی چند کور نے نیابت سلطنت کا دعوی چھوڑ دیا اور اُسکو ایک جاگیر کلان کڈیالی
مین متصل جمون ملی جب یہہ عہد و پیمان ہو چکے راجہ گلاب سنگہ ۹ تاریخ کو آدھی رات کے وقت قلعہ سے
کوچ کر گیا اور قلعہ کے سامنے جو میدان ہے اُس مین خیمہ زن ہوا سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ راجہ گلاب سنگہ
کے پیچھے قلعہ سے نکلا اور شاہ بلاول مین جا کر خیمہ کیا دوسرے روز صبح کو شہزادہ تجمل اور جلوس
کے ساتھ توپخانہ کے ملاحظہ کے واسطے سوار ہوا اور جو خدمت توپخانہ کے سپاہیون نے کی تھی اُس سے
اپنی خوشنودی ظاہر کی اور وہان سے قلعہ کو گیا اور تخت پر جلوس کیا سب توپخانون سے شلک سلامی سر ہوئی

مائی چند کور اُس وقت مثمن برج مین گو بکرمان سنگہ کے تفویض مین تھی +

شہر لاہور مین اب غدر مچ گیا سپاہ ضبط مین نہ رہ سکے اور اُنسے دوستون اور دشمنون کے گہر بلا امتیاز لوٹنے شروع کئے جمعدار خوشحال سنگہ فوج کی زیادتی اور بدعتون سے نہایت مشکل سے بچا خصوصاً فوج راجہ گلاب سنگہ اور جنرل کورٹ صاحب اور سردار سلطان محمد خان اور سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ پر دانت تیز کرتے تھے ادمیتے تھے فوج نے سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے خیمہ کو لوٹ لیا اور راجہ گلاب سنگہ کے لشکر پر حملہ کرنا چاہا مگر راجہ گلاب سنگہ کے پاس کمک پہونچ گئے تھے اور راجہ موصوف خزانہ کثیر لیکر جموں کو روانہ ہو گیا جمعدار خوشحال سنگہ نے لاہور مین رہنا محفوظ نہ جانا اور راجہ گلاب سنگہ کے ساتھ جموں کو چلا گیا جنرل کورٹ صاحب کے مکان پر اُنکی اپنی فوج کی تین رجمنٹون نے حملہ کیا اور صاحب موصوف جنرل ونتورا صاحب کے پاس اپنی عافیت کے واسطے بہاگ کر چلے گئے ونتورا صاحب کو اپنے اور اپنے دوست کی حفاظت کے واسطے اپنے توپین کام مین لانی پڑین منشیون اور محررون سے فوج کو بسبب اُنکی دغابازی اور زیادہ ستانی کے بہت غیظ تہا اور فوج نے ان لوگون کو جابجا ڈہونڈہ کا مار ڈالا جو کوئی شخص یہ بات مانتا تھا کہ مجھے لکہنا آتا ہے یا جسکے اونگلیون سے معلوم ہوتا تھا کہ قلم پکڑنیکا اسکو ڈہب ہے اُسکے جان محفوظ نہ تھی ان خطرناک ایام مین ہر آدمی اپنے ذاتی بغضون کا بدلہ لیکر اپنے دل کے پہپولے پہوڑتا تھا افسرون کو اُنکی سپاہ نے اور قرضدار دوکاندارون کو مار ڈالتے تھے غرضکہ اس کمبخت شہر پر چارون طرف سے آفت آگری تھی سپاہ کتنے دنون کے بعد ٹہنڈی ہوئی اور جو مطلق العنانی اُنکو ان ایام مین حاصل ہوئی سپاہ اُسکو کبھی بہولی نہین اُس وقت سے فوج روز بروز سرکش اور بے محابا ہوتی گئی اور یہان تک نوبت پہونچی کہ نہ بادشاہ نہ وزیر اُسکو قابو مین رکھہ سکا +

جشن جلوس شیر سنگہ کا مسند مہاراجگی پر ۲۷ تاریخ تک نہین ہوا ۲۷ تاریخ کو شاہی کا ٹیکہ مہاراجہ کی پیشانی پر بابا بکرما سنگہ نے لگایا اور بابا موصوف نے مہاراجہ کی خدمت مین خلعت مسندنشینی مہاراجگی اور شہزادہ پرتاب سنگہ کو خلعت ولیعہدی پیش کیا سب سرداران ورئیس حاضر تھے سب نے نئے بادشاہ کی اطاعت قبول کی اور رانی چند کور کا کھیل بگڑ گیا +

ان واقعات کے ایام مین راجہ دہیان سنگہ اور راجہ گلاب سنگہ بظاہر متقابل جانب تھے لیکن اس امر کے یقین کرنیکی ہر طرح سے

وجہ ہے کہ واقع مین آپس مین اُن مین نہایت اتفاق تہا ایک بہائی شیر سنگہ کا اور دوسرا بہائی رانی کا جانب دار اسواسطے ہوا کہ دونو مین سے کوئی کامیاب ہوا اُنکا اپنا زور اور اختیار قائم اور بنا رہے راجہ دہیان سنگہ کا طریق ایسا تہا کہ اُسکے نہایت جان نثار متوسلون کو بہی شبہہ رہتا تہا کہ راجہ کس سے فی الحقیقت موافق ہی لیکن اگرچہ راجہ کے تدبیر ایسی تھی کہ جو افتاد ہو اُسکے واسطے وہ طیار رہتا تہا تاہم تدبیر اور مصلحت اُسکے معین تھی راجہ لاہور سے جمون کو اس امید مین چلا گیا کہ اسکی غیر حاضری مین شیر سنگہ تخت کے حاصل کرنے کے واسطے عزم کریگا راجہ کی خواہش تو یہہ تھی کہ شیر سنگہ کامیاب ہو مگر خود اُسکے غیر حاضر رہنا ہو اسطے چاہتا تہا کہ اگر شیر سنگہ کامیاب ہو تو راجہ بر آوےگی اور علانیہ اس حیثیت مین کہ جب راجہ دہیان سنگہ چند کور کا وزیر تہا شیر سنگہ کے ساتھ شامل ہوجانا نا زیبا ہوتا لیکن اگر بالفرض شیر سنگہ کی طرف سے کم حوصلگی اور کم ہمتی ہوتی اور وہ تخت کے حاصل کرنے کے واسطے ہمت نہ کرتا تب بہی دہیان سنگہ کا لاہور مین نہ ہونا اُسکے واسطے مفید ہوتا چند کور کے ضعیف ارکان سلطنت کو قطعی یقین ہوجاتا کہ راجہ کے مدد اُنکی قیام کے واسطے ضرور تھے اور اُسکو پورے اختیارات دئیے جاتے اور لاہور کو بُلایا جاتا اور اُسوقت راجہ کو اپنے مطالب بلند نظری کے واسطے شیر سنگہ کے ضرورت نہ ہوتی اور وہ شیر سنگہ کو ٹال دیتا فوج بہی راجہ دہیان سنگہ کے گرویدہ تھی اور بغیر فوج کے مدد کے شیر سنگہ کو سلطنت کرنیکے امید کبھی نہین ہوسکتی تھے مگر یہ تدبیر شیر سنگہ کی تعجیل سے تقریباً بگڑ گئے شیر سنگہ راجہ دہیان سنگہ کو اسقدر خوب جانتا تہا کہ اُس سے خوف بھی کرتا تھا اور اُسکا اعتبار بھی اُسکو نہ تھا اور شیر سنگہ نے امید کے کہ اُسکے کُچھہ بھی مدد نہ لی اور حکومت حاصل کرلے اس وجہ سے جب فوج اُسکے ساتھ شامل ہوگئی اُسنے قلعہ پر بلا توقف حملہ کیا راجہ دہیان سنگہ کو جو جمون مین تہا اور راجہ گلاب سنگہ کو جو قلعہ مین تھا اس بات کے امید نہ تھی دونو جانتے تھے کہ اگر شہزادہ اُنکی امداد کے بغیر کامیاب ہوجاویگا تو اُنکا اقتدار اور اعتبار جاتا رہیگا اور اس وجہ سے راجہ گلاب سنگہ نے لڑائی مین وقفہ حاصل کرنیکے کوشش کی تاوقتیکہ اُسکا بہائی پہونچ جائے اور جب وقفہ نہ دیا گیا تو اُسنے پختہ تھیہ کرلیا کہ دم اخیر تک لڑتا رہے نیز راجہ گلاب سنگہ خطر اور اندیشہ کے مقابلہ مین شیر کے مثال بہادر تھا اور اگرچہ راجہ موصوف تدبیر کو جنگ پر ہمیشہ فوق دیتا تھا مگر جب تدبیر پیش نہ جاتی تھی تو اُس سے زیادہ ہوشیار اور بہادر جنگ آزما کوئی نہین تہا اور اُسنے

سمجہہ لیا کہ لڑائی کے بغیر قلعہ کو چہوڑنے مین نام کو بٹہ لگتا تہا قلعہ کے بچانے کو لڑنے کے واسطے ایک اور بہی وجہ تہی وجہ یہہ تہی کہ قلعہ مین خزانہ کثیر تہا اور جب وہ جموں کو روانہ ہوا تو بہت سا روپیہ اور جواہرات لیگیا[*] - مگر گلاب سنگہ اور اوسکی شجاعت اور اوسکی تدبیر اور اوسکی طمع سے قطع نظر کرکے یہہ بات کہ قلعہ راجہ دہیان سنگہ کے واسطے اور نہ رانی چند کور کے واسطے بچایا جاتا تہا اس امر سے ظاہر ہے کہ راجہ ہیرا سنگہ قلعہ مین موجود تہا اور اوسمین ایک نہایت لایق لڑنیوالا اسلطان محمد خان بارکزی تہا جو راجہ دہیان سنگہ کا جان نثار متوسل تہا اب اور رانی چند کور کا بہت زیادہ حال لکہنے کے لایق نہین ہے راجہ گلاب سنگہ نے درخواست کی کہ دونو چند کور اور رانی صاحب کور کو جموں لیجانے کی اجازت ہوجاوے مگر شیر سنگہ نے اجازت نہین دی اوسکو منظور نہ ہوا کہ اپنے دشمن کے ہات مین ہتہیار دیوے چند کور کو حکم ہوا کہ شمن برج کو چہوڑ دے اور اپنے مکان مین شہر مین چلی جاوے اوس مکان مین رہکر سرداروں اور فوج کے ساتھ ملکر وہ منصوبے کرتی رہی سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ کو اوسنے کلکتہ کو نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور مین اپنے مقدمہ کی پیروی کے واسطے بہیجا اور اوسکی طرف سے جا بجا ملک مین آدمی پہیلے رہے -

سنہ ۱۸۴۱ء مین سردار عطر سنگہ تہانیسر سے حسب الطلب اوسکی فیروزپور مین آیا اور وہان اچہے موقع کا پنجاب مین آنیکے واسطے منتظر رہا مائی کیطرف اس وقت قریب بارہ ہزار فوج کے تہی اور بعض معتقد سردار بہی تہے مگر جون جون شیر سنگہ سے لوگ اس سبب سے ناراض ہوتے گئے کہ فوج کے دعوون کو نہ مان سکا مائی کا زور بڑہتا گیا اور اپریل سنہ ۱۸۴۲ء مین عموماً فوج مائی کی جانبدار ہوگئی تہی -

اب مہاراجہ شیر سنگہ کو یقین ہوگیا کہ جبتک یہہ مفتنی اور بلند نظر رانی جیتی رہیگی مین محفوظ نہ ہونگا اور اوسنے چند کور کے مار ڈالنے کا ارادہ کرلیا راجہ دہیان سنگہ بہی اوسکی موت چاہتا تہا یہہ تو سچ ہے کہ چند کور ایک ایسے فریق کے سر پر تہی کہ راجہ دہیان سنگہ کے ساتھ ہونے سے کسیوقت اگر شیر سنگہ راجہ کو علیحدہ کرنا چاہتا تو فریق خوفناک ہوجاتا مگر اوسنے دیکہا کہ اسموقع کا احتمال کمتر تہا اور یہہ کہ مہاراجہ کو خوب یقین تہا کہ میرے بغیر اوسکی سلطنت کا کام نہین چلیگا گو مہاراجہ اوس سے ناخوش تہا

---

[*] بیان کیا گیا ہے کہ جب شیر سنگہ قلعہ مین داخل ہوا تو راجہ گلاب سنگہ نے کوہ نور ہیرا پیش کیا یہہ کہکر کہ آپ کیواسطی بچا رکہا ہے یہہ بیان صحیح نہین ہے جب مہاراجہ نے قلعہ لیا تو اوسکو بہت پریشانی اس بات سی ہوئی کہ یہہ مشہور جواہر نہین ملا اور خود مہاراجہ اور اوسکے وزرا کو یقین ہوا کہ راجہ گلاب سنگہ لیگیا اور شک نہین ہے کہ اگر گلاب سنگہ کی ہاتہہ لگتا تو وہ لیجاتا مگر دو ہفتہ کے بعد مصر بیلی رام نے اوسکو فتحگڈہ مین پایا خوراک رانی چند کور کا جدی کا تو تہا اور جہان چند کور نے اوسکو معہ دیگر جواہرات شاہی کے بہیجدیا تہا -

اس سبب سے راجہ دہیان سنگہ رانی کے قتل کرنے مین اتفاق کر گیا اور اوسکو یقین ہوا کہ رانی کے مرجانے سے سندہانوالیون کا جن سے اوسکو نفرت تہا خوف جاتا رہیگا۔

اوایل جون ۱۸۴۲ء مین شیر سنگہ اکثر سردارون کو اور بڑی فوج لیکر وزیرآباد کو کوچ کر گیا راجہ دہیان سنگہ پیچہے لاہور مین رہا چند کور کو حکم ہوا تہا کہ یہہ قلعہ مین آ رہے اور قلعہ میہان سنگہ کے تفویض مین تہا اور ۱۲ جون کو اوسکی کنیزون نے جنکو حکم ملا تہا اوسکو اسطرح مار ڈالنے کا عزم کیا کہ کسی پینے کی چیز مین زہر ملا کر اوسکو دیا اوسنے اوسکو چکہا اور پہینک دیا اور کنیزون نے تب اس خوف سے کہ ہمارا ارادہ اوسکو معلوم ہو گیا ملکر پتہرون سے اوسکا سر کچل ڈالا اور یہہ سمجہکر کہ مرگئی ہے چہوڑ دیا راجہ دہیان سنگہ فوراً موجود ہوا اور اوسکے زخمون کی مرہم پٹی کرائی فقیر نورالدین کو ایک وقت مین یہہ خیال ہوا کہ کچہہ امید رانی کی زیست کی ہے مگر ہوش مین نہین آئے اور دو دن کے اندر مرگئی قاتلون کو پابجولان سخت قید مین رکہا گیا اور کہتے ہین کہ جب اونکے ہاتہہ پانو کاٹنے کی دہمکی دی تو اونہون نے صاف دہیان سنگہ کو کہدیا کہ تمہارے ہی کہنے سے ہمنے یہہ حرکت کی ہے اور بلکہ تمنے ہمکو بہت انعام اسکام کے واسطے دینا کہا تہا اونکا حال معلوم نہین ہے کہ کیا اونکے واسطے ہوا مگر کہتے ہین کہ راجہ کے حکم سے قتل کی گئین ٭

چندا سنگہ رانی چند کور کے بہائی کے قبضہ مین علاقہ کہیوڑن کا شیر سنگہ کی تخت نشینی تک رہا اس علاقہ کو نونہال سنگہ نے خوب بڑہایا تہا اور اوسنے بہت سا اپنا خزانہ فتح گڈہ کو بہیجا تہا یہہ خزانہ معہ اس دولت کے جو چند کور نے جمع کی تہی شیر سنگہ نے فروری ۱۸۴۱ء مین اپنے قبضہ مین کر لیا کیسرا سنگہ اور اسکی ماں لاہور مین لائی گئی اور فقط چند کور کی سفارش پر چہوڑی گئی تہی کہ جب شیر سنگہ او اسکے ساتہہ شادی کرینگے اسوقت امید تہی چندا سنگہ کے پاس ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر چہوڑی گئی تہی اسمین سے ۴۵ ہزار کے جاگیر رانی کے مارے جانیکے بعد ضبط کی گئی اور جو علاقہ کلان اسکا جمون کے متصل تہا وہ راجہ گلاب سنگہ کے قبضہ مین آیا ٭

مگر اس خاندان کی آفتین ابہی ختم نہین ہوئین جب ہیرا سنگہ کو زور ہوا تو اوسنے چندا سنگہ کی باقی جاگیر بہی ضبط کر لی اور وجہ اوسکی یہہ بتائی کہ جب راجہ دہیان سنگہ کے مرنے کی اوسنے خبر سنی تہی تو اوسنے اپنے گہر مین روشنی چراغان کی تہی خواہ یہہ روایت سچ ہے خواہ جہوٹ یہہ تو سچ ہے کہ راجہ دہیان سنگہ کے مرنیسے چندا سنگہ کو ہر طرح خوشی تہی ٭

جب سردار جواہر سنگہ وزیر ہوا تو اوسنے اس خاندان کو ۳۰۰۶ روپیہ کی جاگیر دی اور اب یہہ جاگیر تلونڈی اور کوٹلی مین کیسرا سنگہ کے قبضہ مین ہے سردار چندا سنگہ ۱۸۶۱ء مین مر گیا دو بیٹے اوسکے ہین ٭

خاندان کنہیہ

سوم

اربیل سنگہ سنگت پوریہ

جسا سنگہ

چڑت سنگہ

- سردول سنگہ
  - رن سنگہ — سنہ ۱۸۶۱ء مین مر گیا
    - جسا سنگہ — سنہ ۱۸۱۰ء مین پیدا ہوا
  - گورکہہ سنگہ
    - نہال سنگہ — سنہ ۱۸۲۴ء مین پیدا ہوا
- نار سنگہ — سردار سادہو سنگہ کوٹلی کی دختر سے شادی ہوئی
  - رام سنگہ — سنہ ۱۸۵۰ء مین مر گیا سردار شام سنگہ ماں کے دختر سے شادی ہوئی
  - شام سنگہ — سنہ ۱۸۰۹ء مین پیدا ہوا
    - اربیل سنگہ
      - سنت سنگہ — سنہ ۱۸۵۴ء مین پیدا ہوا۔
      - ادتم سنگہ — سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا۔
      - بلونت سنگہ
    - عیسی سنگہ
      - ایار سنگہ
  - کاہن سنگہ
- دیدار سنگہ — سنہ ۱۸۵۰ء مین مر گیا

حال خاندان

خاندان کنہیہ کے سنگت پوریہ شاخ کا بہت کچھہ ذکر اِس کتاب مین کرنیکی ضرورت نہین ہے جسا سنگہ بگھیل سنگہ کا بہائی اور حقیقت سنگہ

چچا تہا وہ اور اوسکا بیٹا چڑت سنگہ کنہیون کی مثل کے ساتہہ شامل ہوکر لڑتے رہے اور اوس مثل کے نیک و بد مین شامل ہے
چڑت سنگہ کے قبضہ مین امرتسر اور گورداسپور کے ضلع مین قریب ۲۰ گانو کے آئے جنکی جمع قریب چالیس ہزار روپیہ کی تہی اور
اس علاقہ پر اوسکا اوسکی وفات تک قبضہ رہا اور یہہ علاقہ اپنے تین بیٹون کو بانٹ گیا مگر اوسکے بیٹے مثل اپنے باپ کی خوش نصیب
نہ رہی کیونکہ رنجیت سنگہ نے جب ۱۸۰۲ء مین امرتسر کو فتح کیا تو اوس نے اونکا علاقہ اپنے قبضہ مین کر لیا مگر رنجیت سنگہ نے اونکو
اور جاگیر دی سُروُل سنگہ کو دمودر نار سنگہ کو کوٹلا شیخان والہ اور کوٹلہ محالی اور ایکہزار روپیہ سال نقد اوسکے واسطے مقرر کیا اور
دیدار سنگہ کو اردلیون کے بیڑے مین ساٹہہ روپیہ ماہوار کی نوکری دی یہہ تینون مہاراجہ کی اکثر مہمون مین ۱۸۱۶ء تک لڑتے رہے اوس سال
مین نار سنگہ مر گیا مگر اوسکی جاگیر اوسکے بیٹون کے نام واگذار رہی کہ وہ لڑکے اپنے باپ کے مرنے کیوقت سب نابالغ تہے اور تین سال
کے بعد رام سنگہ کنہیہ گہوڑ چڑہون مین بھرتی ہوا بعد اوسکے فرانسیس پلٹن مین وہ کمیدان ہوا اور دونو اوسکے چھوٹے بہائی فوج سوار کشاندہ
مین نوکر ہوئے ؀

راجہ ہیرا سنگہ کی تکلیف کے زمانہ مین جب چھوٹے سردار لوٹ سے بچے ہوئے نہین تہے رام سنگہ متقدر سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کے پہنونیز
ہوگیا کہ وہ سردار اونکا خبرگیران رہا اور اونکو لالو چک مین جاگیر دی شاید رام سنگہ کو ۱۸۴۸ء مین اسی سبب سے یہہ خیال ہوا
کہ اوسکو اٹاری کے خاندان کے ساتہہ رہنا ضرور ہے خواہ برائی نکلی خواہ بھلائی کیونکہ اوسوقت ایک نئی بھرتی کی ہوئی
مسلمان پلٹن کا کمیدان تہا اور دشمن کے ساتہہ جا ملا اس سے پہلے وہ مال کے صیغہ مین پشاور مین جنرل گلاب سنگہ پہوونڈیہ
کے ماتحت ملازم تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد رام سنگہ کی جاگیر ۲۵۳ روپیہ کی ضبط ہوئی اور اوسکے حین حیات مین ۳۶۰ تین سو ساٹہہ
روپیہ کی پنشن اوسکے واسطے مقرر ہوئی مگر وہ دوسرے ہی برس مر گیا اور اوسکے بیٹون کیواسطے ۱۵ روپیہ ماہوار مقرر ہوا۔
شام سنگہ ۱۸۵۷ء مین جمعدار مقرر ہوا مگر تخفیف سپاہ کے وقت برخاست ہو گیا اوسکے پاس کڑیال مین چالیس ۴۰
گہمانو زمین ہے ؀

خاندان روسہ

اول

عطر سنگہ
ٹہاکر سنگہ

- لکھمیر سنگہ ۱۷۶۲ء مین مرگیا
- جودہ سنگہ ۱۸۱۹ء مین مرگیا
  - دیا سنگہ ۱۸۰۵ء مین مرگیا
    - عطر سنگہ ۱۷۹۶ء مین پیدا ہوا
      - لہنا سنگہ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا
        - گوردت سنگہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
        - ہردت سنگہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
      - لعل سنگہ ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوا
      - خوشحال سنگہ ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوا
    - سنت سنگہ ۱۸۴۳ء مین مرگیا
    - امیر سنگہ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا
  - دیوان سنگہ ۱۸۴۰ء مین مرگیا
    - جواہر سنگہ
  - بہگوان سنگہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا
  - میگہ سنگہ ۱۸۲۱ء مین مرگیا
    - شیر سنگہ
    - بگہیل سنگہ
  - تیغ سنگہ ۱۸۰۰ء مین مرگیا
    - کبہر سنگہ
  - خزان سنگہ
    - مہتاب سنگہ
  - مردان سنگہ ۱۸۴۰ء مین مرگیا

حال خاندان

ایک روایت ہے کہ روسہ ایک سدہو جٹ اور اس خاندان کا ایک بزرگ دہلی سے سفر کرکے کئی سو برس ہوئے آیا اور چونیان کے پاس ضلع لاہور مین اس نے ایک گاؤن آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام پر رکہا ٹہاکر سنگہ مشہور ادینہ بیگ خان سابق ناظم

دوآبہ جالندہر اور بعدازان صوبہ دار پنجاب کے سرکار مین رسالدار رہتا جب وسکا آقا سنہ ١٧٨٥ء مین مرا تو ٹھاکر سنگہ سرخود ہوگیا اور اضلاع گوگیرہ اور گوجرانوالہ مین اوس نے ایک بڑے علاقہ پر قبضہ کر لیا سنہ ١٧٦٥ء مین وہ ہری سنگہ بہنگی اور جے سنگہ گنھیہ کے ساتہہ ہوکر قصور کی مہم پر گیا جہان وہ ایک بندوق کی ضرب سے مارا گیا اوسکا سب سے بڑا بیٹا لکھمیر سنگہ اوسکے بعد فقط ایک سال جیا اور جودہ سنگہ کل علاقہ پر متصرف ہوگیا اسکے کچھ عرصہ کے بعد جودہ سنگہ کی سردار سوبہا سنگہ لاہور والے سے لڑائی ہوگئی اور اوسکے دشمنی سے بچنے کو گوجرانوالہ مین چلا گیا جہان سردار چڑت سنگہ نے اوسکو تہانہ دار کر دیا اوس نے پرگنہ چوہنیان مین پرانے گانو روسہ کو پہر آباد کیا اور ایک اور گانو اوسی نام کا شیخوپورہ مین آباد کیا یہہ دونو گانو ابھی اس خاندان کی زمینداری مین ہین چڑت سنگہ کی وفات کے بعد سردار سوبہا سنگہ نے جسنے ٹہاکر سنگہ کی وراثت کا دعوے کیا علاقہ روسہ مین سے نصف پر قبضہ کر لیا اور جودہ سنگہ نے کچھ مقابلا اوسکا نہین کیا اور جودہ سنگہ مہان سنگہ اور رنجیت سنگہ کے ماتحت گوجرانوالہ مین نوکری کرتا رہا اور سنہ ١٧٩٩ء مین جودہ سنگہ کو یہہ خوشی ہوئی کہ رنجیت سنگہ کے ہمراہ لاہور مین آیا جب شہر فتح ہوا اور اوسکے پرانے دشمن کا بیٹا اسیر ہوا +

جودہ سنگہ رنجیت سنگہ کی نوکری قصور پنڈی بہٹیان اور جہنگ کی مہم مین کرتا رہا اور جہنگ کی مہم مین اپنی شجاعت کے جلدو مین اوس نے جاگیر موہل اور دراج حاصل کی جو ضلع جہنگ مین ہین تہوڑے عرصہ کے بعد چنیوٹ کے محاصرہ مین وہ مجروح ہوا دوسرے کشمیر کی مہم مین ایک معرکہ مین وہ راجوڑی مین مارا گیا اوسکے تین بیٹے بہگوان سنگہ میگھ سنگہ اور تیج سنگہ اوسکی وفات سی کچھ دن پہلے مہاراجہ کی سرکار مین نوکر ہوگئے تہے مگر دیا سنگہ پہلے ہی پہلے کشمیر کی مہم مین لڑا تہا اوسکے باپ کا علاقہ اوسکے نام واگذار ہوا مگر جب مہاراجہ لاہور کو واپس آیا تو یہہ سب علاقہ ضبط ہوگیا اور اور جاگیر دس ہزار روپیہ کی اوسکو دی گئی بعوض نوکری تیس سوارون کے بہگوان سنگہ کو علیحدہ جاگیر ملی میگھ سنگہ سنہ ١٨٢١ء مین منگلے مین مارا گیا جب وہ سردار ہری سنگہ نلوہ کے ماتحت خدمت کرتا تہا سنہ ١٨٣٢ء مین عطر سنگہ دہو نکل سنگہ کی بریگیڈ مین اور بعدازان شیر سنگہ والی بریگیڈ مین جب وہ کشمیر سے واپس آئے جمعیت مقرر ہوا سنہ ١٨٤٣ء مین دیا سنگہ کی جاگیر معہ اوسکے سردار کے جاگیر کی ضبط ہوئی یعنے سردار عطر سنگہ کالیا نوالا کی جاگیر کے ساتہہ سردار عطر سنگہ سے مہاراجہ اس سبب سے ناراض ہوگئے تھے کہ اوس نے بنون جانے سے انکار کیا تہا مگر اوسکے پاس چار گانو جمعے تین ہزار کی واگذار رہی مگر جیسی

جو پہلے منزلت اور ثروت اِس خاندان کو حاصل تھی پھر نہ ہوئی ÷
عطر سنگہ سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ کے ساتھہ کلو کو داسو والہ ڈیرہ مین زیر حکم بہادر سنگہ کر گیا اور تمام لاہور کے
انقلابون مین وہان رہا اور اون انقلابون مین اوسکا خبرل اجیت سنگہ مارا گیا ستلج کی لڑائی خاندان ستو کیواسطے
مہلک ہوئی کیونکہ ایکدن مین فیروز شہر مین دیا سنگہ دیوان سنگہ اور مردان سنگہ مارے گئے جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ
ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا تو عطر سنگہ کو اوسکے ماتحت نوکری ملی تھی اور ۱۸۴۸ء مین اوسکے ساتھہ مفسد ہو گیا پشاور سے
کوچ کرکے جب اوس نے اٹک کو عبور کیا سردار چتر سنگہ نے میجر لارنس صاحب اور اونکے عیال کو اوسکے سپرد کر دیا
کہ اونکو سردار نے قید کر لیا تہا اور حکم دیا کہ اونکو پوٹھوار کو لیجاوے چنانچہ عطر سنگہ اونکو اوس علاقہ مین لیگیا اور بعد
اوسکے منہالہ اور راولپنڈی مین لیگیا اور وہان گجرات کی لڑائی کے بعد صاحبان موصوف حکام انگریزی کو حوالہ کر دئے گئے
عطر سنگہ ان قیدیون کے ساتھہ مہربانی اور لحاظ سے پیش آتا رہا اور ضبطی ملک کے بعد اوسکو چہہ سو روپیہ سال کی
پنشن ملی جو اوسکو اب بہی ملتی ہے اوسکے سوتیلے بہائیون سنت سنگہ اور امیر سنگہ اور اونکی مان کو تین سو روپیہ پنشن
ملتی ہے شیخوپورہ کے علاقہ مین جو دیہہ روسہ ہے وہ حسب حصص آباے و اجدادی اِس خاندان کے لوگون کے
قبضہ مین ہے قابضان حال یہہ ہین - جواہر سنگہ - مہتاب سنگہ - عطر سنگہ - کیسر سنگہ - اور شیر سنگہ ÷

خاندان روہ

دوم

ہردت سنگہ

ٹیک سنگہ

سکہا سنگہ — صاحب سنگہ

کاہن سنگہ

سادل سنگہ — بیساکہا سنگہ — پہلا سنگہ — ہری سنگہ — مقصدے سنگہ — ہردت سنگہ — گوردت سنگہ

ہیرا سنگہ

حال خاندان

ٹیک سنگہ سرداران بہنگی کا ملازم تہا اور اون سرداروں سے اوسکو دیہہ ویران نودہ پور ملا تہا ۱۷۹۴ء مین جب نظام الدین خان نے سکہون کو قصور سے نکال دیا تہا سکہا سنگہ ۲۸ سوار کا افسر اوسکے ملازمت مین ہوا اور ۱۸۰۱ء مین لڑائی مین مارا گیا اوسی عرصہ کے قریب صاحب سنگہ زمینداران ہلبیر کے ساتہہ ایک تنازع مین مارا گیا +

۱۸۲۲ء مین ایلارڈ صاحب پنجاب مین آئے اور مہاراجہ کی سرکار مین نوکر ہوئے اونکو حکم ہوا کہ ایک پلٹن ڈراگون کے بہرتی کرے اور کاہن سنگہ روسہ جنرل کے ماتحت تیس ۳۰ روپیہ ماہوار پر جمعدار مقرر ہوا دوسرے سال کاہن سنگہ اوسی رسالہ مین رسالدار مقرر ہوا اور سات برس اس عہدہ پر رہا ۱۸۲۹ء مین اوس نے ایسی اچھی خدمت سرحد پر کی کہ جنرل ونتور صاحب کے سفارش سے کاہن سنگہ کو خاص پلٹن مین ایک ہزار روپیہ سال مواجب پر کمیدانی کا عہدہ ملا یعنے ۲۴۰ روپیہ نقد اور ۷۶۰ کی جاگیر موضع بلندی مین اپنے پلٹن کے ساتہہ کلو اور منڈی اور اور مقامات مین کام دیتا رہا اور مہاراجہ شیر سنگہ نے اوس کا نقد مواجب آٹہہ سو روپیہ کر دیا اور بلندی کے علاوہ اوسکو موضع جودہ پور

اور چند جاہات رام پور مین جمعی ایکہزار روپیہ سالکے بخشی مارچ ۱۸۴۴ء مین جب راجہ سوچیت سنگہ پر حملہ ہوا کا نہہ سنگہ کو سخت زخم بندوق سی چہاتی مین لگا اور ہیرا سنگہ نے جو اوس زمانہ مین وزیر تہا اوسکو کرنیل بنایا اور اوسکا مواجب ۶۱۲۰ روپیہ مقرر کیا * جب ہیرا سنگہ کو فوج نے مار ڈالا تو کرنیل کا نہہ سنگہ کو جو راجہ ہیرا سنگہ کا آدمی سمجہا جاتا تہا اوسکے اپنی ہی سپاہ نے پلٹن مین سے نکالدیا اور وہ اوسکے بعد سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کی سپاہ مین داخل ہوگیا جب وہ پلٹن دشمن کے مقابلہ پر سبہراون مین تہے سپاہیون نے دیکھکر کہ اپنے پرانے کرنیل کے بغیر ہم نہین لڑسکتے مین اصرار کیا کہ وہ آکر ہماری افسری کرے چنانچہ وہ گیا اور تمام لڑائی مین کارہای نمایان کئے فیروزشہر کی لڑائی کے بعد فوج کی پنچایت نے اوسکو راجہ گلاب سنگہ کے پاس اسواسطے بہیجا تہا کہ راجہ موصوف بلا توقف چلا آوے مگر راجہ کے منصوبے اور تہے اوسنے زبانی بہت خواہش سے اظہار کیا کہ مین سکہون کی فتح کی دعا کرتا ہون اوسنی بظاہر بہانہ رسد بہیجنے کا کیا مگر خود منتظر اسباب کار رہا کہ دیکہئے انگریزون کی فتح ہوتی ہے یا سکہون کی اوسکی نہایت دلی یہہ خواہش تہی کہ سکہہ غارت ہوجاوین اور جب وہ بلااندیشہ خاموش نرہ سکا تو وہ جمون سے سکہون کے ساتہ شامل ہونی کی نیت ظاہری سی روانہ ہوا مگر شاہدرہ مین جو قریب تین میل کے لاہور سے ہی وہ بڑی لڑائی کی خبر کا منتظر رہا اور جب وہ خبر پہونچی تو اوسنی لاہور پر قبضہ کرلیا اور مہاراجہ کو اپنی قابو مین کرلیا اور بعد اوسکے بطور دوست سرکار انگریزی کے قصور کو کوچ کرگیا اور وہان اپنی زمانہ مین نہایت زیرک اور سیانہ آدمی ہونیکا انعام یہہ لیا کہ بادشاہت کشمیر کی اوسکو ملی ۱۸۴۶ء مین راجہ لال سنگہ نے کاہنہ سنگہ کی نئی جاگیر ضبط کرلی مگر اہالیان دربار عہد مین اوسکا مواجب بڑہایا گیا اور ۲۴۰۰ روپیہ مقرر ہوا اور یہہ مواجب اوسکا ۱۸۴۸ء تک رہا کہ جب مفسدہ شروع ہوا *

اس زمانہ مین کاہنہ سنگہ پشاور مین دراگون سپاہ کا کرنیل تہا اور اول مین اپنے فوج کے ساتہ شامل ہوگیا یہہ شخص نہایت بہادر تہا اور سواری فوج کا بہنایت تعریف کے لایق عہدہ دار تہا اور فوج مین اوسکا زور بہت تہا تمام مہم ۴۹-۱۸۴۸ء مین وہ نہایت شجاعت سے لڑتا رہا اور اوسکے سردار جواہر سنگہ نلوہ شاید وہی سردار نہایت دل چلی سکہون کی فوج مین تہے چلیانوالہ کے لڑائی کے بعد ایک بڑا مشورہ سکہہ سردارون کا ہوا اور کاہنہ سنگہ نے یہہ صلاح دی کہ سرکار انگریزی کی فوج پر کل فوج سکہان کے ساتہ شبخون مارا جاوے مگر اور سردارون نے اوسکو نہ مانا اور کاہنہ سنگہ نے تب یہہ صلاح دی کہ دوسرے روز صبحکو حملہ کیا جاوے سردار چتر سنگہ نے اوسکو نہ مانا اور یہہ بات بہتر سمجہی کہ گجرات کو کوچ کرین اور بعد اوسکے لاہور کیطرف جاوین کرنیل کاہنہ سنگہ نے

اُسکو کہا کہ تم فقط اسواسطے نہین لڑتے کہ تم ڈرتے ہو ایک لمحہ مین تلوارین میانون سے نکل پڑین مگر سرداران دیگر نے بیچ بچاؤ کردیا اور کاہن سنگہ چیتر سنگہ کو یہہ کہکر کہ تم نطفہ حرام اور بزدل ہو خیمہ کو چہوڑ کر باہر چلا گیا اور اُسکے ساتھ جواہر سنگہ نلوہ بھی چلا گیا کہ فقط اُس سرداری نے کاہن سنگہ کی بات کو بڑہایا تھا *

ضبطی ملک پنجاب کے بعد کرنیل کاہن سنگہ کی جاگیر جاتی رہی مگر اوسکو چھہ سو روپیہ سال پنشن ملی اُسکا سب سے بڑا بیٹا پلٹن گائڈ کور مین جمعدار ہوا یہہ ایک ہوشیار جوان آدمی تھا مگر وہ ۱۸۵۶ع مین بسبب تپ کی جو پشاور مین ہوا مر گیا *

جب ۱۸۵۷ع مین مفسدہ شروع ہوا کاہن سنگہ کو اول ہی اول صاحب چیف کمشنر نے دہلی کے سامنی لڑائی کے واسطے منتخب کیا اوس زمانہ مین کاہن سنگہ بہت بیمار تھا اور پرانا زخم جو راجہ ہیرا سنگہ کے زمانہ مین کھایا تہا کہل گیا تہا مگر اوسکو خواہش تہی کہ جس سرکار انگریزی کے مقابلہ مین وہ ایسی شجاعت سے لڑا تھا اب اُسکی طرف سے لڑے چنانچہ وہ فوراً دہلی کو ۵۰ سوار اور اٹھارہ آدمی پیادہ لیکر گیا اور گائیڈ پلٹن کے ساتھ جا شامل ہوا اور شہر کے فتح ہونے تک اوس پلٹن کے ہمراہ خدمت کرتا رہا جب ایکدفعہ دشمن شہر سے باہر نکلے اُسکو شانہ مین زخم سخت پہونچا اور اس زخم کے اذیت سی اوسکو کبہی بالکل شفا نہین ہوئی *

کاہن سنگہ ۱۸۵۸ع مین دل وجان سے خدمت دیتا رہا جب زخم کے سبب سے وہ اس لایق نہ رہا کہ لڑائی مین شامل رہے تو اوسنی خبر حاصل کرنیمین مصروفیت رکہی اور جو سکہہ غنیم کے ساتہہ تہے اونکو سرکار انگریزی کی طرف پہیرنے مین کوشش کرتا رہا چنانچہ چالیس سکہو نسی زیادہ دشمن کی طرف سے پہر کر سرکار کیطرف آگئے ۱۸۵۸ع مین سرکار نے اوسکو علاوہ پنشن چھہ سو روپیہ سال کے اوسکا پرانا گانو بلند جمعی سات سو روپیہ سال کا اوسکی حین حیات واگذار کیا اور ٹوڈہی پور سات سو روپیہ کی جمع کا دوسرا گانو اس شرط پر دیا کہ حین حیات اوسکے اور اوسکی بعد ایک اور پشت تک رہی اور گانو ملوہ کے بسبیل علی الدوام واگذار کیا اور دہلی مین محبوب علیخان کا ضبط کیا ہوا مکان جسکی قیمتی ۴ ہزار روپیہ کا اوسکو ملا سردار کاہن سنگہ جون ۱۸۶۴ع مین مر گیا اور اُسکے دو بیٹے ہردت سنگہ اور گوردت سنگہ ہین *

خاندان روسہ

تیغ سنگھ

تیغ سنگھ کرم سنگھ کا بیٹا چار برس تک اضلاع مغربی وشمالی کے پولیس جنگی مین دوسرے ترپ مین رسالدار رہا
مفسدہ کے زمانی مین اوس نے قابل تعریف خدمت کی اور اپریل ۱۸۵۹ء مین مرزاپور کے جنگل مین مفسدون کے
ساتھ ایک لڑائی مین وہ سخت زخمی ہوا۔ اکتوبر ۱۸۶۱ء مین جب نئے پولیس کا انتظام ہوا تو تیغ سنگھ برطرف ہوا یہہ
شخص فقط میدان جنگ مین ہی نامی نہ تھا بلکہ چیدہ افسرون مین تھا اور اوسکی سپاہی اوسکا لحاظ رکھتے تھے اور
اوسکو مانتے تھے اگرچہ تیغ سنگھ خاندان روسہ مین سے ہے اوسکا رشتہ اون شاخون سے جنکے رئیس اب ہردت سنگھ
اور عطر سنگھ ہین دور کا ہے؀

خاندان فتح سنگہ سردار بہادر مراکہی والہ

بوڑا سنگہ
جسا سنگہ
ندہان سنگہ

- جودہ سنگہ سنہ ۱۸۵۵ء مین مرگیا
  - سردول سنگہ
- فتح سنگہ سنہ ۱۸۰۶ء مین پیدا ہوا
  - شیر سنگہ سنہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
  - گوردت سنگہ سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
- گوربخش سنگہ سنہ ۱۸۵۹ء مین مرگیا
  - دختر لعل سنگہ سردار جیت سنگہ کے بہائی سے شادی ہوئی ۱۸۶۲ء مین مرگئے
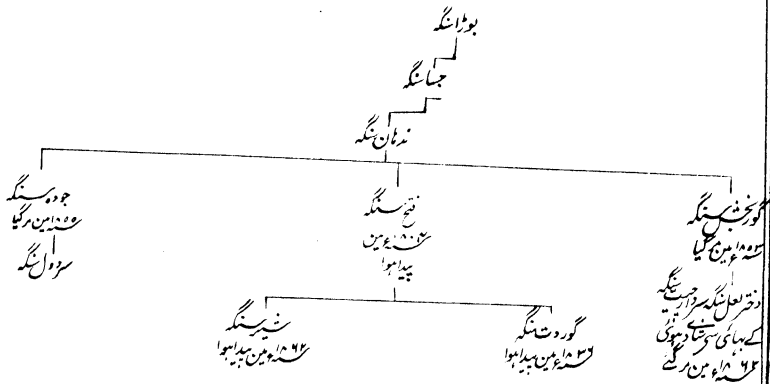
حال خاندان

چہوٹی سی گانو مراکہا کو جو لاہور سے کچہ میل نیچے کی طرف راوی پر واقع ہے فتح سنگہ کے ایک بزرگ نے آباد کیا اور اُسکے اولاد کئے پشت سے وہان آباد ہے جب احمد شاہ دُرانی نے ۱۷۵۲ء مین تیسری دفعہ پنجاب پر حملہ کیا تو بوڑ سنگہ مراکہا اور دیہات متصلہ کا چودہری تہا مگر لاہور مین خبر پہونچی کہ مراکہا گویا آشیانہ قزاقون کا ہے اور احمد شاہ نے ایک دستہ فوج کا اُس گانو کے مسمار کرنیکو بہیجا یہہ کام اچہی طرح کیا گیا مراکہا پہونک دیا گیا مرد عورت اور بچے قتل کئے گئے اور بوڑ سنگہ اور اُسکا بیٹا جسا سنگہ جو اوس وقت گانو مین موجود نہ تہے فقط شاید دو ہی شخص زندہ باقی رہے خواہ بوڑ سنگہ کی گانو کا نام صحیح یا غلط بدنام تہا یہہ بات تحقیق ہے کہ اوسکی مسماری کے بعد وہ قزاقون کی ایک گروہ کے ساتھ شامل ہوگیا اور ایک معرکہ مین مارا گیا جسا سنگہ اپنے باپ کا پیشہ قزاقی کرتا رہا اور اُسکو بہ افسری ایک گروہ سوار قزاقون کے کچہ فروغ حاصل ہوا اوسنی ڈسکہ پرگنہ جو ضلع سیالکوٹ مین ہے تصرف کرلیا اور وہان جاکر آباد ہوگیا سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے ساتھ وہ ہمیشہ لڑتا رہتا تہا اور قصبہ امین آباد کے باشندون کے ساتہہ بہی جو قریب تہا لڑتا رہتا تہا ایک دفعہ امین آباد کے لوگ گروہ کثیر مین جمع ہوئی اور

اونہون نے قصبہ ڈسکہ پر ناگاہ حملہ کرکے بہت سا مال لوٹ لیا جبا سنگہ نے سوار لیکر اونکا تعاقب کیا اور سخت لڑائی کے
بعد لوٹ واپس لی مگر جبا سنگہ مارا گیا اوسکا بیٹا ندہان سنگہ بہادر اور اولوالعزم تھا اور اوس نے اپنے علاقہ کو بہت
بڑہایا گرد نواح کے سردار مہان سنگہ گوجرانوالہ والا اور صاحب سنگہ گجرات والہ پنجاب سنگہ سیالکوٹ والہ اور جودہ سنگہ وزیر آباد والہ
اوسکی طاقت پر رشک لے گئے اور اوسکے ساتھہ ایسا برابر لڑتے رہے کہ ندہان سنگہ کہا کرتا تہا کہ ایک کنال زمین
اوسکے علاقہ مین ایسی نہین جہان آدمی اور گہوڑے مارے نہین گئے +

١٧٩٧ء مین جب شاہ زمان نے پنجاب پر حملہ کیا چند سردار ان مین سے جو اوسکے آنے سے خوش ہوئے سردار ندہان سنگہ
تھا جسکو ایک زوراور حامی کی مدد کی ضرورت تہی وہ کابل کے بادشاہ سے کنارہ دریای چناب پر جا ملا اور بادشاہ اوسکے
ساتھہ اچھی طرح سے پیش آیا تمام علاقہ اوسکا اوسکے پاس چھوڑا گیا اور لاہور اور وزیر آباد کا راہ کھلا رکہنے کیواسطے مامور
کیا گیا اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد جب رنجیت سنگہ کو فروغ ہوا تو اوس نے ندہان سنگہ کو اپنے حضور مین طلب کیا مگر اس
بہادر سردار نے انکار کیا اور فقط ١٨١٠ء مین یہہ سردار ڈہائی سو سوار لیکر ملتان کی مہم مین مہاراجہ کے ساتھہ جانے کو
راضی ہوا مہم کے ختم ہونیکے بعد ندہان سنگہ بخلاف حکم رنجیت سنگہ ڈسکہ کو واپس چلا گیا اور مہاراجہ نے اس سرکش سردار
کو سزا دینے کا عزم کیا مہاراجہ نے قلعہ ڈسکہ کا محاصرہ کیا بڑی بہنگی توپ اوسکے اوپر لگائی یہہ توپ فقط بڑے نازک
وقت کام مین لائی جاتی تہی ایک مہینے کے محاصرہ کے بعد ندہان سنگہ نے مجبورًا اطاعت قبول کی اور مہاراجہ نے جب اسکی
حفاظت و جان بخشی کا معرفت بابا ملکراج اور بیدی جمعیت سنگہ کی وعدہ کیا تو وہ لشکر مین آیا مگر خلاف وعدہ اوسکو گرفتار کرکے
مہاراجہ نے پابجولان قید کیا گورو فسخ وعدہ کے سبب سے نہایت ناراض ہوئے اور رنجیت سنگہ پر دہرنا بیٹہی تاوقتیکہ مہاراجہ نے
ندہان سنگہ کو رہا کردیا ندہان سنگہ فورًا کشمیر کو بہاگ گیا اور عطا محمد خان کے پاس جاکر نوکری کرلی مگر مہاراجہ نے اوسکو تہوڑے
ہی عرصہ کے بعد واپس طلب کرلیا اور حصہ کلان اوسکے علاقہ کا بعوض خدمت سو سوار و نکے اوسکو واپس دیا ١٨٢٢ء مین منکیرہ کے
فتح کے بعد اوسکو بہار پور متصل ڈیرہ اسمعیلخان جمعی اسی ہزار روپیہ ملا مگر یہہ علاقہ تہوڑے عرصہ کے بعد نواب کو واپس مل گیا
اور ندہان سنگہ کو اوسکے عوض مین بڑے جاگیر ہزارہ مین ملی جہان وہ کچھہ عرصہ تک رہا پائندہ خان کے ساتھہ ایک لڑائی کے بعد
جسمین وہ سخت زخمی ہوا تہا ندہان سنگہ نے درخواست کی کہ ایسی تکلیف کی نوکری سے مین معاف ہوں چنانچہ ١٨٢٤ء مین

وہ ماتحت شاہزادہ کہڑک سنگہ کے مامور ہوا اور ۱۸۲۷ء مین ۱۷ سو روپیہ ماہوار مواجب پر گہوڑچڑہون مین بہرتی ہوگیا
اس فوج مین وہ ۱۸۴۵ء تک رہا اوسکے بعد مرکہا کو چلا گیا جہان وہ پانچ سال کے بعد مرگیا ❊

ندہان سنگہ بلقب مٹویا اٹو کر مشہور تہا اور وجہ تسمیہ دو بتائی جاتی ہین ایک یہہ کہ مٹو پنجابی ہٹ سے مشتق ہے جس کے معنی بہادری ہے دوسری وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ پنجاب مین اٹہہ آٹھ کو کہتے ہین اور روایت یہہ ہے کہ ایک عورت اس خاندان مین ایسی خوش نصیب تہی کہ اوسکے آٹہہ شوہر تہے مگر اس دوسری وجہ تسمیہ کے واسطے کچھ سند اچھی نہین ہے ❊

سردار فتح سنگہ نے فوج کی نوکری اپنے باپ کی سپاہ مین شروع کی جسمین وہ ۱۸۳۵ء تک رہا اوسکے بعد وہ گہوڑچڑہون کلان مین بہرتی ہوا اور دو سال کے بعد دہنتی کے برگیڈ مین سکہراج کے ماتحت مقرر ہوا اوسمین اوسکا مشاہرہ نوّی روپیہ تہا ۱۸۳۸ء مین فتح سنگہ مہاراج کے ساتہہ پشاور مین گیا جب دوست محمد خان کو مہاراجہ نے حکمت عملی سے زیر کیا اور ۱۸۴۱ء مین ارجن سنگہ رنگڑہ بنگلیہ کے ماتحت کلو کو بہیجا گیا جہان اوسوقت کچھ فساد تہا امام الدین خان کے ساتہہ وہ کشمیر کو گیا تہا اور راجہ ہیرا سنگہ کی وفات کے بعد راجوڑی اور پنچہہ کو ایک فساد کے فرد کرنیکو بہیجا گیا تہا ستلج کی لڑائی مین فتح سنگہ جنرل گلاب سنگہ پہوندیہ کے ماتحت مہاراجہ اور شہر لاہور کی حفاظت کیواسطے لاہور مین رہا اور جب لڑائی ہوچکی تو وہ سورج مکہی نئی پلٹن کا کمیدان ہوا ۱۸۴۸ء مین وہ لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ساتہہ بنون کو بہیجا گیا اور ملتان کی تمام لڑائیےمین خدمتگذار رہا کینری اور سدوسم کی لڑائیون مین وہ اپنی پلٹن کے ساتہہ خدمت کرتا رہا اور ملتان کے دونون محاصرون مین اوسکا اپنا اور اوسکے سپاہیون کا طریق نہایت اچھا رہا ۱۸۵۷ء مین وہ انبالہ مین پولیس پلٹن کا کمیدان تہا اور انبالہ اور دہلی مین اوس نے قابل تعریف خدمت کی ۱۸۶۲ء مین وہ برطرف ہوا اور ڈہائی سو روپیہ کی پنشن ماہوار اور چہہ سو ایکڑ زمین افتادہ اوسکو لکہووال مین ملی اسکے علاوہ اوسکے پاس مراکہی مین تین سو روپیہ کی جاگیر ہے جہان وہ رہتا ہے اور حقیقت زمینداری بہی اوس گانو کی اوسکی ہے ❊

گوردت سنگہ فتح سنگہ کا بیٹا پہلے سورج مکہی پلٹن مین تیس ۳۰ روپیہ کے مشاہرہ پر جمعدار مقرر ہوا تہا اوسکے بعد وہ صوبہدار ہوا اور پانچوین پولیس پلٹن مین ڈیڑہ سو روپیہ کے مشاہرہ پر اجیٹن ہوا مگر ۱۸۶۲ء مین جب عموماً پولیس کی تخفیف ہوئی وہ ۱۵ سو روپیہ انعام پاکر برطرف ہوا اور اب سرکار کا نوکر نہین ہے ❊

جو وہ سنگہ فتح سنگہ کے سوتیلے بہائی نے اپنا مذہب اس سبب سے بدل ڈالا کہ اوسکے ذمہ کچھ قرض تہا جسکے ادا کرنیکی اوسکو گنجایش نہ تہی اوس نے راولپنڈی مین ایک سوداگر سے ایک خوبصورت اور بیش قیمت گہوڑا خریدا تہا اور اسکی قیمت وہ ادا نکر سکا اوس نے اپنے باپ سے مدد طلب کی مگر ندہان سنگہ کے پاس روپیہ دینے کو نہ تہا آخر کار جب اوسنے دیکہا کہ روپیہ قیمت کا مین نہین دے سکتا ہون اور گہوڑے کو بہی واپس دینا نہ چاہا تو وہ کابل کو سوار ہو کر چلا گیا اور وہان مسلمان ہو گیا اور وہان ۱۸۵۵ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا مہردول سنگہ ہے جو فوج سرحد مین صوبہ دار ہے

خاندان سردار دیوا سنگہ بہادر

سوہان سنگہ

- دل سنگہ
  - وزیر سنگہ
    - ہردت سنگہ سنہ [illegible] مین پیدا ہوا
    - گوردت سنگہ سنہ [illegible] مین پیدا ہوا
  - ویر سنگہ
- صاحب سنگہ
  - فتح سنگہ
    - دیوا سنگہ سنہ [illegible] مین پیدا ہوا
      - امر سنگہ سنہ [illegible] مین پیدا ہوا
      - ایسر سنگہ سنہ [illegible] مین پیدا ہوا
      - دختر سنہ [illegible] پیدا ہوئی
    - سیوا سنگہ سنہ [illegible] مین پیدا ہوا
    - پنجاب سنگہ سنہ [illegible] مین پیدا ہوا
      - سنت سنگہ سنہ [illegible] مین پیدا ہوا

حال خاندان

قریب پانچسو برس کے ہوئے فیروزپور کے ضلع مین ایک جٹ زمیندار گل نامی رہتا تہا جو رگہوبنسی راجپوت نسل مین سے تہا یہہ شخص ضرور کسیقدر متمول ہوگا کیونکہ وہ ایسا خوش نصیب تہا کہ دو جوروان اوسکی تہین اور سات کنیزین لیکن اگرچیہ پکی عمر کا ہوگیا تہا اوسکی اولاد کچہہ نہ تہی آخر کار اوسکی ایک زوجہ حاملہ ہوئی اور زوجگان اوسکی تنگ ہوئین کہ اونہون نے یہہ خیال کیا کہ اونکا شوہر اوس عورت سے محبت کریگا جسکو بچہ اور شاید فرزند نرینہ اور وارث پیدا ہوگا چنانچہ جب لڑکا پیدا ہوا وہ اوسکو چورا کر جنگل مین لے گئین اور وہان چہوڑ آئین اس نیت سے کہ مرجاویگا اور اوسکی مان کے بستر پر ایک پتہر رکہدیا اور کہا کہ اوسکو یہہ پتہر پیدا ہوا ہے دوسرے دن خاندان کا بہاٹ جو جنگل مین پہرتا تہا یہہ دیکہکر کہ ایک شیر جو ان دنون مین ستلج کے جنوب کیطرف کثرت سے تہے ایک نوزادہ بچے کو چاٹ رہا ہے وہ یہہ چیز نادر دیکہنے کو گہر کو واپس گیا اور بہت سے آدمی ساتہہ لاکر شیر کو بہگا دیا اور بچے کو گل کے پاس لے آیا گل نے فریب اپنی عورتون کا دریافت کرلیا اور لڑکا جسکا نام شیرگل رکہا گیا وارث قرار دیا گیا اوسکے بعد اپنی کنیزون سے گل کو گیارہ لڑکے

اور پیدا ہوئے کہ اونکی اولاد اب ہی پنجاب کے اکثر مقامات مین ہے شیر گل کے چار فرزند تہے دو چھوٹے لاولد مر گئے مگر سب سے بڑے بیٹے سے جسکا نام رانا دہار تہا مشہور خاندان مجیٹھیہ پیدا ہوا ہے اور جوبل دوسرے بیٹے کی اولاد مین دیوا سنگہ بنیئسوین پشت مین ہے اور نشان والی مثل کے بزرگ اوس سے پیدا ہوئے ہین اقوام جٹ مین گل اور شیر گل کے ابتدا کی یہہ روایت ہے +

ساون سنگہ دیوا سنگہ کا پڑدادا سنگت سنگہ نشان والا مثل کے رئیس کا تیسرے درجہ مین چچازاد بہائی تہا اور نشان والی مثل مین ساون سنگہ خود بہی تہا اگرچہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ ساون سنگہ جنگ کا شوق رکہتا ہو صافا سنگہ ایک اون سرداروں مین سے تہا جنہون نے راجہ نابہ جسونت سنگہ کے مقابلہ مین سونٹے مین بہت شجاعت سے جنگ کی تہی اور بعد ازان اوسکے اپنے قلعہ جہانگیر کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین ۱۸۰۷ع مین جب مہاراجہ نے اوسکا محاصرہ کیا تہا تہا بنایا تہا قلعہ فتح ہو جاتا مگر بیدی صاحب نے جسکو صافا سنگہ نے اپنے جاگیر مین سے دسوان حصہ دیا تہا استادگی کی اور صاحب سنگہ نے رنجیت سنگہ سے محاصرہ اٹہوا دیا صافا سنگہ مہاراجہ کی نوکری منظور نہ کرتا تہا مگر اوسکے بیٹے فتح سنگہ نے مہاراجہ کی نوکری کرلی اور دیوان محکم چند کے زیر حکم بہت نامی سپاہی ہوا اوسکو جہانگیر برج اور بہرام پور جاگیر مین ملی اور علاوہ اس جاگیر کے مواجب پیش قرار نقد ملا وہ دیوان کرپارام کے ساتہہ کشمیر کو گیا تہا اور جبتک کرپارام وہان رہا اوسکے رشیدمتوسلون مین تہا جبتک کرپارام کشمیر سے واپس بلایا گیا سردار فتح سنگہ کی جاگیر جو ستلج سے شمال کیطرف تہی ضبط ہو گئی اور وہ علاقہ سونٹی کو جو آنز دے ستلج تہا چلا گیا اور اپنی وفات تک وہین رہا اگرچہ مہاراجہ نے کئی بار اوسکو لاہور مین واپس آنیکو بلایا +

دیوا سنگہ بہت کم عمر مین مہاراجہ کا نوکر ۱۸۱۶ع مین ہوا تہا وہ اپنے باپ کے ساتہہ کشمیر کو گیا تہا اور جب اوسکا باپ ستلج کے پار چلا گیا تو اوسکو ڈہائی سو سواروں کی افسری ملی اور علاقہ دریانہ اوسکے سپرد ہوا ڈیڑہ سال کے بعد وہ تابع سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے مامور ہوا اور سردار نے اوسکو اپنے بہائی گوجر سنگہ کی پلٹن کا کمیدان بنایا جو خاندان مجیٹھیہ کا ناقص آدمی تہا ۱۸۳۱ع مین دیوا سنگہ گوجر سنگہ کے ساتہہ کلکتہ کو گیا جو بطور سفارت سو قیہ معاملہ بہیجا گیا تہا جب وہان سے واپس آیا تو وہ دہونکل سنگہ والی رجمنٹ مین بدل کر کمیدان ہوا مگر وہ اپنی نئی پلٹن مین گیا نہین بلکہ سردار

لہنا سنگہ کے ساتہہ رہا ۱۸۴۲ء مین وہ گورکہیہ پلٹن مین بدل گیا اور ہزارہ مین اوس پلٹن کے ساتہہ نوکری کرتا رہا
دربار کے عہد مین وہ ڈیرہ اسمعیلخان مین سورج مکہی پلٹن کا کمیدان رہا اور جب ملتان کا مفسدہ ہوا تو وہ اپنی پلٹن
کو ساتہہ لیکر لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور جنرل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کے ساتہہ شامل ہونیکو چلا گیا اور انکے
ساتہہ تمام مہم مین نوکری دیتا رہا کنیاری کی لڑائی مین وہ موجود تہا جو ۱۸ جون ۱۸۴۸ء کو ہوئی تہی اور یکم جولائی کے
سدوسم کی لڑائی مین بہی موجود تہا اور ملتان کے پہلے محاصرہ مین بہی موجود تہا جب کٹار مکہی رجمنٹ ناراض تہی اور
مفسدون کے ساتہہ شامل ہونیکو مستعد تہے دیوا سنگہ اوس پلٹن مین بدلا گیا اسواسطے کہ اوسکو بغاوت سے باز رکہے
اور اوسکے بندوبست کو درست کرے ملتان کی فتح کے بعد وہ اپنی پلٹن کے ساتہہ عیسی خیل کو گیا اور
وہان کئی معرکے وزیریون سے ہوئے جسمین اوسکی مشہور بہادری اور ہمت نمایان ہوئی ٭

۱۸۵۳ء مین جب پنجاب مین جنگی پولیس بنا دیوا سنگہ ساتوین پولیس پلٹن امرتسر مین بہرتی کرنیکو اور اسکے
کمیدانی کیواسطے منتخب ہوا جب ۱۸۵۷ء کے مفسدہ ہونے پر ہندوستانی پلٹن کے امرتسر مین ہتہیار لئے گئے اوس
نازک مقام مین فقط دیوا سنگہ کی ہی پلٹن ہتہیار بند رہی دو ہندوستانی پلٹنون کی حفاظت کیواسطے جنگی
ہتیار لئے گئے تہے شہر مین بندوبست رکہنے کو خزانہ کا پہرہ دینے کو اور حکام سیول کی مدد کو اور یہہ کام
بہت اچہی طرح اس سبب سے ہوا کہ دیوا سنگہ ہمت والا لایق اور حقیقت مین نمکحلال رہا دہلی مین نوکری کیواسطے
اوسنے فوج بہرتی کرنے مین بہت مدد دی اور ۱۸۵۸ء مین اوسنے نئے آدمی بہت بہرتی کئے اور ہندوستان
کو نوکری کے واسطے بہیجے اپنی خدمات کے عوض مین دیوا سنگہ کو خطاب سردار بہادر کا ملا اور تنخواہ ذات
بارہ سو روپیہ سال مقرر ہوئی ٭

یکم جنوری ۱۸۶۱ء کو جب پولیس کا نیا انتظام ہوا اور پرانا پولیس برطرف ہوا دیوا سنگہ سرکار کی نوکری سے بعد ایک
دراز اور معزز نوکری فوج کے علیحدہ ہو گیا اوسکے واسطے خاص پنشن برطرفی تین ہزار روپیہ سال کی ملی اور
چہہ سو بیگہ افتادہ زمین اوسکو ملی کہ حق زمینداری اوسکا اوسکے خاندان مین بسبیل علے الدوام رہیگا ٭

خاندان کمیدان موتا سنگہ سردار بہادر

کنہیا لعل ۱۸۰۲ء مین مرگیا

لچھمنداس ۱۸۲۰ء مین مرگیا

مولراج ۱۸۱۹ء مرگیا

موتا سنگہ ۱۸۱۳ء مین پیدا ہوا

سکہدیال ۱۸۵۵ء پیدا ہوا

ہردیال ۱۸۵۸ء مین پیدا ہوا

سردیال ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

کنہیا لال موتا سنگہ کا پردادا سردار سوبہا سنگہ کنہیہ کا نوکر تہا جو ایک تین سرداروں مین سے تہا جنہوں نے مسلمان ناظم سے لاہور چھینا تہا یہہ شخص چہوٹی سی حیثیت کا آدمی تہا اور جب رنجیت سنگہ نے شہر پر تصرف کرلیا تو اوسنے نوکری چہوڑدی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اوسکے فرزند لچھمنداس نے جب پنجاب مین نوکری نہین دیکھی تو وہ کابل کو چلا گیا اور وہان معلم بن بیٹھا مگر اپنے مرنے سے تین برس پہلے وہ اپنے وطن کو واپس آیا اور مقام تیجا مین مفلوج ہوکر ۱۸۲۰ء مین مرگیا اوسکا بیٹا مولراج اوس سے ایکسال پہلے مرچکا تہا +

موتا سنگہ مہاراجہ کا ۱۸۳۲ء مین نوکر ہوا اور کرنیل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کی پلٹن مین بہرتی ہوا تہا ۱۸۳۸ء مین اوسکو کلکتہ والی پلٹن کی افسری ملی مگر ۱۸۴۲ء مین پہر کرنیل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کے ماتحت مامور ہوا ۱۸۴۴ء مین اوسکو اجنٹن کا عہدہ ملا ستلج کی لڑائی کے بعد اوسکی تبدیلی سورج مکہی پلٹن مین ہوئی اور جب ملتان کا فساد ہوا تو وہ اس پلٹن مین اجنٹن تہا اور ڈیرہ اسمعیلخان مین مامور تہا تمام لڑائی مین اور ملتان کے دونون محاصرون مین وہ کام دیتا رہا اور پنجاب کی ضبطی پر وہ ساتوین پولیس پلٹن کا اجیٹن ہوا جسکے بہرتی کرنیمین اوسنے مدد کی تہی +

بہادر کرنیل سبحان خان کی وفات پر جو کمانیر کم پنجاب پولیس پلٹن کا تہا اور لاہور مین تہا موتا سنگہ اوسکی جگہہ مقرر
ہوا یہہ تقرر ماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء مین پیش از فتح دہلی کے ہوا تہا اور موتا سنگہ کی نکلالی اور رسوخ کے ضرور بہت قدر ہو گئی کہ
اوسکو انتخاب کر کے فقط ایک مسلح پلٹن پر حاکم کیا جو دار السلطنت پنجاب مین تہی اور میانمیر کی چہاونی مین قوجو بیب
ہے چار ہزار سپاہی ایسے تہے جو باغی ہو گئے تہے اور جنکے ہتہیار چہین لئے گئے تہے موتا سنگہ نے اپنی مشکل
خدمتین اسطرح ادا کین کہ حکام اوس سے راضی رہے اوسکی پلٹن جیلخانہ کی حفاظت کرتے تہے اور خزانون اور
سول کچہریون کی محافظت کرتی تہی اور شہر لاہور مین بند وبست اس پلٹن نے رکہا گوگیرہ کی ضلع مین جہان فساد
ہوا تہا اوسکی پلٹن کے ایک ڈٹاچمنٹ نے اچہی طرح خدمت کی یکم جولائی سنہ ۱۸۶۱ء کو جنگی پولیس توڑ دیا گیا اور
موتا سنگہ کی پلٹن کے آدمی سول پولیس مین منتقل ہوگئے پس کمیدان کی خدمتون کی ضرورت نہین رہی اور
چونکہ وہ عمر رسیدہ آدمی تہا اوس نے نوکری چہوڑ دینی چاہے اور نوکری چہوڑ دی +
موتا سنگہ کو خطاب سردار بہادر کا ملا اور بحکم گورنمنٹ اعلی کشور ہند مورخہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ء اوسکو تین ہزار روپیہ سالیل
حین حیات پنشن ملی جس مین الونس بہادری شامل تہے اور علاوہ اسکے اوسکو چہہ سو ایکڑ افتادہ اراضی ضلع
لاہور مین ملی حق زمینداری اس اراضی کا اوسکے خاندان مین ہمیشہ کو رہیگا بعد وفات موتا سنگہ کے جمع
مالگذاری اوس اراضی کی بابت سرکار مین لیجاویگی موتا سنگہ ایک چاہ کا جو مستی دروازہ کے باہر ہے مالک تہا
کہ یہہ چاہ اوسکو پہلے سرکار انگریزی نے عطا کیا تہا موتا سنگہ سنہ ۱۸ء مین مرگیا +

خاندان شمس الدین خان قصوریہ

محمد حیات خان

عثمان خان

مدد خان — عبدالرحمن خان — سلیمان خان

برہان خان — سبحان خان — سلطان خان

شمس الدین خان دختر جسکی شادی عثمان خان سے ہوئی۔ — قادر بخش خان

عثمان خان

سردار خان
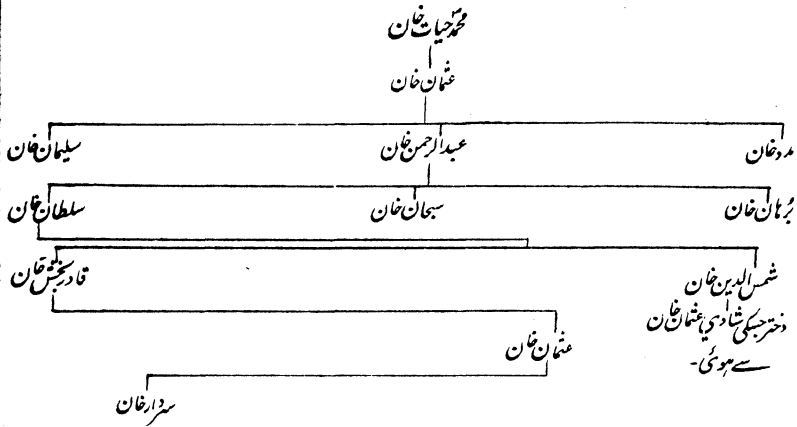
حال خاندان

قریب ڈیڑھ سو برس کے ہوئے محمد حیات خان بہٹی راجپوت کی نسل مین سے ٹہٹہے کوٹہا مین جو اب قصور کے پاس ایک ویران گانوہی آباد ہوا اور کچھ بیوپار کرنے لگا قصور مین قریب دو سو برس اس سے پہلے پٹہان آکر آباد ہوے تہے اور پٹہان سردار نظام الدین خان کی نوکری مین تینون بیٹے محمد حیات خان کے داخل ہوئے اوس سردار کے نوکری مین یہہ شخص بہت لڑائیون مین لڑتے رہے اور چونیان مین جو بڑی لڑائی بادشاہی فوج اور قصور کے پٹہانون مین ہوئی سبحان خان مارا گیا لڑائی اسواسطے ہوئی تہی کہ پٹہانون نے باجگذاری سے انحراف کیا تہا ❊

نظام الدین خان کے مارے جانیکے بعد سلطان خان اوسکے بہائی قطب الدین خان کی نوکری مین رہا اور اُسکے ساتہہ ممدوٹ کو چلا گیا جب قصور کو ۱۸۰۷ء مین رنجیت سنگہ نے فتح کرلیا اور اوسپر قبضہ کرلیا شمس الدین خان بہی بہت سال تک ممدوٹ کے رئیس کا نوکر تھا اور لاہور کے دربار مین رئیس ممدوٹ کی طرف سے وکیل رہتا تہا

تا وقتیکہ کسی قصور کے سبب سے اوسکو سرسے طور پر موقوف کردیا گیا اور وہ راجہ لعل سنگہ کا معتمد ہوگیا اس عہدہ پر ستلج کی لڑائی کے وقت تہا اور راجہ لعل سنگہ اور انگریزی عہدہ دارون کے پاس پیغام وغیرہ لیجایا کرتا تہا +

چونکہ ۱۸۴۵ء مین جیسا طریق سکہہ سردارون کا تہا اوسکی نسبت مختلف روائتین ہین یہہ بات لکہنے کے لائق ہے کہ حقیقت مین راجہ لعل سنگہ نے کسقدر خبر حکام انگریزی کو دی تہی اور سکہون کے سرکار سی اوسنے کسقدر دغا کی تہی +

۱۲ - دسمبر ۱۸۴۵ء کو جب فوج سکہہ ستلج کو عبور کرتی تہی راجہ لعل سنگہ نے شمس الدین خان کو کپتان نکلسین صاحب کے پاس فیروزپور مین بہیجا اور لکہہ بہیجا کہ آپ یقین رکہین کہ مین بہی اور مہارانی بہی سرکار انگریزی کے دوست ہین اور دونون کی اس سے زیادہ اور کچھ خواہش نہین ہے کہ سکہہ غارت ہوجاوین راجہ نے کہہ بہیجا کہ مین اپنی فوج دو دن تک فوج آئین سے ملنے نہ دونگا کہ مین آج آسل کو واپس کوچ کرچلا ہون اور دوسرے روز ہرکیے جاونگا کپتان نکلسین صاحب نے اسکا یہہ جواب دیا کہ ہم اسکی رپورٹ کرینگے مگر اس بات کی کچھ پروا نہین کہ راجہ لعل سنگہ کی فوج سوار فوج اپنے سے ملے یا نہین کیونکہ ایک کو یا دونو کو برابر ہی آسانی سے مار کر ہٹا دینگے دوسرے روز راجہ لعل سنگہ نے یہہ پیغام بہیجا کہ مین فوج کو روک رکہونگا اس بہانہ سے کہ ہرکیے مین پل تیار کرینگی اور دیکہینگے کہ دریا پایاب کہان کہان ہے +

۱۶ - دسمبر کو کپتان نکلسین صاحب نے یہہ خبر سنکر کہ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف مدکی کے راہ سے آتے ہین شمس الدین خان کو بلایا اور شمس الدین خان نے مثل سابق بیان کیا کہ میرا آقا راجہ لعل سنگہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ ہے راجہ کا بعض برگیڈون پر زور چلتا ہے اور اس برگیڈ کو مین گورنر جنرل کے اوپر حملہ نہ کرنے کے واسطے کوچ کرد ونگا اگر فوج انگریزی باقی فوج پر حملہ کریگی کپتان نکلسین صاحب نے کہا کہ اگر راجہ کو اسقدر زور حقیقت مین حاصل ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے تو وہ کام کرتا اور فقط موہنہ سے باتین نہ کرتا اور اوسکی خیرخواہی دیکہی جاویگی کہ آیا حسب بیان اونکے آبدہ کوچ کرتا ہے یا نہین +

۱۸ - تاریخ کو شمس الدین خان آیا اور اوسنے بیان کیا کہ راجہ فیروز شہر کو چلا گیا اور کپتان نکلسین صاحب نے اوسکو ایک خط میجر براڈفٹ صاحب کے نام دیا اور یقین کیا جاتا ہے کہ وہ خط صاحب موصوف کو دیا گیا تہا اوس وقت کہ جب فوج بعد دوپہر کے

فیروزشہر مین ۱۲ تاریخ کو لڑائی پر جاتی تہی کیونکہ وہ خط صاحب کی جیب مین سے ۲۲ تاریخ کو جب اونکی لاش آئی ملا تہا*
۱۹ دسمبر کو موضع مُدکی کی لڑائی کے ایکدن پیچہے راجہ لعل سنگہ نے ایک قاصد میجر برو ڈفٹ صاحب کے پاس یہہ پیغام دیکر
بہیجا کہ جو کام میرے لایق ہو وہ کیا جاوے مگر میجر برو ڈفٹ صاحب یہہ سمجہتے تہے کہ راجہ کا فقط یہہ مطلب تہا کہ دریافت کرے
کہ پہلے دن جو لڑائی ہوئی تہی اوسکا اثر کیا ہوا تہا چنانچہ صاحب نے راجہ کے قاصد کو ایک گارد کے ساتہہ کیمپ سے
باہر نکالدیا بعد اوسکے سبہراؤن کی لڑائی کے دو دن پیچہے تک راجہ کا کچہہ حال نہین سنا گیا فیروزشہر کی لڑائی مین
وہ ایک خشک خندق مین چہپا ہوا تہا مگر اوس نے یہہ مشہور کیا کہ مین مجروح ہوا ہون اور امرتسر کو چلا گیا اور لوگون کے
زبانی یہہ بات ہے کہ امرتسر مین وہ ایک تہ خانہ مین اسواسطے چہپا رہا کہ فوج کی اذیت سے بچ رہون کیونکہ فوج نے
اوسکے مار ڈالنے کی قسم کہائی تہی مگر مہارانی نے جب بہت اصرار کیا تو لعل سنگہ وسط جنوری مین فوج مین جاکر شامل ہوا

* سکہونکی فوج کی تعداد کا جو مُدکی مین لڑی تہی مختلف اندازہ کیا گیا ہے لارڈ گوف صاحب نے اپنی چہٹی مورخہ ۱۹ دسمبر مین اوسکی تعداد کا اندازہ بقدر ۱۵ یا ۲۰ ہزار پیادے کے لکہا ہے اور اسیقدر فوج سوار اور چالیس توپین مگر جو فوج لڑی تہی حقیقت مین اوسکی تعداد دونو آئین اور کشادہ ملاکر ۱۵ ہزار سے زیادہ نہ تہی جو فوج فیروزپور سے لعل سنگہ کے ساتہہ کوچ کر کے گئی تہی اور جس مین سے کسیقدر مُدکی مین اور باقی کل فیروزشہر مین لڑی تہی اوسکی تعداد یہہ تہی*

فوج آئین

	پلٹن	سوار	توپ
برگیڈ فرانسیسی	۴	۲	۲۶
برگیڈ بہادر سنگہ	۴	۱	۱۶
برگیڈ مہتاب سنگہ	۴	۱	۱۸
کل	۱۲	۴	۶۰

فوج کشادہ سواری

چار یاری فوج کشادہ سواری	۲۵۰۰
اردلیان	۳۵۰۰
راجہ لعل سنگہ	۱۸۰۰
راجہ ہیرا سنگہ	۳۳۵۰
پنڈی والہ	۹۰۰
مولراج	۵۵۰
عطر سنگہ	۱۷۰۰
بیلا سنگہ موکل	۲۰۰
رام سنگہ	۵۰
ڈوگرا	۱۰۰
ہنگ	۱۰۰۰
گنڈا سنگہ	۱۶۲
میزان	۱۷۸۱۲
جنسی توپین	۲۸
زنبورے	۲۵۰

یہہ تعداد سوار سردار تیج سنگہ کی فوج کے ہے جو پس انداز فوج کا حاکم تہا راجہ لعل سنگہ اپنے پیچہے فیروزپور مین ۵۶۰۰ آدمی پیادہ اور سوار چہوڑ گیا تہا*

اور ۱۸ فروری کو اوس نے شمس الدین خان کو میجر ہنری لارنس صاحب کیخدمت مین بہیجا اور ایک نقشہ سکہونکے مورچونکا بہیجا اور فوج سکہہ کی تعداد اور موقع کا مفصل حال لکہہ بہیجا یہہ حال جو لکہا تہا وہ صحیح تہا اگرچہ اتنی دیر مین پہونچا کہ اوس سے کچھ فایدہ نہین ہوا فقط اتنی بات حاصل ہوئی کہ جو حال پہلے دریافت کیا گیا تھا اوسکی تصدیق ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ لعل سنگہ اگرچہ دل سے نمکحرام تہا مگر سرکار انگریزی کی اوسکی طرف سے کچھ خدمت بن آئی یہہ تو شاید ہوا ہو کہ سکہہ کی فوج کیطرف سے اوس نے فیروز پور پر حملہ روکا ہو مگر اوسکے سوا کہ یہہ بہی تحقیق نہین ہے اوس نے کچھہ خدمت ہی نہین کی +

جب میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ لاہور مین مقرر ہوے شمس الدین خان دربار کیطرف سے وکیل مقرر ہوا اس غرض سے کہ جو خواہش اور تجویزین دربار کی ہون وہ صاحب رزیڈنٹ سے کہتا رہے ۱۸۴۸ء مین اوس نے اچھی خدمت کی اور چیلیانوالہ کی لڑائی مین موجود تہا +

جولائی ۱۸۴۹ء مین اوسکو پانچہزار روپیہ انعام ملا اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جب اوسکی جاگیر ضبط ہوئی تو اوسکے ڈہائی ہزار روپیہ سال کی پنشن مقرر ہوئی شمس الدین خان قصور مین رہتا ہے اور اوسکا بڑا دوست ملک خیر الدین خان بہی اوسی جگہہ رہتا تہا دونون خاندان رئیس ممدوٹ کے نوکر تہے دونو کے علاقے نواب جمال الدین خان نے چھین لئے تہے اور دونو اوس زمانہ سے جانی دشمن اوس خاندان کے تہے جب جمال الدین خان حیات تہا ان دونون نے اپنے حتی المقدور اوسکو مضرت پہونچانیکو بہت کوشش کی اور اوسکے بیٹون کے فریق مین شامل ہوگئے کہ اوسکے بیٹے علانیہ اوسکے ساتہہ لڑ بیٹہے تہے +

عثمان خان شمس الدین خان کا بہتیجا بہادر آدمی اور اچھا سپاہی ہے ۱۸۵۷ء مین اوسکو ایک ترپ سواری کا کمانڈر تہا جو اوسکے چچا نے بہرتی کیا تہا اوسکے بعد وہ پولیس مین نوکری کرتا رہا پرانے انتظام مین وہ رسالدار تہا اور نئے انتظام مین وہ انسپکٹر ہوا ۱۸۶۲ء مین وہ برخاست ہوا جب جماعہ پولیس کی تخفیف ہوئی اور ایمانداری اور ہمت کیواسطے نہایت تعریف حاصل کی +

سردار سرجن سنگہ موکل

سندہا سنگہ

- کور سنگہ
  - نودہ سنگہ
  - جودہ سنگہ
    - مقدم سنگہ
      - کیسر سنگہ
      - علم سنگہ
- ٹہاکر سنگہ سنہ ۱۸۰۷ء مین مرگیا
  - جونت سنگہ
    - گورکہہ سنگہ سنہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا
      - دختر
      - سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ سے شادی ہوئی
    - بیلا سنگہ سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا
      - سرجن سنگہ سنہ ۱۸۶۴ء مین پیدا ہوا
        - نراندر سنگہ سنہ ۱۸۵۸ء مین پیدا ہوا
        - فوجدار سنگہ سنہ ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا
        - چتر سنگہ سنہ ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
  - صوبا سنگہ
    - کانہہ سنگہ
      - بدہا سنگہ
        - سندر سنگہ سنہ ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا
      - مانا سنگہ
        - لعل سنگہ سنہ ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا
        - پرتاب سنگہ سنہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
        - نرائن سنگہ سنہ ۱۸۴۹ء مین پیدا ہوا
  - گور سنگہ سنہ ۱۸۳۹ء مین مرگیا
    - گیان سنگہ
      - گوردت سنگہ سنہ ۱۸۳۵ء مین پیدا ہوا
      - ساون سنگہ سنہ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا
      - گودر سنگہ سنہ ۱۸۲۶ء مین پیدا ہوا
    - خزان سنگہ

حال خاندان

خاندان موکل کو جو سندہو جٹ کی قوم مین سے ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سلطنت مین بہت اقتدار حاصل ہوا

سکھہ سردارون مین سے یہہ خاندان نیا گنا جاتا ہے اور یہہ بات کہ اونکو زمین اور دولت حاصل ہوئی زیادہ تر اِس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونکو لڑائی مین بہت قوت اور زور تہا نہ ہوشیاری کے باعث سے +

سندہا سنگہ ایک جٹ گنوار تہا اور سات بیٹون کا باپ تہا ان مین سے فقط دو بیٹون کی اولاد کا شجرہ لکہا گیا ہی اسواسطی کہ اون بیٹون مین سے فقط دو ہی نامی ہوئے تہے اوسکی ایک ہی بیٹی کوران نامی تہی جسکی شادی اوسنے سردار لعل سنگہ سے کی تہی جو پاکپٹن مین ایک جاگیردار تہا اوس نے اپنے سالون کو نوکر رکہہ لیا اور وہ سب اسکے پیچہے قزاقی کی مہمون مین سوار ہوکر جاتے تہے جبتک کہ اونکی بہین نے اپنے شوہر کے زور کا رشک کہا کر اونکو نکلوا دیا جونت سنگہ اپنے چچا زاد بہائیون کے ساتہہ لاہور مین آیا اور رنجیت سنگہ کا نوکر ہو گیا کچہہ عرصہ تک اونکو فروغ نہین ہوا مگر بسبب کی خونریز لڑائی مین جو جولائی ۱۸۲۱ء مین اٹک کے پاس ہوئی تہی اور جس مین دیوان محکمچند افغان وزیر کے ساتہہ لڑا تہا یہہ سب بہائی جن مین سے چہہ لڑائی مین شریک تہے ایسے نمایان کام کرتے رہے اور ایسی بہادری اور طاقت اون سے عیان ہوئی کہ مہاراجہ نے اونکو رنگیل پور کی جاگیر جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کی دی اور جونت سنگہ کو جسنے خصوصًا نمایان خدمت کی تہی پانچ گانو ضلع گجرات مین تینتس ہزار روپیہ کی ۱۵۰ سوار کی نوکری کی شرط پر دئے اور اوسکے بہائی اُسکے تحت حکم مامور کئے گئے ۱۸۳۱ء مین وہ ملتان مین نوکری دیتا رہا اور دوسرے سال کشمیر مین جہان برچہی سے پہلو مین اوسکو سخت زخم پہونچا اِس زخم کے عوض مین اوسکو کشمیر کے محاصل مین سے اڈہائی ہزار روپیہ کی تنخواہ ہو گئی ایکدفعہ اِس خاندان کی جاگیر ایک لاکہہ ۵۲۳ روپیہ کی ہوگئی معہ دو ہزار روپیہ کے سردار لعل سنگہ کے علاقہ مین سے جو اونکا مہربان رشتہ دار تہا +

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد جو ۱۸۳۹ء مین واقع ہوئے اور جونت سنگہ کی وفات کے بعد جو ۱۸۴۸ء مین ہوئے خاندان موکل کی جاگیر برابر قایم رہی جو جاگیر خاص جونت سنگہ کی تہی وہ اوسکے دو بیٹون بیلا سنگہ اور گورکہہ سنگہ کے نام واگذار رہی کیونکہ ۱۸۳۹ء مین علاقہ آپسمین تقسیم ہو گیا تہا مگر اون سے اڈہائی سو سوارون کے عوض مین سو سوارون کی نوکری لیجانی مقرر ہوئی اور دونو بہائی شہزادہ نونہال سنگہ کے ماتحت ہوئے اون مین آپسمین اتفاق اچہا نرہا بڑے بہائی کو چہوٹے کی نسبت یہہ شبہہ ہوا کہ وہ فقط جاگیر مین سے ہی کلان حصہ نہین چاہتا ہے بلکہ سرداری بہی آپ لینی چاہتا ہے

راجہ ہیرا سنگہ اوس زمانی مین وزیر تہا اور سردار بیلا سنگہ نے جب تیس ہزار روپیہ نذرانہ نہ دیا تو راجہ نے اوسکو سرداری اور جاگیر
پر قایم رکہا اور گورمکہہ سنگہ کو ایسا غم اس سبب سے ہوا کہ ۱۸۴۵ع مین تہوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ غم کے سبب سے مرگیا جب پہلے
پنجاب کی لڑائی ہوی تو سردار سرجن سنگہ اور بیلا سنگہ دو سو سوار لیکر فوج کے ساتہہ شامل ہوئے اور جو فوج موضع مدکی اور فیروز شہر
کی طرف آگے بڑہے اوسکے ساتہہ موجود تہے دونون سہراؤن مین موجود تہے اور بیلا سنگہ جسکو سخت زخم ہوے تہا
ستلج مین ڈوب گیا اس بیہودہ عزم مین کہ جب کشتیون کا پل ٹوٹ گیا تو دریا سے پایاب اوتر جاوے کئی دن تک اوسکے
نوکر اوسکی لاش کو ڈہونڈہتے رہے مگر اوسکی لاش ملی نہین جب راجہ لعل سنگہ لاہور مین پکا وزیر ہوگیا تو قریب نصف
بیلا سنگہ کی جاگیر ضبط ہوئی مگر پہر بہی سورجن سنگہ کے پاس ۳۸۰۰۰ ہزار روپیہ کی جاگیر رہی جسمین ۹۸۰۰ کی جاگیر
کے ساتہہ ۱۶۲ سوارون کی نوکری کی شرط لگی ہوئی تہی سورجن سنگہ کے قبضہ مین یہہ جاگیر ۱۸۴۹ع تک رہی اوس
سال مین جب وہ اپنے چچازاد بہائی خزان سنگہ کے ساتہہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا تو اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی و
سوائے رنگیل پور جمعی ایکہزار روپیہ کے جو سردار گورمکہہ سنگہ کے مرنے پر اوسکی بیوہ اور دختر کے گذارہ کیواسطے
مقرر ہوئی تہی یہہ جاگیر بیوہ یعنے اندر کور کے نام واگذار ہوئی خزان سنگہ کو ۵۰۰ روپیہ کی پنشن ملی اور مقدم سنگہ کو
۲۷ روپیہ کی کہ یہہ پنشن وہ ابتک کہاتے ہین سردار سورجن سنگہ کی پنشن ۱۲۰۰ سو روپیہ پاریح ۱۸۶۰ع مین جب وہ مرا ضبط سرکار
ہوئی جونت سنگہ کے خاندان کی دونون شاخون مین آپسمین بہت عداوت ہے کیونکہ ایسا یقین اس خاندان کے لوگون کو
ہے کہ سردار گورمکہہ سنگہ کی جان اوسکے بڑے بہائی کی جادو کرانے کے سبب سے گئی +

۱۸۵۸ع مین مان سنگہ پانچوین باندہ کے پولیس جنگی مین رسالدار مقرر ہوا اوس رسالہ مین وہ ۱۸۶۱ع تک رہا ستمبر ۱۸۵۹ع مین
اوسنے فروغ اسواسطے پایا کہ اپنے ترپ کو اپنے غنیم کے اوپر چڑہاکر بہت خوش اسلوبی سے لیگیا حالانکہ تعداد
مین دشمن کی سپاہ بہت تہی اور اس موقع پر اوسکے سر مین زخم آیا تہا اور اوسکا گہوڑا اوسکے نیچے زخمی ہوا مگر وہ
ایک اور گہوڑے پر سوار ہوکر سب سے آگے تعاقب مین دشمن کے دوڑا ۱۸۶۱ع مین جب تخفیف پولیس کے وقت
وہ برطرف کیا گیا تو وہ موکل کے گرد نواح کے ۲۰ دیہات کا ذیلدار یعنے افسر پولیس بلا تنخواہ مقرر ہوا اور ۱۸۶۲ع مین
اوسکو ۲۷-ایکڑ زمین رکہہ مودکے مین چونیان کے متصل ملی گوردت سنگہ ہاڈسن صاحب کے رسالہ کے جو تہے ترپ کا رسالدار

تہا اور دو برس سے زیادہ اوس رسالہ مین قابل تعریف خدمت دیتا رہا جب مارچ سنہ ۱۸۶۰ء مین اوسکا ترپ برطرف
کردیا گیا تو وہ بہی برخاست ہوا جب چین کی لڑائی شروع ہوئی تو گودر سنگہہ نے درخواست خدمتگذاری کی کی مگر اُس
وقت فین صاحب کے رسالہ مین کوئی جگہہ خالی نہ تہی اور اُسکو نوکری نہین ملی اوسکو مودکے کی رکہہ مین ۵ ایکڑ اراضی
اوسوقت ملی جب اوسکی چچازاد بہائی مانا سنگہ کو ملی تہی مقدم سنگہ بہی سرکار انگریزی کی نوکری مین سنہ ۱۸۵۸ء مین
رسالدار تہا اور جب وہ نوکری سے علیحدہ ہوا تو اوسکو بہی سو ایکڑ زمین ملی بدہا سنگہ مانا سنگہ کا بہائی باندہ کے
پولیس مین دفعدار تہا جب وسن پولیس کی تخفیف سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوئی تو برطرف ہوگیا یہہ خاندان موکل مین جو ضلع
لاہور مین ہے رہتا ہے نصف گانون کی اونکی زمینداری ہے اور علاوہ اسکے تین پٹیان اونکی قلعہ جونت سنگہ
مین اور تین سو ایکڑ زمین سلطان کی مین ہے +

سردار نار سنگہ ائیہ والیہ

تہا سنگہ

سوجان سنگہ

سرکہہ سنگہ | گلاب سنگہ | نار سنگہ سردار دہرم سنگہ کی دختر سے شادی ہوئی

مکہ سنگہ | آسا سنگہ سنہ ۱۸۵۰ء مین مرگیا

بی بی چند کور سردار دیر سنگہ امارہی والہ سے شادی ہوئی | عطر سنگہ

سنت سنگہ سنہ ۱۸۳۹ء مین پیدا ہوا | شیر سنگہ سنہ ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا

لہنا سنگہ سنہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا

بی بی راجی دختہ سردار چند سنگہ کاہنہ گڈہیہ سے شادی ہوئی | ہرنام سنگہ سنہ ۱۸۶۵ء مین پیدا ہوا
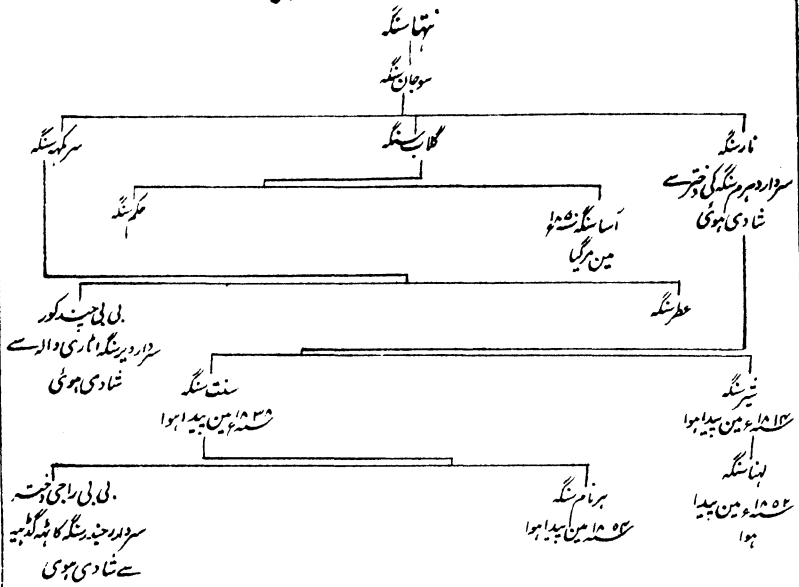
حال خاندان

سنہ ۱۷۳۰ء کے قریب تہا سنگہ اوپل جٹ نے اپنے گہر لکہ کے واقع ضلع گورداسپور کو چہوڑکر امرتسر مین آکر ایک ویران گانوبہر آباد کیا جسکا نام اوس نے مقابلہ حقوق پرانے باشندون کے ائیہ رکہا جسکے معنے حق زمینداری مین اوسکے بیٹے سوجان سنگہ کو ورثہ مین فقط یہی گانون نہیں بلکہ اوس کے چچا دل سنگہ کی جاگیر بہی ملی کر دل سنگہ سردار سیوا سنگہ اولکہہ والے سے ایک تنازع مین مارا گیا تہا یہہ علاقہ کلان تہا اوس مین کئی گانو ڈسکہ پسرور اور اجنالہ کے پرگنہ مین شامل تہے ۔

سنہ ۱۷۸۳ع* کے قحط کے سال مین سوجان سنگہ نے چھار باجوہ واقع ضلع سیالکوٹ پر بیج راج دیو راجہ رنجیت دیو کے فرزند سے چہین کر قبضہ کر لیا وہ بہنگی کی مثل کے ساتہہ متعلق تہا اور سردار کرم سنگہ کے ماتحت لڑتا رہا تھا سوجان سنگہ ۱۷۹۹ع مین مرگیا اور اوسکا سب سے بڑا بیٹا نارسنگہ جو اوسوقت ہنوز کم عمر تہا سردار گلاب سنگہ بہنگی کے ساتہہ شامل ہوگیا جو اُس مثل کا رئیس تھا جو بعد فتح لاہور کے رنجیت سنگہ کے مخالف تہے رنجیت سنگہ کے اوپر ایک مہم کی تیاری ہوئی اور اوسمین نارسنگہ شریک ہوا مگر سردار گلاب سنگہ کثرت عیاشی سے کوہانی مین مرگیا اور مہم ٹوٹ گئی +

اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد ۱۸۰۳ع مین نارسنگہ رنجیت سنگہ کے متفق ہوگیا اور پنڈی بہٹیان کی مہم مین اوسکے ہمراہ گیا اور پہر پیچہے پٹہان کوٹ کے اوپر جو مہم ہوئی اور قلعہ کلر کے اوپر جو چڑہائی ہوئی اوسمین شامل ہوا اس قلعہ مین جودہ سنگہ اٹاریوالہ بہت بہادری سے لڑا تھا ۱۸۱۱ع مین نارسنگہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ راجہ سنسارچند کٹوج کی لڑائی مین گیا سنسارچند نے دوآبہ جالندہر کے کسی حلقہ پر تصرف کرلینا چاہا تہا مگر ہوشیارپور کے متصل اوسکو شکست ہوئی تہی اور وہ مجبور پہاڑ کو واپس چلا گیا دوسری مہم جسمین نارسنگہ شریک رہا حافظ احمد خان جہنگ والے کے اوپر ہوئی تہی جس مین حافظ احمد خان اسیر ہوا اور اوسکا علاقہ ضبط ہوا - ملتان پر جو پہلے مہم ہوئی ناکامیاب رہی اوس مین نارسنگہ شریک تہا اور دونو کشمیر کی مہمون مین دیوان رام دیال کے ماتحت شہزادہ کہڑک سنگہ کے ڈیرہ مین اور کشمیر کی فتح پر اوسکو چودہ ہزار روپیہ کی جاگیر سانبا علاقہ جمون مین ملی تہی ۱۸۲۳ع مین وہ ٹہیری کی لڑائی مین لڑتا رہا اور سردار ہری سنگہ نلوہ کے زیرحکم بمقام ناڑہ لڑا ۱۸۳۵-۳۶ع مین سکہہ کی فوج کے ساتہہ زیرحکم شہزادہ کہڑک سنگہ اوس مہم مین شریک ہوا جو مٹہن کوٹ کے مزاریون کی اوپر ہوئی تہی +

جب جواہر سنگہ وزیر ہوا نارسنگہ پر بڑی مہربانی رہی کیونکہ نارسنگہ کی دوسری شادی مہارانی جنداں کی ایک خالہ سے ہوئی تہی اور مہارانی جنداں جواہر سنگہ کی بہن تہی اوسکو ایک ہاتہی معہ ساز طلاء ملا مولراجیہ کی حرب کا کمیدان ہوا اور سانبا کے سردار کے ساتہہ سرکشون کے اوپر بہیجا گیا جنہون نے علاقہ پہالیہ گجرات مین لوٹنا شروع

* سنہ ۱۷۸۳ع کا ایسا سخت قحط تہا کہ پنجاب مین اور ویسا قحط کسیکی یاد مین نہین ہے تین ناقص سالون مین سے یہہ سال اخیر تہا ہزارون آدمی فاقہ سے مرگئے اور بہتا سے کشمیر اور ہندوستان کو چلے گئے لوگون مین یہہ سال چالی مشہور ہے کہ وہ سال سمت ۱۸۴۰ تہا +

کیا تھا اور کیر صاحب کو جو ایک تیرتھہ کی جگہہ ہے جہان گورو نانک کیر یعنے چوہون کی اوکھاڑی ہوئی سٹی پر سوئے ہتے لوٹ لیا تہا سرکشی جلدی فرو ہوئی اور جو لوٹ اونہون نے کی تہی بہت سی اوسمین سے واپس لے گئے +

ستلج کی لڑائی مین نارسنگہ سردار رنجودہ سنگہ مجیٹھیہ کے ماتحت نوکری دینار ہا ملتان کے فساد مین وہ سرکار کا نمکحلال رہا اور اوسکے سوار بہی نمکحلال رہے اور مصر لیارام کے ماتحت پنڈ دادنخان کو بہیجا گیا مصر لیارام کان نمک کا مہتمم تہا وہ راجہ دینا ناتھ کے ساتھ لاہور کو واپس آیا جب راجہ دینا ناتہہ جیتر سنگہ کو فہمائیش کرنیکو گیا تہا اور بے نیل مرام واپس آیا تہا ۱۸۵۲ء سے جب سردار نارسنگہ کی کلان جاگیر ضبط ہوئی تہی اوسکے پاس جاگیر فقط ۲۲۰۰ دو ہزار دوسو روپیہ اور نقد مواجب اوسکا ۳۷۶۱ روپیہ رہا تہا یعنے کل ۵۹۶۱ روپیہ اوسکی جاگیر ۱۸۴۹ء مین تاحین حیات اوسکی واگذار ہوئی +

گلاب سنگہ نارسنگہ کا بھائی مولراجیہ رجمنٹ مین پانسو روپیہ سال کے مواجب پر نوکر تہا اوسکی دختر کی شادی سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ سے ہوئی تھی مگر شادی کے بعد چھہ مہینے کے اندر مرگئی تہی تیسرا بہائی سر مکھہ سنگہ تھوڑے عمر مین مرگیا تہا +

چنداسنگه کلال واله

- دیوان سنگه
  - دہیان سنگه
    - جرئت سنگه
      - امر سنگه
        - کہیم کور (جوده سنگه کے ساتہه)
    - جوده سنگه — سنه ۱۸۲۲ء مین مرگیا — سردار صاحب سنگه گجراتیه کی دختر کے ساتہه شادی ہوئی
      - کہیم کور
        - گوردت سنگه سنه ۱۸۴۵ء مین مرگیا
          - بہگوان سنگه — سردار ہردت سنگه پڈانیه کی دختر کے ساتہه شادی ہوئی
          - دختر — سردار تیجسنگه اٹاریواله کے ساتہه شادی ہوئی
        - چنداسنگه
        - اروڑسنگه
          - کشن سنگه
        - ڈہلاسنگه
    - ندہان سنگه
      - دساوہ سنگه

حال خاندان

ہری سنگه بڑے سردار شکر ہنگی کا کوئی بیٹا نہین تہا اوس نے دیوان سنگه کو متبنی کرلیا اور سنه ۱۷۶۲ء کے قریب اوس نے دیوان سنگه کو اپنے کلان علاقه کے نصف حصه کا وارث بنایا ہری سنگه کے علاقه مین کلال واله - آکر - بان واله - چک رامداس - چوباره اور دیگر تعلقجات اضلاع سیالکوٹ اور امرتسر مین تہے دیوان سنگه ہی لاولد مرا - ۲۵ برس وه سردار رہا اور گورمته یعنے خالصه کے اعلی پنچایت نے دہنا سنگه کو جو دور کا رشته دار تہا اوسکا جانشین کیا دہنا سنگه سنه ۱۷۹۳ء تک قابض رہا اور اوسکے وفات کے بعد اوسکا بیٹا سردار جوده سنگه علاقه پر متصرف ہوا جوده سنگه کی شادی سردار صاحب سنگه گجراتیه کی دختر سے ہوئی تہی جو رقیب اور دشمن رنجیت سنگه کا تہا اور اس رشته داری کے سبب سے اور نیز اپنی ملک کے بڑہانیکی خواہش سے مہاراجه رنجیت سنگه نے جوده سنگه سے لڑکر اوسکے علاقه کا کچھ حصه اپنے ملک مین ملالیا جمعی قریب ڈیڑه لاکہه روپیه کا جسمین تہره

چک راماداس اور قلعہ راجو سنگہ شامل تہے سردار صاحب سنگہ نے اپنے داماد کو اس نقصان کی بابت تسلی دینے کو اوسکو علاقہ کڑیالہ نوالہ ضلع گجرات مین دیدیا مگر سنہ ۱۸۱۱ء مین نحبت سنگہ نے پہر کلال والہ پر حملہ کیا اور جودہ سنگہ نے تہوڑے سے مقابلہ کے بعد مجبور ہوکر اطاعت قبول کی اور پانچہزار روپیہ نذرانہ دیا اس اطاعت سے مہاراجہ راضی ہوگیا اور اوسکے پاس مہاراجہ نے ساٹھ ہزار روپیہ کی جاگیر رکہی +

سنہ ۱۸۱۲ء مین مہاراجہ نے اپنے فرزند شہزادہ کہڑک سنگہ کی شادی کہیم کور کے ساتہہ کردی جو فقط ایک ہی اولاد جودہ سنگہ کی تہی باوجودیکہ صاحب سنگہ گورانیہ اصرار کرتا رہا اور کہتا رہا کہ یہہ شادی خلاف رسم جٹون کے ہوگی کیونکہ صاحب سنگہ کی شادی مہان سنگہ کی ہمشیرہ سے جو مہاراجہ کا باپ تہا ہوئی تہی جودہ سنگہ اوسی سال مین مرگیا اور اوسکی بیوہ نے ندہان سنگہ جودہ سنگہ کے بہائی سے درخواست کی کہ اوسکی اوپر چادر ڈالے جو جٹون مین ایک عام رسم شادی کی ہے مگر اوسنے انکار کیا اور عورت نے رنج کہا کر دربار مین جو اوسکو زور تہا اوسکے ذریعہ سے اپنے شوہر کے چچا زاد بہائی کو کل اختیار علاقہ کے اہتمام کا دلوادیا +

امر سنگہ شام سنگہ سونٹاہ جمٹ مین صوبہ دار رہا تہا اور کہیم کور کی جاگیر کے اہتمام مین اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا گوردت سنگہ مقرر ہوا جو اس طرح سے حقیقت مین جاگیر دار بنگیا جب سنہ ۱۸۴۸ء کا مفسدہ ہوا چنداسنگہ ڈیرہ اسمعیل خان مین زیر حکم جنرل کورٹلنڈت کے نائب عدالتی تہا چنداسنگہ فورًا کلال والہ کو چلا گیا اور وہان اپنی بہائی گوردت سنگہ کے ساتہہ اوسنے قلعہ کو جو بہت مضبوط تہا لڑنے کے قابل بنانا شروع کیا کہ جالندہر کے جنگ کی فوج زیر حکم جنرل ویلر صاحب کے اوس قلعہ کے اوپر پہنچ گئی اور ۲۳ نومبر کو وہ قلعہ سر ہوا اور سرکشون کے قریب تین سو آدمی ضائع ہوئے چنداسنگہ یا گوردت سنگہ کو کسیکو پنشن نہین ملی رانی کہیم کور اگرچہ اس فساد مین بالکل شریک تہے مگر اوسکے رتبہ اور جامہ نسوانیت کی سبب سے اوسکا لحاظ کیا گیا اوسکی جاگیر ضبط ہوئی مگر اوسکو ۲۴۰۰ روپیہ کی پنشن مقرر ہوگئی کہ اب بہی وہ پنشن کہاتی ہے اوسکے خواصین جو تہین اونکو بہی بارہ سو روپیہ سال گذارہ اونکے حین حیات ملا +

گوردت سنگہ سنہ ۱۸۵۴ء مین مرگیا چنداسنگہ کلال والہ مین جو پسرور واقع ضلع سیالکوٹ سے چار میل جنوب کیطرف ہے مرگیا اوسکا بیٹا بہگوان سنگہ اب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہے +

سردار گلاب سنگه پونڈیه

کرم سنگه

گلاب سنگه سنه ١٨٥٦ء مین مرگیا

الا سنگه سنه ١٨٥٤ء مین مرگیا — لہنا سنگه سنه ١٨٦٠ء مین مرگیا

کشن سنگه

سوچیت سنگه — ہردت سنگه — گوپال سنگه — عیلسی سنگه

گوپال سنگه: سردار جوالا سنگه مان کے دختر سے شادی ہوئی

حال خاندان

کرم سنگه اور اوسکے تین بہائی اون سکہون مین سے تہے جنہون نے ۱۸ صدی کے نصف آخر مین دوآبه جالندہر پر تاخت کرکے اس پر تصرف کرلیا تہا اونہون نے سرنہوہ مین کچہ علاقه ۲۰ ہزار روپیه کا اپنے قبضه مین کرلیا تہا اور اوسپر اپنی حین حیات تک قابض رہے تہے سب بہائی سوائی کرم سنگه کے لاولد مرگئے اور سنه ١٨١١ء مین گلاب سنگه جب علاقه پر قابض ہوا رنجیت سنگه نے دوآبه جالندہر کے میدان کی ملک کو فتح کرلیا تہا اور گلاب سنگه اپنے خاندانی دیہه پونڈیه کو چلاگیا اوسکے بعد اوس نے رنجیت سنگه کی نوکری اختیار کی اور موضع مذکور اوسکو جاگیر مین ملا اور عہده ایجٹن ملا مصر دیوان چند کے ماتحت و تعریف کے ساتہه کشمیر اور نورپور مین نوکری دیتا رہا اور کشمیر کی فتح ہونیکے بعد اوسکو عہده کمیدانی ملا اور موضع سده ہوا اوسکو جاگیر مین ملا سنه ١٨١٨ء مین ملتان کے فتح ہونیکے بعد اوسکی ترقی عہده کرنیلی پر ہوئے اور سال آئنده منکیره مین اوس نے ایسی اچہی خدمت کی که اوسکو موضع اکبرپور جمعی پانسو روپیه معه ایک ہاتہی اور بیش قیمت خلعت کے ملا

گلاب سنگہ چند سال پشاور مین مامور رہا تہا اور علی اکبر خان اور دوست محمد خان کے مقابلہ مین وہ اکثر لڑائیون مین لڑتا رہا تہا پہلے پشاور کی مہم مین اوس نے ایک جگہہ پایاب اوترنے کی پائی اور اپنی فوج کو اوس جگہہ سے سارے فوج سے آگے اوتار دیا کہ اس سبب سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو نہائت خوشنودی ہوئی ✚

سنہ ۱۸۲۶ء مین اوسکو تین پیادہ اور دو سوارون کے رجمنٹون کے معہ ایک ترپ اسپی توپخانہ کی کمیدانی ملی اور اوسی سال الا سنگہ نوکر ہوا اور اپنے باپ کے نیچے کمیدان ہوا اور جاگیر بہی اوسکے باپ سے اوسکو علیحدہ ملی ۱۸۳۹ء مین جب پہلے ہی فوج آئین برگیڈون مین بنائی گئی گلاب سنگہ کو عہدہ کرنیلی ملا اور اسی برگیڈ اور عہدہ پر مہاراجہ کہرک سنگہ کی سلطنت کے تمام عہد مین قائم رہا ✚

سنہ ۱۸۳۷ء مین گلاب سنگہ کو جرانوالہ کو اس حکم سے بہیجا گیا تہا کہ سردار ہری سنگہ نلوہ کی جایداد کو ضبط کرے کہ سردار موصوف پشاور مین مارا گیا تہا اور اوسکے چار بیٹے ترکہ کی بابت لڑ رہے تہے گلاب سنگہ نے ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ کو اونکی مورچہ بندی کی ہوئی مکان مین سے نکال لیا اور دہمکایا کہ ارجن سنگہ کو پہانسی دیدونگا اور کل مال اور علاقہ پر تصرف کرلیا ارجن سنگہ نے بدلہ لینے کا تہیہ کرلیا اور جب شیر سنگہ بادشاہ ہوا اور ہر ایک کو گویا کہلے چہوٹ تہی کہ اپنے واقعی یا فرضی مضرتون کے اصلاح کرلی ارجن سنگہ نے پونڈہ پر جہان گلاب سنگہ رہتا تہا حملہ کیا اور اوسکو پہونک دیا جنرل گلاب سنگہ اپنی جان کا اندیشہ کرکے جمون کو بہاگ گیا اور وہان کچہہ عرصہ تک زیر حمائت راجہ گلاب سنگہ کے رہا تاوقتیکہ مہاراجہ نے راجہ دہیان سنگہ کی صلاح سے اوسکو واپس بلالیا اور اوس سپاہ کا کمیدان بنایا جو کابل کی مہم مین سرکار انگریزی کی مدد کیواسطے مامور ہوے تہے گلاب سنگہ کرنیل لارنس صاحب کے ساتہہ کابل کو گیا تہا اور اوسکی خدمتون اور واقفیت ملک سے بہت فایدہ ہوا راجہ ہیرا سنگہ نے جسکا خاندان ہمیشہ گلاب سنگہ کے ساتہہ سلوک رہا تہا مہاراجہ شیر سنگہ کی وفات کے بعد گلاب سنگہ کو نئی جاگیر جمعی ۷۶۲۵ روپیہ کی دی اور کرنیل آلا سنگہ کو مواجب نقد و جاگیر بقدر دو ہزار روپیہ کی ملی ✚

گلاب سنگہ ستلج کی لڑائی مین شریک نہین ہوا اوسکی فوج لاہور مین مہاراجہ کی حفاظت کیواسطے رہی تہی اور اپریل ۱۸۴۷ء مین صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سے گلاب سنگہ ناظم پشاور مقرر ہوا اور چونکہ اسوقت وہ اعلے جنرل تہا جتنی فوج اوس چہاونی مین

تہی اوس سب پر حاکم ہوا گلاب سنگہ کے اس بڑی منزلت پر ترقی ہونیکے سبب سے فوج خالصہ بہت راضی ہوئی ہوا سطیکہ
اس بہادر پیر مرد سے فوج کو بہت محبت تہی اور فوج اوسکا بہت ادب کرتی تہی بعد اسکے اوسکو خطاب سرداری کا ملا اور
۲۶ دسمبر ۱۸۴۷ء کو لاہور مین جو ایک دربار ہوا اوس مین اوسکو بہادری کا خطاب ملا سردار گلاب سنگہ نے اپنے نئے عہدہ کے
خدمتون کو لیاقت اور عقل کے ساتھہ انجام دیا اور جب ملتان کا مفسدہ ہوا اوس نے میجر جی لارنس صاحب کو جو اوسوقت
پشاور کے حاکم تہے ضلع مین بندوبست قایم رکہنے مین دل سے مدد دی چھہ مہینے تک درحالیکہ بغاوت ملک مین
زیادہ ہی زیادہ پہیلتی جاتی تہی گلاب سنگہ کے زور سے اور اوسکے بیٹے اور نائب آلا سنگہ کے زور سے فوج سکہہ
جو بہڑک گئی تہی مطیع رہی مگر جب سردار چتر سنگہ پشاور کے قریب پہونچا تو فوج پہر نتہم سکی اور علانیہ
سرکش ہو گئی میجر لارنس صاحب پشاور مین اوس وقت تک رہے کہ جبتک امید کسیطرح کی نرہی اور بعد اوسکے
کوہاٹ کو چلے گئے گلاب سنگہ اور آلا سنگہ اونکے ساتہہ جاتے مگر جنرل گلاب سنگہ ایسا ضعیف تہا کہ اوس سے جلدی
سفر نہین کیا جاتا تہا اور آخر کار یہہ فیصلہ ہوا کہ شاہمیر گڈہ کے قلعہ مین وہ چلا جاوے اور سرکشون سے کچھہ بندوبست
کرے مگر اس بہادر سردار نے کوئی ایسی شرط نہین مانی جس سے اوسکی عزت مین فرق آتا دونو گلاب سنگہ اور اوسکا
بیٹا نمکحلال رہے اور فوج سکہہ نے یہہ دیکہکر کہ یہہ دونو نہ روپیہ کے طمع سے بہکانے مین آتے ہین نہ دہمکی سے
خوف کہاتے ہین لڑائی کی کے فتح ہونے تک اونکو قید رکہا اوسوقت جو سرکار انگریزی کی فتح ہوئی تو وہ رہا ہوئے
ضبطی ملک پنجاب کے بعد کل جاگیر سردار گلاب سنگہ کی بقدر ۷۵۰۰ روپیہ اور اوسکی حین حیات واگذار ہوئی علی ہذالقیاس اوسکے دونو
بیٹون آلا سنگہ اور لہنا سنگہ کی جاگیرین بقدر تین ہزار روپیہ اور اصل کی واگذار ہوئین گلاب سنگہ اور اوسکے بیٹے اب مر گئے ہین
گلاب سنگہ اور آلا سنگہ ۱۸۵۵ء مین مرے اور لہنا سنگہ ۱۸۵۶ء مین مرا آلا سنگہ کے بیٹے جو تین ہین نہ اونکو جاگیر ملتی ہے نہ پنشن*
۱۸۵۷ء مین ہر سنگہ نے جو سردار گلاب سنگہ کا نوکر تہا سرکار مین خبر دی کہ ۵ ہزار روپیہ ایک مکان کے اندر جو گلاب سنگہ
کا تہا مدفون ملیگا اور جب تلاشی ہوئی تو روپیہ ملا اور خزانہ سرکار مین رکہا گیا اس روپیہ کا نند کور گلاب سنگہ کی بیوہ اور
لہنا سنگہ کے بیوگان نے دعوی کیا اور اونکے حق مین بابت سو دس روپیہ کے برابر حصص مین ڈگری ہوئی یہہ روپیہ
قابضان حال کی وفات پر کشن سنگہ کو ملیگا*

جے سنگہ چھینہ

ملکھو

بیرا سنگہ — گودت سنگہ — سردار کرم سنگہ — اودتم سنگہ — بھوپ سنگہ

(سردار کرم سنگہ:) شکہہ سنگہ — بدہ سنگہ سنہ ۱۸۲۷ء مین مرگیا

(شکہہ سنگہ:) جے سنگہ — ہری سنگہ — بدن سنگہ — ہمان سنگہ — امر سنگہ — بردت سنگہ

(ہری سنگہ:) نہتا سنگہ؛ (بدن سنگہ:) کہڑک سنگہ؛ (امر سنگہ:) سنت سنگہ؛ (بردت سنگہ:) پرتاب سنگہ

(جے سنگہ:) کرپال سنگہ — گوپال سنگہ
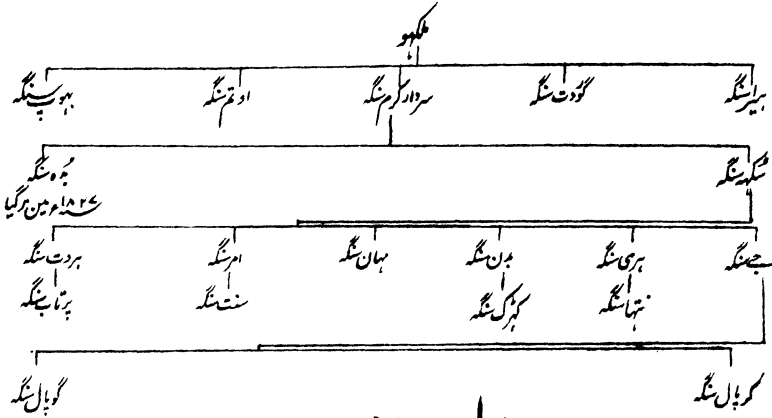
حال خاندان

ایک بزرگ اس خاندان کا میرو جو قوم کا گل جٹ تہا اوس نے موضع چہینہ راجہ ساہنسی سے جو ضلع امرتسر مین ہے قریب پانچ میل کے فاصلہ پر قریب سال سنہ ۱۶ء کے آباد کیا تہا اوسکے سب سے بڑے بیٹے وادو نے ایک دوسرا گانو اوسی نام سے جبتروال کے پاس آباد کیا اور یہان اوسکی اولاد آجتک آباد ہے اس خاندان کے آدمی ملکھو کے زمانہ تک سیدہے کرسان تہے، ملکھو تارا سنگہ شہید کی مثل کے ساتہہ شامل ہوا تہا ملکھو کے پانچ بیٹون مین سے سب مین زیادہ نامی کرم سنگہ ہوا جسکو تارا سنگہ نے جسکی اولاد کچہہ نتھی متبنی کرلیا تہا تارا سنگہ کے مرنے کے بعد کرم سنگہ بہنگی مثل کے ساتہہ شامل ہوگیا اور فیروزکے۔ کالی کے۔ روڑکی اور باجرا پر جو ضلع سیالکوٹ مین ہین قبضہ کرلیا اسکے علاوہ اوسکی قبضہ مین چہینہ اور دیہات متصلہ رہے رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین جملہ بہنگی سردار ایک ایک کرکے مفقود ہوگئے اور جے سنگہ ہی اونکے ساتھ سب کچہہ کہو بیٹہا اور سب علاقہ اوسکے ہاتہہ سے جاتا رہا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو چہینہ۔ نگرن اور فیروزکے

جمعی ۵۰۰۰ ہزار روپیہ کی واپس مل گئی بعوض نوکری ستر سوارون کی جیسنگہ اپنے دو بیٹون سکہہ سنگہ اور بدہ سنگہ کو ساتھہ لیکر بہت لڑائیون مین لڑتا رہا ملتان کشمیر پشاور مین اور اوسکی وفات کے بعد اوسکی جاگیر اوسکے بیٹون کو برابر حصون مین ملی +

جو انقلاب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد ہوئی اون مین انکی جاگیر سالم نہی رہی مگر ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ نے اوسکو گہٹا کر ۱۲ ہزار روپیہ کی رکہی اور ۲۵ سوارون کی نوکری جاگیردارون کے ذمہ لگائی دو سال کے بعد اکثر سردار اس خاندان کے مفسدون مین شامل ہوگئے جو راجہ شیر سنگہ کے ماتحت تھے اور مفسدون کے ہمراہ تمام لڑائی مین لڑتے رہے اس سبب سے ضبطی ملک پنجاب کے بعد جیسنگہ - موہر سنگہ - ہری سنگہ - ہردت سنگہ - عطر سنگہ - اور فتح سنگہ کے حصے ضبط ہوگئے اور ہر ایک کو ۲۴۰ روپیہ ہر ایک کے حین حیات مقرر ہوئے جو حصے ضبط ہوئے ۱۵ ہزار ساتسو پچیس روپیہ کی تہے اور فقط بدن سنگہ اور مہتاب سنگہ کے پاس جو نمک حلال رہے تہے اونکے حصہ واگذار رہے جنکی جمع ۵۸۷۵ روپیہ تہے جس مین ۱۷۵۰ ذات کے تہے اور ۴۱۲۵ کی روپیہ نوکری کے عوض +

۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین جیسنگہ - ہردت سنگہ اور امر سنگہ ہاڈسن صاحب کے رسالہ مین بہرتی ہوئے جیسنگہ رسالدار ہردت سنگہ جمعدار ہوا اور فروری ۱۸۵۹ء تک اوس نامی رسالہ مین نوکری کرتے رہے اوس وقت بسبب تخفیف کے امر سنگہ اور جیسنگہ برطرف ہوگئے جے سنگہ کو تین سو روپیہ کی جاگیر حین حیات ملی اور امر سنگہ کو چالیس گہما نو اراضی بلا اخذ نذرانہ معاف ہوئی ہردت سنگہ اب بہی اوسی رجمنٹ مین ہے جسکا نام اب دسوان بنگالہ کا رسالہ ہے اور اوس مین رسالدار ہے +

دیدار سنگه ویگلیه

- صاحب سنگه
  - جودھ سنگه
    - جواہر سنگه
      - دیدار سنگه
        - سندر سنگه
  - ویر سنگه
    - دل سنگه
      - گنڈا سنگه
        - جوالا سنگه
      - پرتاب سنگه
    - آلا سنگه
      - سنت سنگه
        - ہرنام سنگه
      - بخشیش سنگه
        - حاکم سنگه
  - امیر سنگه
    - جمعیت سنگه
      - نہال سنگه
        - کرپال سنگه
      - ایسر سنگه
        - آلا سنگه
          - جگت سنگه
          - گنیشا سنگه
          - جیون سنگه
        - آسا سنگه
        - فتح سنگه
          - مہر سنگه
          - اروڑ سنگه
            - [illegible]
  - کاہن سنگه
    - سنگت سنگه
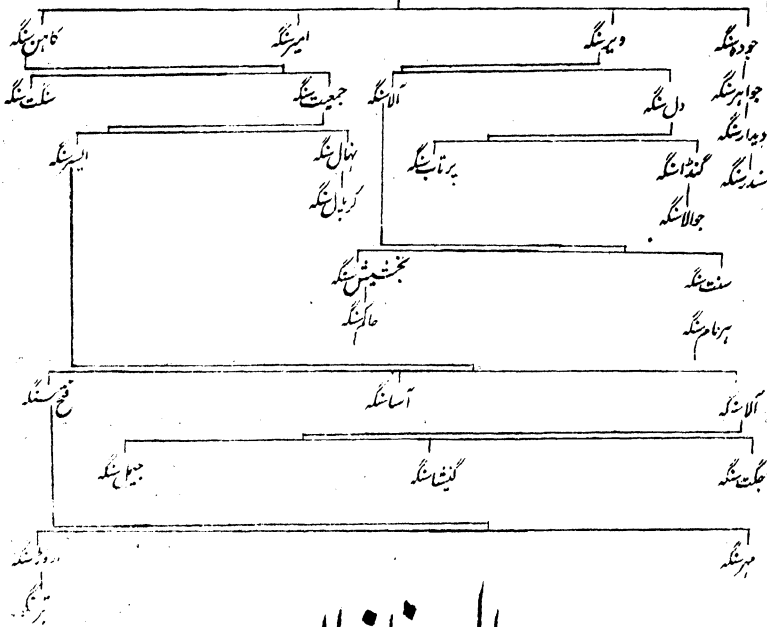
حال خاندان

صاحب سنگه کنہیہ کی مثل کے ساتھ قریب ۱۷۶۰ء کے شامل ہوا اور دو لو جیسنگه اور حقیقت سنگه کے ماتحت لڑتا رہا اوسنے تاراگڈہ پر ضلع گورداسپور کے پٹھان کوٹ کے پرگنہ مین قصبہ کرلیا اور جب مہاراجہ رنجیت سنگه نے وہ یورش جموں پر کی جس مین وہ کامیاب ہوا تہا صاحب سنگه کو جو اوس مہم مین شریک تہا سید گڈہ کا علاقہ جمعی ۳۰ ہزار روپیہ بلا صاحب سنگه نے موضع وچھویا آباد کیا تہا اور ۱۸۲۰ء تک جبتک وہ جیتا رہا اوس گانو مین رہتا رہا اوسکا علاقہ وچھویا تاراگڈہ اور سید گڈہ مین نوے ہزار روپیہ کا تہا اور ۱۸۱۲ء تک اوسکے چار بیٹون کے پاس رہا اوس سال مین مہاراجہ

رنجیت سنگہ نے تاراگڈہ پر چڑہائی کی اور تہوڑے سے محاصرہ کے بعد قلعہ کو فتح کیا اور علاقہ کا حصہ کلان ضبط کر لیا بارہ گانو معہ موضع وچہو یا جمعی ۰۰۰۰ہزار روپیہ کے بلا شرط نوکری اس خاندان کے پاس چہوڑی گئی مگر ضبطی کے بعد اس برس تک چارون بہائی سب مر گئے اور سردار جواہر سنگہ علاقہ پر قابض ہوا معہ اپنے چچازاد بہائیون جمعیت سنگہ اور سنگت سنگہ اور رن سنگہ کے یہہ سب مہاراجہ کی بہت مہمون مین لڑتے رہے اگرچہ اونکی جاگیر گذارہ واسطے تہی اور اونکو سپاہ دینی کی شرط نہین تہی سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ نے جو دوآبہ جالندہر پر ناظم تہا جواہر سنگہ سے کہا کہ ہر سردار کو اگر نام باقی رکہنا چاہئے تو سرکار کی خدمت کے واسطے سپاہ دینی چاہئے اور سردار موصوف نے ۱۵ سوار تعداد مناسب مقرر کی دیگلیون کی جاگیر کے ساتہ ۱۸۴۶ء تک مزاحمت نہین ہوئی اوس وقت راجہ لعل سنگہ نے جو سردار رہنا سنگہ سے جو اوس خاندان کا مربی تہا کچہ محبت نہین رکہتا تہا سردار کے بنارس کو چلے جانیکا موقع دیکہکر کل جاگیر اس خاندان کی ضبط کر لی مگر ایک سال کے بعد صاحب رزیڈنٹ کی منظوری سے اہالیان دربار نے جاگیرند کو تشخیص مزید ۲ ہزار روپیہ کے کرکے اور بشرط ۳ سوارونکی نوکریکی شرط لگا کر واگذار کر دی سنہ ۱۸۴۸-۴۹ء کے فسادون مین خاندان دیگلیہ نمک حلال رہا دیدار سنگہ اپنے سپاہی لیکر کپتان ہاڈسن صاحب کے ساتہہ شامل ہو گیا اور رنگڑ ننگل پر اور دیگر مقامات مین اچہی خدمت دیتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد تمام ذاتی جاگیر اس خاندان کی جمعی ۸۰۰ ۶ روپیہ کی واگذار رہی اور ہر حصہ دار کے حصہ کی نسبت یہہ حکم ہوا کہ ایک ثلث اوسکے وارث کے نام بسبیل علے الدوام واگذار رہیگا دیدار سنگہ پولیس جنگی مین رسالدار ہوا اور جب عموماً تخفیف ہوئی تو برطرف ہو گیا سنت سنگہ رن سنگہ کا بیٹا دہلی کو اوس رسالہ مین جو میجر آر لارنس صاحب نے جولائی ۱۸۵۷ء مین بہرتی کیا تہا جمعدار ہوکر بہیجا گیا اور محاصرہ مین گائیڈ کور کے سوارون کے ساتہ خدمت دیتا رہا ایک حصہ اس رسالہ کا بطور مستقل گائیڈ کور کو منتقل ہو گیا باقی دہلی کے پولیس سواری مین شامل ہو گیا اور اوس مین سنت سنگہ کی ترقی رسالداری پر ہوئی پولیس جنگی کی تخفیف تک سنت سنگہ لیاقت اور سرگرمی سے کام دیتا رہا اور جب تخفیف ہوئی تو وہ برطرف ہو گیا ۔

لهنا سنگه چمنی

رام سنگه

حکما سنگه

شیر سنگه سنه ۱۸۴۵ء مین مر گیا

امر سنگه سنه ۱۸۱۹ء مین پیدا ہوا

مہر سنگه

کشن سنگه سنه ۱۸۲۱ء مین پیدا ہوا

دختر سردار عطر سنگه بیدی والہسی شادی ہوئی

سوداگر سنگه

چنا سنگه

بہادر سنگه

ٹھاکر سنگه سنه ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوا

[illegible] سنگه سنه ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا

بچن سنگه سنه ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

اس خاندان مین سے رام سنگه جسکی ذات گنڈی بہونجائی کہتری تہی سب سے پہلے سکہہ ہوا تہا وہ بہیرہ ضلع شاہپور سے اگر گوجرانواله مین آباد ہوا تہا اور گوجرانواله مین سردار چڑت سنگه سوکرچکیه کی سرکار مین سوارون مین نوکر ہوا تہا اور سردار موصوف نے اوسکو ایک چاہ گوجرانواله مین دیا تہا کہ وہ چاہ اب بہی اس خاندان مین ہے رام سنگه بہلا گریا مین ایک جنگ مین مارا گیا تہا اور اوسکے پیچہے اوسکا بیٹا حکمان سنگه رہا تہا جو نابالغ تہا جب ہتہیار باندہنے کے قابل ہوا تو اوسنے رنجیت سنگه کی فوج مین نوکری کی ۱۸۰۷ء مین جو قصور مین مہم ہوئی اوسمین حکمان سنگه نے فروغ پایا اور اوس لڑائی مین وہ سخت زخمی ہوا جب ہر سنگه نلوہ کو سرداری کا خطاب ملا حکمان سنگه کو بہی اوسوقت سرداری کا منصب ملا اور رامنگر کے علاقه کی کارداری اور رپیٹ اور نمک کے محاصل کی کارداری اوسکو ۲۴ ہزار روپیه سال ہوا. جب پرملی اور دپیکے جاگیردار دنگی سپاہ کا کمانڈ اوسکو ملا پہانکوٹ اور سیالکوٹ پر جو مہم مہاراجه نے کی اوسمین حکمان سنگه

ساتہہ تہا اور سیالکوٹ مین حکما سنگہ نے ایسی ہمت اور بہادری کی کہ رنجیت سنگہ نے اوسکو گلے لگایا اور کہا کہ بڑا تعجب ہے کہ ایسی چمنا سے آدمی نے اور آدمیون سے جو اوس سے دوگنے قد مین ہین اتنی زیادہ بہادری کی پنجابی زبان مین چمنا پست قد آدمی کو بہی کہتے ہین اور ایک چہوٹی سی چڑیا کو بہی کہتے ہین جو بہت تیز پر ہوتی ہے اور حکما سنگہ نے جو کچھ پست قد تہا دیکہا کہ یہہ نام جو اوسکو ملا ہمیشہ کے واسطے اوسکا نام پڑگیا یہانتک کہ اوسکے خاندان کا لقب ہوگیا +

حکما سنگہ کو اوسکے خدمتون کے جلدو مین ساتہہ ہزار روپیہ کی جاگیر رگوگے - اور رتوڑس مین ملی اور ١٨١٢ء مین شہزادہ کہڑک سنگہ کی شادی پر اوسکو سیدگڈہ مین چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی اور جاگیر سیالکوٹ مین سے جو سردار گنڈا سنگہ صافی سے چہینی گئی تہی اوسمین سے بہی کچھ جاگیر ملی جو اوسکے قبضہ مین سات برس رہی اوسکی سپاہ کے سواران کشادہ جو اوسکے رشتہ دار گوردت سنگہ کے تحت حکم تہے تہوڑے عرصہ کے بعد سرکش ہوگئے اور ۲۴ ہزار روپیہ کا جو مواجب اونکا تہا اور جو وہ اوس سپاہ کے گذارہ کیواسطے رام نگر کے پرت مین سے پاتا رہا تہا موقوف ہوگیا ١٨١٣ء مین یار محمد زئی خیرآباد کے لوگون کی مدد سے سکہون کو اٹک مین سے نکال دیا تہا حکما سنگہ نے شام سنگہ بہنڈاری اور دو ہزار کشادہ سوارون کے ساتہہ اوسپر حملہ کیا اور اوسکو ضرر پہونچایا اور دریاے اٹک کے پار بہگا دیا اور جو لوٹ فوج افغان نے کی تہی وہ چہین لی اس مقابلہ مین جو خیرآباد کے لوگ یار محمد کے ساتہہ ہوگئے تہے اس سبب سے اونکی سخت سرزنش ہوئی +

١٨٢٠ء مین حکما سنگہ اضلاع اٹک اور ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا تہا اور اوس نے بہائی کہن سنگہ کو اپنا نائب بنایا تہا کہن سنگہ ذرا تیز مزاج تہا اور اوس نے جو ایک گستاخ خط محمد خان ترین کو لکہا جو مقتدا آدمی تہا اس حکم سے کہ مالیہ سرکار بلا توقف ادا کردے اس سبب سے سارا ہزارہ کا علاقہ باغی ہوگیا کیونکہ محمد خان نے اپنی قوم کو جمع کرکے سکہون کی فوج پر حملہ کیا اور اوسپر غالب آیا اور اوسکو کاٹ ڈالا اور کہن سنگہ مارا گیا جو تہوڑے سے آدمی بچے وہ یہہ خبر حکما سنگہ کے پاس لائے اور حکما سنگہ اپنے دوست کی موت کا بدلہ لینے کو ہزارہ پر چڑہا سلطان پور مین محمد خان سے مقابلہ ہوا اور سخت لڑائی ہوئی کسی فریق کو دعوے فتح کا نہین ہوسکتا تہا مگر محمد خان کیطرف فتح اسقدر رہی کہ حکما سنگہ اٹک کو واپس آیا اور دوسری لڑائی لڑنی کی جرات اوس نے نہین کی اس موقع پر حکما سنگہ کے طریق سے مہاراجہ بہت ناراض ہوا اور علاوہ اسکے ایک وجہ ناراضگی کی یہہ تہی کہ حکما سنگہ نے اپنا ذاتی بدلہ لینے کو ایک شخص سید خان کوٹ حسن علی

والے کو پہانسی دیدیا تہا حالانکہ وہ سرکار کا خیرخواہ تہا حکما سنگہ پر ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا اور ہزارے سے
برطرف کیا گیا اور ۱۸۱۹ء مین اوسکی جگہہ دیوان رام دیال ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا +

حکما سنگہ اچہا سپاہی تہا اور ایسی مہمین مہاراجہ نے کم کی تہین جس مین وہ شریک نہین رہا اور اوسکی ہوشیاری اور بہادری
کا ایسا انعام ملا تہا کہ ایک مرتبہ اوسکے پاس تین لاکہہ روپیہ سے زیادہ جاگیر تہی اوسکی وفات پر اوسکے خاندان مین
تنازع ہونیکے سبب سے اوسکی کل جاگیر ضبط ہوگئی تہی اوسکے سب سے بڑے بیٹے کو جسکی شادی سردار جہنڈا سنگہ بوتالیہ کی
ہمشیرہ کے ساتہہ ہوئی تہی سوارون کی افسری ملی اور پانسو روپیہ مواجب اوسکا ماہوار ہوا امر سنگہ اور مہر سنگہ کو کمیدانی
ملی تہی امر سنگہ کو ۵۷۷ روپیہ اور مہر سنگہ کو ۴۸۴ روپیہ سال ملتا تہا +

شیر سنگہ سبہراون مین مارا گیا اور اوسکے بیٹے لہنا سنگہ کو مہاراجہ دلیپ سنگہ کی خدمت مین نوکری ملی تہی اور اوسکو ۹۴۱۱ روپیہ کی
جاگیر بہی سیالکوٹ کے ضلع مین ملی تہی جو بعد ازان ضبط ہوگئی تہی گجرات کی لڑائی مین لہنا سنگہ اور اوسکے چچا
لاہور مین تہے اور مفسدون مین شامل نہین ہوئے تہے ۱۸۵۷ء مین امر سنگہ کو کرنیل وائل صاحب کے رسالہ مین
نوکری ملی تہی اور اوس مین اوس نے قابل تعریف خدمت کی تہی اوسکو ایک چاہ جمعی ۷۷ روپیہ سال کا ملا تہا
اوسکا بیٹا بہادر سنگہ بہی مفسدہ مین وفاداری کی نوکری کرتا رہا چین کو جاتے ہوئے جہان وہ لڑائی گذشتہ
مین اسی پلٹن کے ساتہہ جاتا تہا وہ مر گیا لہنا سنگہ جمنی گوجرانوالہ مین انریری مجسٹریٹ ہے +

مرزا غلام مرتضی

فیض محمد
|
گل محمد
سنہ ۱۸۰۰ء مین مرگیا

عطا محمد	غلام محی الدین
غلام حیدر – غلام حسین؛ غلام محمد؛ غلام محی الدین	غلام مرتضی – غلام قادر

حال خاندان

سنہ ۱۵۳۰ء سال آخر سلطنت شاہنشاہ بابر مین ہادی بیگ سمرقند کا ایک مغل پنجاب مین آکر ضلع گورداسپور مین آباد ہوتا تھا یہہ شخص کچھہ علم رکھتا تھا اور سترگانو کا قاضی متصل قادیان ہوا تھا کہتے ہین کہ اوس نے اس قصبہ کو آباد کیا تھا اور نام اوسنے اسلام پور قاضی کہا تھا کہ اوسکا نام ہوتے ہوتے قادیان ہوگیا کئی پشت تک اس خاندان کے آدمی بادشاہون کی سلطنت مین معزز عہدون پر مامور رہے تھے اور افلاس اس خاندان پر تب آیا جب سکھون کو فروغ ہوا گل محمد اور اوسکا بیٹا عطا محمد کنہیون اور رامگڈہیون کی مثل کے ساتھ ہمیشہ لڑتے رہے اور مثلون کے سردارون کے پاس قادیان کے گرد نواح کا علاقہ تھا اور آخر کار سب علاقہ اپنا ہاتھہ سے کہو کر بیگووال کو چلا گیا وہان سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کی حمایت مین عطا محمد خاموش آرام سے بیس برس تک بیٹھا رہا اوسکی وفات پر رنجیت سنگہ نے جس نے رامگڈہیون کی مثل کے علاقہ پر تصرف کرلیا تھا غلام مرتضی کو قادیان کو واپس بلایا اور اوسکے بزرگون کا علاقہ بہت کچھہ اوسکو واپس دیا اوسوقت مع اپنے بھائیون کے فوج مین نوکر ہوا مہاراجہ کی کشمیر کی سرحد پر اور اور مقامون مین اوس نے اچھی خدمت کی ٭

بنابر پنجاب کی زبان مین حق یا تو نہین ہے اور ز کی جگہہ اکثر د مستعمل ہوتی ہے چنانکہ گنبد اور اوستاذ کی جگہہ اوستاد ٭

نونہال سنگھ اور شیر سنگھ اور دربار کے عہد مین غلام مرتضی ہمیشہ خدمت پر مامور رہا ۱۸۴۱ء مین وہ جنرل ونتورا صاحب کے ساتھہ منڈی اور کلو کو گیا اور ۱۸۴۳ء مین ایک پیادہ رجمنٹ کی افسری پر دہ پشاور کو بہیجا گیا ہزارہ مین جب مفسدہ ہوا تو اوس نے کارنمایان کیا اور جب ۱۸۴۸ء کا مفسدہ ہوا تو وہ سرکار کا نمکحلال رہا اور سرکار کیطرف ہوکر لڑا اس زمانہ مین اوسکے بہائی غلام محی الدین نے بھی اچھی خدمت کی جب بھائی مہاراج سنگہ اپنی سپاہ لیکر دیوان مولراج کی مدد کے واسطے ملتان کو جاتا تہا غلام محی الدین نے معہ دیگر جاگیرداران لنگر خان ساہیوال والے اور صاحب خان ٹوانہ کے مسلمانون اوٹہا دیا اور مصر صاحب دیال کے سپاہ کے ساتہہ اوس نے مفسدون پر حملہ کیا اور اونکو کامل شکست دی اور چناب کے اندر اونکو ڈال دیا جسمین چھہ سو آدمی سے زیادہ ڈوب کر مر گئے غلام قادر غلام مرتضی کا بیٹا فوج مین جنرل نکلسن صاحب کے ماتحت نوکر تہا جب صاحب موصوف نے ۴۶ نمبر ہندوستانی پلٹن کے مفسدون کو جو سیالکوٹ سے بہاگے تہے بمقام ترمو گہاٹ غارت کیا غلام مرتضی قادیان ضلع گورداسپور مین رہتا ہے وہان اوسکو رسوخ بہت ہے اگرچہ اوسکے خاندان کی جاگیر ضبطی ملک پنجاب پر ضبط ہوگئی تہی اوسکو اور اوسکے بھائیون کو سات سو روپیہ پنشن ملی اور سات گانو مین اوسکی زمینداری ہے غلام مرتضی نامی طبیب تھا۔

سردار جودہ سنگہ چھاپہ والہ

- سدا سنگہ
  - دیال سنگہ
    - کشن سنگہ
      - دیوا سنگہ
        - منگل سنگہ — سنہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا
        - بی بی سوہیا
        - بی بی کاکو — پرتاب سنگہ موران کے فرزند کے ساتہہ شادی ہوئی۔
        - بی بی تابو — مہان سنگہ کے فرزند کے ساتہہ شادی ہوئی
        - بی بی حکمی — نہال سنگہ بوتالیہ کے ساتہہ شادی ہوئی
      - کپور سنگہ
    - رام سنگہ — سنہ ۱۸۴۹ء مین مرگیا
      - جودہ سنگہ — سنہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا
        - ہردت سنگہ — سنہ ۱۸۴۶ء مین پیدا ہوا
        - بہاگ سنگہ — سنہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
        - نارسنگہ — سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا
      - ہیرا سنگہ — سنہ ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا
      - سوہن سنگہ — سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

دیال سنگہ دادو باجوہ ضلع سیالکوٹ کا ایک غریب زمیندار نارسنگہ سکہہ کی فوج مین سوارون مین نوکر ہوا اکثر لڑائیون مین وہ اپنے آقا کی نوکری دیتا رہا اور پانچہزار روپیہ کی جاگیر اوسکو علاقہ سیالکوٹ مین ملی نارسنگہ کی وفات پر اوسکی بیٹون مین بابت تقسیم ترکہ کے بہت تنازع ہوا اور ایک لڑائی مین جو واقع ہوئی دیال سنگہ مارا گیا اور اوسکے

علاقہ پر اوس شخص نے قبضہ کرلیا جسکو فتح ہوئی اوسکے دو بیٹے کشن سنگہ اور رام سنگہ اس سبب سے ایسی ہی مفلس ہوگئے جیسا اونکا باپ اپنی ابتدائے عمر مین مفلس تھا وہ ضلع امرتسر مین دیہہ چھاپہ کو گئے جہان اونکا باپ اپنا گہر چھوڑکر پہلے ہی آباد ہوا تہا اور جہان ایک اونچی جگہہ پر اوس نے ایک چھاپہ یعنے لکڑی کی باڑا اپنے گہر کے گرد بنائی تہی کہ اوسکے سبب سے اِس خاندان کا اور اوس گانو کا نام مشہور رہوا +

مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ان بھائیون کو نوکر رکہہ لیا اور پانسو سوارون کی افسری اونکو دی اور شہزادہ کہڑک سنگہ کے زیر حکم اونکو مامور کیا کشن سنگہ ۱۸۲۶ء مین لڑائی مین مارا گیا اور اوسکے بھائی کو جس نے نمایان خدمت کی تھی اوسی لڑائی مین سات گانو ضلع امرتسر مین ملے جب جیت سنگہ کہڑک کا رفیق مارا گیا مہاراجہ نے جو ہمیشہ رام سنگہ پر عنایت کرتے تہے اوسکو اپنی مُہر دی اور ضلع امرتسر اور شاہپور مین جاگیر دی تو نہال سنگہ کہڑک سنگہ کے بیٹے کو اپنے باپ کے متوسلون سے محبت نہ تہی اور رام سنگہ کو قید کرنے کی دہمکی دی اور غالب ہے کہ وہ قید کر بہی دیتا اگر اس روز کہ جب اوسکے باپ کی نعش جلائی گئی تہی وہ خود نہ مارا جاتا شیر سنگہ کے عہد مین رام سنگہ کو فوج مین کئی نوکریان ملین اور اوسکی ذات کی جاگیر ۱۵ ہزار روپیہ سال راجہ دہیان سنگہ کی سفارش سے مقرر ہوئی کہ راجہ کو رام سنگہ مہاراجہ کہڑک سنگہ کے باب مین خبرین دیتا رہتا تھا ۱۸۴۷ء مین سردار رام سنگہ بافسری سواران کشادہ ماتحت سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ بنون کو بہیجا گیا تھا سردار شمشیر سنگہ اوس سکہہ کی فوج کا افسر تہا جو لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کی مدد کیواسطے اوس ضلع کے انتظام اور بندوبست اور امن کے واسطے بہیجے گئے تہے ۱۸۴۸ء مین جو سکہون کی سپاہ قلعہ دلیپ گڈہ مین باغی ہوئے اوسکا بڑا بہکانے والا رام سنگہ تھا فتح خان ٹوانہ رام سنگہ کا دشمن قلعہ دار تہا اور اوس قلعہ کا سکہون نے محاصرہ کرلیا فتح خان بہادری سے لڑتا رہا مگر محصورین کو پانی نہ ملا اور قلعہ کو تہام نہ سکے فتح خان مارا گیا اور قلعہ چہوٹ گیا بنّہ مین ایک ملک میر عالم خان تھا جسکے ساتہہ رام سنگہ کو بہت محبت ہوگئی تہی اور اوسکو رام سنگہ نے زر مالگذاری سرکار دینے کیواسطے روپیہ اپنے پاس سے قرض دیا تہا قلعہ بہت کچھ اس آدمی کی مدد کے سبب سے سر ہوا اور اوسکے سپرد ہوا جب رام سنگہ سکہون کی فوج لیکر راجہ شیر سنگہ کے ساتھ ملنے کو روانہ ہوگیا +

سردار رام سنگہ سکہون کی فوج کی نہایت شجاع سرداروں مین سے تہا رام نگر اور چیلیانوالہ مین وہ بہت شجاعت سے

لڑا اور گجرات کی لڑائی مین جو چند مشہور آدمی مارے گئے اون مین سے وہ بہی ایک تھا +
کُل جاگیر اِس خاندان کے مفسدے کے سبب سے ضبط ہوئی مگر ۱۸۵۸ء مین دیوا سنگہ سرکار کی فوج مین رسالدار
مقرر ہوا اور اوسکے مکانات اور اوسکے چچازاد بھائی جودہ سنگہ کے مکانات واگذار ہوئے +

سرداران بھنگی
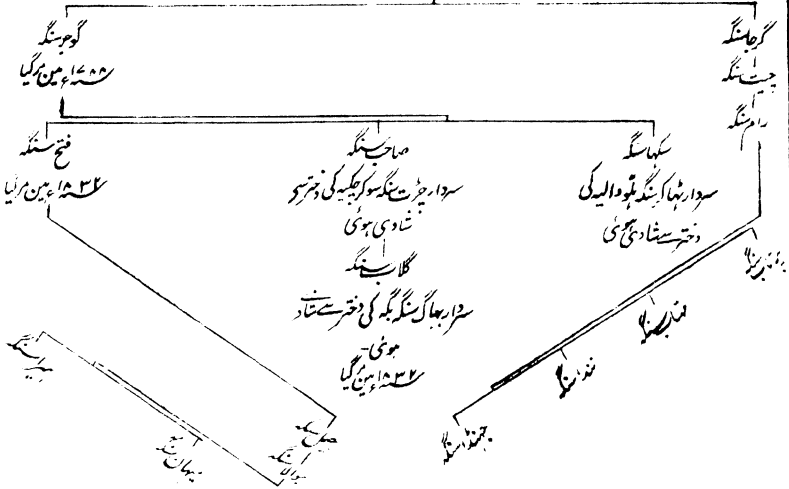
اوّل

گوجر سنگھ بھنگی

نتھا

گرجا سنگھ — جیت سنگھ — رام سنگھ

گوجر سنگھ
سنہ ۱۷۸۸ء میں مرگیا

سکھا سنگھ
سردار ٹھاکر سنگھ تلونڈالیہ کی
دختر سے شادی ہوئی

صاحب سنگھ
سردار چڑت سنگھ سوکرچکیہ کی دختر سے
شادی ہوئی

گلاب سنگھ
سردار بھاگ سنگھ بگہ کی دختر سے شادی
ہوئی۔
سنہ ۱۸۰۲ء میں مرگیا

فتح سنگھ
سنہ ۱۸۳۲ء میں مرگیا

جھنڈا سنگھ — نند سنگھ — لہنا سنگھ — برہم سنگھ

دوم

لہنا سنگھ

درگاہا

لہنا سنگھ
سنہ ۱۷۹۷ء میں مرگیا

بھگت سنگھ

جیت سنگھ
عطر سنگھ
سنہ ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوا

حال مثل

بہما سنگھ ایک باشندہ قصور کا معتقد مثل بھنگی کا بانی مبانی سمجھا جاسکتا ہے مگر یہ شخص قزاق سے کچھ ہی بہتر تھا اور اسکے

ہمراہی تین سو سے تعداد مین زیادہ نہ تہے اوسکی جگہہ اوسکا بہتیجا ہری سنگہ ہوا جو بہوپ سنگہ کا بیٹا تھا اور بہوپ سنگہ
پتوکا زمیندار رہا جو دولے کے متصل ہے اور یہہ آدمی بہت لایق تھا اوس نے ایک گروہ قزاقون کو ایک فوج بنا لیا اور پنجاب
کے بہت علاقہ پر اوس نے تاخت کی اوسکو جو بہنگ پینے کا شوق تھا اس سبب سے اوسکی مثل کا نام بہنگی مشہور ہو گیا بعضے
کہتے ہین کہ اس کا نام بہما سنگہ سے نکلا جو ایسا مدمغ تہا کہ اوسکو سکہہ بالا باش (اونچا سر) کہتے تہے یہہ خطاب تیری کی
نہا اور وہ اتنا دق ہوا کہ اوس نے رفیقون سے کہا کہ مجہہ اور خطاب میرا بناؤ چنانچہ جب وہ امرتسر کے دربار صاحب مین جاتا تہا
تو اوسکو خالصہ کے واسطے بہنگ رگڑنے کا کام دیا جاتا تہا اور اوسکو بہنگی کہتے تہے پہلے وجہ تسمیہ جو بیان کی گئی وہ
عموماً مانی جاتی ہی +

ہری سنگہ نے جسکی دار الریاست گلوالی ضلع امرتسر مین تہی بہت علاقہ گرد و نواح پر قبضہ کر لیا اور سیالکوٹ۔ کریال
اور نارووال پر بہی اوس نے چنیوٹ اور جہنگ سیال کو لوٹا اور جمون پر یورش کی اور جمون سے باج لینا ٹہیرایا اور
ملتان پر بہی حملہ کیا مگر کامیاب نہوا ۱۷۶۲ء مین اوس نے خواجہ سعید کے کوٹ پر جو لاہور سے دو میل کے فاصلہ پر ہے حملہ
کیا جہان خواجہ عابد افغان ناظم کا سلح خانہ تہا اور وہان سے بہت کچھ لوٹ معہ اسلحہ اور سامان جنگ اوسکے ہاتہہ آئے ۱۷۶۴ء
مین وہ کنہیون اور رامگڈہیون کے ساتہہ ہو کر قصور کے حملہ پر چڑہا اور سال آیندہ مین ایک لڑائی مین جو امر سنگہ پٹیالہ والے
سے ہوئی وہ مارا گیا اور جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ دو بہائی جو اوسکے نوکر تہے ایک شاخ مثل کے افسر ہوئے یہہ بہائی پنجوار
کے جو ترنتارن کے پاس ہے ڈہلون جٹ تہے اور اونکے عہد مین اس مثل کو بہت زور حاصل ہوا اون کے ساتہہ بہت
مشہور سردار رفاقت مین تہے بہاگ سنگہ ہلو والیہ تارا سنگہ۔ شیر سنگہ اور رائے سنگہ بوڑیہ والہ۔ نندا سنگہ دودیہ صاحب سنگہ
سیالکوٹیہ۔ ندہان سنگہ اٹو اور نیز اونکے ساتہہ دو نو بہنگی سردار گوجر سنگہ اور لہنا سنگہ تہے جنکا حال ذیل مین لکہا جاتا ہے یہہ دونو
سردار اگرچہ اونکے ساتہہ تہے مگر درجہ مین کچھ کمتر نہ تہے +

۱۷۶۶ء مین جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ نے ملتان پر سپاہ کثیر سے حملہ کیا شجاع خان ناظم ملتان اور مبارک خان بہاولپور والے
نے کنارہ دریائے ستلج پر اونکا مقابلہ کیا فتح کا دعوے دونو طرف مین سے کسیکو نہ ہو سکا مگر ایک عہدنامہ اس مضمون کا
لکہا گیا کہ افغان اور سکہون کی ریاست مین پاکپٹن حد رہی اسکے بعد جہنڈا سنگہ امرتسر کو واپس آیا اور وہان اوس نے

بہنگی قلعہ کی تیاری مین مصروفیت رکہی جسکو ہری سنگہ نے شروع کیا تہا اور لون منڈی بازار کے نیچے اوس قلعہ کے ٹوٹے نشان اب بہی دیکہے جاتے ہین مگر جہنڈا سنگہ نے تہوڑے ہی عرصہ مین رئیس ملتان سے جو عہدنامہ کیا تہا اوسکو توڑ دیا تہا اور ۱۷۷۱ء مین اوسکے علاقہ پر یورش کی ڈیڑہ مہینے تک اوس نے قلعہ کا محاصرہ کیا اوس عرصے کے بعد جہان خان کے زیر حکم جو ایک فوج افغان متصل ملتان کے آئی اوس نے محاصرہ چہوڑ دیا +

سال آئندہ ۱۷۷۲ء مین جہنڈا سنگہ کو زیادہ کامیابی ہوئی شجاع خان - شریف خان سدوزئی اور شریف خان یا شریف بیگ تکلو جو پے درپے ناظم ملتان کے مقرر ہوئے تہے اونہون مین آپسمین جہگڑا ہو گیا تہا اور شریف خان تکلو نے جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ کو اپنی مدد کے واسطے بلایا یہہ سردار ایسے دعوت کے قبول کرنیکو مستعد ہی بیٹہے تہے اور ایک سپاہ کثیر لیکر روانہ ہوئے شجاع خان کو اور نیز اوسکے دوستون بہاولپور کے داؤد پوترون کو شکست دی اور ملتان پر اونہون نے قبضہ کرلیا شریف بیگ نے جب ایسا دہوکا کہایا اوس نے پہلے تلمبہ مین پناہ لی اور بعد اوسکے خیرپور ٹنوین مین اور پہلے مقام مین تہوڑے عرصہ کے بعد مر گیا - اوسکے بعد جہنڈا سنگہ نے شمال کیطرف کوچ کیا اور دیوان سنگہ چاچو والیہ کو ایک کثیر سپاہ دیکر ملتان کی حفاظت کیواسطے چہوڑا جہنڈا سنگہ پہلے رامنگر کو گیا جہان اوس نے زمزم* معروف بہنگی توپ چٹہون سے واپس لی اور وہانسے وہ جمون کیطرف گیا جہان اوس کا دوست اور باجگذار راجہ رنجیت دیو اپنی فرزند برج راج دیو اور سرداران کنہیا و سوکرچکیہ سے لڑ رہا تہا +

کچہہ عرصہ تک جانبین کی فوج لڑتی رہی اور کبہی کوئی ایک پر غالب ہا کبہی دوسرا آخر اتفاقاً سردار حقیقت سنگہ مارا گیا اور بہنگیون کیطرف فتح ہوئی مگر یہہ فتح سردار کنہیہ نے جہنڈا سنگہ کو قتل کرکے اپنی طرف پہیر لی یعنی درحالیکہ جہنڈا سنگہ لشکر کی راہ سے گذرتا تہا اوسکو بندوق کی ضرب سے مروا ڈالا یہہ حال ۱۷۷۴ء مین واقع ہوا +

---

* اس توپ کا حال کسیقدر ذکر کے قابل ہے یہہ توپ معہ ایک اور توپ کے جو اوسکے برابر کی تہی لاہور مین ۱۷۶۱ء مین شاہ نظر نے بحکم شاہ ولی خان وزیر اعظم احمد شاہ کے ڈہالی تہی اس توپ پر بیس شعر کندہ ہین اور تاریخ اسکی مصرع اخیر مین ہے ۱۱۷۴ھ بحساب ابجد نکلتی ہے مصرع اخیر یہہ ہے مصرعہ پیکری اژدہائی آتش بار * یہہ توپ تانبا اور پیتل ڈہال کر بنائی تہی جو جزیہ مین لی گئی تہی یعنے فی گہر سے لاہور مین ایک برتن لیا گیا تہا ۱۷۶۱ء مین جب احمد شاہ مرہٹون پر پانی پت مین فتح پاکر کابل کو واپس جاتا تہا زمزم توپ لاہور مین چہوڑ گیا کہ اوسکے واسطے سامان ساتہہ لیجانیکا تیار نہ تہا اور یہہ توپ خواجہ عابد کے پاس چہوڑ گیا جسکو اوس نے ناظم مقرر کیا تہا دوسری توپ وہ اپنی ساتہہ لیگیا اور وہ توپ چناب کو عبور کرنے مین جاتی رہی کا زمزم توپ باقی رہی کہتے ہین کہ جیسی سنگہ بہنگی نے

گنڈا سنگہ مثل کا رئیس ہوا اور دیکہا کہ اب جموں مین کچھ فایدہ نہوگا وہ امرتسر کو چلا گیا جہان اوس نے بہنگیون کے گڑہے کو بڑہانا اور مضبوط کرنا شروع کیا اور سرداران کنہیہ کے خلاف جنہون نے اوسکے بہائی کو مروا ڈالا تہا منصوبہ باندہتا رہا اپنی عداوت کے دکہانیکا فوراً ہی اوسکو قابو بہی ملگیا جہنڈا سنگہ نے پہانکوٹ اپنے ایک مثلدار کو دیدیا تہا جسکا نام نند سنگہ تہا اور جو بنام ملنا سنگہ معروف تہا یہہ شخص اوسی عرصہ کے قریب مرا جب اوسکا سردار مارا گیا تہا اور اوسکی بیوہ نے اپنی دختر اور جاگیر پہانکوٹ تارا سنگہ کو دی جو حقیقت سنگہ کنہیہ کا قریب رشتہ دار تہا گنڈا سنگہ اس امر کے واقع ہونیسے نہایت غصہ مین آیا اوس نے اصرار کیا کہ تارا سنگہ جاگیر واپس دیدی مگر کنہیون نے نہ مانا اور گنڈا سنگہ نے ایک جمعیت کثیر جمع کرکے اور بہنگی توپ لیکر اور بہت سے رانگڑ یہ سردار بطور اپنے دوستون کے لیکر پٹہان کوٹ اوپر چڑہائی کی حقیقت سنگہ - تارا سنگہ اور گوربخش سنگہ کنہیہ اور امر سنگہ بگا اوسکے مقابلہ کیواسطے دینانگر کو کوچ کر گئے اور اس مقام پر ایک لڑائی ایسی ویسی ہوئی مگر درحالیکہ وہ دینانگر مین خیمہ زن تہا وہ بیمار ہوکر دس روز مین مر گیا اوسکا ایک ہی بیٹا دیسو سنگہ نابالغ تہا اسواسطے فوج نے چڑت سنگہ اوسکے بہتیجے کو اوسکی جگہہ رئیس بنایا مگر اول ہی جو لڑائی کنہیون سے ہوئی اوسمین چڑت سنگہ مارا گیا اور بہنگیون کی فوج جسکا افسر کوئی نہین رہا امرتسر کو واپس چلے گئے ؁

اب دیسو سنگہ مثل کا رئیس ہوا اور ایک شخص گوجر سنگہ نامی اوسکا وزیر تہا مگر بڑے مقتدر مثل بہنگیون کے دن اب ختم ہونے پر آ گئے تہے اور طاقت اور عقل ایک لڑکے کی بہت سے سرکش سردارون کو روکنے کے برابر نہ تہے جنکو اس بات کا غرور تہا کہ وہ ہری سنگہ اور جہنڈا سنگہ کے زیر حکم لڑے تہے پہلے بہاگ سنگہ ہلووالیہ سر خود ہو گیا بعد اوسکے جہنگ نے باج دینے سے انکار کیا اور ۱۷۷۶ع مین ملتان اوسکے قبضہ سے جاتا رہا ؁

یہہ بات ذہن مین ہوگی کہ سردار جہنڈا سنگہ نے دیوان سنگہ کو ملتان کا ناظم بنا کر چہوڑا تہا کئی سال تک تو دیوان سنگہ

خواجہ عابد خان کا سلیح خانہ لوٹا تو توپ بہی اوس نے اپنے قابو مین کر لی تہی اور وہ اوسے امرتسر مین لیگیا تہا مگر یہہ بات سچ نہین کیونکہ یہہ بات تحقیق ہے کہ جب تک سنہ ۱۷۶۲ع مین خواجہ عابد خان ناظم رہا یہہ توپ بہیون سے اوتری ہوئی شاہ برج لاہور مین پڑی ہوئی تہی ۱۷۶۴ع مین جب لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ نے لاہور کو فتح کیا تو انہون نے اس توپ پر قبضہ کر لیا دو دن کے بعد سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ بہنگی سردارون کو مبارکباد دینے آیا اور اشارہ کیا کہ مجھے بہی کچھہ حصہ لوٹ مین دو بہنگیون نے جو جانتے تہے کہ چڑت سنگہ مبارکباد کیواسطے نہین آیا تہا بلکہ مثال ایک گدہ کی تہا جسکو لاش کی بو آئی تہی خیال کیا کہ اوس سے چالاکی کرنی نہین اور چونکہ انکو منظور نہ تہا کہ ایسے مقتدر سردار کو اپنا دشمن بنالین اونہون نے بہ نہایت دلجوئی سے اوس سے کہا کہ یہہ زمزم توپ جو سارے لوٹ مین

سنبھلا رہا اور اوسنے ۱۷۷۸ء مین ٹیپن ہا ولپور اور مظفر خان شجاع خان کے بیٹے کے حملہ کو ہٹایا اگرچہ خود بھی نقصان اوٹھایا مگر ۱۷۷۹ء مین تیمور شاہ احمد شاہ کا بیٹا بہت فوج لیکر ملتان پر چڑھ آیا اور دیوان سنگہ ایک مہینے سے زیادہ اوس سے لڑتا رہا مگر بعد ازان ہار مانی اور وہان سے بلا مضرت چلے جانے کی اجازت ہوئی دیسو سنگہ کا ایک بڑا دشمن سردار مہان سنگہ بھی تھا جو سوکر چکیہ مثل کا رئیس تھا اب اس مثل کو بہت اقتدار اور زور حاصل ہوتا جاتا تہا اور ۱۷۸۲ء مین آٹھ سال سرداری کرکے سردار دیسو سنگہ لڑائی مین مارا گیا تھا مگر یہہ بات تحقیق نہین ہے کہ آیا یہہ سردار چنیوٹ کے سامنے مارا گیا جسپر اوسنے یورش کی تھی یا مہان سنگہ کے ساتھہ لڑائی مین قتل ہوا دیسو سنگہ کے بعد گلاب سنگہ اوسکا بیٹا اوسکا جانشین ہوا اور اس سردار کا حال کچھ لایق لکہنے کے نہین ہے یہہ شخص ہمت مین ضعیف تہا اور عیاش تہا اور اوسمین ہمت کافی نہیں تھی کہ جو ملک اوسکا باپ چھوڑ گیا تہا اوسکو سنبھال رکھتا سال بسال اوسکا علاقہ گھٹتا گیا اور آخر کار فقط شہر امرتسر اور کچھ دیہات مانجھے مین باقی رہ گئے +

۱۸۰۰ء مین کئی سردار رنجیت سنگہ کے مقابلہ کے واسطے جمع ہوگئے جسنے لاہور پر جولائی ۱۷۹۹ء مین قبضہ کرلیا تہا اور جسکے فتوحات کے سبب سے پنجاب مین تہلکہ پڑگیا تھا اس سازش مین بڑے سردار یہہ تھے سردار جسا سنگہ رامگڈہیہ صاحب سنگہ اور گلاب سنگہ بھنگی اور نظام الدین خان قصوریہ اور اونہون نے آپسمین یہہ صلاح کی کہ رنجیت سنگہ کو دوستانہ بہسین مین بلاوین اور وہان اوسکو مار ڈالین مگر یہہ جوان سردار بہت ہوشیار تھا اور وہان جو گیا تو بڑی فوج اپنے ہمراہ لیگیا تاکہ کچھہ اوسکی جان کو خطر نہوا اور دو مہینے کے بعد جس مین خوب عیش ہوتی رہی وہ لاہور کو واپس آیا لیکن اگرچہ رنجیت سنگہ جان سلامت لیکر بچ آیا گلاب سنگہ کا ایسا نصیب زبردست تہا وہ کوئی موقع بہت شراب پینے کا ہاتہہ سے نہ دیتا تہا اور جب شراب پیتا تہا ہر رات کو عیاشی کرتا تہا چنانچہ ان ضیافتون مین اوسنے شراب ایسی کثرت سے پی کہ وہ اوسکے صدمہ سے مرگیا بعض لوگ کہتے ہین

سب سے اچھی چیز ہے لیجاوٗ مگر اونکو امید تہی اور یقین تھا کہ جرٔت سنگہ اوسکو لے نہ جاسکیگا مگر جرٔت سنگہ نے جب دیکھا کہ اور کچھہ ان سے ہاتہہ نہ آویگا اوسنے اپنے آدمیون کو جمع کیا اور بہت محنت سے اپنے لشکر مین توپ لیگیا اور بعد اوسکے گوجرانوالہ کو اپنے قلعہ مین لیگیا گوجرانوالہ مین احمد خان چٹہ نے اوس توپ کو چھین لیا اور اپنے نئے قلعہ کو جو احمد نگر مین تہا اوسے لیگیا مگر اوسکا بھائی پیر محمد بہت ناراض ہوا کہ وہ بھی اپنا دعوےٰ اس توپ پر سمجھتا تھا اور دونون بھائیون مین آپسمین اس توپ پر لڑائی ہوئی اور اون لڑائیون مین ایک بیٹا پیر محمد خان کا اور دو بیٹے احمد خان کے مارے گئے آخر کار پیر محمد نے گوجر سنگہ بھنگی کو اپنی مدد کیواسطے بلایا اوسنے احمد خان کو قابو کر لیا اور ایک دن اور ایک رات اوسکو کہانا پینا نہ دیا اسوقت احمد خان نے

کہ اوسکو زہر دیا گیا تہا مگر اس بیان کا کچھ بہی ثبوت نہین ہے اور یہہ شخص ایسا نالایق تہا کہ کوئی شخص امکانا کچھ فایدہ اوسکے مار ڈالنے مین نہ سمجھہ سکتا تہا گلاب سنگہ کا ایک بیٹا گوردت سنگہ اوسکے پیچہے رہا جو دس برس کا عمر مین تہا اور اوسکی شادی سردار صاحب سنگہ بہنگی اور فتح سنگہ کنہیہ کی دختر سے ہوی تہی مگر رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین ایسے مقتدر رشتہ داری کسی کام کی نہین تہی اور رنجیت سنگہ نے پختہ تہیہ کر لیا تہا کہ امرتسر پر قبضہ کرلے رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۲ء مین بہنگیون سے فساد کرنیکے ارادہ سے زمزم توپ گوردت سنگہ سے مانگ بہیجی مگر اس مثل کے شان اور نام بہت کچہہ اس توپ کے قبضہ کے سبب سے حاصل ہوا تھا اور اگرچہ گوردت سنگہ کی ماں سکہان کو اوسکے صلاح کارون نے سمجہایا کہ توپ دیدے مگر اوس نے اوسکے دیدینے سے انکار کیا اور لڑنے کی تیاری کی مگر یہہ تیاریان بے سود ہوئین رنجیت سنگہ فتح سنگہ اہلووالیہ کے ساتہہ امرتسر پر چڑہ گیا بہنگیون کے قلعہ پر حملہ کیا اور پانچ گہنٹہ مین اوسکو فتح کر لیا سکہان اور اوسکے بیٹے نے سردار جودہ سنگہ رامگڈہیہ کے پاس پناہ لی اور رنجیت سنگہ نے کل بہنگیون کے علاقہ پر تصرف کر لیا گوردت سنگہ کا اور کچہہ زیادہ حال معلوم نہین ہے وہ اپنے بزرگون کے گانو امرتسر کے ضلع مین ترنتارن کے پرگنہ مین مرگیا جہان اوسکی اولاد اب غریب کسان ہین *

اب دو اور زیادہ مقتدر سرداران مثل بہنگی کا ذکر کرنا چاہیے یعنے سردار لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ یہہ سردار اگرچہ جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ کے ساتہہ بعض لڑائیون مین شریک رہے مگر اونکا اپنا حال بالکل علیحدہ ہے لہنا سنگہ کا دادا ملون جٹ کی قوم کا زمیندار تہا جو قحط سالی مین اپنے گانو سدا والی سے جو ضلع امرتسر مین تہا مستاپور دوآبہ جالندہر مین متصل کرتارپور چلا گیا یہان اسکو ایک شخص نے گود لیا جو بڑہئی اور محاصل کے اکٹہا کرنیکا پیشہ رکہتا تھا اور یہان اوسکے گہر مین ایک بیٹا درگا ہا پیدا ہوا لہنا سنگہ درگا ہا کا بیٹا اولوالعزم تہا اور ایک مرتبہ جو اوسکے باپ نے

توپ کے دینے کا وعدہ کیا گوجر سنگہ نے اپنے دوست سے دغا کرکے اوس توپ کو گجرات لیجاکر اپنے پاس رکہہ لیا گجرات مین یہہ توپ دو برس ہی دو برس کے بعد بہنگی سردار اوسکو اونکی شامت جو آئی سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے مقابلہ پر لے گئے بہنگیون کو شکست ہوئی اور یہہ توپ جو جلدی ہلائی نہ جاسکتی تہی پہر سوکرچکیہ سردار کے ہاتہہ آگئی ۱۷۶۲ء مین چٹہے جو ہمیشہ سردار چڑت سنگہ سے لڑتے رہتے تہے پہر اوس توپ پر قابض ہوئے اور اوسکو اونہون نے قلعہ پنجگرہ مین رکہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو رسول نگر مین لے گئے جسکا نام اب رام نگر ہے یہان جب سردار جہنڈا سنگہ سال آیندہ ملتان سے واپس آیا اوس نے اس توپ کو لے لیا اور اوس نے اوس توپ کو امرتسر مین بہیجدیا اور امرتسر مین یہہ توپ بہنگیون کے قلعہ مین ۱۸۰۲ء تک رہی اوس سال رنجیت سنگہ نے جسکو اس توپ کے قبضہ

اسواسطے اوسکو ماں کہیت مین اوسکے مویشی آوارہ ہو گئے تہے لہنا سنگہ گہر سے بہاگ گیا اور کچہہ عرصہ تک آوارہ
پہرتا رہا بعد اوسکے وہ موضع روڑانوالہ مین پہونچا جو امرتسر سے ایک میل دور ہے اور جہان گوربخش سنگہ بہنگی رہتا
تہا یہہ شخص سردار ہری سنگہ کے ماتحت نہایت عمدہ لڑنیوالون مین تہا گوربخش سنگہ کے قبضہ مین قریب چالیس
گانو کے تہے اور تمام ملک مین سوار لیکر تاخت کرتا پہرتا تہا اور دور و نزدیک لوٹتا تہا اوسکو خوردسال لہنا سنگہ
سے محبت ہو گئی اور اوس نے اوسکو اپنے رسالہ مین بہرتی کرلیا اور عرصہ کے بعد چونکہ اوسکا کوئی بیٹا نہین تہا
اوس نے لہنا سنگہ کو متبنّٰی کرلیا گوربخش سنگہ سنہ ۱۷۶۳ء مین مرگیا اور فوراً گوجر سنگہ گوربخش سنگہ کے نواسہ اور لہنا سنگہ
مین آپسمین فساد ہوا کہ ہر ایک ترکہ کا دعوی کرتا تہا جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ بہنگی دونون کی تکرار کے رفع کرنیکی
عزم سے آئے تہے مگر گوجر سنگہ کوئی بات نہ مانتا تہا اور اپنے ہمراہیون کو لیکر روڑانوالہ کو چلا گیا لہنا سنگہ نے تعاقب کیا
اور آ پہونچا اور ایک لڑائی ہوئی چند آدمی دونو طرف کے مارے گئے آخر کار یہہ بندوبست ہوا کہ لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ نے
علاقہ کو آپسمین تقسیم کرلیا لہنا سنگہ نے روڑانوالہ لیا اور گوجر سنگہ نے ایک نیا گانو رتن وال اور بہروال کے بیچمین آباد
کیا جسکا نام اوس نے رنگڈہ رکہا اس سبب سے کہ اوسجگہہ لہنا سنگہ کے ساتہہ لڑائی ہوئی تہی اور اب اوسکا نہایت
پکا دوست ہو گیا ؛
دونو سرداروں نے بعد اوسکے لاہور پر قبضہ کرنیکی تدبیر کی جس پر کابلی مل کا احمد شاہ کیطرف سے قبضہ تہا ناظم ڈرپوک
اور ظالم بہی تہا اور چونکہ سکہون کے سوار روز بروز زیادہ طاقت اور جرات پاکر شہر کے دیوارون تک لوٹ جاتے
تہے کابلی مل کو اپنے جان کا اندیشہ ہوا اور جب اوسکو بہنگی سردارون کے منصوبہ کی خبر خفیہ ملی وہ لاہور سے
بہاگ گیا اور اپنے برادر زادہ میر سنگہ کو چہوڑ گیا کابلی مل جمون کی راہ پر گیا مگر بعض شخصون نے جو اوسکے ظلم کے

کرنے کی خواہش تہی بہنگیون کو امرتسر سے نکال دیا اور توپ پر قبضہ کرلیا رنجیت سنگہ کی سلطنت کے عہد مین یہہ توپ بڑے شان سے پانچ موقعونپر
بیجائی گئی تہی ایک ڈسکہ پر دوسرے قصور پر تیسری سجان پور اور چوتہی اور پانچوین وزیرآباد اور ملتان پر سنہ ۱۸۱۸ء مین ملتان کے محاصرہ مین اس
توپ کو سخت آسیب پہونچا تہا اور چونکہ یہہ خیال ہوا کہ اب توپ کسی کام کی نہین رہی ہے لاہور مین لاکر دہلی دروازہ کے باہر رکہی گئی تہی اور یہہ توپ
سنہ ۱۸۶۰ء تک وہان ہی اوس سال مین لاہور کے عجائب خانہ کے سامنے یہہ توپ لیجاکر رکہی گئی اور اب وہان موجود ہے ؛

سبب سے لاہور چھوڑکر چلے گئے تہے اوسپر اتنی بدعت کی کہ اگر کچھہ سپاہ جو راجہ رنجیت دیو جمون والے نے اوسکی ساتہہ
کیواسطے بہیجی تہی نہ پہونچ جاتی تو وہ غالبًا مارا جاتا مگر اوس سپاہ نے اوسکو چھوڑا لیا راجہ نے اوسکو راولپنڈی سے
بہیجدیا جہان احمد شاہ کی بیس ہزار سپاہ ٹہیری ہوئی تہی اور اوس مقام مین کابلی مل تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا +
ایک اندہیری رات کو لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ نے دوسو آدمی لیکر لاہور پر ناگاہ قبضہ کر لینے کا ارادہ کیا اونہون نے
دروازے سب بند پائے مگر ایک شخص دیال سنگہ نے اونکو ایک بدرو کا پتہ بتایا جسکی راہ سے سمٹ سمٹا کر اندر پہونچ
جانا ممکن تہا گوجر سنگہ آگے آگے چلا لہنا سنگہ اور اور سکہہ اوسکے پیچہے پیچہے چلے قلعہ کو ناگاہ اونہون نے جا مارا امیر سنگہ
نائب ناظم ناچ دیکہہ رہا تہا اوسکو اونہون نے پکڑ لیا اور پہاٹک لان بند کر دیا اور صبح ہونے سے پہلے تمام شہر پر
ان سردارون کا تصرف ہوگیا دوسرے روز صبحکو سوبہا سنگہ کنہیہ جے سنگہ کا بہتیجا آپہونچا پچہلے افغانون کی یورش کے زمانہ
سے وہ اپنے گانو کانہہ مین پوشیدہ رہا ہوا تہا وہ ان سردارون کے دوستون مین سے تہا اور اگرچہ اس فتح کی مدد
دینے کے وقت وہ نہ آیا اور دیر مین پہونچا مگر اوسکو دونو سردارون نے اس فتح مین حصہ دیا اوسکے بعد اور
بہنگی اور کنہیہ سردار آئے اور سب سے پیچہے جہنڈا سنگہ سوکرچکیہ آیا جسکا خوش کرنا بہت مشکل تہا اور وہان سے وہ نہ گیا
جبتک کہ بہنگیون نے اوسکو زمزم توپ نہ دیدی چنانچہ یہہ توپ گوجرانوالہ کو لے گیا بعد ازان تینون سردارون نے لاہور
کو آپسمین بانٹ لیا لہنا سنگہ نے قلعہ لیا اور علاقہ مستی اور خضری اور کشمیری اور روشنائی دروازہ گوجر سنگہ نے شہر پناہ
کے باہر اپنے واسطے ایک قلعہ بنایا جسکا نام اوس نے قلعہ گوجر سنگہ رکہا اور ۱۷۶۵ء مین وہ شمال کیطرف اونکا
ملک فتح کرنیکو چلا +

لہنا سنگہ اور سوبہا سنگہ آپسمین سلوک کے ساتہہ لاہور مین رہے تاوقتیکہ احمد شاہ نوبت اخیر ۱۷۶۷ء مین پنجاب مین چڑہکر
آیا اوسوقت وہ پہجوڑ کو چلے گئے مگر اس بڑے درانی شاہ نے عمر اور ضعف اپنے اوپر آتے دیکہا اور چونکہ کوئی شخص
ہوشیار مثل آدینہ بیگ خان کی نہ تہا جسکو وہ صوبہ چہوڑتا اوس نے سکہہ سردارون کے ساتہہ اتفاق کرنیکا عزم
کرلیا اوس نے لہنا سنگہ کے پاس کچہہ میوہ بہیجا مگر اوس سردار نے وہ میوہ یہہ کہکر واپس کر دیا کہ ہم گنوار آدمی ہین ہمکو
غلہ ہی میوہ ہے میوہ ایک جنس بادشاہون کیواسطے ہے اس انکسار کے جواب سے خوش ہوکر بادشاہ نے لہنا سنگہ

کو لاہور پر قابض رکہا اور کابل کو واپس روانہ ہوا جہان وہ ۱۷۷۳ء مین مرگیا اسکے بعد تیس ۳۰ برس تک لاہور کے سردار لوگ
سے ۱۷۹۷ء تک حکومت کرتے رہے اوس سال مین شاہ زمان نے جو کابل کے تخت پر بیٹہا تہا پنجاب پر حملہ کیا اور لہنا سنگہ
لاہور سے چلا گیا اور جب بادشاہ چلا گیا پہر لاہور کو واپس آیا مگر اوسی سال مین مرگیا سوبہا سنگہ بہی اوسی عرصہ کے قریب مرگیا
اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا موہر سنگہ جانشین ہوا اور لہنا سنگہ کی جگہہ چیت سنگہ مسندنشین ہوا +

۱۷۹۸ء مین شاہ زمان پہر پنجاب مین آیا مگر لاہور مین تہوڑے ہی مہینے رہا کیونکہ ایران سے ایسی خبر آئی کہ اوسکو کابل کو واپس
جانا ضرور ہوا سردار رنجیت سنگہ سوکر چکیہ نے اپنی خدمتون کے عوض مین شاہ زمان سے لاہور پایا بڑے خدمت اوسکی یہہ تہی کہ اوسنے
آٹہہ توپین جو راوی مین ڈوب گئی تہین نکلوا کر بہیجدین مگر شہر لاہور کے عطا نام کیواسطے ہی تہی اور رنجیت سنگہ کو شہر
لاہور پر بزور خود قبضہ کرنا پڑا تہا مگر یہہ امر مشکل نہ تہا ان تینون حاکمون مین فقط ایک شخص صاحب سنگہ گوجر سنگہ کا بیٹا کچہہ ہمت
والا تہا اور وہ گجرات مین تہا چیت سنگہ بہت کم ہمت تہا اور موہر سنگہ نہ کسی جرات کا آدمی تہا نہ کچہہ حوصلہ رکہتا تہا رعایا کو اونکی
حکومت سے تنفر کمال تہا اور اونکی اسنے متوسل بہائی گوربخش سنگہ حکیم حاکم رائے اور عاشق محمد رنجیت سنگہ کے جانبدار
تہے اور اونہون نے رنجیت سنگہ کو لکہہ بہیجا کہ لاہور کا لے لینا آسان ہے رنجیت سنگہ ایک بڑی فوج لیکر انارکلی
مین آیا اور چیت سنگہ جس نے اوسکے مقابلہ کے واسطے کوچ کرنیکا خیال کیا تہا محکم دین چودہری کوٹ نونی
جسکے سپرد دروازہ لوہاری تہا سمجہایا کہ بیفایدہ ہے اور اوسنے دشمن کو دروازہ کہولدیا رنجیت سنگہ نے بلا دقت
قبضہ کرلیا اور چیت سنگہ اور موہر سنگہ بہاگ گیا +

رنجیت سنگہ نے کچہہ عرصہ کے بعد چیت سنگہ کو ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر موضع وینکی مین دی جس پر وہ ۱۸۱۵ء تک اپنی
وفات تک قابض رہا اوسکی آٹہہ جوروان تہین کسی سے اوسکو کوئی بیٹا نہین پیدا ہوا مگر اوسکی وفات کے چار مہینے
کے بعد بی بی حکم کور کو ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عطر سنگہ رکہا اور رنجیت سنگہ نے اوسکے نام وینکی مین چہہ ہزار روپیہ
کی جاگیر واگذار کردی یہہ جاگیر بعد ازان بہت گہٹائی گئی اور اوسکے عوض لدّی مین دی گئی اور ۱۸۱۹ء مین
پہر اوسکے عوض چک ڈیڈ دیا گیا جو لہنا سنگہ کے پرانے علاقہ مین سے تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد یہہ گانو
عطر سنگہ اور اوسکی والدہ کے نام اونکے حین حیات واگذار ہوئے اس شرط پر جب ماں اوسکی مرجاویگی نصف گانو سرکار مین

ضبط ہوجاویگا اور باقی عطر سنگہ کی اولاد نرینہ صلبی کو جو بطن زوجہ منکوحہ سے ہونگے علی الدوام واگذار ہیگا عطر سنگہ
چک ڈیڈہ وین رہتا ہے اوسکی تین بیٹیاں ہین جنکی شادیان ہوگئین مگر اوسکو بیٹا کوئی نہین پیدا ہوا ٭

سردار گوجر سنگہ جو لاہور سے شمال کیطرف ملک فتح کرنیکو مہم پر گیا تہا بخوبی کامیاب ہوا اور وہ تہوڑے عرصہ
مین لہنا سنگہ اور سوبہا سنگہ کی نسبت زیادہ مقتدر ہوا اور اوس نے پہلے گجرات پر حملہ کیا جو سلطان مقرب ایک گکہڑ
رئیس کے قبضہ مین تہا اور دیوار و برج باہر اوسکو شکست دیکر اوس نے شہر اور گردو نواح کے ملک پر قبضہ کرلیا
اب اوس نے گجرات کو اپنا دار الریاست بنایا اور ۱۷۶۶ء یعنی سال آیندہ مین اوس نے جمون کیطرف کوچ کیا
جسپر اوس نے تاخت کی اور جہنڈا سنگہ بہنگی کے ساتہہ اوس سے باج لیتا رہا اوسکے بعد اوس نے پنجہہ اسلام گڈہ
اور دیوا بٹالہ کو زیر کرلیا ۱۷۶۷ء مین احمد شاہ نوبت اخیر پنجاب پر چڑہ کر آیا نئے سکہہ سردارون کو سب کو بہگاتا ہوا
چلا آیا کیونکہ سکہون کو اون دنون مین افغان فوج کا ایسا خوف تہا کہ کہلے میدان مین اوسکے ساتہہ مقابلہ
کرنیکا کسیکو خیال بہی نہین گذرتا تہا اور پنجاب مین مثل مشہور تہی کہ کہادا پیتا اساڈا۔ رہندا احمد شاہ دا۔ جو کچہہ
کہایا پیا ہمارا۔ باقی احمد شاہ کا ٭

جو سردار بہاگے اون مین گوجر سنگہ بہی بہاگا وہ لاہور کو چلا آیا اور جیسا احمد شاہ آگے بڑہتا گیا وہ فیروزپور کو چلا گیا
جب دُرانی بادشاہ نے پنجاب پر پیٹہہ موڑی گوجر سنگہ نے پہر لاہور کے اپنے حصہ پر قبضہ کرلیا اور اوسکو اپنے ایک
قریبی رشتہ دار تخت سنگہ کے سپرد کرگیا اوسکے بعد وہ امرتسر کو گیا اور اس متبرک شہر کی حفاظت کیواسطے اوسنے
قلعہ گوجر سنگہ کی بنیاد کچے جس موقع پر اوسکے بعد قلعہ گوبند گڈہ بنایا گیا جو اب موجود ہے چڑت سنگہ سوکرچکیہ نے بہی ایک
قلعہ دربار صاحب یعنے طلائی شوالہ کے شمال کیطرف بنایا جسا سنگہ رام گڈیہ کا قلعہ مشرق کیطرف تہا اور بہنگیون کا
جنوب کیطرف بعد اوسکے اوس نے اپنے گانو رنگڈہ مین اپنے سب سے بڑے فرزند کی شادی بہاگ سنگہ ہلووالیہ
کی دختر سے کی اور جب شادی ہوچکی اپنی کل فوج لیکر گجرات کو چلا گیا اور جتنے پرانے فتح کئے ہوئے علاقے
اوسکے تہے بلا دقت اونپر پہر تصرف کرلیا بعد اوسکے سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ اتفاق کرکے اوس نے
مشہور قلعہ روہتاس کا جو گکہڑون کے قبضہ مین تہا محاصرہ کیا کئے مہینے کے محاصرہ کے بعد قلعہ فتح ہوا اور کل علاقہ

گرد و نواح کا راولپنڈی تک معہ اوسکے عمدہ لڑنیوالی قومون جنجوعون۔گکھڑ۔اور آوان کے ان دوستون کے مطیع ہو گئے
بعد اوسکے اوس نے اپنے دوسرے فرزند صاحب سنگہ کی شادی سردار جیت سنگہ کی ایک دختر کے ساتہ کردی
اور کچہہ عرصہ کے بعد ہمیر سنگہ جیندوالے کی ایک دختر کے ساتہ کردی +
گوجر سنگہ نے اپنے علاقہ کو اپنے دونو بڑے بیٹون سکہا سنگہ اور صاحب سنگہ مین تقسیم کر دیا تہا ان مین آپسمین تنازع ہوا
اور چہوٹے نے سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے بہکانے سے جو اورون کی بیوقوفی سے اپنا فایدہ ہمیشہ نکالا چاہتا
کرتا تہا اپنے بہائی پر حملہ کیا جو لڑائی مین مارا گیا گوجر سنگہ نے جب یہ سنا تو اوسکو نہایت شدت سے غضب آیا اور جو علاقہ
صاحب سنگہ کے قبضہ مین تہا سب اوس سے چہین لینا چاہا وہ گجرات پر کوچ کر کے آیا اور کسی نے مقابلہ اوسکا نہین
کیا اور صاحب سنگہ جو علانیہ سرکش ہو گیا تہا اسلام گڈہ مین قلعہ بند ہو گیا مگر گوجر سنگہ کو در حقیقت یہانتک نوبت پہونچانیکی
خواہش نہین تہی اور جسوقت اوسکے فرزند نے عفو چاہا تو اوسیوقت معاف کر دیا اور اوسکے پرانی علاقہ پر اوسکو بحال
کرکے اوس علاقہ کو جو سکہا سنگہ کے قبضہ مین تہا اپنے سب سے چہوٹے فرزند فتح سنگہ کو دیدیا مگر ایک اور باعث نااتفاقی
کا پیدا ہو گیا سردار مہان سنگہ رسول نگر کا محاصرہ کر رہا تہا جو اوسکے دشمنون چٹہون کا دارالریاست تہا اور ایک بڑا عہدہ دار
شہر مین سے بہاگ کر سردار گوجر سنگہ کے لشکر مین پناہ گزین ہوا مہان سنگہ نے اپنے قیدی کو مانگا مگر گوجر سنگہ
نے دینے سے انکار کیا لیکن صاحب سنگہ نے جو اپنے سالے کو خوش کرنا چاہتا تہا اوس آدمی کو اوسکے حوالہ کر دیا
اور مہان سنگہ نے اوسکو قتل کر دیا گوجر سنگہ اپنے بیٹے کی نافرمانی سے بہت ناراض ہوا اوس نے اوسکو بددعا
دی کہ جیسی تو نے اپنے باپ کی بیحرمتی کی ویسی ہی تیرا بیٹا بہی تیری بیحرمتی کرے صاحب سنگہ کی اس حرکت سے
گوجر سنگہ کو اتنا غم ہوا کہ وہ بیمار ہو گیا اور اپنا کل ملک اپنے سب سے چہوٹے بیٹے فتح سنگہ کو دیکر لاہور کو چلا گیا جہان
وہ ۱۷۸۸ء مین مر گیا اوسکی سمادہ شمن برج کے پاس ہے +
اگرچہ گوجر سنگہ کی نہایت ہی خواہش اپنے بڑے بیٹے کو ملک سے خارج کرنیکی تہی مگر سرداران خالصہ اوسکی استحقاق
کو منظور نہ رکہا اور صاحب سنگہ نے بلا مقابلہ فتح سنگہ کی اپنے باپ کے علاقہ پر قبضہ کر لیا اور فتح سنگہ گوجرانوالہ مین مہان سنگہ
کے پاس جا رہا کچہہ عرصہ سالے بہنوئی کی دوستی رہی یعنی مہان سنگہ اور صاحب سنگہ مین مگر ۱۷۸۹ء مین و نین آپسمین تنازع

ہوگیا اور دونو مین آپسمین علانیہ جنگ دو برس تک ہوتی رہی آخرکار ۱۷۹۱ء مین مہان سنگہ نے صاحب سنگہ کو قلعہ سودہرہ مین بند کر رکہا اور اوسکو نہایت تنگ کیا بہنگی سردار لہنا سنگہ لاہور والے اور کرم سنگہ دونو کو مدد کیواسطے بلایا لہنا سنگہ تو نہ آیا مگر کرم سنگہ بڑی فوج لیکر آیا تاکہ مہان سنگہ سے محاصرہ چہوڑا دیوے اور اوسمین اور مہان سنگہ مین لڑائی ہوئی سردار سوکرچکیہ اس زمانے مین بہت بیمار تہا اور لڑائی کیوقت اوسکو ہاتہی کے اوپر غش آگیا تہا مہاوت ہاتہی کو موڑ کر میدان سے مہان سنگہ کو لے گیا اوسکی فوج نے جب اپنے سردار کو نہ دیکہا تو بہاگ گئے محاصرہ چہوٹ گیا اور مہان سنگہ گوجرانوالہ کو چلا گیا جہان وہ تین دنکے بعد مرگیا مہان سنگہ کی موت اس سببسے اور بہی جلدی ہوگئی کہ اوسکا دوست جودہ سنگہ وزیرآبادیہ اوسکو دغا دیگیا اور چلا گیا*

۱۷۹۶ء مین شاہ زمان نے پنجاب پر یورش کی اور صاحب سنگہ پہاڑ مین چلا گیا شاہ زمان فقط چند روز لاہور مین رہا اور بعد اوسکے افغانستان کو واپس چلا گیا اوس نے پنڈدادنخان مین ایک افسر شہنچی معہ سات ہزار افغان فوج کے چہوڑا صاحب سنگہ گجرات مین واپس آیا تو یہہ افسر اوسپر حملہ آور ہوا اور ضلع جہلم کے مسلمان قومین اوسکی شریک ہوئین صاحب سنگہ نے معہ نہال سنگہ اور وزیر سنگہ اٹاریوالہ جودہ سنگہ وزیرآبادیہ اور کرم سنگہ دولہ کے اوسکے ساتہ لڑائی کی اور اوسکو شکست دی یہہ امر ۱۷۹۷ء مین واقع ہوا اور یہہ نوبت اول تہی کہ سکہون نے میدان جنگ مین بخوبی افغانون کو شکست دی چند ماہ بعد اس شکست شہنچی کے شاہ زمان نے پہر پنجاب پر یورش کی مگر وہ تہوڑے دن پنجاب مین رہا اور رنجیت سنگہ کو لاہور دیگیا جسکو رنجیت نے فتح کرلیا جیسا کہ اوپر لکہا گیا فتح سنگہ بہنگی اب رنجیت سنگہ کے ساتہ متفق ہوگیا اور رنجیت سنگہ نے اوس سے اوسکے بہائی کے نصف علاقہ کے دیدینے کا وعدہ کیا اور اس مدد سے اوس نے فتحگڈہ کو جسکا نام اب کوٹ باریخان ہے اور سودہرہ کو لے لیا جب صاحب سنگہ نے لاہور کی فتح کا حال سُنا وہ بڑی فوج لیکر رنجیت سنگہ کے مقابلہ کیواسطے آیا اور رامگڈیہ اور قصور کی فوج بہی اوس طرف مشرق اور جنوب سے آئی مگر بہسین مین جو ملاقات ہوئی اوسمین لڑائی نہین ہوئی مگر اوسی سال مین کچہہ عرصہ کے بعد لڑائی ہوئی اور کچہہ عرصہ تک ہی فتح سنگہ اپنے بہائی سے متفق ہوگیا مگر یہہ اتفاق عرصہ تک نہین رہا کیونکہ فتح سنگہ نے جب اپنی صاحب کور صاحب سنگہ کی زوجہ سے سلوک کہا جو اپنے خاوند کی تیسری شادی سے ناراض ہوکر قلعہ جلال پور مین اوسنے

*دیکہو حال جیسا سنگہ وزیرآبادیہ کا +

لڑتی رہی فتح سنگہ کا مال اور جو علاقہ تہا اوسکو ملا تہا صاحب سنگہ نے ضبط کرلیا فتح سنگہ پہر رنجیت سنگہ پاس چلا آیا اور رنجیت سنگہ
نے یہہ یاد کرکے کہ ہمین لڑائی کے اندر وہ چہوڑ کر چلا آیا تہا کچہہ اوسکے واسطے کرنا نہ چاہا اور لاہور مین ایک برس
بہت افلاس مین رہکر وہ مجبور اپنے بہائی کے پاس گجرات کو چلا گیا اور اوسکے بہائی نے اوسکو دولت نگر اور علاقہ دیا +
صاحب سنگہ اب وہ ہمت جو اوس مین بہت نمایان تہی کہونے لگا اور شراب نوشی اور عیاشی مین پڑ گیا اوس نے سردار
نہال سنگہ اٹاریوالہ سے تنازع کرلیا اور اپنی دیوان محکم چند سے بہی جو بعد ازان بہت مشہور ہوا یہہ دونو رنجیت سنگہ کے پاس
چلے گئے سنہ ۱۸۰۶ء مین صاحب سنگہ سردار لاہور کے ساتہہ پٹیالہ کی مہم مین گیا اور جب وہ لڑائی ختم ہوئی تو گجرات کو واپس
چلا گیا سنہ ۱۸۰۷ء مین رنجیت سنگہ صاحب سنگہ کے ملک کو لے لینے کا ارادہ کیا اور حکم سنگہ اٹاریوالہ اور سیوا سنگہ کو اس کام
کیواسطے بہیجا صاحب سنگہ مقابلہ کرنا نہ چاہا یہہ دیکہکر پچاس سوار لیکر گجرات سے بہاگ گیا اور دیوا وٹالہ کے قلعہ مین اوس
نے پناہ لی رنجیت سنگہ نے اوسکی کل جاگیر ضبط کرلی اور پچیس ہزار روپیہ کا علاقہ گلاب سنگہ کے پاس چہوڑا جس نے اپنے
باپ کے خلاف فریب کیا تہا سنہ ۱۸۱۰ء مین جب مہاراجہ ملتان کے محاصرہ مین مصروف تہا مائی لچھمی صاحب سنگہ کی مان
وہان گئی اور اپنے فرزند کی شفاعت ایسے اثر سے کی کہ علاقہ گجرات ایک لاکہہ روپیہ کا اوسکے نام واگذار ہوا یہہ اوسکے
پاس اوسکی وفات تک رہا جو سال آئندہ مین واقع ہوئی اوسوقت رنجیت سنگہ نے اوسکی بیوگان دیا کور اور رتن کور
کے ساتہہ چادر ڈالکر اپنے محل مین داخل کرلیا دیا کور دیوان سنگہ ورک کی بیٹی اور پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ کی مان مشہور
تہی رتن کور ملتانا سنگہ کی مان مشہور تہی سردار فتح سنگہ گجراتیہ اپنے بہائی کے مرنیکے بعد اور اوسکا ملک ضبط ہو جانیکے
بعد کپورتہلہ کو چلا گیا اور وہان اہلوالیہ سردار کا دو برس تک نوکر رہا جب اوسکی مان لچھمی مر گئی تو اوسکو ضلع امرتسر مین
رنگڈہ اور چند اور دیہات ملے اور وہ سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کا نوکر ہوا اور کئی سال تک اوسکی فوج مین نوکری کرتا رہا
یہہ سردار مونو مین ملک دلاسا خان کے قلعہ کے محاصرہ مین مارا گیا قریب اوسی عرصہ کے سنہ ۱۸۳۲ء مین گلاب سنگہ مر گیا
اور اوسکی جاگیر سب ضبط ہوگئی +
جیمل سنگہ جو فتح سنگہ کا ایک ہی بیٹا تہا کچہہ عرصہ تک سردار شام سنگہ کی فوج مین نوکر رہا اور سرحد پر اور پشاور مین نوکری دیتا
رہا مگر اوس نے اپنے سردار سے لڑائی کرلی اور اس سبب سے اوس پر بہت سی آفتین آئین کہ جسکا ذکر اس مختصر جگہہ مین طول

ہوگا شام سنگہ کی دشمنی کے سبب اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی اور جب سرکار انگریزی نے ملک کو فتح کیا وہ نہایت افلاس مین تہا
وہ اب بہی الاگڈہ مین رہتا ہے نہ کچھ اوسکی پنشن ہے نہ کچھ جاگیر ہے اور یہہ حال اسکا ہے جو بڑے بہنگی خاندان کا
آدمی ہے جو بہ نسبت کسی اور خاندان کے ستلج اور دریاے اٹک کے اندر سب سے زیادہ زور اور علاقہ رکہتا تہا *

سردار بلونت سنگہ رنگڈہ نگلیہ

رن دیو

تہا سنگہ

کرم سنگہ — دہرم سنگہ — جرأت سنگہ

جرأت سنگہ: دل سنگہ

جمعیت سنگہ — وزیر سنگہ

رام سنگہ: ساون سنگہ — سردول سنگہ

بوٹا سنگہ — شیر سنگہ

جوالا سنگہ — چندا سنگہ

ارجن سنگہ ۱۸۵۹ء مین مرگیا — دختر جسکی شادی دیواندر سنگہ راجہ ناہہ سے ہوئی

بلونت سنگہ — اوتار سنگہ
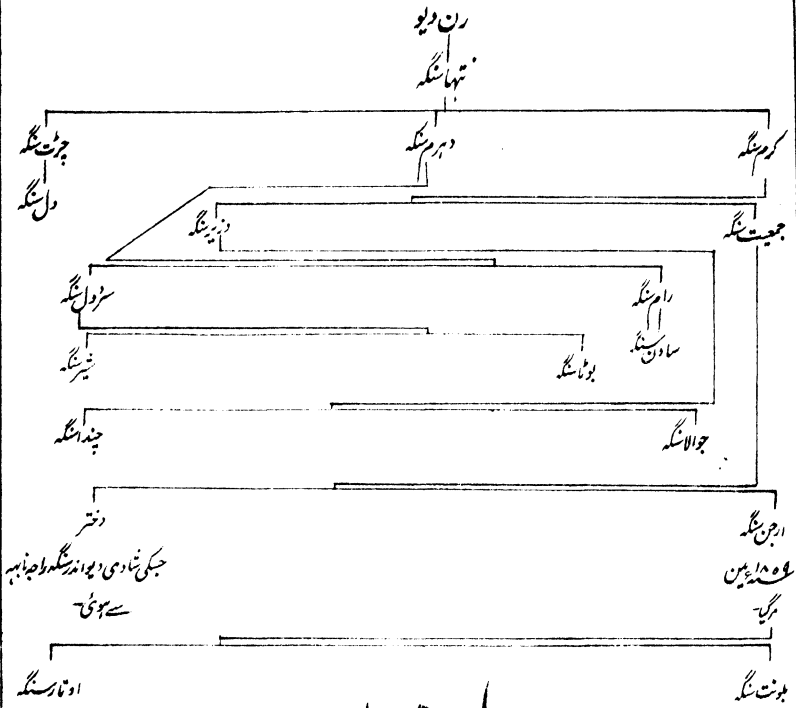
حال خاندان

یہہ خاندان ابتدا مین بیکانیر سے جو راجپوتانہ مین ہے آیا تہا اور آخر علاقہ گورداسپور مین آکر آباد ہوا جہان شہر بٹالہ کے پاس اوس نے گانو رنگڈہ منگل آباد کیا رانگڑہ راجپوت گوت کا نام ہے جس مین راجہ جگبت اس خاندان کا بزرگ تہا اور منگل سنسکرت لفظ منگل خوش آیند کے معنے کہتا ہے جس سے غرض یہہ ہے کہ یہہ مسافر بہت پہرتے پہرتے خوش ہوئے کہ ایسی اچہی جگہہ آکر آباد ہوسئے۔

بہت برسون کے بعد تہارن دیو کا بیٹا سکہہ ہوگیا اور کنہیون کی مثل کے ساتہہ شریک ہوا جسکا رئیس جیسنگہ تھا اور
رنگڈہ منگل کے گرد کے ملک کو لوٹا اور وہان مضبوط قلعہ اوس نے بنایا اوسکے بعد اوسکا بیٹا کرم سنگہ اوسکا جانشین ہوا اور
اپنے خاندان کے اوس نے اور اور علاقوں کو بہت بڑہایا اوس نے قلعہ رنگڈہ منگل کو سرنو تعمیر کیا اور مضبوط کیا اور امرتسر
مین سکونت اختیار کی جہان اوس نے کٹرہ کرم سنگہ بنایا کہ اوسکا نام کٹرہ رنگڈہ منگلیہ بہی معروف ہے جب رنجیت سنگہ کو زور
حاصل ہوا اور اوس نے لاہور امرتسر پر قبضہ کر لیا کرم سنگہ اوسکا مطیع ہوگیا اور ہمیشہ مہاراجہ کا خیر خواہ ملازم رہا
اگرچہ اون مین رنجش ہوگئی تہی کرم سنگہ رنجیت سنگہ کی کشادہ سپاہ کا کپتان تہا اور چونکہ ابتدائی زمانہ
مین مہاراجہ کے پاس بہت روپیہ نہ تہا فوج کا مواجب باقی رہ گیا کرم سنگہ نے اونکی طرف ہوکر مہاراجہ سے طلب
مانگی اور مہاراجہ نے فساد کے خوف سے اپنی زوجہ مہتاب کور کا زیور رہن رکہکر فوج کو تنخواہ دی مہاراجہ نے
کرم سنگہ کی اس حرکت سے کہ اوس نے فوج کے ساتہہ ہوکر مہاراجہ کو تنگ کیا تہا یہہ سزا دی کہ اوسکا گہر امرتسر مین لوٹ لیا
اور مسمار کر دیا مگر بعد ازان پہر سلوک ہوگیا اور یہہ سردار مہاراجہ کے ساتہہ بہت سی مہمون مین جاتا رہا اور پشاور کی مہم
مین جہان وہ سخت زخمی ہوا تہا اوس نے خصوصاً نمایان خدمت کی اور اپنی خدمت کے عوض مین دوآبہ جالندہر مین
نئی جاگیر پائی ایک زمانہ مین اوسکے پاس کئی لاکہہ روپیہ کی جاگیر تہی اور اکثر یہہ جاگیر ضلع گورداسپور مین تہی اوسکے
بعد اوسکا بیٹا جمیعت سنگہ اوسکا جانشین ہوا جو مدت سے فوج مین رہا تہا اور جسکی بہادری کا رنجیت سنگہ کو اچہا خیال تہا
اوسکے چہوٹے بہائی وزیر سنگہ کو بہمبر مین جاگیر ملی جمیعت سنگہ اپنے چچا زاد بہائی رام سنگہ کے ساتہہ ہزارہ مین
دربند کی لڑائی مین مارا گیا تہا سنہ ۱۸۲۰ء مین اور اوسکی وفات کے بعد نصف جاگیر سے زیادہ ضبط ہوگئی +

مگر ارجن سنگہ پہر بہی مقتدر سردار رہا اور جب تک مہاراجہ رنجیت سنگہ اور نونہال سنگہ زندہ رہے مورد الطاف رہا مگر جب
شیر سنگہ تخت نشین ہوا تو اوسکی جاگیر گہٹ گئی اور فقط ۴۸ ہزار روپیہ کی جاگیر اوسکے پاس رہی جس مین سے ۳۵ ہزار
ذات کی تہی اور ۱۳ ہزار کے عوض تیس سوار کی نوکری دیتا رہا ارجن سنگہ کی مان رانی چند کور کہڑک سنگہ کی بیوہ اور
نونہال سنگہ کی مان کی ماسی تہی اور اس رشتہ داری کے سبب سے مہاراجہ شیر سنگہ کی عداوت ظاہر ہے +
سنہ ۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی سے پہلے ارجن سنگہ کو راجہ لعل سنگہ نے ہم پیادہ پلٹنون کی افسری دی تہی ایک رجمنٹ

سوارون کے اور ایک ترپ اسپی توپخانہ کے اور اس فوج کے ساتہہ وہ بہاؤن کی لڑائی مین نوکری دیتا رہا ۱۸۴۶ء
مین اوس نے کشمیر کی مہم مین قابل تعریف نوکری دی اور اگست ۱۸۴۷ء مین اوسکو خطاب سیجر لارنس صاحب
رزیڈنٹ لاہور کی سفارش سے ملا ۱۸۴۸ء مین وہ راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ ملتان کو گیا تہا اور وہان مفسدون
مین شامل ہوگیا اوسکے ہمراہی سردار کے مفسدے کا حال سنکر اوسکے ساتہہ ہوگئے اور دربار کی فوج جو رنگڈہ ننگل پر دو
کمپنیان بہیجی گئین اوسکے ساتہہ کامیابی سے لڑتے رہے مگر ۱۵ اکتوبر کو برگیڈیر ویلر صاحب قلعہ پر چڑہ گئے اور فورًا
اوسکو فتح کرلیا لڑائی کی ختم ہونیکے بعد کل جاگیر ارجن سنگہ کی ضبط ہوگئی اور رنگڈہ ننگل کا علاقہ ہزار سنگل سنگہ ایگڈیہ
کو ملا جس نے ہری سنگہ ایک مشہور لوٹیرے کی گرفتاری مین بہت جرات کی تہی اس ہری سنگہ نے زمانہ سابق مین بٹالہ مین
بڑا تہلکہ ڈال رکہا تہا +

ارجن سنگہ کو سرکار سے ۱۵ سو روپیہ کی پنشن ملی مگر وہ اوسکی ذات کیواسطے تہی اور جب وہ ۱۸۵۹ء مین مرگیا ضبط ہوگئی
راجہ نابہہ کی درخواست پر سرکار انگریزی نے ارجن سنگہ کی ہر ایک بیوہ کو ۱۲۰ روپیہ کی پنشن دی اور اس خاندان
کو نابہہ سے بہی مدد ملتی تہی لگر افلاس کی حالت مین ہے +

راجہ نابہہ سردار بلونت سنگہ کی پہوپہی کا بیٹا ہے جمعیت سنگہ کی دختر کے دیواندر سنگہ نابہہ والے سے شادی ہوئی تہی یہہ
شادی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کردی تہی اور جمعیت سنگہ اس سے کبہی خوش نہین تہا دیواندر سنگہ کو اس وجہ سے دو بیٹے
پیدا ہوئے راجہ بہرپور سنگہ جو ۱۸۶۳ء مین مرگیا اور راجہ بہگوان سنگہ جو ۱۸۷۱ء مین لاولد مرگیا ریاست نابہہ اسکے بعد راجہ
ہیرا سنگہ کو ملی جو بڈرکہان علاقہ جیند مین جاگیردار تہا +

مہتاب کور ارجن سنگہ کی بیوہ رنگڈہ ننگل مین ۱۸۶۶ء کے اوائل مین اپنی گہر کے صحن مین مارے گئے ایک قاتل جو
جو نابہہ کا رہنے والا تہا اوس پر جرم ثابت ہوا اور اوسکو سزاے حبس دوام ملی سردار گوربخش سنگہ وزیر اعظم ریاست نابہہ
اس شبہہ مین کہ وہ اس جرم مین شریک تہا ماخوذ ہوا لیکن بری ہوگیا +

گوجرانوالہ کے چٹھے

اوّل

- نور محمد
  - پیر محمد
    - فتح محمد
    - غلام محمد
      - جان محمد
        - غلام قادر
          - غلام حسن
          - غلام حسین
          - غلام نبی
          - غلام علی
          - غلام رسول
            - حیات خان
            - محمد خان
  - احمد خان
    - قادر بخش
    - بہرام خان

دوم

- جان بخش
  - خدا بخش
    - سربلند خان
      - شمس الدین
    - بخت بلند خان
      - غلام حیدر
    - غلام قادر
      - شہباز خان
    - سید محمد
      - فضل داد خان
    - دوست خان
      - رحمت خان
  - سلطان محمد
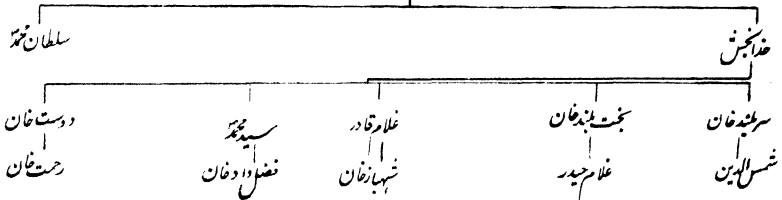
حال خاندان

چٹھون کی بڑی قوم ہے اور اکثر حافظ آباد اور وزیرآباد کے پرگنونمین ضلع گوجرانوالہ مین آباد ہے اور اوس علاقہ مین

اونکے ۸۰ گانوہین وہ کہتے ہین کہ اصل مین وہ چوہان راجپوت تہے اور ضلع دہلی سے پنجاب مین آئے تہے
یہہ اچہی طرح معلوم نہین کہ کب آئے تہے مگر غالبًا تین سو برس ہوئے تہوڑے عرصہ مین اونکی تعداد کثیر ہوگئی اور
دریاے چناب کے کنارہ کنارہ وہ پہیل گئے اور اونہون نے ننداؔلہ۔ منچر۔ سنگاکے۔ پنڈوریان اور آوڑ گانو آباد
کئے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل اون کا ایک بزرگ قریب سنہ ۱۶۰۰ء کے مسلمان ہوا تہا اور باقی اور قوم اوسکی تقلید
مین مسلمان ہوگئے نور محمد سنہ ۱۷۰۰ء مین پیدا ہوا تہا جب وہ بالغ ہوا تو راجہ رنجیت دیو جمون والے اور مُسیان
ملتان نے اوسکی دوستی چاہی کیونکہ چیٹہہ اب قوی ہوگئے تہے اور نور محمد اونکا مقبول رئیس تہا جب نور محمد
ضعیف ہوگیا تو احمد خان اوسکا چہوٹا بہائی جو ہوشیار اور بہادر سردار تہا چیٹہون کو لڑاتا رہا اس قوم کے بڑے دشمن سرداران
سوکرچکیہ گوجرانوالہ کے تہے جو ہمیشہ اپنے علاقہ کو بڑہانے مین کوشش کرتے تہے سردار چڑت سنگہ کے عہد مین
چیٹہے اپنے علاقہ کو سنبہالی رہے اور احمد خان نے سنہ ۱۷۶۹ء مین مشہور توپ بہنگی لے لی جو چڑت سنگہ نے گوجرانوالہ
مین لائے ہوئے تہے اس کے تہوڑے عرصہ کے بعد احمد خان اور اوسکے بہائی پیر محمد خان مین فساد ہوا اور آپسمین
مختلف نتائج سے لڑتے رہے اور بہرام خان اور قادر بخش احمد خان کے بیٹے اور فتح محمد خان اوسکا بہتیجا
مارے گئے آخر کار پیر محمد نے گوجر سنگہ اور صاحب سنگہ بہنگی سے مدد چاہی ان سرداروں نے احمد خان کو بات
کرنیکو بلایا اوسکو قید کرلیا اور پانی دینے کے بغیر اوسکو بند کر رکہا تاوقتیکہ اوس نے بڑی توپ کے دیدینے کا
اقرار کیا اور یہہ توپ قلعہ گجرات کو بہیجی گئی +
میر منو احمد شاہ درانی کے صوبہ نے قلعہ منچر کا محاصرہ چند ماہ تک لاحاصل کیا مگر جب احمد شاہ نے خود پنجاب پر یورش
کی اوس نے سرداران چیٹہہ کے ساتہہ مہربانی کی اور اونکا علاقہ اونکے پاس چہوڑ دیا سردار چڑت سنگہ چیٹہون کا دشمن سنہ ۱۷۷۴ء
مین مرگیا اوسکے بعد قریب ہی عرصہ مین نور محمد اور اونکا بیٹا پیر محمد مرگئے +
چیٹہون نے جو گوجرانوالہ کے ضلع مین جو گانو آباد کئے نہ تہوڑے ہین نہ چہوٹے ہین نور محمد نے احمد نگر۔ گڈہی گل محمد
اور رسول نگر جسکا نام سکہون نے رام نگر رکہا تہا آباد کئے اور پیر محمد نے تین قلعہ بنائے جنکا نام اوس نے اپنے
نام پر رکہا اور کوٹ میان خان جسکا نام سکہون نے اکال گڈہ رکہا۔ علی پور جسکا نام سکہون نے نائی والہ رکہا کوٹ سلیم

کوٹ علی محمد۔ اور فتح پور غلام محمد جو علاقہ پر قابض ہوا وہ مثل اپنے بزرگون کی سوکرچکیہ سردارون سے دشمنی اور نفرت رکہتا تہا دونون سردار مہان سنگہ جو رنجیت سنگہ کا بیٹا اور غلام محمد لایق اور بہادر آدمی تہے اور یہہ بات عیان تہی کہ امن تب ہے ہو سکتا تہا کہ جب دونوں مین سے ایک مرجاوے ایک عرصہ تک چہوٹے فتحیاب رہتے رہے اور مہان سنگہ کو کئی دفعہ شکست ہوئی ایک دفعہ اوس نے جہوکیان کا محاصرہ کیا جس پر میان خان غلام محمد کا چچا قابض تہا اور غلام محمد خان اوسکی مدد کو نہایت شتاب آیا بعد کچہہ سخت لڑائی کے صلح کا اقرار ہوا مگر دہوکا دیکر دغا باز سکہہ سردار نے میان خان کو پکڑ لیا اور اور قید کر کے لیگیا اور اوسکو توپ سے اوڑا دیا آخر کار ۱۷۹۰ء مین جہان سنگہ کو جب زور حاصل ہوا اوسنے اپنی فوج جمع کی اور منچر کا محاصرہ کیا چہہ مہینے سے زیادہ تک محاصرہ قایم رہا اور سکہون کے بہت آدمی تلف ہوئے رنجیت سنگہ خود جو خورد سال تہا بہت اندیشہ مین تہا کیونکہ حشمت خان ملازم غلام محمد خان کے چچا نے رنجیت سنگہ کے ساتہہ کے سپاہ پر چند سوارون سے حملہ کیا اور اوسکے ہاتہی پر چڑہ کر اس بچے کو مار ڈالنے کو تہا کہ رنجیت سنگہ کے سوارون نے اوسکو مار ڈالا غلام محمد نے دیکہکر کہ مین قلعہ اب بچا نہین سکتا ہون اطاعت قبول کی بشرطیکہ کہ اوسکو امن سے چلے جانے کی اجازت ہو اس بات کو مہان سنگہ قسم کہاکر مان لیا مگر اوسنے قسم کہائی تہی کہ اوسکے ایک آدمی نے اوسکے حکم سے یا اغماض سے بہادر چٹہہ سردار کو سر مین گولی ماردی مہان سنگہ نے تب منچر کے لوٹنے کا حکم دیا اور بہت سا علاقہ چٹہون کا اپنے قبضہ مین کر لیا +

جان محمد غلام محمد کا بیٹا کابل کو بہاگ گیا اور وہان سے ۱۷۹۷ء مین شاہ زمان کے ساتہہ واپس آیا اور افغانون کے مدد سے دریاے چناب پر جو اوسکا علاقہ تہا اوسکو پہر حاصل کیا مگر جب اوسکا حامی افغانستان کو واپس چلا گیا رنجیت سنگہ نے رسول نگر پر حملہ کیا اور ہمیشہ کے واسطے چٹہون کا زور توڑ ڈالنے کا پختہ عزم کر لیا محصورین نے بہت شجاعت سے مقابلہ کیا مگر روز بروز اونکی جمعیت اور طاقت کہٹتی گئی مسلمان پیرون نے اپنے مریدون کو چہوڑ دیا کیونکہ روایت یہہ ہے کہ چٹہون نے ایک مشہور فقیر سے جو رسول نگر مین رہتا تہا مدد مانگی اوس نے کہا کہ مین تمہاری کسطرح مدد کرون مین دیکہتا ہون کہ محبوب سبحانی (عبد القادر گیلانی جسکا مزار بغداد مین ہے) شیر کا لباس پہنے ہوئے رنجیت سنگہ کیطرف لڑ رہا ہے آخر کار جان محمد توپ کے گولے سے مارا گیا اور قلعہ فتح ہو گیا +

رسول نگر کے فتح کے بعد اس خاندان کا حال لایق ذکر کے نہین ہے رنجیت سنگہ نے جان محمد کے بیٹونکو تہوڑی سی جاگیر دی اور فوج سوارے کشادہ مین اوسکو نوکری ملی سرکار انگریزی کے نوکری اس خاندان کی کتنی ہی آدمیون نے دونون ۱۸۴۹ء اور ۱۸۵۷ء مین کی ہے +

فے زماننا فقط جان بخش کی اولاد کے پاس جاگیر ہے یہہ ایک چہوٹا سا سردار رہا جو موتیشی کو لوٹنی مین مشہور تہا وہ ۱۷۹۱ء مین اپنی قوم کے دشمن سردار مہان سنگہ کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا تہا مہان سنگہ اوسکے کالو گجرگولہ پر چڑہ دوڑا اور رہبت سے دولت اوس نے وہان سے لوٹی جان بخش کے خاندان کے آدمی پنڈی بہٹیان کو بہاگ گئے جب رنجیت سنگہ اپنے باپ کا جانشین ہوا خدا بخش اور اوسکے بہائی اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور رنجیت سنگہ نے اونکو گہوڑ چڑہون مین بہرتی کر لیا اور ۱۲ ہزار روپیہ کی جاگیر اونکو دی خدا بخش مہاراجہ کی نوکری مین سب بڑے مہمون مین لڑتا رہا قصور۔ ملتان۔ منکیرہ۔ کشمیر اور پشاور مین اور بہادری کی سبب سے مشہور رہا وہ کئی مرتبہ زخمی ہوا اور ہندے کی لڑائی مین اگرچہ خود بڑی طرح سے مجروح تہا اوس نے ایک افغان کا سر ایک ہات مین کاٹ ڈالا اس خاندان سے دیسا سنگہ قادیان آباد کے کاردار سے دشمنی تہی اور اونکی جاگیر سوا کوٹ بخش گجرگولا اور دو اور دیہات جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کے ضبط ہوگئی نقد گذارہ ڈہائی ہزار روپیہ کا اونکو ملتا رہا +

۱۸۴۸-۴۹ء کے فساد مین خدا بخش نمک حلالی اوسکے دو بیٹے غلام حیدر اور شمس الدین قادیان آباد مین تہانہ دار اور تہانیدار مقرر ہوئے ضبطی ملک پنجاب کے بعد گجرگولہ جمعی ۱۵۰۰ سو روپیہ کا خدا بخش کے مین حیات واگذار ہوا وہ ۱۸۵۰ء مین مرگیا اور دو ثلث اوس کی جاگیر ضبط ہوگئی ہے باقی ایک ثلث اوسکے وارثون کے نام علے الدوام واگذار ہوئے +

شیر سنگھ کملا سردار بھادڑ

بلاقی

- گودہ سنگھ
- اوتم سنگھ — سنہ ۱۸۰۳ء میں گیا
  - سینا سنگھ
  - مہا سنگھ
  - جے سنگھ کملا
    - منگل سنگھ — سنہ ۱۸۲۱ء میں مر گیا
    - جیون سنگھ کملا — موہر سنگھ ماڑی کے دختر سے شادی ہوئی — سنہ ۱۸۵۰ء میں گیا
      - نہال سنگھ — سنہ ۱۸۲۲ء میں پیدا ہوا — رام سنگھ چھاپر کی دختر سے شادی ہوئی
        - ویر سنگھ — سنہ ۱۸۳۰ء میں مر گیا
          - بوٹا سنگھ — سنہ ۱۸۶۲ء میں پیدا ہوا
          - عجایب سنگھ
        - چتر سنگھ — سنہ ۱۸۳۰ء میں مر گیا
        - کھیم سنگھ — سنہ ۱۸۱۲ء میں پیدا ہوا
        - شیر سنگھ — سنہ ۱۸۱۶ء میں پیدا ہوا
          - سوجیت سنگھ — سنہ ۱۸۳۶ء میں پیدا ہوا
          - باغ سنگھ — سنہ ۱۸۴۷ء میں پیدا ہوا
          - تارا سنگھ — سنہ ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوا
      - خوشحال سنگھ
      - لعل سنگھ
    - امر سنگھ
      - رنجودھ سنگھ
      - اوجاگر سنگھ — سنہ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا

حال خاندان

گودہ سنگھ ایک چودہری منجھالہ کا بیٹا سردار ہری سنگھ بھنگی کا نوکر ہوا اور اسکے پاس چالیس ہزار روپیہ کا علاقہ

آگیا ایکبار اوسکو اور اوسکے بہائی اوتم سنگہ کو ایک چہوٹے قصبہ مین متصل سیالکوٹ تین سو کشادہ سواران راجہ رنجیت دیو جموں والے نے گہیر لیا محصورین کے جو گہوڑے تہے وہ قلعہ کے باہر اصطبل مین بندہے ہوئے تہے اور گودہ سنگہ نے اس اندیشہ سے کہ گہوڑے دشمن کے ہات نہ آوین باہر نکلکر اونکی کونچین کاٹ ڈالے راجپوتون نے یہہ خیال کرکے کہ اب ہمارے اوپر حملہ ہوگا اور محصورین کی یہہ جرات دیکہکر بہاگ گئے اور سردار ہر سنگہ نے جب ناحق گہوڑون کے ضائع کئے جانیکا حال سنا تو یہہ کہا کہ یہہ گودہ سنگہ بالکل کملاہی یعنے بیوقوف ہے اور یہہ بیہودہ لقب اوسکا پڑگیا اور اب تک اوس خاندان مین چلا آتا ہے +

گودہ سنگہ اور اوسکا بہائی ماتحت سرداران بہنگی رنجیت دیو سنسار چند کٹوچ اور سوکرچکیون سے لڑتے رہے اور جب گودہ سنگہ لاولد مرگیا تو اوتم سنگہ علاقہ پر قابض ہوا مگر دو نو وہ اور اوسکے دو بڑے بیٹے تہوڑے عرصہ کے بعد مرگئے اور جیسنگہ خاندان کا رئیس ہوا سردار گلاب سنگہ بہنگی نے اوسکی جاگیر بڑہا کر پچاس ہزار روپیہ کی کردی اور جب گلاب سنگہ سنہ ۱۸۰۰ء مین مرگیا تو جیسنگہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ ہوگیا جس نے چند عرصہ پہلے لاہور کو فتح کرلیا تہا جیسنگہ اچھا سپاہی تہا اور کئی مہمون مین بہادری سے لڑتا رہا اور اوسکو اپنی پرانی جاگیر کے علاوہ چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر شیخوپورہ سدہنی اور بہاڈوال مین ملی +

سنہ ۱۸۱۷ء مین جب وہ بہت ضعیف ہوگیا اور نوکری کے قابل نہین رہا مہاراجہ نے اوسکو امرتسر مین عدالتی کردیا اور سوائے ۱۶ ہزار روپیہ کی اور سب جاگیر اوسکی ضبط کرلی اور آٹہہ ہزار روپیہ نقد مواجب بہی اوسکا مقرر کیا جسنگہ سنہ ۱۸۲۲ء مین مرگیا اوسکے بیٹون مین سے منگل سنگہ شنکیرہ مین سنہ ۱۸۲۱ء مین مارا گیا تہا اور اوسکے جاگیر ۹ ہزار روپیہ کی اوسکے بیٹے ویر سنگہ کو ملی تہی جیمل سنگہ دوسرے بیٹے کو ایک علیحدہ جاگیر آٹہہ ہزار روپیہ کی ملی تہی مگر اوسکے باپ کے مرنے پر دونو یہہ جاگیر اور اوسکے بہتیجے کی جاگیر ضبط ہوگئی اور اوسکے عوض مین مہاراجہ نے جیسنگہ والی جاگیر سوائے موضع رسول پور آنروے ستلج کے جو تین ہزار روپیہ کا تہا اوسکو دی امر سنگہ جیسنگہ کے تیسرے بیٹے کو آٹہہ سو روپیہ سال ملتا تہا اور منگل سنگہ کے تین چہوٹے بیٹون کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ چیتر سنگہ جنرل ونتورا صاحب کے بریگیڈ مین رسالدار ہوا کہیم سنگہ اور شیر سنگہ کو موضع ہٹی سیالکوٹ کے علاقہ مین ملا اور نقد مواجب علاوہ جب ویر سنگہ سنہ ۱۸۲۹ء مین مرگیا نصف

جاگیر اوسکی ضبط ہوگئی اور باقی اوسکے بہائی اور بیٹے بوٹا سنگہ مین تقسیم ہوگئی جیمل سنگہ چار یاری سوار ون مین
کمیدان تہا اور سرحد پر اور جگہہ راجہ سوچیت سنگہ کے ماتحت لڑتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد دو ہزار روپیہ کی جاگیر
اوسکے نام مین حیات وا گذار ہوئی شیر سنگہ اور بوٹا سنگہ ۱۸۴۸ع مین مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگئے اور کہیم سنگہ
کی جاگیر چار ہزار روپیہ کی جسکے طریق کی نسبت شبہہ تہا گہٹکر ایک ہزار روپیہ کی رہ گئی جیمل سنگہ کے مرنیکے بعد اوسکے
بیٹون کو چہہ سو روپیہ کی پنشن ملی +
۱۸۵۷ع مین شیر سنگہ سرکار انگریزی کا نوکر کرنل وڈل صاحب کے رسالہ مین ہوا اودہ کے تمام مفسدہ مین اوسنے
بہت بہادری سے نوکری دی اور اوسکو عہدہ رسالداری اور خطاب سردار بہادر ملا اوسکو ضلع بہرائچ مین تین ہزار روپیہ
کی جاگیر بہی ملی جب امن ہوگیا تو اوس نے نوکری چہوڑدی اور انگلستان کے
سیر کیواسطے گیا +

ہیرا سنگہ وزیرآبادیہ

دیالا

گگنا — رام سنگہ

ہمت سنگہ — دیسا سنگہ — دیوان سنگہ — گوربخش سنگہ

ویر سنگہ — جودہ سنگہ — بی بی دیسان سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہ شادی ہوئی

امریک سنگہ — گنڈا سنگہ ۱۸۵۵ء مین مرگیا — بی بی گلاب کور سردار نار سنگہ چہیارکے ساتہ شادی ہوئی

ہیرا سنگہ — پریم سنگہ
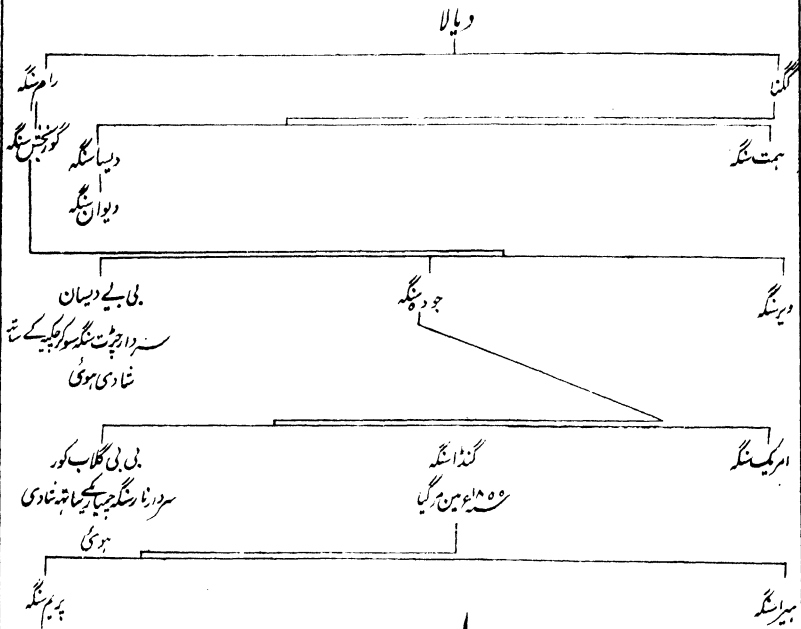
حال خاندان

ہیرا سنگہ وزیرآبادیہ قوم وراثچ کا رئیس ہے جو گجرات اور گوجرانوالہ کے ضلع مین کثرت سے ہے پہلے وراثچ جٹ ہندو تہے مگر قریباً سو برس ہوئے ہو وہ مسلمان ہوگئے اور ہندو جٹ وراثچ اب بہت کم ہین گجرات کے ضلع مین جو آدمی اس قوم کے ہین وہ وجہ تسمیہ وڑایچ کی اس طرح بتاتے ہین کہ راجہ جیپال لاہور والا جبٹ تہانیسر کے نواح مین شکار کہیل رہا تہا اوس نے ایک نوزاد طفل اپنی مری ہوئی مان کے ساتہ لیٹا ہوا دیکہا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر لڑائی مین مارا گیا تہا اور وہ عورت غم اور فاقہ کے سبب سے مرگئی تہی راجہ نے رحم کہا کر لڑکے کو اوٹہا لیا اور اسکو

مثل اپنے فرزند کی پرورش کرتا رہا اور اوسکا نام بڑاچھ رکھا اسواسطے کہ اوسکو ایک بڑہ کے درخت کے نیچے پایا تہا جب بڑاچھ یا وڑاچھ بالغ ہوا تو اوسکی شادی راجہ جیپال کی دختر کے ساتہہ ہوئی اور جب راجہ لاوَلد مرا تو وڑاچھ تخت نشین ہوا اور تین پشت تک اوسکی اولاد تخت نشین رہی کئی پشت کے بعد وہ قوم جسکا بانی مبانی وڑائچ تہا پنجاب مین آ کر اور مسلمان ہوگئی اور گجرات کے ضلع مین آباد ہوئے* ✤

میراثی یعنے بہاٹ ایک اور روایت کرتے ہین اور غالبًا یہہ روایت زیادہ صحیح ہے اوسکا یہہ بیان ہے کہ اس قوم کا بزرگ لالا برس تہا جو ہندو جٹ تہا اور اوس نے غزنین کے متصل دسوین صدی کے وسط مین ایک گانو باہو والی آباد کیا تہا لالا برس کی اولاد مین سے ایک شخص مسمی شاہ سلطان محمود کی فوج مین ایک سپاہی تہا اور اوس بادشاہ کے ساتہہ سنہ ۱۰۰۱ع مین وہ ہندوستان کو آیا تہا جیپال راجہ لاہور والے کو شکست ہوئی اور فوج غزنین کو واپس گئے مگر شاہ گجرات کے علاقے کی زرخیزی دیکھکر وہین رہ گیا اور کلرجو مین آباد ہوگیا جو جرون کا گانو تہا اور ۱۳۵۵ع تک اوسکی اولاد وہان زراعت کرتی رہی وڑائچ متو کا بیٹا متمول ہوگیا اور دیہات گرد و نواح کا چودہری ہوا اوس نے گوجرون کو کلرجو مین سے نکالدیا اور اوسکے پانچ فرزند تہے تیجو۔ کیلا۔ سیجر۔ لیلے۔ اور ودا اونہون نے جیسی قوم بڑہتی گئی اور زور پاتی گئی بہت گانو گجرات مین اور اور علاقون مین آباد کئے تیجو نی کالا خطائی اور چارا اور گانو آباد کئے جس مین اب بہی وڑائچ جٹ ضلع امرتسر مین آباد ہین کیلا کے اولاد سہارنپور تک گئی اور اوس علاقہ مین پانچ وڑائچ گانو ہین ضلع گوجرانوالہ مین سب سے پہلے موضع لدہا آباد کیا گیا تہا اور اس قوم کے اب بہی اوس علاقہ مین ۵۴ گانو ہین اور گجرات مین منجملہ تین سو دیہات کے جو وڑائچ جٹون نے آباد کئے تہے ۱۹۲ گانو مین وڑائچ آباد ہین ✤

وزیرآباد کے خاندان مین پہلا ہی شخص جسکا کچہہ حال معلوم ہے گلنا تہا جو بادشاہون کے وقت بٹالہ مین کچہہ عہدہ رکہتا تہا اور کہتے ہین کہ کسیقدر صاحب ثروت تہا اوسکا بیٹا دل سنگہ اور اوسکا بہتیجا گوربخش سنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ ہوگئے جسکو اوس زمانہ مین فروغ ہوتا جاتا تہا اور امرتسر پر جو حملہ ہوا اوسمین شریک تہے جب رام باغ اور چاٹی وند دروازون کے بیچمین جو برج بہنگیون کا تہا وہ سر ہوا اور چڑت سنگہ کے فرزند کے نام سے مہان سنگہ والا اوسکا نام رکہا گیا ✤

*یہہ وجہ تسمیہ بالکل جہوٹ ہے راجہ جیپال خاص پنجاب کا راجہ تہا ستلج سے ملتان تک اور دریا سندہ تک کہ تہا نیسر چہان اوسکی نسبت طفل کا پایا بیان کیا گیا ہے راجہ کلچند راے مہابن اور دہلی والہ کے پاس تہا راجہ جیپال سنہ ۱۰۰۱ع تک حاکم رہا تہا اوس سال مین سبکتگین اور سلطان محمود نے اوسکو شکست دی اوس نے اپنے آپ کو جیتے جی جلادیا اسواسطے کہ اوس زمانہ مین ہندؤن مین یہہ رسم تہی کہ جو راجہ دو مرتبہ باہر قوم سے شکست کہاتا تہا وہ لایق راج کے نہین گنا جاتا تہا اسکی جگہہ وڑاچھ نہین بلکہ اوسکا بیٹا انندپال راجہ ہوا تہا انندپال سنہ ۱۰۱۳ع مین مرگیا اور اوسکے بعد جیپال ثانی راجہ ہوا اگرچہ یہہ وجیپال نہین ہے جسکو قوم وڑائچ کہتی ہے اوسکے بعد اوسکا خاندان چلا کیونکہ محمود نے جب یورش کی تو وہ پہاڑون کو

جب چڑت سنگہ نے شمالی حصہ ضلع گوجرانوالہ کا فتح کیا وزیرآباد دیسا سنگہ اور گوربخش سنگہ کے حصہ مین آیا یہہ جاگیر تہوڑے عرصہ کے بعد تقسیم ہوگئی گوربخش سنگہ کے پاس وزیرآباد رہا اور دیسا سنگہ کنجاہ اور کلرا - بدہا لیا گوربخش سنگہ نے اپنی دخترون کی شادی سردار چڑت سنگہ کے ساتہہ کردی تہی اور اس رشتہ داری کے سبب سے اونکا رسوخ بہت ہوگیا احمد شاہ دُرانی کے تاختون مین سرداران وزیرآباد مجبور ہوکر دشمن کے سامنے سے بہاگ جاتے تہے مگر جب یہہ طوفان بند ہوجاتا تہا وہ اپنے گہرون کو واپس چلے آتے تہے ؛

گوربخش سنگہ ۱۷۸۶ء مین مر گیا اور اوسکا بیٹا جودہ سنگہ اوسکے علاقہ پر جو ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کا تہا قابض ہوا جودہ سنگہ اور مہان سنگہ آپس مین بڑے دوست تہے اور دونو ہمیشہ صاحب سنگہ بہنگی گجرات والے سے لڑتے رہتے تہے جسکی شادی سردار سوکرچکیہ کے ہمشیرہ سے ہوئی تہی گجرات اور گوجرانوالہ مین جو امن بعد وفات سردار گوجر سنگہ کے رہا تہا اوسکو صاحب سنگہ نے اسطرح توڑا مہان سنگہ اور جودہ سنگہ سردار صاحب سنگہ کی ملاقات کو دوستانہ گئے صاحب سنگہ اونکے ساتہ وضعداری سے پیش آیا مگر جب وہ قلعہ کے اندر اچہی طرح چلے گئے اوسنے دونو کو پکڑ لیا اور اپنی خوش نصیبی کے مسرت مین کہانا کہانیکو بیٹہا مگر ان جوان سردارون نے صاحب سنگہ کے کہانا کہانے تک وہان بیٹہہ رہنا نہ چاہا وہ تلوارین سوت کر پہرہ والون پر حملہ آور ہوئے اور اونکو کاٹ ڈالا اور اپنے گہر مین چلے گئے اوسکے بعد آپسمین لڑائی خوب تیزی سے ہوتی رہی من کل الوجوہ مہان سنگہ غالب رہا اور اپنے بہنوئی کے ملک مین سے اوسنے بڑا حصہ لے لیا ؛

کہتے ہین کہ سودہرہ کے محاصرہ مین جودہ سنگہ نے اپنے دوست سے دغا کیے صاحب سنگہ جو قلعہ مین گہرا ہوا تہا اوسکے پاس بارود کم ہوگئی تہی اور اوسکا مطیع ہوجانا تحقیق تہا مگر جودہ سنگہ جسکو یہہ خوف ہوا کہ اگر صاحب سنگہ بگڑ جاویگا تو مہان سنگہ کا زور بہت بڑہ جاویگا صاحب سنگہ کو سامان بارود وغیرہ دیتا رہا اس محاصرہ کے زمانہ مین مہان سنگہ بہت بیمار تہا اور اس دغابازی کے سبب سے اوسکی موت جلد آگئی کہ وہ چند روز کے بعد مر گیا کہتے ہین کہ اس حرکت سے جودہ سنگہ کے ساتہہ رنجیت سنگہ کو دشمنی رہی مگر مہاراجہ کے طریق کا سبب اور کچہہ سوائے اوسکے بلند نظری کے نہین تہا اوسنے کئی سال تک دیکہا کہ سردار وزیرآباد یہہ بہت زور آور تہا اور اوسپر وار نہو سکتا تہا اور ایک مرتبہ اوسنے فریب سے وہ بات حاصل کرنی چاہی جو وہ زور سے نہ کر سکتا تہا اور اوسنے جودہ سنگہ کو لاہور مین بلایا مگر وہ مہاراجہ کے بہت کہنڈے

سمجھکر اپنے ساتھہ بہت فوج لایا رنجیت سنگھ نے اوس سے کہا کہ یہہ فوج واپس بہیجدو اور جودہ سنگہ نے اس شیخی مین اگرکہ خوف کا اظہار کسرشان ہے ایسا ہی کیا اور لاہور مین فقط دو سو حیدہ آدمی لیکر آیا دوسرے روز وہ لاہور مین پچیس آدمی لیکر آیا جن کو اوس نے باہر چھوڑا اور مہاراجہ نے اوسکی بہت خاطرداری اور مہربانی اوسپر کی دفعتًا رنجیت سنگہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور اپنے نوکرون کو اشارہ کیا کہ سردار کو پکڑلین جودہ سنگہ نے اپنے آپ کو اندیشہ مین دیکھکر تلوار سوت لی اور رنجیت سنگہ کے نوکرون سے کہا کہ میرے اوپر وار کرو کیونکہ مجھے بہاگنا نہین آتا ہے رنجیت سنگہ بہادر آدمی کی قدر کرتا تہا اور جودہ سنگہ کی بہادری اوسکا بچاؤ ہوگئی مہاراجہ نے اوسکے بہت عزت کی اور بہت کچھہ اوسکو دیا اور مہدی آباد کا علاقہ اوسکو بخشا اسکے بعد سردار جودہ سنگہ وزیرآباد مین بہت توزک اور شان سے رہتا رہا اور سرداران گرد و نواح اوسکی بہت عزت کرتے رہے اس خاندان کے کاغذون مین ایک فرنگی مسافر کا ذکر ہے جسکی ایک ٹانگ چاندی کی تہی اور جسکی ملاقات جودہ سنگہ سے ۱۸۰۰ء کے قریب ہوئی تہی نام اوس صاحب کا جو ایک ایسی قیمتی ٹانگ سے چلتا تہا اور جسکے سبب سے قزاقون کا اندیشہ تہا افسوس ہے کہ نہین لکہا ہے + جودہ سنگہ ۱۸۱۵ء مین مر گیا اور چونکہ اوسکے بیٹے نابالغ تہے مہاراجہ نے یہہ موقع اوسکے علاقہ پر تصرف کرنیکا خوب پایا بڑی فوج لیکر مہاراجہ وزیرآباد کو گیا مگر چہوٹے سردار نے جب اوسکو بہت سا روپیہ نذرانہ دیا اوس وقت مہاراجہ نے علاقہ پر قبضہ کرنیکی نیت چہوڑ دی اور گنڈا سنگہ کو معمولی خلعت دیا مگر تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مہاراجہ نے وزیرآباد کو فوج بہیجی اور علاقہ ضبط کرلیا مہاراجہ نے ضرور یہہ اقرار کیا کہ جب گنڈا سنگہ اور امریک سنگہ بالغ ہونگے تو وزیرآباد اونکو واپس دیا جاویگا مگر اس وعدہ کو پورا کرنیکی اوسکی نیت نہین تہی مگر تب جاگیر دس ہزار روپیہ کی بہائیون کے گذارہ کے واسطے مقرر ہوئی چند سال کے بعد امریک سنگہ مر گیا اور اوسکا حصہ جاگیر کا ضبط ہوگیا گنڈا سنگہ کو کلان گہوڑچڑہو مین عہدہ ملا مگر راجہ دہیان سنگہ کی عداوت کے سبب سے تہوڑے عرصہ کے بعد باقی جاگیر بہی جاتی رہی تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراجہ نے اوسکو سنگر، پاین وڈانیڈا اور دیہہ اور گانو دیے جنکی جمع پانچہزار روپیہ کی تہی بعد ازان اس جاگیر مین کمی کی گئی اور شیر سنگہ کے عہد مین اس سردار کے پاس فقط آدم دراز اور کہور جمعی دو ہزار روپیہ کی رہی +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد یہہ جاگیر تا حین حیات باخذ ششم جمع نذرانہ واگذار ہوئی اور جب سردار گنڈا سنگہ ۲۲ اگست سنہ ۱۸۵۵ء
کو مر گیا تو یہہ جاگیر ہیرا سنگہ اور اوسکی اولاد کے نام بسبیل علے الدوام باخذ نصف جمع نذرانہ واگذار ہوی
مگر بندوبست مین اس جاگیر کے جمع بہت کم ہوگئی اور ہیرا سنگہ کو اب
چھہ سو روپیہ سال سے زیادہ نہین ملتا ہے؁

سردار ندہان سنگہ پنجہتہ

دُلچا سنگہ

- رامدت سنگہ
  - صاحب سنگہ
  - رن سنگہ
    - ندہان سنگہ
      - آلا سنگہ ۱۸۲۴ء مین پیدا ہوا
        - اودہم سنگہ ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوا
        - سنت سنگہ ۱۸۹۰ء مین پیدا ہوا
      - جوالا سنگہ
      - فوجدار سنگہ
        - گلاب سنگہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا۔
    - سوجان سنگہ
    - مول سنگہ
    - مت سنگہ
    - جیمل سنگہ
      - وزیر سنگہ
        - ارجن سنگہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا
      - ہیرا سنگہ
      - مہتاب سنگہ
        - سوجان سنگہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
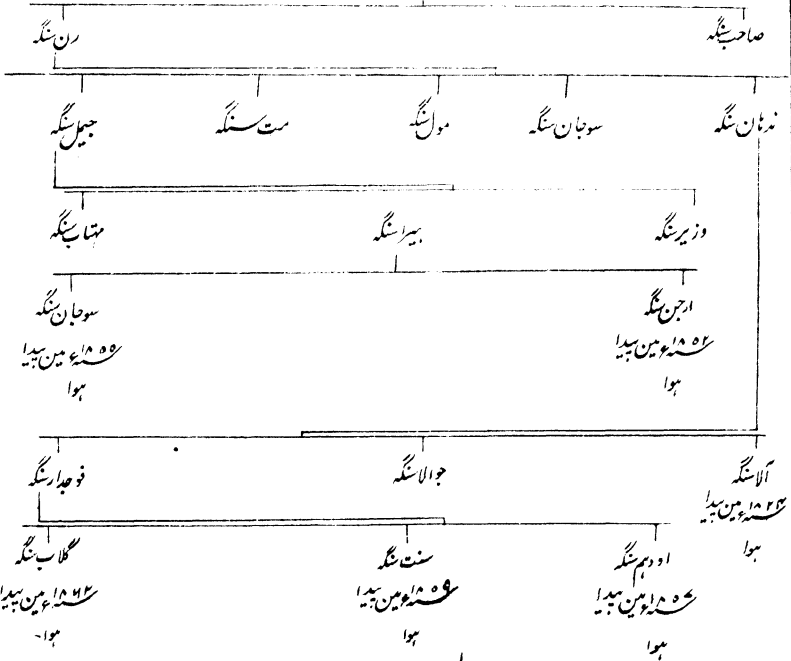
حال خاندان

خاندان پنجہتہ جنکی اصل توار راجپوت ہے دعوی کرتا ہے کہ ہمارے ابتدا راجہ دلیپ معروف دہلو سے تھے جو دانا اور منصف راجہ سکندر کے یورش کے زمانہ سے پہلے اور بکرماجیت کے مالوہ مین سلطنت کرنیکے زمانہ سے پہلے شہر دہلی پر

حکومت کرتا تھا اورنگزیب* کی سلطنت کے عہد مین رائے سہجران سردار ندھان سنگہ کا ایک بزرگ پنجاب مین
آیا اور چاڑو چہدا مین ضلع جہلم مین آباد ہوا اوس جگہہ وہ پندرہ برس رہا اور بعد اوسکے امرتسر کو چلا گیا جہان اوسکے
بیٹے رائے تہن وڈا نے ایک گانو آباد کیا جو اب بہی اوسکے نام سے مشہور ہے ✢
اس خاندان مین سب سے پہلے دلچا سنگہ سکہہ ہوا تہا اور اوس نے راجہ رنجیت دیو جمون والی کی نوکری اختیار کی جس نے
اوسکو جاگیر دی اور کچہہ سپاہ اوسکو دیکر سرحد کی حفاظت کیواسطے مامور کیا جہان وہ ایک لڑائی مین مارا گیا اوسکا بیٹا
رامدت سنگہ سوکر چکیہ مثل مین شامل ہوا جسکا رئیس سردار مہان سنگہ تہا اور مہان سنگہ نے اوسکو دو سو سوارون کا افسر بنایا یہہ
شخص منچر کی لڑائی مین متصل رام نگر مارا گیا تہا جب مہان سنگہ کو چٹہون نے زیر حکم غلام محمد کی شکست دی تہی اوسکا
سب سے بڑا بیٹا صاحب سنگہ اوسی قوم کے ساتہہ لڑائی مین چند سال کے بعد مارا گیا تہا رن سنگہ رنجیت سنگہ کی نوکری
مین قریب ۱۸۰۵ء کے حاضر ہوا اور اوسکو جاگیر چیپروال ضلع سیالکوٹ مین ملی تہی ۱۸۰۸ء مین جب نرائن گڈہ پر
حملہ ہوا تو رن سنگہ اون لوگون مین تہا جو سب سے آگے تہے اور چار زخم اوسکو آئے تہے تہوڑے عرصہ کے بعد اوسپر
عتاب ہوا اور اوسکے جاگیر سوائے موروثی گانو تہن وڈا کے ضبط ہوئی ✢
سردار ندھان سنگہ گہوڑچڑہون مین چار روپیہ روز پر نوکر ہوا تہا اور کئی مہمون مین اوس نے خدمت کی ۱۸۲۳ء مین
جو لڑائی بہت سخت تہیری مین ہوئی تہی اوسنے بہت جوہر دکہائے کئی دفعہ وہ زخمی ہوا اور اوسکا گہوڑا اوسکی سواری
مین مارا گیا اور مہاراجہ نے اوسکو یہہ انعام دیا کہ ضلع گورداسپور مین اوسکو ۱۴ گانو دئے جنکی جمع قریب ۱۴ ہزار روپیہ کے
تہی مول سنگہ اور گوجر سنگہ کو بہی جنرل کورٹ صاحب کے بریگیڈ مین عہدے ملے ۱۸۳۱ء مین جو سرکار لاہور نے
لارڈ ولیم بینٹنک کیخدمت مین بمقام شملہ سفیر بہیجے تہے اونمین ندھان سنگہ بہی تہا اور تین سال کے بعد وہ سردار

---

* اندرپرست جو کہتے ہین کہ آج کل کے دہلی کے شہر کے موقع پر تہا پانڈون کا دارالریاست تہا اور مہابہارت مین لکہا ہے کہ جرجودہن اوسکے کورو چچا زاد بہائی نے راجہ جودہشٹر کو دیدیا تہا دلو جسنے کہتے ہین کہ شہر دہلی کو آباد کیا تہا اور جس نے وہان چار سال ۵۷ قبل مسیح سے لیکر سلطنت کی تہی اوسکو ۴۴ برس پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے راجہ کماؤن نے جسکا نام فور تہا شکست دیکر اسیر کیا تہا اور ہندو اوسکو بتاتے ہین کہ سکندر کا جس نے مقابلہ کیا تہا یعنے فور ہندی وہی تہا ✢

ہری سنگہ نلوہ اور شہزادہ نونہال سنگہ کو تیغ پشاور کی مہم مین گیا تہا اوس تمام لڑائی مین ۱۸۳۷ء تک وہ نوکری دیتا رہا جب ہری سنگہ کی وفات اور افغانون کے واپس چلے جانیکے سبب لڑائی ختم ہوی اور دو سال کے بعد ندہان سنگہ خود وقت سے پہلے ضعیف ہوکر مر گیا ندہان سنگہ کا نام پنج ہتہ یعنے پنج ہاتہہ والا اوسکی شجاعت کے سبب مشہور ہوا ہر لڑائی مین مارتے وقت وہ سب سے آگے ہوتا تہا اور پیچہے ہٹنے مین سب سے پیچہے اور اوسکے جسم پر اوسکی بہادری کے اتنے نشان تہے کہ کہتے تہے کہ تمام جسم مین ایسی جگہہ بے زخم کے نہین تہی کہ جہان آدمی کے ہاتہہ کے برابر جگہہ خالی ہو ❊

مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسی سال مرے جس سال ندہان سنگہ مرا تہا اور نئے بادشاہ کہڑک سنگہ نے ندہان سنگہ کی جاگیر اوسکے بیٹے جوالا سنگہ کے نام واگذار رکہی اور آلا سنگہ کو توپخانہ مین کمیدانی ملی جوالا سنگہ ۱۸۴۶ء عیسوی مین سبہراون مین مارا گیا اور اوسکی جاگیر فوجدار سنگہ کو ملی مگر ایک سال کے بعد راجہ لعل سنگہ نے کل جاگیر سوائے مین گانوکے جو ضلع گورداسپور مین جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کی واگذار رہی ضبط کرلی دونو فوجدار سنگہ اور اسکا بہائی ۱۸۴۸ء مین مفسدون مین شامل ہوگئے اور اس سبب سے جو جاگیر انکی پاس باقی تہی وہ ضبط ہوئی ❊

فوجدار سنگہ کانوان مین تہانہ دار مقرر ہوا مگر جب پولیس کی جمعیت کی تخفیف عام ہوئی اوس مین اوسوقت برطرف ہوگیا اب وہ ۲۸ گانو کا ذیلدار ضلع گورداسپور مین ہے ۱۸۵۹ء مین اوسنے صاحب کمشنر امرتسر کو تحقیق خبر دی جس سے معلوم ہوا کہ مہارانی جندان جو اوس زمانہ مین نیپال مین تہی اور بعض مایوس آدمیون کے مابین ضلع امرتسر اور لاہور مین خط وکتابت فساد انگیز رہتی تہے اور اس نمک حلالی کے کام کے سبب اوسکو سرکار سے پانچسو روپیہ کی پنشن ملی ❊

سوجان سنگہ ۱۸۵۸ء مین مر گیا ۱۸۴۸ء مین جب سردار چتر سنگہ نے میجر جارج لارنس صاحب اور انکی میم صاحبہ کو روک رکہا سوجان سنگہ نے اونکی خاطرداری اپنی حتی المقدور بہت کی اور جب امن ہوا تو اس خدمت کے جلد وین اوسکو ۴۸ روپیہ کی پنشن ملی جوالا سنگہ کی بیوہ کو سرکار سے ایکسو بیس ۱۲۰ روپیہ کی پنشن ملتی ہے اور اس خاندان کی پنجوچوہان مین زمینداری ہے ❊

قوم سندہو

اوّل

جوالاسنگہ سندہو وڈالہ والا

دیوان سنگہ
|
مہتاب سنگہ
|
شام سنگہ
|
تیغ سنگہ
|
جوالاسنگہ — نہال سنگہ

حال خاندان

قوم سندہو جسکی کنہیہ سردار اور سردار سادہو سنگہ پڈہانیہ کا خاندان بڑے رئیس تہے اصل مین راجپوت تہے اور اگرچہ ایک روایت ہے کہ سندہو اوسکا بانی مبانی غزنین سے جو افغانستان مین ہے آیا تہا اس مین شک نہین کہ اصل گہر اس قوم کا راجپوتانہ کے مغرب اور شمال کیطرف تہا آجکل اونکی بڑی بستیان مانجہ مین ہین لاہور اور امرتسر کے ضلاع مین بہت سے سندہو گانو ہین گورداسپور مین بہت ہین نوے گوجرانوالہ مین پچاس سیالکوٹ مین اور تہوڑے گجرات مین ہین اسکے سے زیادہ شمال کیطرف یہہ قوم نہین ہے* سندہو پہلے ترنتارن کے پرگنہ ضلع امرتسر مین آباد ہوا تہا بہت سے بس

* کرنل ٹوڈ صاحب اور ڈے گانہم صاحب کے خیالات موافق اسکے کہ جٹ جتنے کی نسل مین ہین بخوبی معلوم ہین مگر پنجاب کے جٹون کی روائتین یہہ ہین کہ وہ اپنے اصل ہمیشہ راجپوت بتاتے ہین اور ہندوستان متوسط سے آیا بتاتے ہین سندہو اور وڑائچ جٹ بہی جو دریاے سندہ کے پار کے اپنے ابتدا بتاتی ہین اس امر مین متفق اللفظ نہین ہین اور اس قوم کی بعض شاخین راجپوتانہ کو اپنا گہر بتاتی ہین اور کسی صورت مین کسی قوم کا دریاے سندہ کی مغرب کیطرف سے آنا لکہا نہین سندہو اور وڑائچ کی بانی مبانی بہی اکیلی ہی آدمی تہے آتا ہین اور پنجاب کی جٹون کی طریق مین بہی ایسی کوئی بات نہین ہے جس سے اونکی نسل جتیٔی معلوم ہووے

اوسکی وفات کے بعد اوسکی اولاد مین سے ایک شخص موکل نامی سیالکوٹ کو گیا جہان دس میل ڈسکہ سے جنوب کیطرف
اوس نے ایک گانو آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام سے رکہا کئی پشت کے بعد گجو نے تین میل موکل سے پورب مین ایک
اور گانو آباد کیا جسکا نام اس سبب سے کہ وہ اپنے گہر مین سب سے بڑا تہا اوس نے وڈالا رکہا کہ پنجابی مین وڈا بڑے کو
کہتے ہین دیوان سنگہ سلطنت چغتائیہ کے آخر زمانہ مین گرد و نواح کے دیہات کا چودہری مقرر ہوا اور اوسکی زمینداری تین
گانو مین تہی کوٹلی کیول رام - چکرمی اور پہاڑی پور اوسکا بیٹا مہتاب سنگہ بہنگی سردارون کا متوسل تہا اور اون سردارون
نے اوسکو کئی گانو ڈسکہ کے قریب دیئے تہے جب سردار گوجر سنگہ بہنگی ۱۷۹۰ء مین مرگیا مہتاب سنگہ کو سردار مہان سنگہ
سوکرچکیہ نے گوجرانوالہ مین بلا لیا جب وہان پہونچا اوسکو گرفتار کرلیا اور کچہہ سپاہ قلعہ وڈالہ مین تصرف کرنیکو بہیجی
گئی مہتاب سنگہ کے بیٹون نے حملہ آورون کو پسپا کردیا اور اونکا باپ آخرکار چہوڑ دیا گیا اس وعدہ پر کہ بہاری
جرمانہ دیگا اور اوس وعدہ کے پورا کرنیکے واسطے سلطان سنگہ بطور یرغمال رکہا گیا مگر جرمانہ کے ادا کئے جانے سے پہلے مہان سنگہ
مرگیا اور سلطان سنگہ گوجرانوالہ سے بہاگ گیا مہتاب سنگہ کی وفات پر اوسکے دو بڑے بیٹون شام سنگہ اور ندہان سنگہ مین
آپسمین تنازع بابت ترکہ کے ہوا اور آخرکار اونہون نے آپسمین ترکہ تقسیم کرلیا بہائیون مین آپسمین فساد کرنیکی
ضرورت نہ تہی کیونکہ ہمسایہ بہت سردار ایسے تہے جو اونسے لڑنیکو اور اونکا ملک چہین لینے کو مستعد بیٹہے تہے ان
سردارون مین سے ندہان سنگہ مٹو ڈسکہ والا اور بہاگ سنگہ ہلو والیہ سب سے زیادہ اس بات پر طیار تہے ۱۸۱۰ء
مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ضلع سیالکوٹ کے بڑے حصہ پر تصرف کرلیا ندہان سنگہ مٹو ڈسکہ مین سے نکالا گیا
اور ٹیک سنگہ شام سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا کشمیر مین پناہ گزین ہوا اور وہان کے ناظم عطا محمد خان کا نوکر ہوگیا اور وہان ان
دونو بہائیون مین سرنو تکرار ہوا ۱۸۱۳ء مین جب وزیر فتح خان اور دیوان محکمچند نے عطا محمد خان کو کشمیر سے نکالدیا
ٹیک سنگہ سکہون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور دیوان کے ساتہہ لاہور مین آیا جہان مہاراجہ نے اوسکو کمیدان بنایا
اور ضلع ہوشیارپور مین اوسکو تین گانو دیئے اوسی سال کے جولائی مہینے مین اٹک کی لڑائی مین ٹیک سنگہ
محکمچند کے ماتحت لڑتا رہا اور ۱۸۱۹ء کے کشمیر کی مہم مین ساتہہ گیا اور وہان ملک کے واقف ہونیکے سبب اوسکی
واقفیت مہاراجہ کے بہت کام آئی ہری سنگہ نلوہ کے ماتحت بہی وہ لڑتا رہا غلام علی گکہ اور ذوالفقار علی بمبہ کے

مقابلہ مین ہزارہ اور پشاور اور دیگر مقامات مین بہی لڑتا رہا اور کشمیر کے علاقہ مین دوپٹہ مین ۱۸۴۲ء مین مرگیا جوالا سنگہ جب ہنوز لڑکا ہی تہا اوسکے واسطے مہان سنگہ ناظم کشمیر نے کچہہ گذارہ مقرر کر دیا تہا مہان سنگہ کو اپریل ۱۸۴۱ء مین اوسکے سرکش سپاہ نے مار ڈالا اور اوس وقت جوالا سنگہ کی جان بہت مشکل سے بچی جب غلام محی الدین بہر انتظام کرنیکو گیا جوالا سنگہ اوسکے ساتہہ ہو گیا اور اگست ۱۸۴۴ء مین جب سرکشون سے لڑائی ہوئی جسمین سرکشون کو شکست ہوئی اور راجہ حبیب اللہ خان کہلی والہ مارا گیا وہ فوج مین افسر تہا دوسری پنجاب کی لڑائی تک وہ اپنی جاگیر پر قابض رہا اوس لڑائی مین مفسدون کے شامل ہونیکے سبب سے اوسکی جاگیر ضبط ہو گئی*

قوم سندہو
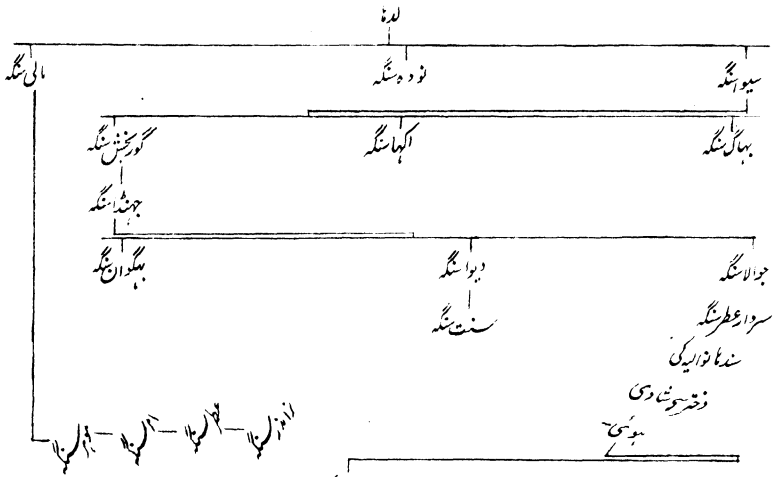
دوم

کرپال سنگہ چیچہ والا

لدہا

سیوا سنگہ — نودہ سنگہ — مالی سنگہ

سیوا سنگہ
بہاگ سنگہ — اکہا سنگہ — گوربخش سنگہ

گوربخش سنگہ
جہنڈا سنگہ

جہنڈا سنگہ
جوالا سنگہ — دیوا سنگہ — بہگوان سنگہ

دیوا سنگہ
سنت سنگہ

جوالا سنگہ
سردار عطر سنگہ
سندہانوالیہ کی
دختر سے شادی
ہوئی

مالی سنگہ — [illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible]

سردار عطر سنگہ
کرپال سنگہ
سردار بدن سنگہ چیمہ کے دختر سے
شادی ہوئی ۱۸۶۳ء مین پیدا
ہوا۔

حال خاندان

لدہا موضع چیچہ کا ایک نمبردار تہا جس گانو کو ایک سندہو جٹ چیچا نامی نے لدہا سے بہت پشت پہلے آباد کیا تہا سیوا لدہا کے بیٹے نے ۱۷۲۰ء کے قریب سکہان اختیار کیا نئے سکہون کے واسطے وہ زمانہ بہت نازک اور آزمائش کا تہا بندا گورو گوبند کا چیلہ جو خون کا پیاسا تہا تہوڑا عرصہ پہلے دہلی مین قتل کیا گیا تہا اور سکہون کے اوپر نہایت

درشتی سے ظلم ہوتا تہا اور جہان سکہ ملتے تہے قتل کئے جاتے تہے سیوا سنگہ چند رفیقون کے ساتہہ دریائے راوی
کے اوپر کیطرف کے علاقہ کو بہاگ گیا اور کئی سال تک اوسکو اپنے گانو مین واپس آنیکا موقع اچہا نہین ملا اوس
وقت کے اکثر سکہون کی مانند وہ لوٹیرا بن بیٹہا اور ایک قزاقی مین لاہور کیطرف مارا گیا اوسکا بہائی نودہ سنگہ
سردار گوجر سنگہ بہنگی کے سپاہ مین شامل ہوگیا اور ۱۷۶۰ء مین اوس نے ڈسکہ کے پرگنہ مین کسیطرح چند دیہات کو
لیکر اون پر قبضہ کرلیا ان دیہات مین سے دو کا نام ملکا والہ تہا اور باقیون کا نام جلال سہران گل والا کلر والہ
تہا جب گوجر سنگہ نے گجرات پر قبضہ کرلیا نودہ سنگہ کو چہہ اور گانو اوس شہر کے پاس ملی مگر سلطان مقرب احمد شاہ
درانی کے ایک عہدہ دار کے ساتہہ ایک لڑائی مین نودہ سنگہ تہوڑے عرصہ کے بعد مارا گیا اوسکے بعد اکہا سنگہ
اوسکے ترکہ پر قابض ہوا مگر کچہہ مویشی کے واپس لینے کے قصد مین جنکو غلام محمد جانی دشمن بہنگیون کی نسل کا پکڑنے
لگا تہا ۱۸۰۰ء کے قریب اکہا سنگہ مارا گیا +

اکہا سنگہ کوئی بیٹا نہین چہوڑ مرا تہا اور اوسکے بہائی باگہ سنگہ نے جو بہادر سپاہی تہا اپنے خاندان کے علاقہ کو
بہت بڑہایا باگہ سنگہ سرداری کے رتبہ کو پہونچا اور گوجر سنگہ کے ماتحت اوسکے پاس چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی
جب وہ لاولد مر گیا تو اوسکا بہتیجا جہنڈا سنگہ صاحب سنگہ گوجر سنگہ کے بیٹے کا نوکر رہا جب رنجیت سنگہ نے امرتسر تصرف
کرلیا اور بہنگیون کا زور گہٹتا گیا تو جہنڈا سنگہ رنجیت سنگہ کی نوکری مین آگیا اور اوسکو گیارہ گانو ضلع امرتسر مین
ملی اگرچہ گجرات اور سیالکوٹ مین جو اوسکے پرانے جاگیر تہی وہ سب جاتی رہی جہنڈا سنگہ رنجیت سنگہ کی بہت سے
مہمون مین لڑتا رہا کشمیر اور کانگڑہ مین بہی ۱۸۳۳ء مین ایک شخص جیت سنگہ نامی کمیدان سے ایک خانہ جنگی
مین جہنڈا سنگہ مارا گیا جیت سنگہ بہی اون زخمون کے سبب سے جو اس خانہ جنگی مین اوسے پہونچے تہے مر گیا معلوم ہوتا ہے
کہ اس خانہ جنگی مین پہلے زیادتی جہنڈا سنگہ کیطرف سے ہوئی تہی کیونکہ جیت سنگہ کے گہر والون نے فریاد
کی تو جہنڈا سنگہ کی جاگیر سوائے چیچہ کے ضبط کی گئی جوالا سنگہ اوسکا بیٹا دو سال کے بعد مورد الطاف ہوا اور
دس سوارون کی نوکری کے عوض مین اوسکو اپنے باپ کی جاگیر مین سے کسیقدر مل گئی جوالا سنگہ کسیقدر عرصہ
تک سرحد پر بنون اور کوہات مین نوکری دیتا رہا +

جوالا سنگہ کے شادی سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کی دختر سے ہوئی تہی اور اس رشتہ داری کے سبب سے اوسپر بہت آفت آئی کیونکہ جب مہاراجہ شیر سنگہ مسندنشین ہوئے تو جوالا سنگہ کی کُل جاگیر ضبط ہوگئی جب سندہانوالیون پہ پہر مہربانی ہوئی تو جوالا سنگہ کی جاگیر واگذار ہوئی مگر پہر راجہ ہیرا سنگہ نے ضبط کرلی کہ سندہانوالیون نے اوسکے باپ کو قتل کیا تہا +

جوالا سنگہ سنہ ۱۸۵۴ء مین مرگیا اوسکا بیٹا کرپال سنگہ اوس زمانہ مین فقط سات برس کا تہا اور مہاراجہ دلیپ سنگہ نے اوسکو جاگیر موضع ہرا جمعی سات سو روپیہ کا ایک حصہ جمعی تین سو روپیہ کا تیجو مین اور پانچ چاہ جمعی پانسو روپیہ سال چیچہ مین عنایت کئی یہہ جاگیر کرپال سنگہ کے نام حین حیات واگذار رہی فقط چاہات چیچہ علی الدوام واگذار ہین +

قوم سندہو

سوم

وچن سنگہ ٹھیٹر

چوہٹر سنگہ

پریم سنگہ

لکہا سنگہ سنہ ۱۸۷۰ء مین مرگیا — شمیر سنگہ سنہ ۱۸۲۲ء مین مرگیا — امر سنگہ سنہ ۱۸۷۰ء مین مرگیا — صاحب سنگہ سنہ ۱۸۷۰ء مین مرگیا

(شمیر سنگہ کے بیٹے) کیسرا سنگہ سنہ ۱۸۶۳ء مین مرگیا — وچن سنگہ سنہ ۱۸۰۴ء مین پیدا ہوا — بلونت سنگہ سنہ ۱۸۴۲ء مین مرگیا

(امر سنگہ) گلاب سنگہ — گوردت سنگہ سنہ ۱۸۴۸ء مین پیدا ہوا

(صاحب سنگہ) شیر سنگہ سنہ ۱۸۶۱ء مین مرگیا

(وچن سنگہ کے بیٹے) ہری سنگہ سنہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا — جسونت سنگہ سنہ ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا

(لکہا سنگہ کے بیٹے) موہر سنگہ — سردول سنگہ — ملکیا سنگہ — تیج سنگہ — کرم سنگہ

(شیر سنگہ کے بیٹے) جیون سنگہ سنہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا — جوالا سنگہ سنہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوا — رجندر سنگہ سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا — اندر سنگہ سنہ ۱۸۳۷ء مین پیدا ہوا — دلیپ سنگہ سنہ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا

لعل سنگہ سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا — خوشحال سنگہ سنہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا — بخشیش سنگہ سنہ ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا — تیجا سنگہ سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

چوہٹر سنگہ سندہو جٹ موضع ٹہیٹر کا چودہری جو متصل لاہور ہے اس خاندان مین سے سنہ ۱۸۴۰ء کے قریب پہلے ہی سکھہ

بنا تہا اوسکا پوتا لکہا سنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے سرکار مین سوارون مین ملازم ہوا تہا اور اوسکو علاقہ
رنجیت گڈہ معہ چار دیہات علاقہ گوجرانوالہ مین جاگیر ملی تہے سردار چڑت سنگہ کے جو عرصہ تک بہنگی مثل سے لڑائی رہی اس
مین لکہا سنگہ معہ اپنے تین بہائیون کے اپنے آقا کی نوکری مین لڑتا رہا دہرم سنگہ پنجتنا کے ساتہہ لڑائی مین اوس نے
خدمت نمایان کی کہ چڑت سنگہ کے وفات کے بعد دہرم سنگہ نے اوسکی جانشین کے کم عمری او ناتوانی پر گمان کرکے سوکرچکیہ
مثل مین اختیار اعلی حاصل کرنیکا قصد کرلیا تہا شمیر سنگہ کا پہلے پہل چٹہون کے ساتہہ ایک لڑائی مین نام ہوا تہا
کہ چٹہون کو مہان سنگہ نے رامنگر سے نکال دیا تہا اور چٹہون نے بمقام منچر شہر کے متصل رنجیت سنگہ کو تقریبا شکست دی تہی
مہاراجہ کے خیال مین یہہ بات تہی کہ لڑائی مین اسلحہ آتشبار کی نسبت تلوار زیادہ کارگر ہوتی ہے اور اپنے فوج کو حکم
دیا کہ لڑائی مین فقط تلوارون سے لڑین شمیر سنگہ نے اپنے بندوق رکہہ چہوڑی تہی اور بہت نازک وقت جبکہ مہاراجہ کے
فوج لغزش کہا گئے تہے اوس نے چٹہون کے سردار کو بضرب گولی مار دیا شمیر سنگہ تام گولچلا تہا مگر وہ کمان کو بندوق
پر فوق دیتا تہا اور اوسکے ہات مین کمان اور نیزہ حقیقت مین مہلک تہیار تہا ۱۸۱۰ء مین اوس نے مہاراجہ کے
حکم سے امرتسر مین قلعہ گوبندگڈہ کے تعمیر کیے اوسے جگہہ ایک قلعہ پہلے تہا جسکو سردار گوجر سنگہ بہنگی نے بنایا تہا مگر وہ
قلعہ کچہہ بہت مضبوط نہ تہا شمیر سنگہ اس نئے قلعہ کا تہانہ دار مقرر ہوا اور کئی سال تک اوس عہدہ پر رہا اوسکے بعد
فقیر امام الدین تہانہ دار ہوا شمیر سنگہ نے کئی مہمون مین خدمت کی اور کوٹ بڈہی خان مین قصور کے پٹہانون سے جہان
لڑائی ہوئی تہی غنیم کے ایک نیزہ بردار نے اوسکو مارہی ڈالا تہا در حالیکہ شمیر سنگہ اپنے کمان لیکر لڑ رہا تہا اس نیزہ والے
نے پشت کیطرف سے اوسپر حملہ کیا شمیر سنگہ کو معلوم ہوا کہ کمان اور نیزہ پاس کی لڑائی مین بہت مفید نہین اس
قصور کی مہم مین لکہا سنگہ مارا گیا اور پہر اوسی سال مین دو نواور بہائی امر سنگہ اور صاحب سنگہ مارے گئے
امر سنگہ کوہستان کانگڑہ مین اور صاحب سنگہ سوجان پور کے متصل ۱۸۱۹ء مین شمیر سنگہ کی تبدیلی نورپور کو
بعہدہ تہانہ داری ہوئی وہ ۱۸۲۲ء مین مرگیا اور اوسکے فرزند اکبر کو اوسکی جاگیر ملی وجن سنگہ نے پشاور
کشمیر منڈی اور بہت سے اور مقامون مین تعریف کے لایق خدمت کیے ۱۸۴۸ء مین وہ معہ اپنے سوارون
کے زیر حکم سردار لعل سنگہ کالیانوالہ ملتان کو بہیجا گیا تہا مگر وہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور انگریزون کے

خلاف رام نگر اور گجرات مین لڑا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اور اوسکو پنشن نقد سو روپیہ کی ملی
جواب تک اوسکو ملتی ہے نصف موضع ٹھیٹھر واقع ضلع لاہور کا وہ مالک بہی ہے اوسکا بہائی کیسر سنگہ جسکو ایکسو
بتیس ۱۳۲ روپیہ کی پنشن ملتی تہی ۱۸۶۳ء مین مرگیا اس خاندان کے کئی آدمیون نے ۱۸۵۷ء مین نوکری اختیار
کی رجبندر سنگہ ہاڈسن صاحب کے رسالہ مین دفعدار اور اندر سنگہ اوسکا بہائی اب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
پنجاب کے اردلی کے سوارون کا جمعدار ہے شمیر سنگہ اور ملکیا سنگہ رسالہ گائیڈ
مین بہرتی ہوئی شمیر سنگہ بعہدہ جمعدار اور ملکیا سنگہ بعہدہ دفعدار ۔
بشن سنگہ گوردت سنگہ کے بیٹے نے جو اسی خاندان مین سے ہے مگر اس کیفیت مین
شامل نہین ہے چین مین اچہی خدمت کی ایک چہوٹا بہائی گوردت سنگہ کا
جسکا نام رام سنگہ ہے چند عرصہ سے دسوین بنگالہ کے
رسالہ مین جسمین اوسکا رشتہ دار جبندر سنگہ
ملازم ہی بہرتی ہوا ہی ۔

قوم سندہو

چہارم

بہاگ سنگہ کوتل

دیسا سنگہ بہاگ سنگہ کوتل کا دادا سردار جیسنگہ نامے سردار مثل کنہیہ کا ایک رشتہ دار تہا اوسکا حال مثل جیسنگہ کے ہی کیونکہ وہ اوس سردار کے ماتحت تہا اوسکی بہت سی مہمون مین اوسکے ہمراہ رہا تہا اوس نے قلعہ معروف دیسا سنگہ والا ضلع امرتسر مین تعمیر کیا اور پٹہانکوٹ کے پاس کوتل پورہ آباد کیا اوسکا بیٹا ٹیک سنگہ اوسکے بعد اوسکی املاک پر قابض ہوا اور مائی سدا کور رئیسہ مثل کنہیہ کے زیر حکم رامگڈہیون سے لڑتا رہا ٹیک سنگہ کے مرنیکے بعد علاقہ اس خاندان کا گہٹکر دس ہزار روپیہ کا رہ گیا اور جب شیر سنگہ اوسکا فرزند اکبر مر گیا تو علاقہ دو ہزار روپیہ کا رہ گیا یعنے کوتل بن کندرہ وارہ اور منگلیان علاقہ ضبطی ملک پنجاب تک اسیطرح رہا بعد اوسکے موضع کوتل پور جمعی ایک ہزار روپیہ کا تینون بہائیون بہاگ سنگہ بدہ سنگہ اور نہال سنگہ کے نام واگذار ہوا ان بہائیون کے اپنے اپنے حصص اونکی اولاد نرینہ کے نام علے الدوام واگذار رہینگے +

قوم سندہو

پنجم

رتن سنگہ کوٹ دیوان سنگہ والا

دیوان سنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کا متوسل تھا اور چنہون کے ساتہہ اوسکے زیر حکم لڑتا رہا تہا اوس نے موضع قلعہ دیوان سنگہ ضلع گورداسپور مین بنایا اور اوسکا علاقہ تہیا موضع بدن گل چک چیٹہہ اور کوٹ گڈہ جنکی جمع قریب تین ہزار روپیہ کے تہے نور محمد چیٹہہ سے جو لڑائی کالگڈہ مین ہوئی تہی اوسمین دیوان سنگہ مارا گیا تہا اوسکا ایک ہی بیٹا حکم سنگہ سردار مہان سنگہ کے فوج مین ملازم ہوا اور مہان سنگہ کی وفات کے بعد رنجیت سنگہ کی فوج مین رہا اور قصور اور کانگڑہ اور ریاسی اور ملتان اور یوسفزئی کی مہمون مین خدمت کرتا رہا حکم سنگہ یوسفزیون کے ساتہہ ایک لڑائی مین جو دریاے لنڈہ کے کنارہ پر ہوئی تہی مارا گیا دیوان سنگہ کی وفات کے بعد موضع قلعہ دیوان سنگہ اور کوٹ گڈہ اوسکے فرزند سوبہا سنگہ کے نام واگذار ہوئے سوبہا سنگہ نے زیر حکم مصر دیوان چند اور بہوانی سہاے کشمیر مین خدمت کی تہی سرحد مغربی و شمالی پر جتنی لڑائیان ہوئے تہین اون مین حکم سنگہ سب مین شامل رہا تہا یعنی گگہ بمبہ ستید و نیڈہی اور پنیاور سنہ ۱۸۴۸ع مین وہ نمک حلال رہا اور سردار بوڑہ سنگہ کیریان والہ کے ساتہہ فوج انگریزی کو رسد پہونچاتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکی دونو گانو بشرط اخذ چہارم جمع کے اوسکے نام واگذار رہی اوسکا فرزند اکبر رتن سنگہ کے پاس کوٹ جو دہ جمعی سو روپیہ کا ہے ہین ہر وت سنگہ اوسکا دوسرا بیٹا سبہراؤن کی لڑائی مین مارا گیا تہا +

ششم — جھنڈا سنگہ بہلو والیہ

یہہ سندہو خاندان ایسا نہین کہ جسکا ذکر خاص ضرور ہو امیر سنگہ جو ایک اچھا سپاہی تہا منجر مین مارا گیا تہا اوسکا بہائی کرم سنگہ ڈسکہ مین سنہ ۱۸۰۱ء مین مارا گیا تہا چار بیٹے کرم سنگہ کے اردلیون مین اور راجہ ہیرا سنگہ کے برگیڈ مین نوکری کرتے رہے تین شخص اس خاندان کے یعنے امیر سنگہ دل سنگہ اور گنڈا سنگہ پشاور مین مفسدون کے ساتہہ سنہ ۱۸۴۸ء مین شامل ہوگئے اور اونکی جاگیرین ضبط کی گئین ہری سنگہ کے بیٹے جو سنہ ۱۸۵۰-۵۱ء مین مرگیا تہا اور جسکی جاگیر سنہ ۱۸۴۸ء مین نمک حلال رہنے کے سبب سے واگذار رہی تہی جاگیر رکہتے ہین جسکی جمع نام کو پانچ سو روپیہ کی ہے مگر بندوبست گذشتہ مین اوسکے جمع بہت کم ہوگئی ہے +

قوم سِدّہو

اوّل

- کرم سنگہ اوڈھیا نوالہ
  - کپور سنگہ
    - لکھا سنگہ
    - سکھا سنگہ
      - دتا سنگہ
      - باگہ سنگہ
      - دیال سنگہ
        - کرم سنگہ
      - دل سنگہ
      - فتح سنگہ
        - بڈہا سنگہ
    - جودہ سنگہ
      - امیر سنگہ
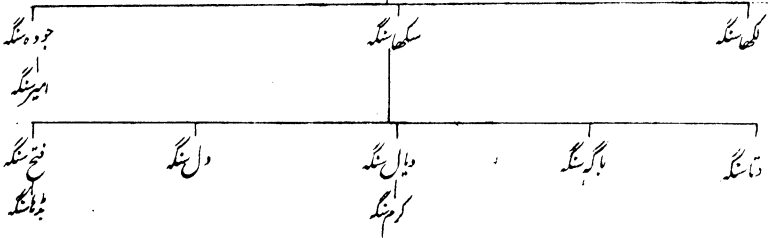
حال خاندان

گہومن قوم سدہو جٹ کا مورث اعلی ابتدا مین بھٹنا سے جو مالوہ مین ہے تین سو برس کے قریب ہوئے ایام سلطنت شہنشاہ اکبر مین حسب الطلب مشہور چودہری چہانگا کے جسکی دختر کے ساتھ اوس نے شادی کی آیا تہا اور ترنتارن کے متصل جو ضلع امرتسر مین ہے آباد ہوا وہان اوس نے ایک گانوآباد کیا جسکا نام سدہو رکہا اور اس خاندان کا ایک جزو اب ہی اوس گانو مین آباد ہے اس خاندان کی جو چار شاخین بڑی اس وقت ہین اونکا حال ترتیب وار لکہا جاویگا لیکن اگرچہ ایک زمانہ مین یہ خاندان بہت مقتدر تہا اور بڑی جاگیرین اوسکے قبضہ مین تہین اب خاندان سدہو کا تنزل ہوگیا ہے اور کچہہ ہی زمینداری نہین رکہتا ہے *

کپور سنگہ جو گہومن سدہو کے بانی سے ساتوین پشت مین تہا محمد شاہ کی سلطنت کے عہد مین تہا اور پہلے ہی پہل اوس نے

شہرت سطرح حاصل کی کہ ایک کاروان شاہی دہلی سے مکہ کو بہت قیمتی نذر لیکر جاتا تہا اوسکو کپور سنگہ نے لوٹ لیا
مگر اس کاروان کو بالکل مذہبی عقاید پر کپور سنگہ نے لوٹا تہا اور نقرئی دروازے جو دربار صاحب امرتسر کی درشنی دروازہ مین لگے
ہین آجتک اس لوٹیرے کے اعتقاد کے شاہد ہین اس مہم سے کپور سنگہ نے دولت ہی اور نام ہی پیدا کیا اوسکی
زوجہ اور مقتدر سردار گوجر سنگہ کی زوجہ دونو باردار تہین اونمین آپسمین اقرار ہوگیا کہ اگر ایک کو دختر اور دوسرے
کو لڑکا پیدا ہو تو پیدا ہوتی ہی اونکی نسبت آپسمین کرلینگی کپور سنگہ کی زوجہ کو لڑکا پیدا ہوا جسکا نام جودہ سنگہ
رکہا گیا اور جو بعد ازان نہایت مشہور ہوا اور سردار گوجر سنگہ کی زوجہ کو ایک دختر پیدا ہوائی دونو بچون کی
نسبت ہوئی اور جب وہ بالغ ہوئے تو اونکی شادی ہوئی کپور سنگہ کے تینون بیٹون نے علیحدہ علیحدہ جائداد
حاصل کی سکہا سنگہ نے اوٹہیان پر تصرف کیا لکہا سنگہ نے آوان کو لیا اور جودہ سنگہ نے مختلف اوقات مین پرگنہ
سوڑیان کا جزو کثیر معہ علاقجات جگدیو - گہنے والا - کڑیال اور سوڑیان جمعی ڈیڈہ لاکہ روپیہ کے لیلیا سکہا سنگہ
اور لکہا سنگہ کی جائداد ہر ایک یے قریب بتیس ہزار روپیہ کے ہوگئی جودہ سنگہ کا نام شجاعت کے سبب سے مشہور تہا
جب رنجیت سنگہ نے ۱۷۹۹ء مین لاہور پر عزم کیا تہا اوس سے کچہہ ہی پہلی جودہ سنگہ مہاراجہ ممدوح کی پاس جا ملا اور کہتے
ہین کہ رنجیت سنگہ نے اوس وقت یہہ کہا تہا کہ جودہ سنگہ کے میری طرف ہوجانے سے جتنی اور سب ہنگی ہین اونکی سب کے عداوت
کے کچہہ حقیقت نہین یہہ بات تحقیق ہے کہ جودہ سنگہ کو جو سوخ چیت سنگہ لاہور والے کے پاس تہا اس سبب سے زیادہ تر یہہ بات
ہوئی کہ رنجیت سنگہ کو آسانی سے اوس شہر کا قبضہ مل گیا +
سردار جودہ سنگہ بہت عمر تک جیا اور تمام عمر لڑائی اور جہگڑہ اور فساد مین اوسکے گذرے اوسکا بیٹا امیر سنگہ
بہی ایسا ہے خوش نصیب ہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسکے ساتہہ بہت مہربانی رکہتے تہے لیکن جب امیر سنگہ ۱۸۲۵ء
مین مرگیا تو تہوڑے ہی عرصہ کے بعد کل علاقہ اوسکا ضبط کیا گیا بلکہ اس خاندان کے اور لوگون کے پاس جو جاگیرین
تہین وہ بہی ضبط کی گیئن اور جو سپاہ آئین یعنے کشادہ اس سردار کی تہی وہ شاہزادہ شیر سنگہ کے تحت
کردی گئی سکہا سنگہ کے پانچ بیٹون کو علاوہ اونکے تنخواہون کے جو فوج مین عہدہ داری کی ملتی تہے پانچہزار
روپیہ سال ملتا تھا +

کرم سنگہ جو اس خاندان کا اب سب مین اعلی آدمی ہے بہت سے مہمون مین خدمت دیتا رہا اور ٹہیر ہے پشاور اور
ہزارہ کی مہمون مین بہی وہ شامل تہا دربار کے عہد مین اوسکو اٹہارہ سو روپیہ سالانہ ملتا تہا اور وہ تین سوارون کی
نوکری دیتا تہا ۱۸۴۸ء مین وہ معہ دیگر اشخاص اپنے خاندان کے مفسدون کے ساتہ شامل ہو گیا اور اس
سبب سے اوسکی جاگیر اور مواجب ضبط کئے گئے لیکن اوسکو دو سو چالیس ۲۴۰ روپیہ سال
کی پنشن دی گئی اور نصف موضع اوٹہیان اوسکے مسکن کی زمینداری اوسکی
ہے اوسکا عموزاد بہائی بڈہا سنگہ ۱۸۵۷ء مین سرکار کا نوکر ہوا اور
ایک دیسی رجمنٹ مین رسالدار رہا +

قوم سندہو

دوم

دیوا سنگہ سِندہو والا

دیال سنگہ
بہگوان سنگہ
اربیل سنگہ
چیتر سنگہ — بہوپ سنگہ — بُدہ سنگہ — جمعیت سنگہ
کاہن سنگہ — فتح سنگہ
دیوا سنگہ — مہتاب سنگہ
۱۸۳۱ء مین پیدا ہوا
بشن سنگہ
چوہڑ سنگہ — گوردت سنگہ
لہنا سنگہ — دسادا سنگہ
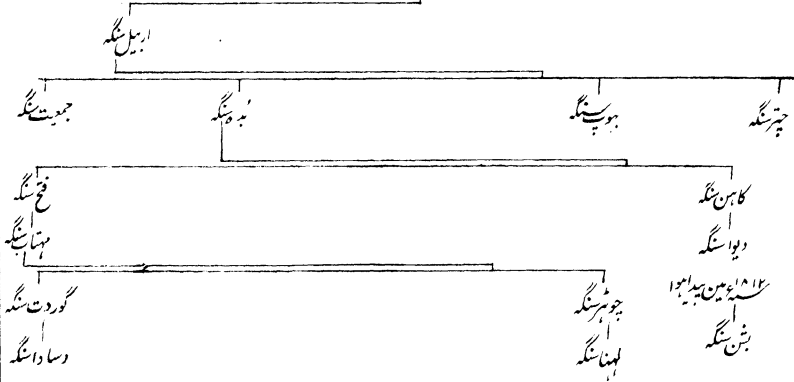
حال خاندان

سِندہو کے خاندان کے اس شاخ مین سے سب سے پہلے دیال سنگہ سکہہ ہوا تھا اور ۱۷۶۹ء مین انندپور کے متصل لڑائی مین مارا گیا تھا اوسکا فرزند بہگوان سنگہ کچہہ کہیتی کرکے اور کچہہ قزاقی کرکے اپنی شکم پروری کرتا رہا اور اوسکی پوتے اربیل سنگہ سِندہو نے ایک قلعہ بنا کر اور قریب دو سو سوار کے جمع کرکے گرد و نواح کے چالیس گانو پر حکمت عملی سے قبضہ کرلیا اربیل سنگہ نے کئی معتقد سرداران قریب سے رشتہ داری پیدا کرلی تہی ایک فرزند کی شادی اوس نے سردار گوجر سنگہ لاہوروالہ کے دختر سے کی تہی اور ایک کے سردار شدہ سنگہ دودیہ کی دختر سے اس سبب سے اوسکے قبضہ مین

جو تہوڑا سا علاقہ تہا اوسکے ساتہہ کسی نے مزاحمت نہ کی اوسکا بیٹا بدہ سنگہ جو اوسکے بعد علاقہ کا مالک ہوا تہا وہ کم نصیب تہا سردار امیر سنگہ سوڑیان والہ اوسکے رشتہ دار نے اوسکے اوپر حملہ کیا اور بہت سا مال لوٹ کر لے گیا بدہ سنگہ نے اوسکا تعاقب کیا مگر دشمن اوسکے گہات مین لگے ہوئے تہے اونکے ہاتہہ سے مارا گیا تہوڑے عرصہ کے بعد رنجیت سنگہ نے علاقہ سدہو کے بہت سے حصہ پر تصرف کر لیا اور کاہن سنگہ کے قبضہ مین فقط قریب پندرہ دیہات کے بشرط دینے نوکری ۲۵ سوار کے چہوڑے کاہن سنگہ کو رجمنٹ سواری مین عہدہ کیدانی بہی ملا اور فتح سنگہ کو بہی ایک عہدہ کمتر کیدانی سے ملا فتح سنگہ مہم کانگڑہ مین ۱۸۰۹ء مین مارا گیا تہا اور اوسکی جاگیر اوسکے بہائی کاہن سنگہ کو دی گئی مگر کاہن سنگہ نے عرصہ تک اس جاگیر سے فائدہ نہین اوٹہایا کیونکہ کاہن سنگہ معہ جمعیت سنگہ اور دیگر اشخاص اپنے خاندان کے ۱۸۱۴ء کے کشمیر کی مہم ناکامیاب مین مارے گئے ✦

دیوا سنگہ کو جو اوسکے باپ کے مرنیکے وقت خورد سال تہا چار دیہات جمعی تین ہزار روپیہ کے گذارہ کیواسطے بشرط دینے نوکری چار سوار کی ملی اور ۱۸۲۳ء مین دیوا سنگہ شہزادہ کہڑک سنگہ کی فوج مین داخل ہوا ۱۸۴۸ء مین دیوا سنگہ سرکار کا خیر خواہ رہا اور دہارا سنگہ مفسد گوگیرہ والے کے مقابلہ مین اوس نے اچھی خدمت کی اوسکے دیہات بہوڈن بہٹیان والہ۔ دتارا اور ڈلو کی جمعی دو ہزار پانسو روپیہ سالانہ اوسکی حین حیات باخذ دو پانچ حصہ جمع بطور نذرانہ واگذار ہوئی اور اوسکی وفات پر بہوڈن۔ بہٹیانوالہ اوسکے ورثا کو علی الدوام باخذ سوم حصہ جمع نذرانہ واگذار رہینگے ✦

دیوا سنگہ سدہوان عرف سدہو ضلع لاہور مین رہتا ہے جس گانوکو اوسکے بزرگ گہومن نے آباد کیا تہا ✦

قوم سندھو

سوم

کشن سنگھ بھیلووال والہ

سوہن سنگھ

ڈڈہا سنگھ — رام سنگھ — تیغ چند / ماہی سنگھ

رام سنگھ

جے سنگھ

دسوندہا سنگھ — چندا سنگھ

دسوندہا سنگھ

کشن سنگھ — بہگوان سنگھ

کشن سنگھ

آسا سنگھ

بہگوان سنگھ

بہنا سنگھ — سنگل سنگھ

حال خاندان

سندھوکے خاندان کے بہیلووال والی شاخ مین کوئی رئیس نامی نہین ہے ڈڈہا سنگھ نے ضلع امرتسر مین کئی دیہات پر تصرف کرلیا تہا اور احمد شاہ کی مہمون مین سے ایک مہم مین مارا گیا تہا اوسکا بہائی رام سنگھ اوسکے علاقہ پر اوسکے بعد متصرف ہوا مگر تاریخ سکہان کے اوائل ایام مین تہوڑے ہی سردار ایسے تہے جو قدرتی موت سے مرتے تہے اور چند سال کے بعد وہ بہی لڑائی مین مارا گیا اوسکا بیٹا جے سنگھ اپنے باپ کے مرنیکے وقت بہت خوردسال تہا اور ماہی سنگھ نے علاقہ پر قبضہ کرلیا جسکو اوسنے بہت بڑہایا اور مضبوطی اور دانشمندی سے اوس کا

اہتمام کرتا رہا تا وقتیکہ جے سنگہ بالغ ہوا اور اوس نے اپنی حقیت کا دعوی کیا جے سنگہ نے اپنے چچازاد بھائی سے دو دیہات بہیلووال اور کہوچکوال لیکر قناعت کی اور اس انتظام کے دو برس کے بعد مرگیا اور ایک لڑکا خورد سال دسوندہا سنگہ چھوڑ مرا اوس سے ماہی سنگہ نے کہوچکوال واپس لے لیا کہ اوس نے اوس کا نوکر جے سنگہ کو بہت اکراہ کے ساتھہ دیا تہا مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دونو کے علاقون پر نہایت درجہ کی بے رعایتی سے تصرف کر لیا دسوندہا سنگہ کو تین ہزار روپیہ سال کی جاگیر عنایت کی جسکے عوض مین اوسکو سوڑیان والہ ڈیرہ مین پانچ سوار کے نوکری دینے کا حکم ہوا یہہ ڈیرہ پہلے شاہزادہ شیر سنگہ کے ماتحت اور متعاقب جمعدار خوشحال سنگہ کے ماتحت تہا

اپنے باپ کے مرنیکے بعد کشن سنگہ نے اوسکی جگہہ رجمنٹ مین جگہہ پائے مگر پانچسوار کی

نوکری دینے کا حکم ہوا اور تا ضبطی ملک پنجاب اسقدر سوارون کی وہ

نوکری دیتا رہا ضبطی ملک کے وقت اوسکی جاگیر ضبط کی گئی

کیونکہ وہ راجہ شیر سنگہ سے جا ملا تہا ؛
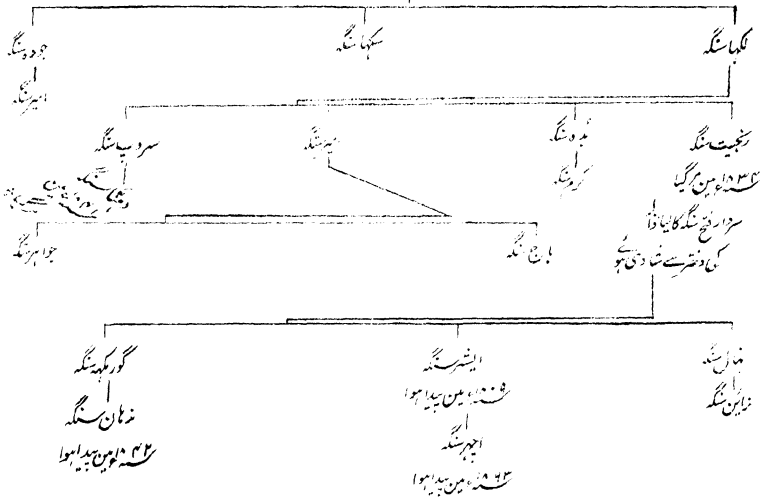
حال خاندان

کپور سنگہ اور اوسکے نام آور فرزند جودہ سنگہ کا حال کرم سنگہ اوٹھیان والہ کی کیفیت مین درج کیا گیا ہے اس خاندان کی ایک اور شاخ کا مختصر حال اس جگہہ لکہا جاتا ہے لکہا سنگہ کے قبضہ مین اوان بڑا علاقہ تہا جسپر اوسکے وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا رنجیت سنگہ متصرف ہوا رنجیت سنگہ کی شادی سردار نام آور فتح سنگہ کالیانوالہ کی دختر سے ہوئی تہی

اور جب وہ سردار ۱۸۰۷ء مین قلعہ نرائین گڈہ کے فتح کے وقت مارا گیا رنجیت سنگہ سدہو کو اوسکی جاگیر کا جزو کثیر ملا باقی جاگیر سردار فتح سنگہ کی ال سنگہ نہرنہ کو ملی تہی نیز جب امیر سنگہ پسر جودہ سنگہ لاولد مر گیا رنجیت سنگہ کو جاگیر سوڑیان جمعی ڈیرہ لاکہہ روپیہ کی بشرط دینے نوکری تین سو سوار کی ملی یہہ جاگیر اوسکے قبضہ مین دو سال رہی اوسکے بعد شہزادہ شیر سنگہ کو وہ جاگیر ملی اوس نے ملتان ہزاری اور کچھی مین خدمت کی او گہیب کریال مین ۱۸۳۶ء مین مارا گیا اوسکی وفات کے بعد اوسکی کُل جاگیر سوائے پندرہ ہزار روپیہ کے جو خصوصًا سردار فتح سنگہ کی جاگیر مین سے تہی ضبط کی گئی یہہ پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر ایشر سنگہ اور گورمکہہ سنگہ کے نام واگذار رہی +

ایشر سنگہ نے ڈیرہ اسمعیل خان اور پشاور مین اچھی خدمت کی اور ۱۸۳۲ء مین شاہزادہ کہڑک سنگہ کے ساتہہ ٹانک اور مٹھن کوٹ کی مہم پر گیا ۱۸۴۳ء مین کسیطرح حکام مقیم لاہور اوس سے ناراض ہوگئے اور اوسکی کُل جاگیر اوس سے چھین لی گئی سوائے موضع سلیم پور مگر اوسکو آٹھ سو سوارون کی کمیدانی آٹھ سو روپیہ سال مواجب پر ملی اور زیر حکم سردار لہنا سنگہ سندہانوالیہ کے تعینات ہوا سروپ سنگہ ایشر سنگہ کے چچا کی جاگیر اوسکے قبضہ مین رہی مگر اوسکی وفات کے بعد جب اوسکا بیٹا دہنا سنگہ سبھراؤن مین مارا گیا اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی +

۱۸۴۸ء مین کشن سنگہ کو پندرہ سوارون کی نوکری دینے کا حکم ہوا اور ان سوارون کو لاہور مین چھوڑ کر وہ لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ساتہہ پہلے بنون اور پہر ملتان کو گیا کشن سنگہ سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کے ہمراہ لاہور کو واپس آیا مفسدون کی فوج سے وہ بمشکل نکل کر آیا اور پچاس سوار جو لیگیا تہا اونمین سے فقط تین سوار واپس لیکر آیا اوسکے بعد وہ زیر حکم سردار شیر سنگہ سندہانوالیہ کے دینانگر کو اور بعد ازان پنڈدادنخان کو گیا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکو تین سو ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی +

ارجن سنگہ چاہل
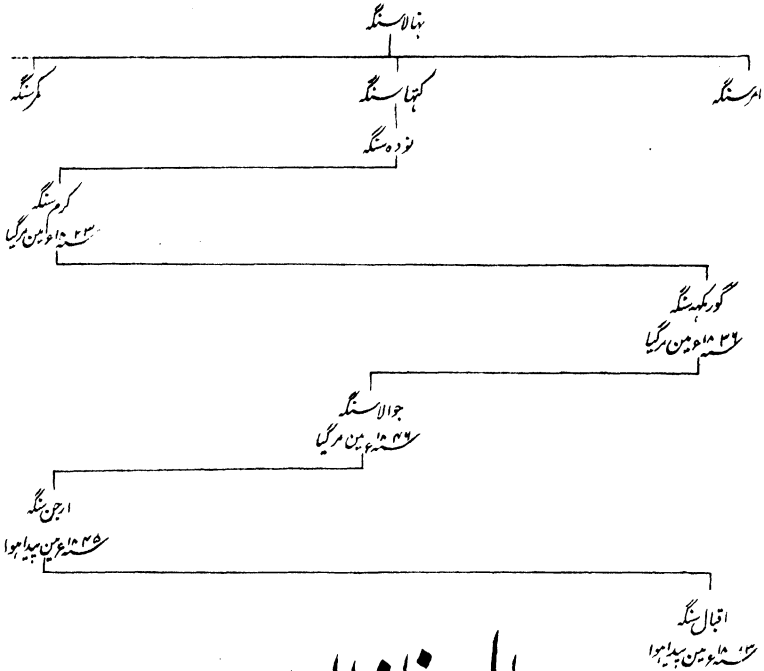
- بہالا سنگہ
  - امر سنگہ
  - کنہا سنگہ
    - نودہ سنگہ
      - کرم سنگہ — سنہ ۱۸۲۳ء مین مرگیا
        - گورمکہہ سنگہ — سنہ ۱۸۳۶ء مین مرگیا
          - جوالا سنگہ — سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا
            - ارجن سنگہ — سنہ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا
              - اقبال سنگہ — سنہ ۱۸۷۳ء مین پیدا ہوا
  - کمر سنگہ

حال خاندان

کنہا سنگہ چاہل جٹ معہ اپنے بہائیون کے سرداران لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ بہنگیون کا نوکر تہا جنہون نے سنہ ۱۷۶۴ء مین لاہور پر تصرف کرلیا تہا ان شخصون مین سے کوئی عظمت کو نہین پہونچا مگر چہوٹی چہوٹی جاگیرین بعوض نوکری کے اونکو ملتی تہین کنہا سنگہ بہاولپور کی سرحد پر ایک معرکہ مین مارا گیا تہا اور اوسکا بیٹا کرم سنگہ اوسکی جاگیر پر جو پانچہزار روپیہ کی تہی قابض ہوا چند سال تک کرم سنگہ بہنگیون کی مثل مین شامل ہوکر لڑائیون مین لڑتا رہا اور شجاعت اور

لیاقت کے سبب سے اوس نے نام پیدا کیا ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگہ نے جیت سنگہ سردار لہنا سنگہ کے بیٹے سے لاہور چھین لیا
کرم سنگہ پہلے پہلے اپنے قدیم آقا کے نیک و بد کا شریک تہا جسکو رنجیت سنگہ نے ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر دی
تہی لیکن جب اوس نے دیکہا کہ ایسے شخص کے ساتہہ رہنا بیفایدہ ہے جس سے کچہہ حاصل نہین ہوسکتا تہا کرم سنگہ نے
مہاراجہ کی نوکری اختیار کری اور مہاراجہ نے اوسکو کئی گانو اجنالہ مین عنایت کئے تہوڑے عرصہ مین کرم سنگہ
مورد الطاف ہوگیا اور مقتدر سردار بن گیا پنڈی بہٹیان اور جہنگ کے مہمون کے بعد کرم سنگہ کو کئی نئے دیہات جاگیر مین ملے اور
قصور کے مہم کے بعد جس مین کرم سنگہ نے خصوصًا نمایان کام کیا تہا رنجیت سنگہ نے اوسکو علاقہ ڈوڈہ اور خانووال بخشے
آخر کار کرم سنگہ کی جاگیر ڈیڑہ لاکہہ روپیہ تک پہونچی اور ڈہائی سو سوارون کی وہ نوکری دیتا رہا اور اوس جاگیر مین
وہ دیہات داخل تہے جو اجتک ارجن سنگہ کے قبضہ مین ہین سردار کرم سنگہ ٹہیری کی لڑائی مین ۱۸۲۳ء مین جس لڑائی مین
یوسف زئی کے غازیون نے سکہون کو تقریبًا شکست دی تہی ایسا شدید مجروح ہوا کہ جانبر نہین ہوسکا بعد زخمی ہونے
کے سردار مسطور کو اوسکے خیمہ مین لیگئے مگر دوسرے دن وہ مرگیا اور اوسکی موت کا مہاراجہ کو اور فوج کو بہت افسوس ہوا یہہ سردار
پلٹن گورکہہ کا کمیدان تہا سردار کرم سنگہ کا فقط ایک بیٹا گورکہہ سنگہ اوسکے بعد زندہ تہا اور یہہ بیٹا اوسکی کل
جاگیر پر متصرف ہوا یہہ جوان آدمی پہلے سے کئی سال سے اپنے باپ کے تحت حکم خدمت کرتا رہا تہا اور ٹہیری کی لڑائی
مین لڑا تہا جب دیوان موتی رام دوسری مرتبہ کشمیر سے واپس بلایا گیا اور دیوان چنی لعل ناظم کشمیر مقرر ہوا
گورکہہ سنگہ اوسکی مدد کیواسطے کشمیر کو بہیجا گیا تہا اور وہان وہ دو سال رہا ۱۸۳۶ء مین گورکہہ سنگہ کوٹ کو
بہیجا گیا تہا جہان اوس نے شجاعت اور خوبی سے خدمت انجام دے مگر اوس سال کے ستمبر کے مہینے مین ہیضہ
سے اوس نے وفات پائی جوالا سنگہ اپنے باپ کے مرنیکے وقت فقط چار سال عمر مین تہا اور مہاراج نے کل جاگیر سوائے
تین ہزار روپیہ کے ضبط کرلی اور یہہ جاگیر تین ہزار روپیہ کی راجہ ہیرا سنگہ کے اہتمام مین رکہی گئی جوالا سنگہ خود ۱۸۴۹ء
مین ۱۶ سال کی عمر مین مرگیا اور ایک بیٹا ارجن سنگہ سات برس کی عمر کا چہوڑ مرا اوسکے گذارہ کیواسطے اور خاندان کے لحاظ
سے مہاراجہ دلیپ سنگہ نے دو دیہات گہرتی اور لالہیان جمعی ایکہزار روپیہ ارجن سنگہ کے نام واگذار کئے اور ضبطی ملک پنجاب کیوقت یہہ دونو دیہات ارجن سنگہ
کو حین حیات واگذار رہے اور علاوہ اوسکے اڈہائی چاہ واقع چاہل پرگنہ ترن تارن ضلع امرتسر مین بسبیل علی الدوام واگذار کئے گئے ہین *

صاحب سنگھ کڑیال والہ

لال سنگہ
|
باگہ سنگہ
|
جودہ سنگہ
|
صاحب سنگہ
سنہ ۱۸۰۹ء مین پیدا ہوا
|
جواہر سنگہ
سنہ ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

گوجرانوالہ کے ضلع کے جنوبی حصہ مین قوم ورک جٹ کی آبادی اس کثرت سے ہے کہ شیخوپورہ سے مرلی والہ تک کُل علاقہ کا نام مدت سے ورکیات تپہ مشہور ہے اس علاقہ پر سکہون کی مثلون کے اوائل ایام مین لال سنگہ کا قبضہ تہا جو ایک ورک راجپوت تہا اور جمون سے آیا تہا اوسکے بیٹے سردار باگہ سنگہ نے چڑت سنگہ اور مہان سنگہ کے ماتحت بہت زور حاصل کیا اور گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے پرگنون کا بڑا حصہ اوسکے قبضہ مین تہا جب رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کیا باگہ سنگہ اوس شہر کے متصل بہت زور آور سردارون مین سے تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو ناچار اطاعت اختیار کرنی پڑی اور افسری ورکیات سوارون کی اوسکو ملی اس سردار کو ڈیرہ لاکہہ روپیہ کی جاگیر جس مین ۴۸ دیہات کڑیال کلان اور مرالی والہ کے متصل شامل تہے ملی باگہ سنگہ سنہ ۱۸۰۶ء مین مرگیا اور اوسکا ایک ہی بیٹا جودہ سنگہ اوسکی جاگیر پر قابض ہوا اور سواران ورک کی افسری اوسکو ملی جودہ سنگہ

مہاراجہ کے اکثر مہموں مین خدمت دیتا رہا آخر کار ۱۸۴۱ء مین پہلی مہم ناکامیاب کشمیر مین مارا گیا اوسکا بیٹا صاحب سنگہ
اوسوقت فقط پانچ برس کا تہا اور اس خاندان کی جاگیر بجز ستره سو روپیہ کے ضبط ہوئی جب صاحب سنگہ بالغ ہوا اوسکو
اپنے باپ کی رجمنٹ کی افسری معہ جاگیر ساڈہی تین ہزار روپیہ کی ملی اور بعدازان رتن سنگہ مان کی پلٹن مین
اوسکو عہدہ کمیدانی ملا اوسکی جاگیر اُس وقت فقط اتنی تہی کہ ضلع گوجرانوالہ مین موضع بُڈہا گورایہ اوسکے قبضہ
مین تہا اور علاوہ اوسکے اوسکو تین سو روپیہ نقد ملتا تہا یہہ شخص کسیقدر ۱۸۴۸ء کے
مفسدہ مین شریک تہا اور اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اب اوسکو دو سو چالیس
روپیہ پنشن ملتی ہے اوسکا ایک بیٹا جواہر سنگہ نامی ایک
ہندوستانی پلٹن مین صوبہ دار ہے ◆

جیون سنگہ بکہے
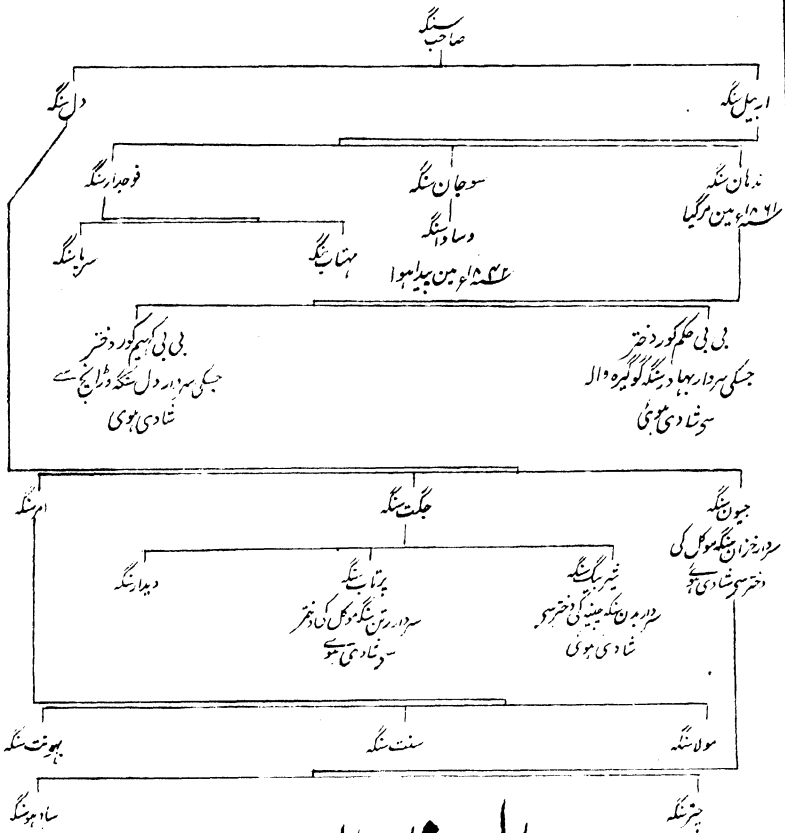
حال خاندان

یہہ خاندان شاہنشاہ اکبر کے عہد مین کسیقدر معزز تہا اوس بادشاہ کے عہد مین ایک شخص اس خاندان کا لالو نامی تیس گانو کا چوہدری مقرر ہوا تہا یہہ منصب اس خاندان مین چار پشت تک رہا بعدازان صاحب سنگہ اور اوسکا بہائی

سہا سی امرتسر کو گئی اور وہان وہ بابل سیکر سکہہ ہوگئے چونکہ انکے پاس کسیقدر ثروت تہی ان لوگون کو اوس زمانہ کے رواج عام کے اختیار کرنے مین کچہہ دقت نہین ہوئی یعنے اونہون نے کچھ سوار اکٹھے کر لئے اور گرد و نواح کے علاقہ کو لوٹنا شروع کر دیا سب سے زیادہ کامیاب مہم اونکی یہہ تہی کہ انہون نے شیخوپورہ پر حملہ کر کے اوسپر تصرف کر لیا اور قوم لبانہ سے اونکا علاقہ چہین کر اور اونکو نکال کر شیخوپورہ کو اپنا دار الحکومت بنا لیا اونکے بڑے رقیب اور دشمن کہرل تہے اور اس قوم کے ساتہہ ایک معرکہ مین سہائی سنگہ مارا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد صاحب سنگہ اونہین لبانون کی لڑائی مین مارا گیا جنکو اوس نے شیخوپورہ سے نکال دیا تہا اور جنکے نئے بستی واقع میانمیر پر وہ تصرف کرنیکا عزم کر رہا تہا صاحب سنگہ اور سہا سنگہ کے بیٹے بالاجمال اپنے والدین کے علاقون پر متصرف ہوئے اور ۱۸۰۹ء تک امن و امان سے اوسپر قابض رہے اوس سال مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اونپر وار کیا کچھ عرصہ تک یہہ دونو سردار شیخوپورہ کے قلعہ کو بچاتے رہے اور کامیاب رہے مگر آخر کار رتن سنگہ ڈہانیہ اور نہال سنگہ کی ترغیب سے اونہون نے اس شرط پر اطاعت قبول کی کہ اونکی واسطے علاقہ دلا دینگے مہاراجہ نے اونکو چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر لاہور اور گوگیرہ کے ضلع مین دے امیر سنگہ کو امر سنگہ مجیٹہیہ کی فوج مین عہدہ کمیدانی ملا اور راٹک کو بہیجا گیا جہان پہاڑی اقوام کے ساتہہ ایک معرکہ مین یہہ شخص متصل برج راجہ ہوڈی کے مارا گیا مگر اوسکی جاگیر اوسکے خاندان کے پسماندون مین تقسیم کی گئی شمیر سنگہ اور باگہ سنگہ کو چار یاری* اور کہوڑ چڑہون مین عہدے ملے رنجیت سنگہ کی سلطنت کے زمانہ مین اس خاندان کے لوگ متصل خدمت چستی سے کرتے رہے اور مہاراجہ موصوف کے وفات تک اپنے کل جاگیر پر قابض رہی بگہیل سنگہ مہاراجہ سے چند سال پہلے مرگیا اندر سنگہ ہیرا سنگہ اور ہری سنگہ ۱۸۳۹ء مین کچھ عرصہ بعد مہاراجہ کے مر گئے کشن سنگہ اور فوجدار سنگہ دونو ستلج کی لڑائی مین

⁂ چار یاری کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ سردار بہوپ سنگہ سد ہوجیت سنگہ اور رام سنگہ سد وزئی اور ہر داس سنگہ بنیا چار یار تہے یہہ چار آدمی خوبصورت اور خوش لباس ہمیشہ یکجا رہتے تہے اور مہاراجہ اونکی وضع سے ایسے خوش ہوئے کہ اونہون نے ایک دیڑہ سوار ون کا نام چار یاری رکہدیا +

لڑتے رہے مگر جیون سنگہ اور بدہا سنگہ لاہور مین اوس فوج کے ساتہہ رہے جو شہر کی حفاظت کیواسطے شہر
مین رہے تہے تقریبًا کل اشخاص اس خاندان کے ۱۸۴۹ء کے مفسدے مین شریک ہوگئے اور اوس فوج مین
شامل تہے جس نے اپنے ہتہیار راولپنڈی مین حوالہ کردئے تہے اونکی جاگیر جسکی جمع نقد آٹہہ ہزار روپیہ
کی تہی ضبط کی گئی ہیرا سنگہ اور ہری سنگہ کی بیوگان کو دو سو روپیہ سال کی پنشن ملے اور اربیل سنگہ کو تین
سو روپیہ کی پنشن ملے جو اوسکو اب بہی ملتی ہے ندہان سنگہ جسکو ساٹہہ روپیہ
کی پنشن ملتی تہی ۱۸۶۱ء مین مرگیا یہہ خاندان قوم سے ورک
جٹ ہے اور ابتدا مین جموں سے آیا تہا *

باگہ سنگہ حسن والیہ

حال خاندان

رام سنگہ جو ضلع گوجرانوالہ کے موضع حسن والہ کے ایک کہتری کا بیٹا تہا لڑکا ہی تہا اوس زمانہ مین جب وہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے گہر مین ملازم ہوا تہا اور جب وہ بالغ ہوا تو اوس سردار کے سوارون مین بہرتی ہوا مہان سنگہ چڑت سنگہ کا

بیٹا اوسکا پوتر لیا تہا یعنے اوس نے مہان سنگہ کو پال دی تہی اور اپنے تہوڑے سی زندگی مین مہان سنگہ اوسکے ساتہہ بہت عزت سی پیش آتا رہا اور اوس نے اوسکو بڑے جاگیر دی ۱۸۳۱ء مین رام سنگہ نے اپنے دو بڑے بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سرکار مین نوکر کرائے اور چند سال کے بعد دو نو چہوٹے بیٹے عطر سنگہ اور پرتاب سنگہ گہوڑ چڑہون کلان مین بہرتی کرائے سردار رام سنگہ اچہا پرانا سپاہی تہا اور اپنے بیٹون کے ساتہہ کشمیر اور ملتان منکیرہ اور پشاور اور بنون کی مہمون مین خدمت کرتا رہا ۱۸۴۲ء مین شیر سنگہ - گورکہہ سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا کمیدان ہوا اور ۱۸۴۵ء مین اوسکا بہائی گجا سنگہ گہوڑچڑہون مین بہرتی ہوا رام سنگہ کے پاس مبلغ ۱۱ ہزار روپیہ کی جاگیر تہی رام سنگہ رنجیت سنگہ کی سلطنت کے اختتام تک زندہ رہا اور ۱۸۴۹ء مین دادا باپ اور بیٹے کے نوکر کرکے ۹۵ برس کی عمر مین مرگیا +

رام سنگہ کی وفات کے بعد حصہ کلان اوسکی جاگیر کا ضبط ہوا مگر اوسکے تین بیٹون کو جو زندہ تہے گورکہہ سنگہ سکہا سنگہ اور عطر سنگہ ۲۲ سو ۱۵ سو اور ہزار روپیہ جاگیر متفرق ملی ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین اس خاندان کے اکثر اشخاص مفسدون مین شامل ہو گئے اور گجا سنگہ اور سردول سنگہ چلیانوالہ مین مارے گئے اس سبب سے اس خاندان کی جاگیر ضبط ہو گئی سکہا سنگہ کا مفسدون مین شامل ہونا نہین معلوم ہوتا ہے اوس زمانہ مین وہ اپاہج تہا اور چارپائی سے نہین اوٹہہ سکتا تہا اور اگر وہ ۱۸۵۰ء مین مر نہ جاتا تو اوسکی جاگیر واگذار رہتی +

۱۸۵۷ء مین گورکہہ سنگہ عطر سنگہ کا بیٹا سرکار کی نوکری مین عہدہ جمعداری پر بہرتی ہوا اور ہندوستان کو بہیجا گیا تہا جہان اوس نے تا وقتیکہ مفسدہ ختم ہوا تہا اور فوج مین تخفیف ہوئی اچہی خدمت کی اوسکو رام نگر مین دو چاہ جاگیر مین

مین حیات عطا ہوئے اور سکانات مملوکہ خاندان کے جو ۱۸۴۹ء مین ضبط ہوئی تہے

واگذار ہو گئی بشن سنگہ سوار اوسکے کسی رسالہ مین سوار

مقرر ہوا +

ایسر سنگہ بہکہا

چڑت سنگہ

- جودہ سنگہ
- سوبہا سنگہ
- صوبا سنگہ — ۱۸۲۴ء مین مرگیا
  - ہری سنگہ — ۱۸۵۰ء مین مرگیا
    - ایسر سنگہ
      - عطر سنگہ — ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا
      - چتر سنگہ — ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا
      - مہتاب سنگہ — ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا
- گودہ سنگہ
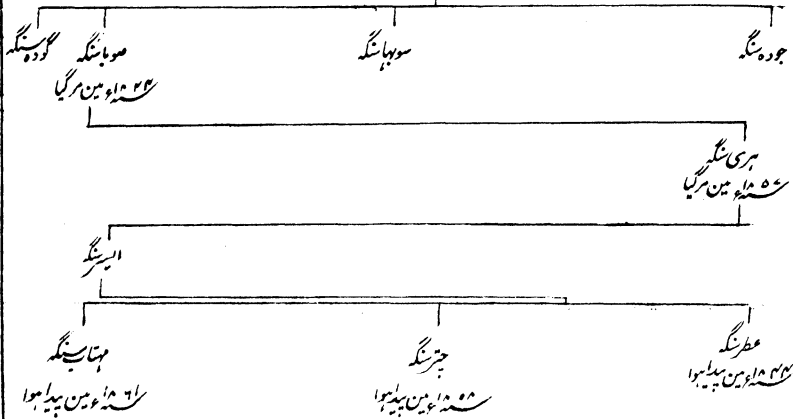
حال خاندان

چڑت سنگہ کے بزرگ پنجاب مین سترہوین صدی کے شروع کے قریب مالوہ سے آئی تہے اور چونیان واقع ضلع لاہور کے متصل آباد ہوئے ۱۷۳۸ء مین وہ بہکہا واقع ضلع امرتسر مین جا کر آباد ہوے اور اِس خاندان کا نام اِس گانو سے نکلا ہے سردار چڑت سنگہ سردار سادل سنگہ الکہوالا ایک زورآور بہنگی رئیس کے ایک ہمشیرہ کا بیٹا تہا جب سادل سنگہ لاولد مرگیا تو سکہہ گورمتہ نے اوسکے علاقہ کو مابین نار سنگہ چمیاری اوسکی بیوہ اور چڑت سنگہ اوسکے ہمشیرہ زادہ کے تقسیم کردیا نار سنگہ کا حصہ زیادہ بڑا تہا لیکن چڑت سنگہ کی جاگیر بھی وسیع اور اچھی آمدنی کی ہتی اور وہ اوس جاگیر پر اپنی وفات تک قابض رہا اوسکے بیٹے صوبا سنگہ کے

پاس چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر عطیہ سردار حقیقت سنگہ کنہیہ بشرط نوکری ڈیڈہ سو سوار کی تہی مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے باستثنا سات ہزار روپیہ کے اور سب جاگیر پر تصرف کرلیا اور یہہ جاگیر پانچ سوارون کی نوکری کی شرط پر دی
صوبا سنگہ اپنے سوارون سمیت کلان گہوڑچڑہون مین بہرتی کیا گیا تہوڑے عرصہ کے بعد یہہ جاگیر اور بہی گہٹائی گئی
اور فقط گوراپیہ اور بہکہا مین باقی رہے کیونکہ مہاراجہ صوبا سنگہ سے اس سبب سے ناخوش ہوگئے تہے کہ اوسنے
اپنی دختر کی شادی مہاراجہ کے ساتہہ کردینے سے انکار کردیا تہا +
صوبا سنگہ ۱۸۲۶ء مین مرگیا اور جاگیر گوراپیہ ضبط کی گئی اور موضع بہکہا جمعی چہہ سو روپیہ سالانہ ہری سنگہ کے
پاس چہوڑا گیا +
۱۸۴۵ء مین ہری سنگہ زیر حکم کپتان ہودسن صاحب نگڈہ منگل اور دیگر مقامات مین خدمت کرتا رہا اور تمام ایام
مفسدہ مین نمکحلال رہا پنجاب کی ضبطی پر اوسکی جاگیر اوسکے نام واگذار ہوئی ہری سنگہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا اور نصف
موضع بہکہا واقع پرگنہ سوڑیان اوسکے فرزند ایسر سنگہ کے نام علی الدوام واگذار ہوا ہے ہری سنگہ
موضع بہکہا مین رہتا ہے +

رتن چند دُوگل

حال خاندان

۱۶۴۳ء کے قریب شاہنشاہ شاہجہان کی سلطنت کے زمانے مین بابا ہریارام وزیرآباد مین آباد ہوا تہا وزیرآباد تہوڑے دنون پہلے وزیرخان بادشاہی صوبہ نے اپنے نام سے آباد کیا تہا ہریارام ناظم موصوف کا کئی سال ملازم رہا اور جب اوسکے پسران بالغ ہوئے اوس نے ترک دنیا کیا اور ایک پنتہہ بنایا جواب بہی ہرلالی کے نام سے معروف ہے٭

٭ یہہ پنت پنسبت دیں علاقہ پنجاب کے جہان سکہہ زیادہ مین پنجاب کے سرحد پر زیادہ مشہور ہے رام کشن سوامی میتن گر کا چیلا در ستہنی اٹہارہوین صدی کی شروع مین وزیرآباد آیا اور اوسنے ہریارام کو چیلہ بنایا ملاوا ال ایک تاجر ڈیرہ اسمعیل خان کا وزیرآباد مین آیا اور اوسکی دل پر ہریا کے پاکبازیے اور دانائی سے ایسا اثر ہوا کہ وہ اوسکا چیلہ ہو گیا اور اپنی تمام ثروت دیآیا اور نزد دوستون کے نام پر پنت مشہور ہوا اور اب ہرلالی کہلاتا ہے اس پنت کا صدر مقام ڈیرہ اسمعیل خان مین ہے اور وہان کا پنت رام پیارا ہے ایک ٹہاکردوارہ جنیوٹ مین ہے اور ایک مکہد وال مین ہے چیلہ مختلف ذاتون کے ہین بعضون مین نے دنیا ترک کردی ہے بعض بیوپار کرتے ہین جو تارک ہین وہ گیروے کپڑے پہنتے ہین +

ہری کی اولاد مین سے سب سے پہلے کشنکور نے سکہون سے ملازمت اختیار کی کشن کور سردار گوربخش سنگہ وزیرآبادیہ کا نوکر رہا جو سردار چڑت سنگہ کا دوست تہا اور شیودیال کشن کور کا بیٹا سردار سوکرچکیہ کا نوکر ہوا اون اوائل ایام مین سکہون کا انتظام سررشتہ مال کا بیقاعدہ تہا اور سرداران سوکرچکیہ کی جاگیرون کا جو اہتمام شیودیال نے کیا اوسکی نسبت کوئی بات قابل تحریر کے نہین ہے جب رنجیت سنگہ نے علاقہ دہنی فتح کیا مہاراجہ نے شیودیال کو وہان کاردار مقرر کیا اور اوسکو نورپور مین بشرط خدمت علاقہ دیا جب شیودیال بوڑہا ہوا اوس نے دربار مین اپنے پسران شنکرداس اور کنہیالال کو پیش کیا [illegible] وہان مر گیا دونو بہائی شہزادہ کہڑک سنگہ کی سرکار مین مامور رہے شنکرداس چند عرصہ تک شہزادہ کی جاگیرات کا اہتمام کرتا رہا اور کنہیالال ساہیوال کا کاردار مقرر ہوا جو اوس وقت شہزادہ کی جاگیرات کا ایک حصہ تہا جب دیوان موتی رام کشمیر کا صوبہ مقرر ہوا شنکرداس مال کے سررشتہ کا دفتری مقرر ہوا اور جب دیوان موتی رام دوسری بار ناظم کشمیر کا مقرر ہوا تو کنہیالال اوسی عہدہ پر مامور ہوا جسپر پیشتر اوسکا بہائی تہا +

شنکرداس ۱۸۳۲ء مین مر گیا جب پنڈدادنخان کی کان ہای نمک راجہ گلاب سنگہ جمونوالہ کو ملین کنہیالال زیر حکم راجہ موصوف کاردار مقرر ہوا اور ۱۸۴۳ء تک اوس کام پر رہا اور اوسکو اور اوسکے بڑے بیٹے رتنچند کو دو ہزار روپیہ مواجب محال نمک سے ضبطی ملک پنجاب تک ملتا رہا +

رتنچند دربار مین ۱۸۳۱ء سے ۱۸۴۹ء مین منشی رہا رتن چند معہ اپنے بہائی ٹہاکرداس کے دربار مین معزز رہے اور اونکو جاگیرین ملین جنکے مقدار ۱۸۵۰ء مین دس ہزار تین سو روپیہ تہے رتنچند کو چہوٹی ہی عمر مین مہاراجہ کی چہوٹی* مہر ملی اور کتنے سال تک وہ مہر اوسکے پاس رہی اور مواجب متعلقہ پاتا رہا بعدازان رتن چند گہوڑچڑہون خاص کا کمیدان مقرر ہوا اور تہوڑے عرصہ تک مہر ٹہاکرداس کے پاس رہی جب کنور نونہال سنگہ کو ضرور ہوا ٹہاکرداس

* رتن چند کے پاس جو مہر تہی وہ مہاراجہ کے چہوٹی مہر تہی اکثر وثائق پر بڑے اور چہوٹی مہرین دونو لگائی جاتی تہین مہاراجہ جو خلعت یا نقد روپیہ بخشتے تہے مہر بردار یعنی چہوٹی مہر والی کو دو روپیہ سیکڑہ ملتا تہا اور جو نئی جاگیرین دی جاتی تہین اون پر پانچ روپیہ سیکڑہ ملتا تہا لیکن جو آمدنی ہوتی تہی اوسمین سے کسیقدر سرکار بہی لیتی تہی رتن چند دوگل کے علاوہ مختلف اوقات مین یہہ چہوٹی مہر رام چند دیوان ساونمل کے رشتہ دار اور ہرسکہ رائے جو پیچہے جنرل بنا تہا اور رتن چند ڈاڑہیوالہ اور اور آدمیون کے پاس رہی تہی +

دهنی - کلانکهار اور روپیوال کا کاردار چار هزار تین سو بیس کی سالانه مواجب پر مقرر هوا مهاراجه شیر سنگه کی سلطنت کے زمانه مین دونو بهائی لاهور مین مختلف عهدون پر مامور رهے اور رتن چند کو بهت سوخ اور رشد حاصل هوا پنڈت جلا نے اوسپر ۱۸۴۴ء مین چالیس هزار روپیه جرمانه کیا مگر بهائی رام سنگه کی سفارش سے یهه جرمانه معاف هوگیا تها ۱۸۴۴ء مین ماه فروری مین رتن چند راجه لال سنگه کے همرکاب جمون کو گیا تها اور جب سردار فتح سنگه مان وزیر بهنا کے جمون مین راجه گلاب سنگه کے حکم سے مارے گئے تهے رتن چند دوگل سردار مسطور کے همراه تها اور چند روز تک فوج کے روپیه کیواسطے بطور یرغمال روک رکها گیا تها +

۱۸۴۸-۴۹ء مین رتن چند کا رویه مشتبه ساتها اور اوسکی جاگیرات به استثناء دو باغون واقع لاهور اور وزیرآباد کے جنپر اوس نے بهت روپیه صرف کیا تها ضبط کی گئین دونو باغ بسبیل علے الدوام واگذار کی گئی تهے رتن چند کو تین هزار چهه سو روپیه کی پنشن حین حیات ملی تهی اوسکے چچا گوبند سهای اور اوسکو عموزاد بهائیون جوتی رام و گنگا رام کو سو روپیه کی اور گنیش داس کو تین سو پچهتر روپیه اور ٹهاکر داس کو تین سو ساٹهه روپیه کی پنشن ملی تهی نندگوپال رتن چند کا سب سے چهوٹا بهائی ۱۸۴۱ء مین پلٹنون مین دربار مین ملازم هوا تها اور ۱۸۴۸ء مین سردار کرم سنگه کو ناریه کے سپاه کا جو راجه لال سنگه کا ساله تها بخشی مقرر هوا اور اوسکو جاگیر ٹهٹا نوالی اور ٹهٹه وغیره جمعی دو هزار پانچسو بیس روپیه کی ملی تهی ۱۸۴۸ء مین وه راجه شیر سنگه کی فوج کے ساتهه ملتان کو گیا تها اور اوسکے نسبت گمان تها که مفسدون کے ساتهه شامل هوگیا تها مگر اوس نے بیان کیا که چونکه مین نمک حلال رها تها اس سبب سے شیر سنگه نے مجهے گرفتار کر کے قید کر دیا تها اور فقط حاکم رائے کی سفارش سے جسکے بهائی متصدی لال کو نندگوپال کے بهن بیاهی - تهے قید سے مخلصی هوئی تهی یهه بات تحقیق هے که نندگوپال گجرات کے آخری لڑائی سے پهلے حاضر هوگیا اور اوسکے عذرات قبول کرلئے گئے تهے ضبطی ملک کے پیچهے وه سرکار کی ملازمت مین به عهده کوتوالی و تحصیلداری و انسپکٹر پولیس کے رها نندگوپال اپنا کام بهت کام چستی اور لیاقت سے کرتا رها رتن چند دو بیٹے منوهر لال اور نرنجنداس چهوڑ کر ۱۸۶۵ء مین مرگیا +

فتح سنگه گہرجاکہیہ

شام سنگه

- گلاب سنگه
- پنجاب سنگه
  - کاہن سنگه
    - فتح سنگه
      - دہرم سنگه
      - سنت سنگه
    - جودہ سنگه
      - دختر جسکی شادی دیوان جاگرای سیالکوٹیہ سے ہوئی
      - رندہیر سنگه
      - ہرنام سنگه
      - امر سنگه
    - لہنا سنگه سردار ہری سنگه نلوہ کی دختر سی شادی ہوئی۔
      - ایسر سنگه
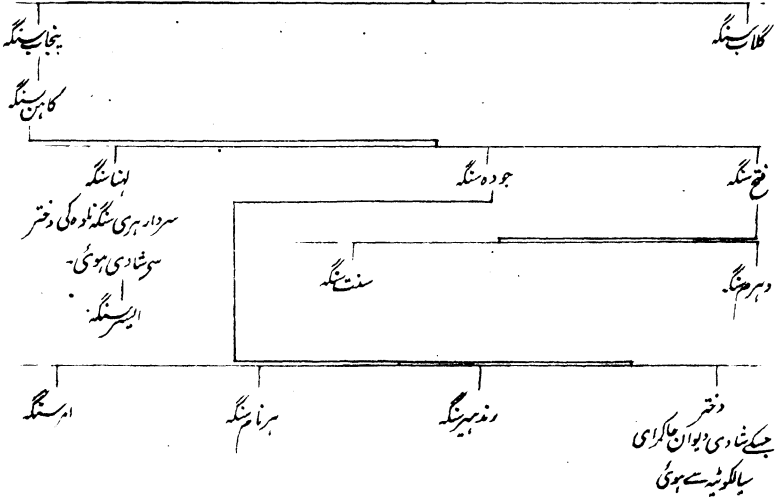
حال خاندان

شام سنگه گہرجاکہیہ متصل گوجرانوالہ مین ساہوکار رہتا اوسکی دو بیٹے تہے بڑے بیٹے گلاب سنگه نے اپنے باپ کا کام اختیار کیا مگر اوسکا چہوٹہا بیٹا پنجاب سنگه سردار فتح سنگه کالیانوالہ کی سپاہ مین تیس روپیہ ماہوار پر سوارون مین بہرتی ہوا شل بہت سے سوارون کی جو فوج سکہان مین بہرتی تہے پنجاب سنگه نے اپنی بہادری سے افسری پائی اور جب اوسکا مربی سردار فتح سنگه مرگیا اور پنجاب سنگه کو اوسکا جانشین دل سنگه نہرنہ یعنے ناخن تراش

پسند نہ ہوا وہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حضور مین چلا گیا اور مہاراجہ نے اوسکو ایک رجمنٹ مین بہرتی کر دیا اور دیہات
ایڈہ و فتح پور واقع ضلع امرتسر جمعی دو ہزار پانچ سو روپیہ کے اوسکو جاگیر مین دیئے اور ۱۸۱۸ء مین بعد مہم دوم ملتان
کے پنجاب سنگہ کو پچاس ہزار روپیہ جاگیر بشرط نوکری ایک سو پچیس سوارون کے ملی جب پنجاب سنگہ مرگیا تو اوسکے
جاگیرات سرکار مین ضبط ہوئین کیونکہ اوسکا ایک بیٹا کاہن سنگہ فقط پندرہ برس کا عمر مین تہا لیکن جب کاہن سنگہ
بالغ ہوا مہاراجہ نے اوسکو بافسری پانچ سو سوار کے پکہڈ اور گہیب کو بہیجا اور اوسکو پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر
عطا کی اوس علاقہ مین وہ نو برس رہا بعد ازان سرکار کی باقی اوسکی طرف بہت رہی اور حساب جو اوس سے لیا گیا
وہ پورا نہین ہوا اس سبب سے وہ برخاست کیا گیا بعد اوسکے اوس نے سردار ہری سنگہ نلوہ کا توسل حاصل کیا اور اپنے
نئے آقا کے ہمرکاب اوسکے بہت سے مہمون مین رہا ۱۸۳۱ء مین یوسف زئی کے غازیون کے لڑائی مین وہ لڑا لیکن تہوڑے
عرصہ کے بعد اس سبب سے کہ دیگر افسران ہمسر کے ساتہہ اوسکی بنتی نہ تہی وہ سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کے پاس چلا گیا
اور سردار موصوف نے اوسکو ایک عہدہ ماتحت معہ جاگیر سات ہزار روپیہ کی دی پہر وہ جنرل مہان سنگہ کے ساتہہ
جو کشمیر کا صوبہ تہا کشمیر کو گیا اور تین سال کے بعد لاہور کو بہت کچہہ پیدا کرکے واپس آیا اوسکے فرزند لہنا سنگہ نے اوسکے
سابق آقا سردار ہری سنگہ نلوہ کی دختر کے ساتہہ شادی ہوئی سردار ہری سنگہ اپنے داماد کو اپنے ہمراہ پشاور کو مہم خیبر
مین لے گیا جس مین وہ بڑا جنرل مارا گیا تہا تو نہال سنگہ کی حیات مین اور مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت مین دونون کاہن سنگہ
اور اوسکے تینون فرزند مورد الطاف رہے اور فوج مین اونکو نوکریان ملین مگر جب راجہ ہیرا سنگہ کو زور ہوا اس
خاندان پر مصیبت آئی لہنا سنگہ سردار جیت سنگہ سندہانوالیہ کی نوکری مین تہا اور نئے وزیر نے جو سرداران
سندہانوالیہ اور اونکے متوسلون کے ساتہہ عداوت اور نفرت رکہتا تہا کاہن سنگہ کی جاگیر ضبط کرلی اور اوسکو اور فتح سنگہ
کو قید کردیا لہنا سنگہ کسی حکمت سے قید مین سے نکل گیا اور اوس نے بابا بیر سنگہ سکہون کے بڑے گورو کے پاس پناہ لی
جب جواہر سنگہ وزیر ہوا اس خاندان کے آدمی قید سے آزاد ہوئے اور اپنے سابق حیثیت اونکو پہر حاصل ہوئی دیوان کاہن سنگہ
۱۸۴۶ء مین ستلج کی لڑائی مین ایک بندوق کی گولی سے مارا گیا اور دربار سے اس خاندان کو بہ شرط نوکری
گہر جاکہہ اور ڈہولن والی مین دو ہزار نو سو دس روپیہ کے جاگیر ملی ضبطی ملک پنجاب کے بعد جاگیر ضبط ہوگئی اور جاگیر کے

عوض فتح سنگہ اور لہنا سنگہ کو چہہ سو روپیہ اور تین سو ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی کاہن سنگہ کی بیوہ کو بہی تین سو روپیہ
کی پنشن ملی یہہ خاندان قوم سے کہتری ہے اور موضع گہرجاکہہ مین رہتا ہے جس موضع کو
وڑائچ جٹون نے ضلع گوجرانوالہ مین آباد کیا تہا +

سردار شمشیر سنگه ماڑی

- ملا سنگه
  - تارا سنگه
  - گور سنگه
    - جوده سنگه
    - دیوان سنگه
    - سکها سنگه
    - دل سنگه
      - گوجر سنگه
      - بهوپ سنگه
      - کیسرا سنگه
        - بجر سنگه
    - موہر سنگه
      - جگت سنگه
        - پرتاب سنگه
      - البیر سنگه
        - جهنجا سنگه
          بے بے تیجکور کاٹاریوالے سرنادی ہوئی
        - شمشیر سنگه
          - نراین سنگه
          - شام سنگه
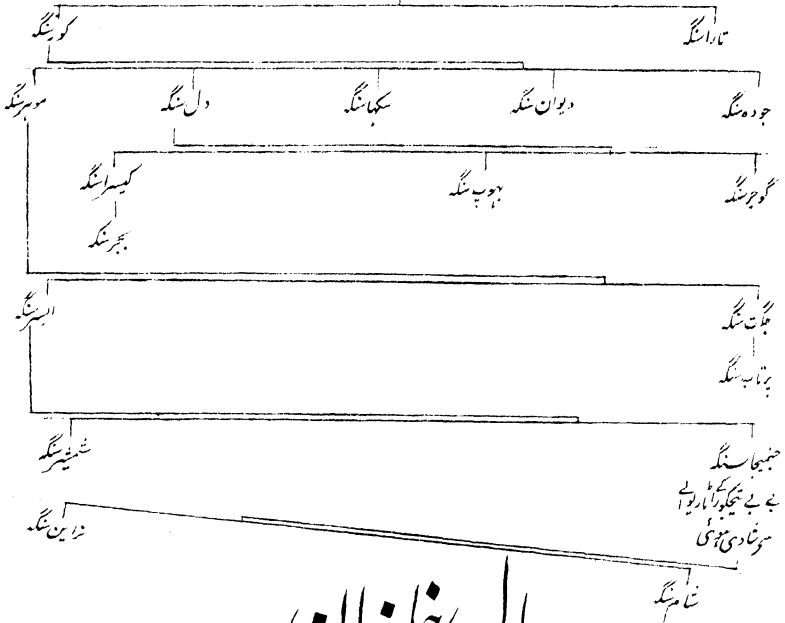
حال خاندان

خاندان ماڑی شیرگل قوم سے ہے جسکے اصل کا حال اور جگہہ لکہا گیا ہے* اِس قوم نے ضلاع لاہور اور امرتسر مین کئے دیہات آباد کئے تہے جنا سچہ ادن مین سے ملانوالہ - دیوا - دیوا سور اور ماڑی مین شمشیر سنگه کا خاندان دُرّانی مہم کے

* دیکہو حال خاندان کمیدان دیوا سنگه کا قوم گل جس قوم مین کوئی بڑا سردار نہین ہے لاہور امرتسر - گوجرانوالہ اور فیروزپور کے ضلاع مین آباد ہے جیسا افسانہ شیرگل فرزند گل کی نسبت ہے ویساہی گل کی نسبت بہی ہے گل ایک راجپوت سردار پرتھی پت یا پرتھی پال کا بیٹا ایک جٹنی عورت سے تہا اور مثل شیرگل کی اسکو بہی جبتک وہ پیدا ہوا تہا ایک مدلدل یعنی گل مین پہینک دیا تہا اور اِس سبب سے اوسکا نام گل رکہا گیا +

زمانہ تک ملانوالہ مین رہتا تھا اوس مہم مین افغانون نے اوس گانو کو غارت کر دیا اور ملا سنگہ دیوانسو کو بھاگ گیا اور وہان جا بیٹھا اور وہان قزاقی کرتا رہا بعدازان پادشاہی سپاہ کے ساتھہ ایک معرکہ مین وہ مارا گیا اوسکے پیچھے اوسکے دو بیٹے رہے کور سنگہ اور تارا سنگہ کور سنگہ پیچھے زبردست سردار ہوا کور سنگہ سرداران بھنگی اور خوشحال سنگہ اور بدہ سنگہ فیض اللہ پوریہ کے ساتھہ جا ملا اور دوآبہ جالندہر مین اور دریای ستلج کے جنوب کیطرف اوس نے ایک علاقہ پر تصرف کر لیا اوس نے اپنے فرزندان جودہ سنگہ دیوان سنگہ اور سکھا سنگہ کو اوس علاقہ مین چھوڑا اور خود اپنے جدی موضع باڑہی کو واپس چلا گیا جو امرتسر اور فیروزپور کے بیچمین نصف مسافت پر واقع ہے اوس گانو مین اوس نے ایک کچا قلعہ بنایا اوسکے آثار اب بھی موجود ہین اور اوسکا نام اوس گانو کے سبب سے ہمیشہ کیواسطے باقی ہے کیونکہ اوسکا نام باڑہی کور سنگہ والا ہے +

جب رنجیت سنگہ نے لاہور کے جنوب کیطرف علاقہ پر تصرف کیا مہاراجہ نے قلعہ باڑہی کا محاصرہ کیا جسمین اوس وقت موہر سنگہ کور سنگہ کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا مقابلہ کرنا بے سود تھا اور موہر سنگہ نے قلعہ اور علاقہ چھوڑ دیا مہاراجہ نے اوسکے ساتھہ اچھا سلوک کیا اور بہیرو چک - اور بجہرہ اور نمرہ اور مانا پور مین اوسکو جاگیر دی +

اسکے بعد تہوڑے عرصہ مین سردار کور سنگہ مر گیا اور اوسکے علاقہ آنزوی ستلج پر مہاراجہ پٹیالہ اور بھاگ سنگہ اہلوالیہ اور جودہ سنگہ کلسیہ نے تصرف کر لیا جودہ سنگہ اور سکھا سنگہ اور دیوان سنگہ کی اولاد اب بھی ضلع انبالہ مین آباد ہین جہان اونکے قبضہ مین چند دیہات ہین +

موہر سنگہ معہ اپنے بھائی دل سنگہ کے چند سال تک جاگیر پر متصرف رہا اور کچہہ نوکری وہ نہ دیتے تہے لیکن پیچھے اونے سو سوارون کی نوکری لی گئی موہر سنگہ کشمیر کی مہم مین خدمت کرتا رہا اور وہان وہ زخمی ہوا تہا ۱۸۲۳ء مین اوس نے ٹہیری کے جنگ مین اچھی خدمت کی اور بعدازان اوسکو پانچسو سوارون کی افسری ملی ۱۸۳۳ء مین موہر سنگہ جنرل ونتورا صاحب کے ساتھہ ستلج کے شمال کیطرف رئیس بہاولپور* کے علاقہ کو شامل اور تصرف کرنے مین شامل رہا اوس کے

* بہاول خان دوم کے وفات کے بعد رنجیت سنگہ نے رئیس بہاولپور سے بابت علاقہ واقع شمال دریای ستلج کے باج مانگا صادق محمد خان کبھی تو کچھہ بھی نہین دیتا تھا اور ہمیشہ وقتنکا وسکو عایت نہین ہوتی تھی مقابلہ کرتا رہتا تھا پہلے پچاس ہزار روپیہ مانگا گیا تھا پھر لاکھہ روپیہ اور بعدازان صادق محمد کی وفات پر پانچ لاکھہ روپیہ طلب کیا گیا حالانکہ اوس علاقہ مین سے بہاول خان سوم جو بعد صادق محمد کے مسندنشین ہوا تھا اس سے زیادہ روپیہ اوس علاقہ سے وصول نہین کر سکتا تھا بہاول خان کو نہ تو اسقدر روپیہ دینا منظور تھا نہ وہ دے سکتا تھا اور ۱۸۳۱ء مین جنرل ونتورا صاحب نے اوس علاقہ پر تصرف کر لیا اور اپنی سرکار کو سال اول اکتیس لاکھہ روپیہ دینا کر لیا +

دوسرے سال وہ مرگیا اور اوسکے وفات کے پیچھے اوسکے نصف جاگیر سیالکوٹ اور دینانگر اور قصور مین اوسکے فرزند ایسر سنگہ کے نام واگذار رہین اس سردار کا کچھ بہت حال لکہنے کے قابل نہین ہے سردار مسطور اپنی سپاہ کے ساتہہ کلّو اور سکیت اور ہزارہ اور پشاور مین خدمت دیتا رہا ایسر سنگہ سنہ ۱۸۴۲ع مین مرض بخار سے پشاور مین مر گیا +

شمشیر سنگہ کل ایّام وزارت ہیرا سنگہ اور جواہر سنگہ اور لال سنگہ مین اپنی جاگیرات پر قابض رہا سنہ ۱۸۴۸ع مین وہ راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ ملتان کو گیا اور اوسکے ساتہہ مفسد ہوگیا اگرچہ شمشیر سنگہ کم عمر تہا لیکن لایق آدمی تہا اور زور رکہتا تھا اور اوسکے کل جاگیرات جمع ستائیس ہزار روپیہ کی ضبط کی گئین اور سنہ ۱۸۵۰ع مین سات سو بیس روپیہ کی پنشن اوسکی حین حیات ملی اوسکے چھوٹے بہائی خنمیجا سنگہ کو تین سو ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی خنمیجا سنگہ کے ساتہہ سب سے بے نیکجور دختر سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ کے شادی ہوئی تہی جو پیشتر مہاراجہ دلیپ سنگہ کو منسوب ہوئی تہی سنہ ۱۸۶۰ع مین شمشیر سنگہ کو ایک معافی دو سو روپیہ کی ملی اوسکی زمینداری کسیقدر ماڑی کور سنگہ والا اور قاضی چک مین ہے +

گوجر سنگہ بہوپ سنگہ اور کیسرا سنگہ بہت اچھے افسر فوج سواری کے زیر حکم جنرل آویطابیلہ صاحب کے تہے وہ سب مرگئے ہین اونکی بیوگان کو سرکار سے سات سو بیس کی پنشن ملی تہی +

سردار گنڈا سنگہ مٹو

حال خاندان

گوریا سنگہ جو اس خاندان کا بانی تہا سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کا مثلدار رہا گوریا سنگہ کا تعلق سردار چڑت سنگہ سے اور بہی زیادہ اس سبب سے ہوگیا کہ گوریا سنگہ اپنی دختر سہجو کی شادی سردار دل سنگہ اگالگڈہ والے سے کردی تھی جو سردار چڑت سنگہ کا سالا تہا جب بجیت سنگہ اپنے باپ کا جانشین ہوا تو اول اول اونکو دل سنگہ پر بہت اعتماد تہا اور ہر معاملہ مین اوسکی نصیحت اور مشورہ سے کام کرتے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ مین ناموافقت ہوگئی اور

۱۸۱۰ء مین رنجیت سنگہ نے دل سنگہ کو قید کر دیا اور اکالگڈہ پر ناگاہ حملہ کرکے اوسپر تصرف کر لینے کو رنجیت سنگہ نے عزم کیا مگر سہجو بہادر عورت تہی اور اپنے بہائی سہج سنگہ کی مدد سے تین مہینے تک بخوبی مقابلہ کرتے رہے تین مہینے کے بعد محاصرہ اوٹہالیا گیا بعد ازان ۱۸۱۸ء مین دل سنگہ کے مرنے پر رنجیت سنگہ نے اس قلعہ پر قبضہ کر لیا اور بعد ازان احمد آباد پر حملہ کیا جسکو چند عرصہ تک سہج سنگہ بچاتا رہا لیکن آخر کار مجبور ہو کر قلعہ چہوڑ دیا دل سنگہ کے وفات کے بعد سہج سنگہ کو جہونگل اور بہریال مین جاگیر ملی اوس کے فرزند سردار فتح سنگہ نے فتح خان وزیر کابل او کشمیر اور ملتان کی مہمون مین تعریف کی قابل خدمت کی ۱۸۳۴ء مین مہاراجہ نے علاقہ بہریال جمعدار خوشحال سنگہ کو دیدیا اور اوسکے عوض مین سردار گنڈا سنگہ مٹو کو اور جاگیر دی گنڈا سنگہ ماتحت سردار ہری سنگہ نلوہ کے ایک عہدہ دار تہا اور بہت لڑائیون اور معرکون مین سرحد پر لڑتا رہا ۱۸۴۸ء مین وہ اور اوسکے عموزاد بہائی مفسدون مین شامل ہو گئے اور اس خاندان کی جاگیرات جمعی اونیس[۱۹] ہزار روپیہ ضبط کی گئین گنڈا سنگہ کو بارہ سو روپیہ اور دسوندا سنگہ اور نہال سنگہ کو ہر ایک کو ایکسو بیس[۱۲۰] روپیہ کی پنشن ملی یہہ خاندان مٹو جبٹ ہی اور موضع مٹو ضلع گوجرانوالہ مین اس خاندان کی سکونت ہے *

رام سنگه

امیر چند

کنہیا لعل — کاہن چند — گنگا رام — آتما رام

(کاہن چند کے بیٹے) ہیمراج — چیت رام

ہیمراج: دیو کی نندن

چیت رام: رادہا کشن
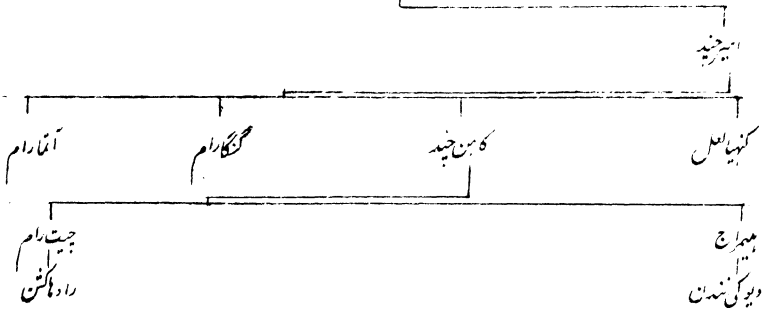
حال خاندان

یہہ خاندان ابتدا مین ملتان سے آیا تہا اور کئی آدمی اس خاندان کے سرکار شاہی کی خدمت مین لاہور مین اور اور جگہہ ملازم رہے تہے دونو امیر چند باپ اور رام سنگه دادا کاہن چند کا سردار صاحب سنگه دیگلیہ کے نوکر رہے تہے جب سلطنت سکہان قایم ہوئی امیر چند زیر حکم مصر دیوان چند کے سررشتہ مال مین ملازم ہوا اور بعد وفات مصر دیوان چند کے سردار ہری سنگه نلوہ کے تحت مین فوج مین اوسکو عہدہ ملا امیر چند بڑی عمر کو پہونچکر وزیرآباد مین سنہ ۱۸۳۵ء مین مرگیا ❊

کاہن چند کو سرکار سکہہ مین سنہ ۱۸۲۳ء مین نوکری ملی اور ٹہیری کی لڑائی کے بعد حضور نویس ہوا کاہن چند کو دیانت اور لیاقت کے سبب سے سنہ ۱۸۳۰ء مین دو جاہ بوٹالہ مین اور موضع کلاس سیالکوٹ مین کل جمعی چہہ سو روپیہ سالانہ تمام ملے اور سنہ ۱۸۳۴ء مین اوسکو موضع مانگٹ جمعی پانچسو روپیہ کا ملا اوس سال کاہن چند کو عہدہ مراسلہ نویسی ملا تہا

خدمت ایسی تھی کہ اوسمین کسیقدر لیاقت اور قابلیت ضروری تھی اور یہہ خدمت فقط ایسے منشی کو ملسکتی تھی جسکی دیانت پر پورا پورا اعتماد ہوتا یہہ خط وکتابت خفیہ زیر نگرانی خود مہاراجہ کے فقیر عزیز الدین کے ذریعہ سے ہوتی تھی اور پیچھے بتیجے فقیر عزیز الدین کے ساتھ بھائی رام سنگہ اور بھائی گوبند رام شامل کئے گئے تھے +

ڈیرہ خاص جس مین اکثر جوان سکھ سردار اور فوج سکھان کے چیدہ آدمی تھے پہلے کاہن چند نے بھرتی کیا تھا کاہن چند کو نہ تو اوسکی افسری کی لیاقت تھی نہ اوسکو صحت جسمانی اوس افسری کے قابل حاصل تھی اور تھوڑے عرصہ تک اوسکی افسری اوسکے بھائی گنگا رام کے پاس رہی تا وقتیکہ یہہ ڈیرہ راجہ ہیرا سنگہ کے تحت مین کیا گیا بڑے مہاراجہ کی وفات کے بعد جو انقلاب ہوتے رہے اونسے کاہن چند کی حیثیت مین کچھ فرق نہین آیا اوسکا عہدہ اور اوسکا مواجب پورا بنا رہا اور بعض دیہات جو اوسکے پاس ملتان مین تھے اوسکے عوض مین اوسکو اوسیقدر جمع کے دیہات جمعی چودہ سو روپیہ منگلی - لکڑا - منگلی کلان - اور منگلی گوجران ملے ستلج کی لڑائی کے بعد اوسکی جاگیر واقع دوآبہ جالندہر جو سرکار انگریزی کو دیدیا گیا تھا اوسکے پاس سے جاتی رہی اور اوسکے عوض اوسکو لکا وزیرآباد مین جمعی تین ہزار روپیہ کا ملا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکی جاگیر ضبط ہوئی اور اوسکو بارہ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی +

بیمراج کاہن چند کا بڑا بیٹا ۱۸۴۱ء مین دربار مین تیس روپیہ کے مشاہرہ پر منشی مقرر ہوا تھا تھوڑے عرصہ مین اوسکے ترقی ہوگئی اور وہ سند نویس مقرر ہوا اور پہر لعل سنگہ کے عہد مین دربار کا سررشتہ دار ہوا اور پہر رزیڈنسی مین داخل منشی ہوا ۱۸۴۹ء مین اوسکی جاگیرات اور مواجب سات ہزار تین سو اٹھتالیس روپیہ سالانہ تھے چونکہ یہہ جاگیرات نئی تہین اور بیمراج فقط آٹھہ سال کا ملازم تہا اسواسطے جاگیرین ضبط ہوئین اور اوسکو تین سو روپیہ حین حیات پنشن ملی +

کہر سنگہ چشمہ والہ

گجا سنگہ

جودہ سنگہ

- کرتار سنگہ
  - پریم سنگہ
  - شام سنگہ
  - کہڑک سنگہ
    - کہر سنگہ
      - موتی سنگہ
    - دختر جسکی شادی وزیر سوچیت سنگہ کے بہائی کے ساتہہ ہوئی
- سنت سنگہ
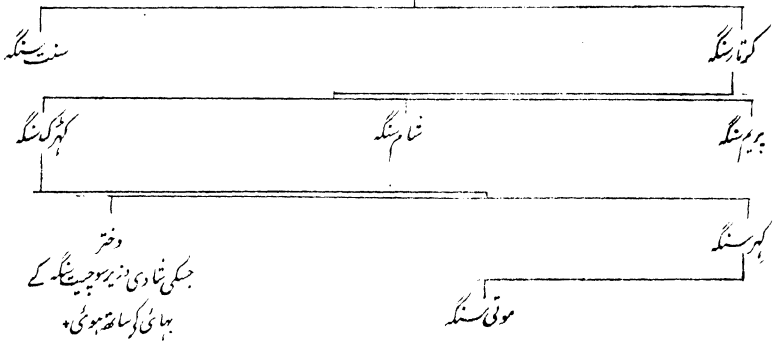
حال خاندان

گجا سنگہ قریب ۱۷۶۵ء کے کنہیون کی مثل مین جسکا رئیس اوس وقت سردار جے سنگہ تہا شامل ہوا اور چونکہ خدمت اوس نے اچہی کی اسواسطے اوسکے سردار نے اوسکو آٹہہ گانو جمعی چار ہزار روپیہ جاگیر مین دیئے جب گجا سنگہ مرا جودہ سنگہ اوسکا بیٹا بچہ تہا مگر سردار جے سنگہ نے اوسکے ساتہہ فیاضی سے سلوک کیا اور جب وہ بالغ ہوا اوسکے باپ کا علاقہ اوسکو عطا کیا جب سردار جے سنگہ مرگیا اوسکی بہو سدا کور مثل کی رئیسہ ہوئی اور جودہ سنگہ اوسکا مطیع الحکم ہوا اور اوس زمانہ تک کہ جب رنجیت سنگہ نے سدا کور کو ۱۸۲۱ء مین قید کردیا اوسکی نوکری مین رہا سدا کور کے وسیع اور منتشر علاقہ کا اہتمام اور انتظام کرتا رہا مہاراجہ نے سدا کور کو جو قید کردیا اور اوسکا علاقہ ضبط کرلیا یہہ صدمہ ایسا

ناگاہ پہونچا کہ سرداران کنہیہ کچھ بہی مقابلہ نہ کرسکے قلعہ اٹل گڈہ ضرور چند عرصہ تک لڑتا رہا جس مین ایک عورت
رانی سدا کور کی ایک کنیز لڑتی رہی اور جودہ سنگہ کو مہاراجہ کا طعنہ جو کہلے دربار مین ہوا تہا ایسا شاق گذرا
کہ وہ جمون کے متصل چہوٹے سے قلعہ ننگا مین چلا گیا مگر آخرکار اوس نے مجبور ہو کر قلعہ مذکور چہوڑ دیا اور
اوسپر بہت بہاری جرمانہ ہوا اور وہ قید کیا گیا قید کیحالت مین وہ حکمان سنگہ چمنی کی تفویض مین ۲ سال
آیندہ یعنے ۱۸۲۲ء مین وہ اٹک کو تہانہ دار ہو کر بہیجا گیا اور چار سال تک وہان قلعدار رہا بعد ازان وہ
لاہور کو واپس طلب کیا گیا اور اوسکو تنگر گڈہ کے علاقہ مین ایک جاگیر ملی اور موضع چشمہ کا تیسرا حصہ ملا یہہ
جاگیرات بشرط دینے نوکری ۳۵ سوارون کی اوسکو ملی تہین جودہ سنگہ سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کے تحت
مین کہا گیا تہا اور جب تک کہ اوس خاندان کو تنزل ہوا اوس سردار کے تحت نوکری دیتا رہا جب راجہ ہیرا سنگہ
وزیر ہوا سردار جودہ سنگہ ڈیرہ خاص مین مامور ہوا اس زمانہ کے پیچہے جو انقلابات ضبطی ملک پنجاب تک ہوتی رہی
جودہ سنگہ کی چہوٹی سی جاگیر مین کسی نے دست اندازی نہین کی اگرچہ سردار جودہ سنگہ بوڈہا تہا لیکن
وہ اپنی سپاہ کے ساتہہ سردار رنجودہ سنگہ مجیٹہیہ کے ساتہہ ستلج کی لڑائی مین کام دیتا رہا اور جب ستلج
کی لڑائی ختم ہوئی تو وہ چشمہ کو چلا گیا اس امید مین کہ آرام سے باقی عمر کاٹ دونگا مگر ملتان کا مفسدہ شروع
ہوگیا اور اوسکا پوتا کہڑک سنگہ جس نے عرصہ تک راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے تحت نوکری کی تہی اور جو
مفسدہ کے شروع ہونیکے وقت سردار چتر سنگہ کے ساتہہ ہزارہ مین تہا مفسدون مین شامل ہوگیا اور
راجہ شیر سنگہ کے پاس اپنے سوارون کو لیکر چلا گیا اور برابر لڑتا رہا جودہ سنگہ اس خوف سے کہ میری
جاگیر ضبط ہو جاویگی اور غالبًا لڑائی کے ختم ہوتے تک قید مین رکہا جاؤنگا جمون کو بہاگ گیا اور گجرات
کی لڑائی کے پیچہے تک وہین رہا کہڑک سنگہ کے مفسدہ کے سبب اس خاندان کی جاگیرات واقع ضلع
گورداسپور جمعی پندرہ ہزار دوسو روپیہ کی ضبط ہوئین مگر چونکہ جودہ سنگہ اپنے پوتے کے مفسدہ مین کسیطرح شریک
نہین تہا اوسکو سات سو بیس روپیہ کی پنشن ملی جو ۱۸۵۹ء یعنے اپنی وفات تک وہ پاتا رہا اب اس خاندان نے
زراعت کا کام اختیار کرلیا ہے جو اونہون نے سو برس سے چہوڑ دیا تہا اب اس خاندان کے پاس نہ جاگیر ہے

نہ بینش ہے جب جودہ سنگہہ مرا اوسوقت اوسکی عمر بہت تہی اپنی سو برس کی عمر مین اوسنے سلطنت سکہان بنتی اور قایم ہوتے اور اوس سلطنت کی عظمت اور زوال دیکھہ لیا خاندان چشمہ ذالا اصل مین ہرچند راجپوت ہے اور پنجاب مین اودہ سے آیا تہا +

پرتاب سنگہ ساد ہو گورایا والہ

مکتے چند
- چینچل داس
  - ہر سنگہ
  - سروپ سنگہ
    - دہنا سنگہ
      - کاہن سنگہ
        - پرتاپ سنگہ
          - پریم سنگہ
        - کشن سنگہ
          - سردول سنگہ
          - گنڈا سنگہ
        - جیتر سنگہ
          - تارا سنگہ
        - شرم سنگہ
          - مول سنگہ
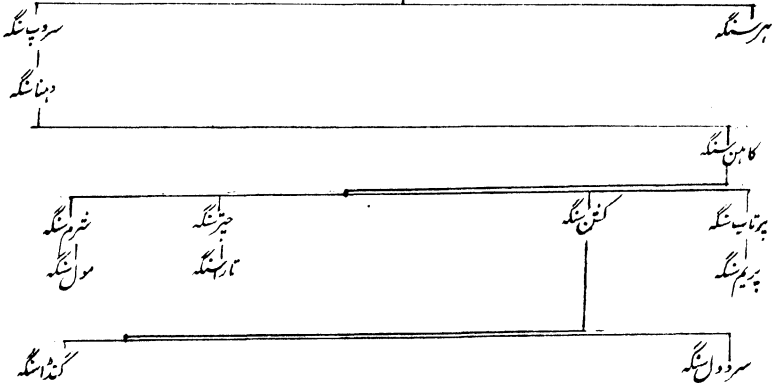
حال خاندان

ہر سنگہ اور سروپ سنگہ فرزندان چینچل داس جو قوم سے کہتری تہے سو کرچکیہ مثل مین شامل ہوئے اور سردار چڑت سنگہ اور مہان سنگہ کے تحت حکم بہ حیثیت عہدہ داران سواران کشادہ لڑتے رہے ہر سنگہ نے شادی نہین کی تہی مگر سروپ سنگہ کے بعد اوسکا ایک بیٹا دہنا سنگہ رہا جس نے مثل اپنے باپ کی پیشہ سپہ گری اختیار کیا اوسکا بیٹا کاہن سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین نامور افسر گہوڑ چڑہون کا ہوا اور اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر بشرط دینے خدمت چہہ سوارون کی ملی وہ بڑا بہادر افسر تہا اور پشاور کی سرحد پر جو معرکہ اکثر ہوتے رہتے تہے ایک معرکہ مین مارا گیا تہا پرتاب سنگہ کو اوسکے ماموں جنرل میان سنگہ صوبہ کشمیر نے سرکار کی ملازمت مین نوکر رکہا

جنرل میہان سنگہ کو اوسکے اپنی سپاہ نے ۱۸۴۱ء مین مارڈالا تہا پہلے اوسکو اپنے باپ کے تحت ایک عہدہ
چار سو روپیہ کے مواجب پر ملا تہا اور گورمکہہ سنگہ برادر جنرل میہان سنگہ کی وفات پر اوسکو عہدہ کمیدانی
آٹہہ سو روپیہ کے مواجب پر ملا ۱۸۳۶ء مین اوسکے مواجب مین اضافہ ہوکر اٹھارہ سو روپیہ مقرر ہوا اسمین جاگیر
مرالیوالی اور ایک اور جاگیر ضلع لاہور مین شامل تہی ان جاگیرون کا معاملہ راجہ ہیرا سنگہ نے بڑہا کر دو ہزار
تین سو روپیہ مقرر کیا وضبطی ملک پنجاب تک یہہ جاگیرین پرتاب سنگہ کے قبضہ مین رہین ۱۸۴۹ء کے مفسدہ
مین پرتاب سنگہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کی گارد کا کمیدان تہا اور کسی طرح مفسدون کے ساتہہ شامل نہین ہوا مگر اوسکی
خدمت کی جاگیر لڑائی کے ختم ہونیکے بعد ضبط ہوگئی اور اوسکو چہہ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی اوسکا بہائی
کشن سنگہ جنرل آوطابیلہ صاحب کی فوج مین ایک افسر تہا اور چتر سنگہ سلطان محمود کے بریگیڈ توپخانہ مین افسر تہا
تارا سنگہ چتر سنگہ کا بیٹا چین کو جو فوج گئی تہی اوسمین ملازم تہا مگر اوس نے
اب فوج کی نوکری چہوڑ دی ہے ❊

چڑت سنگہ کوٹ سید محمود والہ
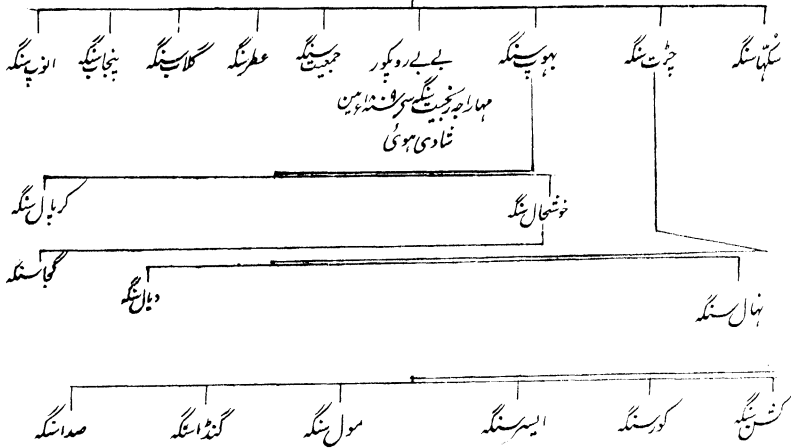
حال خاندان

جیسنگہ ایک سندہو جٹ کوٹ سید محمود جو شہر امرت سر سے ایک چھوٹا گانو دو میل کے فاصلہ پر ہے سردار گلاب سنگہ بہنگی کی سرکار مین ایک سوار تھا ۱۸۱۵ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جیسنگہ کی دختر روپ کور سے شادی کی اور اس شادی کے ہونے سے اس خاندان کا نصیب جاگ گیا اور اکہنور کا علاقہ جمعی تیس ہزار روپیہ چڑت سنگہ اور بہوپ سنگہ کو بشرط خدمت دو سو سواروں کے دیا گیا پندرہ برس تک یہہ علاقہ اونکے

بیاس ہا سیدا ذان ضبط کیا گیا اور جرٹ سنگه کو اوسکے عوض جاگیر دمار و وال جمعی ڈہائی ہزار روپیه کی ملی اور
نوکری سوارون کی معاف ہوئی اور اوسکو ایک شاہ دہ رجمنٹ کی کمیدانی ملی ۱۸۳۱ء مین جرٹ سنگه جنگ سید
کی سہرای مین سخت زخمی ہوا جو لڑائی شہزادہ شیر سنگه سید احمد شاہ سے لڑا تہا بہوپ سنگه نے ۱۸۴۸ء مین خیبر مین
مارا گیا تھا اور اوسکی جاگیر دو ہزار روپیه کی اوسکے دو بیٹون کو دی گئی ۱۸۵۷ء مین یہه خاندان بہ استثناء
چند اشخاص کے مفسدون مین شامل ہوگیا اور اونکی جاگیرین ضبط ہوگئین جرٹ سنگه کو سو روپیه سالانه
پنشن ملی اور رانی روپ کور کو اونیس سو اسی روپیه کی پنشن ملی اس خاندان کا پانچوان حصه موضع
کوٹ سید محمود مین ہے*

دیوان دہنت رای

دیانت رائے
- گنڈومل
  - رام کور
    - دیوان دہنت رائے
      - ہکمچند
      - کشن چند
        - محکمچند
        - ہری چند
      - گنڈامل
      - جہنڈامل
    - دیوان رنپت رائے
    - نراین داس
      - بنداس

حال خاندان
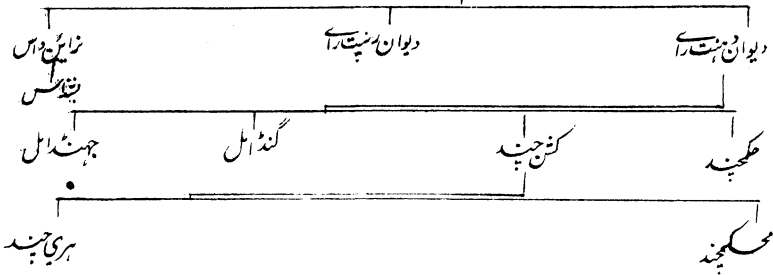
دیانت رای ۱۷۳۹ء مین نادرشاہ کا ملازم ہوا جس نے کابل اور دہلی کو فتح کیا نادرشاہ کے بعد جو احمد شاہ بادشاہ ہوا دیانت رای کے بیٹے گنڈومل کو کابل مین نوکری نہین ملی اور اوس نے پنجاب مین قسمت آزمائی کی اور قصبہ بہیرہ ضلع شاہ پور مین آباد ہوا اوس وقت بہیرہ کے متصل علاقہ پر سردار گوجر سنگہ بہنگی کی حکومت تہی اور گنڈومل نے اوس سردار کی نوکری حاصل کی گنڈومل جب تک زندہ رہا سردار گوجر سنگہ اور صاحبسنگہ کا ملازم رہا اور اونکا دیوان رہا اور سب ملکی کام بڑے علاقہ کا کرتا رہا جسپر اونکی حکومت تہی بعد گنڈومل کے اوسکا بیٹا رام کور اوسکے عہدہ پر مامور ہوا ۱۸۱۰ء مین رنجیت سنگہ نے اوس علاقہ پر تصرف کرلیا اوسوقت رام کور اپنے عہدہ سے برخاست ہوا رام کور اوسوقت بہت ضعیف ہوتا جاتا تہا اور نوکری کے لایق نہین رہا تہا لیکن اوسکے تین بیٹون کو لاہور مین نوکری حاصل ہوئی دیوان دہنت رائے کو جو سب سے بڑا بہائی تہا۔ مجیٹہ

جگدیو اور اور دیہات جاگیر مین ملے ۱۸۱۴ء مین اوسکے عوض اوسکو علاقہ سودہرہ جمع اکیس ہزار روپیہ کا ملا
جو پہلے اوسکے آقای سابق صاحبسنگہ کے علاقہ مین تہا بعد ازان دیوان دہنپت رای کو بانجہ کا علاقہ سپرد ہوا
اور چند سال وہ علاقہ اوسکے سپرد رہا پہر اوسکے بیچہے اوسکو علاقہ شوواله جمعی دس ہزار روپیہ جاگیر مین ملا
اور شہزادہ کہڑک سنگہ کی فوج کا کمانڈر مقرر ہوا اس عہدہ پر وہ ایک سال سے زیادہ رہا اوسکے بعد بہیا رام سنگہ
اوسکی جگہہ مقرر ہوا ان بھائیون نے معہ اپنے سپاہ کے ملتان اور منکیرہ اور کشمیر مین اچہی خدمت کی اور ہر
لڑائی کے بعد اونکی جاگیرون مین اضافہ ہوتا رہا ۱۸۳۱ء مین دیوان دہنپت رای کی وفات پر اس خاندان کے
جاگیر ۴۳۵۰۰ ہزار پانسو روپیہ کی تہی علاوہ سودہرہ کی اور جاگیرین ضبط ہوگئین سودہرہ اونکے پاس بشرط دینے خدمت
۸۷ سوارون کے رہا دیوان دہنپت رای اور نرائین داس بعد اوسکے کانگڑہ اور نورپور کو اون اضلاع کے کاردارون
سے مالیہ موصول کرنیکو بہیجے گئے ۱۸۴۲ء مین راجہ گلاب سنگہ نے جنکے سپرد گجرات تہا اس خاندان سے بیلے
کے قریب مین پانچہزار روپیہ کا علاقہ لے لیا اور جب سردار لہنا سنگہ نے مہاراجہ شیر سنگہ سے عرض کیا تو اونکے
سپاہ مین بتیس آدمیون کی تخفیف کی گئی اور ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ نے آٹہہ آدمی اور تخفیف کئے +

۱۸۴۸-۴۹ء مین دیوان دہنپت رای کے سپاہ لالہ گمانی لال کے ماتحت جو بانجہ کا عدالتی تہا اوس علاقہ مین امن
قایم رکہنے کیواسطے مامور ہوئے نرائین داس ۱۸۴۸ء مین مرگیا ضبطی ملک پنجاب پر جاگیر ذات دہنپت رای کی تعدادی
دو ہزار روپیہ اوسکے حین حیات واگذار ہوئی اور حکم ہوا کہ نصف اوسکی اولاد کو واگذار ہوگی اوسکے برادرزادگان
حکم چند اور کشن داس کو ہزار ہزار روپیہ کی پنشن حین حیات ملی اور دہنپت رای کی بیوہ کو بہی ایک ہزار روپیہ
کی پنشن ملی مگر وہ تہوڑے عرصہ مین مرگئی دیوان دہنپت رای ۱۸۵۶ء مین مرگیا یہہ خاندان
سودہرہ مین رہتا ہے اور قوم سے برہمن ہے +

گورکهه سنگه تنگ والا

صاحب سنگه

فتح سنگه

گورکهه سنگه — سرکهه سنگه — ندهان سنگه

نرائن سنگه — جوده سنگه — سنت سنگه

گنڈا سنگه

حال خاندان

تنگ متصل امرتسر کے یهه ایک پرانی خاندان تنگ راجپوت کے هین جو دهلی سے اٹهارهوین صدی کے شروع مین آیا تها اور اوس گانو کو آباد کیا جو اونکے نام سے مشهور هے عرصه گذر کر صحبت اور آپسمین شادیان کرنیسے یهه خاندان جٹ هو گیا اور جب سکهون کو زور هوا رامگڈهیه مثل کے ساتهه جسکا رئیس جسا سنگه تها شامل هوئے صاحبسنگه کو تنگ معه چند دیهات متصل جاگیر مین ملا صاحب سنگه ۱۸۰۰ء مین مرگیا ایک سال پیشتر اوسکا بیٹا فتحسنگه مرچکا تها فتحسنگه کے تین بیٹے جوده سنگه سردار رامگڈهیه کے ساتهه رهے ۱۸۱۶ء مین مهاراجه نے اس مثل کے علاقون پر تصرف کرلیا اور تینون بهائی خوشی سے مهاراجه کی نوکری مین داخل هوئے گورکهه سنگه اور ندهان سنگه کو سو سوار دنکے افسری ملی اور مصر دیوان چند کے زیر حکم خدمت دیتے رهے اور جب مصر دیوان چند مرگیا تو سردار دیسا سنگه مجیهیه کے ماتحت مامور هوئے ۱۸۱۸ء مین بعد فتح ملتان کے جس مهم مین تینون بهائی موجود تهے داونکو اونکی خدمت کا نو

تنگ جمع ساڑہی سات سو روپیہ تین برابر حصون مین بشرط دینے نوکری تین سوارون کے جاگیر مین ملا اور
اوسکے مواجب مین بہت بیشی ہوئی گورکہہ سنگہ جو رامگڈہیہ بریگیڈ مین کمیدان تھا ملتان - منکیرہ - ٹیرہ - کشمیر
اور پشاور مین خدمت دیتا رہا اور ۴۶-۱۸۴۵ء کے ستلج کی لڑائی مین بہی لڑا تہا اوس لڑائی مین اوسکا بھائی ندہان سنگہ
مارا گیا تہا دربار کے عہد مین گورکہہ سنگہ گمانی لال اور لال سنگہ تلونڈی کے ماتحت بہ حیثیت نائب مانجہ مین مامور
رہا اور بعد ازان دیوان حاکم رائے کے تحت مین سوڑیان کو بہیجا گیا تہا سرمکھہ سنگہ اور جودہ سنگہ کے پاس چہہ سو روپیہ
اور چار سو روپیہ کی جاگیر تنگ مین ہی گورکہہ سنگہ کو نہ جاگیر ملی نہ پنشن ۱۸۵۵ء تک اوسکے پاس تنگ کی جاگیر کا
حصہ رہا اوس سال مین ترمیم بندوبست مین اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی نرائن سنگہ کی بیوہ کو ساٹہہ روپیہ کی
پنشن ملی تہی +

سلطان احمد علی خان

غوثے خان
سلطان محمود خان

سلطان احمد علی خان | محمد علی خان

حال خاندان

یہ خاندان مسلمان ابتدا مین جہوت ہونیکا دعوی کرتا ہے اور بیان ہے کہ پنجاب مین نیپال سے آیا تھا لیکن اس خاندان کا حال غوثے خان کیوقت سے پیشتر کا تحقیق معلوم نہین ہے غوثے خان مہان سنگہ سوکرچکیہ کے ملازمت مین توپخانہ مین افسر تھا اور بعد وفات سردار موصوف کے اوسکے فرزند رنجیت سنگہ کا ملازم ہوا غوثے خان کچہہ کام توپ ڈہالنے کا جانتا تہا اور اپنے ہنر مین ہوشیار رہتا اور اوسکو حسن خدمت کے صلہ مین واتن اور بہیروال مین پانچہزار روپیہ کی جاگیر ملی اور ایک مکان لاہور مین جسمین اب پادریون کا مدرسہ ہے *

غوثے خان کی بعد اوسکا بیٹا سلطان محمود خان جو اپنے باپ کے زیر حکم توپخانہ مین ملازم رہا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مہمون مین ملتان اور کشمیر مین گیا کانگرہ کے علاقہ مین ٹیرہ مین سلطان محمود خان نے ایسی نمایان خدمت کی کہ مہاراجہ نے اوسکو عہدہ جنرل دیا اور ۲۵ توپ اوسکے حکم مین رہین سلطان محمود خان نہایت مخمور آدمی تہا اور زیادہ مخمور رہنے کے سبب سے کئی بار مہاراجہ کی خفگی اوسپر ہوئی لیکن وہ کام عہدہ دار تہا اور جبتک رنجیت سنگہ زندہ رہے عموماً اوسکے اوپر لطف رہا جب نونہال سنگہ کو حکومت ہوئے سلطان محمود خان کا عہدہ افسری جاتا رہا اور ایک ترپ توپخانہ کے کمانڈر وہ زیر حکم جنرل ونتورا صاحب کے منڈی کو بہیجا گیا تہا مگر جب شہزادہ مرگیا اور مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہوئے

سلطان محمود خان کو پہرا اوسکا عہدہ مل گیا اور اوسکا بیٹا سلطان احمد عہدہ کرنیل پر مقرر ہوا ۱۸۴۳ء مین جب سندہانوالیون نے بعد قتل شیر سنگہ کے لاہور کے قلعہ مین دخل کر لیا تہا سلطان محمود خان اور اوس کا بیٹا دونو قلعہ پر حملہ مین شامل تہے اور اوس موقع پر جو اونہون نے خدمت کی راجہ ہیرا سنگہ نے اوسکے جلدو مین اور علاوہ جاگیرین اونکو دین بعد ازان سلطان محمود توپخانہ کی افسری مین ہزارہ کو بہیجا گیا تھا اور وہان دونو ۱۸۴۸ء تک مفسدہ سے تہوڑے عرصہ پیشتر تک رہے اور پہر دونو باپ اور بیٹا ڈیرجات کو بہیجے گئے +

مفسدہ کے آغاز ہونیکے وقت سلطان احمد خان بنون مین تہا اور اوس نے رام سنگہ چہاپہ والہ کو قلعہ دلیپ گڈہ کے سر کرنی مین مدد دی قلعہ کے تصرف ہوجانے کے بعد وہ سپاہ مفسد سکہان کے ساتہہ رام نگر کو گیا اور وہان اوسکا باپ اوسکے ساتہہ جاکر شامل ہوا اور سارے جنگ مین دونو انگریزون کے مقابلہ مین لڑتے رہے مفسدہ کے وقت سلطان محمود کی جاگیر عوض نوکری چہہ ہزار روپیہ کی تھی یہہ جاگیر ضبط ہوگئی مگر اوسکے حین حیات چہہ سو روپیہ کی پنشن ملی اور یہہ پنشن وہ اپنی وفات تک ۱۸۵۹ء تک پاتا رہا اوسکا بیٹا سلطان احمد بہیرووال ضلع امرتسر مین جا رہا جہان اوسکی زمینداری ہے اوسکو ایکسو بیس روپیہ کی پنشن ملی +

کمیدان محمد شاہ

قمرالدین

امیرالدین

امام شاہ — محمد حسین

عنایت شاہ — محمد شاہ — اکبر شاہ — حسین شاہ — چراغ شاہ

سردار علی
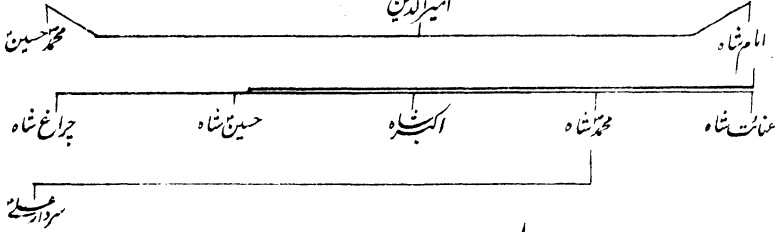
حال خاندان

محمد شاہ کا خاندان ایرانی نسل سے ہے قمرالدین نادرشاہ کی فوج مین ایک افسر تہا اور نادرشاہ کے ساتہہ ہندوستان مین آیا تھا جب نادرشاہ کی فوج واپس گئی قمرالدین دہلی کے نواح مین رہگیا بعد ازان وہ گنگوہ ضلع سہارنپور مین جا کر رہا اور وہان ۱۷۶۶ء مین مرگیا بعد اوسکے وفات کے امیرالدین لکہنو کو چلا گیا جہان اوسوقت شجاع الدولہ نواب تہا اور وہان پہلے اوسکو تہانہ داری اور پہر اوسکو تحصیلداری سرکار سے ملی معاملہ اوسکے ذمہ باقی رہا اور ندیسکا اوسپر وہ قید کیا گیا اور اگرچہ تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو قید سے رہائی ہوئی اوسکو پہر عہدہ تا عہد آصف الدولہ کے یعنی ۱۷۸۵ء تک نہین ملا امیرالدین کو گوجرون نے دہلی مین ۱۷۹۵ء مین مار ڈالا اور اوسکے فرزند امام شاہ نے خوف کہا کر وہ جگہہ چہوڑ دی اور لکہنو کو چلا گیا اور وہان کچہہ عرصہ تک ایک پرانے دوست کے پاس رہا جو عہدہ دار توپخانہ کا تہا اور جسنے ملازمت ترک کردی تہی اِس شخص کا نام بہادر خان تہا اوسنے جو کچہہ وہ جانتا تہا امام شاہ کو سکہا دیا چونکہ دربار اودہ مین امام شاہ کو کوئی نوکری نہین ملسکی اوسنے اپنی قسمت آزمائی اور جگہہ کرنیکا عزم کیا اور

سنکر کہ ہندوستانیون کی کابل مین تلاش تہی وہ اوس طرف روانہ ہوا مگر وزیر آباد واقع پنجاب مین سردار
جودہ سنگہ سے ملا اور سردار نے اوسکو توپخانہ کی جمعداری پر ملازم رکہہ لیا دوسرے برس سردار مر گیا اور بعد ازان امام شاہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فوج مین ملازم ہوگیا اور بہت سی لڑائیون مین بہ منصب کرنل توپخانہ کے لڑتا رہا مہاراجہ
رنجیت سنگہ اور اونکے جانشینون کے عہد مین امام شاہ برابر ملازم رہا اور ۱۸۴۶ع مین سبہراؤن مین مارا گیا +
محمد شاہ امام شاہ کا دوسرا بیٹا اٹہارہ سال کی عمر مین توپخانہ کا کمیدان مقرر ہوا وہ ستلج کی لڑائی مین لڑا اور دربار کے
عہد مین پنڈ دادنخان اور بعد ازان حسن ابدال اور ہزارہ مین مامور رہا ۱۸۴۹ع مین جب پانچوان پنجاب کا رسالہ
اول بہرتی ہوا تہا محمد شاہ اوس رسالہ مین بہرتی ہوا اور ۱۸۵۹ع تک اوس رجمنٹ مین رہا سرحد پر محمد شاہ کا نام تہا کہ
اول درجہ کا عہدہ دار تیز ہوش اور بہادر مین تہا محمد شاہ اپنے دستہ کا اول افسر تھا اور محاصرہ اور فتح دہلی مین
برابر خدمت دیتا رہا علی ہذا القیاس لکہنؤ کے محاصرہ اور فتح مین اور بریلی کی فتح مین اور بلند شہر فتحگڈہ آگرہ اور علیگڈہ
کی لڑائیون مین لڑتا رہا آگرہ مین شجاعت کے سبب سے اوسکو خطاب بہادری ملا اوس موقع پر اوس نے دیکہا کہ ایک
توپ مین گراپ بہرا ہوا تہا اور سپاہ کا دستہ قتل ہو جانیکے خطرہ مین تہا محمد شاہ تنہا گہوڑا دوڑا کر گیا اور توپچی کو جو
توپ داغنی کو تیار تھا مار ڈالا جب لفٹنٹ نیک ہسبنڈ صاحب فتح گڈہ کے قریب مارے گئے محمد شاہ نے اوس سپاہی کو
قتل کر ڈالا جس نے صاحب پر گولی چلائی تہی جب نیک ہسبنڈ صاحب مارا گیا اور سوارون کے دستہ کا میجر ستیڈ فورڈ صاحب
نے کمانڈ لے لیا محمد شاہ اونکے پہلو بہ پہلو نمایان شجاعت سے لڑتا رہا اور جب میجر صاحب مارا گیا تو محمد شاہ نے
اونکی لاش کی حفاظت کی اور اوسکو عزت کے ساتہہ دفن کیا اور قبر بنوا دی جلتنی نیکنامی کی اسناد محمد شاہ کے
پاس ہین اون مین سب سے زیادہ قدر کے قابل ایک طلائی گہڑی تہی جو ستیڈ فورڈ صاحب کے رشتہ دارون نے اونکو بہ ایجاب
اوسکے وفاداری کے بہیجی تہی +
جنوری ۱۸۵۹ع مین محمد شاہ کپتان چمرلین صاحب کے تحت مین تیسرے جنگی پولیس اودہ کا کمیدان مقرر ہوا تہا کپتان
چمرلین صاحب نے جو محمد شاہ کی لیاقت اور ہمت اور خدمات جنگی سے واقفیت کامل رکہتے تہے اوسکو خود مانگ
کر لیا تہا جب نومبر ۱۸۵۹ع مین جنگی پولیس ٹوٹ گیا تہا تو محمد شاہ نئے پولیس مین کمیدان مقرر ہوا اور اپنے عہدہ پر

تعریف کے ساتھ فروری ۱۸۸۱ء تک قایم رہا بعد ازان پولیس مین تخفیف ہو گئی اور محمد شاہ علیحدہ ہو گیا۔
محمد شاہ کو سردار بہادر کا خطاب ملا تھا اوسکو اٹھارہ سو روپیہ پنشن ملی تھی اور دو ہزار روپیہ کی جاگیر ضلع گجرات
واقع اور دو مین حین حیات اوسکے تہی جنگی قواعد کے باب مین محمد شاہ نے ایک قابل تعریف کتاب تصنیف کی
ہے محمد شاہ تہوڑا عرصہ ہوا مر گیا اوسکا ایک فرزند سردار علی ہے اور چار بیٹیوں مین سے جو سب سے بڑی ہے وہ
میر محمد شاہ رئیس امرتسر کے فرزند امجد علی کو بیاہی ہے اور دوسری کی شادی عباس علی کے ساتھ ہوئی ہے جو
اب پٹہان کوٹ ضلع گورداسپور مین قائمقام منصف ہی۔

عبد المجید خان سدوزئی

احمد علیخان سدوزئی

سدو خان

خضر خان — جسکی اولاد احمد شاہ درّانی اور خضر خیل ہے | سلطان خان | کامران خان — جسکی اولاد کامران خیل ہے | بہادر خان — جسکی اولاد بہادر خیل ہیں | زعفران خان — جسکی اولاد زعفران خیل ہیں

خداداد خان | شاہ حسین خان | اللہ داد خان

عنایت خان — شیر محمد خان | عابد خان — نواب زاہد خان ۱۷۴۹ء میں مرگیا | شاکر خان

نواب شاکر خان | نواب شجاع خان ۱۷۴۷ء میں مرگیا — نواب مظفر خان ۱۸۱۸ء میں مرگیا

حسن خان | حسین خان

نواب سرفراز خان ۱۸۱۸ء میں مرگیا | ذوالفقار خان ۱۸۴۸ء میں مرگیا | شاہ نواز خان ۱۸۱۸ء میں مرگیا — عبد المجید خان ۱۸۱۷ء میں مرگیا | ممتاز خان ۱۸۱۸ء میں مرگیا | اعزاز خان ۱۸۱۸ء میں مرگیا | حق نواز خان ۱۸۱۸ء میں مرگیا — رب نواز خان | شاہ باز خان ۱۸۱۸ء میں مرگیا | امیر باز خان

عبد الخالق خان ۱۸۲۸ء میں مرگیا | جہانگیر خان | محمد خان | گلزار خان | احمد یار خان

فیروز الدین خان | شاہ علی خان | منصور علی خان | احمد علیخان ۱۸۲۷ء میں پیدا ہوا | اکبر علیخان ۱۸۵۲ء میں مرگیا

قاسم علی خان | ہاشم علی خان | صادق علی خان | شمشیر علیخان

حال خاندان

سدّو خان قوم سدّوزئی افغان کا اور نوابان ملتان اور احمد شاہ ابدالی کا مورث قندہار مین ۱۵۵۸ء مین پیدا ہوا تہا وہ اپنے باپ کا جانشین اور رئیس قوم حبیب زئی کا ہوا گروہ ایسا شجاع اور لایق تہا کہ اوسکو اقوام ابدالی نے جو قندہار اور ہرات کے بیچمین رہتی تہین انتخاب کرکے اپنا رئیس بنایا یہہ ۱۵۹۸ء کا ذکر ہے +

شادی خان شاہنشاہ اکبر کا صوبہ قندہار سدّو خان کا دشمن تہا اس سبب سے سدّو خان شاہ عباس شاہ ایران کیطرف ہوگیا قندہار شاہ عباس کے ہات سے ۱۵۹۴ء مین جاتا رہا تہا اور شاہ موصوف وسکے واپس لینے کے فکر اور انتظام مین تہا چنانچہ اکبر کی وفات کے بعد شاہ عباس نے قندہار کو ابدالیون کی مدد سے ۱۶۲۶ء مین واپس لے لیا سدّو خان ۱۶۲۶ء مین پانچ بیٹے چھوڑکر مرگیا ان پانچون بیٹونکی اولاد سے پانچ معروف اور مشہور افغان قومین ہین سدّو خان کی اولاد بنام سدوزئی معروف ہے[*] اور ایک شاخ اس خاندان کی جسمین احمد شاہ تیمور شاہ - زمان شاہ - اور شاہ شجاع تہے کابل مین بہت سال تک حکمران رہے +

خضر خان جو بعد اپنے باپ کے رئیس ہوا نرم طبیعت کا آدمی تہا اور قوم افغان بے لگام کی حکمرانی کے قابل نہین تہا اوسکی حکومت کو اس قوم نے نہین مانا اور آخر کار جب اوس نے دیکہا کہ میرا حکم یہہ قوم نہین مانتی ہے اوس نے یہہ اعزاز بے آسایش ریاست کا اپنے بہائی مدد خان کو دیدیا جو آدمی قوی حوصلہ کا تہا اور اوس سے ابدالے خایف رہے خضر خان ۱۶۲۶ء مین مرگیا اور مدد خان اوسکی وفات کے بعد سترہ سال تک حکمران رہا مدد خان بمقام صفا مین

---

* ایک شاخ قوم نہاری کے جسکو سدوزئی کہتے ہین موضع دودہ دریا سندہ پر رہتی ہے لیکن وہ قوم سدّو خان کی اولاد مین سے نہین ہے +

+ احمد شاہ نے اپنے قوم کا نام دُرّانی فقط ۱۷۴۷ء مین رکہا تہا اوس سے پیشتر اوسکو ہمیشہ ابدالی کہتے تہے افغانون کی روایت کے موجب شریف دین کے پانچ بیٹے تہے عثمان - دریک - ترین - رداوک - اور ابدال - ابدال کو یہہ نام ایک پیر خواجہ عبدالاحد سے ملا تہا جسکا وہ کئی سال تک مرید رہا - ابدال فارسی مین پیر کو کہتے ہین +

رہتا تہا جو قندہار سے شمال اور مشرق مین بچاپس میل کے فاصلہ پر ہے قندہار مین اوسوقت علیمردانخان صوبہ تہا اوس لایق
اور روشن ضمیر آدمی کے ساتہہ مدد خان ہمیشہ دوستی رکہتا رہا ۱۶۳۸ء مین علیمردانخان نے جس سے اوسکا آقا شاہ عباس
خوش نہ تہا قندہار کو محمد سعید خان کو دیدیا جو شاہجہان کی طرف سے کابل مین صوبہ تہا اور خود دہلی کو چلا گیا جہان اوسکی
بہت عزت ہوئی مدد خان چہہ برس پیچہے ایک خانگی فساد مین قتل ہوا تہا اوسکا جانشین شاہ حسین خان ہوا مگر اوسکا مقابلہ
خداداد خان نے کیا جس نے ریاست کا دعوی اپنے باپ خضر خان کے حق سے کیا دونون مین صفا کے متصل ایک
جنگ ہوئی جس مین حسین خان کو شکست ہوئی مگر حسین خان قندہار کو بہاگ گیا اور وہان کے ناظم خاص خان کی مدد
سے اوس نے ایک بڑی فوج پہر جمع کی اور پہر لڑائی کی خداداد خان اوسکا مقابلہ نکرسکا اور اصفہان کو بہاگ گیا وہان
شاہ عباس دوم نے اوسکی عزت کی اور ۱۶۴۸ء مین خداداد خان اوس بادشاہ کے ساتہ قندہار مین آیا جسکو پیشتر اس سے کہ
شاہجہان کی فوج اوسکی کمک کو پہونچ سکی شاہ عباس نے لے لیا بعد ازان شاہ عباس ہرات کو چلا گیا اور قندہار
مین محراب خان الیاس کو ناظم چہوڑ گیا اور دیوار وں سے باہر علاقہ خداداد خان کو سپرد کر گیا +

اب حسین خان کا دشمن زور مین تہا اور جب حسین خان نے چند ماہ بعد شاہ ہند کی فوج زیر حکم اورنگزیب اور سعد اللہ کے
آتے دیکہے تو وہ بہت خوش ہوا حسین خان فوج حملہ آور کے ساتہہ شامل ہو گیا لیکن ایران کی سپاہ مقیم قندہار نے ایسی
بہادری اور خوبی سے مقابلہ کیا کہ شروع موسم سرما ۱۶۴۹ء مین اورنگزیب کو مجبور ہو کر محاصرہ اوٹہا لینا پڑا اورنگزیب
ہندوستان کو واپس گیا حسین خان اور اوسکا خاندان اورنگزیب کے ساتہہ چلے گئے کیونکہ وہ افغانستان مین محفوظ
نہین رہ سکتے تہے +

پہلے شاہ حسین کو پرگنہ سیالکوٹ جاگیر مین ملا اور بعد ازان اوسکے عوض مین اوسکو رنگپور واقع کنارہ راست دریای چناب
کے ملا جو راوی اور چناب کے ملنے کی جگہہ سے دس میل نیچے واقع ہے ۱۶۵۳ء مین شاہ حسین شہزادہ دارا شکوہ
فرزند اکبر شاہجہان کے ساتہہ قندہار کو گیا یہہ مہم جو اخیر تہی جو مغلون نے قندہار پر کی تہی کامیاب نہین ہوئے سال
آیندہ شاہ حسین اورنگزیب کے ساتہہ دکہن کو گیا جہان اورنگزیب صوبہ تہا مگر ۱۶۵۸ء مین وہ دہلی کو واپس آیا اور علیمردان خان
کی سفارش سے اوسکو سات سو اور اوسکے بہائی کو دو سو سوار بہرتی کرنے کی اجازت ہوئی +

جب اورنگزیب ۱۶۵۸ء مین تخت نشین ہوا حسین خان کی جاگیر مین اضافہ ہوا مگر اوسکی تندخوی کے سبب سے
تہوڑے عرصہ مین اوسکی ہیجرمتی ہوی ایک کمبخت دن بادشاہ بعض گہوڑون کو دیکہہ رہا تہا جو نذر مین آئی تہی
ایک گہوڑی کیطرف اشارہ کرکے بادشاہ نے حسین خان سے پوچہا کہ اسکی کیا نسل ہے حسین خان نے
تامل کیا اور ایک خوشرو پٹہان نے جو پاس کہڑا تہا بادشاہ کے سوال کا جواب دیا حسین خان نے غضب
مین آکر کہا غلام جب بادشاہ مجہسے بات کرتا ہے تو کیون بولتا ہے پٹہان نے جواب دیا غلام شکل سے معلوم
ہوتے ہین حسین خان پست قد اور اوسکا رنگ بہت سیاہ تہا اس جواب سے وہ ایسا غضب مین آیا کہ اوس نے
اپنا خنجر کہینچکر اوس پٹہان کو مارڈالا اس جرم کے سبب سے جو بادشاہ کے حضور مین کیا گیا تہا حسین خان قید کیا گیا
اور اگرچہ تہوڑے عرصہ کے بعد وہ رہا کیا گیا لیکن دربار سے خارج کردیا گیا چونکہ بادشاہ کی اوس نے بہت
خدمتین کی تہین فقط اس سبب سے وہ قتل ہونیسے بچ رہا تہوڑے عرصہ کے بعد واپسی رنگپور گے وہ لاولد
مرگیا اوسکا بہائی الہداد خان چند ماہ پیشتر مرچکا تہا مگر اوسکے چہہ بیٹے تہے جنمین سے عنایت خان جو سب سے بڑا
تہا اپنے چچا کا وارث ہوا جب محمد فخرالدینخان بہادر فرزند شاہزادہ محمد معظم اور نبیرہ اورنگزیب کا لشکار ہوپا ور
سندہ کو جاتے ہوے ملتان مین وارد ہوا عنایت خان اوسکی خدمتمین حاضر ہوا اور کل لڑائی مین لڑتا رہا
بختیار خان جو سرغنہ افغان مفسدون کا تہا مطیع ہوگیا اور عنایت خان کی سفارش پر بچایا گیا +
عنایت خان کے بعد اوسکا سب سے بڑا بیٹا شیر محمد خان وارث ہوا لیکن وہ کسی لایق نہین تہا اور اوسکا چچا عابد خان
کل اہتمام کرتا رہا اور سب اختیار در اصل اوسکے ہاتہہ مین تہا عابد خان کی وفات پر خاندان مین بڑے
فساد پیدا ہوے عابد خان کے بہائی لشکر خان نے ریاست کا دعوے اپنے بزرگی کی سبب سے کیا اور
اصغر خان برادر شیر محمد خان نے اپنے باپ اور بہائی کے حق کے سبب سے دعوے کیا افغان بعض
ایک کی طرف بعض دوسرے کی طرف ہوگئے اور فقط مہتاب خان ناظم کے زور کے سبب سے خونریزی
ہونے پائے اوس نے سب سے اقرار کرالیا کہ جو مین فیصلہ کرونگا وہ قبول ہوگا اور پہر اوس نے زاہد خان
کو رئیس مقرر کردیا حیات خان کا انتخاب اچہا تہا اور سب نے اوسکو پسند کیا ٭

زاہد خان لائق اور شریف آدمی تہا اور اوسکو علمیت اچھی تہی اور وہ قمرالدین وزیر دہلی کا بڑا دوست تہا اور جب نادرشاہ نے
ہندوستان پر حملہ کیا اور مغلون کی طاقت صوبجات بعید مین کم ہوتے گئے زاہد خان دہلی کو بلا یا گیا اور قمرالدین
کے وسیلہ سے ملتان کا نواب مقرر کیا گیا یہہ امر ۱۷۳۸ء مین واقع ہوا زاہد خان نے اپنے تقرر کے بعد اپنے فرزند
شاکر خان کو لکہا کہ منصب نواب لیوسے مگر اسحق خان جو صوبہ تہا اوس نے نہ مانا اور فقط بعد سخت لڑائی کے بیدخل
کیا گیا ۱۷۴۷ء مین احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر حملہ کیا اور جب شاہنواز خان صوبہ لاہور بہاگ گیا تو احمد شاہ
ملتان کی طرف گیا اور وہان اوسنے زاہد خان کو اوس کے منصب پر مستقل کیا اس سے دربار دہلی
کو یقین ہوا کہ زاہد خان نے ہمسے دغا کی اور دشمن سے ملگیا اور شاہنواز خان اوسکی جگہہ ملتان
کا صوبہ مقرر کیا گیا اور میر منو وزیر قمرالدین کا بیٹا لاہور کا صوبہ مقرر کیا گیا زاہد خان نے اول اول نئے
صوبہ کا مقابلہ نہین کیا مگر بمیا کہی کے میلہ پر ایک سپاہی نے جو شاہنواز خان کا ملازم تہا ایک افغان عورت کی
ایک گانو مین جو شہر کے متصل تہا توہین کی اس سببسے عام دنگہ ہوگیا جس مین دیوان لکہپت راے کے ایک
رشتہ دار کا ہاتہہ کٹ گیا اوسوقت زاہد خان نے اپنے افغان جمع کئے اور شاہنواز خان کی سپاہ پر حملہ کیا
شاہنواز خان کو شکست ہوئی اور اوس نے مجبور ہوکر میر منو سے لاہور سے کمک منگائی مگر لاہور کا صوبہ
شاہنواز خان سے بہت عداوت رکہتا تہا اور اوسکو مدد نہ بہیجے اور بجاے مدد کے اوسکے برخلاف ایک
فوج کوڑا مل کے زیر حکم بہیجے جسکو اوس نے اپنا نائب مقرر کیا اور اوسکو راجہ کا خطاب دیا شاہنواز خان
نے اس فوج کا ملتان سے چالیس میل کے فاصلہ پر مقابلہ کیا مگر بعد چند روزکے لڑائی کے اوسکو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا*
اوسکے بعد راجہ کوڑا مل بحیثیت ناظم ملتان مین داخل ہوا وہ بیشتر اوس صوبہ مین بہ منصب دیوان مامور تہا اور
زاہد خان نے نئے ناظم کی اطاعت مین اپنی ہتک سمجہی اور سیت پور کو چلا گیا کوڑا مل نے ارادہ کیا تہا کہ بذریعہ فوج
کشی زاہد خان کو مطیع کرے لیکن احمد شاہ نے ایکبار حملہ کیا اور کوڑا مل مجبور ہوکر لاہور کو چلا گیا اور ملتان شاکر خان
زاہد خان کے بیٹے کے قبضہ مین ماہ بارہ اپریل ۱۷۵۲ء کو میر منو اور کوڑا مل نے احمد شاہ کا لاہور مین مقابلہ کیا مگر انکو
شکست ہوئی اور کوڑا مل مقتول ہوا میر منو نے صلح کرلے اور منصب نظامت پر بحال کیا گیا اوسکے ماتحت ایک افغان

عہد دار علی محمد خان ملتان کا ناظم مقرر ہوا +

زاہد خان ۱۷۴۹ء مین مرگیا تہا اور اوسکے بیٹے شاکر خان نے نظامت چہوڑ دے اور نئے ناظم کے ساتہہ موافق رہا +

۱۷۵۸ء مین مرہٹون نے پنجاب پر تاخت کی راگوبا پیشوا کے بہائی نے لاہور پر قبضہ کرلیا اور دوسرا سردار مرہٹون کیطرف سے صالح بیگ اور سنجلی بیگ ملتان کیطرف بہیجے گئے اونہون نے بلا مقابلہ ہونے کے ملتان پر قبضہ کرلیا علیمحمد خان فرار ہوگیا مرہٹون کی حکومت نہائت ظالمانہ تہی اور وہ بہت دن تک نہین رہے اور اوسکے بعد احمد شاہ نے خواجہ یاقوت کو ملتان کا ناظم مقرر کیا علیمحمد خان نے اول حکم بادشاہی کی متابعت کی لیکن بعد ازان اوس نے دیکہا کہ خواجہ یاقوت بوڈہا آدمی ہے اور اوسکو نکالدیا اور پہر خود نواب بنگیا +

شاکر خان مرچکا تہا اور اوسکا سب سے بڑا بیٹا کسی لایق نہین تہا اِسلئے احمد شاہ نے شجاع خان فرزند ثانی زاہد خان کو حکم بہیجا کہ تم نواب مقرر کئے گئے شجاع خان نے اپنے افغان اکٹہے کئے اور چونکہ علی محمد خان کے پاس کوئی فوج اوسکے مقابلہ کے قابل نہین تہی اوسنے متابعت اختیار کی اب شجاع خان صوبہ ہوگیا اور قلعہ شجاع آباد ملتان سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر تعمیر کیا علیمحمد خان نے جو فتنہ جو تہا اب پہر اوسکا مقابلہ کیا شجاع خان سے رعایا ناراض ہوگئی تہی اوسکو شکست ہوئی اور وہ قید کیا گیا اور علیمحمد خان نے حکومت لے لی اس واقعہ سے شاہ درانی کو نہایت درجہ کا غضب ہوا اور جب احمد شاہ ۱۷۶۷ء مین ملتان مین وارد ہوا علیمحمد خان نے ایسی جسارت کی کہ وہ دربار مین حاضر ہوا مگر شاہ نے اوسکی گرفتاری کا حکم دیا بادشاہ کے حکم سے علیمحمد خان اور اوسکے فرزند کے دونو کے شکم چاک کئے گئے اور اونکی لاشین اونٹون پر ڈالکر شہر مین پہیری گئین اور ساتہہ اوسکے یہہ منادی ہوئی گئی کہ جو کوئی شخص سدوزئی بادشاہ کے حکم کی توہین کریگا اوسکو ایسا ہی پیش آویگا بعد اسکے شجاع خان ملتان کی حکومت پر مامور کیا گیا اور احمد شاہ کابل کو واپس چلا گیا ۱۷۷۱ء مین سکہون نے جو بہت زور پاگئے تہے اور جنہون نے ۱۷۶۶ء مین زیر حکم جہنڈا سنگہ کے علاقہ ملتان پر تاخت کی تہی ملتان پر حملہ کیا اور ڈیڑہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ کیا مگر جہان خان قلعہ کی مدد پر آیا اور سکہون کو ہٹا دیا اوسکے بعد حاجی شریف خان

سدوزئی کو تیمور شاہ نے ملتان کا ناظم مقرر کیا اور شجاع خان سے پہلے قبلہ شجاع آباد کو چلا گیا لیکن جب اوسکو ناظم نے
حکم دیا کہ اپنی زمینداری کا مالیہ سرکار مین دے شجاع خان نے صریح ناظم کا مقابلہ کیا اسپر ایک اور حاجی شریف خان
نکلو معروف بہ مرزا شریف بیگ مقرر کیا گیا اور بشمولیت ایک تاجر دہرم داس کے اوس نے یہہ انتظام کیا کہ شجاع خان
کے ساتہہ آشتی مین رہا مگر عبدالکریم خان بامازئی نے ملتان پر حملہ کیا اور مرزا نے سکہون کو اپنی مدد کیواسطے بلایا
تیمور شاہ نے یہہ سنکر کہ مرزا نے میری نہایت سخت دشمنون سے دوستی کی ہی اوسکو برطرف کر دیا اور ایک شخص
مددخان کو ناظم مقرر کیا شریف بیگ نے نئے ناظم کا مقابلہ کیا مگر شجاع خان نے اوسکی مدد کی اور ان دونون نے
قلعہ مین شریف بیگ کا محاصرہ کیا مگر وہ قلعہ نہ لے سکے اور مددشاہ قندہار کو طلب کیا گیا اب تیمور شاہ نے رئیس بہاولپور
کو حکم دیا کہ باغی رئیس کو مطیع کرے چنانچہ رئیس بہاولپور نے داؤد پوترہ لیکر ملتان کیطرف روانہ ہوا اوس کے
ساتہہ شجاع خان کا فرزند مظفر خان بہی تہا قلعہ کا محاصرہ کیا گیا اور اٹہارہ دن مین سر کیا گیا مگر یہہ کامیابی چند
روزہ تہی شریف بیگ نے اپنے مدد کیواسطے جہنڈا سنگہہ اور گنڈا سنگہہ سرداران بہنگی کو بلایا تہا اور یہہ دونو سردار بڑی فوج لیکر
آموجود ہوئی اُنہون نے بہاولپور کی فوج کو شکست دی اور حملہ کر کے قلعہ کو لے لیا اور اپنے پاس کہا اسپر مرزا تلمبہ
اور وہان سے خیرپور تنوین کو چلا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہان مر گیا *
بعد اسکے سکہون نے شجاع آباد پر حملہ کر کے اوسکو اپنے تصرف مین کر لیا شجاع خان شجاع آباد کو بہاگ گیا تہا شجاع خان
بہت مشکل سے جان بر ہوا اور بہاولپور کو بہاگ گیا سردار جہنڈا سنگہہ نے اسکے بعد ملتان کو دیوان چہاجہوالیہ کے سپرد
کر کے جو اوسکا ایک متلدار تہا امرتسر کیطرف مراجعت کی یہہ امر ۱۷۷۲ع مین واقع ہوا کچہہ عرصہ کے بعد شجاع خان مر گیا۔ در
۱۷۷۹ع مین اوسکے بیٹے مظفر خان نے بہاول خان رئیس بہاولپور کو اس بات پر آمادہ کیا کہ ایکبار اور ملتان لینے
کی کوشش کرے چنانچہ بہاول خان نے قلعہ پر حملہ کیا اور اول اول کامیاب ہوا مگر بعد محاصرہ ۲۳ یوم کے بہاولخان کو
شکست ہوئی اور بہت نقصان ہوا تب مظفر خان نے کابل سے مدد مانگی اسپر سردار مددخان ایک بڑی فوج
کے ساتہہ بہیجا گیا مگر وہ ملتان مین سال آیندہ سے پیشتر نہین پہونچا اوس وقت کابل کی سلطنت کی مصلحت اور
بدل گئی تہی اور اوسکی خدمات کی گہرمین ہی ضرورت تہی اور وہ واپس بلایا گیا اور سردار مددخان کچہہ بہی نہ کر سکا

اور کابل کو واپس گیا اسکے بعد مظفر خان اُوچ کو چلا گیا جہان وہ مشہور و معروف مخدوم صاحب شیخ حمید کی حمایت
مین ۱۷۷۹ء تک رہا اوس سال تیمور شاہ بادشاہ کابل ایک بڑی فوج لیکر ملتان کو آیا اور چالیس دن کے محاصرہ کے
بعد ملتان کو سکھون سے اوس نے لے لیا سکھون کو کسیطرح کا نقصان نہ ہوا اور اونکو واپس جانے دیا اور مظفر خان کو خطاب
رکن الدولہ کا عطا ہوا اور وہ ملتان کا صوبہ مقرر کیا گیا +

نیا ناظم لایق اور ہمت کا آدمی تہا اور اپنے زمانہ دراز حکومت مین اوس نے اس صوبہ مین بہت ترقی کی مگر اوسکو امن
اور آسایش کے کامون مین مصروف ہونیکو بہت وقت نہین ملا کیونکہ وہ ۱۷۷۹ء سے ۱۸۱۸ء اپنی وفات کے
سال تک برابر لڑائی مین مصروف رہا پہلے بہنگی مثل کے سردارون نے اوسپر حملہ کیا اور بعد ازان صاحب خان
سیال اور سردار کرم سنگہ بہنگی نے شامل ہوکر حملہ کیا اس یورش سے بڑے مشکل سے نجات ہوئی تہی +

سنہ ۱۷۹۰ء مین مظفر خان ملتان کو محمد خان بہادر خیل کے سپرد کر کے کابل کیطرف روانہ ہوا اور دو سال غیر حاضر رہا جب
زمان شاہ تخت نشین ہوا مظفر خان منصب نظامت پر بحال کیا گیا اور ۱۷۹۷ء مین زمانشاہ نے ہندوستان پر
حملہ کیا اور سکھون کا زور تہوڑے عرصہ کیواسطے ٹوٹ گیا مظفر خان نے اونکو کوٹ کمالیہ سے نکال دیا اور کوٹ کمالیہ
کو اوسکی موروثی رئیس سعادت یار خان کہرل کو حوالہ کر دیا +

بڑا دشمن مظفر خان کا ملتان مین عبد الصمد خان ایک بادوزئی* رئیس تہا اس شخص نے جو کچہہ ہوسکا دربار لاہور اور کابل
مین مظفر خان کو اذیت پہونچانے کے واسطے کیا اور ایک بار شاہ زمان نے عبد الصمد خان کو ملتان کا صوبہ مقرر
کیا لیکن آخر کار عبد الصمد خان کو شکست ہوئی اور اوسکا قلعہ اوس سے چہین لیا گیا اور اوسکی جاگیرات ضبط کی گئین +

سنہ ۱۸۰۲ء مین مظفر خان نے اول مرتبہ جوان رئیس رنجیت سنگہ کو دیکہا جو ملتان کیطرف علاقہ کے دیکہنے کیواسطے
گیا تہا نواب شہر سے تیس ۳۰ میل رنجیت سنگہ سے ملنے آیا طرفین سے تحایف لئے دئے گئے اور دونو رئیس جب
علیحدہ ہوئے اوس وقت بہت اچہا سلوک آپسمین تہا ۱۸۰۶ء مین رنجیت سنگہ نے جہنگ کو زیر کر کے پہر

* دیکہو حال خاندان صادق محمد خان بادوزئی کا +

ملتان کی طرف کوچ کیا اور شہر سے شمال کیطرف بیس میل کے فاصلہ پر مقام مہتم مین وارد ہوا نواب کو سردار
سکہہ سے لڑنے کی خواہش نہ تہی اور رنجیت سنگہ کو ستر ہزار روپیہ دیکر رخصت کیا رنجیت سنگہ نے بیش بہا خلعت
نواب کو دیا اور مراجعت کی احمد خان سیال رئیس جہنگ نے جسکو رنجیت سنگہ نے نکال دیا تہا ملتان مین
پناہ لی اور مظفر خان نے اوسکو آدمیون اور روپیہ کی مدد دی جسکے ذریعہ سے احمد خان نے بہت سا علاقہ
سابق اپنا پہر لے لیا اگرچہ وہ سردار فتح سنگہ کالیانوالہ کو جو متصرف تھا بالکل نکال نہین سکا عبد الصمد خان
رئیس بادوزئی شکست یافتہ نے جسنے لاہور مین پناہ لی تہی رنجیت سنگہ کو سنہ ۱۸۰۶ء مین ملتان پر فوج کثیر
سے یورش کرنے کی ترغیب دی شہر کے کسیقدر حصہ پر تصرف کیا گیا لیکن سکہون نے ہرطرح سے جہد کیا
مگر قلعہ کو نہ لے سکے اور فتح سنگہ کالیانوالہ کی معرفت ایک عہد کیا گیا اور مہاراجہ بہت سا روپیہ لیکر واپس گیا
اس سال مظفر خان نے ہمیشہ کے جنگ وجدل سے تہک کر نوابی اپنے پسر سرفراز خان کو دیدے اور خود حج کو
مکہ کو چلا گیا اوس سفر مین مظفر خان کو بہت مشکلات پیش آئین عربون نے اوسکے جلوس کی شان اور تزک
دیکہکر جماعہ کثیر مین حملہ کیا اور مظفر خان نے بہت سا روپیہ دیکر مخلصی حاصل کی مظفر خان چودہ ماہ باہر رہا اور
آخر سنہ ۱۸۰۸ء مین تہوڑے عرصہ بعد مظفر خان کی مراجعت کے مسٹر الفنسٹن صاحب ملتان مین وارد ہوے صاحب
موصوف شاہ شجاع الملک کی خدمت مین پشاور کو جاتے تہے نواب ملتان صاحب موصوف سے بہت
مہمان نوازی سے پیش آیا اور یہہ خواہش ظاہر کی کہ سرکار انگریزی اوسکو اپنی حمایت مین لے لے مگر
سفیر انگلشیہ کو نواب کی اطاعت قبول کرنیکا اختیار نہین تہا اور مظفر خان نے نواب گورنر جنرل سے کلکتہ مین
خط وکتابت شروع کی اور یہہ خواہش ظاہر کے کہ سرکار انگریزی سے موافقت رکہے ؛

سنہ ۱۸۱۰ء کی شروع مین رنجیت سنگہ نے پہر ملتان کیطرف کوچ کیا رنجیت سنگہ نے تہوڑا عرصہ پیشتر خوشاب مین
شاہ شجاع سے ملاقات کی تہی اور شاہ ممدوح نے سکہون سے یہہ درخواست کی کہ ملتان کو فتح کرکے اسکو
دیدین سنہ ۱۸۰۳ء مین شاہ کی سپاہ کو مظفر خان نے شکست دی تہی اور شاہ سے آشتی کی امید مین اوس
سے کئی بار یہہ پیام کیا تہا کہ ملتان مین پناہ گزین ہو مگر شاہ شجاع کی یہہ خواہش تہی کہ شہر اور صوبہ ملتان کو

فتح کرکے اپنے پاس رکہے مہاراجہ نے شاہ کے جوکم حوصلہ تہا بہت عزت اور تعظیم کی لیکن چونکہ شاہ سے کچھ روپیہ حاصل نہین ہوا مہاراجہ نے عزم کیا کہ ملتان کو خود لیوے ۲۴ فروری ۱۸۱۰ء کو مہاراجہ شہر کے سامنے وارد ہوا اور دوسرے روز شہر پر تصرف کرلیا +

رئیسان قرب و جوار مہاراجہ کی اس کارروائی سے بہت گہبرا گئے محمد خان رئیس لیہ اور بہکر نے ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ اپنے علاقہ کی بچانی کے واسطے دیا اور صادق محمد خان رئیس بہاولپور نے اوسی غرض سے ایک لاکہہ روپیہ دینا کیا لیکن اوسکی درخواست منظور نہ کی گئی لیکن اگرچہ مظفر خان رئیس بہاولپور کا دوست تھا رنجیت سنگہ نے بہاولپور کے رئیس کو مجبور کرکے پانچ سو سوارون کی اوس سے کمک لی +

کچھ عرصہ تک قلعہ پر توپ بلا کسی نتیجہ کے چلتے رہی اور پہر سرنگ لگائی گئی مگر محصورین نے سرنگ کے جواب مین کامیابی سے سرنگ لگائے اور عطر سنگہ دہاری کے توپخانہ کو اوڑا دیا عطر سنگہ معہ بارہ آدمی کے مارا گیا اور آدمی سخت زخمی ہوئے جنمین سردار نہال سنگہ اٹاریوالہ اور جوان ہری سنگہ نلوہ شامل تہے یہہ توپخانہ قلعہ کے ایسا پاس تہا کہ سکہہ اپنے مُردون کو نہ اوٹہا سکے اور مردون کی لاشین محصورین نے بہیج دین عطر سنگہ کی لاش پر ایک جوڑہ دوشالہ کا ڈالکر +

دیوان محکمچند شجاع آباد سرکرنیکو بہیجا گیا مگر قلعہ بہت مضبوط تہا اور لیا نہ جاسکا ۲۱ مارچ کو حملہ کردینے کا حکم دیا گیا مگر سکہون کو ہزیمت ہوئی اور بہت نقصان اونہون نے اوٹہایا اب سکہہ بیدل ہو گئے سامان خوراک لشکر مین بہت گران ہوگیا تہا دیوان محکمچند سخت بیمار تہا اور اوسکی زندگی کا اندیشہ تہا اور کئی سردار مارے گئے تہے حالانکہ قلعہ پر کچہہ بہی اثر نہین ہوا ۲۵ تاریخ کو پہر حملہ مثل نتیجہ سابق ہوا اب محاصرہ کا اوٹہانا ضرور ہوا اور رنجیت سنگہ نے نہایت قلق کے ساتہہ مظفر خان کے وہ شرایط منظور کین جو کئے تہا۔ اوس نے نامنظور کی تہین یعنے ڈہائی لاکہہ روپیہ بیس جنگی گہوڑے اور جنگ کے وقت کمک کے واسطے سپاہ تیس ہزار روپیہ سردست منجملہ زرمعہودہ لیکر رنجیت سنگہ نے ملتان سے ۱۴ اپریل کو مراجعت کی +

رنجیت سنگہ نے دیکہکر کہ میری طاقت ملتان کے فتح کرنیکو کافی نہین ہے نواب گورنر جنرل کو لکہا کہ انگریزی

فوج کی مدد دین مگر رنجیت سنگه کی درخواست کیطرف توجه نهین هوئی خصوصًا اسواسطے که رنجیت سنگه نے یهه تجویز کیا تها که فوج انگریزی پنجاب مین سے نه جاوے بلکه ستلج کے جنوب کیطرف جو ملک غیر آباد تها اوس راه سے جاوے شاه شجاع نے سرخود ملتان پر یورش کرنیکی تیاری کی مگر اوس نے دانشمندی کی که اپنا اراده خود ترک کیا کیونکه کامیابی کی کچهه بهی امید نه هوسکتی تهی اب نواب ملتان کا رئیس بهاولپور سے جهگڑا هوا جس نے اوسکے دشمنون کو پچهلی لڑائی مین مدد دی تهی بهاولپور مین ایک قوی گروه رئیس کا مخالف تها جنکے سرغنه فتح محمد غوری اور احمد خان تهے انهون نے اپنے آقا کو قتل کرنیکا قصد کیا مگر ناکامیاب رهے اور انهون نے علاقه ملتان مین پناه لی رئیس بهاولپور نے نواب سے گله کیا که سرکشون کو کیون پناه دی مگر مظفرخان نے جسکا غصه کم نهین هوا تها سرکشون کی حمایت کی اور جب اوس نے دیکها که سرکش مذکور مغلوب هوجاوینگے تو خود رئیس سے جنگ ٹهیرا دیے نواب ملتان خود شجاع آباد کو گیا اور اپنی فوج کو برخلاف یعقوب محمد خان بهاولپور کے جنرل کے روانه کیا دونو مین جنگ هوئی داؤد پوترون کی جمعیت زیاده تهی اور اونکا توپخانه اچها تها بهاولپور کے فوج کو فتح هوئی اور فوج افغان شجاع آباد کو واپس آئی سنه ۱۸۱۰ء مین مظفرخان مهر جب راج بانان سے لڑا جو اوسکے تابعین مین سے تها مظفرخان نے اوسکا قلعه مسمار کردیا اور اوسکے موقع پر قلعه فیروزگڈه تعمیر کیا۔ فروری سنه ۱۸۱۶ عیسوی مین سکهون نے ملتان پر ایک بے ڈهنگا حمله کیا بهاولپور اور ملتان کو ایک قوی جمعیت سپاه کی باج لینےکو بهیجے گئے تهی مظفرخان کیطرف سے کچهه توقف هوا پهولا سنگه اکالی نے بهنگ کے نشه مین اپنے همراهیون کو لیکر جوش اوسکے بهنگ سے مخمور تهے شهر پر حمله کیا اور حمله ایسے جوش سے کیا که قلعه کے بعض پاپات پر تصرف کرلیا مگر فقیر عزیزالدین نے عذر مناسب کیا نواب نے باج جلدی دیدیا اور سپاه سکهه منگیره کیطرف کوچ کرگئی سنه ۱۸۱۷ء مین ایک جمعیت سپاه سکهه نے زیرحکم دیوان چند کے ملتان کیطرف کوچ کیا اور قلعه پر حمله کیا مگر اس سپاه کو هزیمت هوئی اور دس هزار روپیه لیکر چلے گئے مگر یهه حمله تندی کے ساتهه نهین هوئے تهے مهاراجه اپنے فوج کو جمع کررها تها که ایکبار بهت زور کے ساتهه یورش کیجاوے اور انهون نے قسم کهائی تهی که ملتان کو جهان کئی بار وه ناکامیاب هوا تها ضرور لیکر رهینگے سنه ۱۸۱۸ء کے موسم سرما مین مهاراجه هرطرف سے رسد

اور فوج جمع کر رہے تہے اور جنوری سنہ ۱۸۱۸ء مین ایک فوج پچیس ۲۵ ہزار آدمی کے نام کو زیر حکم شہزادہ
کہرک سنگہ گر واقعی زیر حکم مصر دیوانچند کے لاہور سے روانہ ہوئے رستہ مین ملتان کو جاتے ہوئے خانگڈہ
اور مظفر گڈہ کے قلعہ لئے گئے اوائل فروری مین شہر پر تصرف کر لیا گیا اور قلعہ پر توپ رانی شروع ہوئے
نواب کے پاس قلعہ مین فقط دو ہزار سپاہ تہی اور قلعہ مین محاصرہ کے قابل رسد جمع نہین تہی مگر اوس نے قلعہ
کو اسطرح لڑایا کہ سکہون نے پہلے ایسا مقابلہ کبہی نہین دیکہا تہا دوسری جون تک توپ برابر چلتی رہی اور قلعہ
کے دیوارون مین دو بڑے رخنہ ہو گئے بڑی بہنگی توپ احمد شاہ درانی کے زمزم لاہور سے لائی گئی تہی
اور چار بار چلائی گئی اور اثر کے ساتہہ چلائے گئے تہی سکہون نے کئی حملے کئے مگر پسپا ہوتے
رہے اور ایک حملہ مین اونکے اٹہارہ سو آدمی تلف ہوئے دروازے قلعہ کے اوڑا دئے گئے مگر محصورین نے
اونکے پیچہے مٹی کے دمدمے بنائے اور اونپر دست بدست سکہون سے لڑتے رہے آخر کار قلعہ مین لڑنے
والے دو تین سو کے اندر رہگئے اور اون مین اکثر نواب کی قوم یا خاندان کے آدمی تہے باقی مارے
گئے تہے یا دشمن کیطرف چلے گئے تہے سکہون نے محصورین کو اپنے آقا کو چہوڑ دینے کی طمع دی اور اون
مین سے بہت طمع مین آگئے آخر کار دوسری جون کو ایک اکالی نے جسکا نام سادہو سنگہ تہا عزم کیا کہ ۱۸۱۶ء مین جو جہد
پہولا سنگہ نے کیا تہا اوس سے مین بڑہکر کرون چنانچہ چند اپنے ساتہی لیکر قلعہ کے ایک بیرون پناہ کیطرف بڑے
جوش مین جا پڑا اور افغانون پر ناگاہ پہونچکر اوسپر تصرف کر لیا فوج سکہان نے یہہ کامیابی دیکہکر حملہ کر دیا اور خضری
دروازہ پر جو رخنہ ہو گیا تہا اوسپر جا چڑہے جہان بوڑہا نواب معہ اپنے آٹہہ بیٹون اور قلعہ کی جمعیت کے جو بچ رہے
تہے شمشیر بدست کہڑا ہوا تہا اس نیت سے کہ جبتک جان رہیگی لڑینگے افغانون کے تلوارون سے اتنے آدمی
قتل ہوئے کہ سکہہ پیچہے ہٹے اور افغانون کی چہوٹی سی جمعیت پر بندوقین سرکین افغانون نے آواز کی کہ مردون
کی طرح آگے آؤ اور برابر کی لڑائی لڑو پہر جو ہارے اور مرے مگر سکہہ ایسی دعوت کے قبول کرنیکی پروا نکرتے تہے اسجگہہ
مظفر خان سفید ریش قتل ہوا اور اپنی جان بچانی منظور نکی اور اوسی جگہہ اوسکے پانچ فرزند شاہنواز خان ممتاز خان
اعزاز خان حق نواز خان اور شاہباز خان قتل ہوئے ذو الفقار خان فرزند مظفر خان کا سخت مجروح چہرہ پر ہوا

باقی دو فرزندان مظفرخان سرفراز خان اور امیر بیگ خان نے جان بخشی منظور کے اور بچ رہے دیوان امر لال نے سرفراز خان کو اپنے ہاتھی پر بٹھا لیا اور بعزت تمام اوسکو اپنے خیمہ کو لے گیا قلعہ گیرون مین سے بہت کم جان بر ہوے اور تمام شہر لوٹا گیا قلعہ شجاع آباد بہی فتح کیا گیا اور اوسمین سے پانچ توپین لی گئین بعد ازان ملتان کی دیوارون کی مرمت کی گئی اور ایک جماعت چہہ سو سپاہیون کے زیر حکم سردار جودہ سنگہ کلیسیہ اور دل سنگہ نہرنہ کے قلعہ مین چہوڑے گئے اور فوج سکہہ لاہور کو واپس گئے۔

ملتان کی نسبت خیال کیا جاتا تہا کہ اوس مین بہت دولت تہی اور جب مہاراجہ کا حصہ لوٹ کا فقط دو لاکہہ روپیہ ملا تو اونہون نے حکم دیا کہ سب افسر اور سپاہی اپنی اپنی لوٹ سرکار مین داخل کرین اور اگر بعد ایک تاریخ معین کے کسی کے پاس لوٹ کا مال نکلیگا تو وہ قتل کیا جاوےگا اس حکم کے جاری ہونے پر قریب پانچ لاکہہ روپیہ کے خزانہ سرکاری مین داخل کیا گیا مگر ملتان کی لوٹ دو کروڑ روپیہ کے اندازہ کی گئی تہی †

نواب مظفر خان معہ اپنے فرزند شاہ نواز کے بہاوالدین کے مقبرہ کے پاس عزت کے ساتہہ دفن کیا گیا تہا سرفراز خان اوسکا فرزند اکبر چند سال سے نواب تہا اوسکے باپ نے دربار کابل سے اوسکی جانشینی کی منظوری حاصل کرلی تہی دیوان چند اوسکو اسیر کرکے لاہور لے گیا اور مہاراجہ اوسکے ساتہہ اچھی طرح پیش آئے اور اسکو شرقپور اور نولکہہ مین جاگیر دی جو متعاقب پنشن نقد سے مبدل کی گئی ذوالفقار خان کو بہی پنشن ملی پہلے پہلے سرفراز خان کی لاہور مین سخت حراست ہے رہا مگر جب مہاراجہ کا زور ملتان مین بخوبی ہوگیا سرفراز خان کو کہلی آزادی رہی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ ہمیشہ اوسکا لحاظ کرتے اور دوستانہ سلوک کرتے رہے ٭

۱۸۴۸ء مین سرفراز خان کا رسوخ سرکار انگریزی کیواسطے اسطرح مفید ہوا کہ ملتانی پٹہانون نے دیوان مولراج کا ساتہہ دیا اگرچہ اسواسطے اون پٹہانون کو بہت دباؤ کی ضرورت تہی ضبطی ملک پنجاب کے وقت نواب سرفراز خان کے پاس گیارہ سو روپیہ

٭ مسٹر موکروفٹ صاحب کو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کہا تہا کہ پانچسو آدمیون کی جان بچائی گئی مگر یہہ بات دروغ تہی جب آخر حملہ ہوا اوس قلعہ مین تین سو لڑنیوالے بہی نہین تہے اور اون مین سے اکثر اوس جگہہ مارے گئے جہان دیوار مین رخنہ ہوگیا تہا۔

† ملتان کی لوٹ کی بابت بہت سے قصہ کہے گئے ہین جسنے لوٹا اوسکو بہلی نہین یا لڑائی مین مارے گئے یا لاولد مرے یا افلاس مین مرے ٭

کی جاگیر تہی اور چہ ہزار سات سو بیس روپیہ کی پنشن اونکو ملتی تہی یہہ پنشن اوسکی حین حیات بحال رہی اور جاگیر
کی نسبت یہہ حکم ہوا کہ اوسکے فرزند فیروز الدین کے نام بعد وفات نواب کے واگذار رہیگی سرفراز خان ۱۲ مارچ ۱۸۵۱ء
کو آٹہہ بیٹے اور سات بیٹیان چہوڑکر مرگیا اور فیروز الدین ۱۸۵۵ء مین مرگیا جاگیر فیروز الدین کے مرنے پر سرکار
مین ضبط ہوگئی اس خاندان مین حسب ذیل پنشن دی گئی +

	روپیہ
احمد علی خان	۱۲۰۰
قاسم علیخان	۱۲۰۰
حیدر خان	۷۲۰
احمد یار خان	۱۴۴۰
جہانگیر خان	۱۶۲۰
عبد المجید خان	۳۰۰۰
عبد الحمید خان	۷۲۰
صادق علیخان	۳۶۰
شمشیر علی خان	۳۶۰

عبد المجید خان شاہ نواز خان کا ایک ہی فرزند ہے اوسکی ماں قوم بابان زئی سے عبد الکریم خان کے
بیٹے تہے جو کسیوقت ناظم ڈیرہ جات کا تہا اور وہ وزیر شاہ ولی خان احمد شاہ درّانی کے وزیر کا بہائی
تہا عبد المجید خان کی لاہور مین بہت عزت اور لحاظ ہے اور وہ میونسپل کمیٹی کا ممبر اور انریری مجسٹریٹ ہے
شہر کے رفاہ کے واسطے جو تجویزین کیجاتی ہین اون مین وہ بہت توجہ اور جستی سے مصروف
رہتا ہے اور اوسکے فیصلون کے انصاف سے لوک اوس سے بہت راضی ہین +
عبد المجید خان صاحب علم ہے اور طب مین بہت اچہا دخل رکہتا ہے ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ اعلی نے اسکو نواب کا خطاب عطا فرمایا

مخدوم شاہ محمود قریشی

۱ مخدوم بہاؤ الدین ذکریا

۲ مخدوم صدر جہان

۳ مخدوم شاہ رکن العالم ابوالفتح

۴ شیخ اسمٰعیل شہید

۵ شیخ محمد صدر الدین

۶ شیخ اسمٰعیل سروری

۷ شیخ علم الدین

۸ شیخ یوسف

۹ شیخ شہوال

۱۰ شیخ بہاؤ الدین — ۱۱ شیخ کبیر — ۱۲ شیخ قائم

۱۳ شیخ کبیر سعدی

۱۴ شیخ بہاء الدین — ۱۵ شیخ قائم الدین — ۱۶ شیخ محمد ذکریا — شیخ محمد غوث

۱۸ شیخ بہار الدین

۱۹ شیخ محمد غوث — ۲۰ مخدوم بہاول بخش — ۲۱ مخدوم شیخ کبیر الدین

مخدوم شاہ محمود

حال خاندان

ملتان کے ضلع مین مخدوم شاہ محمود جو مشہور و معروف مسلمان ہے بہار الدین کے اولاد مین سے ہی رتبہ اور رسوخ

مین سب سے اول شخص ہے وہ موروثی متولی بہاءالدین اور اوسکے پوتے رکن العالم کی مزارون کا ہے اوسکے مرید
پنجاب کے جنوب مین اور سندہ مین کثرت سے ہین اور اوسکا بڑا رسوخ اور زور ہمیشہ انتظام اور ترتیب کی جانب مین
استعمال مین آتا رہا ہے بہاءالدین کوٹ کرور ضلع لیہ مین ۱۱۷۰ء مین پیدا ہوا تہا وہ اسد بن ہاشم پیغمبر صلعم کی جد کے
نسل مین سے تہا اوسکا ایک بزرگ ہندوستان مین سلطان محمود غزنوی کے ساتہہ ایک مہم مین آیا تہا اور
کوٹ کرور مین آباد ہوا تہا بہاءالدین اپنا وطن چہوڑکر خراسان کو چلا گیا وہان وہ شہاب الدین کا طالب العلم ہوا
اور فضیلت حاصل کی بعدازان وہ سیاحت کو گیا اور بہت برس کستان اور شام اور عرب مین سیاحت کرتا رہا پہر وہ
ہندوستان کو ۱۲۲۲ء مین واپس آیا اور ملتان مین اقامت کا ارادہ کیا پہلے کچہہ مخالفت ہوی لیکن بعدازان اوسکو
اجازت ہوئی اور اوسکی کرامتون اور پاکبازی کی شہرت ملک مین پہیل گئی اور بہت مرید اوسکے ہوئے درحالیکہ
بہاءالدین کو بہت عروج تہا شمس تبریز معہ ایک مرید کے جسکی عمر قریب پندرہ سال کے تہی مغرب سے ملتان مین وارد
ہوا شمس تبریز اپنی کرامات سے دریاے سندہ کو مصلا پر بیٹہہ کر عبور کرکے آیا تہا جب بہاءالدین نے اوسکے آنے
کی خبر سُنی اوس نے ایک پیالہ دودہ کا بہرا ہوا اوسکے پاس بہیجا اس معنے سے کہ ملتان فقیرون سے لبالب بہرا
ہوا ہے اور ایک بہی اور فقیر کی گنجایش اوسمین رہنی کی نہین ہے شمس تبریز نے دودہ کو واپس کردیا اور
ایک پہول اوسپر رکہہ دیا جس کی یہہ مراد تہی کہ میری گنجایش ضرور ہے بلکہ میری شہرت اور سب پیرون سے زیادہ ہوگی
جنہون نے ملتان کو اعزاز بخشا ہے اسپر بہاءالدین کو بہت طیش آیا اور اوس نے حکم دیا کہ کوئی شخص اس متمرد فقیر
کی کسی طرح مدد نکرے نہ اوسکو کہانیکو دے شمس تبریز کو خود کہانے کی پروا نہ تہی مگر اوسکے مرید کو بہوک لگی اور اوسنے
کچھ کہانیکو مانگا اسپر شمس تبریز کے بلانے پر ہرنیان جنگل سے آئین اور دودہ دی گئین اونکی اعتبار کے عوض
مین پیر نے ایک کو حسب طریق محمدی حلال کیا اور لڑکے کو شہر مین آگ لانے کو بہیجا کہ اوسکا گوشت پکاوے لیکن بہاءالدین
کے حکم کا کوئی عدول نہ کرسکتا تہا اور سب نے آگ دینے سے انکار کیا بلکہ ایک حلوائی نے لڑکے کے مونہہ پر
ایک برتن دودہ کا پہینک مارا اور وہ روتا روتا اپنے مرشد کے پاس آیا اوسوقت شمس تبریز نے بآواز بلند اسطرح کہا
ای آفتاب جسکے نام سے میرا اپنا نام ہے نزدیک آجا اور اپنی گرمی دے کہ مین اپنا کہانا پکالون کیونکہ یہہ بے یقین

آدمی مجھے آگ نہین دیتے ہین چنانچہ آفتاب نیچے اوترا اور ہرنی کا گوشت پکا دیا مگر آفتاب پہر اپنی جگہہ کو واپس نہین گیا اور ابتک ملتان مین بہ نسبت دنیا کے اور مقامات کے آفتاب ایک نیزہ نزدیک تر ہے مگر با وجودیکہ شمس تبریزی کی بہاء الدین کو باہر سے فقیر آکر دق کرتے رہے وہ سو برس کی عمر تک پہونچا وہ ۱۲۶۴ء مین مرگیا اور بڑی عظمت اور شان سے دفن کیا گیا اور اوسکی مزار کی زیارت کے واسطے ابتک ہندوستان سے اور افغانستان سے مسلمان آتے ہین +

رکن العالم علمیت اور بزرگی اور پاکبازی مین بہاء الدین اپنی جد سے کچھہ ہی کم تہا اوسکے مریدون کی تصانیف مین جو کچھہ اوسکے قول پائے جاتے ہین اوس سے معلوم ہوتا ہے اوسنے تناسخ کا مسئلہ متغیر کرکے سکہایا اوسکا یہہ قول تہا کہ قیامت کے روز بد آدمی حیوان بنکر اوٹہینگے مطابق اونکے اعمال کے جو دنیا مین اونکے تہے ظالم چیتا بنکر اوٹہیگا عیاش بکرا حریص سور اور علی ہذا القیاس شاہنشاہان دہلی کئی بار رکن العالم کے پاس آئے اور اوسکا نام تمام شمالی ہندوستان مین مشہور تہا وہ ۱۳۳۴ء مین مرگیا اور شاہنشاہ فیروز تغلق نے اوسکا مقبرہ قلعہ ملتان مین تعمیر کرایا +

رکن العالم کی وفات کے بعد ملتان مین بہت انقلاب ہوئی مگر اس پیر کے خاندان کا ہمیشہ لحاظ اور اعزاز رہا ۱۳۹۵ء مین سید محمد کی سلطنت کے عہد مین ملتان دہلی کے توابعات سے علیحدہ ہوگیا لایق بادشاہ فیروز تغلق کے بعد جو بادشاہ ضعیف ہوئی اونکے عہد مین ملک مین نہایت بدنظمی ہوگئی اور ملتان پر غور اور کابل کیطرف سے حملون کے ہونیکا خصوصا خوف تہا اس حالت مین ملتان کے باشندگان نے تجویز کی کہ ہم اپنا حاکم آپ مقرر کرینگے چنانچہ شیخ یوسف تجویز کیا گیا جسکی علمیت اور بزرگی اور پاکبازی کے شہرت تہی اوسکی عہد سلطنت مین بڑی رونق رہی امن رہا اور محاصل ملک کا اوس کے دانشمندانہ انتظام سے بڑہ گیا شیخ یوسف کو ایک افغان سردار قوم لنگاہ کی جسکی دختر سے اوسنے شادی کی تہی مغرور کیا وہ سردار ملتان مین معہ تمام اپنی قوم کے اس بہانہ سے آیا کہ حاکم کو سلام کرینگے مگر خود شہر مین جانیسے پیشتر اوس نے ایک پیالہ بط کے خون کا پی لیا اوسنے حاکم کے ساتہہ کہانا کہایا مگر تہوڑی دیر کے بعد بہانہ کیا کہ میرے پیٹ مین بہت سخت درد ہے اور مقے دوا مانگی وہ دوا پیکر اوس نے قے کی اور جو خون اوس نے پیا ہوا تہا وہ قی کردیا

شیخ بہت گہبرایا اور اوس نے اوس سردار کے دوستون کو اوسکے لشکر سے بلوایا وہ آدمی بالکل مسلح آے اور شیخ یوسف کو اونہون نے گرفتار کر کے قید کردیا اور اوس کو رنمک کو مسند پہ بٹہا دیا اوس نے اپنا نام قطب الدین محمود رکہا غاصب نے اسیر کو دہلی کو بہیجدیا جہان بہلول لودی نے اوسکی بہت عزت کی بلکہ بہلول لودی نے اپنی دختر کا نکاح شیخ کے فرزند سے کردیا آئین اکبری مین لکہا ہے کہ شیخ یوسف کی حکومت ستره سال رہی فرشتہ مین فقط دو سال لکہا ہے غالبًا آئین اکبری مین جو لکہا ہے صحیح ہے کیونکہ یوسف نے سنہ ۱۴۴۳ع مین حکومت شروع کی اور جب وہ معزول ہوا تو لکہا ہے کہ دہلی مین وہ بہلول لودی کی سلطنت کے وقت مین پہونچا اور بہلول لودی سنہ ۱۴۵۱ع تک تخت نشین نہین ہوا تہا *

اس خاندان کا کوئی اور آدمی ملتان مین حاکم نہین ہوا مگر اس خاندان کے بہت اشخاص علمیت مین ممتاز تہے بہا الدین شیخ یوسف کا نبیرہ جو مشہور و معروف حاجی عبدالوہاب کا لڑکا تہا مشہور فاضل اور عالم تہا وہ سنہ ۱۵۲۳ع مین حسین ارغون ناظم ٹہٹہ کے پاس سفیر بنا کر بہیجا گیا تہا جو بادشاہ کا نائب تہا اور ملتان کیطرف کوچ کر رہا تہا لیکن سفارت کامیاب نہین ہوئی شہر کا محاصرہ ہوا اور شہر فتح کیا گیا اور لوٹا گیا اور چار سال کے بعد ملتان پہر ممالکت دہلی کا ایک صوبہ ہوگیا *

سکہون کی حکومت کے عہد مین ملتان کی مزارون کی جو بڑی بڑی جاگیرین تہین وہ ضبط کی گئین *
جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سنہ ۱۸۱۸ع مین ملتان کو فتح کیا مہاراجہ نے بعد اوسکے تین ہزار پانچ سو روپیہ نقد ان مزارون کے واسطے مقرر کیا دیوان ساون مل نے تخفیف کر کے سولہ سو روپیہ کی قایم رکہی دربار کے عہد مین اراضی اور نقدی ملاکر آمدنی ان مزارون کی دو ہزار تین سو روپیہ تہی سنہ ۱۸۴۸ع کی بغاوت مین مخدوم شاہ محمود سرکار کا وفادار رہا یہہ بات تو سچ ہے کہ کوئی وجہ نہ تہی کہ وہ سکہون کا خیرخواہ ہوتا لیکن اوسکا رسوخ اور جو خبرین اوس نے دین وہ بہت مفید ہوئین اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جو گذارہ مزارون کا تہا وہ بحال رکہا گیا سات سو روپیہ کی اراضی بسبیل علی الدوام بشرط نیک چلنی اور سترہ سو روپیہ نقد حین حیات اوس وقت کے سجادہ نشین کے چہارم موضع سائی بابنہ جو مخدوم سنہ ۱۳۴۲ع مین آباد کیا تہا اوسکے نام بطور جاگیر ذات بسبیل علی الدوام واگذار ہوا *

بہاء الدین اور رکن العالم کے مزارون پر بہت سے محاصر دن کی نوبت گذر چکی تہی مگر ۱۸۴۸ء اور ۱۸۴۹ء کا محاصرہ اونکے واسطے سب سے زیادہ سخت تہا دونو مقبرہ قلعہ کے اندر واقع ہین اور محاصرین کی طرف سے جو آتشباری ہوتی تہی اون پر ہوتی تہی اور تقریبا دونو ٹوٹ گئے لوکل گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ اونکی مرمت کیواسطے تجویز کیا لیکن گورنمنٹ اعلی نے منظور نہین کیا مگر مخدوم شاہ محمود ہمت کا آدمی تہا اور اوس نے اپنے مریدون کی امداد اور روپیہ سے اونکی مرمت کرائی اور جیسی وہ پہلی اچھی حالت مین تہی ویسے ہی بنا دیئے * ×

۱۸۵۷ء مین مخدوم شاہ محمود نے سرکار کی مستحسن خدمت کی وہ صاحب کمشنر کو ہر ایک واقع قابل اطلاع کے خبر دیتا رہا غلام مصطفی خان کے رسالہ کیواسطے اوس نے بیس سوار دیئے اور نئے پولیس کے رسالہ کیواسطے بہی کتنی ہی آدمی دیئے اوس نے پولیس اور پیادہ سپاہ کیواسطے بہی آدمی دیئے بیس سوار لیکر وہ باغیون کے خلاف کرنل ہملٹن صاحب کے ساتہ گیا لشکر کے خدمات کا کسیقدر حصہ اوس نے اپنے ذمہ لیا اور کوچ کے وقت اسباب اور بار برداری کی حفاظت کرتا رہا اوسکی موجودگی سے اوس موقع پر مفسدون پر بڑا اثر ہوا کیونکہ انہون نے دیکہا کہ اونکی اپنے دین کا سب سے زیادہ رسوخ کا آدمی اونکے برخلاف تہا جن رجپوتون کے سلاح لے لئے گئے تہے اونکی سرکشی کے موقع پر ملتان مین مخدوم شاہ محمود صاحب کمشنر بہادر کیخدمت مین مع اپنے ہمراہیون کے واسطے حفاظت پل کی جو چہاونی کے رستہ مین تہا حاضر ہو گیا مخدوم کے مریدون مین سے کوئی مفسدون کے ساتہ شامل نہین ہوا اور اوسکا طریق پاکپتن کے مخدوم کے طریق کے مقابلہ مین نمایان ہے کیونکہ پاکپتن کے مخدوم کے مرید مفسدہ گوگیرہ مین نمایان تہے شاہ محمود کو اوسکی خدمات کی جلدو مین تین ہزار روپیہ کا مزار کے نام جو نقدی مقرر تہے اوس کے عوض مین سترہ سو اسی کی جاگیر دی گئی علاوہ آٹہ چاہات کے جو جمعی پانچسو پچاس روپیہ کے علی الدوام واگذار ہوئے ۱۸۶۰ء مین نواب نائب سلطنت ہند لاہور مین

× بہاء الدین کے مقبرہ کے مقابلہ مین بہادر نواب مظفر خان کی قبر ہے قریب پچاس قدم کے قریب ایک معبد ہندوؤن کا ہے جسکو نرسنگہ پوری یا پہلاد پوری کہتے ہین اس جگہہ وہ اوتار بشکل کا ہوا تہا کہ جسکا نصف آدہے شیر اور آدہے آدمی کا روپ دہار کرتی ہوئی لوہے کے ستون سے برآمد ہوا اور ہرناکس کو چیر ڈالا جو اپنے بیٹے پہلاد کو مار ڈالنے کو تہا اسواسطے کہ وہ اوسکے الوہیت کو نہین مانتا تہا ×

تشریف لائے مخدوم کو ایک باغ بہنگی والہ جمعے ڈیڑہ سو روپیہ سالانہ عطا ہوا +

مخدوم شاہ محمود شیخ حسن شاہ کا بیٹا تہا اور اوس کی ماں بی بی راجی صاحبہ شیخ محمد غوث کی دختر تہی جو بہار الدین سے اونیسوین پشت مین تھا +

صادق محمد خان بادوزئی ملتان والہ

کالو

حاجی سفارہ — حاجی ظلا

میان خان

محمد خان

حسین خان

سربدل خان

بائی خان

محبت خان

محمد حیات خان

دلیل محمد خان

حاجی غلام محمد خان — شاہ محمد خان

محمد سرفراز خان — عبد الصمد خان — حافظ محمد سربلند خان — خان جہان خان

غلام قادر خان — غلام محی الدین خان — صادق محمد خان — غلام حسین خان

محمد شیردل خان — عاشق محمد خان — دوست محمد خان

حال خاندان

قوم بادوزئی مثل اور افغانون کی اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہے اور کہتی ہے کہ بیت المقدس سی افغانستان مین آئی اور کوہستان غور اور فیروزہ مین آباد ہوئے اس امر مین کہ افغانون کی اصل یہودی ہے بہت بحث

ہوئی ہے اور یہہ بحث ایسی طویل ہے کہ سوائے اوسکے ذکر کرنیکے اور زیادہ اِس امر مین اِس موقع پر نہین لکھا جا سکتا

چہرہ بُشرہ مین اور اطوار مین اور مذہبی رسوم مین افغان یہودیون سے بہت مشابہ ہین اور اون مین یہہ رسم پائی جاتی ہے کہ

بکری کو انسان کے گناہون کے کفارہ مین جنگل مین چھوڑ دیتے ہین اور گناہ کے کفارہ مین قربانی کرتے ہین اور

اندیشہ سے نجات کیواسطے قربانی کرتے ہین مطلع الانوار مین جو قریب سنہ [illegible]ع کے تصنیف ہوئی تھی لکھا ہے کہ افغان

ابتدا مین مصر کے آدمی ہین جو بعد غارت ہونے فرعون کے بحر احمر مین اپنے وطن کو چھوڑ آئے اسواسطے کہ انہون نے

مثل اور لوگون مصر کی دین یہودی کو اختیار نہین کیا تواریخ شیر شاہی مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کی وفات کے

بعد آصف کی سلطنت کے عہد مین شاہ بخت نصر نے یورش کی اور بخت نصر نے یروشلم کو غارت کیا اور افغانون کو نکال دیا

جو غور اور غزنین مین آباد ہوئے اِس زمانہ مین سب افغانون کا ایسا ہی یقین ہے جو اپنے آپکو اِس اسیر اقوام یہودی

کی اولاد سمجھتے ہین سب سے اول قیس بن ایس ایک رئیس افغان نے مذہب اسلام اختیار کیا جو زیر حکم پیغمبر کے جنگ

مین لڑا اور جسکو پیغمبر نے خطاب ملک عبدالرشید کا بخشا خواہ یہہ روایت صحیح ہو یا افسانہ ہو یہہ بات تحقیق ہے

جو اقوام کوہستان غور مین آباد تھین وہ بہت پہلے مسلمان ہوئین غالباً ما بین سنہ ۶۰۰ اور سنہ ۸۰۰ ہجری کے +

بنے افغان نے سیستان - کرمان اور خراسان کے حصہ پر تاخت کی اور سلطان محمود اور شہاب الدین اور تیمور شاہ

کے عہد مین اونکو بہت طاقت حاصل ہوئی اور اون سب بادشاہون کے ساتہہ ہندوستان پر حملون مین آئے

صادق محمد کے خاندان کو حاجی زئی بادوزئی کہتے ہین اس سبب سے کہ اوسکے مورث اعلی نے سنہ ۱۶۲۰ع مین

مکہ کا حج کیا تہا جب شاہجہان نے سنہ ۱۶۳۷ع مین قندھار پر تصرف کیا محمد خان ہرات کو چلا گیا اور جبتک شاہ عباس ثانی

شاہ ایران نے سنہ ۱۶۴۸ع مین قندھار کو پھر نہ لے لیا تب تک واپس نہ آیا +

شاہجہان کے یورش کے زمانہ مین دو سدوزئی رئیس حسین خان اور الہ داد خان جو اوس شاہنشاہ کے ساتھ

شامل ہوئے تہے اوسکے ساتہہ ہندوستان کو چلے گئے اور ملتان کے پاس آباد ہونیکی اجازت حاصل کی جو

اوس وقت دہلی کا صوبہ تہا اونکے پیچھے بہت سے آدمی اونکی قوم کے وہان آ گئے سنہ ۱۶۹۰ع کے قریب محمد خان نے

ہندوستان کو جانیکا عزم کیا حسین خان سدوزئی کو جب اِس ارادہ کی خبر ہوئی اوسکو یہہ خوف ہوا کہ ملتان مین نئے

رئیس کے آنے سے میرا زور اور رسوخ کم ہوجاویگا اور اوس نے شیرک رئیس قوم ترین کو لکہا کہ علاقہ ترین سے کوہاٹ کو جاتے ہوئے اوسکو مروا ڈالے چنانچہ شیرک نے محمد خان کو ضیافت پر بلایا اور اوسکو زہر دیدیا اوسکا بیٹا حسین خان بہت کم عمر تہا اور اپنے باپ کے خون کا انتقام نلے سکا مگر اوسکے کچہہ رشتہ دار میان خان نے بادوزیون کو جمع کیا او شیرک اور اوسکی قوم پر حملہ کرکے اونکو شکست دی اور اوسکے خاندان کو قتل کیا مگر خود شیرک بچ گیا اور دہلی کو بہاگ گیا اور وہان بادشاہ کی ملازمت مین نوکری حاصل کی یہان یعنے دہلی مین میان خان اوسکے پیچہے آیا اور اوسنے اورنگ زیب بادشاہ کے حضور مین اوسکو حملہ کرکے مار ڈالا جب بادشاہ کو شیرک کی دغابازی کا حال کہا گیا بادشاہ نے میان خان کو خون معاف کیا لیکن اِس گستاخی کے عوض مین کہ اوسنے سر دربار اپنے دشمن کو قتل کیا وہ دہلی مین ۱۰ برس تک قید کیا گیا محمد خان کا بیٹا اور پوتا دونون قندہار مین رہے اور فقط ۱۷۳۸ء مین جب نادر شاہ نے دہلی کو فتح کیا باہی خان اوسکا پڑپوتا ملتان مین آیا چند سال کے بعد وہ قندہار کو واپس چلا گیا مگر اوسکا بیٹا محبت خان ملتان مین رہا +

شاہ محمد خان کیوقت تک یہہ خاندان بالکل زراعت اور کشتکاری مین مصروف اور مشغول رہا شاہ محمد خان ہمت کا آدمی تہا اور اوس نے احمد شاہ دُرّانی کی نوکری اختیار کی اور شاہ موصوف نے جو بہت سے مہمین ہندوستان پر کین اُنمین شامل رہا ۱۷۶۲ء مین اُس نے شجاع خان صوبہ ملتان کی مدد کی جب جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ بہنگی سرداروں نے اوس شہر پر حملہ کیا اور بعد سخت لڑائی کے اوس شہر کو فتح کیا شجاع خان تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اور مظفر خان نے تیمور شاہ خلف احمد شاہ دُرّانی سے مدد مانگی تیمور شاہ ملتان کیطرف عازم ہوا اور اوس شہر کو ۱۷۷۹ء مین چالیس دن کے محاصرہ کے بعد سکہون سے فتح کیا مظفر خان صوبہ مقرر کیا گیا اور شاہ محمد کو اوسکی خدمات کے صلہ مین دیرہ دین پناہ اور ڈیرہ غازیخان مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ نواب مظفر خان کو شاہ محمد کے زور اور رسوخ کا رشک ہوا اور شاہ محمد نے دانائی اسمین سمجہی کہ وہ ملتان سے چلا گیا اوسوقت تیمور شاہ کی فوج بہاولپور کیطرف جاتی تہی وہ اوس فوج مین شامل ہوا اور دراوڑ کے محاصرہ مین اوس نے ایسی نمایان خدمت کی کہ اوسکو بادشاہ نے ڈیرہ غازیخان اور اوسکے توابعات کا صوبہ اور قلعہ دراوڑ کا قلعدار مقرر کیا تیمور شاہ کی واپسی کے تہوڑے عرصہ کے بعد خان بہاولپور

نے قلعہ دیرواڑ پر بہی تصرف کرلیا اور ایک سال کے بعد شاہ محمد مرگیا سرفراز خان اپنے باپ کی جاگیرات پر متصرف ہوا لیکن اوسنے منکیرہ اور ڈیرہ غازیخان کی نظامت پر کہنے کی کوشش نہین کی اور اوس نظامت پر عبدالنبی حاکم خارج شدہ مقرر ہوا مگر عبدالنبی کے ظلم شعاری کے سبب سے لوگ اوس سے بہت ناخوش ہوگئے اور چونکہ اوس نے مالیہ سرکار نہ دیا وہ معزول کیا گیا اور اوسکی جگہہ محمد خان سدوزئی مقرر کیا گیا اور صوبہ ملتان اور سرفراز خان بادوزئی کو حکم ہوا کہ نئے حاکم کی مدد کرین عبدالنبی نے سخت مقابلہ کیا مگر لیہہ کے متصل ایک لڑائی مین اوسکو شکست ہوئی اور اوسکا بیٹا میان عارف مارا گیا قلعہ اور قصبہ لیہہ فتحیابون کے تصرف مین آیا مگر سرفراز خان شہر مین سے گذرتے ہوئے گولی سے مارا گیا تب محمد خان نے علاقہ پر قبضہ کرلیا وہ دانشمند اور نیک نیت حاکم تہا اور اوس کا پڑپوتا ڈیرہ اسمعیل خان مین نواب ہے +

سرفراز خان کی وفات پر اوسکے بہائیون عبدالصمد خان اور حافظ سربلند خان مین بلا درنگ تنازع ہوا اور عبدالصمد خان نے حکمت کرکے کل جائداد پر تصرف کرلیا سربلند خان کابل کو اس غرض سے گیا کہ بادشاہ سے چارہ جوئی کرے اور اوسکو پانچہزار روپیہ گذارہ ملا جس مین سے چار ہزار پانچسو روپیہ ملتان کے مالیہ مین سے دیا جانا مقرر ہوا یہہ بہی حکم ہوا کہ دونون بہائیون مین جائداد برابر تقسیم کیجاوے مگر سربلند خان تقسیم کا ذکر بہی نہین سننے کی برداشت کرتا تہا اور فقط جاگیر واقع ملتان سربلند خان کو ملی +

بڑا بہائی عبدالصمد خان مظفر خان نواب ملتان سے ہمیشہ فساد رکہتا تہا اور ۱۸۰۱ء مین بعد زوال زمان شاہ کے فتح خان بارکزی کے زور کے سبب سے جو کابل مین وزیر بنا تہا رئیس بادوزئی ناظم مقرر ہوا مظفر خان کے نیت متابعت کی نہین تہی اوسنے رئیس بہاولپور کو اپنی امداد کیواسطے بلایا اور رئیس بہاولپور نے زیر حکم جیون رام اور دین محمد خان کے پانچہزار سپاہ بہیجی اس سپاہ نے اور ملتان کی سپاہ نے جو غلام مرتضی کے زیر حکم تہی عبدالصمد خان کا اوسکے قلعہ واقع دین پناہ مین محاصرہ کرلیا عبدالصمد خان کو میر عالم ناظم ڈیرہ غازیخان کی ایک ہزار سوار کی کمک پہونچی مگر اس کمک سے فقط یہہ حاصل ہوا کہ وہ زیادہ دیر تک مقابلہ کرتا رہا آخرکار حملہ کرکے محاصرین نے قلعہ کو سر کرلیا اور عبدالصمد خان لاہور کو چلا گیا وہان رنجیت سنگہ کا عروج ہوتا جاتا تہا اور عبدالصمد نے رنجیت سنگہ سے امداد چاہی کچہہ تو عبدالصمد خان کے بیانات

کے سبب سے اور کچھ اپنی بلند نظری کے سبب سے رئیس لاہور نے ملتان پر کئی بار حملہ کیا اور آخر کار ملتان کو ۱۸۱۸ء
مین فتح کیا مظفر خان اور اوسکے پانچ بیٹے اوس ہنگامہ مین مارے گئے ✣
حافظ سربلند خان کے ساتھہ ہمیشہ نوابان ملتان کی التفات اور لطف رہا تھا اور جب نوابان ملتان مارے گئے باوجودیکہ
سربلند خان نے سکھون کا مقابلہ بہت بہادری سے کیا تھا رنجیت سنگہ نے اوسکو دو سو سوارون کا افسر مقرر کرکے
بہاولپور کی سرحد کی حفاظت اور نگرانی کے واسطے مامور کیا ۱۸۲۱ء مین بعد فتح منکیرہ کے اوسکو دو ہزار روپیہ
کی جاگیر ضلع لیہ مین ملی اور ۱۸۲۹ء تک یہہ جاگیر اوسکے پاس رہے اور اوس سال مین اوسیقدر جاگیر اوسکو ملتان
مین ملی وہ مہم ملتان مین ۱۸۴۸-۴۹ء مین برابر وفاداری کے ساتھہ خدمت کرتا رہا اور بعد ازان ۱۸۵۳ء مین مر گیا
نصف اوسکی جاگیر اوسکے فرزند صادق محمد خان کے نام واگذار ہوئی ✣
عبد الصمد خان جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہتا ایسا خوش نصیب تہا اسد اللہ خان سکھر کا بلوچ جسکے پاس لیہ کے سائر کا ٹہیکہ تہا اوسکا
بڑا دشمن تہا اور اون مین آپس مین ہمیشہ ایسی لڑائیان ہوتی تہین کہ ملک برباد ہو گیا اور اسد اللہ خان کو ٹہیکہ چھوڑ دینا پڑا
اسواسطے کہ وہ محصول وصول نہین کرسکتا تہا تب مہاراجہ نے عبد الصمد خان کو کہا کہ کیسی اور علاقہ مین ایک جاگیر لے لی یا ٹہیکہ
سائر کا آپ لیوے عبد الصمد خان نے پہلی بات کو دونو قباحتون مین سے کم مضر سمجھکر ٹہیکہ لینا منظور کیا لیکن حقیقت
مین دونو قباحتون مین سے یہہ قباحت زیادہ تہی کیونکہ دو سال کے بعد اپنی بے پروائی اور غفلت سے اور اپنے کارندون
کی بد دیانتی سے دو لاکہہ روپیہ اوسکے نام نکلا اور چونکہ وہ یہہ روپیہ ادا نہ کرسکا اوسکی کل جائداد اور اوسکی جاگیر ضبط
کی گئی لیکن اوسکو تین ہزار دو سو روپیہ گذارہ اوسکی وفات تک ملتا رہا جو ۱۸۵۰ء مین واقع ہوئی سرکار انگریزی نے
اوسکے بیٹون کو چودہ سو روپیہ کی پنشن دی مگر چھوٹا بیٹا غلام محی الدین ۱۸۶۰ء مین گاڑی مین سے گر کر مر گیا اور سات سو
روپیہ کی پنشن ضبط کی گئی ۱۸۶۱ء مین پھر یہہ پنشن بڑہا کر ایک ہزار روپیہ مقرر کی گئی ✣
صادق محمد خان ۱۸۱۸ء مین پیدا ہوا تہا جب اوسکی عمر سولہ سال کی تہی دیوان ساون مل صوبہ ملتان نے سو روپیہ
سالانہ مواجب پر اوسکو دس سوار کا افسر مقرر کیا ۱۸۳۳ء مین وہ دیوان ساونمل کے ہمرکاب گرجانی اور لشاری اور
لغاری اور کہوسہ اقوام کے خلاف مہم مین گیا کہ ان قومون نے دہجل اور خانپور پر حملہ کیا تہا اور کالا پہاڑ مین لڑائی

ہوئی اس کے بعد صادق محمد خان سرخود افسری کے قابل سمجہا گیا اور چالیس سوار لیکر ہرتبہ کو بہیجا گیا اور اوسکے
بہیجے اسکو علاقہ کمالیہ اور سیدوالہ پر مامور کیا گیا ۱۸۳۱ء مین اوسکے اول دشمن گرچانی اور لشاریون نے میدان
مین اوتر کر ملک کو لوٹنا شروع کیا صادق محمد خان اوسکے مقابلہ پر گیا اور اونکو پہاڑون کے اندر بہگا دیا ان
اقوام کا اس معرکہ مین بہت نقصان ہوا نومبر ۱۸۴۳ء مین مہاراجہ شیر سنگہ کے قتل کے بعد جو بدنظمی ہوگئی تہی قوم کہرل نے
سیدوالہ اور ست گہرہ اور حویلی کے علاقون کو لوٹنا شروع کیا تہا صادق محمد خان نے اونپر حملہ کیا اور اون کو
شکست دی ستمبر ۱۸۴۴ء مین دیوان ساونمل مارا گیا تہا اور اوسکے بیٹے دیوان مولراج نے صادق محمد خان کو کامل
ملکی اور جنگی اختیار دیکر کمالیہ کو بہیجا ۱۸۴۵ء مین وہ فتح خان ٹوانہ کے مقابلہ پر بہیجا گیا تہا جس نے پائندہ خان خوجکزی
اور اوسکے فرزند سکندر خان اور عاشق محمد خان علزئی والد غلام حسین خان سفیر معینہ دربار کابل کو قتل کر دیا تہا
اور صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان کے نظامت زبردستی لی لی تہی مگر صادق محمد خان کو جلدی اپنے علاقہ کو واپس آنا پڑا
اسواسطے کہ ستلج کی لڑائی کے قریب مسلمان اقوام کہرل اور فتیانہ سرکش ہوگئے تہین کرم نراین دیوان مولراج
کا بہائی صادق محمد خان کے سپاہ کے ساتہہ تہا اور اقوام مذکور منتشر کی گئین بہت آدمی اس قوم کے مارے گئے جنہین
ایک شخص ولیداد تہا یہہ شخص بہاول فتیانہ کا بڑا بہائی تہا جو ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین مادام الحیات قید ہوا تہا +
جب ۱۸۴۸ء مین ملتان مین فساد شروع ہوا اور مولراج نے سب اپنے افسرون سے اپنی اپنی متبرک کتابون پر قسم
کہلوائی صادق محمد خان اور اوسکے باپ نے قسم کہانے سے انکار کیا آور اول موقع پر میجر اڈورڈس صاحب کنجہ میتمین
جاکر حاضر ہوئے اور کل لڑائی مین وفاداری کے ساتہہ خدمت دیتا رہا اوسکو جو علاقہ سے واقفیت تہی اوس
واقفیت سے انجنیر اور کوارٹر ماسٹر جنرل کے محکمون کو بہت فائدہ ہوا اور میجر نے پیر اور میجر نیپیر صاحب اور میجر جنرل
وش صاحب نے بہت اچھی طرح سے تصدیق کیا کہ صادق محمد خان نے سرگرمی سے بہت قدر کے قابل خدمت
کی مگر صادق محمد خان نے جو وفاداری کی اوسکی وجہ چنداں یہہ نہین تہے کہ سرکار لاہور یا سرکار انگریزی سے اسکو
الفت تہی بلکہ اس سبب سے کہ دیوان مولراج سے اوسکو بہت نفرت تہی یہہ ناظم یعنے دیوان مولراج اپنے باپ سے
اور ہی طرح کا آدمی تہا اور اگرچہ یہہ نہین کہا جا سکتا کہ اوسکو لیاقت نہ تہی لیکن وہ طامع بہت تہا دیوان مولراج

کو فقط ہنوز دیر اعتبار تہا اور اِس سبب سے جب موقع معقول ملا جو پٹہان اوسکی ملازمت مین تہی انہون نے اوسکو چہوڑ دیا
صادق محمد خان کو لڑائی کے ختم ہونے پر دو ہزار روپیہ کی پنشن علاوہ خلعتون اور قیمتی عطیات اور ایک باغ واقع ملتان
کے ملی اور جو اعزاز اوس نے خوبی کے ساتہہ پیدا کیا تہا عزت کے ساتہہ اوس نے ملازمت کو ترک کر دیا*

جب ۱۸۵۷ء مین مفسدہ شروع ہوا صادق محمد خان لاہور مین تہا اور اوس نے سرکار کی خدمت کرنیکو مستعدی اپنی گذارش
کی ملتان کو پیشتر اوسکے نام حکم جا چکا تہا کہ سو سوار خدمت کیواسطے بہرتی کرے مگر چونکہ وہ ملتان مین نہین تہا دہ سوار حاجی
غلام مصطفی خان نے بہرتی کئے جب صادق محمد خان جنوب کیطرف واپس گیا وہ کرنل ہیملٹن صاحب کے ساتہہ گوگیرہ کے
مفسدون کے مقابلہ پر گیا جو لڑائی ہوئی صادق محمد خان اوس مین موجود تہا اور اوس نے بیڑون کے بنانے مین اچہی
خدمت کی جسکے ذریعہ سے دریاے راوی کو عبور کیا گیا ۱۸۶۰ء مین وہ انکم ٹکس کی تشخیص کے واسطے ملتان مین اسیسر مقرر کیا گیا
تہا اور اِس خدمت کو اوس نے دیانتداری اور دانشمندی سے انجام دیا اوسکی پنشن کے بدلے مین اوسکو باغ محمد خان والہ
بسبیل علی الدوام عطا کیا گیا اور رسول آباد اور کوٹ ملک مین اوسکو حین حیات جاگیر ملی اور ایک چاہ بہاولپور مین ملا ان سب
کی جمع دو ہزار نو سو سینتیس ۲۹۳۷ روپیہ تہے جب انکم ٹکس کی تشخیص ختم ہو گئی صادق محمد خان شجاع آباد کا تحصیلدار مقرر ہوا
اور پہر اور تحصیلون مین اوسکی تبدیلی ہوتی رہی اِس خاندان کے فقط ایک اور شخص غلام حسین کو سرکار کی
نوکری ملی*

محمد اسمعیل خان سیال

غازی خان

سلطان محمد — لال خان — محرم خان

دلیداد خان — بہرام خان — شیر خان

جان خان — عنایت اللہ خان — شہادت خان

سلطان محمود — صاحب خان

رشید خان

شیر خان

جہان خان

خیر خان

درگاہی خان

اسمعیل خان

کبیر خان

فتح خان — احمد خان — جہان خان

عنائت خان — محمد اسمعیل خان — جلال خان

امیر خان — کبیر خان — دلیداد خان

احمد خان

حال خاندان

جھنگ کی سیال ایک بڑی پرانی مسلمان قوم ہے اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت تک اوس ملک مین جو دریائے

چناب پر واقع ہے اِس قوم کو ٹوانہ و رتہا ابتدا مین یہہ قوم راجپوت تہی اور انکا مورث اعلی رائی شنکر دہارانگر مین رہتا
تہا جو نورپور اور الہ آباد کے بیچمین ہے رائے شنکر قریب سال بارہ سو تیس ۱۲۳۰ کے جونپور کو چلا گیا اور اوسکی وفات
پر اوسکے خاندان کے مختلف شاخون مین بڑے تنازع اور فساد ہوئے اور اوسکا بیٹا سیال سنہ ۱۲۴۲ء مین سلطان
علاء الدین کی سلطنت کے عہد مین جونپور سے پنجاب کو چلا آیا دو برس پیشتر پنجاب پر مغلون نے تاخت کی تہی معلوم
ہوتا ہے کہ ممالک زیرین کی بدنظمی کے سبب سے بہت راجپوت خاندان پنجاب کو چلے آئے اور وہان کسی نے پہلے
کسی نے پیچہے دین محمدی اختیار کر لیا اون خاندانون مین اقوام کہرل ٹوانہ گہیبہ چدر آور پنوار سیالون کے مورث تہے ٭٭
سیال اچہی جگہہ مین آباد ہونے کی تلاش مین پاکپٹن کو گیا اوسوقت اوسکا نام اجودہن تہا اور وہان مشہور معروف مسلمان
بزرگ بابا فرید شکر گنج رہتا تہا سیال معہ اپنے کل خاندان کے بابا فرید کی تلقین سے مسلمان ہو گیا اور پہر سفر
اختیار کر کے سیالکوٹ مین پہونچا جو بڑی پرانی بستی راجپوتون کی تہی اور وہان اوس نے ایک قلعہ تعمیر کیا مگر سیال
تہوڑے عرصہ کے بعد سیالکوٹ سے چلا گیا اور ساہیوال علاقہ ضلع شاہ پور مین اوس نے سوہاگ دختر بہاؤ خان مسکین
سے شادی کی جس سے اوسکو تین بیٹے پیدا ہوئے ٭ جنکے نام بہرمی کوہلی اور مہانی تہا ان مین سے ہر ایک
کے نام سے سیال کی قوم کے فریق نامزد ہین کوہلی اپنی قوم کو چولستان اور کچہی کو لے گیا جو اوسوقت آباد نہین
تہی اور کئی پشتون تک اوسکی قوم وہان گلہ بانی کرتی رہی ٭

مہیال نے جو سیال سے چہٹی پشت مین تہا سنہ [illegible] کے قریب قصبہ منکیرہ آباد کیا جو بعد ازان بہت مشہور جگہہ ہوئی اور
اوسکے پڑپوتے مل خان نے سنہ ۱۴۶۲ء مین جہنگ سیال کو آباد کیا چار سال کے بعد وہ لاہور کو طلب کیا گیا تہا اور اوسکو
علاقہ جہنگ وراثت مین دیا گیا اس شرط پر کہ بادشاہان مغلیہ کو مالیہ دیتا رہے دولو مل خان اور اوسکا فرزند دولتخان

٭٭ ٹوانہ اور گہیبہ اور سیال قومون کے اصل ایک ہے رائے شنکر کے تین بیٹے تہے جنکے نام سیتو ٹیٹو گہیو تہے سیتو کی اولاد سیال ٹیٹو کی اولاد ٹوانہ اور گہیو کی
اولاد جو سب سے چہوٹا تہا گہیبے ہین ٭

٭ روایت اسطرح ہے کہ بہرمی اور کوہلی اور مہانی طفولیت کے عہد مین آپسمین ایک مٹی کی گائے بنا کر کہیل رہے تہے بہرمی کرسان مالک گاؤکا بنا مہانی چور بنا
جس نے گائی کو چورایا اور کوہلی رئیس تہا اور قوم پر حاکم بنکر تجویز اوس نے کی اس لڑکپن کے کہیل سے آئندہ یہہ فال نکلی کہ سیال کی قوم
مین رئیس کوہلی کی اولاد مین سے ہوئے بہرمی کے اولاد فقط کاشتکار رہے اور اگر کوئی بہنیس یا مویشی آوارہ ہوئی تو عموماً پتہ مہانی فرقہ مین
لگ جاتا ہے ٭

دولتمند اور فیاض رئیس تہے اور اونکے وقت مین اس علاقہ کی ترقی ہوئی غازیخان دولتخان کے فرزند نے قلعہ چوترہ بنایا اور اوسکے عموزاد بہائی کہیوہ خان نے قلعہ کہیوہ بنایا جہنگ سے دس میل شمال کیطرف ہے +

جلال خان چوتہا رئیس جہنگ کا اپنے بہتیجے پہاڑ خان کے ہاتہہ سے قتل ہوا تہا جس نے اوچ مین پہاڑ پور آباد کیا تہا جلال خان کے پوتے فیروز خان نے اس خون کا بدلہ لیا اوس نے پہاڑ پور پر قبضہ کر لیا اور کل اولاد پہاڑ خان کو اسیر کر کے اونکو قتل کر دیا بعد ازان کبیر خان - جہان خان - غازیخان - سلطان محمود خان - لال خان اور محرم خان ایک بعد دوسرے کے رئیس ہوئے ولیداد خان سترہوان رئیس سب مین زیادہ مشہور اور صاحب طاقت ہوا اوس نے رئیس میرک شور کوٹ - کوٹ کمالیہ - اور کہیوہ کے سلحہ چہین لئے اور اونکو خدمت کے عوض مین جاگیرین دین بہت سے قطعات افتادہ اراضی کے تردد کئے گئے اور اپنے دانشمندانہ اور زورآور حکومت سے بارکو قزاقون اور چورون سے صاف کر دیا سرکار لاہور نے جسکا وہ مطیع رہا اگرچہ وہ بلا ضرر اطاعت ترک کر سکتا تہا اوسکو قلعہ اور علاقہ چنیوٹ عطا کیا اور اسیطرح اوسکے تصرف مین بہت سا علاقہ مابین راوی اور چناب کے نیڈ دادنخان کے شمال کیطرف اور چناب اور جہلم کے مغرب کیطرف منکیرہ تک رہا ولیداد خان ۱۷۴۷ء مین مرگیا اور اوسکے پیچہے اوسکا بہتیجا عنایت اللہ خان اوسکا جانشین ہوا اوس نے اپنے عموزاد بہائی شہادت خان کو اپنا وزیر مقرر کیا دو برس تک دو نو مین آپسمین گرمجوشی سے محبت اور دوستی رہی بعد ازان ان مین تنازع ہو گیا اور شہادت خان نے عنایت اللہ خان کے مقابلہ مین لڑائی کی لیکن اوسکو کامل شکست ہوئی اور قادر پور کے دریا کے پار بہاگ گیا لیکن شہادت خان بیدل نہین ہوا اور اوس نے اور سپاہ جمع کی اور عنایت اللہ خان پر حملہ کیا لیکن اوسکو پہر شکست ہوئی اور وہ مارا گیا عنایت اللہ خان کی قوم کے بہت سے آدمی شہادت خان کے جانب دار ہو گئے تہے اور جو آدمی اوسکی قوم کے سید پور مین تہے اون مین سے چالیس چیدہ ہوا اوسکو اسیر کر کے لے گئے لیکن چہہ ماہ کے بعد اوسکو چہوڑ دیا عنایت اللہ خان بہادر اور خوش نصیب جنرل تہا اور بیان کیا گیا ہے کہ اوسنے بائیس لڑائیان جیتی تہین ان مین سے بڑی عظیم لڑائیان رئیسان ملتان کے مقابلہ مین ہین جو علاقہ جہنگ پر دست درازی کرتے تہے اور وہ لڑائیان جنکے ذریعہ سے اوس نے سرداران بہنگی سے چنیوٹ کو واپس لے لیا +

عنایت اللہ خان ۱۷۸۷ء مین مرگیا اور اوسکے فرزند سلطان محمود کی حکومت جو کسی لایق نہین تہا بہت عرصہ تک قایم نہین رہی عنایت اللہ خان کا ایک فرزند کنیز سے تہا جسکا نام صاحب خان تہا صاحب خان نے قرآن پر قسم کہای تہی کہ سلطان محمود کا فرمانبردار رہونگا مگر وہ سرکش ہوگیا اور اوس نے سلطان محمود کو قلعہ چنیوٹ مین قید کرلیا اور اسکو قتل کردیا مگر تہوڑے ہی عرصہ کے بعد صاحب خان خود عمر خان کے گہر مین جہان وہ اپنی شادی کرنے گیا تہا قتل کیا گیا اسکے بعد کبیر خان جہنگ کا رئیس ہوا جو اسمعیل خان کا بیٹا تہا جہان خان کی وفات پر اصلی شاخ رئیسان جہنگ کے ریاست ختم ہوگئی تہی کبیر خان کے رئیس ہونیسے پہر اصلی شاخ کی حکومت قایم ہوئی کبیر خان مزاج کا حلیم اور آسایش اور امن پسند تہا اور اوسکی قوم کو اوسکے ساتہہ بہت محبت تہی گیارہ سال کی حکومت کے بعد اوس نے ریاست کو ترک کیا اور ریاست اپنے فرزند احمد خان کو دیدی احمد خان سیال رئیسون مین اخیر رئیس تہا اس زمانہ مین سکہون کو بہت زور حاصل ہوگیا تہا اور کرم سنگہ دو نو ایک بہنگی سردار نے چنیوٹ کو فتح کرلیا تہا رنجیت سنگہ نے اس قلعہ پر یورش کی جسپر جسا سنگہ کرم سنگہ کا بیٹا قابض تہا اور قلعہ کو لے لیا بعد ازان رنجیت سنگہ جہنگ کیطرف متوجہ ہوا مگر احمد خان نے ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ دینا کیا اور رنجیت سنگہ لاہور کو واپس چلا گیا یہہ واقعہ ۱۸۰۳ء کا ہے مگر تین سال کے بعد مہاراجہ نے پہر جہنگ پر حملہ کیا مہاراجہ کی فوج بہت تہی اور بعد کسیقدر سخت لڑائی کی قلعہ فتح کیا گیا احمد خان ملتان کو بہاگ گیا مہاراجہ نے علاقہ جہنگ سردار فتح سنگہ کالیانوالہ کو ساٹہہ ہزار روپیہ پر ٹہیکہ دیدیا تہوڑے عرصہ کے بعد مظفر خان نواب ملتان نے ایک پٹہانون کے جمعیت سے احمد خان کو مدد دی اور اس سپاہ کی مدد سے احمد خان نے اس پرانے علاقہ کا بہت سا حصہ واپس لیلیا رنجیت سنگہ نے مثل سابق ساٹہہ ہزار روپیہ باج اوس سے لینا منظور کرلیا کیونکہ مہاراجہ دیگر مہمات مین بہت مصروف تہا اور جہنگ پر اوس وقت انہون نے عزم نہین کیا +

۱۸۱۰ء مین مہاراجہ نے ملتان پر یورش کی تہی جس مین وہ ناکامیاب ہی تہے اس مہم کا غصہ مہاراجہ نے احمد خان پر نکالا اوسپر یہہ شبہہ کیا کہ مظفر خان کے ساتہہ موافق ہے احمد خان سرا سے سدہو مین اسیر ہوا مہاراجہ اوسکو لاہور مین لے گئے احمد خان کا بیٹا عنایت خان حیدرآباد واقع سندہ کو بہاگ گیا رنجیت سنگہ کو خوف ہوا کہ عنایت خان امیران سندہ کو ہمارے مقابلہ کیواسطے برانگیختہ کریگا انہون نے احمد خان کو وعدہ دیا کہ اگر وہ عنایت خان کو واپس طلب کریگا اور

اوسکو لاہور مین اپنی نیک روئیہ اطمینان کیواسطے چہوڑ جاویگا تو ہم احمد خان کو قید سے چہوڑ دینگے چنانچہ ایسا ہوا اور احمد خان کو بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر میروال علاقہ امرتسر مین عطا ہوئی جب ۱۸۱۸ء مین رنجیت سنگہ نے ملتان کو فتح کر لیا اونہون نے عنایت خان کو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کی اور جب ۱۸۲۰ء مین احمد خان مرگیا تو عنایت خان اوس جاگیر پر قابض ہوا ۱۸۲۲ء مین اس جاگیر کے عوض مین اوسیقدر جاگیر سرائے سدہو ضلع ملتان مین دی گئی اور ۱۸۳۰ء مین پہر اوس جاگیر کے بدلے مین مستانوالی علاقہ لیہ مین آذر جاگیر دی گئی ۱۸۳۸ء مین جب عنایت خان دیوان ساونمل کیطرف سے راجہ گلاب سنگہ کے مقابلہ مین لڑ رہا تہا وہ رسول پور مین مارا گیا اوسکا بہائی اسمعیلخان لاہور کو اس تردد مین گیا کہ عنایت خان کی جاگیر اوسکو ملجاوے مگر مہاراجہ کو فالج ہوگیا تہا اور گلاب سنگہ اوسکا دشمن زور مین تھا اور اوسکو فقط سو روپیہ ماہوار نشن ملی اسمعیل خان لاہور مین چار سال رہا جب اوسکی نپشن بند ہوگئی اور پہر وہ جہنگ کو واپس چلا گیا جہان وہ اکتالیس روپیہ ماہوار پر اوقات بسری کرتا رہا جو دیوان ساونمل نے گذارہ مقرر کیا تہا ۱۸۴۶ء مین یہہ مواجب بڑہکر ستّر روپیہ مقرر کیا گیا+

اکتوبر ۱۸۴۸ء مین میجر اڈورڈس صاحب نے اسمعیل خان کو لکہا کہ سرکار کیخدمت کیواسطے سپاہ بہرتی کری اور ما لیہ علاقہ کا وصول کرے اس غریب رئیس اس امید سے کہ وقت آگیا ہے کہ خدمت کرکے پہر نصیبہ پہرے جاگ جاوین ایک سپاہ بہرتی کی اور دریا کے نیچے کیطرف اوترکر ایک سرکش رئیس عطا محمد کو مقام نکوکرا مین حملہ کرکے شکست دی بعد ازان جب سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ جہنگ سے گذرکر چلا گیا اور وہان ایک شخص دیوراج کو معہ ایک ہزار سپاہ کے چہوڑ گیا اسمعیلخان نے اس سپاہ پر کئی بار مختلف نتائج کے ساتہہ حملہ کیا اوسکے جمعدار پیر کمال عیسیٰ شاہ والہ نے ایک اور سرکش کانہ داس کو قلعہ نزوکا مین اسیر کیا اسطرح اسمعیل خان جو مشہور و معروف رئیسون کے اولاد مین سے تہا سرکار کیطرف بہادری سے کہڑا ہوگیا اوسکا زور اوس ضلع مین بہت تہا اور سرکشون کے مقابلہ مین کام مین لایا گیا اور اوسکے خدمات ایسے وقت مین کہ جب یہہ مصلحت نہین تہی کہ چہوٹے چہوٹے سرکشون کے مقابلہ مین فوج بہیجے جاوے خصوصاً قابل قدر تہین+

ضبطی ملک پنجاب کے بعد اسمعیل خان جہنگ کے پولیس کے رسالہ کا رسالدار مقرر ہوا مگر غلطی سے اوسکے خدمات نظرانداز

ہوئین لیکن ۱۸۵۶ء مین اوسکو چہہ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی اور تین چاہ اوسکو اور اوسکی اولاد کے نام بسبیل علی الدوام واگذار کئے گئے +

۱۸۵۷ء مین اس رئیس نے نمایان خدمت کی اوس نے سوارون کی جمعیت بہرتی کرنے مین مدد دی اور بذات خود سرکشون کے مقابلہ مین لڑتا رہا اس خدمت اور وفاداری کے جلدو مین اوسکو پانچسو روپیہ کا خلعت عطا ہوا اور خطاب خان بہادری اوسکو ملا اور جو مواجب چہہ سو روپیہ کا پیشتر مقرر ہوا تہا وہ بڑہا کر ایک ہزار روپیہ کیا گیا اور ساڑہے تین سو روپیہ کی جاگیر حین حیات اضافہ کی گئی سنہ ۱۸۶۰ء مین اوسکی پنشن کے عوض مین اوسکی اپنی درخواست پر جاگیر دی گئی اسمعیلخان نے مختلف مواضعات مین اپنی پرانی زمینداری کے حقوق حاصل کر لئے مین اور اگرچہ اوسکی جاگیر حین حیات ہے لیکن سرکار اوسکی وفات پر توجہ کریگی کہ یہہ نامی گرامی خاندان افلاس مین مبتلا نہ ہوجاوے اسمعیل خان کا بیٹا کبیر خان ذیلدار ضلع جہنگ مین مقرر ہوا +

جہان خان برادر احمد خان کو جو اسمعیل خان کا عمو ہے چند پروانہ اور ڈہی ٹہٹی مین آٹہہ سو اٹہاسی روپیہ کی جاگیر جو رنجیت سنگہ نے اوسکے باپ کو دی ہوئی تہی سرکار انگریزی نے حین حیات واگذار رکہی +

کرنل بدری ناتہہ سردار بہادر

کرنل بدری ناتہہ سرکار سکہہ کے اون ملازمون مین سے تہا جو سرکار انگریزی مین ملازم ہوگئے کرنل بدری ناتہہ کا باپ کشمیر کا متوطن تہا اوصدی رواں کے آغاز مین کشمیر سے پنجاب کو آگیا تہا ۱۸۲۱ء مین بدری ناتہہ مہاراجہ کی فوج مین سپاہی ہوکر ملازم ہوا تہا اور درجہ بدرجہ ترقی پاتا گیا تا وقتیکہ ۱۸۳۵ء مین وہ منصب کرنیلی پہونچا اور یہہ منصب اوسکو جنگ دوم سکہان تک حاصل تہا اپنی ملازمت کے ایام مین اوس نے بہت لڑائیان دیکہین اور سوات اور پشاور ہزارہ یوسفزئی بنون ٹیرہ اور بہت سی لڑائیون مین موجود تہا بدری ناتہہ مدت تک سرحد پر مامور رہا تہا اور چہہ سال قلعہ ڈیرہ اسمعیلخان اور ٹانک مین مامور رہا تہا ۱۸۳۲ء مین جب سردار ہرسنگہہ نلوہ نے پشاور کو سرداران بارکزئی سے نہایت شجاعت کے ساتہہ فتح کیا تہا بدری ناتہہ اوس سردار کے ساتہہ تہا ۱۸۴۲ء مین بدری ناتہہ معہ رجمنٹ کٹار کہی اور تہوڑے سی جمعیت گورکہون کی زیر حکم دیوان مولراج دیوال والہ کے ہزارہ مین مامور تہا +

۱۸۴۶ء مین بدری ناتہہ میجر ہنری لارنس صاحب بہادر کے ہمرکاب کشمیر کو گیا تہا جہان شیخ امام الدین سرکش ہوگیا تہا اور سال آئیندہ میجر اڈورڈس صاحب کے ساتہہ بنون کو گیا تہا +

ملتان کے محاصرہ کے کل ایام مین کٹارکہی پلٹن کے ساتہہ بدری ناتہہ خدمت کرتا رہا اور بعد لڑائی کے ختم ہونیکے اوس کمانڈ پر رہا جب نیا پولس بہرتی ہوا تو اوس نے نوکری چہوڑ دی کرنل بدری ناتہہ لایق اور بہادر افسر تہا اور جو فوج اوسکے زیر حکم تہی اوسکا انتظام ہمیشہ اچہا رہا ۱۸۵۷ء مین قلعہ ملتان اور میگزین اور خزانہ اوسکی پلٹن کے سپرد رہے اور اوسکی پلٹن مین سے متفرق جمعیت سرکشون کے مقابلہ مین بہادری اور تعریف کے ساتہہ لڑتی رہین +

۱۸۶۱ء مین جب سرکار نے اوسکا استعفا منظور کیا تو اوسکو تین ہزار چہہ سو روپیہ پنشن عطا کی اس پنشن مین الوس بہادری داخل تہی جو ۱۸۵۸ عیسوی مین اوس کی بہادری کے جلدو مین عطا ہوئی تہی +

کرنل ہدری ناتھہ کے وفات کے بعد اوسکے بیوہ کے واسطے سرکار نے گذارہ مقرر کر دیا +

محمد سرفراز خان کھرل

- کمال خان
  - سعید خان
    - کمال الدین خان
      - محمد خان
        - سخی سعادت یار خان
          - احمد یار خان
            - عبداللہ خان
          - محمد یار خان
            - غلام محمد خان
              - سعادت یار خان
                - محمد مظفر خان
                - محمد سرفراز خان
                  - محمد امیر خان
                - خان کہن خان
                  - محمد خان

حال خاندان

قوم کہرل جسکا سرفراز خان متوفی مسلم سرگروہ تہا اپنے اصل راجپوت بتاتی ہے اور اپنا شجرہ نسب راجہ کرن چند بنسی تک پہونچاتی ہے جو مشہور بادشاہ ہستناپور کا تہا کہرلون کی بڑی بستیان ضلع گوگیرہ کے جنگلون مین ہین جہان پانی بہرا رہتا ہے جہنگ مین بہی بہت کہرل ہین اور اونکے قریب چالیس دیہات شیخوپورہ کے گرد و نواح مین ہین سب زمانون مین جہانتک حال معلوم ہے کہرل ہمیشہ شورہ پشت اور دحوش سیرت اور سارق قوم رہی ہین کسی کی حکومت کی اونکو برداشت نہین ہے اور لڑائی جہگڑہ اور لوٹ کہسوٹ مین خوش رہتے ہین اور مسلمان قومون سے وہ زیادہ متعصب ہین اور ہندؤن کی حکومت کو اونہون نے نہایت استکراہ سے قبول کیا اور دیوان ساونمل اور سکہہ اونکو نہایت دقت سے قابو مین رکہتے تہے کیونکہ جب کبہی سپاہ نظام اونکے برخلاف بہیجی جاتی تہی وہ گہنے

جنگلون اور دلدلون مین بہاگ جاتے تہے جہان اونکے پیچہے پہونچنا دشوار تہا ایکبار ۱۸۵۷ء مین انہون نے سرکار انگریزی کے عہد مین بغاوت کی اور جو تادیب اور سرزنش اونکے اوسوقت ہوئی کم سے کم حال کے پشت کیواسطے کافی ہوگی ✤

کمال خان اس قوم کا پہلا آدمی تہا جسکا حال اچہی طرح دریافت ہو سکا ہے اوس نے سولہوین صدی مین کوٹ کمالیہ آباد کیا جو جہنگ سے قریب چالیس میل کے جنوب کیطرف ہے جہنگ مین سیال رہتے تہے جنکو کہرل اپنے قریبی بناتے ہین مگر جنکے ساتہہ وہ ہمیشہ لڑتے رہتے تہے سیال اس قرابت کے دعوی کو پسند نہین کرتے تہے اور ان دونون قومون مین بعض بعض سخت فساد اس قرابت کے دعوے کے سبب سے پیدا ہوئے تہے ایک مرتبہ ایک شاہزادہ دہلی کا جسکا نام فراموش ہوگیا ہے کمالیہ مین آیا جہان سعادت یار خان حاکم تہا وہ شاہزادہ سعادت یار خان کی خوبصورتی اور شجاعت اور مردانہ وضع کو دیکہکر ایسا خوش ہوا کہ شہزادہ نے خیال کیا کہ کہرلون اور سیالون کا فساد اون مین شادی کے ذریعہ سے مٹادے اور یہہ تجویز کی کہ غازیخان آٹہوان رئیس جہنگ کا اپنی دختر کو سعادت یار خان کے ساتہہ منسوب کردے رئیس جہنگ اس تجویز سے حد سے زیادہ طیش مین آیا اور جو شخص پیام لیکر گیا تہا اوس کمبخت کو اوس نے مار ڈالا اسکے عوض مین شہزادہ کے ہمراہیون نے اوس رئیس کو مار ڈالا ✤

ایک اور نسبت کے سبب سے کہرلون پر بہت مصیبت نازل ہوئی اس قوم کی ساہی شاخ کا ایک شخص جسکا نام مرزا تہا اپنے عمزاد ایک دختر مسماۃ صاحبہ پر عشق مین فریفتہ ہوگیا وہ عورت بہی مرزا پر ایسی ہی شیدا تہی اگرچہ وہ عرصہ دراز سے ایک اور شخص سے منسوب ہوئی ہوئی تہی جسکا نام خان مراد تہا جس رات کو نکاح ہونیوالا تہا اور تمام برادری کے لوگ جمع ہوئی تہے اوسکے عاشق نے اسکو اپنی چالاک گہوڑی پر سوار کرلیا اور اوسکو دہنا باد کو لے اوڑا قوم کے آدمی سوار ہوکر فوراً اونکے پیچہے دوڑے اور مرزا کو اوسکے گہر پہونچنے سے پیشتر پکڑ لیا اوراگرچہ وہ بہت بہادری سے لڑا مگر اوسکو مار ڈالا مسماۃ صاحبہ کو وہ گہر لیگئے اور اگرچہ اوس شخص نے جسکے ساتہہ وہ منسوب تہی اوسکی جان بچانی چاہی مگر لڑکی کے والدین نے اوسکو گلا گہوٹ کر مار ڈالا ان قومون سے اس قوم کے فریقون مین ایسے اور جہگڑے ہوئے کہ آخرکار لڑکیون کا ہونا نامبارک سمجہا گیا اور جب لڑکیان پیدا ہوتی تہین اونکو مثل صاحبہ کی گلا

گہوٹ کر مار ڈالتے تہے یہہ رسم دختر کشی کی کہرلون مین عام تہی تا وقتیکہ کرنل ہملٹن صاحب کمشنر ملتان نے انکو ترغیب دیکر یہہ رسم متروک کرادی ✣

لال خان فرزند اور جانشین غازیخان جہنگ والہ کا اپنے باپ سے زیادہ سعادت یار خان سے الفت نہین رکہتا تہا رئیس کمالیہ نے لال خان کو کسی زادہ کہا تہا اور لال خان نے اپنے سیالون کو اکٹہا کیا اور کمالیہ پر کوچ کیا سعادت یار خان قلعہ مین بند ہوگیا لال خان نے اوسکو کہا کہ باہر آو باہر نکلو اور دیکہو کہ کسی زادہ تمہاری کیسی ضیافت کرتا ہے مگر سعادت یار خان اوسکے داو مین نہین آیا اور قلعہ سے باہر نہین نکلا اور لال خان علاقہ کہرل کو لوٹ کر جہنگ کو واپس چلا گیا ✣

ولیداد خان جو جہنگ کا تیرہوان رئیس تہا دربار مین رسوخ رکہتا تہا اوس نے کمالیہ پر تصرف کر لیا رئیس کو ایک جاگیر خدمت اور نوکری کے عوض مین دی اور اپنے تمام عہد حکومت مین اپنی فتح پر متصرف رہا اوسکا جانشین عنائت خان بیٹا تو ولیداد خان سے زیادہ فیاض تہا یا زیادہ احمق تہا کیونکہ اوس نے کمالیہ محمد یار خان اور احمد یار خان سعادت یار خان کے فرزندون کو واپس کر دیا مگر پیشتر آئندہ مین کمالیہ پہر اونکے ہاتہہ سے جاتا رہا سردار کرم سنگہ گلی نے اوسکو فتح کر لیا اور اوسکی وفات پر کمالیہ سردار رام سنگہ کے ہاتہہ مین آگیا جو نکئی خاندان کے رقیب شاخ کا سرگروہ تہا اور جسکا باپ نار سنگہ کہرلون کے ساتہہ ایک لڑائی مین مارا گیا تہا ✣

غلام محمد خان کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ اوسکو کچہہ بہی زور نہین تہا اور اوسکا فرزند سعادت یار خان ثانی اپنی باپ سے زیادہ خوش نصیب نہ تہا تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو اوسکی جدی وراثت حاصل ہوگئی ۱۷۹۸ء عیسوی مین شاہ زمان نے پنجاب پر یورش کی اور سکہہ ہر طرف بہاگ گئے مظفر خان ملتان والے نے سمجہا کہ یہہ موقع ہاتہہ سے نہ جانے دینا چاہئے اور اوس نے کمالیہ کی طرف کوچ کیا اور بعد ایک سخت لڑائی کے سکہون کو نکال دیا اور سعادت یار خان کمالیہ مین پہر قایم کیا گیا مگر وہ بہت عرصہ تک قایم نہین رہا کیونکہ ۱۸۰۳ء مین بعد لاحاصل لڑائی کے اوسکو رنجیت سنگہ کی اطاعت قبول کرنی پڑی اور رنجیت سنگہ نے لاہور کے ساتہہ کمالیہ کو شامل کر لیا اور سعادت یار خان ملتان کو نواب مظفر خان کی حمائت مین بہاگ گیا مگر رنجیت سنگہ نے اوسکو واپس بلا لیا اور اوسکو

چالیس دیہات کی زمینداری دی اوسکے بعد یہہ زمینداری اوسکے فرزند مظفر خان کو سنہ ۱۸۱۰ع مین مہاراجہ نے اوسکو موضع محمد شاہ عنایت کیا جو اوسکے قبضہ مین دیوان ساونمل کی عہد حکومت مین ہا محمد خان کا جانشین اوسکا بہائی محمد سرفراز خان ہوا جو لایق آدمی اور بہادر سپاہی تہا اوسکے پاس اوسکے خاندان کی جاگیرین کل عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ مین رہین مگر راجہ ہیراسنگہ نے تین سو روپیہ اوس مین کم کردیا اس رئیس نے مختلف اوقات مین مستحسن خدمات سرکار انگریزی کی کرین سنہ ۴۸-۴۹ع مین جب لفٹنٹ ہربرٹ صاحب دریاے راوی کے راہ سے لاہور کو سفیر ہوکر جاتے تہے محمد سرفراز خان نے اونکو مستعدی سے مدد دی دوسرے جنگ سکہان مین جو سنہ ۴۸-۴۹ع مین واقع ہوئی یہہ رئیس سرکار انگریزی کا وفادار رہا صاحب رزیڈنٹ کے حکم کی تعمیل مین اوس نے اپنی قوم کو جمع کرکے سکہون پر حملہ کیا یہہ بات قبول ہونی چاہئے کہ اس رئیس کو سکہون سے نفرت کی معقول وجوہ تہین اوس نے سرکشون سے قلعہ تلمبہ چہین لیا اور اپنے آدمی اوسمین حفاظت کیواسطے مامور کئے اور جب لڑائی ختم ہوئی اوسکو یہہ انعام ملا کہ پانچسو روپیہ سالانہ پنشن اوسکو ملی اور کمالیہ کی چونگی مین سے بہی اوسکو دوسو پچہتر روپیہ سال عطا ہوا ستمبر سنہ ۱۸۵۷ع مین جب اوسکی قوم کا جزو کثیر احمد خان کی سرکردگی مین سرکش ہوگیا محمد سرفراز خان وفادار اور خیرخواہ سرکار رہا محمد سرفراز خان وہ شخص تہا جس نے کپتان الفنسٹن صاحب کو سب سے اول خبر دی کہ فساد ہونیکو ہے اس خبر کے دینے کے واسطے سرفراز خان صاحب کے گہر پر رات کیوقت نصف گہنٹہ بعد کسیان کہرل کے بہاگ جانیکے گیا اور صاحب موصوف کو لاہور سے مدد ملنے کا اس طرح موقع ملگیا بعد ازان اوس نے باغیون کے حرکات و سکنات کی خبرین دین اور اوسکی خبرین مفید ہین اور جب باغی منتشر ہوگئے تو اونکی لوٹ کے واپس لینے مین بہت مدد دی ان خدمات کے صلہ مین اوسکو خطاب خان بہادر ملا اور پانچسو روپیہ کا خلعت ملا اور پانچسو پچیس روپیہ کی جاگیر حین حیات ملی +

سرفراز خان اکتوبر ۲۳ سنہ ۱۸۶۲ع مین مرگیا اور اوسکی جاگیرین اور پنشن تعدادی سترہ سو پچہتر روپیہ کے ضبط سرکار ہوئین باستثناء گیارہ چاہات جبکی ایک سو ستاون روپیہ کے جو بسبیل علی الدوام واگذار ہین محمد سرفراز خان ایک بیٹا محمد امیر علی خان چہوڑ مرا تہا +

اُوتم سنگہ نکئی

- چودہری میٹہا
  - دیوا سنگہ
  - کمر سنگہ
  - وزیر سنگہ
    - مہر سنگہ
      - جیمل سنگہ
      - دہارا سنگہ
        - اوتم سنگہ
        - شیر سنگہ
      - فتح سنگہ
        - جیا سنگہ
    - موہر سنگہ
      - ہیرا سنگہ
  - جیندا سنگہ
  - گمہر سنگہ
  - ملکہا سنگہ
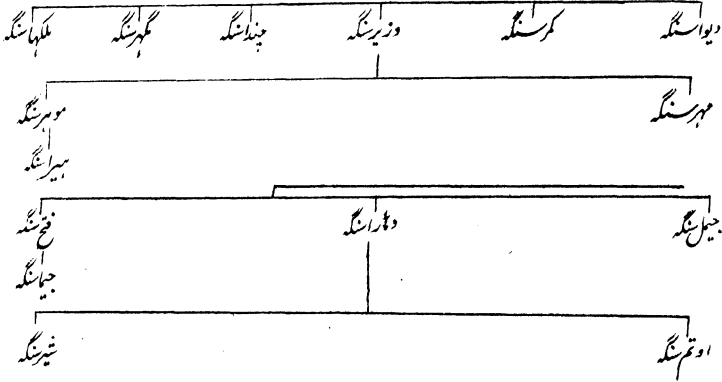
حال خاندان

علاقہ نکہ سے جو درمیان گوگیرہ اور لاہور کے ہے دو خاندان کا نام مشہور ہے ایک سردار کاہن سنگہ بہڑوال والہ کا اور دوسرا دہارا سنگہ گوگیرہ والہ کا ان دونو خاندانون مین کوئی قرابت نہین تہی مگر وہ دونو ہمسایہ تہے اور ہمیشہ آپسمین فساد اور لڑائی اونمین رہتی تہی ✤

کمر سنگہ چودہری میٹہا کا بیٹا دلاور اور خوش نصیب رئیس تہا اوسنے کوٹ کمالیہ شیدوالا اور علاقہ قرب وجوار پہ قبضہ کرلیا اکثر اوسنے اپنا علاقہ سردار رن سنگہ بہڑوال والہ سے بچار کہا لیکن سنہ ۱۸۰۷ء مین تہوڑا عرصہ اوسکی وفات سے پہلے سیدوالہ غنیم کے ہاتہہ مین آگیا وزیر سنگہ نے جو اپنے بہائی کا جانشین ہوا اوس قصبہ کو بہگوان سنگہ رن سنگہ کے فرزند سے واپس لیلیا اور دونو رئیس رقیب مین جنگ اور لڑائی ایسی ہی خصومت اور سختی سے ہوتی رہی اور ایسے ہی نتیجہ

رہے جیسے پہلے رہتے تہے بہگوان سنگہ نے اپنی تقویت کیواسطے اپنی ہمشیرہ کی شادی مہان سنگہ سوکرچکیہ کے بیٹے سے کردیے مگر اس رشتہ سے اوسکو کچہہ نفع نہین ہوا کیونکہ سنہ ۱۷۸۳ء مین سردار جیسنگہ کنہیہ نے جو مہان سنگہ سے جمون کے لوٹنے کے سبب سے اور حقیقت سنگہ کنہیہ سے دغا کرنے کے باعث سے ناراض تہا نکہ کیطرف کوچ کرکے دونو وزیر سنگہ اور بہگوان سنگہ کے علاقہ پر بلا روورعایت قبضہ کرلیا مگر ان رئیسون کو بدلہ ملگیا کیونکہ دوسال کے بعد وہ سوکرچکیہ اور رامگڈہیہ سردارون کے ساتہہ کنہیون پر حملہ کرنے مین شامل ہوگئے جب اوس بڑی مثل کی طاقت بالکل توڑدی گئی اور سردار گوربخش سنگہ مارا گیا +

سردار وزیر سنگہ کو سنہ ۱۷۹۰ء مین دل سنگہ ہیرا سنگہ بہڑوال والہ کے بیٹے نے مارڈالا مگر اوسکی موت کا انتقام ایک وفادار نوکر سردار وزیر سنگہ نے لے لیا جس نے دل سنگہ کو اوسکے گہر کے اندر اور درحالیکہ اوسکے خاندان کے آدمی اور قوم کے آدمی موجود تہے مارڈالا اوسکے بعد مہر سنگہ علاقہ پر متصرف ہوا اور سنہ ۱۸۰۰ء تک قابض رہا اوس سال مین رنجیت سنگہ کو اس سبب سے غضب پیدا ہوا کہ موہر سنگہ مہر سنگہ کے بہائی نے اپنی دختر پوشیدہ طور پر ایسر سنگہ کے ساتہہ منسوب کردی جو رانی مہتاب کور کا بیٹا کہا جاتا تہا رنجیت سنگہ جانتا تہا کہ وہ اوس بچہ کا باپ نہین تہا لیکن موہر سنگہ کی جرأت سے رنجیت سنگہ کو ایک اچہا بہانہ ہاتہہ آیا اور اوس نے اس خاندان کے کُل علاقہ کو ضبط کرلیا فقط چار ہزار روپیہ کا علاقہ اس خاندان کے پاس رہے +

سردار مہر سنگہ سنہ ۱۸۴۳ء مین مرگیا اوسکا بیٹا دہارا سنگہ اوسکا جانشین ہوا اور فیروزپور کی لڑائی مین اسطرح نمایان ہا کہ اوس نے ایک جمعیت سوارون کی اکٹہی کرکے ہرطرف ملک کو لوٹنا شروع کیا جب امن ہوگیا اس بدوضعی کے سبب سے دربار نے اوسکے جاگیرات کو ضبط کرلیا سنہ ۱۸۴۸ء مین وہ اپنے سوارون کو لیکر راجہ شیر سنگہ سے ملتان مین جاملا لیکن وہ جلد اپنے گہر کو واپس آگیا لیکن اوسکو احمد خان مشہور رئیس قوم کہرل نے ترغیب دی اور اوس نے ستگہرہ کو لڑائی کے قابل مضبوط کرکے سرکار انگریزی کا مقابلہ کیا لیکن اوسکے دغاباز دوستون نے دہارا سنگہ کی نسبت سرکار مین خبر کردی اور سپاہ اوسکے اوپر بہیجی گئی اور دہارا سنگہ کو شکست ہوئی اور اوسکو بہت نقصان اوٹہانا پڑا بعد ازان دہارا سنگہ فوج سکہان کیطرف بہاگ گیا اور رام نگر اور گجرات کی لڑائیون مین لڑتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے کچہہ عرصہ کے

پیچہے صاحبان بورڈ کو دریافت ہوا کہ دہارا سنگہ نہایت افلاس مین تہا اور تین سو روپیہ کی پنشن اوسکے واسطے مقرر کرادی +

۱۸۵۷ء کے فساد کے ایام مین دہارا سنگہ کو اپنے پرانے دشمن احمد خان سے بدلہ لینی کا موقع ملا اس رئیس کو قوم کہرل مین بہت سوخ تہا اور زور رہتا اور بہت مرتبہ اپنے زمانہ مین بغاوت کرچکا تہا اوس نے سمجہا کہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین لوٹ اور فساد کا موقع ایسا اچہا ہے کہ اوس وقت خاموش رہنا گناہ تہا چنانچہ اوس نے اپنی قوم کو برانگیختہ کر کے بغاوت کی اور دہارا سنگہ کو پیام بہیجا کہ اوسکے ساتہہ شامل ہو مگر سردار دہارا سنگہ کو اوس وقت اپنا تباہ شدہ گہر اور اپنی لوٹی ہوئی فصل پچہلے زمانہ کی یاد آئی اور اوس نے احمد خان کے ارادون کی سرکار مین خبر کردی پہر دہارا سنگہ میجر مارسڈن صاحب کے زیر علم جو سپاہ تہی اوسمین شامل ہوگیا اور باغیون کے مقابلہ مین لڑنیکو گیا دہارا سنگہ کئی معرکون مین موجود تہا اور اوسکا یہہ دعوی تہا کہ اوس نے احمد خان کو اپنے ہاتہہ سے گولی سے مار دیا تہا جب بغاوت فرو ہوگئی دہارا سنگہ نے مفید خبرین دین جنکے سبب سے بہت سے مفسدون پر جرم ثابت ہوا خواہ دہارا سنگہ کا طریق وفاداری کے سبب سے تہا خواہ بدلہ لینی کی نیت سے جو اوسکے خدمات تہین وہ قابل قدر تہین اور اوسکو ان خدمات کے صلہ مین

پنشن مزید تین سو روپیہ سال کی اور دوگا نوگس گوریاین اور مہر سنگہ والہ جاگیر بسبیل علی الدوام ملی

یہہ گانو پہلے اوسکے خاندان مین جاگیر

مین تہے +

دہارا سنگہ نے ۱۸۶۱ء مین دو بیٹے اوتم سنگہ اور شیر سنگہ چہوڑ کر مرگیا +

ملکان ٹوانہ

امیر علیخان

میر احمد خان

دادو خان — میر خان

شیر خان — عالم شیر خان

خان محمد خان — خان بیگ خان

چراغ خان — احمد یار خان — خدا یار خان — فتح خان — عالم شیر خان

فتح خان

فتح شیر خان

غلام حسین خان

میر باز خان

عالم شیر خان

شیر بہادر خان

احمد خان

غلام خان

شیر خان

سلطان خان

قادر بخش خان — عالم خان — صاحب خان — جہان خان — فتح خان

شیر محمد خان

حال خاندان

ایک مورث اعلیٰ سے تین قومین یعنے سیال جھنگ کے اور گھیبے پنڈی گھیب کے اور ٹوانہ مٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور کے

نکلی ہین گہیبون کو اپنے پچہلے زمانہ کا حال تہوڑا ہی معلوم ہے مگر دو نو سیال اور ٹوانہ اونکو اپنے قریبی بتاتے ہین اور تہوڑا عرصہ بیشتر تک اونکو اتفاق تہا کہ تینون قومین گہیو۔ ٹینو یا تیو اور سینو سے نکلی ہین جو رای شنکر دہارانگروا کے تین بیٹے تہے اوگہیبون کا مورث اعلی گہیو اور ٹوانون کا تیو اور سیالون کا سینو تہا ٹوانون کے

بہاٹ حال مین زیادہ تحققات کرکے اور ہی روایت بتاتے ہین اور اونکا حال کا بیان شجرہ انساب سے زیادہ آسانی سمجہہ مین آوے گا وہ انتخاب یہہ ہے۔

کام دیو

کرم چند — ٹوانہ — کرم چند سے چوتہی پشت مین — میلو — ٹوانہ سے چہٹی پشت مین

بج دیو — رای شنکر — بج دیو سے تیسری پشت مین رای شنکر کی اولاد سیال ہین۔

سینو

دلو ‡ جس سے بہاولپور کے داؤد پوترہ نکلی ہین۔

لکہو جس سے پٹیالہ کے ہندو ٹوانہ نکلی ہین۔

ل جسکی اولاد ٹوانہ ہین

مروکہہ جسکی اولاد گہیبے ہین۔
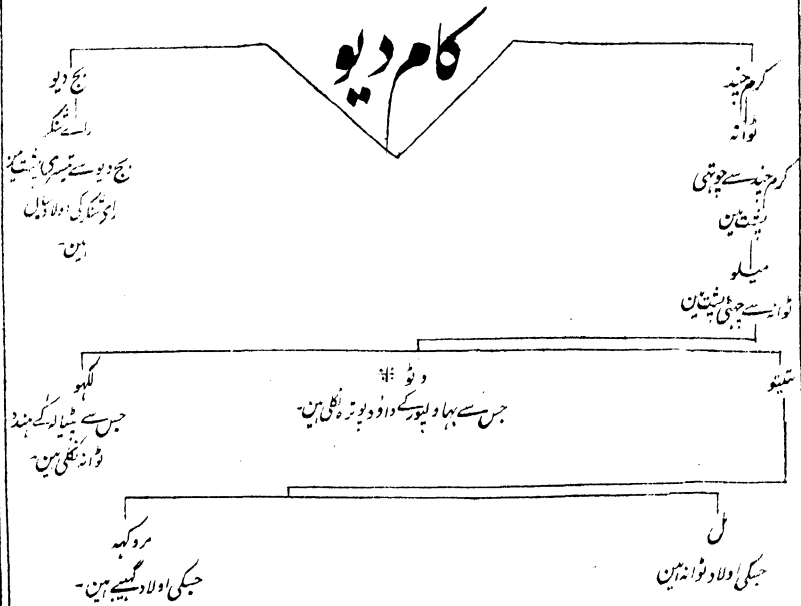
یہہ بات کہنی ناممکن ہے کہ شجرہ نسب ترمیم شدہ زیادہ صحیح ہے یا پہلا لیکن بہ نسبت اوس شجرہ کی جس سے

‡ اس باب مین کہ داؤد پوترہ ابتدا مین ہندو مورث سے پیدا ہوئے ہین بہاولپور کی تاریخ مین زیادہ حال لکہا جاویگا داؤد پوترہ خود اپنا نکاس عباس عم پیغمبر کے عمو سے بتاتے ہین اور کہتی ہین کہ داؤد خان کا مورث چینے خان میر سندہ کا پڑپوتا تہا حالانکہ وہ واقع مین شکار پور کا باشندہ تہا اور نہ پیغمبر کا رشتہ دار تہا اور فقط اسواسطے مشہور رہا کہ کامیاب قزاق تہا تقریبا ہر ایک خاندان مسلمانون کا فخر سمجہتا ہے کہ اپنے ابتدا کو عباس یا اسد یا اور کسی قریب رشتہ دار پیغمبر سے بتاتے ہین اور بہت سے خاندان اپنا نسب نوح یا آدم تک پہونچاتے ہین +

راے شنکر کے تین بیٹون سے برابر سلسلہ چلا آتا ہے زیادہ سچا معلوم ہوتا ہے اگر ٹوانہ پنجاب مین سیالون کے ساتہ رہتا
نہین آئے تو اون سے بہت پیچہے نہین آئے تہے اور غالبًا پندرہوین صدی کے ختم ہونیسے پیشتر آئے
ہونگے تہوڑے عرصہ کے بعد وہ مسلمان ہو گئے اور جہانگیر کے عہد مین دریاے سندہ کے اوپر آباد ہوئے اور میر علیخان
کیوقت تک وہان رہے میر علیخان اپنے مرشد فقیر سلطان حاجی کی صلاح سے اپنی قوم کو اور بہت سے تیغ اور منڈبالون کو لیکر
شرق کیجانب روانہ ہوا وہ اوس علاقہ مین آیا جسکو اوس وقت ڈنڈا کہتے تہے اور ضلع شاہ پور مین دہ اُکہلی مولا آباد کیا
اوسکے فرزند میر احمد خان نے سنہ ۱۶۸۰ع کے قریب مٹہہ ٹوانہ بنایا اوکہلی سے سات میل مشرق کیطرف اوس جگہ
اوسکو میٹہا پانی ملا تہا اور اوس سبب سے قصبہ کا نام مٹہہ ٹوانہ رکہا گیا تہا یہہ رئیس آوانون سے جو اوس کے
شمال مین تہے ہمیشہ لڑتا رہتا تہا اور اوسنے اونکو ہڈالی مین جو مٹہہ ٹوانہ سے پانچ میل پر ہے شکست دی اور بہت
آدمی اونکی قتل کئے داؤد خان اور شیر خان تیسری اور چوتہی ملکون نے مٹہہ ٹوانہ کو بڑہایا اور اوسکی ترقی کی اور
اوس قصبہ کو تہوڑے ہی عرصہ مین رونق ہو گئی اور بہت سے آدمی اور علاقون سے آکر آباد ہوئے اوان جہلم
سے کراڑ منکیرہ سے چاہل لاہور کے پاس سے اور لون جناب بالا سے ✤

شیر خان غیر معمولی طور پر ملک ہو گیا اپنے باپ کے سخت حکومت سے ناراض ہو کر وہ معہ اپنے بہائی عالم شیر خان کے
باغی ہو گیا اور اپنے چچا شیر خان کو قتل کر کے قلعہ کے باہر ایک لڑائی مین اپنے باپ کو بہی قتل کیا معلوم ہوتا
ہے کہ دونو بہائی آپسمین اتفاق سے رہے اور آپسمین نہین لڑے ٹوانون مین یہہ بات یاد رہے اونہون
نے اپنا ملک آوانون سے علاقہ چہین کر بڑہایا ورچہ اور علاقہ پہاڑ کے دامن مین اوانون سے چہین لیا بیان
کیا گیا ہے کہ عالم شیر خان اوانون کا شکار کرنا دنیا کے سب شکارون سے بہتر سمجہتا تہا اور اکثر پہاڑون مین تنہا
بندوق لیکر چلا جاتا تہا اور دو تین اوانون کو بندوق سے مار کر جیسا کہ اور کم حوصلہ آدمی تیترون کو شکار کرتی ہین
گہر مین آکر کہانا کہایا کرتا تہا شیر خان نے اب اپنے آپ کو ایسا زور مین سمجہا کہ اب تک ٹوانہ جو باج حاکم ڈیرہ اسمعیلخان
کو دیا کرتے تہے اوسنے دینے سے انکار کیا چنانچہ اوسکے بہائی نے اوس سپاہ پر جسکو حکم تہا کہ ڈیرہ اسمعیلخان
کو واپس آتے ہوئے خراج وصول کرتے آوے حملہ ناگاہ کیا اور سپاہ کو سخت دیکر بہگا دیا اور اوس سپاہ کا

اس جگہہ کا نام بتالہ اسواسطے رکہا گیا تہا کہ جب کہ نوکی آبادی کیواسطے بنیادین کہودی گئی تہین تو اسمین سے بت نکلی تہے

افسر مارا گیا قریب ۱۷۴۵ء کے شیر خان نے نور پور ٹوانہ کو آباد کیا اور یہہ گانو جلد رونق پکڑ گیا چند سال بعد
اوس نے عنایت خان سے جو جہنگ سیال کا جنگ آور رئیس تہا ایک جہگڑہ پیدا کر لیا عنایت خان نے نواب ملتان سے
باڑہی جو دریاے سندہ کے کنارہ راست پر ہے لی تہی اور اوس نے باڑہی کو شیر خان کو سپرد کر دیا تہا اور اوسکو اوسکے
انتظام کی بابت کچہہ دینا مقرر کر دیا تہا مگر جو کچہہ دینا مقرر کیا تہا عنایت خان وعدہ کے مطابق وقت پر نہین دیتا تہا اور
شیر خان نے خیال کر کے کہ زبردستی لینا چاہیے اپنی قوم کو جمع کیا اور سیالون کو کہاسے نکال کر کوٹ لنگر خان کا
محاصرہ کر لیا عنایت خان کوٹ لنگر خان کے بچانی کیواسطے گیا اور دیواروں کے سامنے ٹوانون کو اوس نے شکست دی
شیر خان ۱۷۶۶ء مین مر گیا اوسکے پیچہے اوسکے دو بیٹے خان محمد خان اور خان بیگ خان رہے اوسکا بہائی عالم شیر خان
کچہہ عرصہ پیشتر ایک مہم مین جو اوس نے پنجرون کے خلاف کی تہی مارا گیا تہا خان محمد خان نئے رئیس کو پہلے یہہ کام پڑا
کہ ہتال اور ستیال قومین جو ٹبالہ[1] ہڈالی اور رہو کہہ مین آباد تہین سرکش ہو گئین تہین اور وہ اونکی سرکشی کے فرو
کرنے مین مصروف ہوا اسمین وہ کامیاب ہوا اور بعد ازان وہ جہنگ کو اپنے رشتہ دارون کی ملاقات کیواسطے گیا اور
مٹہ ٹوانہ کو اپنے بہائی کے سپرد کر گیا جب وہ واپس آیا تو اوس نے دیکہا کہ دروازے بند ہین اور اوسکے بہائی کو رئیس بنا ہوا
سے وہ تب نور پور ٹوانہ کو چلا گیا اور وہان سپاہ جمع کر کے خان بیگ کے مقابلہ کو آیا جسکو شکست ہوئی اور جسکو اوس نے
قید کر دیا مگر خان بیگ خان نے آیندہ کیواسطے اطاعت کا وعدہ کیا اور اوسکو اوسکے بہائی نے قید سے رہا کر دیا
خان محمد خان اپنے ہمسایون سے ہمیشہ لڑائیون مین مصروف رہتا تہا نور پور پر نواب منکیرہ نے حملہ کیا اور ایک مہینے
سے زیادہ محاصرہ کے بعد محاصرہ سے مخلصی ہوئی خان محمد خان لال خان کا ہمیشہ دوست رہا تہا لال خان خوشاب کا رئیس تہا
جو جہلم پر مٹہ ٹوانہ سے قریب پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے مگر ایک بار جو خان محمد خان خوشاب کو گیا تو جعفر خان لال خان
کے فرزند اور وارث نے اس شبہ سے کہ خان محمد خان کی نیت صاف نہین تہی اوسکی نسبت کچہہ منصوبہ اور تدبیر مخالف کے
خان محمد خان اپنے شہر کو واپس گیا اور لڑائی کا سامان کیا لال خان اپنے چہوٹے بیٹے حاکم خان اور اپنی زوجہ
نور بہری کو لیکر خان محمد خان کے پاس گیا کہ ہمارا کچہہ قصور نہین ہے مگر اوس نے اونکو گرفتار کر لیا اور خوشاب کیطرف
کوچ کر کے شہر پر توپ چلانی شروع کی اور اپنے بدنصیب اسیرون کو توپون کے ساتہ باندہ دیا تا کہ غنیم اوس پر توپین

نہ چلا میں جعفر خان نے مہان سنگہ سوکرچکیہ کو جو خان محمد خان کا پُرانا دوست تہا اپنی امداد کیواسطے بلایا سکہہ سردار بہت سے فوج لیکر آیا اور رئیس ٹوانہ کو مجبوراً واپس ہونا پڑا مگر خان محمد خان نے اپنا بدلہ لیلیا اور وحوش سیرت جیسا وہ تہا اوسنے اپنے کمبخت اسیرون کو جنہون نے نہ اُسکے ساتہہ برائی کی تہی نہ اوسکے بدخواہ تہے مار ڈالا اوسکی حکومت کے عہد کے ختم ہونے کے قریب اوس کے بہائی خان بیگ خان نے پہر اوسکا مقابلہ کیا اور رجب خان سیال رئیس گڈہ مہاراجہ اور فتح خان ساہیوال والے اور جعفر خان خوشاب والے نے اوسکے مدد کے کچہہ عرصہ تک خان محمد خان لڑتا رہا مگر اوسکے دشمن بہت قوی تہے اور ۱۸۰۳ء مین اوس نے رنجیت سنگہ سے مدد کی درخواست کی وہ سردار خود بہت محفوظ نہین تہا لیکن لاکہہ روپیہ دینے کے وعدہ پر وہ خان محمد خان کیطرف سے خان بیگ خان کو پہانسنے کیواسطے راضی ہوگیا دونون رفیقون مین یہہ بندوبست قرار پایا کہ جب رنجیت سنگہ اوس علاقہ مین پہونچے تو خان محمد خان بہاگ جاوے یہہ بات دیکہکر خان بیگ خان غالباً سلام کرنیکو حاضر ہوگا اس خیال سے کہ رئیس لاہور دوست ہوگا چنانچہ سب کچہہ موافق مطلب کے ہوا رنجیت سنگہ نے خان بیگ خان کو پکڑ لیا اور اوس نے اوسکو اوسکے بہائی کے حوالہ کردیا جس نے اوسکو مار ڈالا رنجیت سنگہ نے اوسکا خون بہا لیا اور سلمان ملکون سے کچہہ تہوڑا سا باج لیکر ۱۸۰۳ء مین لاہور واپس چلا گیا خان محمد خان اپنے بہائی سے چالاکی کر گیا تہا مگر اوسکے دوسرے بیٹے احمد یار خان نے اب بغاوت کی اور اکثر اپنی قوم کو اپنی طرف کرلیا اور اوسکے باپ نے ضرورتاً یہہ نیک مناسب سمجہی کہ ریاست اپنے بیٹے کو دیدے احمد یار خان آسائش مین نہین رہتا تہا ہمیشہ رئیسان منکیرہ خوشاب اور ساہیوال سے لڑتا رہتا تہا *

۱۸۰۴ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ایک سپاہ زیر حکم مصر دیوانچند کے رئیس ٹوانہ کے خلاف نور پور کو بہیجی تہوڑے سے مقابلہ کے بعد قلعہ فتح کیا گیا اور احمد یار خان جہنڈا والہ یا جہنڈ یالہ علاقہ منکیرہ کو بہاگ گیا جب قوم سکہہ ایک جمعیت زیر حکم جونت سنگہ موکل کے نور پور مین چہوڑ کر چلے گئے تو احمد یار خان واپس آیا اور پہر اپنے ملک پر اوس نے قبضہ کرلیا مگر اوسکو دوسری بار پہر جہنڈ یالہ کو مجبور بہاگنا پڑا اور وہانسے اوسکو نواب منکیرہ نے نکال دیا اور نواب نے اوسکے بیٹون کو قید کردیا اب احمد یار خان نے مہاراجہ کی اطاعت قبول کی اور مہاراجہ نے اوسکو علاقہ جہاوریان جمعی دس ہزار روپیہ کا جاگیر مین دیا اس شرط پر کہ وہ ساٹہہ سوارون کی نوکری دیتا رہے ۱۸۱۲ء مین رنجیت سنگہ

حافظ احمد خان نواب منکیرہ کی طرف کوچ کیا اور ملک ٹوانہ خوشی سے اس مہم مین مہاراجہ کا شریک ہوا اسواسطے کہ اسکو پرانی دشمنی نواب کے ساتھہ تہی اور اوسکا بدلہ لینا چاہتا تھا محمد خان حافظ احمد خان سے پہلے رئیس نے منکیرہ کے گرد بارہ قلعہ بنائے تہے جنکے نام یہہ تہے - حیدرآباد - معظم گڈہ - فتح پور - پیپل - دریا خان - خانپور - جنڈانوالہ - کلور - دولیوالہ - بہکر - ڈنگانہ اور چوبارہ - اور اس واسطے کہ خاص قلعہ منکیرہ تک رسائی نہو سکے اوس نے ان قلعون کے احاطہ کے اندر ایک بہی چاہ نہین لگانے دیا تہا مگر باوجود اسکے محاصرہ کی فوج جسکے ساتہہ خود مہاراجہ رنجیت سنگہ تہے جنکو زک کوئی نہین دے سکتا تہا آگے بڑہتے گئے اور جیسے چلتے گئے چاہ کہودتے گئے اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا اور بعد محاصرہ پچیس یوم کے نواب نے اطاعت منظور کی مہاراجہ نے نظامت ڈیرہ اسمعیل خان کی اوسکے پاس رہنی دی اس مہم مین ٹوانون نے بڑی مدد دی مہاراجہ ٹوانون کے مردانہ وضع اور خوبصورتی اور اونکی جرات کے ساتہہ گہوڑے پر سوار اور لڑائی مین بہادری سے ایسے خوش ہوئے کہ ایک ترپ سواران ٹوانہ کا وہ لاہور مین لے گئے - اس ترپ پچاس سوارون کا قادر بخش افسر تہا وہ ملتان مین چند سال اور آیندہ بہت مہمون مین تعریف کے ساتہہ خدمت دیتا رہا ۱۸۲۳ء مین اوسکے قریبی رشتہ دار فتح خان کو اوسکی شراکت مین سوارون کی افسری ملی خدایار خان نے اپنی لاہور مین کچہہ قدر نہین دیکہی جہان سکہہ سردارون مین کوئی اوسکے خاندان کے عرصے سے اوسکے بزرگ بڑی عزت اور طاقت والے چلے آئے تہے کچہہ پروا نہ کرتا تہا نہ اوسکے اس دعوے کے کسیکو پرواہ تہی کہ ورا ثت سے اوسکا حق شاہپور کے جنگلون مین حکومت کرنیکا تہا اوسکو مہاراجہ نے جاگیر ۱۲ ایک ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا اور جبتک مہاراجہ ۱۸۳۹ء مین مرے اونکے شکار کہیلنے کے جہیلون کا وہ اہتمام کرتا رہا فتح خان خدا یار خان کا بیٹا سردار ہری سنگہ نلوہ کا نوکر تہا علاقہ مٹہہ ٹوانہ سردار ہری سنگہ کو ۱۸۱۹ء مین جاگیر مین دیا گیا تہا اوس سے پہلے علاقہ دو سال تک جونت سنگہ موکل کے پاس رہا تہا فتح خان ایسا ہی فتنہ جو اور جوش کا بہرا ہوا نکلا جیسا اوسکا آقا تہا اور اوس نے سردار فتح سنگہ مان اور امیر سنگہ سندہانوالیہ سے جہگڑا اور لڑائیان کین جنکے پاس علاقہ متصلہ نتیج کوٹہہ کا تہا جبتک ۱۸۳۷ء مین ہری سنگہ مرا فتح خان اپنے وطن مین اوسکے زیر حکم افسری کرتا رہا اور جو کچہہ جاگیر یا علاقہ اوسکے پاس تہا وہ سردار ہری سنگہ نے دی تہین اور گورنمنٹ لاہور نے نہین دی تہین ۱۸۳۷ء مین وہ لاہور کو آیا اور وہان راجہ دہیان سنگہ نے جسنے اوسکی بہادری اور بے ایمانی کا حال سنا ہوا تہا خیال کیا کہ

اُسکو ملازم رکہنے سے فائدہ ہوگا اور اوسپر راجہ دہیان سنگہ مہربانی کرنے لگا اور ۱۸۳۸ء مین راجہ نے اوسکو کاردار علاقہ
مٹہہ ٹوانہ کا مقرر کرادیا اور کاہہائے نمک مثل ورچہ اور جویہ کا اوسکو اہتمام دیا جو کوہستان نمک کے جنوب کیطرف اور
دیس کے ملک سے قریب تہے اوسکے ساتہہ ایک کہتری پرسرام مقرر کیا گیا تہا مگر اونکا مشترک اہتمام کامیاب نہین ہوا اور ۱۸۴۰ء
مین فتح خان کے اوپر بتیس ہزار روپیہ باقی تھا اور شہزادہ نونہال سنگہ نے اس بات کا قابو ملنے سے خوش ہوکر کہ راجہ
دہیان سنگہ کے متوسل کے ہتک کیجاوے اوسکو مصر لعل سنگہ توشہ خانہ کے مکان مین بند کردیا جبتک کہ باقیات کا روپیہ ادا
کیا گیا نونہال سنگہ کے وفات کے بعد راجہ دہیان سنگہ کو پہر زور حاصل ہوگیا اور فتح خان اپنے مربی کی عظمت کے ساتہہ
بڑہتا گیا اُسکو کچہی کا کاردار راجہ نے مقرر کیا اور صاحب خان عالم خان اور اوسکے اور رشتہ دار میانوالی شیخو وال اور
نور پور ٹوانہ کے کاردار مقرر کئے گئے مہاراجہ شیر سنگہ کے مسند نشینی کے تہوڑے عرصہ کے بعد فتح خان دریائے سندہ کے
پار خدمت پر مامور کیا گیا تہا علاقہ ٹانک مین بہت برسون سے ایک کٹے خیل خاندان کے حکومت رہی تہی اس خاندان
کا پہلے آدمی الہ داد خان کو سکہون نے خارج کردیا تہا مگر اس علاقہ کے لینے سے سکہون کو کچہہ فایدہ نہین تہا جب تک
حکومت تہی الہ داد خان سُست تہا مگر جب اوسکی پاس سی حکومت جاتی رہی تو وہ بہت چست ہوگیا اور علاقہ کو لوٹتا رہا اور
سکہون کے سپاہ جو سامان رسد اکٹہا کرنے کو جاتے تہے اونپر حملہ کرتا رہا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مالیہ
کچہہ نہین وصول ہوتا تہا ایسی حالت مین راجہ دہیان سنگہ نے تجویز کی کہ سواے فتح خان کے اور کوئی شخص اوس علاقہ کا
انتظام نہ کرسکیگا چنانچہ اوسکو ایک قوی جمعیت سپاہ کی دیگر اور پوری پوری اختیارات دیکر اوس علاقہ مین مامور کیا فتح خان
کے بہیجنے سے بالکل کامیابی ہوئی اوس نے تجویز کیا کہ الہ داد خان کو پہر ٹانک کا حاکم کردیا جاوے مگر جبتک اس تجویز پر
عمل ہونا ممکن تہا وہ رئیس مرگیا بعد اوسکے فتح خان مروت جو ٹانک سے شمال کیطرف ہے مالیہ وصول کرنیکو گیا اس نیت
سے کہ اگر ممکن ہو تو بعد لڑائی کے وصول کرے ورنہ جس طرح ہوسکے سب سے پہلے اوس نے ایک قلعہ لکہی مین دریائے گمبیلا پر
بنایا جو مقام مروت کے بیچون بیچ مین ہے قلعہ کے بنانے مین مروت کے رئیسون نے مقابلہ نہین کیا اسواسطے کہ اوس نے
اون سے وعدہ کیا کہ پیداوار کا چہٹا حصہ اون سے لیا جاویگا اس تدبیر سے رئیس اوسکے معاون ہوگئے لیکن قلعہ بنتے
ہی فتح خان نے روپیہ قرض مانگنا شروع کیا علاوہ مالیہ کے رئیس قرض دینے سے انکار نہ کرسکے اور بعد اوسکے جو دیوان

دولت راے حاکم ہوا اوس نے اس روپیہ کو لوگون پر ہمیشہ کیواسطے ایک محصول مقرر کردیا جو نہایت درجہ پر اونکو ناپسند رہا
یہہ کام تمام کرکے فتح خان خوش خوش کامیابی کے ساتہہ لاہور کو واپس آیا اور شاہ نوازخان فرزند اللہ داد خان کے ٹہیل کو
ساتہہ لیتا آیا دربار مین شاہ نوازخان کے ساتہہ مہربانی ہوئی جب معلوم ہوتا تہا کہ ملک فتح خان کے تقدیر پوری پوری
جاگ گئی تہی اور وہ عروج کو پہونچگیا تہا مگر ایک ہی دن مین اوسکا دوست اور مربی راجہ دہیان سنگہ اور مہاراجہ شیر سنگہ
سندہانوالیون کے ہاتہہ سے مارے گئے راجہ دہیان سنگہ کے مارے جانیسے تہوڑی دیر پیشتر فتح خان اوسکے ساتہہ تہا
مگر جبسے کہ قاتل اور راجہ دہیان سنگہ لاہور کے قلعہ کے اندر چلے گئے فتح خان پیچہے رہ گیا اور اندر نہ گیا کوئی آدمی فتح خان
سے زیادہ متفنی نہ تہا اوس نے دیکہا کہ بلا آنے والی ہے اور اوسکو راجہ دہیان سنگہ سے ایسی محبت نہ تہی کہ وہ اوسکی ساتہہ
مارا جاتا راجہ ہیراسنگہ وزیر مقتول کے فرزند نے علانیہ فتح خان کی نسبت یہہ الزام بیان کیا کہ وہ سازش مین شریک تہا
اور اوسکے سر کیواسطے انعام مقرر کردیا کوئی وجہ اس الزام کے سچا ہونے کی نہین تہی کیونکہ راجہ کے مرنے سے فتح خان
کو کچہہ بہی حاصل نہ ہوتا اور احتمال غالب تہا کہ سب کچہہ وہ کہو بیٹہتا وہ بہیس بدل کر لاہور سے بہاگ گیا اور اپنے وطن ٹوانہ کو چلا گیا
جہان اوسکے پیچہے سپاہ اوسکے پکڑنے کو بہیجی گئی مگر فتح خان دریاے سندہ کے پار بنون کو چلا گیا اور سوہن خان کے
پاس اوسنے پناہ لی اوس رئیس کو تین ہزار روپیہ دیئے جانیکا وعدہ کیا گیا کہ وہ اپنے مہمان کو دیدے مگر رئیس مذکور کے شان
نے تقاضا نہین کیا کہ ایسا کرتا قادر بخش نے جسکو اگر سکہہ پکڑ لیتے تو قید کردیتے اپنے پرانے آقا ساونمل کے پاس ملتان
مین پناہ لی جب لاہور کی فوج ہٹ گئی تو فتح خان پہر دریاے سندہ کو عبور کرآیا اور مسلمانون کو برانگیختہ کیا اب فتح خان
دریاے سندہ کے کنارے کنارے خوب مشہور ہوگیا تہا اور جماعت کثیر اوسکے حمایت پر جمع ہوگئے اوس نے علاقہ کو
تلوار اور آگ سے تباہ اور غارت کردیا اور جو بے آئین سپاہ کئی بار اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی اوسکو اوس نے شکست دی
لیکن جب ایک جمعیت سپاہ آئین کی زیر حکم سردار منگل سنگہ سرانوالی والے کی اوسکے خلاف بہیجی گئی وہ دریاے سندہ کے پار
پہر چلا گیا اور سکہون نے مٹہہ ٹوانہ کو لوٹ لیا آخر کار جب راجہ ہیراسنگہ اور پنڈت جلا حکومت سے برطرف ہوئے فتح خان
شتاب لاہور کو آیا جہان وہ جانتا تہا کہ نیا وزیر سردار جواہر سنگہ اوس کے ساتہہ اچہی طرح پیش آویگا کیونکہ سردار جواہر سنگہ
کیطرف سے راجہ ہیراسنگہ کی حکومت کے مقابلہ مین وہ لڑتا رہا تہا فتح خان کی امید اس معاملہ مین جہوٹی نہین پڑی

جواہر سنگہ نے اوسکو بیش بہا انعام دیئے اور اوسکو علاقہ مٹہہ ٹوانہ کو جو کہ علاقہ جہلم ور اولپنڈی اور کل صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان اور بنون کا ناظم مقرر کردیا اس انتظام سے دیوان دولت رائے فرزند لکہی مل ناظم جسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اوس علاقہ کو نواب شیر محمد خان معروف شاہ نواز خان سے لیکر اول ناظم مقرر کیا تہا معزول کیا گیا مگر جواہر سنگہ نے فتح خان کو یہہ منصب اور رفاقت بیلے بمطلب نہین دی تہی وزیر کا شہزادہ پشورا سنگہ رنجیت سنگہ کا زبان زد بیٹیا بڑا رقیب تہا جس سے بہت اندیشہ تہا اور اس زمانہ مین سکہہ اس شہزادہ کی نسبت سمجہتے تہے کہ تخت پر بٹہانے کیواسطے سب سے بہتر ہے شہزادہ نے اوس علاقہ کے مسلمانون کی مدد سے قلعہ اٹک پر قبضہ کرلیا تہا اور فتح خان ٹوانہ اور سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ جنپر وزیر جانتا تہا کہ اعتبار اور بہروسا ہو سکتا تہا شہزادہ کے مقابلہ پر بہیجے گئے آٹہہ ہزار آدمیون کی جمعیت سے قلعہ کا محاصرہ کیا گیا لیکن شہزادہ ایسا عزیز لوگون کو تہا کہ فتح خان اور سردار چتر سنگہ زور سے قلعہ کو نہین لے سکتے پس حکمت عملی کام مین لائے گئے اوجان کے سلامت کے پختہ وعدون اور عہد و پیمان پر شہزادہ نے قلعہ مذکور فتح خان اور سردار چتر سنگہ کو حوالہ کردیا اپنے اسیر کو قابو مین کرکے ان دونو سردارون نے لاہور کیطرف کوچ شروع کیا اور دو دن مین حسن ابدال مین پہونچے جو اٹک سے قریب تیس میل کے فاصلہ پر ہے اس جگہہ ایک خط لاہور کا ملا جس مین لکہا تہا کہ سکہون کے خیال اس وقت ایسے ہین کہ پشورا سنگہ کو دار السلطنت مین لانی مین اندیشہ ہے اور ضرور ہے کہ اسکو اوسی علاقہ شمال مین رکہا جاوے یہہ حکم بہت اچہی طرح سمجہا گیا اوسی رات کو فتح خان اور اوسکا شریک شہزادہ کے خیمہ مین ایک گارد لیکر گہس گئے اوسکو گرفتار کرلیا اور اوسکے پاؤن مین جولانہ ڈال دیا اور لشکر کو اوسی جگہہ چہوڑکر چند صد سوار لیکر شہزادہ کو لیکر اٹک کو واپس چلے گئے جیسا شہزادہ قلعہ کے دیوارون کے پاس پہونچا جو تاریک نظر آتی تہین اوس نے دیکہا کہ اب میرا وقت آپہونچا اور اپنے تلوار اور ڈہال منت کرکے مانگی کہ مردون کیطرح لڑکر مرون مگر فتح خان کے دل مین رحم کہان تہا کمبخت شاہزادہ کو جلدی قلعہ کے اندر لے گئے اور اوسکو آب دوز کے پاس ایک برج مین رکہا جب رات ہوئی اوسکا کلا گہونٹ کر اوسکو مار ڈالا اور اوسکی لاش دریا مین پہینک دی پنجاب کے تمام خرابیون اور برائیون کے تاریخ مین اس قتل سے زیادہ تظلم کا کوئی فعل نہین لکہا ہوا ہے پشورا سنگہ بہت وجیہہ اولوالعزم اور شجاع جوان تہا فوج اور رعایا اوسکو بہت عزیز جانتی تہی اور فقط وہ لوگ اوس سے بغض اور نفرت

رکہتی تہی جنکو اوس سے اندیشہ تہا مگر اس خون کا بدلہ مل گیا چتر سنگہ جو کم عقل اور ضعیف الدماغ تہا حالت جلا وطنی مین اپنے وطن سے سینکڑون میل باہر مرا جواہر سنگہ جسکے انگیخت سے یہہ قتل ہوا تہا تہوڑے ہی عرصہ کے بعد فوج کے ہاتہہ جو آشفتہ ہوگئی تہی مارا گیا اور فتح خان پر وہ مصایب نازل ہوئین جو یہان لکہے جاتے ہین اس فعل کے بعد فتح خان نہر دریای سندہ کو عبور کرگیا اور اپنے نئے صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان پر دخل کیا دولت رای ناظم جو اوس وقت مقابلہ کیواسطے تیار نہ تہا علیحدہ ہوگیا اور ملک نے تب اسباب کا تہیہ کیا کہ بعض اپنے ٹانک کے دشمنون سے نجات حاصل کرے اور اپنے منصب کو زیادہ محفوظ کرے ٹانک مین تین بڑی جاگیردار مشہور پائندہ خان عاشق محمد خان اور حیات اللہ خان تہی یہہ تین سردار دم دیکر ڈیرہ اسمعیلخان کو بلائے گئے اور پائندہ خان ملک کے دربار مین اسواسطے آیا کہ اپنے معاملات مین گفتگو کرکے قابل اطمینان بندوبست کرے گفتگو کسیقدر تیز ہوگئی اور آخرکار فتح خان نے اوس افغان کے اوسکے بررو توہین کی پائندہ خان نے دیکہا کہ مین اسوقت برا پہسا ہون اور خاموش بیٹہا رہا مگر اوسکے فرزند سکندر خان سے رکا نہین گیا اور اوس نے اپنی تلوار سوت لی اور ملک کے جمعدار کو جو اوسکے پاس کہڑا تھا مار ڈالا فتح خان ایسی واردات کیواسطے تیار تہا معًا اوس مکان مین مسلّح آدمی گہس آئے اور پائندہ خان اور اوسکا بیٹا اور اکثر اونکے ملازم اور متوسل ٹکڑے ٹکڑے کردئے گئے بعد ازان ملک حیات اللہ خان کے مکان پر چڑہ دوڑا جہان عاشق محمد خان اور نصر اللہ خان نے پناہ لی ہوئی تہی اور زبردستی جاکر اوس گہر مین جو آدمی تہے اونکو قتل کر دیا حیات اللہ خان خود نواب شیر محمد کے گہر مین بہاگ گیا اور نواب نے چالیس ہزار روپیہ دیکر اپنے اور پناہ گیر دن کی جان بچائی اس بدعت کے سبب سے سرحد پر نہایت غصہ اور آشفتگی لوگون کو پیدا ہوئے اور لاہور کے حاکمون نے بہی مجبور ظاہر کیا کہ اونکو یہہ بدعت نہایت شاق اور ناگوار گذری ہے فتح خان نے اپنی نجات کیواسطے بہت سا روپیہ رشوت مین دیا راجہ لال سنگہ نے مہارانی اور کنیز ک منگلان نے سب نے فتح خان سے روپیہ لیا اور اوسکو بچانے کا وعدہ کیا لیکن لوگ عمومًا فتح خان سے بہت آشفتہ تہے اور دیوان دولت رای پہر ڈیرہ اسمعیلخان کا ناظم مقرر کیا گیا ملک فتح خان نے مقابلہ کا سامان کیا اور جب دولت رای دریائے سندہ کے کنارہ چپ پر ڈیرہ اسمعیلخان کے مقابل بہکر مین پہونچا تو فتح خان نے دریا کو دیوان پر حملہ کرنے کو عبور کیا لیکن دیوان کے ساتہہ آئین کی سپاہ تہی

اور فتح خان کو مجبور ڈیرہ کو واپس جانا پڑا دولت راے نے اوسکا تعاقب کیا اور شہر کے باہر فتح خان نے اوسکا
تین ہزار آدمی کی جمعیت سے مقابلہ کیا لیکن فتح خان کے سپاہ نظام سے ناواقف تہے اور دیوان دولت راے کی ملتانیون
کے حملہ کے واسطے نہ ٹہیرے جنکی شجاعت معروف تہی اور بغیر جنگ کرنے کے منتشر ہوگئے فتح خان کے ہمراہیون نے
جب اوسکو چہوڑ دیا تو وہ مجبور قلعہ اکال گڈہ کو چلا گیا جس مین اوس نے اپنے فرزند فتح شیر خان کو چہوڑا ہوا تہا
وہان پہونچکر اوس نے سب اپنے اسیرون کو قتل کر دیا اور اوسی رات دریاے سندہ کو عبور کر کے مٹہہ ٹوانہ کو چلا گیا اور وہان
اس انتظار مین بیٹہا رہا کہ پہر اچہی دن آوین اوس زمانہ مین ستلج کی لڑائی کے بعد ملک مین پریشانی اور آشفتگی تہی
اور لاہور مین انگریز تہے جنکو ملک نے لڑائی کے ایام مین خدمت کرنیکا پیغام کیا تہا راجہ لال سنگہ فتح خان کا دوست
نہین تہا اور وہ فتح خان کی کل جاگیرات ضبط کر لیتا لیکن سردار سلطان محمد خان نے اوسکی سفارش کی ۱۸۴۶ء
کے موسم گرما مین ملک فتح خان کشمیر کو بہیجا گیا کیونکہ وہ شیخ امام الدین سرکش ناظم کا دلی دوست تہا اور خیال کیا گیا
تہا کہ وہ شیخ امام الدین کو بخوبی سمجہا کر راہ راست پر لے آویگا کیونکہ سرکار سے دغا کر کے اوسکو کچہہ حاصل نہوتا
فتح خان جمون تک لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ساتہہ گیا اور وہان سے کشمیر کو پورن چند کے ساتہہ گیا اور اپنا
کام لیاقت اور کامیابی سے کر کے جمون کو واپس آیا بعد ازان وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے ہمراہ
کشمیر کو گیا*

جب فتح خان لاہور مین واپس آیا تو اوس سے اوسکے نظامت کے بابت حساب طلب کیا گیا کیونکہ دیوان
دینا ناتہہ نے اوسکے ذمہ سات لاکہہ روپیہ باقی نکالا تہا فتح خان نے عذر کیا کہ یہہ روپیہ پانچ ہزار سوار اور
پیادہ پر خرچ ہوا تہا جو اوس نے سردار جواہر سنگہ کے حکم سے ملازم رکہے تہے لیکن جو تحریری احکام اوس نے
سردار موصوف کے پیش کئے وہ بلا تاریخ تہے کسی خاص خدمت کے تخصیص نہین تہی اور نہ کوئی تفصیل آدمیون
کے تعداد کی تہی بعد بہت سے تکرار اور حجت کے اور اس سپاہ کی بابت خرچ مجرا دینے کے ملک کے ذمہ چار لاکہہ
روپیہ باقی نکلا فتح خان نے شکایت کی اور اوسکا پسر اوسکے پیچہے برابر شکایت کرتا رہا کہہ یہہ باقی بیجا نکالی گئی
تہی لیکن درحقیقت ملک کے ساتہہ مستثنی رعایت کی گئی تہی ان چار لاکہہ روپیہ مین سے ایک ایک روپیہ اوس سے

واجب الطلب تہا چنانچہ راجہ دینا ناتہہ کے دفتر سے یہہ بات بخوبی ظاہر ہے اور یہہ باقی خود فتح خان نے اوسوقت تسلیم کرلی تہی اور اوس اقبال پر فتح خان نے خود دستخط کردئیے تہے اور اپنی مہر اپنے ہاتہہ سے کردی تہی فتح خان یہہ چار لاکہہ روپیہ بلاکسی طرح کے دقت کے ادا کرسکتا تہا ہری سنگہ جیسے ظالم سردار کے ماتحت اور ڈیرہ اسمعیل خان کا ناظم ناطق وہ یونہی نہین رہا تہا لیکن اوس نے بہانا دستفہ کیا کہ مین یہہ روپیہ نہین ادا کرسکتا ہون اور وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے منظوری سے کاہن سنگہ مان کے گہر مین نظربند رکہا گیا اسطرح وہ ساڑہے تین مہینے تک حراست مین رہا اور بعدازان چونکہ وہ ضد کرتا رہا اور روپیہ دینے سے انکار کرتا رہا وہ قلعہ گوبندگڈہ کو بہیجا گیا قید کا حکم ہوتے ہی اوسنے کہا کہ مین دو لاکہہ روپیہ آٹہہ یوم مین دیدونگا دربار نے آٹہہ یوم کے علاوہ اوسکو بیس ادر یوم کے مہلت دی لیکن جب وہ مہلت گذر گئی فتح خان کی نیت بدل گئی وہ جانتا تھا کہ اندیشہ فقط اتنا ہی ہے کہ مین چند روز قید رہونگا اور اوس نے اس طرح قید رہنا روپیہ دینے سے بہتر سمجہا مگر تاہم وہ وعدے کرتا رہا اوسکا بیٹا فتح شیر خان اوسکے ساتہہ قید کیا گیا تھا اور دو مہینے کے بعد اوس نے عرضی دی کہ اوسکے بیٹے کو چہوڑ دیا جاوے تاوہ روپیہ دینے کا بندوبست کرے چنانچہ اوسکا بیٹا چہوڑ دیا گیا اور فتح شیر خان نے دربار مین کہا کہ ایک لاکہہ روپیہ مہاراجہ گلاب سنگہ دینگے اور باقی روپیہ جب اوسکا باپ چہوڑا جاویگا وہ ادا کریگا کسی قدر توقف کے بعد اکیس ۲۱ ہزار روپیہ ڈیرہ اسمعیل خان کے خزانہ مین ادا کیا گیا اس عرصہ مین ملتان کا مفسدہ ہوگیا اور لفٹنٹ اڈورڈس صاحب نے خیال کیے کہ فتح خان سرحد پر کارآمد ہوگا اوسکے مخلصی کرائی اور جون ۱۸۴۸ء مین جب ملک کی حالت کے سبب سے لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بنون سے واپس طلب کرنا مناسب سمجہا گیا فتح خان اوس علاقہ کا معہ مروت عیسیٰ خیل کچہی اور میانوالی کے ناظم مقرر کیا گیا فتح خان کو تو یہہ زیادہ پسند تہا کہ میدان مین مولراج سے جنگ کرے مگر وہ تیار تہا کہ کہین خدمت اوس سے لیجاوے اور جولائی کے شروع مین اوس نے لفٹنٹ ٹیلر صاحب سے وہ علاقہ سنبہال لیا بنون مین جو سکہہ فوج تہی وہ قطعی آزردہ تہی اور فتح خان کے مقرر ہونے سے اور زیادہ آزردگی ہوئی اگست کے آغاز مین سپاہ سرکش ہوگئی مگر فتح خان نے تہوڑے عرصہ تک اپنے زور سے سپاہ کو دبا رکہا اوسوقت بنون مین چار رجمنٹ پیادہ پانچسو سوار اور چار جنسی توپین معہ ایک ترپ اسپی توپخانہ کے تہی اس سپاہ مین فقط ایک شخص اہل یورپ افسر تہا یعنے کرنل جون ہومز صاحب جو سرکار لاہور کا پرانا ملازم تہا اور سکہون مین سب سے اعلےٰ افسر رام سنگہ چہاپہ والا تہا

جب ملتان مین راجہ شیر سنگہ کے مفسد ہونیکے خبر بنون مین ۲۵ ستمبر کو پہونچی سکہہ سپاہ سرکش ہوگئی سپاہ مذکور نے کرنل ہومز صاحب کو قتل کردیا چار ہلکی توپین قابو کرلین جو برجون سے ملتان کو بہیجنے کے واسطے اوتاری گئی تہین اور فتح خان کو دلیپ گڈہ کے اندر نئے قلعہ مین گہیر لیا فتح خان نے مسلمان قومون کو ترغیب دی کہ وہ ہتہیار باندہ کر اوسکی مدد کرین اور بہت آدمی جمع ہوئی مگر بنون مین ہی فتح خان کی جیسے دوست تہے ویسے دشمن ہی بہت تہے پہلے اوسکی مدد کو محمد خان عیسیٰ خیل آیا جسکو ایک بار فتح خان نے اوسکی ریاست پر بحال کیا تہا پہر دلاسا خان آیا جسکے نام سے سکہہ خوف کرتے تہے اور جسنے اپنے کچی قلعہ سے تاراچند کو اور سکہہ سردارون مین سے نہایت شجاع اور بہادر سردار کو شکست دی تہی انکی ساتہہ جعفر خان پٹہے کا اور بازید خان شورانی اور شیر خان اور اعزاز خان عیسیٰ خیل آئے مگر سکہون کی کمک کو بہی سردار آئے چنانچہ اون مین پہر عالم خان مودہ والا آیا جو رام سنگہ چہاپہ کا دلی دوست تہا اور موسیٰ خان سکندر خیل آیا اور انکی جانب سپاہ تعداد مین زیادہ تہی اور سپاہ نظام اور توپین تہین مگر اول اول سرحدی بہادر جنگ مین ڈٹ رہے اور اونہون نے شہر دلیپ گڈہ پر قبضہ کرلیا اور سکہون کو اپنے بچاؤ کے فکر کرنے پڑے مگر یہہ فائدہ فقط عارضی تہا اور پہر سکہون نے مسلمانون پر بہت زور کے ساتہہ حملہ کیا اور شہر سے اونکو نکال دیا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا اگر پینے کا پانی ملتا رہتا تو ملک فتح خان محاصرین کے مقابلہ مین قلعہ کو کبہی نہین دیتا مگر کنوان اوسوقت کہودا جاتا تہا اور محصورین کو پانی نہ ملنے سے آخری نوبت پہونچی رات دن کنوان کہودتے رہے مگر پانی تک نہین پہونچ سکے اور آخر کار جان سے تنگ ہوکر محصورین نے ہار مانی اور محاصرین کی اطاعت قبول کی فتح خان جسکو اگر وہ پناہ مانگنے سے عار نہ کرتا تو پناہ سکہہ نہ دیتے قلعہ کے دروازہ مین گولی سے مار دیا گیا اور محمد عالم خان اور شیر خان عیسیٰ خیل اور لال باز خان رئیس بازار اسیر کئے گئے اور اونکو قید سے تب تک نجات نہ حاصل ہوئی کہ جب آخری لڑائی گجرات کی لڑی گئی اور فوج سکہان کو اوس لڑائی مین قطعی شکست ہوئی *

جسقدر فتح خان کی خصلت کی نسبت غور کیا جاوے اوتنا ہی وہ ناقابل تعریف کے پایا جاتا ہے بہادر تو وہ فی الحقیقت تہا لیکن خالی بہادری درحالیکہ فیاضی اور پاس آبرو بہی ساتہہ نہو کس کام کی۔ ایسی بہادری کی کیا قدر ہوسکتی ہے کہ شاہزادہ پشورا سنگہ کو دغا اور بیدردی سے مار ڈالا اور بہادر پائندہ خان کو اور رئیسان بنون کو داؤ دیکر جان سے مارو یا ایسے آدمی جیسا فتح خان تہا فقط ایسے زمانہ مین نام پاسکتے ہین کہ جب زور سے حق ٹانا جاتا تہا اور ایمانداری

کسی مین نہ تہی فتح خان مغرور دغا باز اور ظالم تہا ہمسرون کے ساتہہ شوخ اور سرکش اپنے سے کم رتبہ والون کے ساتہہ تظلم کے ساتہہ پیش آتا تہا اور اپنے حاکم کے حکم سے ہر ایک جرم کے ارتکاب کے واسطے مستعد اور امادہ کوئی خوبی بہین اپنی نہ تہی بجز ایک ساختہ اور لباسی سخاوت کے جو عموماً وہ اپنے گرہ کے صرف سے نہ کرتا تہا بلکہ سرکار کے روپیہ سے وہ قلعہ کی بجاپئی مین مراجو اوسکو سپرد ہوا تہا مگر ایسا عمدہ انجام ایسی زندگی کے ہونے سے جسمین برابر وہ تشدد اور جفا اور ستم اور خونریزی کرتا رہا انسان کو اوسکے جرایم کثیرہ بہولنے چاہئے نہ اونکو خفیف سمجھنا چاہئے ٭

ضبطی ملک پنجاب پر اس خاندان کی جائیداد اور مواجب کے اصلی حال کا دریافت کرنا آسان نہین جب خدا یار خان ۱۸۳۸ء مین مرا تہا اوسکی جائداد اوسکے پسر فتح خان اور اوسکے برادر زادہ قادر بخش کے تقسیم ہوئی تہی فتح خان ۴۴ اور قادر بخش ۳۳ سوارون کا افسر تہا فتح خان کا مواجب ایک ہزار روپیہ تہا یعنے وہی جو اوسکے باپ کا مواجب بحیثیت چابک سوار کے تہا اور قادر بخش کا مواجب سات سو روپیہ تہا اسکے علاوہ سوارون کا مواجب دس ہزار چار سو چالیس روپیہ تہا یعنے کل بارہ ہزار ایک سو ساٹھہ روپیہ جب قادر بخش مرگیا تو اوسکی جاگیر اوسکے پسر شیر محمد خان کے نام رہی جواہر سنگہ کے عہد مین فتح خان کو بلحاظ اوسکے خاندان کی حیثیت کے جو اوس ضلع مین تہے مٹہہ ٹوانہ اور خوشاب کے مالیہ مین سے چوتہا حصہ ملتا تہا یہہ چہارم روپیہ آٹہہ ہزار تین سو پینتالیس روپیہ سال ہوتا تہا لیکن فتح خان کو فقط ایک سال ملا لال سنگہ کے عہد مین یہہ چہارم ضبط ہوگئی اور نیز اور مواجب بہی اوسکے ضبط کئے گئے اور اسکے سوار برطرف کئے گئے علاوہ اسکے معلوم ہوتا ہے کہ فتح خان کو راجہ گلاب سنگہ سے جنکے پاس محال نمک کا ٹہیکہ تہا فتح پور کے نمک کے آمدنی سے جہان اوس نے ایک کان کو جو عرصہ سے بند تہے کہولا تہا کچہہ روپیہ فیصدی کے حساب سے ملتا تہا جب جواہر سنگہ نے اوسکو ڈیرہ اسمعیل خان مین ناظم بناکر بہیجا تو اوسکا مواجب دس ہزار روپیہ مقرر ہوا اگر مواجب نام کے واسطے تہا اور لاہور سے اتنے فاصلہ پر جو ناظم ہوتا تہا جسقدر چاہتا اپنا مواجب بنا لیتا پنجاب کے ضبط ہونے پر ٹوانہ فراموش نہ کئے گئے لڑائی کے ایام مین اونکی خدمات نہایت قدر کے قابل تہین شیر محمد خان نے سرکشون کو خوشاب سے نکالا تہا اور اوس نے شاہپور پر قبضہ کرلیا تہا قلعہ مٹہہ ٹوانہ کو غنیم نے لے لیا تہا اوسکو شیر محمد خان نے غنیم سے چہوڑا لیا اور اسیطرح ساہیوال اور احمد آباد کو غنیم سے چہوڑا یا صاحب خان

قادربخش کا بہائی بہی لڑائی مین شامل رہا تہا اوراوس نے بشمول لنگر خان ساہیوال والہ اور چند اور رئیسون کے سپاہ سرکش کو جو زیر حکم بہائی مہاراج سنگہ کے لڑتے تہی حملہ کر کے شکست دی فتح شیر خان خلف فتح خان زیر حکم میجر اڈورڈس صاحب کے بحیثیت ایک افسر کلان کی خدمت کرتا رہا تہا اور نہایت بہادری سے ۱۸۴۸ء ۱۸۴۹ء کی لڑائی مین لڑتا رہا تہا لڑائی کے ختم ہونے پر گورنمنٹ کو منظور تہا کہ رئیسان ٹوانہ کی خدمات کے جلدو مین مناسب اور بجا حسب انعام دے اور گورنمنٹ نے اونکو چہارم مالیہ اوس علاقہ کا بخشا جہان سے اونکو رنجیت سنگہ نے نکال دیا تہا کل مالیہ پچاس ہزار ایک سو پانچ روپیہ تہا جس مین شیر محمد خان کی چہہ ہزار نوسو پینتالیس ۹۴۵ کی جاگیر شامل تہی یہہ جاگیر ضبط کی گئی اور چہہ ہزار روپیہ کی جاگیر شیر محمد خان کو بسبیل علی الدوام عطا ہوئی اور اوسیقدر فتح شیر خان اور اوسکے چار بہائیون کو ملی یعنے دو ہزار روپیہ کے فتح شیر خان کو اور ایک ایک ہزار روپیہ کے ہر ایک بہائی کو علاوہ ان دوامی جاگیرون کے شیر محمد خان کے دوامی جاگیر تین ہزار چار سو تین ۳۴۰۳ روپیہ کی بطور پنشن کے اوسکے حین حیات واگذار رہی اور فتح شیر خان کو نقد پنشن پانچہزار روپیہ کی ملی صاحب خان کو چار سو اسی ۴۸۰ کی پنشن حین حیات ملی ✢

۱۸۵۷ء کے غدر کے ایام مین تینون ملکان ٹوانہ نے نہایت مستحسن خدمات کین فتح شیر خان قریب پانچ سو سوار لیکر جنرل وین کورٹ لینڈٹ کے ساتہہ شامل ہوا اور ہریانہ حصار ہانسی اور جہجر جمالپور نارنول اور بہنگالی مین اور اور جگہہ بہت شجاعت سے لڑتا رہا فتح شیر خان اور اوسکے سوار ہر جگہہ ہمیشہ شجاعت اور جرات مین نامی رہے ✢

شیر محمد خان کی خدمت فتح شیر خان کی خدمات سے علیحدہ ہوئین پہلے شیر محمد خان جون سے دسمبر ۱۸۵۷ء تک دوآبہ جالندہر مین کام دیتا رہا اور اوس علاقہ کے امن قایم رکہنے مین اوس نے اچھی مدد دی بعد ازان اوس نے معہ تین سو آدمیون کے خود درخواست کی کہ آگے بہیجے جاوین اور اودہ مین اور بریلی مین اور اور جنگون مین ۱۸۵۸ء مین خوبی سے لڑتے رہے ✢

جو وفاداری اور نمکحلالی ملک صاحب خان سے ظہور مین آئے کسی رئیس نے اوس سے بڑہکر نہ کی جب دہلی کے مفسدہ کی اوسکو خبر ہوئی اوس نے درخواست کی اور اوسکو اجازت ملی کہ دو سو آدمی اپنی قوم کے سرکار کی خدمت

کے واسطے امادہ کئے ایک رجمنٹ کے جب بمقام جہلم ہتہیار لئے گئے صاحب خان اوس موقع پر موجود تہا اور مسٹر
کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کے ساتہہ اوس موقع پر موجود تھا جب نمبر ۲۶ پلٹن ماری گئی تہی بعد ازان ہندوستان
کو گیا جہان اوسکے سوارون نے اور اوس نے کالپی اور دیگر مقامات مین اچھی خدمت کی صاحب خان کے سوارون کے
ایک دستہ نے گوالیار مین زیر حکم جنرل سے پیر صاحب کے خدمت کی اور کچہہ سوارون نے اودہ مین زیر حکم نواب
کمانڈر انچیف صاحب مفسدہ کے اختتام پر صاحب خان کو بارہ سو روپیہ کی جاگیر اور خطاب خان بہادر عطا ہوا فتح شیر خان
اور شیر محمد خان کو بہی خان بہادر کا خطاب ملا اور فتح شیر خان کو اور جاگیر بارہ سو روپیہ کی اور شیر محمد خان کو چہہ سو روپیہ
کی ملی *
فتح شیر خان اور شیر محمد خان مین قلبی عداوت ہے شیر محمد خان اپنے آپکو اپنے خاندان کا سرگردہ سمجہتا ہے اس سبب سے
کہ وہ ملک خان کے فرزند اکبر کی اولاد مین سے ہے فتح شیر خان اپنے آپ کو رئیس خاندان اسواسطے سمجہتا ہے کہ وہ
فتح خان کا بیٹا ہے جو لوانون مین سب سے زیادہ نام آور تہا یہہ رئیس بہادر ہین وفادار ہین اور لایق ہین انکے پاس جائداد
بڑی ہے جسکی ترقی بہت ہو سکتی ہے گورنمنٹ کی ہر طرح خواہش ہے کہ جن آدمیون نے اوسکی خدمت کی ہے
وہ خوش اور فارغ البال اور آسودہ رہین لیکن یہہ دونون ملک بچون کی طرح ایک چہوٹے اور خفیف امر پر
لڑتے ہین جسکا طے کرنا ممکن نہین ملک صاحب خان ایسے جہگڑون سے دانائی سے بچتا رہتا ہے اور آرام سے
اپنے جاگیر مین رہتا ہے ملک صاحب خان کو خطاب
سی اس۔ آئی یعنے صاحب دلاور طبقہ ستارۂ ہند ملا ہے

*

رائی فتح خان گہیبہ کوٹ والا

رائی الیاس
مہر محمد
خیر محمد

کرم خان | رائی جلال | رائی سرفراز | الہ یار خان

احمد خان | محمد خان

غلام محمد خان | فتح خان | احمد خان ۱۸۴۳ء مین گیا

غلام محمد خان

ایک دختر جسکی ملک ولیا خان
بنڈی گہیبے والے سے شادی ہوئی
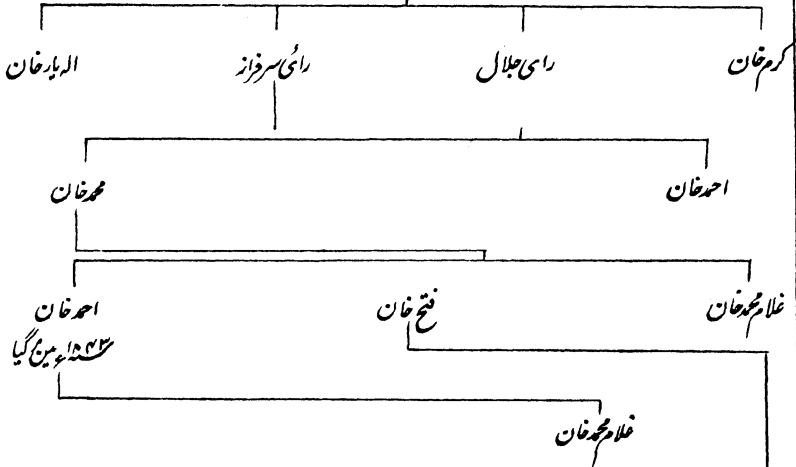
حال خاندان

قوم گہیبہ کے ابتدا کا حال خاندان ٹوانہ کے حال مین لکہا گیا ہے اور اِس موقع پر اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے
گہیبے پنجاب مین کچھ عرصہ بعد اقوام سیال اور ٹوانہ کے آئے تہے اور اوس علاقہ جنگل اور کوہستان مین جو مابین

دریاے سندھ اور سوہان کے واقع ہے جنکو اب پرگنہ فتح جنگ اور پنڈی گھیب کہتے ہین آباد ہوئے یہان وہ
بمقابلہ اقوام اوان گکھڑ اور جودہڑون کی اپنی جگہہ پر تا عہد سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا
کے قایم رہے ہندوستان پر جو افغان حملے اور یورش کرتے رہے گھیبون نے اونکی اطاعت نہین کی اسلئے
کہ وہ شاہ راہ سے الگ تہی اور اونکی علاقہ مین رسائی مشکل تہی اور نیز اونکا اپنا طریق ایسا رہا کہ اون پر کسی نے حملہ
نہین کیا جب کوئی حملہ آور اونکی علاقہ مین سے گذرا اوسکو کسیقدر نذر مثل گہوڑی یا چند راس مویشی کی دیکر اسکو
راضی کردیتے تہے سردار گوجر سنگہ بہنگی گجرات والے نے جو کسی عرصہ تک راولپنڈی تک قابض اور متصرف
رہا تہا گھیبون پر کچہہ زور نہ پایا چڑت سنگہ نے جب پنڈدادنخان پر تصرف کرلیا تو اوسنے راولپنڈی کے جنوبی
علاقہ پر تاخت کی اور رائے جلال کو باج گذار بنایا اور بلحاظ اوسکے زمیندارے کے چہارم مالیہ اوسکو واگذار کیا لیکن
نہ چڑت سنگہ نہ اوسکے فرزند مہان سنگہ کو مضبوط اور طاقتور گھیبون سے بہت کچھ حاصل ہوا اور ان سرداروں کے
حکومت گھیبون پر واقعی بہت نہ تہی رائے جلال اپنے پرانے علاقہ کا انتظام کرتا تہا اور جب کبھی سکھون مین اتنا
زور ہوتا تھا کہ وہ مانگتے تہے تو مالیہ مین سے کسیقدر دیدیا کرتا تہا ۱۸۱۶ء مین رنجیت سنگہ نے سردار فتح سنگہ
کالیانوالہ کو ضلع راولپنڈی کا ناظم مقرر کرکے بہیجا اور اوس سردار نے کوٹ اور کہنڈی کا اجارہ رائے محمد خان
رائے جلال کے برادرزادہ کے پاس رکہا موضع شیر بہادر جمعی پانچ سو روپیہ سال رائے محمد کو دیا گیا اور
علاوہ اوسکے ایکہزار پچہتر روپیہ کی اور معافی اوسکو دی گئی رئیس کی بڑی مخالف ملکان پنڈی گھیب تہی
جنکے پاس سکھون کیطرف سے علاقہ سیل کا اجارہ تہا انکی مخالفت آخرکار خونریزی تک پہونچے اس طرح کہ ایک سال جو
قحط ہوا اور دونو کے ذمہ سرکار کے باقی رہی تو دونو دربار مین بمقام امرتسر طلب ہوئے وہان دونو مین آپس مین تکرار
ہوا اور رائی محمد نے گویا مہاراجہ کے حضور مین ملک غلام محمد کو قتل کردیا اور پہر وہ اپنے گہر کو مفرور ہو گیا اوسوقت
اوسکو سزا دینی مناسب نہین سمجھی گئی کیونکہ اوسکے خدمات کے سرکار کو ایسے علاقہ مین جہان پورا پورا انتظام
نہ تہا اور جو سخت تہا اور جہان سکھون کے کارداروں کو پورا پورا زور کبھی حاصل نہین ہوا تہا بہت ضرورت تہی
۱۸۳۶ء مین رائے محمد نے سید احمد کے مقابلہ مین جو بہت متعصب تہا اور جسنے بعد ازانکہ وہ پشاور سے لکالا گیا تھا

مقام بالاکوٹ علاقہ ہزارہ مین اقامت کی تہی خدمت کی کسیقدر عرصہ تک سید احمد کی حکومت بہت ہو گئی تہی بالاکوٹ مین سید احمد پر فوج سکہہ نے زیر حکم شاہزادہ شیر سنگہ اور جنرل ونتورا صاحب کے حملہ کیا اور اوسکو قطعی شکست دی اس لڑائی مین رائے محمدؐ نے نمایان خدمت کی اور اون خدمات کے عوض مین اوسکو موضع گیر وجمبی دو سو روپیہ کا ملا علاقہ کہکہہ مین جودہ سنگہ دہنا سنگہ بلوی۔ عطر سنگہ کالیانولہ اور شہزادہ شیر سنگہ نوبت بہ نوبت حاکم رہے اور ان سبنے رائے محمد کو قابو مین رکہنا مشکل پایا اور اوسکو ہمیشہ سرکشی پر آمادہ اور مستعد پایا سردار عطر سنگہ جب دوسرے بار اوس علاقہ کا حاکم ہوا تو اوس نے امن پیدا کرنے کیواسطے اوس سے نجات پانیکا ارادہ مصمم کرلیا سردار موصوف نے رائے سطور کو قلعہ کہہ مین بُلایا جو دوسری طرف چہوٹی ندی پل کے کوٹ کے مقابل ذرا اونچے موقع پر تہا محمد خان کو فریب اور دغا کا شک نہین ہوا اور قلعہ مذکور اپنے برادرزادہ غلام محمد خان کو لیکر معہ دو ہمراہیون کے گیا قلعہ مین داخل ہوتی ہے اون پر بڈہا خان مل نے جو رائے کے خاندان کا پرانا دشمن تہا حملہ کیا عطر سنگہ کے نوکر بہی حملہ مین شامل ہوئے اور سب مارے گئے فتح خان اپنے باپ کی جگہہ جانشین ہوا اور اپنے باپ کے قتل کا بدلہ بڈہا خان سے لیا جسکے خاندان کو اوس نے تقریبًا نابود کردیا ۱۸۴۵؁ء ۱۸۴۶ مین فتح خان نے سرکار لاہور کو ضعیف پاکر سرکشی کی مگر اگست ۱۸۴۶؁ء مین اوس نے سردار جیتر سنگہ اٹاریوالہ کے پاس حاضر ہوکر اطاعت قبول کی سردار موصوف کو یہہ خیال تہا کہ آیندہ اوس علاقہ مین فساد کے فرو رکہنے کیواسطے اوس سے کام لیگا مگر دو ماہ کے بعد مصر امیر چند نے خواہ بیوقوفی سے خواہ دغابازی سے اوسکو چہوڑ دیا اور پہر اوس نے سرکار کے مقابلہ مین ہتہیار اوٹھائے کرنل لارنس صاحب کے فہمایش سے اوس نے پہر اطاعت اختیار کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو پہر سکہون سے اسطرح لڑنیکا موقع ملگیا کہ پہر نمکحرامی کا مجرم نہ ہوا ۱۸۴۸؁ء ۱۸۴۹ مین وہ کپتان نکلسن صاحب اور کپتان ایبٹ صاحب کے ساتہہ نہایت اچہی خدمت کرتا رہا اور امن و آسایش کے قایم رکہنے مین اوسنے امداد کی اور جتنے پیادہ اور سوار اوس سے بہم پہونچائے گئے اوس نے تیار کئے اور کئی موقعون پر مفسدون کے ساتہہ کامیابی سے لڑا ۱۸۵۷؁ء مین فتح خان کی وفاداری ایسی ہی نمایان رہی اور اوسکو یہہ انعام ملا کہ اوسکے جاگیرات واگذار رہین چار ہزار تین سو اکاسی روپیہ کی جین حیات

شیر بہادر فتح پنڈ گیرو بوچل اروڑیہ دیہات کے زمینداری اوسکی علی الدوام کی پانچسو چوہتر ہزار دو اور گگن گلی اور اورگانو مین اور علاوہ اسکے اور زمینداری اوسکی ہے جس سے اوسکو دو ہزار پانچ سو چوالیس روپیہ سال حاصل ہوتا ہے اگر رائے فتح خان کو کوئی پسر پیدا نہو تو اوسکی جاگیر دوامی اوسکے برادرزادہ غلام محمد خان کو ملیگی جو احمد خان کا بیٹا ہے جو راجہ دہیان سنگہ کے ساتھ ۱۸۴۳ء مین مارا گیا تھا فتح خان کا راولپنڈی ضلع مین بہت زور ہے اور یہہ زور اوسکا ضبطی ملک پنجاب کے ایام سے سرکار کی طرف اور انتظام کے امداد مین مستعمل ہوتا رہا ہے +

ملک اولیا خان پنڈی گھیپ والا

- شاہباز
  - فتح خان
    - نور خان
      - اولیا خان
        - امانت خان
          - نواب
          - الہ یار
          - غلام محمد خان
            - الہ یار خان
              - اولیا خان
                رائے فتح خان کوٹ والے کی
                دختر سے شادی ہوئی
                - غلام محمد خان
              - فتح خان
                - نواب خان
                - امانت خان
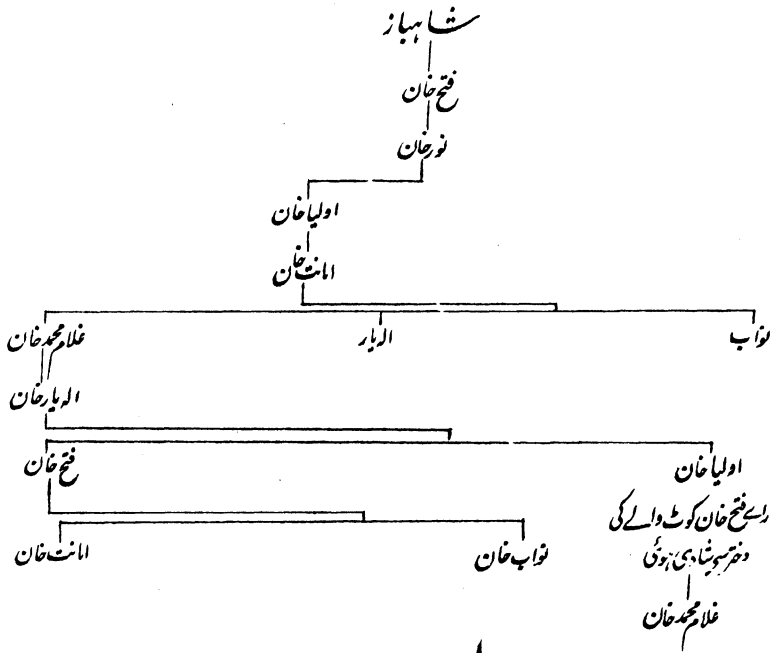
حال خاندان

جو دہڑی مسلمان راجپوت قوم کے ہین اور گھیبون کے قریب ہمسایہ ہین اور گھیبون مین اور جودہڑون مین آپسمین شادیان ہوتی ہین اور پُرانے زمانہ مین اون سے وہ ہمیشہ لڑتے رہتے تھے جودہڑی پرگنہ پنڈی گھیپ ضلع راولپنڈی مین آباد ہین اور پرگنہ مذکور دریائے سندہ کے کنارے کنارے مرزاپور سے اٹک سے بارہ میل تک ہے اس قوم کا نام جودہڑا سے ہی جنکی نسبت بیان ہے کہ وہ گیارہوین صدی مین سلطان محمود کے

عہد مین مسلمان ہوا تہا وہ جموں مین آباد ہوا جہان اوسکی اولاد چند پشت تک بہوسی خان کے زمانہ تک آباد رہے اور بہوسی خان ورہتنے کو چلا گیا جو اوسجگہہ کے قریب تہا جہان اب پنڈی گہیب ہے اوسکا پوتا شاہباز خان اپنے گہر کے پاس کہین شکار کہیل رہا تہا وہان اوسکو ایک فقیر ملا جس نے اوسکے ساتہہ معمی مین باتین کین اور اوسکو کہا کہ جبتک سیل کے کنارے راست کی طرف جاکر آباد نہوگا تب تک اقبالمند نہوگا اسجگہہ سیل ایک چوڑا ریتلا نالہ ہے شاہباز نے فقیر کی نصیحت پر پنڈی گہیب بنایا اور بعدازان اوس نے اور اوسکے جانشینون نے اور بہت سے گانو آباد کئے پہلا ملک جس نے کچھہ عروج حاصل کیا اولیا خان تہا جسنے ابتدا مین اٹھارہوین صدی کے علاقہ تلہ سیل سوہان اور تلہ گنگ واقع ضلع جہلم پر تاخت کے اور جبتک زندہ رہا اون علاقون پر قابض رہا اوسکا بیٹا امانت خان ویسا ہی طاقت اور زور مین تہا نام کیواسطے وہ سرداران سوکرچکیہ کا مطیع تہا مگر اونکو خراج تہوڑا ہی دیتا تہا اور اپنی جمعیت سے اوس ملک کو جو اوسکے باپ کا تہا اپنے قبضہ مین رکہتا تہا اوسکا بیٹا نواب اوسکے برابر خوش نصیب نہتا اس رئیس کے پاس رنجیت سنگہ کیطرف سے علاقہ سیل اور بالا گہیب مستاجری مین تہی ۱۸۱۳ء مین وہ سرکش ہوگیا لیکن وہ سکہون سے عہدہ برا نہین ہوسکا اور کوہاٹ کو بہاگ گیا جہان وہ جلاوطنی مین مرگیا اوسکا بہائی غلام محمد خان اوسکا جانشین ہوا اور اوسکو سرکار سے سیل کا چہارم حصہ مالیہ کا ملتا رہا اٹک کے پاس اکوڑہ کے جنگ مین جو ۱۸۲۷ء مین ہوئی تہی غلام محمد زیر حکم عطر سنگہ اور بدہ سنگہ سندہانوالیون کے سید احمد خان کے مقابلہ مین لڑتا رہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہ امرتسر مین جہان مہاراجہ نے دونو کو طلب کیا تہا اپنے مخالف اور دشمن رائے محمد گہیبہ کے ہاتہ سے مارا گیا اوسکے علاقہ پر الہ یار خان قابض ہوا لیکن اس رئیس کا کچھہ بہت حال قابل لکہنے کے نہین ہے اوس نے ۱۸۴۸ء ۱۸۴۹ء مین اچھی خدمت کی اور اپنے پانچ سوارون کے ذریعہ سے درمیان کپتان نکلسن صاحب اور لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کی آمد ورفت جاری رہنی مین مدد کرتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے وقت اوسکے پاس فقط ڈہولیان سات سو پچاس روپیہ کا تہا اور علاوہ وہ اوسکے ایک چاہ پنڈی گہیب مین جمعی تیس ۳۰ روپیہ کا ضبطی ملک پنجاب کے تہوڑے سے دن پیچھے وہ مرگیا اور دو نابالغ فرزند اوسکے رہے سرکار نے اونکے ساتہہ فیاضی سے سلوک کیا اور اب اس خاندان کی

حالت اوس سے بہتر ہے جیسی سکہون کے زمانہ مین تہی دونو بہائیون کے پاس اب چار گانو پنڈی گہیپ اخلاص
نو تہہ اور احمدال جمعی پندرہ سو چہتر روپیہ سال کے ہین علاوہ اسکے اونکو بڑی آمدنی چہارم مالیہ کی ہے جو سرکار نے
اونکو بہت سے دیہات مین دی ہے جو موروثی جائداد اس خاندان کی تہی ۱۸۵۷ء مین اولیا خان اور فتح خان
نے بہت وفاداری کے ساتہہ خدمت کی اور اونکو چارسو اور ڈیڈہ سو روپیہ کی خلعت ملی اولیا خان کے
راسے فتح خان کوٹ والے کے دختر سے شادی ہوئی ہے اور اون دونو خاندانون
مین جو مدت کے عداوت تہی اب ختم ہو گئی ہے*

سردار عطر سنگہ لمبہ

جیڑت رام

بستارام | ہزاری مل | دیوان سنگہ | بردہان سنگہ

گورکہہ سنگہ | رام سنگہ

عطر سنگہ

ہری سنگہ | گیان سنگہ
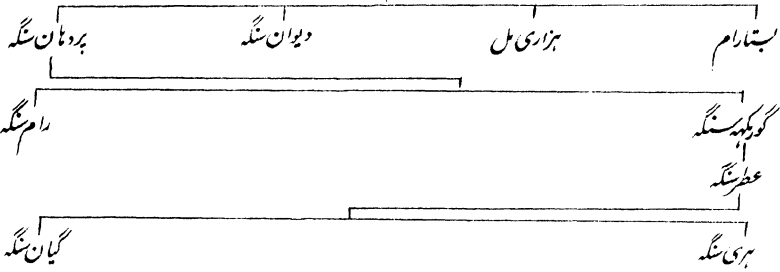
حال خاندان

خاندان لمبہ کا بانی گورکہہ سنگہ تہا جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مشہور جرنیلون مین نامی تھا گورکہہ سنگہ کا باپ بردہان سنگہ چہوٹے قصبہ کہیوہ مین جو دریاے جہلم کے کنارہ راست پر جلالپور کے مقابلہ مین ہے صرافی کا کام کرتا تہا ۱۷۹۳ء مین مہان سنگہ سوکرچکیہ ایک مہم سے جسیر پنڈ دادنخان کے متصل گیاتہا وہان سے واپس آکر قصبہ مین سے گذرتا تہا اوس جگہہ گورکہہ سنگہ کو جو اوس وقت آٹہہ برس کا لڑکا تہا اوسکے چچا بستارام نے جو سردار موصوف کا ایک چہوٹی سی خدمت پر ملازم تہا پیش کیا مہان سنگہ اوسکی روشن آنکہین اور اوسکی بشرہ کو دیکہکر جس سے نیر ہیہوشی پائی جاتی تہی خوش ہوا اور اوسکو اپنے ساتہہ رکہا اوسی سال کچہہ عرصہ کے بعد رنجیت سنگہ پیدا ہوا اور جب رنجیت سنگہ دو برس کا ہوا گورکہہ سنگہ اوسکے ساتہہ کہیلنے کیواسطے اور اوسکے ساتہہ رہنے کو مامور کیا گیا دونو لڑکے ساتہہ ساتہہ بڑہتے گئے اور جب رنجیت سنگہ کو اوایل مین زور حاصل ہوا گورکہہ سنگہ کو ثروت اور اعزاز حاصل ہوتا گیا جب ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگہ نے لاہور پر قبضہ کیا گورکہہ سنگہ اوسکے ساتہہ تہا اور بعدازان فوج کا

بخشی مقرر ہوا اور جو کچہہ اوسوقت سردار سوکرچکیہ کے پاس خزانہ تہا گورمکہہ سنگہ کی تحویل مین رکہا گیا اس سردار کی
جنگی خدمات کے اگر تفصیل کے ساتہہ لکہے جاوے تو سلطنت سکہان کی تمام لڑائیون کی تاریخ لکہنی ہوگی وہ قصور مین
لڑا جہان اوسکے زیر حکم دو ہزار سوار تہے اور جہنگ اور سیالکوٹ مین لڑا اور گورکہیون کے مقابلہ مین ۱۸۰۹ء
مین لڑا اور سال آئندہ وہ ملتان کے محاصرہ مین موجود تہا اور ساہیوال اور خوشاب کے سر کرنے مین بہی مددگار
تہا ۱۸۱۳ء مین اٹک کی لڑائی مین وہ فوج کی ایک قسمت کا حاکم تہا جب افغان اور وزیر کابل پنجاب سے
نکالے گئے تہے اور گورمکہہ سنگہ کشمیر مین بہی اور شمالی اور شمال مغربی سرحد پنجاب پر لڑتا رہا لڑائیون مین وہ بیس
دفعہ زخمی ہوا تہا آٹہہ دفعہ بندوق کی گولی سے تین دفعہ تلوار سے تین دفعہ نیزہ سے اور ایک دفعہ تیر سے اوسکے
آقا نے اوسکے خدمات کا بہت فیاضی سے اوسکو صلہ دیا لاہور کا قبضہ ہونے سے پیشتر اوسکو پنڈی لالا اور شادیال اور
اور بعد ازان ڈنگہ اور روہتاس جمعی پندرہ ہزار اور پچیس ہزار روپیہ کی جاگیر مین ملی ۱۸۰۷ء کے قصور کی مہم کے بعد جہان
سردار نے قلعہ مرادا کو سر کیا تہا اور جہان اوسکو نیزہ کا زخم لگا تہا اوسکو قصور کے علاقہ مین بیاسی ہزار روپیہ
کی جاگیر ملی جب نارسنگہ چمیاری والا ۱۸۱۶ء مین مرا اوسکی سپاہ گورمکہہ سنگہ کے زیر حکم رکہی گئی اور اوس سردار کی
جاگیر پندرہ ہزار روپیہ کی جوتہی اوسمین سے حصہ کلان گورمکہہ سنگہ کو دیا گیا ایک وقت گورمکہہ سنگہ کی جاگیرات ساڑہے
تین لاکہہ روپیہ تہین لیکن راجگان جمون گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ کی دشمنی سے جسکا باعث یہہ ہوا تہا کہ اوس نے
اونکی باپ کشور اسنگہ پر حملہ کرکے اوسکو شکست دی تہی گورمکہہ سنگہ کی ثروت اور طاقت دونو خراب ہوگئین یہہ راجگان
ہر موقع پر اوسکی مخالفت کرتے تہے اور اونکی تحریک سے اوسکی جاگیرات گمرولہ ڈنگہ اور دہونتہل ضبط ہوگئین
۱۸۳۲ء مین وہ تارا چند کے ساتہہ بنون گیا تہا جہان فوج سکہان کو دلاسہ خان نے شکست دی تارا چند جو بزدل
تہا بہاگ گیا اور ایک توپ غنیم کی ہاتہہ چہوڑ گیا مگر گورمکہہ سنگہ نے اپنے سوارون کو لیکر اوسپر حملہ کیا اور توپ پہر چہین
لی نوبت بنوبت سردار گورمکہہ سنگہ کی جاگیرین ضبط ہوتی گئین اور ۱۸۳۶ء مین روہتاس اوسکے پاس سے جاتا رہا
یہہ بات راجہ دہیان سنگہ کی عداوت سے ہوئی رنجیت سنگہ روز بروز ضعیف ہوتا جاتا تہا اور راجہ دہیان سنگہ کا بڑا زور
ہوتا جاتا تہا لیکن وجہ ضبطی جاگیر روہتاس کی یہہ بیان کی گئی کہ سردار ہمیشہ رئیس گکہر فضلداد خان سے جہگڑتا رہتا تہا

جسکے باپ نور خان سے سردار موصوف نے مشہور قلعہ روہتاس لیا تہا مرتے مرتے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو بہی ناشکری کا افسوس ہوا اور اپنے فرزند کہڑک سنگہ کو مہاراجہ نے حکم دیا کہ جاگیر سردار کو واپس دیدین جو تمام عمر ایسی وفاداری سے مہاراجہ کے ہمرکاب لڑتا رہا تہا اور اگر کہڑک سنگہ کچہہ عرصہ زندہ رہتا تو وہ ایسا کرتا لیکن گورکہہ سنگہ کو فقط پانچہزار پانچسو روپیہ کی جاگیر اس علاقہ مین واپس ملی مہاراجہ شیر سنگہ نے جو ڈوگرہ راجون سے ایسے ہی نفرت رکہتا تہا جیسے گورکہہ سنگہ کو تہی اوس سے وعدہ کیا کہ اونکی مقابلہ مین اوسکے حمایت کرینگے اور سردار کو پچیس ہزار روپیہ کی جاگیرین دین اور جب ملک پنجاب ضبط ہوا تو گورکہہ سنگہ کے قبضہ مین چہتیس[۳۶] ہزار روپیہ کی جاگیر تہی اگست ۱۸۴۷ء مین سردار گورکہہ سنگہ بشمول سردار بوڑ سنگہ موکہریان والہ کی رانی جنداں کے پاس مامور ہوا تہا رانی جنداں کو قلعہ شیخوپورہ مین نظربند رکہنے کی ضرورت ہوئی تہی اور سردار گورکہہ سنگہ نے اپنی مشکل خدمات کو وفاداری اور عقلمندی کے ساتہہ انجام دیا ملتان کی لڑائی شروع ہونے پر رانی پنجاب سے باہر بہیجے گئے تہے سرکار نے ۱۸۵۰ء مین سردار گورکہہ سنگہ کی جاگیر جمعی بارہ ہزار چہہ سو روپیہ کی اور اوسکے فرزند کی جاگیر جمعی دو ہزار روپیہ کی حین حیات واگذار کی ان جاگیرات مین سے ایک ثلث بسبیل علی الدوام واگذار ہوئی سردار عطر سنگہ کے پاس نوشہرہ ضلع شاہ پور مین جمعی چار ہزار دو سو پچہتر روپیہ کا رہا اور گجرات کے ضلع مین پنڈی لالا چک بودا دو برجی قلعہ عطر سنگہ کوٹ ستار اور دو چاہ جمعی دو ہزار آٹہہ سو سات روپیہ سردار گورکہہ سنگہ کو خطاب لمبہ اسواسطے نہین دیا گیا تہا کہ وہ دراز قد تہا وہ تو میانہ قد تہا لیکن یہہ خطاب اوسکو اسواسطے دیا گیا تہا کہ اوسکو موہر سنگہ لمبہ کی فوج دی گئی تہی جو بہت دراز قد تہا ✦
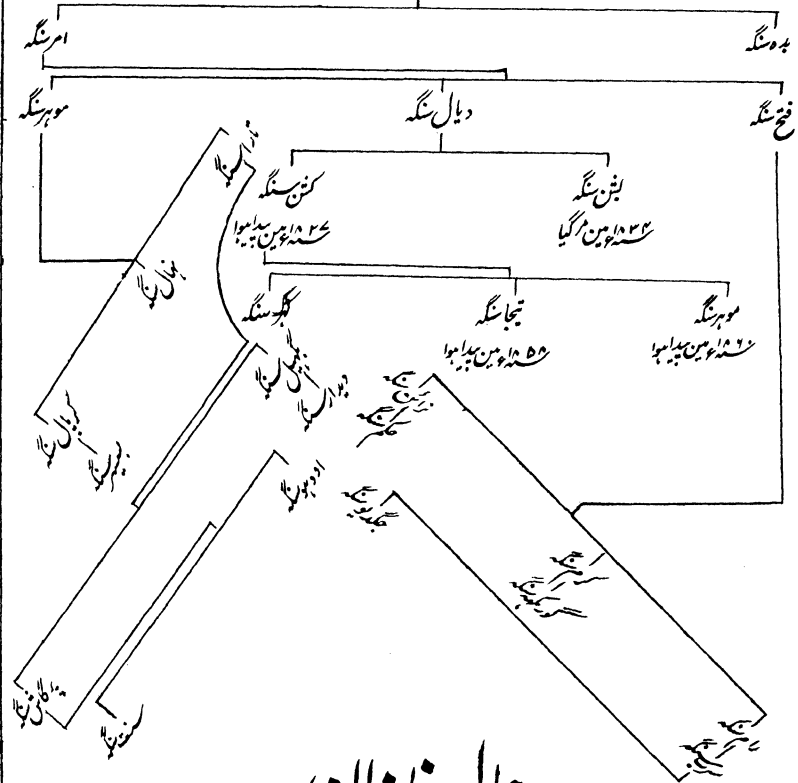
حال خاندان

چہوٹے چہوٹے سرداروں مین جو چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے نیک وبد مین اوس سردار کے ہمراہ رہتے تہے رائے مہان سنگہ اور اوسکا بیٹا لجا سنگہ بہی تھی دونو اپنے رئیس کے خدمین مارے گئے تہے افغانون کی جو اوس زمانون مین اکثر

یورش ہوا کرتی تہین ایک موقع پران سرداروں نے اپنی خوشی اور مرضی سے یہہ کام اختیار کیا کہ وہ غنیم کے لشکر مین بہیس بدل کر گئے تا کہ معلوم کرین کہ کتنی جمعیت ہے اور موقع اور ترتیب لشکر کی کیسی ہے مگر وہ گرفتار ہوئے اور جاسوس ہونے کے سبب سے مارے گئے چڑت سنگہ نے امر سنگہ لجاسنگہ کے فرزند کو نوکر رکہہ لیا اور علاقہ نکہ مین اوسکو سات ہزار روپیہ کی جاگیر دی امر سنگہ وفاداری سے اور خوبی سے سو کرچکیہ سرداروں کی تین پشت تک خدمت کرتا رہا یعنے چڑت سنگہ مہان سنگہ اور رنجیت سنگہ کے عہد مین اور جب رنجیت سنگہ نے مثل کی ریاست لی تب وہ مرگیا لیکن مرنے سے پہلے امر سنگہ نے رنجیت سنگہ کے ملازمت مین اپنے تینون بیٹون موہر سنگہ دیال سنگہ اور فتح سنگہ کو داخل کرا دیا تہا یہہ تینون آدمی جلدی مورد الطاف ہوئے اور موہر سنگہ نے خصوصًا افغانون کے ساتہہ ایک لڑائی مین بمقام کہیوا ضلع گجرات نمایان خدمت کی رنجیت سنگہ نے اوسکی درخواست پر عوض نکہ کے جاگیر کے اونکو مکراج مین جاگیر دی تینون بھائیون کو تین لاکہہ روپیہ کی جاگیرین ملین اور یہہ جاگیرین اونکے پاس بارہ سال تک رہین بعد ازان موہر سنگہ بمخالفت خواہش اور حکم مہاراجہ کے بنارس کو چلا گیا اوسوقت مہاراجہ نے جاگیرین ضبط کر لین اور جو سپاہ اونکی تہی سات سو سوار کے اوسکا کمانڈ گورکہہ سنگہ کو دیدیا جس نے لقب لمبہ اختیار کیا جو دراصل موہر سنگہ کا لقب اس سبب سے تہا کہ وہ بہت دراز قد تہا دیال سنگہ نے کسیقدر اپنے خاندان کو پا بجا کیا وہ ۱۸۱۳ء مین جنگ اٹک مین لڑا اور سخت زخمی ہوا اور سال آئندہ مین اول مہم کشمیر مین شامل ہوا اور اوس مہم مین پہر زخمی ہوا ان خدمات کے صلہ مین اوسکو بتیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی ۱۸۲۶ء مین اوسپر عتاب ہوا اور باستثناء مونگ کے جو کہیوہ سے پانچ میل شمال کیطرف ہے اور جسکی جمع چار ہزار روپیہ تہی کل جاگیر اوسکی ضبط ہوئی لیکن دو سال کے بعد مہاراجہ پہر اوس سے خوش ہوئے اور دوبارہ جاگیر اٹہائیس ہزار روپیہ کی اوسکو عطا کی دیال سنگہ ۱۸۳۲ء مین دو فرزند چہوڑ کر مرگیا ان مین سے بڑا بشن سنگہ اوس وقت سات برس کا تہا اور چہوٹا لڑکا گود مین تہا بشن سنگہ اپنے باپ سے دو برس پیچہے مرگیا اور چونکہ چہوٹا لڑکا کوئی فوجی خدمت نہین کرسکتا تہا جاگیرات ضبط ہوگئین مگر رنجیت سنگہ نے اس بچہ کو فراموش نہین کیا اور گجرات کی جاگیر اس کے عموزاد بہائی نہال سنگہ کو حوالہ کردی اور اوسکو اس بچہ کا سرپرست مقرر کردیا ایک اور عموزاد بہائی نہال سنگہ کو بہی بدووال ضلع جہلم مین اونہین

شرایط پر حوالہ کی گئی جب ۱۸۴۸ء مین ملتان کا مفسدہ ہوا کشن سنگہ وفادار رہا مگر اوسکے دو عموزاد بہائی نہال سنگہ و بسنت سنگہ
مفسدون مین شامل ہوگئے اور اونکی جاگیرین دس ہزار اور گیارہ سو روپیہ کی ضبط ہوگئین ۱۸۵۷ء مین کشن سنگہ
نے کسیقدر خدمت یہہ کی کہ چودہ ۱۴ پلٹن دیسی پیادگان کے مفروران مین سے چند آدمی گرفتار کئے یہہ پلٹن جہلم مین
باغی ہوگئی تہی ان خدمات کے عوض مین اوسکو چارسو روپیہ انعام ملا اور اوسکے ہمراہیون کو بہی مناسب انعام ملے

یہہ سردار ۱۸۶۱ء مین تین فرزند موہن سنگہ تیجا سنگہ اور کہڑک سنگہ چہوڑ کر مرگیا
جو اوس وقت سب نابالغ تہے اونکو چارسو ساٹہہ روپیہ
کی پنشن سرکار سے عطا ہوئی

ملک لنگر خان ساہیوالیہ

ملک بجّر خان
گل بجاک خان
ہوت خان
مبارک خان
بڈہا خان

صاحب خان — بوڈہا خان
لنگر خان

لال خان — مبارک خان — بہرام خان — لشکر خان
فتح خان — محمد خان — کنو خان

الہ یار خان — فتح خان
۱۸۲۰ء مین مر گیا

لنگر خان — لال خان
۱۸۵۳ء مین مر گیا — ۱۸۴۲ء مین مر گیا

مہا جیات خان — مبارک خان — لشکر خان
چراغ خان
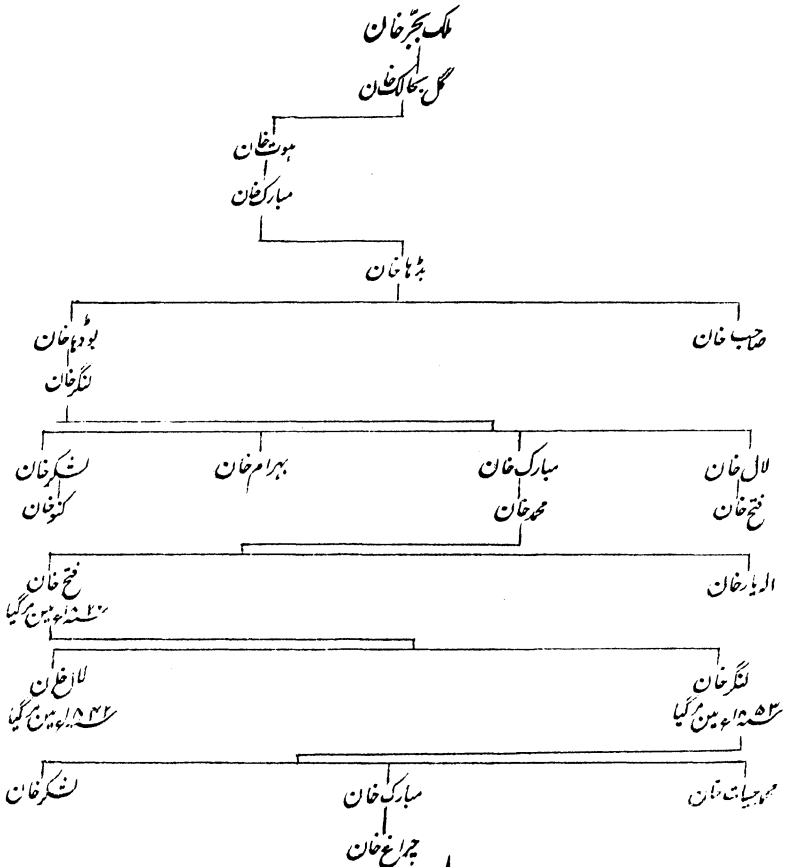
حال خاندان

ساہیوال کا خاندان بلوچ ہندوستان مین ۱۵۲۷ء مین آیا ملک بجّر خان کچی مکران مین ایک چہوٹا سا رئیس تہا کچی مکران بلوچستان کا سب سے مغربی علاقہ ہے اس رئیس کے بدنصیبی سے ایک حسین دختر تہی اوس کے

حسن کی شہرت سیستان کے رئیس کے کانون تک پہونچی جو ملک قریب تہا اوسیستان کے رئیس نے شادی کی درخواست کی لیکن بجّرخان کو یہہ رشتہ منظور نہ تہا اور کچھہ عرصہ تک اوس طاقتور رئیس کا مقابلہ پہلے بری طرح کرتا رہا بعدازان وہ اپنے عیال اور متوسلون اور ملازمون کو لیکر دہلی کو بہاگ آیا اوسی زمانہ کے قریب شہنشاہ بابر نے دہلی کا تخت فتح پاکر حاصل کیا تہا بابر بادشاہ کے حضور مین وہ باریاب ہوا اور شاہ بالطاف پیش آیا اوسکے چہوٹے بہائی امیر کو فرخ آباد کے جاگیر عطا ہوئی جہان اوسکی اولاد ابتک آباد ہے اور بجّرخان کو علاقہ تہل کی ریاست متصل شاہپور پنجاب مین ملی جہان اوسوقت بہت بدنظمی تہی بجّرخان خوشاب کے نزدیک آباد ہوا اور تہوڑے عرصہ مین اوس نے اقوام گرد و نواح کو زیر کرکے کسیقدر انتظام کرلیا بجّرخان سنہ ۱۵۰۳ء مین گیا اور اوسکا فرزند گل بجالک خان اوسکا جانشین ہوا جس نے کئی نئے گانو ضلع شاہپور مین آباد کئے اور کہٹکیان قومون کو شکست دی اور بہت قتل کیا چنانچہ اوس موضع کا نام ہڈّان والا رکہا گیا ہڈ ہڈّی کو کہتے ہین اور اتنے آدمی مارے گئے کہ مدت تک اونکی ہڈیون سے میدان سفید رہاتہا اب اوس گانو کا نام ہڈالی ہے[*] اوس نے بادشاہ سے ساہیوال کے گرد علاقہ حاصل کیا جسکو وسنے آباد کرکے زراعت کرائی یہہ رئیس سنہ ۱۵۵۵ء مین گیا اوس نے اپنے مرنے سے پہلے ریاست اپنے فرزند ہوت خان کو حوالہ کردی تہی اس رئیس اور اوسکے مابعد جانشینون کا کچھہ حال معلوم نہین ہے مگر صاحب خان چہٹا رئیس ساہیوال کا ایسا ظالم تہا کہ رعایا سرکش ہوگئی اور اوسکو معزول کردیا اور اوسکے برادرزادہ لنگرخان کو اوسکی جگہہ رئیس مقرر کیا لنگرخان سلیم الطبع آدمی تہا اور اپنے علاقہ کی اوس نے بہت ترقی کی اور زراعت کیطرف بہت توجہ کرتا رہا اس اندیشہ سے کہ اوسکی چار فرزند جو چار علیحدہ علیحدہ مان سے تہے آپسمین جہگڑا نہ کرین اوس نے ہرایک کیواسطے ساہیوال کے پاس چار علیحدہ علیحدہ قلعہ بنادئے ایک اون مین سے اب بہی موجود ہے یہہ قابل لحاظ طریق حفظ امن کا کامیاب نہین ہوا اور سنہ ۱۵۳۷ء مین لنگرخان کی وفات کے بعد اوسکے فرزندون مین آپسمین سخت جہگڑا اور فساد ہوا لال خان جو سب مین بڑا تہا وہ سب پر ور رہا اور اپنے بہائی بہرام خان اور لشکرخان اور اپنے برادرزادہ کتہو خان کو قتل کرکے سمجہا کہ اب مامون اور محفوظ ہون جب احمد شاہ دُرّانی نے پہلے یورش کی لال خان کے سدبہم پہونچانے

[*] لڑائیون سے اور اون کو اسی جگہہ شکست دی تہی +

مین اور بار برداری مہیا کرنے مین ہرطرح مدد کی شاہ دُرّانی نے ایسی مہربانی اوسکے ساتھہ کی کہ مبارک خانکی جو
فقط ایک بھائی اوسکا رہگیا تہا اوسکا رشتہ کیا اور فتح خان بُجّریا نوالہ سے ملکر بڑی جمعیت لیکر اوسپر حملہ کیا
لڑائی مین جو ہوئی لال خان کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا +

فتح خان جو اپنے باپ کا جانشین ہوا فقط بارہ برس کا عمر مین تہا وہ ہوشیار لڑکا تھا اور اوس نے جلدی اپنے
باپ کا بدلہ لیا اور مبارک خان اور اوسکے خاندان کو مجبور کیا کہ اونہی بہاولپور کو بہاگ کر وہان پناہ لی معلوم
ہوتا ہے کہ مبارک نے متوسلون کے ساتھہ بہت سختی ضرور ہوئے ہوگی کیونکہ اوس علاقہ مین سے بہت
آدمی چلے گئے کہائی کوٹ عیسیٰ شاہ اور قادرپور کے بلوچ جہنگ کے سیالون کے علاقہ مین جا بسے فتح خان
کی حکومت تہوڑے عرصہ تک رہی افغانون کی ایک یورش مین وہ اسیر ہوا اور ڈیرہ اسمعیل خان کو بہیجا گیا اور
وہان قتل کیا گیا تہا اوسکا کوئی بیٹا نہین تہا اور اوسکے دو بہائی ایسے کم عمر تہے کہ اونکی مان مساۃ بہنڈی نے
انتظام علاقہ اور کاروبار کا اپنے ہاتہہ مین سنبہالا یہہ عورت دلیر تہی اور لایق تہی اور قوم کے آدمی اوس کی
فرمانبرداری کرتے تہے فقط اسیقدر اوس مین نقص تہا کہ وہ عورت تہی ۱۷۷۵ء مین راجہ کوڑا مل احمد شاہ کا
نائب ساہیوال مین وارد ہوا اور چہوٹے رئیسون کو اپنے پاس طلب کیا مساۃ بہنڈی کو شبہ ہوا کہ کچہہ دغا ہوگی
اور راجہ کا حکم نہ مانکر سپاہ کو آراستہ کر کے راجہ پر حملہ کیا مگر اوسکو بالکل شکست ہوئی اور اوسکے بچے اسیر ہوے اور
ایسا یقین کیا جاتا ہے کہ قتل کئے گئے تہے +

اب مبارک کو خیال ہوا کہ اوسکی باری آگئی اور بہاولپور سے واپس آکر اوسنے ریاست بلا بہت مخالفت اور مقابلہ کے
سنبہال لی اور ۱۷۸۰ء تک جب وہ مرا رئیس رہا اوسکے فرزند محمد خان کو سکہون کے سامنے ٹہیرنا جو اوسوقت
ملک پر تاخت کر رہے تہے مشکل معلوم ہوا سردار جہنڈا سنگہ بہنگی نے ساہیوال پر حملہ کیا مگر وہ پیچہے ہٹایا گیا تاہم
اوس نے اوس علاقہ کے ایک ٹکڑہ پر قبضہ کر لیا آخر کار محمد خان نے کچہہ نقصان اوٹہا کر وہ حصہ اپنے علاقہ کا
پہیر لیا لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد کچہہ سکہون اور بلوچون نے اوسکو قتل کر دیا یہہ آدمی ساہیوال کو اس
بہانہ سے آئے تہے کہ محمد خان کی خدمت مین تعظیماً حاضر ہونگے الہ یار خان نے اپنے باپ کے قاتلون کو سزا دیکر

اپنے توجہ کو اپنے علاقہ کی ترقی کی طرف پہیرا اور دریاے جہلم سے ایک نہر کاٹنے مین مصروف تہا کہ گہوڑے پر سے گر کر مر گیا فتح خان چودہوان رئیس اپنے بہائی کی وفات کے وقت نابالغ تہا اور کچہہ عرصہ تک اوسکی مان اور جواے دیوان دیارام کے شامل ہو کر انتظام اور اہتمام ریاست کا کرتے رہے جب لڑکا بالغ ہوا اوس نے مختار ارادہ کیا کہ اپنی مان اور دیارام سے حکومت کو چہوڑنا نہین چاہتے تہے چہین لی اور اوسکی دلیر مصلحت بالکل کامیاب ہوئی بعد ازان اوسنے سکہون سے لڑنا شروع کیا اور اون سے قلعہ نہنگ اور شیخ جلیل واپس چہین لئے مت سنگہ بہنگی سے اوس نے ڈیرہ جراح چہین لیا اور اوسکے ہمت اور بہادری کے سبب سے اوسکا رعب اور خوف ہو گیا ہر طرف سے اوس نے اپنے قدیمی علاقے واپس چہین لئے اور نئے علاقون پر تصرف کیا آخرکار اپنے بزرگون سے زیادہ اوسکا علاقہ حکومت ہو گیا اور اوسکی آمدنی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کی ہو گئی جب مہان سنگہ کو عروج ہوا فتح خان نے مصلحت سمجہی کہ اوسکو تہوڑا سا باج دے اور ۱۸۰۳ء مین اوس نے رنجیت سنگہ کو سال بسال ۲۵ گہوڑے اور ۲۵ اونٹ دینے قبول کئے ۱۸۰۹ء مین یہہ باج زر نقد مین بتعداد بارہ ہزار روپیہ سال کے بدلا گیا ۔

غالب نہین ہے کہ فتح خان یہہ باج وقت معینہ پر باقاعدہ دیتا رہا ہو لیکن یہہ امر کچہہ لحاظ کے قابل نہین ہے کیونکہ جب رنجیت سنگہ کسی کمزور ہمسایہ سے چہینا چاہتا تھا تو بہانہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی بن جاتا تہا چنانچہ ۱۸۱۰ء کے موسم بہار مین اپنی سپاہ کو لیکر رنجیت سنگہ نے ساہیوال کو کوچ کیا اور فتح خان کو اپنے حضور مین طلب کیا بلوچ روباہ نے بہت سے پانو کے نقش شیر کے بہٹ کیطرف جاتے دیکہے تہے مگر کوئی نشان کسی قدم کا واپس آتے نہین دیکہا تہا اور اوس نے رنجیت سنگہ کی خدمت مین حاضر ہونے مین تامل کیا مگر رنجیت نے اسقدر اپنی دوستی اور محبت فتح خان سے ظاہر کی کہ اوس نے اپنے فرزند لنگر خان کو جو چار سال کا عمر مین تہا بیش قیمت تحایف لیکر بہیجا مہاراجہ نے اس لڑکے کے ساتہہ بہت مہربانی کی اور پہر یہہ بات ظاہر کر کے کہ مجہکو فتح خان سے بہت محبت ہے ظفر خان رئیس خوشاب کے طرف کوچ کیا اور خوشاب چند روز کے محاصرہ کے بعد فتح کیا فتح خان نے اب اپنے آپ کو محفوظ سمجہا مگر رنجیت سنگہ رات کیوقت ساہیوال کو واپس آیا اور قلعہ پر ناگاہ حملہ کر کے اوسپر قبضہ کر لیا اور رئیس کو اسیر کر کے لاہور کو لے گیا ایک سال کے بعد اوسکو چہوڑ دیا اور اوسکو جہنگ مین چودہ ہزار چار سو روپیہ کی جاگیر دی اس شرط پر کہ پچاس

سواروں کیے نوکری دیا کرے ۱۸۱۲ء مین وہ لاہور کو گیا اور تین سال دربار مین حاضر رہا مگر اسطرح زندگی بسر کرنے
اوسکو پسند نہ تہی ان تین سال مین اوس نے دیکھا کہ جیسے رنجیت سنگہ نے اوسکے ساتہہ دغا کی تہی ویسی ہی سلطان خان
راجہ بھمبر کے ساتہہ دغا کی اوس نے دیکھا کہ کمبخت شاہ شجاع کے ساتہہ رنجیت سنگہ نے دغا کی اور ہرچند کہ رنجیت سنگہ
نے اوسکی حمایت کرنے کی قسم کہائی تہی اوسکو لوٹ لیا تہا اور آخرکار اوس نے اس دربار سے لعنت کر کی ٹیہہ موہی
اور منکیرہ کو محمد خان کی پناہ مین بہاگ گیا جو لایق اور دانا رئیس قوم بلوچ کا تہا فتح خان یہان نو مہینے تک
رہا مگر محمد خان اوسکی امداد کچھہ بہت نہین کرسکتا تہا اور تب فتح خان ملتان کو چلا گیا جہان وہ مظفر خان کی
حمایت مین دو سال اور رہا لیکن جب اوسکے پُرانے دشمن نے ۱۸۱۸ء مین ملتان پر حملہ کیا یہہ غریب خارج از وطن بہاولپور
کو چلا گیا جہان وہ ۱۸۲۰ء مین مرگیا *

لنگر خان اوسکا فرزند اکبر اپنے باپ کی وفات کے وقت فقط ۱۴ سال کا عمر مین تہا اور صادق خان رئیس بہاولپور
نے اوسکو اور اوسکے سواروں کو ملازم کرلیا تین سال کے بعد رنجیت سنگہ نے جس نے فتح خان کے مرجانیکا
حال سُن لیا تہا لنگر خان کو لاہور کو بلا لیا اور اوسکو بارہ سو روپیہ کی جاگیر جہنگ اور ساہیوال مین اور بیس
سواروں کا گذارہ اوسکو دیا اور اوسکو ملتان مین مامور کیا جہان وہ دیوان ساون مل کے زیر حکم دس سال تک
رہا مہاراجہ نے تہوڑا عرصہ اپنے وفات سے پہلے لنگر خان کو ایک نئی جاگیر مغلا نوالہ مین اور نون اور جہوک منجر
مین عطا کی جو معہ اوسکے پُرانی جاگیر ساہیوال کی تین ہزار روپیہ کی تہی اور وہ جاگیر برابر اس خاندان کے قبضہ
مین رہی علاوہ اسکے لنگر خان کو گیارہ ہزار دو سو چہتیس روپیہ نقد مواجب عوض خدمت خود اوسکی اور اوسکے دو
بیٹون اور چوبیس سواروں کے ملتا تہا مہاراجہ شیر سنگہ نے اوسکو دو سو اور دیکر جنرل مکاسکل صاحب کے لشکر
کے ساتہہ مامور کیا جو پنجاب مین سے افغانستان کی لڑائی کے وقت گذرتا تہا اور جولائی ۱۸۴۳ء مین اوسی جمعیت
کو لیکر میجر ہنری لارنس صاحب کے ساتہہ چارباغ واقعہ لغمان تک گیا شیر سنگہ کے مارے جانے کے بعد لنگر خان
کو راجہ ہیرا سنگہ نے فتح خان کے مقابلہ پر بہیجا جو چناب اور دریاے سندہ کے مابین علاقہ کو لوٹتا تہا مگر یہہ مہم
کچھہ بہت کامیاب نہین ہوئی اور فتح خان نے راجہ ہیرا سنگہ کے مرنے کے پیچہے اطاعت قبول کی اور لاہور مین حاضر ہوا

اور وہان پہونچکر سنئے وزیر جواہر سنگہ کے خدمت اختیار کی جواہر سنگہ کے عہد مین لنگر خان بنڈ پدادنخان مین متعین ہوا تہا اور ۱۸۴۷ء کے اخیر مین لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے زیر حکم بنون کو بہیجا گیا تہا جون ۱۸۴۸ء مین اوسنے بہائی مہاراج سنگہ مفسد کے مقابلہ مین اچھی خدمت کی تین دن اور تین رات تک جنڈیالہ سے جہنگ تک لنگر خان معہ دیگر مسلمان رئیسون کے اوسکے تعاقب مین پیچہا کرتے چلے گئے بعد ازان تازہ سپاہ مصر صاحب دیال کی اونکی ساتہہ شامل ہوئی اور مفسدون کی سپاہ کو چناب کے اندر جو چڑہا ہوا تہا ہانک کر ڈالدیا دو مہینے کے بعد لنگر خان جنرل ہوش صاحب کے لشکر مین سرداپور مین شامل ہوا اور محاصرہ ملتان مین برابر بہت تعریف کے ساتہہ خدمت کرتا رہا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی ذاتی جاگیر تین ہزار روپیہ کی بسبیل علی الدوام واگذار ہوئی اور بارہ سو روپیہ کی پنشن اوسکو عطا ہوئی جو اوسکی وفات پر جو ۱۷ اپریل ۱۸۵۳ء کو واقع ہوئی ضبط ہوگئی اوسکے بعد اوسکا فرزند اکبر محمد حیات خان اوسکا جانشین ہوا اس جوان آدمی نے کابل مین اور ملتان مین اور برابر محاصرہ ملتان مین خدمت کی تہی اور وفادار بہی رہا تہا اور بہادر بہی تہا وہ ۷ فروری ۱۸۶۲ء کو ۳۵ سال کی عمر مین مر گیا ❊

اوسکے بعد مبارک خان جاگیر پر قابض ہوا یہہ شخص بختیار خان سے

بارہوان رئیس ساہیوال کا تہا ❊

دیوان محکم چند
کرنل دہنراج

بیساکہی مل

محکم چند — سوبہا رام

موتی رام

رام دیال — شیو دیال — کرپا رام دہنراج متبنی

میاں لال — کہنیا لال

رادہا کشن — جگرناتہ

رام چند — ہری چند

ہنال چند

کشن دیال — دولت مل — گنپت رائے

بہگوان داس — تارا چند
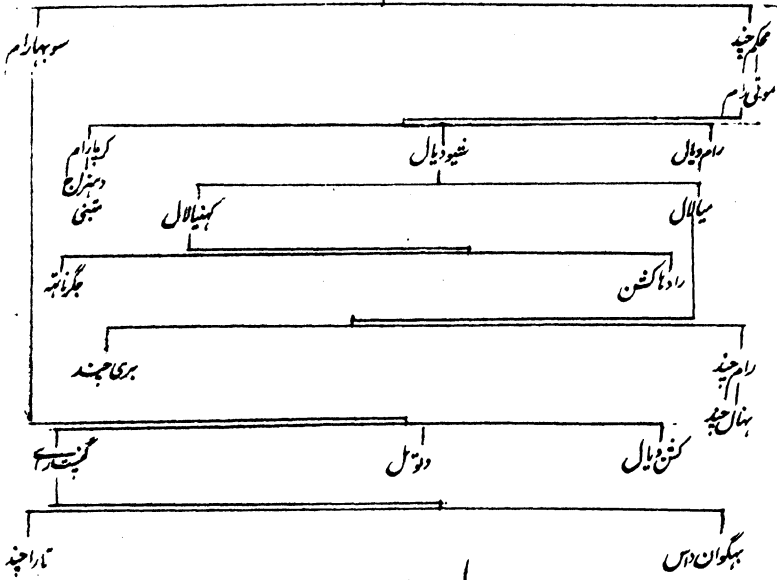
حال خاندان

اون خبرون مین جبکے ہنر اور بہادری سے رنجیت سنگہ کو یہہ عروج ہوا کہ ایک ماتحت ریاست سے اونکو پنجاب کے سلطنت حاصل ہوئے سب سے زیادہ ممتاز دیوان محکم چند تہا مہاراجہ کو جو برابر کامیابی حاصل ہوتی رہی اوسکے وجہ یہہ تہی کہ وہ اپنے سردار اور افسر بہت دانائی اور زیرکی سے انتخاب کرتا تہا محکم چند پیدایش سے سپاہی نہین تہا اوسکا باپ ایک بیوپاری تہا اور ہنود کی رسم کے مطابق بیٹا بہی بیوپاری ہی ہوتا مگر جب وہ کم عمر ہی تہا اوسکو

سردار دل سنگه اکال گڈه والے نے خدمت منشی کی دی تہی یہہ بات ضرور کہی گئی ہے کہ اوسنے مہان سنگه رنجیت سنگه کے باپ کے ساتہہ رسول نگر کے محاصرہ اور فتح مین خدمت کی تہی اور اول وہین اوسکو جنگی تجربہ حاصل ہوا تہا مگر یہہ روائیت سچ نہین معلوم ہوتی ہے محکم چند دل سنگه کے ساتہہ ۱۸۰۴ء تک رہا تہا اوس سال وہ سردار مرگیا اور اوسکے علاقہ پر رنجیت سنگه نے تصرف کرلیا سبب جو سردار کی بیوہ محکم چند سے ناراض تہی اور اوس نے حساب مانگا محکمچند کئی سال سے اکالگڈہ کے علاقہ کا منتظم رہا تہا لیکن دیوان کو منظور نہ تہا کہ اوسکے حساب کی پڑتال مخالفانہ طور پر اور سختی سے کیجاوے اور گجرات کو چلا گیا اور وہان سردار صاحب سنگه بہنگی نے اوسکو نوکری دی مگر اس سردار سے وہ جلدی لڑ پڑا اور ۱۸۰۶ء مین گجرات سے لاہور کو آیا رنجیت سنگه نے اوسکی لیاقت کی قدر کرکے اپنی فوج کا اوسکو افسر مقرر کیا گو سرداران سکہہ بہت تنگ اس سبب سے ہوئے اوسی سال دیوان محکم چند فوج کو ستلج کے پار لے گیا اور پہلے زیرا پر تصرف کیا جسکو کچھہ عرصہ تک سردار موہر سنگه نشان والے کی بیوہ بچاتی رہی بعد ازان اوس نے جگت سنگه بوڑیہ کے علاقہ پر اور مکتسر اور کوٹ کپورہ پر تصرف کرلیا لشکر مین ایک کور نمک سوڈہی جواہر سنگه گور و گلاب سنگه منادر کا باپ تہا جسنے دیوان محکم چند کی مدد کی بعد ازان دیوان نے دہرم کوٹ کو لے لیا اور پہر فرید کوٹ کی طرف گیا جسکے رئیس سے اوس نے باج حاصل کیا اور راہ مین مارہی ہری سنگه اور ابیل سنگه سے لی جو تارا سنگه گہیبے کے سالے تہے ۱۸۰۶ء کے اکتوبر مین وہ رنجیت سنگه کے ہمرکاب پٹیالہ کی مہم پر گیا اوسوقت رنجیت سنگه کے ساتہہ راجہ بہاگ سنگه جہیند کا متفق تہا اوس مہم مین لدہیانہ جنڈیالہ بدووال جگراوُن کوٹ تلونڈی ساہنیوال اور اور علاقہ لئے گئے بعض امین سے راجہ جہیند کو دئے گئے بعض جسونت سنگه راجہ نابہہ کو اور باقی سرداران لاہور گوردت سنگه اہلو والیہ اور محکم چند کو دئے گئے +
۱۸۱۱ء مین تارا سنگه گہیبا مرگیا اور اوسکے بڑے علاقہ واقع دوابہ جالندہر پر تصرف کیا گیا اور گرہبا سنگه اور محکمچند کو تین سال ۱۸۰۶ء ۱۸۱۱ء ۱۸۱۵ء مین علاقجات گلا کوٹ جگراوُن تلونڈی - دہرم کوٹ - کوٹ کپورا زیرا - فرید کوٹ - ساہنیوال - جنڈبر - بہرام پور - دہڑہی اور چندپور مین جاگیرات ملین جس مین ۲۶۸ گانو جمعی ایک لاکہہ چون ہزار دوسو پچیس روپیہ سالانہ تہی دیوان مسطور دوآبہ جالندہر کا ناظم بہی مقرر ہوا اور پہلور

مین دریاے ستلج کے کنارہ راست پر اوس نے مہاراجہ کیواسطے ایک بادشاہی سرائے کے موقع پر قلعہ بنایا جو ابتک
اوس دریا کے عبور پر ضبط رکہتا ہے علاقہ راہون اور نکودر بہی جسکے جمع چہہ لاکہہ ۴۴ ہزار ۶۱۱ روپیہ تہی اوسکو جاگیر
مین ملی انگریزون نے ۱۸۰۹ء مین لودہیانہ مین جنگی چہاونی مقرر کی تہی اور جنرل اختر لونی صاحب رزیڈنٹ
محکم چند کو اچہا ہمسایہ نہین پاتے تہے کیونکہ دیوان محکم چند کو انگریزون سے بہت نفرت اور کینہ تہا جنہون نے
دریاے ستلج کو اوسکے آقا کی بلندی حوصلہ اور ہمت کے حد بنا دیا تہا ۱۸۱۰ء کے اوایل مین دیوان محکمچند
رنجیت سنگہ کے ہمرکاب ملتان کو گیا وہ مہم ناکامیاب رہی تہی اور بعد اوسکے اوس علاقہ پر تصرف کیا جو کاہنہ سنگہ
نکئی کے قبضہ مین تہا سنہ ۱۸۱۱ء مین وہ بہمبر کو بہیجا گیا اور لاہور کو چالیس ہزار روپیہ رئیسان راجپوت سے وصول
لیکے جو گجرات سے اوپر تہے واپس آیا اوسوقت بعض رئیسان علاقہ جالندہر کیطرف سے سرکشی کی اثار ظاہر
ہوئے دیوان محکم چند پہلور کو واپس گیا اور جلدی انتظام کر لیا مہاراجہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور اوسکو دیوانی
کا خطاب دیا اور بیش بہا خلعت عطا کئے اوس وقت دیوان محکم چند نے سردار بدہ سنگہ فیض اللہ پوریہ کے علاقہ پر
تصرف کر کے جسکی جمع تین لاکہہ روپیہ سے زیادہ تہی مہاراجہ کے ملک مین شامل کر لیا مہاراجہ کو عرصہ سے اوس
سردار کو بگاڑنا منظور تہا اور چونکہ سردار نے دربار مین حاضر ہونے سے انکار کیا ایک بہانہ اوسپر حملہ کرنیکا ہاتہ آگیا
اوس سردار کے قلعہ جالندہر اور پٹی مین فتح کئے گئے اور اوس نے لودہیانہ مین جا کر پناہ لی عجب یہہ ہے
کہ دو سردار جنہون نے اپنی سپاہ سے دیوان محکم چند کی اس مہم مین مدد کی فتح سنگہ اہلووالیہ اور جودہ سنگہ رامگڈہیہ
تہے اگرچہ بیان کیا گیا ہے کہ انہون نے بدہ سنگہ فیض اللہ پوریہ کے ساتہہ یہہ عہد کیا ہوا تہا کہ اگر رنجیت سنگہ کسیپر
اون مین سے حملہ کریگا تو ایک دوسرے کی مدد کرینگے مگر شاید اسکے یہہ وجہ تہی کہ انہون نے دیکہا کہ اونکی اوپر
حملہ ہونے والا ہے اور اوسکو ٹلنے کے واسطے وہ دیوان کے ساتہہ جالندہر پر حملہ کرنے مین شامل ہو گئی اب
فقط یہی ازا دسردار کسیقدر زور کے درمیان ستلج اور دریاے سندہ کے باقی رہ گئے تہے اور محکم چند نے اپنے آقا
کو تحریک کی کہ اگر قطعی نہین تو بہت کچہہ یہہ انتظام کہ سردارون کے تحت مین علاقجات رہین توڑ دین اور کل
ملک پر اپنا خاص تصرف کر لین مگر اوسوقت تک ایسے قطعی اور اصلی تغیر کا وقت نہین آپہونچا تہا *

سنہ ۱۸۱۲ء مین دیوان محکم چند نے گکلو پر تصرف کر لیا اور بعد اوسکے وہ کشمیر کو بھیجا گیا بظاہر اس مطلب سے کہ شہزادہ کہڑک سنگہ اور رہیارام سنگہ جو مخالفانہ حرکتین کر رہے تہے اونکی تسلی کردی لیکن دراصل اس غرض سے کہ اوس ملک کو جا کر اچہی طرح دیکہہ لے اور دریافت کرے کہ فتح کی موقع ہے یا نہین لیکن ایک اور شخص جسکا حوصلہ اور بلند نظری رنجیت سنگہ سے کم نہ تہی کشمیر پر یورش کی تیاری کر رہا تہا یہہ شخص فتح خان تہا وزیر محمود شاہ کابل کا جسنے یہہ دیکہہ کر کہ کامیابی کے واسطے سکہون کے ساتہہ اتفاق ضروری تہا مہاراجہ سے استدعا کی کہ اپنی فوج اوسکے ساتہہ شامل کرکے کشمیر پر یورش کرین مہاراجہ نے یہہ بات قبول کی اور دیوان محکمچند اور فتح خان جہلم سے متفق روانہ ہوئے لیکن فتح خان کا منشا نہ تہا کہ سکہون کو کوئی بڑا حصہ فتح مین سے یا اوسکے نتائج مین سے ملے اور اوس نے یہہ اتفاق فقط اسواسطے کیا تہا کہ مہاراجہ مخالفت نہ کرے جب فوج پیر پنجال پہونچ گئی تو فتح خان بلا مشورہ دیوان محکم چند کے یا بلا اطلاع اوسکے ڈبل کوچ کرکے آگے بڑہتا گیا درحالیکہ سکہہ جو کوہستان مین بہت کام نہین کر سکتے ہین برف کثرت سے گرنے کے سبب سے حرکت نہ کر سکے دیوان محکمچند فتح خان کا منصوبہ تاڑ گیا مگر اوس نے حوصلہ نہ ہارا اوس نے رئیس راجوری کو ۲۵ ہزار روپیہ کی جاگیر دینے کا وعدہ کیا اگر وہ ایسا رستہ بتا دے کہ جس سے دیوان کشمیر مین فتح خان کے ساتہہ ہی پہونچ جاوے چنانچہ دیوان محکم چند تہوڑے سے فوج لیکر معہ جودہ سنگہ کلسیہ اور نہال سنگہ اٹاریوالے کے اوسیوقت پہونچ گیا جب فتح خان پہونچا تہا اسیطرح دیوان محکم چند شیر گڈہ اور ہری پربت پر تصرف ہونے کے وقت اور کشمیر کے فتح ہونے مین موجود تہا اور شریک تہا یہہ کام کچہہ دشوار تہا کیونکہ عطا محمد ناظم بہاگ گیا تہا اور کچہہ مقابلہ نہین ہوا لیکن دیوان محکم چند کی جمعیت قلیل تہی اور اوس سے بہت مدد نہین ہوسکتی تہی اور فتح خان نے صاف صاف کہہ دیا جیسا اقرار ہوا تہا سکہون کو لوٹ مین سے منصبہ احصہ لینے کا استحقاق نہین تہا شاہ شجاع شاہ معزول کابل دیوان محکم چند کو حوالہ کردیا گیا اور دیوان اوسکو لاہور لے گیا جہان مہاراجہ نے بظاہر اوسکے بہت تعظیم اور تکریم کی لیکن رنجیت سنگہ کو جو کشمیر مین مایوسی ہوئی تہی اوس سے نہایت آشفتہ ہوکر اور یہہ خیال کرکے کہ مصیبت زدہ آدمی کے نسبت مہمان نوازی فضول تہی شاہ شجاع سے مشہور ہیرا کوہ نور اور دیگر جواہرات چہین لئے اور اپریل سنہ ۱۸۱۵ء تک اوسکو زیر نظر رکہا اوس سال

شاہ شجاع بچکر نکل گیا مہاراجہ نے جب سنا کہ فتح خان کشمیر کی لوٹ کا حصہ نہین دیتا بہت ناخوش اور آشفتہ ہوئے
اور بدلہ لینے کا ارادہ مصمم کیا اوسوقت جہانداد خان برادر عطا محمد خان صوبہ کشمیر کا قلعہ اٹک کا قلعدار تہا جودریای
اٹک پر ہے مہاراجہ نے اوسکے ساتہہ سلسلہ جنبانی کرکے اوس سے قلعہ اٹک لے لیا اور سکہہ فوج قلعہ مین مامور کی
اب فتح خان کی نوبت آشفتگی کی ہوئی اور اوسنے قلعہ واپس طلب کیا مگر رنجیت سنگہ نے قلعہ دینے سے انکار کیا
تاوقتیکہ اونکو کشمیر کی لوٹ کا حصہ نہ ملے اپریل ۱۸۱۳ء مین وزیر کشمیر سے روانہ ہوا اور قلعہ پر حملہ کیا لاہور سے فوج
بسرعت تمام اول زیر حکم کرم سنگہ چاہل اور بعد ازان زیر حکم دیوان محکم چند کے روانہ کی گئی عرصہ تک دونو طرف کی
فوج ایک دوسرے کے مقابلہ مین پڑے رہین جو چہوٹی چہوٹی لڑائیان ہوئین اون مین سکہہ کچہہ نقصان اوٹہاتے
رہے اور یہہ پسند نہوا کہ عام لڑائی کیجاوے تاوقتیکہ قلعہ کی رسد خرچ ہو گئی اور یا چہوڑ دینا یا اوسکو بچانا ضرور ہوگیا
اوسوقت دیوان نے جنگ کرنیکا عزم کر لیا اور اٹک سے چند میل کے فاصلہ پر بمقام حیدرو اوس نے صف
جنگ آراستہ کیے لڑائی اسطرح شروع ہوئی کہ دوست محمد خان نے جو پیچہے مشہور امیر کابل ہوا سوارون کو نہایت
جرات سے لیکر حملہ کیا اور سکہون کی فوج کی صف توڑدی ایک بازو سکہون کی فوج کا بالکل سراسیمہ ہو گیا اور
کچہہ توپین لے لی گئین افغانون نے خیال کرکے کہ فتح ہو گئی لوٹ کیطرف منتشر ہو کر توجہ کی اوسوقت دیوان
محکم چند نے بذات خود پس انداز فوج کو لیکر حملہ کیا اور غنیم کو ہر طرف بہت قتل کرکے بہگا دیا فتح خان بہاگ گیا تہا
یہہ یقین کرکے کہ دوست محمد مارا گیا اور فوج افغان خیر آباد سے نکالی گئی اور کابل کو چلی گئی وہان سے وزیر
ہیرات پر یورش کرنیکو چلا گیا اس کوشش مین کہ جو بدنامی اوسکو اٹک مین ہوئی تہی اوسکا عوض وہان
حاصل کرے جنگ حیدرو ۱۳ جولای ۱۸۱۳ء کو ہوئی تہی +

درحالیکہ محکم چند جنگ و جدال مین مصروف رہتا تہا اوسکا فرزند موتی رام دوآبہ جالندہر کا ناظم تہا اوسکا بیٹا
رامدیال اگرچہ ہنوز ۲۲ سال کا عمر مین تہا لیکن ابہی سے لیاقت اور شجاعت مین ممتاز تہا اور مئی ۱۸۱۴ء
مین جب مہاراجہ نے پہر کشمیر کی مہم کا عزم کیا رامدیال فوج کی ایک قسمت کے کمانڈر پر مامور کیا گیا اس مہم
کی نسبت دیوان محکمچند بہت اعتراض کرتا رہا لیکن اوسکے عرض کوئی منظور نہین ہوئی اوس نے عذر

کیا کہ موسم ناموافق تہا اور راہ مین رسد جمع نہین کی گئی تہی اور راجگان کوہستان مخالف تہے مگر جب اوس نے دیکہا کہ رنجیت سنگہ نے عزم مصمم اپنی قسمت آزمائی کا کرلیا تو اوسنے اجازت طلب کی کہ فوج کے ساتہہ مجہے بہی جانیکا حکم ہو لیکن محکمچند کے اب عمر بہت تہی اور ضعیف ہوتا جاتا تہا اور مہاراجہ نے اوسکو حکم دیا کہ لاہور مین رہے اور اونکی غیبت مین انتظام رکہے سکہہ فوج سیالکوٹ مین جمع ہوئی اور وہان سے راجوری کی طرف روانہ ہوئی وہان کے راجہ نے یہہ صلاح دی کہ فوج کے دو حصہ کردئے جاوین ایک حصہ خود مہاراجہ کے زیر حکم پونچہ کے راستہ جاوے اور دوسرا زیر حکم رامدیال دل سنگہ نہرنہ جمعدار خوشحال سنگہ اور دیگر سرداروں کے بہرم گلی کے راہ جاوے افسوس ہے کہ اس صلاح کے مطابق کارروائی کی گئی اور رامدیال اپنی فوج لیکر پیر پنجال سے عبور کرکے وادی مین پہونچا جہان عظیم خان اپنی کل فوج لیکر موجود تہا اور جنگ کی سکہہ اچہے لڑے مگر غنیم کی تعداد بہت زیادہ تہی اور سکہہ بہت نقصان اوٹہا کر پیچہے ہٹائے گئے اونکی اوسوقت کی حالت مین پس پا ہونا ایسا ہی تخریب کا باعث تہا جیسے کہ قطعی شکست کوئی کمک موجود نہین تہی نہ رسد کا سامان تہا رنجیت سنگہ نے بہیارام سنگہ کو اوسکی مدد کے واسطے بہیجا مگر بہیارام سنگہ ڈرپوک آدمی تہا اور جب اوس نے رامدیال کے پس پا ہونیکا حال سنا وہ بہرم گلی مین ایک دو دن ٹہیرا اور پہر پیچہے ہٹ گیا اب مہاراجہ نے دیکہا کہ اونکو خود واپس جانا ضرور ہے اور رامدیال کو خدا کے حوالہ چہوڑنا پڑا غرضکہ پیچہے کیا ہٹنا تہا کہ بہاگڑ ہو گئے اقوام کوہستانی نے فوج کا رستہ ہر جگہہ روکا اور بارش شدت سے ہوئی جسکے سبب چلنا دشوار ہو گیا لیکن آخر کار بہت سے آدمی اور افسر ضایع کرکے جن مین بہادر ست سنگہ ٹیڈانیہ تہا مہاراجہ لڑکر کوہستان مین سے نکلکر لاہور مین جا پہونچے اگرچہ یہ جزابی فوج کو ہوئی تہی اوسکا بڑا سبب رامدیال کے شتابے اور نافہمے تہی لیکن جہان تک ممکن ہوا رامدیال نے اصلاح کی وہ وادی کشمیر مین ایسے حوصلہ سے تہار ہا کہ عظیم خان نے مجبور ہو کر صلح کی اور رامدیال کو اجازت دی کہ حفاظت سے چلا جاوے بلکہ بذریعہ تحریر کے لاہور کی عظمت اور علویت کو تسلیم کیا +

اوسی سال کے اکتوبر مہینے مین دیوان محکم چند پہلور مین فوت ہوا اوسکی وفات سے مہاراجہ کو اور کل قوم سکہہ بہت غم ہوا دیوان محکمچند ایسا جنرل تہا کہ تقریبًا ہمیشہ کامیاب رہا تہا اور اوسکی انتظامی لیاقتین ایسی ہی عالی تہین جیسے

جنگے اور اوسکے مرنے سے رنجیت سنگہ کا سب سے زیادہ وفادار اور جان نثار ملازم مرا مگر اس خاندان کے اور بہی اچہے
آدمی باقی رہے تہے موتی رام اپنے باپ کی جگہہ دیوان مقرر کیا گیا اور اوسکو دوآبہ جالندہر معہ قلعہ پہلور کی نظامت
دی گئی رام دیال معہ دل سنگہ بہرنہ کے گوگیرہ کے کہرلون کے مقابلہ مین اور ملتان اور بہاولپور سے باج لینے کو
بہیجا گیا اور سال آئندہ مین راجوری کو واسطے سرزنش راجہ اگرخان کے بہیجا گیا جس نے ۱۸۱۴ء کی مہم مین ایسے
دغا کی ہتی اگرخان نے کوشش کی کہ روپیہ دیکر بخشا جاوے مگر رام دیال نے ایک نہ سنی اور شہر راجوری اور راجہ
کے محل کو لوٹا اور جلادیا دوسرے سال وہ شمال کیطرف حرکات وسکنات فتح خان کی نگرانی کے واسطے بہیجا گیا
جو عظیم خان کے ساتہہ کشمیر مین جاکر شامل ہوگیا تہا اوسکے آیندہ سال فتح خان کابل کو چلا گیا اسوقت حکمان سنگہ چمنی
قلعہ اٹک مین حاکم تہا اور رام دیال اور وہ مشکل سے اسقدر کرسکے کہ ہزارہ اور یوسف زئی کے مسلمانون کو تہام
رکہا جنکو فتح خان نے سرکشی کرنیکو برانگیختہ کیا تہا اور ایک بار رامدیال شکست کہاتے کہاتے بچ گیا ۔

۱۸۱۹ء کے موسم بہار مین مہاراجہ نے عظیم خان کے کشمیر مین نہونیکا فایدہ دیکہکر پہر کشمیر کی مہم کا عزم کیا کہوا
کی فوج کا اس دفعہ افسر مصر دیوان چند تہا جسنے ملتان کو فتح کیا تہا اور رامدیال فوج پسین کا افسر تہا رامدیال
کثرت بارش کے سبب سے کوچ نہ کرسکا اور جنگ مین شریک نہین ہوسکا مگر مقابلہ فوج سکہان کا تہوڑا ہی ہوا
زبرخان بہاگ گیا اور صوبہ کشمیر رنجیت سنگہ کے ممالک مین شامل کیا گیا اور موتی رام اول صوبہ کشمیر کا مقرر ہوا
پہر رامدیال راجہ پونچ کے مقابلہ پر بہیجا گیا اور جب بہائی مکہن سنگہ ہزارہ مین مارا گیا اور حکمان سنگہ چمنی
ناظم وہان سے علیحدہ کیا گیا رامدیال وہان انتظام کے واسطے بہیجا گیا یہہ کام آسان نہین تہا اوس ملک کے
قومین حکمان سنگہ کے طریق سے بالکل بہڑک گئی تہین اور چونکہ وہ سرکشی مین کامیاب ہوئی تہین تو اونکو اپنے اوپر
بہروسا ہوگیا تہا اور جب رامدیال گندگڈہ تک پہونچا تو اوسکو افغانان سواہی سرکوٹ طوربیلہ یوسف زئی اور
سوات نے گہیر لیا اور اوسکو مجبور لڑنا پڑا تمام دن پہر دن چڑہے سے دن چہپے تک سکہہ جنگ کرتے رہے غنیم
کی تعداد اون سے بہت زیادہ ہتی اور رات کو جب تہک گئے تو وہ اپنے مورچون مین ہٹ گئے میدان مین سے
سب سے پیچہے رامدیال ہٹا اور دشمن نے دیکہکر کہ وہ اپنے فوج سے علیحدہ ہوگیا تہا دفعتاً اوس پر چارون طرف سے

حملہ کیا اور اوسکو معہ اوسکے سپاہ کے گہیر لیا سکہہ جان بازی سے لڑے لیکن کچہہ سود نہوا رامدیال اور اوسکے
سب ہمراہی مارے گئے سکہہ اپنے جنرل کے مرنے سے بدحواس ہوکر ہزارہ کو چہوڑ کر چلے گئے *

رامدیال کی وفات سے اوسکے باپ کو بہت غم ہوا جسنے چاہا کہ کشمیر کی صوبہ داری چہوڑ کر بنارس کو چلا جاوے
مہاراجہ دیوان مسطور کے استعفا منظور کرنے مین اکراہ نہ رکہتے تہے اور اوسکی جگہہ سردار ہری سنگہ نلوہ کو مقرر کیا
جو بعد وفات رامدیال کے نہایت جری جنرل فوج خالصہ مین تہا مگر کشمیری اور اقوام کوہستان اس سردار کے
تظلم کی برداشت نہ کرسکے اور ایک سال کے بعد موتی رام پہر صوبہ دار مقرر کیا گیا اور ۱۸۲۶ء تک اوس منصب پر
رہا دیوان موتی رام کسیقدر لیاقت کا آدمی تہا اور رعایا اوس سے خوش تہی گروہ کاہل تہا اور اوسکے انتظام مین
کوئی امر قابل ذکر واقع نہین ہوا بجز اسکے کہ کشمیر مین ہیضہ کی وبا ہوئی جس سے ہزارون آدمی مر گئے جب موتی رام
کشمیر مین تہا اوسکا فرزند کرپارام دوابہ جالندہر کا ناظم تہا اور شیودیال اپنی جاگیر مین ضلع گجرات مین رہتا تہا راجہ
دہیان سنگہ کو اس خاندان کی ثروت اور زور کا رشک تہا اور راجہ نے مہاراجہ سے علاقہ سبہا متصل پہلور اپنے رشتہ دار
رام سنگہ کو دلوا یا کرپارام اس خفت سے ایسا ناخوش ہوا کہ جب اوسکو پشاور کی مہم مین معہ اپنے کل سپاہ کے شامل
ہونے کا حکم ہوا وہ فقط پچاس سوار لیکر گیا مہاراجہ کو نہایت غضب ہوا اونہون نے کرپارام کو قید کیا موتی رام کو کشمیر
سے طلب کر لیا اور اوسکی جگہہ دیوان چونی لعل کو صوبہ مقرر کیا اور قلعہ پہلور مین فقیر عزیزالدین اور اوس سے
بہیجے سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ کو مقرر کیا ڈیڑہ سال تک یہہ خاندان عتاب مین رہا بعد اوسکے جرمانہ کثیر دیکر پہر
کچہہ رسوخ حاصل کیا اب کرپارام کشمیر کا صوبہ مقرر ہوکر بہیجا گیا اور چونی لعل علیحدہ کیا گیا کرپارام کا انتظام کسیقدر اچہا
رہا وہ فضول خرچ تہا اور لہو ولعب کا شایق لیکن مزاج کا نرم تہا سری نگر مین رام باغ جسمین مہاراجہ گلاب سنگہ کی سمادہ
ہے کرپارام نے لگایا اور دار الحکومت کے گرد و نواح مین اور بہی بہت باغ اوس نے لگائے ۱۸۲۸ء مین کشمیر
مین زلزلون سے بہت تباہی ہوئی سرکاری اور رعایا کے مکانات غارت ہو گئے اور خلقت شہرون
اور قصبون کو چہوڑ کر پہاڑون مین چلے گئے زلزلون کے بعد ہیضہ آیا جو موتی رام کے عہد سے زیادہ خراب تہا
بعد ہیضہ کے راجہ مظفر آباد کا باغی ہوگیا مگر کرپارام نے اوسکے اوپر فوج کشی کی اور بالکل اوسکو شکست دی

اس دیوان کے عہد مین یہی واقعات قابل تذکرہ تہے ۱۸۳۱ء مین کرپارام نے پہر راجہ دہیان سنگہ کی عداوت سے سختی اوٹہائی کرپارام نے راجہ فیض طلب خان بہمبر والے کو پناہ دی ہتی ڈوگرہ بہائی اوس راجہ سے سخت عداوت اور نفرت رکہتے تہے اور اوسکو اسیر کرنا چاہتے تہے اور کرپارام قطعی اوسکو دینے سے انکار کرتا تہا دہیان سنگہ نے کرپارام پر سرکشی اور تغلب کا الزام لگایا اور مہاراجہ کی مزاج مین اوسکو اسقدر دخل تہا کہ کرپارام کشمیر سے علیحدہ کیا گیا اور پہر قید کیا گیا اور دوابہ جالندہر موتی رام سے لیا گیا اور مصر روپ لال کو دیا گیا پیشتر شیخ امام الدین ہوشیارپور مین مقرر کیا گیا تہا لیکن لایق نہین پایا گیا تہا اوسوقت موتی رام شملہ مین تہا جہان وہ سردار ہری سنگہ نلوہ اور فقیر عزیز الدین کے ساتہہ نواب گورنر جنرل کے حضور مین سفارت پر بہیجے گئے تہے شملہ سے واپس آنے پر اوسنے اپنے فرزند اور راجہ دہیان سنگہ مین صلح کرانے کی کوشش کی کرپارام نو لاکہہ روپیہ نذرانہ دیکر قید سے چہوڑ دیا گیا تہا مگر موتی رام نے دیکہا کہ صلح ہونی ممکن نہین ہے اور وہ ملازمت سے تنگ ہوگیا تہا اور بنارس کو چلا گیا جہان وہ ۱۸۴۳ء مین مرگیا کرپارام ۱۸۳۲ء مین ہنوز مین خدمت پر مامور تہا اور تب دیکہکر کہ راجہ دہیان سنگہ کی عداوت جیسی تہی ویسی ہی ہے اور اوسکا زور روز بروز دربار مین ہوتا جاتا ہے اوس نے اپنے باپ کے پاس بنارس مین چلے جانے کی اجازت مانگی مہاراجہ نے اجازت نہین دی اور کرپارام نے ارادہ کرلیا کہ بلاحصول اجازت کے چلا جاوے چنانچہ وہ جوالا کہی کے تیرتہہ کو گیا اور وہان سے ستلج کو عبور کرکے علاقہ انگریزی مین چلا گیا اور بنارس مین جاکر اقامت اختیار کی جہان وہ اپنی وفات تک ۱۸۴۲ء تک رہا کرپارام کا صلبی فرزند کوئی نہین تہا لیکن اوس نے دہنراج کو متبنی کیا تہا اور اوس نے دہنراج کو اپنی کثیر جاگیرات کا تنہا منتظم مقرر کیا اوسوقت بہی پارام کی جاگیر چار لاکہہ روپیہ کی تہی سردار جواہر سنگہ کے عہد مین دہنراج کو عہدہ کرنیلی دیا گیا اور ۱۸۴۸ء مین اوسنے کرنل لارنس صاحب کے ساتہہ پشاور مین اچہی خدمت کی بعدازان کرنل دہنراج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا اور اوسکے نصف کنجاہ جاگیر تہا کرنل دہنراج اب مرگیا ہے ٭

جب کرپارام نے پنجاب کو چہوڑ دیا اوسکا بہائی شیو دیال جو گجرات کا ناظم مقرر ہوا تہا اور اوسکے فرزند اپنے اپنے عہدون پر قایم رہے کنہیا لال اپنے باپ کا نایب تہا اور میا لال دربار مین ملازم تہا میا لال ۱۸۴۱ء عیسوی مین

شیخ غلام محی الدین کے ہمراہ خزانچی ہوکر کشمیر کو گیا تہا لیکن تین سال بعد اپنے باپ کی وفات پر گنجاہ کو واپس آیا جہان اوسکو اوسکے باپ کا علاقہ بارہ ہزار روپیہ کا ملا ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین اوس نے اچھی خدمت کی اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جالندہر اور گجرات مین تہانہ دار رہا ۱۸۵۸ء مین گوگیرہ کے ضلع مین ہڑپہ کا تحصیلدار مقرر ہوا تہا مگر اس عہدہ پر وہ عرصہ تک نہین رہا بعد اوسکے اوس نے سرکاری نوکری چہوڑ دی اور گنجاہ مین ہتارہا کنہیالال سکہون کے عہد مین کئی ضلعون مین کاردار رہا تہا اوسکا فرزند اکبر راداکشن پشاور مین تہانہ دار تہا تا وقتیکہ پولیس کا انتظام نیا ہوا اوس وقت اوس نے نوکری چہوڑ دی ✤

اِس خاندان کی دوسری شاخ کا تہوڑا سا ذکر کافی ہوگا سوبہارام محکمچند کا بہائی چند سال مہاراجہ کا ملازم رہا اور جب وہ مرا تو اپنے تین بیٹون کشن دیال دتامل اور گنپت رائے کے پاس پانچ ہزار روپیہ کی جاگیر موضع گدڑ کوٹ متصل گنجاہ چہوڑ گیا دتامل اور گنپت رائے دونو شیخ غلام محی الدین کے ساتہہ کشمیر کو گئے تہے اور اوسکے فرزند امام الدین کی ملازمت مین تین سال تک کاردار رہے اور ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین یہہ بہائی ماتحت میجر اڈورڈس صاحب کی خدمت اچہی طرح کرتے رہے اور ضبطی ملک پنجاب پر سرکاری نوکری انکو ملی دتامل پہلے تحصیلدار اور پہر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا تہا وہ لاولد مرگیا۔
گنپت رائے گوگیرہ کے بندوبست مین نوکر رہا تہا اور بندوبست کے ختم ہونے کے بعد برطرف ہوگیا تہا ✤

فتح خان دریک

غیرت علیخان

معظم خان

ذوالفقار خان

صلابت خان

عبداللہ خان

خیرالدین خان — غلام خان — شنیجی خان — فضل خان

شیر خان — فتح خان — نواب خان — کرم خان

لال خان

کالی خان — محمد خان — خداداد خان

حال خاندان

ملک فتح خان دریک قوم کہٹر کی بڑی قوم کی ایک شاخ کا رئیس ہے کہٹرون کے ابتدا کا حال تحقیق کر کر قرار دینا اسان نہین ہے مگر غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتدا مین خراسان مین رہتے تہے اور ہندستان مین اون مسلمانون کے ساتہہ آے جنہون نے اول اول حملہ کیا وہ اپنی ابتدا قطب شاہ یا قطب الدین سے بتاتے ہین جسکو بسبب اوسکی سخاوت کے لکہہ باش کہتے تہے قطب الدین بہت برس تک شہاب الدین غوری کا نائب السلطنت ہندوستان مین تہا اور بعد ازان خود بادشاہ ہوا اور غلام بادشاہون مین اول تہا مگر یہہ روایت بالتحقیق غلط ہے کہٹرون کے شجرہ نسب کا جو قطب شاہ ہے اوسکے ۹ فرزند تہے حالانکہ قطب شاہ بادشاہ کا

کوئی اپنا لڑکا نہین تہا آرام شاہ جو اوس کا متبنی تہا معلوم ہوتا ہے کہ اولاد اوان اور کہوکہر اور کہتر کی ایک ہی
ابتدا ہے اور سب اپنا نکاس قطب شاہ سے بتاتے ہین جو شاید گیارہوین صدی کے شروع مین زندہ ہوگا اور جو غالبًا
ہندوستان مین سلطان محمود غزنوی کے افواج حملہ آور کے ہمراہ آیا تہا اون مین سے ایک فرزند کا نام کہوکہر تہا کہوکہر
سے کہوکہران حافظ آباد واقع ضلع گوجرانوالہ نکلے ہین جو پنڈ دادنخان کے کہوکہرون سے کچھ تعلق نہین
رکہتے جو راجپوت ہین کہتر چوہان سب سے چہوٹے بیٹے کی اولاد ہین چوہان کے دو بیٹون ہمیر اور رسین
سے بعض اوان امرتسر اور سیالکوٹ کے ضلع کے نکلے ہین گہوراسی راولپنڈی اور جہلم اور گجرات اور جالندہر
کے اوان اپنی ابتدا بتاتے ہین اور گلگن کی اولاد سیالکوٹ اور راولپنڈی مین اوان ہین سیالکوٹ مین جو دیہات جنڈیالہ
راول ملکا اور سروبا مین اونکے اوان اور نارووال ضلع امرتسر کے اوان درج سے اپنی ابتدا بتاتے ہین
جو قطب شاہ کا ایک بہائی تہا چوہان مورث کہترون نے جسکی نسبت کہا گیا ہے کہ سلطان محمود کی ملازمت مین
ایک عہدہ دار تہا نیلاب پر حملہ کیا جو اوس وقت ایک بڑا قصبہ دریائے اٹک پر تہا ۱۵ میل اٹک سے نیچے اور بعد
تہوڑے محاصرہ کے اوسکو ہندو راجا راج دیو سے چہین لیا اور وہان قیام کیا اوسی زمانہ کے قریب اوسکا بہائی
کہوکہر کوشک مین علاقہ جہلم مین آباد ہوا تہا جسکو بعد ازان جنجوعون نے لے لیا تہا اور وہ جگہہ اوسکے قلعہ کے
سبب سے مشہور ہے جو قابل فتح ہونے کے نہین اور جسکا رنجیت سنگہ نے عرصہ تک لاحاصل محاصرہ کیا تہا گہورا
کو سکیسر ملا تہا اور گلگن کو دریائے جہلم کے کنارے کنارے علاقہ ملا کئی سال تک چوہان کی اولاد بلا مقابلہ نیلاب
پر قابض رہے کہترخان کے عہد تک جو چوہان سے چہٹی پشت مین تہا ہندون نے زور پکڑ کر اس قوم کو نیلاب سے
نکال دیا اور اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ہندوستان کو چہوڑ کر افغانستان کو چلے گئے جہان کہترخان نے قریب سال
۱۱۷۵ء کے محمد غوری کی نوکری اختیار کی محمد غوری نے ملک غزنین پر تاخت کی ہوئی تہی اور ہندوستان پر یورش
کی تیاری کر رہا تہا کہترخان محمد غوری کے ساتہ پنجاب مین واپس آیا اور حکمت عملی سے نیلاب پر پہر قبضہ کر لیا
اوس نے اپنے آدمیون کو سوداگرون کا لباس پہنایا اور شہر مین مثل سوداگرون کے داخل ہوا مگر اوسکے ساتہ
جو بڑے بڑے صندوق تہے اصل مین اسلحہ سے بہرے ہوئے تہے جب وہ شہر کی چاردیواری کے اندر داخل

ہو گئے تو سوداگری کا لباس پہینک دیا ہر آدمی نے ہتہیار پکڑ لئے اور شہر پر جو ناگاہ یہہ حملہ ہوا اوسپر تصرف کر لیا
اب اس قوم نے اپنے سرگروہ کہٹر کا نام اختیار کیا یہہ قوم بادشاہی صوبہ اٹک کے مطیع رہے جسکا نام لنگر خان
تہا اور جو متعاقب لاہور کا صوبہ مقرر ہوا تہا کہتے ہین کہ اوس زمانہ کے قریب کہٹرون نے دین محمدی ترک کر دیا روایت
ہے کہ ایک جوگی نیلاب مین آیا اور عجیب عجیب سحر دکہا کر اس قوم کو ترغیب دی کہ وہ بُت پرستی کرنے لگے
وہ فقط آدمیون پرہی سحر نہین کرتا تہا بلکہ مویشی پر بہی کرتا تہا اور مویشی کے تہنون سے بجائے دودہ کے خون
نکلتا تہا اس نادرات کارروائی کی خبر عیسیٰ عبدالوہاب بزرگ کو بمقام اوچ ضلع لیہ مین پہونچی اور اوسنے اپنے فرزند
شاہ نوری عبدالرحمن کو اسواسطے بہیجا کہ لوگون کو پہر سچے دین پر لاوے[*] شاہ نوری نیلاب کو روانہ ہوا اور جب وہ شہر
کے باہر پہونچا تو اوسکو ایک بوڑہی عورت ملی جس سے تہوڑا سا دودہ بیٹے کو مانگا شاہ نوری سے اوس عورت نے
اوس امر کا بیان کیا جو مویشی پر لاحق ہوئی تہی مگر عبدالرحمن نے اصرار کیا کہ دودہ لیوے اور اوس عورت کے
اعتقاد کا یہہ انعام ملا کہ گاء کے تہنون سے بجاے خون کے سفید خالص دودہ بہنے لگا جوگی نے شاہ نوری کے
آنے کی خبر سنی تہی اور چیل کی شکل بنکر اوڑتا آیا کہ دیکہے کہ وہ بزرگ کیا کرتا ہے مگر عبدالرحمن نے دہوکا نہین کہایا
اوسنے چیل کیطرف اپنی جوتی پہینکی اور چیل پہاڑون کے اندر مر کر گر گئی اور لوگون کو جب سحر سے نجات ہو گئی
اونہون نے بت پہینک دئے اور دین محمدی پہر اختیار کیا یہہ نادر روایت معلوم ہوتا ہے کہ کہٹرون اور اونون
نے اسواسطے ایجاد کی ہے کہ عموماً جو یہہ یقین ہوتا جاتا تہا کہ ابتدا اونکی ہندو تہے اوسکی وجہ معلوم ہو جاوے
یہہ قومین ہندوؤن سے اپنا نکاس ہونا نہین مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ہم کبہی بت پرست تہے تو یون تہے
کہ عارضی طور پر تہوڑے عرصہ کے واسطے مسلمانی چہوڑ دی تہی کہٹر خان کے چہہ بیٹے تہے جنمخان عیسیٰ خان
سرور خان۔ فیروز خان سہرا خان اور پہیرو خان اوسکے وفات کے قریب تین پشت کے بعد اس قوم کے ہات سے
نیلاب جاتا رہا مگر اونہون نے اوس علاقہ کا جو راولپنڈی اور دریاے اٹک کے بیچمین ہے قبضہ کر لیا اور تب سے
اوس علاقہ کو کہٹر کہتے ہین جنمخان کی اولاد نے اوس علاقہ پر قبضہ کیا جسکو اوسکے نام سے جنڈال کہتی ہین یہ
جو خوشحال گڈہ اور ناڑا کے بیچمین واقع ہے اور باقی فرزند کہٹر خان کے علاقجات متصلہ مین آباد ہوئے اور

[*] افسوس ہے کہ یہہ روایت اس سبب سے جہوٹ ہو جاتی ہے کہ عبدالوہاب ہندوستان مین سنہ ۹۰۰ھ سے پیشتر نہین آے تہے شاید بزرگ جسکی نسبت روایت کیجاتی ہے عبدالقدیر بخاری ہوگا جو اوچ علاقہ بہاولپور مین بارہوین صدی کے اخیر مین تہا اور جسکے اولاد مین بزرگ لیہ تہا +

گوجرون کو بلکہ اپنے قرابتی اوانون کو نکال دیا +
خاندان دریک فیروز خان کہٹر خان کے چوتہے فرزند کی اولاد ہے اوسکا پڑپوتا رتنا تہا جسکی اولاد رتنیال شاخ ہے
اوسکی دو پشت کے بعد بلو خان اور عیسی خان ہوے بلو سے بلوان نکلے ہین جو برو ٹہ مین ہین جہان دریاے ہرو
دریاے اٹک مین جا ملتا ہے عیسی خان کی اولاد وہ شاخ ہے جسکو عیسال کہتے ہین اور جو بروٹہ کے جنوب کی طرف گریالہ
اور وہیر مین آباد ہین غور خان بلو خان کے بہتیجے کی اولاد کہرل ہین جوا کوڑے مین ہین اسطرح کئے پشتون
تک یہہ قوم بڑہتی گئی اور خوشحال رہی اس قوم مین یہہ نہین کہا جاسکتا کہ کچہہ خوبیان نہین ہین مگر زمیندار یہہ
قوم اچہی نہین ہے اور آدمی کوتہ اندیش اور فضول خرچ ہین اور اس سبب سے یہہ قوم کبہی دولتمند نہ ہوئی نہ مشہور
ہوئی اس قوم کے رئیسون مین سے سب سے اچہا غیرت خان تہا جو دہلی کو قسمت آزمائی کے واسطے گیا اور وہان اوسکو
دربار کے ایک عہدہ دار کی ملازمت مین نوکری ملی اور رفتہ رفتہ اوسکو عروج حاصل ہوتا گیا آخر کار اپنی وطن کو اسواسطے
واپس آیا کہ علاقہ کہٹر کا ایک حصہ اوسکو فرمان شاہی سے جاگیر مین ملا اس رئیس کے دوسرے بیٹے ذوالقدر خان نے موضع
دریک پہر آباد کیا جسکو بہت پہلے اوانون نے آباد کیا تہا اور جسکا نام اونہون نے رشید پور کہا تہا مگر جو ویران ہوگیا تہا
صلابت خان غیرت علی خان کے پوتے نے کوٹ صلابت خان اور زندیے آباد کئے فیروز الدین اور فضل خان
رئیسان حال کے باپ تہے +
کہٹرون کا حال بہت کچہہ لکہنے کے لایق نہین ہے اونہون نے مثل اپنی ہمسایہ گہیبون اور اوانون کے سکہون کا
مقابلہ کیا مگر مثل اونکی مقابلہ لاحاصل رہا وہ بیان کرتے ہین کہ سکہون نے اس سبب سے کہ وہ مالک تہے کہٹرون کو
چوتہا حصہ مالیہ کا عطا کیا تہا اور سکہون کے پچہلے زمانہ کے کاغذات مال مین یہہ عطا لکہی ہے لیکن یہہ نہین لکہا
ہے کہ کس رئیس کو یہہ چہارم دی گئی تہی جب سکہون کے کاردار دیوان مولراج کو باغیون نے ہزارہ مین
گہیر لیا تہا ملک غلام خان اور فتح خان اوسکی مدد کو گئے اور اوسکی مخلصی کرائی فتح خان کو ضلع راولپنڈی مین
بہت زور حاصل تہا اور وہ ہمیشہ سرکار کی خدمت کرتا رہا ۱۸۵۷ء مین اوس نے دریاے اٹک کے معابر کے
حفاظت کے واسطے آدمی مہیا کئے اور اور طرح سے اپنی وفاداری دکہائی اوسکے دو ہزار چوسٹہہ ۲۰۶۴ روپیہ کی

جاگیر رہی جسمین سے ساڑے تین سو روپیہ کی جاگیر بسبیل علی الدوام واگذار ہوئی ہے فتح خان کے پاس معہ اسکے
بہای شیر خان مختلف دہات کی زمینداری ہے جس سے پانچ ہزار دو سو چونسٹھہ ۵۲۶۴ روپیہ کی آمدنی ہے +
نواب خان اور کرم خان اپنے ہم جدیون سے موافق نہین رہے وہ علیحدہ آباد رہے اور اُنکے پاس تین سو
روپیہ کی جاگیر علیحدہ ہے اور آٹھہ دیہات ہین اونکی زمینداری ہے +

محمد حیات خان واہ والا

- سید احمد خان
  - غیرت خان
    - جمال خان
    - جلال خان
      - کمال خان
      - کرم خان
        - بہادر خان
        - محمد حیات خان

حال خاندان

یہہ خاندان کہٹر ہے اور مثل فتح خان دریک کی فیروزال شاخ مین ہے اور فیروز خان کی اولاد ہے جو کہٹر خان کا چوتہا بیٹا تھا معلوم ہوتا ہے کہ سید احمد قریب اوسی زمانہ کے معہ اپنے فرزند کے دہلی کو گیا تہا جب غیرت خان گیا تھا اور ملازمت شاہی مین نوکر ہوا لیکن وہ مثل غیرت خان کے خوش نصیب نہ تہا اوس کی دختر گل بیگم کے حسن و جمال کا شہرہ سُنکر ایک عہدہ دار دربار شاہی کو عشق ہو گیا اور جب سید احمد خان نے اوسکو دینے سے انکار کیا تو غزر خان اوسکے بہائی کو قید کر دیا سید احمد رات کو اپنی حسین دختر کو لیکر اپنے وطن کو واپس آگیا اور وہان ایک گانو آباد کیا جسکا نام احمد آباد رکہا جو اب ویران ہے غزر خان قید مین مر گیا اور اُسکے فرزند جمال خان نے اپنے قرابتیون سے لڑکر احمد آباد کو چہوڑ دیا اور اپنے واسطے ایک گانو جنگل مین آباد کیا جسکا نام اپنے فرزند کے نام جلال سر رکہا مگر جمال خان کے اس چہوٹے گانو کا نام اس سبب سے کہو یا گیا کہ شاہنشاہ شاہجہان نے جب وہ کابل کو جاتے تہے قریب اس گانو کے ایک

سرای اور ایک محل ۱۶۲۵ء مین تعمیر کیا اون عمارات کی کچہہ نشان اب بہی نظر آتے ہین جیسا کہ آصف خان کا محل اور گانو کا نام جو وآہ ہے اوسکی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ بادشاہ نے جو اوس موقع کو ملاحظہ کیا تو پانی بہتا ہوا اور خوشنما باغات دیکہکر خوش ہوکر واہ کہا ✦

اس خاندان کا سرگروہ اسوقت محمد حیات خان ہے اوسکا باپ کرم خان بہادر سپاہی تہا اور ۱۸۴۸ء مین اوس نے ایک جمعیت سوارون اور پیادون کی کہڑی کی اور اوس جمعیت کو کپتان نکلسن صاحب نے درہ مارگلا کے تصرف مین رکہنے کے واسطے مامور کیا کرم خان کا گہر واہ مین سکہون کے مفسد سپاہ نے زیر حکم اوتار سنگہ اٹاریوالے کے جلادیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد درحالیکہ کرم خان باغ مین دوپہر کے وقت آرام مین تہا اوسکو اوسکے خاندان کے پرانے دشمن فتح خان نے ناگاہ حملہ کرکے مار دیا اوسکے بعد محمد حیات خان نے چند نئے سپاہی بہرتی کئے اور کپتان ایبٹ صاحب کے پاس بمقام ناڑا حاضر ہوگیا اور جب تک لڑائی ختم ہوئی تب تک صاحب موصوف کے ہمرکاب رہا ۱۸۵۷ عیسوی مین جنرل نکلسن صاحب پشاور مین ڈپٹی کمشنر تہے اور جب مفسدہ شروع ہوا اونہون نے محمد حیات خان کو حکم دیا کہ خدمت کے واسطے ایک جمعیت آفریدیون کی بہرتی کرے اور جب جنرل نکلسن صاحب پنجاب کے متحرک سپاہ کے دستہ کے کمانڈر پر مامور ہوئے اونہون نے محمد حیات خان کو اپنا دیسی اڈیکانگ مقرر کیا حیات خان جنرل نکلسن صاحب کے ساتہہ تہا جب صاحب موصوف نے ہوتی مردان مین ۴۶ رجمنٹ ہندوستانی پیادگان کو اور نوین رسالہ کو ترمون گہاٹ پر سخت سزا دی تہی حیات خان دہلی کو فوج کے ساتہہ گیا تہا اور جب تک محاصرہ رہا بہادری سے لڑتا رہا جب جنرل نکلسن صاحب کو دہلی کی شہر کے فتح ہونے وقت زخم کاری لگا جس سے وہ جانبر نہوئے محمد حیات خان اونکے ساتہہ تہا اور دم اخیر تک چند روز جب تک صاحب زندہ رہے نہایت وفاداری سے اونکی خدمت کرتا رہا بعد اوسکے محمد حیات خان پشاور کو واپس آیا اور تہانہ دار مقرر ہوا اور چند روز کے بعد اوسکی تبدیلی جہلم کو ہوئی اور تلہ گنگ کا تحصیلدار مقرر ہوا مئی ۱۸۶۱ء مین محمد حیات خان عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ممتاز کیا گیا اور شاہپور مین متعین ہوا بعد ازان وہ بنون کو تبدیل کیا گیا محمد حیات خان جیسا میدان جنگ مین بہادر ثابت ہوا ویسا ہی ان عہدون مین بہت اچہا کام دیتا رہا محمد حیات خان کو

کسیقدر علمی لیاقت ہے اور اوس نے ایک کتاب موسوم حیات افغانی تالیف کی ہے جس مین اقوام سرحدی کا حال لکھا ہو (محمد حیات خان کو ۱۸۷۲ء مین اوسکے خدمات کے جلدو مین جو سرحد پر اوس نے کین ستارہ ہند کا تمغا عطا ہوا اور نیز منصب اسسٹنٹ کمشنر دیا گیا ۱۸۷۸ء ۔ ۷۹ مین جو لڑائی افغانستان کے ساتھہ سرکار کی ہوئی محمد حیات خان بہ حسب افسر پولیٹیکل مامور کیا گیا)

بہادر خان محمد حیات کا بہائی ضلع راولپنڈی مین دپٹی انسپکٹر پولیس تہا +

قاضی فضل احمد

محمد صادق

محمد شریف

حاجی مصطفی

محمد جعفر

شیخ عمر

قاضی غلام محمد — گل احمد

گل احمد: سید احمد

قاضی غلام محمد: قاضی فضل احمد — نور احمد — سلطان احمد — غزن خان — میر احمد

نور احمد: اشرف خان — ابراہیم خان

قاضی فضل احمد: قاضی فتح محمد — علی احمد — فیض احمد

قاضی فتح محمد: حاجی احمد
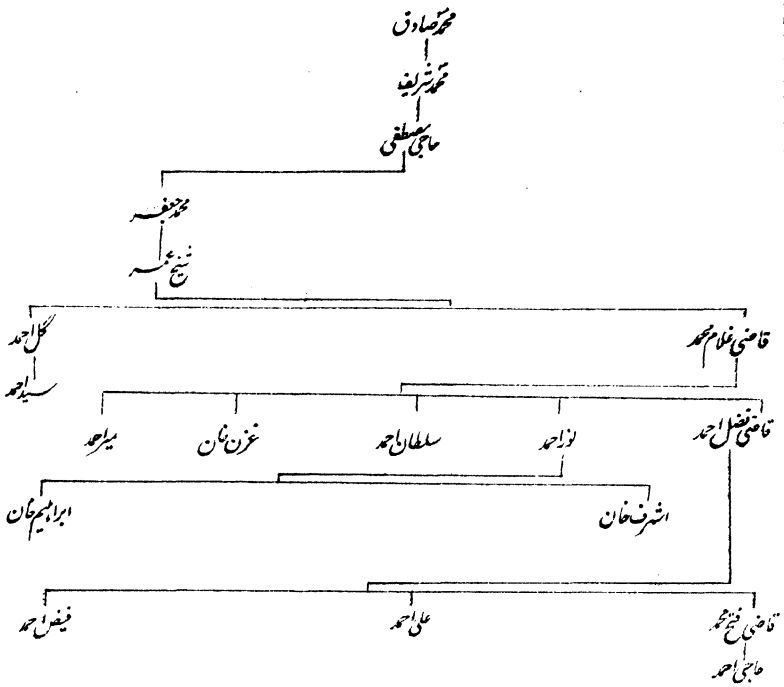
حال خاندان

تین سو برس سے کچھ زیادہ ہوئے ہمایون بادشاہ کے عہد سلطنت مین محمد صادق جو قوم کھہر سے تہا دہلی کے نواح سے چھچھہ مین آیا اور وہان اٹک سے چھہ میل کے فاصلہ پر اوسنے دیہہ فتو چاک آباد کیا نیز اوس نے گوندل پشاور کی سڑک پر اور جٹیال اور دیگر دیہات آباد کئے جو بادشاہ نے اوسکو جاگیر مین بخش دئے محمد صادق کسیقدر صاحب علم تہا اور چونکہ چھچھہ مین عالم کم تہے اوسکو اوسکے علم کے سبب سے قاضی کا منصب حاصل ہوا چنانچہ وہ

اپنی حیات تک قاضی رہا اور بعد اوسکے اوسکا فرزند قاضی ہوا لیکن تیسری پشت مین یہہ منصب اس خاندان مین نہین رہا اور ایک رئیس محمد حسین نامی کو دیا گیا جو قریب رہتا تھا محمد جعفر نے پہر یہہ منصب حاصل کیا اور اب بہی یہہ منصب اوسکی اولاد کو حاصل ہے لیکن اب مقدمات وہ طے نہین کرتے ہین اس خاندان کا حال چندان معلوم نہین ہے اور کبہی یہہ خاندان چندان عظمت کی حالت مین نہین تہا اور جو کچہہ کاغذات قاضی کے پاس تہے وہ سکہون نے ۱۸۴۸ء مین جب اونہون نے اٹک پر تصرف کیا تلف کر دئے تہے جب رنجیت سنگہ نے ۱۸۱۳ء مین قلعہ اٹک کو لیا تہا قاضی غلام محمد اپنی جان کے اندیشہ سے دریا کے پار خٹک کو بہاگ گیا تھا وہان اوسنے فیروز خان کے پاس پناہ لی سکہون نے اوسکا گہر جلا دیا اور اوسکا مال اسباب لوٹ لیا سردار امیر سنگہ سندہانوالیہ نے اوسکو بلا لیا اور اوسکے پرانی جاگیر کا کچہہ حصہ واپس کر دیا اور ایک نئی جاگیر تین سو روپیہ کی خٹک مین دی اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد رنجیت سنگہ نے اوسکو سرکار کی طرف سے علاقجات خٹک اور یوسفزئی مین وکیل مقرر کر دیا اور اس منصب پر وہ ۱۸۴۲ء تک رہا اوس سال اوسکو ایک نہنگ نے جسکو اوس نے آزردہ کیا تہا مار ڈالا اوسکا بڑا بیٹا فضل احمد اوسکی جگہہ وکیل مقرر کیا گیا اور اس منصب پر وہ آغاز عمل سرکار انگریزی تک رہا اور اوس علاقہ کے پٹہانون مین اوسکو اس منصب کی حالت مین بہت اختیار اور رسوخ رہا یہہ قاضی اچہا آدمی ہے اور دونو طرف دریاے اٹک کے رسوخ اور اعتبار رکہتا ہے وہ ہمیشہ سرکار کا وفادار رہا اور اوس علاقہ کے انتظام مین حکام انگریزی کو اچھی مدد دیتا رہا ۱۸۴۸ء مین اوس نے اچہے خدمت کی اور اوسکا برادر زادہ اور چند آدمی جب تک لڑائی رہی کپتان نکلسین صاحب کے ساتہہ خدمت دیتے رہے ۱۸۵۷ء مین اوس نے وفاداری کے ساتہہ اچہی خدمت کی اور قلعہ اٹک مین سامان رسد وغیرہ کے جمع کرنے مین مدد کی اوسکو اوسکی خدمات کے جلدو مین دو سو روپیہ کا خلعت ملا اوس کے بہائی نور احمد کو چہہ سو روپیہ نقد ملا کرتا تہا اور یہہ مواجب نور احمد کی وفات پر ضبط ہو گیا تہا اسمین سے ساٹہہ روپیہ کا حصہ فضل احمد کے حیات تک واگذار ہوا فضل احمد کے پاس حین حیات اوس کے گوندل جاگیر مین ہے جسکی جمع آٹہہ سو انتالیس ۸۳۹ روپیہ ہے اوس مین سے چہارم حصہ بسبیل علی الدوام

واگذار رہیگا اوسکے پاس اس علاقہ مین زمینداری ہی ہے فافضل احمد نے اپنی خوشی سے اپنے
بہائیون کو اور قریبی سید احمد کو جاگیر مین حصہ دیا تہا اس مہربانی کا اوسکو
افسوس ہے کہ وہ حصص اونکی حین حیات ہے
واگذار رہے ؛

ملک فیروزالدین خان شمس آباد والا

محمد مٹہ خان

سرفراز خان | خدا یار خان | محمد الہ یار خان | محمد نامدار خان

محمد نسیم خان | فیروزالدین خان | حافظ غلام احمد خان

روشن الدین | محمد شفیع | احمد دین | غلام جیلانی | فضل احمد | محمد جعفر

سلطان احمد | حاجی احمد
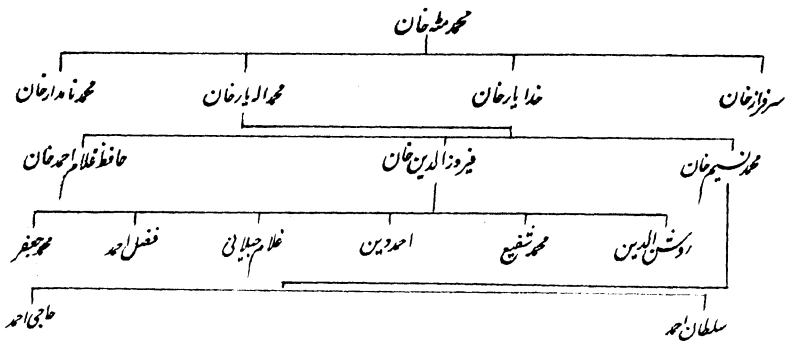
حال خاندان

قوم اوان کی ابتدا کا حال جس قوم کا ملک فیروزالدین خان ہے ایسا ہے کہ اوسکے نسبت بہت تخیلات کی گئی ہین کبہی اونکو خیال کیا گیا ہے کہ ابتدا مین وہ ہندو تہے کبہی یہہ خیال گیا گیا ہے کہ وہ ابتدا مین افغان تہے اور بعض یہہ خیال کرتی ہین کہ یہہ قوم اوس قوم کی اولاد ہے جنکو تجربے یونانی کہتے تہے قوم اوانون کی اپنی روائیتون مین کچھہ بہی نہین ہے جس سے خیال آخرالذکر کو تقویت ہو اور واقع مین اس مین بہت شک ہے کہ کوئی یونانی تجبر مین آباد رہے ہوئے تہے غالب بات یہہ ہے کہ سکندر کی قوم مین جو یونانی تہے اوسمین سے ہر متنفس ممالک مشرق اور ہندوستان سے مڑجانے مین بہت خوش تہا اور سکندر کی قوم مین سے جو سپاہ بجتر مین پیچہے رہ گئی اوس مین وہ معاون تہے جو یونان کے نہین تہے اور اونکی نسبت نہ کوئی مورخ نہ کوئی محقق السنہ کچہہ بہی پرواکرتا کہ اونکی ابتدا کو تحقیق کرتا اوان کل پنجاب مین جابجا بہت پہیلے ہوئی ہین راولپنڈی اور جہلم مین اونکی سب سے زیادہ کثرت ہے مگر شاہ پور اور تلنبہ مین بہی وہ کثرت سے ہین بلکہ

دریائے سندہ کے پار ڈیرہ جات مین بہی ہین اور قریب تین ہزار کے یوسف زئی کے میدان مین آباد ہعین
گجرات اور سیالکوٹ مین بہت سے اوانون کے دیہات ہین اور چند دیہات امرتسر اور جالندہر مین ہین مگر
اِس قوم کے سب شاخین متفق اللفظ کہتے ہین کہ وہ ابتدا مین ہندوستان مین غزنین کے نواح سے آئے
تہے اور سب اپنا نکاس حضرت علی پیغمبر کے داماد سے بتاتے ہین قطب شاہ جو غزنین سے سلطان محمود کے ساتہہ
آیا تہا اوانون اور کہوکہرون اور کہٹرون کا مشترک مورث تہا اور فتح خان دریک کے حال مین کچہہ ذکر اونن
کے تعلق کا اون قومون سے ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوان پہلے راولپنڈی مین آباد ہوئے جس علاقہ مین
شمیر خان نے دریاے اٹک پر ایک قصبہ آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام پر شمس آباد رکہا رفتہ رفتہ وہ ملک
مین پہیلتے گئے اور گوجرون اور اپنے قریبیون کہٹرون سے لڑتے رہے اور جنجوعون کو نکال دیا جنہون نے
بہت پُرانے زمانہ مین علاقہ جہلم پر قبضہ کرلیا تہا اور بعدازان اوانون کو گکہڑون نے اونکے مقبوضون سے
نکال دیا کہ گکہڑ سب قومون سے زور آور قوم ہے قوم اوان کے مختلف شاخون کے تاریخ کا حال لکہنا دشوار ہے
یہہ قوم فقط اضلاع راولپنڈی جہلم اور شاہپور مین کسی عظمت کو پہونچے تہے پنجاب کے دیگر قطعات مین وہ
غریب کاشتکار رہے ایسے اچہے کاشتکار تو اوان نہین ہین جیسے جٹ ہین لیکن تاہم محنتی اور ہوشیار ہین راولپنڈی
مین پُرانے زمانہ مین وہ کہٹر کے علاقہ پر قابض تہے اور اب بہی وہان آباد ہین گو اب مالک نہین ہین اوس
علاقہ مین سینڈو خان چہان کا سمند خان سروالہ کا اور سرفراز خان جند بگدیال والہ اونکے سرکردہ آدمی
ہین شاہپور کے ضلع ہین اوان علاقہ کوہستان جانب شمال و مغرب مین جہلم - نوشہرہ اور سکیسر مین آباد ہے
جہان اس قوم کا رئیس اب بہی رہتا ہے اور جہلم کے علاقہ مین اُس ضلع کے مغرب مین جسکو اوان کڑی یا مین یا
کہبیر اور ہنون کے کہتے ہین راولپنڈی کے شمال مین گولڑے ہین جو اوانون کی ایک شاخ ہے پُرانے
زمانہ مین گولڑے بڑے لوٹیرے مشہور تہے لیکن اب گولڑے تعداد مین کم ہین اور کوئی رئیس اونکا کسی
منزلت کا نہین ہے ؛

شمس آباد کے خاندان کا چندان لکہنے کے قابل حال نہین ہے اوسکا رئیس دعوے کرتا ہے کہ وہ شمیر خان کے

اولاد ہے جس نے اوس گانوکو آباد کیا تہا اور جس نے زمین کو جو اوس گانوکے اور اٹک کے مابین ہے دریا مین سے علیحدہ کیا تہا کہتے ہین کہ اوس زمین مین دریائے اٹک ہین مین زیادہ تہا اور عمق مین بہت کم تہا اور کنارہ جپ کی طرف اور دور تک دلدل تہی شمس آباد سٹرک کلان سے کچھ ہٹا ہوا ہے اور اوسکے باشندے معلوم ہوتا ہے کہ خیال کرتے رہے کہ ہم ایسے موقع مین ہین کہ حملہ ہمارے اوپر آسانی سے ہوسکتا ہے اور سلطنتی علاقہ کے ملکی امور مین اُنہون نے دخل نہین دیا اور اپنے گانو مین غریبانہ آباد رہے اور دہلی کی طرف فوجون پر فوجین چلی جاتی رہین اور اِس گانوکے آدمیون کو کسی نے نہین چہیڑا آخرکار ۱۳ ۱۸ء مین فوج کابلی جسکا ایک حصہ قلعہ اٹک کو محاصرہ کررہا تہا شمس آباد مین خیمہ کیا اور جب دیوان محکم چند نے افغانون کو شکست دیے اوس نے اِس گانوکو یہہ خیال کرکے تباہ کردیا کہ اوسکے باشندون نے افغانون کی مدد کی تہی مگر مہاراجہ نے یہہ محال اس خاندان کو واپس دیدیا اور نسیم خان کو اجازت دی کہ گانوکو پہر آباد کرلے چنانچہ نسیم خان نے بہت روپیہ خرچ کرکے گانوکو پہر بنایا فیروزالدین نے سکہون کی نوکری اختیار کی اور اپنے بہائی کی جاگیر پر قابض ہوا ۱۸۴۸ء ۴۹ مین اوس نے زیر حکم کپتان نکلسن صاحب کے رام نگر مارگلا پنڈدادنخان مین اور جگہہ اچہی خدمت کی ۱۸۵۷ء مین اوس نے پہر وفاداری اور بہادری ظاہر کی اور سوار اور پیادہ بہرتی کرکے دریائے اٹک کے معابر کی حفاظت کے جنرل نکلسن صاحب ملک فیروزالدین کو بہت اچہا سمجہتے تہے اور صاحب موصوف نے اپنی فوج کے ساتہہ اوسکو دہلی کو لیجانا چاہا لیکن اوس وقت وہ اپنے علاقہ سے علیحدہ کیا جاسکتا تہا ملک فیروزالدین ۱۸۵۰ء سے ۱۸۵۷ء تک راولپنڈی مین تحصیلدار رہا اور ۱۸۵۸ء سے ۱۸۶۳ء تک گوجرخان کا تحصیلدار رہا ملک فیروزالدین کے حین حیات چارسو روپیہ کی پنشن تہی اور موضع شمس آباد جسکی جمع دو ہزار دوسو روپیہ تہی علے الدوام واگذار ہوا ہے +

راجہ کرم داد خان گکھر
سلطان کے گوہر خان
سلطان رستم خان
سلطان قابل خان
سلطان گکھر خان
سلطان تاج خان
ملک لکن خان
گل بیجا خان
واحد خان
قادو خان
باجا خان
ملک تاتار خان
جودا خان
قیاس خان
ملک گل محمد خان
ملک پیر خان
جستر خان
سلطان آدم خان
سید خان
پیلو خان
مانی خان
کمال خان
سلطان سارنگ خان
شکری خان
مبارک خان
احمد خان
سلطان علی محمد خان
سلطان جلال خان
سلطان اکبر قلی خان
سلطان الہداد خان
شادمان خان
منصور خان
سلطان ناظر علی خان
سلطان سعداللہ خان
راجہ فتح علی خان
مرد خان
فیض طلب خان
شیر خان
علی حیدر خان
جلال خان
فتح خان
علی گوہر خان
شریف خان
محمد علی
بستان خان
جہان خان
کمال خان
محمد علی خان
دوست محمد خان
کرم داد خان
خداداد خان
الہداد خان

حال اس قوم کا

پنجاب کے کسی قوم کا تاریخ مین اتنا ذکر نہین ہے جتنا گکھڑون کا ہے یہہ قوم کئی سو سال تک بہت طاقتور رہی تہی اور بڑا ملک اوسکے قبضہ مین تہا وجہ اونکی طاقت کی یہہ تہی کہ اون مین اتفاق تہا یہہ مطلب نہین ہے کہ رقیب رئیسون مین فساد اور لڑائیان نہین ہوتی تہین بعض بعض حالتون مین عرصون تک اون مین جنگ و جدال ہوتا رہتا تہا لیکن ہمیشہ یہہ بات تہی کہ ایک نہ ایک رئیس کل قوم کا سرکردہ مانا جاتا تہا اور جب کوئی بیرونی غنیم آتا تہا تو سب شاخین اوسکی سرکردگی مین اوس سے لڑنے کو جاتی تہین اسی انتظام اور ترتیب کے سبب سے وہ اس قابل ہوئی تہی کہ اونہون نے اوانون گوجرون کہٹرون اور جنجوعون کو شکستین دی تہین وہ قومین ایسی تہین کہ اون مین آپسمین نفاق رہتا تہا اور جب کوئی غنیم بہی ایسا آتا تہا کہ سبکا دشمن تہا تب بہی وہ آپسمین اتفاق نہین کرسکتے تہے گکھر اپنا نکاس کے گوہر سے بتاتے ہین جو اصفہان واقع ایران مین تہا کے گوہر کا بیٹا سلطان کید بڑا سپاہی تہا اور اقبالمند تہا اور اوسنے بدخشان اور تبت کا ایک حصہ فتح کیا تہا جس پر وہ اپنی حیات تک قابض رہا اور جسکو اپنی بیٹی سلطان طیب کے واسطے چہوڑ گیا سات پشت تک اوسکا خاندان تبت مین حکومت کرتا رہا بعد اوسکے سلطان کوبلی جو کید سے آٹہوین پشت مین تہا منور خان سے کشمیر کو فتح کیا اور منور خان کی دختر سے اپنے فرزند فرخ کے شادی کردی تیرہ پشت تک گکھر کشمیر پر قابض رہے اور فرمان روا یہہ رئیس رہے فرخ امیر میرداد خیرالدین گوہر گنج لورالدین مراد بختیار عالم سمند محراب اور رستم ایک دوسرے کے بعد حکومت کرتے رہے رستم کے عہد مین کشمیری سرکش ہوگئے اور رستم کو اونہون نے قتل کردیا اور اوسکا بیٹا قابل ناصرالدین سبکتگین کے پاس بہاگ گیا جو اوسوقت ۹۷۸ء مین کابل مین بادشاہ تہا اس بات کا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے کہ گکھڑون کا یہہ بیان لسبب تبت اور کشمیر کے سچ ہے لیکن یہہ بات تحقیق ہے کہ اونہون نے کشمیر پر بہت اوایل زمانہ مین تاخت کی تہی اور اونکے نشانات اب بہی اوس ملک کے شمال اور مغرب مین پائے جاتے ہین لیکن اس بات کا کچہہ بہی ثبوت نہین ہے کہ گکھڑون نے جمکر وہان حکومت کی اور کوئی خاندان گکھڑون کا وہان حکمران رہا واقعی ان رئیسون کے نام جہوٹے ہین کئی انمین سے مسلمانے نام ہین

مثلاً خیرالدین نورالدین اور اوس زمانہ مین بالتحقیق گکھڑ مسلمان نہین تھے اون مسلمان مصنفون کی تاریخون مین جیسے کہ حج نامہ
اور فرشتہ جنکی تاریخون مین گکھڑون کا ذکر ہے لکھا ہے کہ اوہنون نے تیرہوین صدی عیسائی مین دین حق کو اختیار
کیا تھا فرشتہ نے اونکی نسبت واقع مین لکھا ہے کہ ۱۰۰۸ء مین گکھڑ وحوش سیرت تھے جن مین دختر کشی رائج تھی
اور ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے تھے اور مسلمانون کے ساتھہ سخت تشدد کرتے تھے اور گکھڑون نے دین اسلام فقط
محمد غوری کی سلطنت کے آخر زمانہ مین اختیار کیا تھا اگر کشمیر مین تیرہ پشت تک کوئی مسلمانی خاندان شاہی ۱۳۹۵ء
سے پیشیر ہوتا جب قابل سبکتگین کے پاس بہاگ گیا تھا تو غالب ہے کہ پہر ۱۳۲۲ء مین اس بات کی ضرورت نہوتی کہ کشمیر
مین پہر دین محمدی پہیلایا جاتا حالانکہ یہہ بات تحقیق ہے کہ اوس سنہ مین شاہ میر معروف شمس الدین کے عہد مین اوس
ملک مین دین اسلام نافذ کیا گیا واقع مین اس مین ہی شک ہوسکتا ہے کہ گکھڑون کی ابتدا ایران سے ہو بڑی بات
انکے موافق یہہ ہے کہ گکھڑ عموماً شیعہ ہین حالانکہ اونکی طرف کے ملک کے تمام اور مسلمان قوم مین سنی ہین یہہ ہی
خیال کیا گیا ہے کہ گکھڑ گوجر کے قوم کی ایک شاخ ہین مگر اس قیاس کے تائید مین فقط مبہم سے دلیل متعلق
بتحقیق السند ہے جو ایسی دلچسپ نہین ہے کہ سوائے مختصر ذکر کے اوسکو بسط کے ساتھہ لکھا جاوے فرشتہ کے قول
کے مطابق گکھڑ پنجاب مین ۶۸۲ء مین یعنے ایسی ابتدائی زمانہ مین آباد تھے اور اوس سال کے قریب اونہون نے
افغانون سے صلح ایسی کی کہ دونو فریق جنگ وجدال مین شریک رہین خواہ وہ کسی پر حملہ کرین خواہ اونپر کوئی آکر
حملہ کرے اور افغانون نے گکھڑون کی مدد راجہ لاہور کے مقابلہ مین کی غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین
گکھڑ دریائے سندہ پر آباد تھے اگرچہ اونکی اپنی تاریخ جو ہے وہ اس کے خلاف ہے مگر یہہ بات غالب نہین ہے کہ افغان جو
اوس زمانہ مین نئے نئے مسلمان ہوے تھے اور خونخوار اور پرہیت تھے اور جوش مین بہرے ہوئے تھے ایک بت پرست
قوم سے صلح کرتے * قابل خان نے سبکتگین کے ملازمت مین نوکری حاصل کی اور اوسکا دوسرا بیٹا گکھڑ شاہ جس سے یہہ

* ضرورتاً ابتدائی حال گکھڑون کا اوطرح لکہا گیا جیسا اونکا اپنا بیان ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ محض جہوٹ ہے غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خراسان یا افغانستان سے آئے
تھے اور پنجاب مین ۱۰۰۸ء سے پیچھے نہین آباد ہوے تھے راجہ ہوڈی کی نسبت جو گکھڑ رئیس تھا لکھا گیا ہے کہ اوس نے دختر رسالو سے جو سیالکوٹ کا رئیس اور سالوہن کے
سولہ بیٹون مین سے ایک بیٹا تھا شادی کی تھی رسالو سیالکوٹ مین ۱۲۰ء مین حکمران تھا ممکن ہے کہ یہہ بات جہوٹ ہو مگر اس سے بہرحال اسقدر پتا پایا جاتا ہے کہ جو روایتین ہین
اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ گکھڑ پنجاب مین مدت سے آباد ہین علاوہ اسکے دوسرا لیکہ گکھڑون کا یہہ بیان ہے کہ اونکی قوم کا بانی محمود شاہ کی فوج مین ایک افسر تھا فرشتہ لکھتا ہے کہ اسی محمود پر
۱۰۰۸ء مین پشاور کے نواح مین تیس ۳۰ ہزار گکھڑون نے حملہ کیا تھا جو مسلمانون کے لشکر مین گہس گئے تھے اور جنکو ہٹانا مشکل سے پیچھے ہٹایا گیا تھا اس لڑائی مین محمود کے ۵ ہزار آدمی مارے گئے تھے

قوم اپنا نام نکلنا کہتی ہے محمود غزنوی کے ساتھہ گیارہوین صدی مین ہندوستان مین آیا اور اپنی قوم کو لکہہ جو اوس
زمانہ مین تعداد مین کثیر تہی چہانہ پونیر مین دریاے جہلم پر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اوس مقام کا نام اب گوجرخان ہے تہوڑے
تہوڑے عرصہ مین اوس نے وسیع علاقہ پر جسکا نام پوٹہاہار ہے مابین جہلم اور دریاے اٹک کے قبضہ کرلیا اوسکا بیٹا
باج خان جب اوسکا باپ مرا نابالغ تہا اور اوسکی بیوہ چند سال لیاقت کے ساتھہ حکمرانی کرتی رہی سیو گی گکہر شاہ کا
پوتا تحصیل گوجرخان کی سوگیال شاخ کا مورث تہا اوسکے برادرزادہ جٹر خان نے دہ دنگلی بنایا جو اِس قوم کا صدر مقام
ہوا دن ایک جن تہا جو گرد نواح کے ملک مین تکلیف بہت دیتا تہا اور جٹر خان نے اوسکو نکال دینے کا عزم پختہ کیا
جٹر خان نے ایک متبرک فقیر کو مدد دینے کو بلایا اور جس غار مین جن رہتا تہا اوس سے برآمد کے سب راہ بند کردی
اور پہر اوسکو بہوک دینے کی تیاری کی مگر جن کو بہوکا جانے کیواسطے ٹہیرنے کو جی نہین چاہا اور پہاڑ مین ایک
سوراخ کرکے جو اب بہی نظر آتا ہے بہاگ گیا جوگا تو اوس موقع پر بنایا گیا اوسکا نام جن کے اور گلی کے
نام سے ہے جو راستہ جن کے بنایا تہا رکہا گیا جٹر خان ۱۱۶۰ء مین مرگیا اور اُسکے بعد اوسکا بیٹا سہر خان جانشین ہوا جسکا
حال کچہہ لکہنے کے قابل نہین ہے ننگ خان نے جو سہر خان کے پیچہے ہوا فدائی خان کہوکہر کے ساتھہ سازش مین اتفاق
کرکے بادشاہ محمد غوری کو قتل کیا محمد غوری نے اپنے جنرل قطب الدین ایبک کو گکہڑون کے مقابلہ مین بہیجا تہا جو
خاص لاہور کی فصیل تک غارت گری کرتے تہے قطب الدین نے گکہڑون کو شکست دی اور بہت گکہر قتل کیے
گئے اور ننگ خان نے یہہ خیال کرکے کہ بادشاہ نے میری قوم کے نابود کردینے کی نیت پختہ کرلی ہے اوسکے قتل
کی تجویز کی ۱۴ مارچ ۱۲۰۶ء کو محمد غوری غزنین کی طرف جاتا ہوا دریاے اٹک کے کنارے پر خیمہ زن ہوا رات کے وقت
گرمی تہی اور بادشاہ کے خیمہ کی جو قناتین تہین اس سبب سے اوٹہادی گئی تہین اِس سبب سے قاتل خیمہ کے دروازے تک
نادیدہ ہونچگئے دروازے پر پہرہ والے نے شور کرکے خبر کی مگر پہرہ والے کو اوسیوقت قاتلون نے قتل کردیا اور گکہڑ بادشاہ کے خیمہ مین داخل ہوے
جہان بادشاہ سویا ہوا تہا اور دو غلام پنکہہ کر رہے تہے گکہڑون نے بادشاہ پر وار کرنے شروع کیے اور بائیس ۲۲
زخم لگائے غلامون کا شور سنکر گارد دوڑکر آئی مگر ایسی دیر ہوگئی تہی کہ بادشاہ کو نہ بچا سکے اگرچہ قاتلون مین سے
اکثر گرفتار کیے گئے اور بہت تعذیب کے ساتھہ قتل کیے گیے پوہر خان اپنے باپ کا جانشین ہوا اور دوسرے فرزند

شاہوری خان سے ستوال اور لوری گکہڑ نکلے ہین سنال شاخ سن سے نکلے ہے جو تیسرا بیٹا تہا بوہر خان کے
عہد حکومت مین تہوڑی گی اوسکو نہین رہی ۱۲۴۷ء مین علاقہ پوٹہار پر نصیر الدین محمود نے یورش کی اور ۱۲۴۱ء مین مغلون
نے یورش کی تہی اور اوس مین گکہڑون نے اونکی مدد کی تہی اوس امداد کے پاداش مین نصیر الدین کئی ہزار گکہڑ
مرد عورت اور بچے اسیر کرکے غلامی مین لے گیا بوجا خان لوہر خان کا برادر زادہ اوس سے سرکش ہوگیا اور
سرخود روہتاس مین رئیس بنگیا اوسکے اوس نے بگیال شاخ کی بنا ڈالی اور یہہ شاخ ابتک روہتاس اور دہلی مین
آباد ہے امیر تیمور کی یورش گل محمد کی ریاست کے عہد مین ہوئی اور گل محمد ۱۴۰۳ء مین مر گیا اوسکے بعد جو دو رئیس
ہوئے وہ کسی لیاقت کے آدمی نہین تہے مگر جسترخان برادر پیرخان کا ذکر اکثر مسلمانی تاریخ مین ہے کہ بہادر اور میابہ
خبرل تہا۔ جسترخان* نے کشمیر پر تاخت کی اور الہ شاہ کو جو اوس ملک کا بادشاہ تہا اسیر کرلیا بعد اوسکے ملک تغان
کے ساتہہ شامل ہوکر جو ایک ترکی جنرل تہا اوس نے جالندہر پر تصرف کیا اور دہلی کی طرف کوچ کیا لدہیانہ مین اوسپر
بادشاہ کی فوج نے حملہ کیا اور اوسکو شکست ہوئی یہہ شکست ۸۔ اکتوبر ۱۴۲۸ء کو ہوئی اور وہ راولپنڈی کو چلا گیا اور
وہان سے لاہور پر اور پہر جمون پر حملہ کیا جمون کے راجہ رائے بہیم کو اوس نے شکست دی اور اوسکو قتل کیا وہ ۱۴۳۵ء
مین مر گیا تاتار خان کی حکومت تہوڑے عرصہ تک رہی اوسکا برادر زادہ ہاتی خان اوسکے مقابلہ مین سرکش ہوگیا
اور اوسکو اسیر کرکے قتل کیا اوسکے دو فرزند نابالغ تہے اور جنجوا کے رئیس درویش خان نے موقع پاکر بہت سا اپنا علاقہ
واپس لے لیا جو اوسکی قوم سے گکہڑون نے چہین لیا تہا ہاتی خان نے اوسکا مقابلہ کیا مگر اوسکو شکست ہوئی اور وہ
مجبور پسیال کو بہاگ گیا اور اوسکے رشتہ دار سارنگ خان اور آدم خان دنگلی کو بہاگ گئے جہان رئیس جنجوا نے اوسکا
تعاقب کیا اب ہاتی خان نے اپنی قوم کو اکٹہا کیا اور جنجوؤن پہر درحالیکہ وہ کوچ کرتے تہے حملہ کیا اور بہت آدمی انکے
قتل کرکے اونکو بہگا دیا جب بابر بادشاہ نے ہندوستان پر یورش کی ہاتی خان گکہڑون کا رئیس تہا اور بابر شاہ کے تورک
مین ایک دلچسپ تذکرہ اوسکے جنگ کا رئیس گکہڑون کے ساتہہ ہے بابر پہروالہ پر گیا جو گکہڑون کا صدر مقام تہا
یہہ جگہہ پہاڑون کے اندر مضبوط مقام مین ہے گکہڑون نے بہت بہادری سے مقابلہ کیا مگر بابر نے اوسپر تصرف کرلیا
جیسے بابر کی فوج شہر کے دروازہ سے داخل ہوئے ہاتی خان دوسرے دروازہ سے نکل گیا سلطان سارنگ خان اب تابع ہوگیا

* جسترخان یا جسرت کا ذکر ہے کہ وہ سنگا کا ایک بہائی تہا جس نے تلمبہ مین بمقابلہ تیمور شاہ کے جنگ کے تہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ گکہڑ جنوب کی طرف اتنی دور کبہی نہین گئے
جتنی دور تلمبہ ہے غالباً تلمبہ مین کہٹے لڑے ہونگے جو ایک پرانے راجپوت قوم دوآبہ باری کے جنوبی علاقون مین آباد تہے ⁂

اور جب اوسنے دیکہا کہ اپنے رشتہ دار کو زور سے نہین نکال سکتا ہون تو اوس نے زہر دیکر اوسکو مار ڈالا اور ۱۵۲۵ء مین ریاست اختیار کی سلطان سارنگ اور اوسکے بہائی نے بابر کی اطاعت قبول کی اور آدم خان گکھڑون کی ایک جمعیت لیکر بابر کے ساتہہ دہلی کو گیا اور اس خدمت کے جلدو مین بادشاہ نے علاقہ پوٹہار پر اوسکو مستقل کر دیا ۱۵۴۱ء مین شیر شاہ نے ہمایون بادشاہ کو جب ہندوستان سے نکال دیا تو اوس نے مشہور قلعہ روہتاس کا تعمیر کیا جہان اوسنے بارہ ہزار سپاہ زیر حکم اپنے جنرل خواص خان کے مامور کی اس غرض سے کہ ہمایون بادشاہ پہر نہ آسکے سارنگ خان نے فیاضانہ سلوک بابر بادشاہ کا یاد رکہکر اوسکے فرزند کا ساتہہ دیا اور ایسی کارروائی کی کہ جو سپاہ روہتاس مین ہتی اسکو کسی وقت آرام نہین دیا قلعہ کے گرد کے علاقہ کو وہ لوٹتا رہا اور جو سپاہ سامان رسد وغیرہ لیکر آتے تہے اوسپر حملہ کرتا رہا ۱۵۴۵ء مین شیر شاہ کی وفات کے بعد اوسکے بیٹے سلیم شاہ نے گکھڑون کو سزا دینے کا عزم کیا اور بہاری جمعیت لیکر اونکے اوپر چڑہا سارنگ خان نے امن کی درخواست کی مگر ایک ہی شرط اوسکی منظور نہین کی گئی اور اوسکا فرزند کمال خان جو بطور سفارت بادشاہ کے لشکر مین بہیجا گیا تہا پابجولان کیا گیا دو سال تک جس عرصہ مین سلطان سارنگ اور سولہ آدمی اوسکے خاندان کے مارے گئے گکھڑ جیتتی کبہی ہارتے جنگ کرتے رہے اور ۱۵۵۰ء مین شاہزادہ کامران نے جو ہمایون کا بہائی تہا جس سے اوسکا نزاع تہا اور جس نے اوسکو کابل سے نکال دیا تہا گکھڑون مین کر پناہ لی تین سال کے متصل لڑائی قلعہ پہر دان اکثر چہینا گیا اور کہو یا گیا مگر کیسی کثیر فوج اونکے اوپر بہیجی گئی گکھڑ جو بہادر اور متفق تہے اپنی جگہہ سنبہلے رہے اور سلیم شاہ نے مانا کہ اونکو مطیع کرنا ناممکن تہا ۱۵۵۳ء شاہزادہ کامران جسنے پہر اپنے بہائی سے جنگ کی تہی اور متصل خیبر کے شکست کہای تہی ہندوستان مین بہاگ کر آیا اور دہلی مین پناہ لی سلیم شاہ اوسکے ساتہہ مہربانی سے پیش نہین آیا اور شاہزادہ پہر شمال کی طرف اپنے پہلے دوست آدم خان کے پاس گیا جو اپنی بہائی سارنگ خان کی جگہہ رئیس ہوا تہا اس رئیس نے گکھڑون کے نام کو جو مہمان نوازی کے واسطے مشہور تہا داغ لگایا اور اپنے مہمان کو ہمایون کے حوالہ کر دیا جس نے اوسکی آنکہین نکلوا ڈالین اور دو سال کے بعد فتح اور ظفر کے ساتہہ دہلی مین پہر داخل ہوا اوسوقت رئیس گکھڑ ہمایون کے ہمرکاب تہا اور اوسکو اوسکی دغابازی کے واسطے انعام کثیر دئے گئے ✣

سلطان سارنگ خان دو فرزند چھوڑ مرا تھا کمال خان اور علاول خان۔ علاول خان کے زوجہ سے لشکر خان آدم خان کے فرزند کو تعشق ہو گیا اور اوسکے حاصل کرنے کو اوسکے شوہر کو اوسنے مار ڈالا کمال خان دہلی مین تھا جب اوس نے اپنے بھائی کے قتل ہونیکی خبر سُنی اور اوس نے شاہنشاہ اکبر سے فریاد کی جو ۱۵۵۶ء مین ہمایون کی جگہہ تخت نشین ہوا تھا اور بادشاہ نے کمال خان کو آدم خان کا نصف ملک بخشا آدم خان نے ملک دینا منظور نہین کیا کمال خان نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکو اسیر کیا اور اپنا بدلہ اس طرح لیا کہ اوسکو پھانسی دیدی مگر کمال خان اس ظفر کے بعد عرصہ تک نہین جیا وہ ۱۵۵۹ء مین مر گیا اب گکھڑون کے ملک مین بدنظمی ہو گئی اور چند سال تک ایسی حالت مین رہے جب تک کہ بادشاہ نے اوسکو رقیب رئیسون مین تقسیم کر دیا* جلال خان آدم خان کے نبیرہ کو بادشاہ نے دنگلی معہ ۴۵۴ دیہات کے دیے مبارک خان کمال خان کے فرزند کو پھروالا معہ ۳۳۳ دیہات کے اکبر آباد معہ ۲۴۲ دیہات کے شیخ گنجا کو دیا جو آدم خان کا ایک چھوٹا بیٹا تھا اور راولپنڈی سید خان کو دی جو سارنگ خان کا تیسرا بیٹا تھا مبارک خان اس انتظام کے ایک سال کے بعد مر گیا اور اوسکا بیٹا اوس سے پیچھے بہت دن تک زندہ نہین رہا شادمان خان معمر آدمی تھا اور بادشاہ نے پھروالا جلال خان کو دیدیا یہہ رئیس بڑا بہادر لڑنے والا تھا اور وہ فوج شاہی کا ایک جنرل رہا اور کوہاٹ بنوں اور یوسف زئی مین لڑتا رہا جہان وہ بڑی عمر مین ۱۶۱۱ء مین مر گیا بعد اوسکے بیٹا اور نبیرہ اوسکے ملک پر حکومت کرتے رہے نبیرہ اوسکا ۱۶۷۰ء مین مر گیا الہ داد خان مثل شادمان خان کے ضعیف العقل تھا مگر اوسکی بیوی ہوشیار تھی اور وہ کاروبار کا اہتمام خوبی سے اور حوصلہ سے کرتی رہی جب تک کہ اوسکا فرزند دولو مراد خان بالغ ہوا اور ریاست اوس نے سنبھال لی یہہ رئیس فیاضی مین مشہور تھا اور اس سبب سے اسکو لکھی دولو خان کہتے تھے وہ ۱۷۲۶ء مین گیا اوسکے بعد معظم خان ہوا جس نے ۱۲ سال حکومت کی اور اسکے بعد مقرب خان ہوا جو آخری آزاد رئیس گکھڑون کا تھا اوسکے عہد مین گکھڑون کی طاقت ایسی زیادہ ہوئی کہ شاید کبھی پہلے نہین ہوئی تھی اوس نے یوسف زئی کے افغانون کو شکست دی اور جنگ قلی خان خطک کو شکست دی گجرات پر تصرف کیا اور علاقہ چیب پر جہلم تک شمال مین تاخت کی احمد شاہ نے جو کتنی ہی یورشین ہندستان پر کین اون مین رئیس گکھڑ اوسکے ساتھہ شامل رہا اور شاہ اوسکے ساتھہ نہائیت مہربانی سے سلوک کرتا رہا اور اوسکے علاقہ پر جو

* اس زمانہ مین فتح خان سارنگ خان کا ایک قریبی رشتہ دار ہزارہ کو چلا گیا جہان اوس نے خانپور آباد کیا فتح خان راجہ فیروز خان اور حید ربخش ہزارہ کے گکھڑون کا مورث تھا*

بہت بڑا تہا اور چناب سے دریاے اٹک تک تہا اوسکو بحال رکھا آخر کار ۱۷۶۵ء مین سردار گوجر سنگھ بہنگی طاقتور
سکہہ سردار بڑی فوج لیکر لاہور سے مقرب خان پر چڑہ کر گیا مقرب خان نے گجرات کی دیوارون کے باہر جنگ
کی لیکن شکست کھائی اور مجبور ہوکر دریاے جہلم کے پار چلا گیا اور جو علاقہ دوابہ چج مین تہا وہ چہوڑ دیا اسطرح
جب اوسکی طاقت ٹوٹ گئی تو اوسکے رقیب اپنی قوم کے اوسکے برخلاف ہوگئے اور ہمت خان دومیلی والے
نے دغا بازی سے اوسکو قید کر لیا اور قتل کر دیا اور خود ریاست سنبہال لی مقرب خان کے دو بڑے بیٹون
نے پہروالا لیا اور دو چہوٹے بیٹون نے دنگلی لیا مگر اونہون نے بہی آپسمین جہگڑا کیا اور سردار گوجر سنگھ نے
معہ پہروالا کے سب علاقہ پر تصرف کر لیا پہروالا بہائیون مین تقسیم کیا گیا سعد اللہ خان اور نذر علیخان لا ولد
فوت ہوے اور منصور خان اور شادمان خان اونکے حصون پر قابض ہوئے اور ۱۸۱۰ء تک متسلط رہے اوس سال
انند سنگہ تہہ پوریہ نے جو مشہور ملکا سنگہ راولپنڈی والہ کا پوتا تہا آخر وہ کل علاقہ اپنی قبضہ مین کر لیا اور اون کو
مفلس محض کر دیا اگرچہ ۱۸۶۲ء مین اس خاندان کو پہروالا مین کچہہ زمینداری دی گئی سکہون کے زمانہ مین
گکہڑون کا کچہہ حال تحریر کے قابل نہین ہے اونکو ایسے آدمیون کے زیادہ ستانے نے جیسے بابہ ہنگہ سندہانوالیہ
اور راجہ گلاب سنگہ جمون والا تہا بیس دیا راجہ گلاب سنگہ نے شادمان خان کو اور رمدوخان فرزند دوم منصور خان
کو قید کر دیا اور قید مین مصیبت مین مر گئے کرم داد خان راجہ حیات اللہ خان کا فرزند پہروالا خاندان کا سرگردہ اور
ضلع راولپنڈی کے گکہڑون مین اوّل شخص ہے اوسکے باپ نے زیر حکم کپتان ایبٹ صاحب کے ۱۸۴۸-۴۹ء
مین مستحسن خدمت کی اور علی ہذا القیاس ۱۸۵۷ء مین وہ مارچ ۱۸۶۵ء مین مر گیا اور اوسکے پنشن بارہ سو روپیہ کا نصف
ضبط ہو گیا باقی نصف علے الدوام واگذار رہی فتح علیخان کو چہہ سو روپیہ سالانہ پنشن ملی بہادر علیخان کو سو روپیہ کی
اور سات آدمیون کو اس خاندان کے سب کو پانچ سو روپیہ ملا +

اور آدمی اس قوم کے اگرچہ پہروالا کی شاخ نہین ہے جسکا ذکر کرنے کے لایق ہے راولپنڈی اور جہلم کے اضلاع مین
راجہ روشن خان دومیلے والا افضل داد خان منیدا کا جو پولس مین ڈپٹی انسپکٹر ہوا مرزا خان سنگ کا اور ولی خان
سید پور کے ہین راجہ روشن خان دومیلے والا راجہ اکبر علیخان کا بیٹا ہے جو کپتان ایبٹ صاحب کے ساتہہ ۱۸۴۸-۴۹ء

مین جاکرشامل ہوا تہا اور جس نے زیر حکم صاحب موصوف کے اچھی خدمت کی تہی اوسکو ایک ہزار روپیہ کی جاگیر
ملی اوسکا ایکجدی رشتہ دار فضل داد خان راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ ملتان کو گیا تہا اور مفسد ہوگیا تھا اُسکو میجر ہنری لارنس
صاحب نے تہوڑا ہی عرصہ بیشتر قید سے رہا کیا تھا مگر تاہم وہ انگریزون کے مخالفت مین سازش اور فتنہ پردازی
کرنے سے باز نہ آیا یہہ شخص مابین راجہ شیر سنگہ اور مہاراجہ گلاب سنگہ کے معتمدی کے کام پر مامور ہوا تہا اوسکی جاگیر
چہہ ہزار روپیہ کی اوسکے مفسد ہونیکے سبب سے ضبط کی گئی اوسکے پاس دو میلے کا چہارم مانیہ چارسو پچیس روپیہ لگان ہے
گکھڑون پر کیسی ہی مصیبت پڑی اور کیسا ہی انقلاب ہوا ہے لیکن نہ غرور نہ اونکی بہادری کہوئی ہے اونکو سکھون
نے جو کل کے قوم ہے پیس دیا تہا مگر اب بہی گکھڑ شریف کے مردانہ وضع اون ایام کی یاد دلاتی ہے جب بہروالا
جاے پناہ سب لوگون کے واسطے تہا جو ظلم رسیدہ تہے اور ان
لڑائیون کے جو اونکے اجداد سُلطان ہندوستان دہلی سے
برابر لڑتے رہتے تہے ✣ ✣

بڈہا خان ملل

- امانت خان
  - سردار خان
    - سرفراز خان
      - بڈہا خان
        - اللہ یار خان
          - جہان خان
        - کرم خان
          - احمد خان
        - دیانت خان
        - فتح خان
        - صاحب خان
        - شیر خان
      - شیر خان
      - فتح خان
      - حیات خان
        - جہان خان
          - نور خان

حال خاندان

اس خاندان کا حال تہوڑا ہی لکہنے کے قابل ہے جو اپنے آپ کو بہنڈ یال ۔ رای بہنڈی بیگ کے نام سے کہتا ہے جو ایک خیالی مورث اوسکا مغل تہا لیکن حقیقت مین مثل گہیبون کی جس قوم کا یہہ خاندان ہے اجیوت نسل کا ہے جیسا کہ راولپنڈی سے ضلع کے اکثر مسلمان خاندانون کا حال رہا یہہ خاندان بہی بادشاہان دہلی کے عہد مین خوش حال رہا اور سکہون کے مقابلہ مین کبہی بہلا کبہی برا مقابلہ کرکے آخر کار اوسکا مطیع ہوگیا ملکان ملل کو مثل رایان کوٹ اور ملکان پنڈی گہیب کے اونکے دیہات کا چہارم مالیہ دیا گیا اور جب یہہ علاقہ ۱۸۳۶ء مین شہزادہ نونہال سنگہ کے تحت مین تہا بڈہا خان کو موضع کہڈوال جمعی نوسو روپیہ کا جاگیر ملا تہا یہہ ملک ان آدمیون مین سے ایک تہا جس نے راے محمد خان کوٹ والے کو قلعہ پاگہہ مین سردار عطر سنگہ کالیانوالیہ کے حکم سے قتل کیا تہا راے مقتول کے فرزندان نے اپنے باپ کے قتل کا خوب انتقام لیا اور بڈہا خان کے گہر کے سب آدمیون کو قتل کیا بجز ایک یا دو کے جو بہاگ گئے ان خاندانون مین ہمیشہ نزاع رہی تہی اور ان

خولون سے وہ نزاع ختم نہین ہوا اور سنہ ۱۸۴۸-۹ء مین کیقدد فتح خان کوٹ والے کے بیان پر بدہا خان سلطنت کے خدمت مین سرگرم سمجہا گیا اور اوسکے نصف جاگیر ضبط ہوئی لیکن ۱۸۵۷ء مین اوس نے اپنی وفاداری اسطرح ثابت کی کہ جیسی کہ خدمت وہ کرسکتا تہا اوس نے انجام دیے اور اوسکو معہ ایک خلعت پانچ سو روپیہ کے کہنڈوال پانچ سو روپیہ کی جاگیر دوام کے واسطے عطا ہوئی اس جاگیر کے علاوہ اوسکے پاس چہارم اور کئی دیہات کی زمینداری رہی جسکی سب کی آمدنی قریب ایکہزار تیس (۱۰۳۰)

روپیہ کی تہی ٭

راجہ سلطان خان

راجہ فضل داد خان

راجہ حسن محمد خان

امام قلی خان

عنایت اللہ خان — کمال خان

سرخرو خان

شمشیر خان — ترتیب خان

ذوالفقار خان — جمعیت خان

شیر جنگ خان

بند خان — سکندر خان

بہاول بخش خان — عمر خان

اکبر علیخان — امیر خان — فضل داد خان — نواب خان

نذر علیخان — فتح خان

علیم داد خان — شیرباز خان

سلطان خان — علی حیدر خان — نجم اللہ خان — رحیم اللہ خان

محمد خان — عطا محمد خان — امیر علیخان — فرمان علی خان
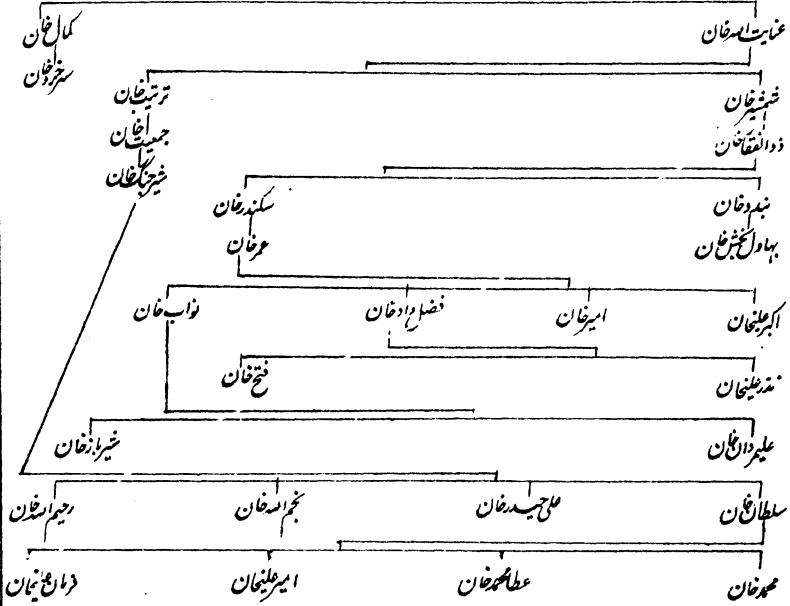
حال خاندان

چب ایک پُرانے راجپوت قوم ہے جو درمیان دریاے بیاس اور جہلم کے چھوٹے چھوٹے پہاڑون مین پہیلی ہوئی ہے گجرات کے ضلع مین جہان اونکی بہت کثرت ہے اونکے ۱۵ دیہات ہین اور اس ضلع مین چب اکثر

اکثر مسلمان ہین حالانکہ کانگڑہ اور جموون کے جیب اپنے پُرانے مذہب پر قایم ہین جیب کسی شاہی راجپوت خاندان
کی اولاد نہین ہین لیکن سلہریہ ہرچند راور اور جو معزز قومین ہین اون مین اونکا دوسرا رتبہ ہے وہ خود کہتے ہین
کہ اون مین کسیقدر شاہی خون ہے اور اونکے ایک بزرگ ہمیر چند نے کٹوج راجہ کانگڑہ کی دختر سے شادی
کی تہی اور اپنے خُسر کی وفات پر تخت نشین ہوا تہا اور پہر اوسکی اولاد کانگڑہ مین آٹھہ پشت تک جیب چند اور
اودہی چند کے زمانہ تک حکومت کرتے رہے مگر یہہ غالبًا فسانہ ہے کسی شاہی خاندان کا کوئی میان کبہی اپنی
دختر کی شادی ایسی خاندان مین نہین کرتا ہے جو اوسکے رتبہ سے کمتر ہے اور کٹوچ راجون کے دراز سلسلہ مین جسمین
۷۵ راجہ ہوئے جیبون کا کوئی بزرگ نہین پایا جاتا ہے لاریب ہمیر چند کا نام دوبار کٹوچ راجون مین آتا ہے لیکن
اون نامون سے پچہلے اور پہلے نام وہ نہین ہین جو جیبون کی تاریخ مین ہین لیکن ممکن ہے کہ صحت شجرہ
انساب جو چودہ ہزار برس تک کے زمانہ پر حاوی ہے ہی مشتبہ ہو *

جیب چند اس قوم کا بانی اپنے بہائی اودہی چند سے لڑ پڑا اور کانگڑہ کو قریب سال ۱۴۰۰ع کے چہوڑ کر موضع بلورا
یا مجلپورہ مین متصل بہمبر آباد ہوا جہان اوس نے راجہ سری پت کی دختر سے جو وہان کا راجہ تہا شادی کی دختر کے
لینے سے قانع نہ ہو کر اوس نے ریاست کی طمع کی اور اپنے خسر کو معہ اوسکے عیال کے ایک دعوت مین بُلا کر انکو
سب کو قتل کر دیا اور خود راجہ ہو گیا کئی پشت تک اوسکی اولاد اوس علاقہ مین حکمران رہے پہر سدی شاہنشاہ بابر
کی سلطنت کے عہد مین بادشاہ کے دربار مین سلام کیواسطے حاضر ہوا اور وہان اوس نے ہندوون کا مذہب ترک
کر کے دین محمدی اختیار کیا اور اپنا نام شاداب خان رکہا اسکے جلدو مین اوسکو اوسکے علاقہ پر بالاستقلال بحال
رکہا یہہ رئیس ہمایون کے ہمرکاب کئی مہمون مین رہا اور آخر کار اوسکو ایک شخص پیر ہیت نے جو قندہار کا متوطن
تہا اور جس سے اوسکا نزاع تہا مار ڈالا مذہب کا ترک کرنا ہمیشہ جیبون مین داخل نہین سمجہا جاتا ہے مگر جیبون نے شاداب خان
کو پیر بنا دیا ہے اور اوسکے قبر بہمبر مین ایک متبرک جگہہ زیارت کی سمجہی جاتی ہے جہان اس قوم کے ہندو اور مسلمان
دونو جاتے ہین اس پیر کا نام پیر سدی شہید ہے اور اس قوم مین ایک رسم ہے کہ ہر بچے کے سر پر ایک چوٹی چہوڑ
دیتے ہین تاوقتیکہ اوسکے والدین اوس مزار پر جا سکین اور وہان وہ چوٹی بڑی رسمون کے ساتہہ اوتاری جاتی ہے

اور جب تک یہہ رسم ادا نہین ہوتی ہے تب تک بچہ اصل حسب نہین سمجھا جاتا ہے یہہ رسم جیون مین ایسی ہی ضروری ہے
اور فرض ہے جیسی بابل سکھون مین اور ختنہ مسلمانون مین رئیسان جب علاقہ کہڑی کہریالی پر جو جہلم کے کنارے
کنارے قلعہ منگلان کے نیچے اور نوشہرہ تک پہیلا ہوا ہے قابض ہے جبتک سکھون کو عروج ہوا +
تب سردار گوجر سنگہ بہنگی نے گکہڑون سے گجرات کو لیکر جیون پر حملہ کیا لیکن کچہہ بہت زور اونپر نہ ڈال سکا کیونکہ
اونکا ملک حملہ اور قوم کے واسطے بہت صعب تھا صاحب سنگہ گوجر سنگہ کے پسر اور مہان سنگہ سوکرچکیہ نے بہر
عرصہ کے بعد قلعہ منگلان پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوئے اور اوسکی فتح خود بڑے مہاراجہ کے واسطے باقی رہی ۱۸۱۰ء
مین جب رنجیت سنگہ نے گجرات کو صاحب سنگہ سے لیلیا تو اونہون نے شمال کیطرف کوچ کیا اور قلعہ جونیان کو سر کیا جو
راجہ عمر خان کے قبضہ مین تہا راجہ عمر خان تب قلعہ منگلان کو چلا گیا جو جونیان سے زیادہ مضبوط تہا سکہون کی
فوج تب قلعہ منگلان کیطرف روانہ ہوئی اور راجہ عمر خان نے سمجھکر کہ مقابلہ بے سود ہوگا اپنے فرزند اکبر علیخان کو
صلح کی درخواست کرنیکو بہیجا جواب پہونچ سکنے سے پیشتر رئیس مرگیا اور رنجیت سنگہ نے یہہ بات نہ چاہکر کہ اکبر علیخان
کو حد سے زیادہ تنگ کرین اوسکے پاس اوسکے باپ کا نصف علاقہ رہنے دیا مگر اکبر علیخان فقط چہہ مہینے تک اسکو
بعد جیتا رہا کل علاقہ اوس وقت ضبط کیا گیا مگر امیر خان دوسرے بیٹے کو چار ہزار روپیہ کی پنشن ملی اور اوسکے عموزاد
بہائی شیر جنگ کو تین ہزار روپیہ کی پنشن دیے گئی چند سال کے بعد امیر خان مرگیا اور اوسکی پنشن اوسکے چہوٹے
بہائی فضل داد خانکو دی گئی شہزادہ کہڑک سنگہ نے جسکو علاقہ کہڑی کہریالی جاگیر مین دیا گیا تہا فضل داد خانکو تین
روپیہ یومیہ پر ملازم رکہہ لیا اور دس سال کے بعد چار سوارون کے عوض اوسکو ایک ہزار پچہتر روپیہ اور دیا گیا جب
کشمیر اور جمون مہاراجہ گلاب سنگہ کو ریاست مین دی گئی جاگیر چار ہزار روپیہ کی اوس ملک مین شامل رہی تہی اور
نقد مواجب ایک ہزار پچہتر روپیہ کے عوض مین اسیقدر جاگیر دل کالو اور ستہل مین دی گئے راجہ شیر سنگہ کے ساتھ
راجہ فضل داد خان ۱۸۴۸ء مین ملتان کو گیا تہا مگر اوسکے ساتہہ مفسدہ مین شامل نہین ہوا تہا اور اوسکی جاگیر اوس کے
نام بحال رہی یہہ جاگیر ۱۸۶۲ء مین اوسکی وفات پر ضبط کی گئی اُور اُسکے بیٹون نذر علیخان اور فتح خان کو
پانچ سو چالیس روپیہ کی پنشن دی گئی +

سلطان خان پونی والے کی جاگیر مین پوتی - ڈک - بہلوال - اور بہلرونڈ تہی اور ضبطی ملک پنجاب پر چہارم حصہ جمع نذرانہ پر اوسکے نام واگذار رہی تہی اوس نے ۱۸۵۷ء مین اچھی خدمت کی تہی +

چبہون مین فقط ایک اور شخص کسی رتبہ کا تھا یعنے چودہری غلام علیخان بیسہ اور اس شخص کو اپنی قوم مین بہت زور رہتا اوسکا باپ سندو خان بہت برس سکہون کی سلطنت مین کاردار تھا اپنے باپ کی وفات پر غلام علیخان اوسکے منصب پر مقرر ہوا تہا اور لایق تعریف انتظام سے اوس نے اوس علاقہ مین ترقی کی چار گانو - سنگ بیسہ جگو اور چنگ اوسکے نام واگذار رہے تہے ۱۸۴۹ء مین اوس نے سرکار کی مخالفت کی اور اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اور جو رعائتین اوسکو حاصل تہین وہ جاتی رہین مگر اوس نے اوسکا عوض اپنے وفاداری سے ۱۸۵۷ء مین کیا اور اوسکی حین حیات تین سو روپیہ کی پنشن ملی اوسکا فرزند مردان علیخان اوس سال دوسرے سکہہ رسالہ مین بہرتی ہوا اور بعد ازان اوسی رجمنٹ مین جمعدار ہوا اس رجمنٹ کا نام بارہوین بنگال رجمنٹ ہے +

ھندو چبہون نے گجرات مین بہ نسبت اونکی مسلمان بکجدیون کے بہت زیادہ تکلیف دی ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سلطنت کے تمام عہد مین وہ لیری اور مخالفت امن کے واسطے بدنام تہے یہ جب دیوا ٹہالہ اور دیگر دیہات مین پہاڑون مین چند میل سرحد جبون کے اندر آباد ہین اور اپنے پہاڑون سے میدان کے ملک مین اوتر کر لوٹتے تہے اور گانو جلادیتے تہے اور بلکہ بڑے بڑے قصبے بہی اونکے حملون سے امن نہین تہے دوبار مہاراجہ نے اونکے گانو کو پہونک دیا مگر اسکا اثر چند روزہ ہے رہا اور وہ ایسے ہی فتنہ خواب ہی ہین جیسے پرانے سکہون کے زمانہ مین تہے تین بار ضبطی ملک پنجاب سے اہنون نے علاقہ انگریزی پر حملے کئے ہین ایک بار جون ۱۸۴۹ء مین جب انہون نے موضع بہمبر پر حملہ کیا اور دوسری اگست ۱۸۵۸ء مین جب اونہون نے موضع دوکہوا پر حملہ کیا سرکار انگریزی کی تاکید پر مہاراجہ گلاب سنگہ نے ایک جمعیت سپاہ کی اونکے اوپر چڑہا کر بہیجے اور اونکا گانو دیوا جلاکر تباہ کردیا اور منع کیا کہ پہر اس گانو کو اوسی موقع پر آباد نہ کرین اوس زمانہ سے سزا کے خوف سے یہ فتنہ انگیز اور غارتگر قوم خاموش ہے لیکن انکو اب بہی سرحد کے باہر حملہ کرنے اور ڈاکے مارنے کا ویسا ہی شوق ہے جیسا کہ پرانے زمانے مین جبکہ وہ بلا مقابلہ کئے جانے کے اوس زمانہ مین ایسی غارتگری کرتے تہے کہ گجرات کے شہر کی دیوارون تک لوٹتے تہے +

ہمت سنگہ میرپوریہ

- داتارام
  - مہان سنگہ — ۱۸۴۵ء مین مرگیا
    - چتر سنگہ — ۱۸۴۰ء مین مرگیا
    - ہمت سنگہ — ۱۸۲۶ء مین پیدا ہوا
      - رگہبیر سنگہ
        - سندر سنگہ — ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
        - سردار سنگہ — ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوا
    - بدہاوا سنگہ
    - شام سنگہ

حال خاندان

داتارام مقرب خان گکہڑ رئیس گجرات کا معتمد تہا اوسکا بیٹا مہان سنگہ ہنوز نوجوان تہا جب وہ قسمت آزمائی کے
واسطے لاہور کو گیا ایک بار شکار مین مہان سنگہ نے اکیلے نے بلا کسی مدد کے ایک چیتے کو تلوار سے مارا
مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسکے ہنر اور جوانمردی سے خوش ہوے اور اوسکو اونہون نے زیر حکم سردار ہری سنگہ نلوہ
کی فوج مین عہدہ دیا یہہ جوان آدمی کئی مہمون مین بڑی بہادری سے لڑتا رہا اور ملتان کے اخیر محاصرہ مین
دوبار زخمی ہوا تہا اوس نے کشمیر اور پشاور مین بہی خدمت کی تہی ہری سنگہ اوسکے ساتہہ بہت لطف رکہتا تہا اور اوس
سردار نے اوسکے ترقی اچھی کی اور اوسکو اپنا معتبر اور لفٹنٹ یعنے نائب مقرر کیا مہان سنگہ اپریل ۱۸۳۷ء مین قلعہ جمرود
مین قلعدار تہا جب فوج افغان نے زیر حکم مرزا سمیع اللہ خان کے اوس قلعہ پر سخت حملہ کیا اور اگرچہ تعداد افغانون کے
بہت کثیر تہی مگر مہان سنگہ اونکے مقابلہ مین قلعہ کو تہامبے رہا تاوقتیکہ ہری سنگہ خود پشاور سے آیا اور وہ لڑائی لڑی گئے

جسکے یا دیہولی نہین جا سکتی اور جس مین ہری سنگہ مارا گیا تہا اپنے مربی کی وفات پر سردار مہان سنگہ پہر بہی مہاراجہ کا
مورد الطاف رہا اور ۱۸۳۹ء مین مہاراجہ نے اوسکو ۳۷ ہزار روپیہ کی جاگیر دی جسمین سے بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر
اوسکی ذاتی تہی اور ۲۵ ہزار روپیہ کے سو سوارون کی نوکری کے عوض مین یہہ جاگیر سردار مہان سنگہ کے پاس
برابر مہاراجہ کہڑک سنگہ اور مہاراجہ شیر سنگہ کے عہد سلطنت مین رہے ۱۸۴۴ء مین جبکہ فوج سکہہ ایسے بہائم صفت
اور مست تہے جیسے کہ کسی فوج کے واسطے ہونا ممکن ہے مہان سنگہ کو اوسکی اپنی سپاہ نے قتل کر دیا چتر سنگہ
نے اپنی باپ کی وفات کا بدلہ لیا مگر خود تہوڑے عرصہ کے بعد قتل کیا گیا دربار کے عہد مین جاگیر گہٹکر ۲۹ ہزار چار سو
روپیہ رہی اور تب بہی سو سوارون کی نوکری جاگیردار کے ذمہ رہی یہہ سب سوار ۱۸۴۸ء و ۱۸۴۹ء مین مفسد فوج کے
ساتہہ شامل ہو گئے ہمت سنگہ اور اوسکا بہائی شام سنگہ جمون کو چلے گئے اور جب مفسدہ ختم ہو گیا تو شیخی
کرتے رہے کہ وہ مفسدون کے مقابلہ مین مہاراجہ جمون کی فوج کے ہمراہ لڑتی رہی تہی اور اپنی قول کی تائید
مین ایک خط دیوان ہری چند کا بنام جوالا سہائے معتمد مہاراجہ گلاب سنگہ کے پیش کیا مگر اس خط سے جو ایسے
شخص کیطرف تہا خود جسکے اوپر بہت شک تہا اونکو کچہہ فائدہ نہین ہوا ہمت سنگہ کی نیت کیسی ہی قابل تعریف
کے ہو اوسکا طریق بالتحقیق نہایت مشتبہ تہا وہ ایک کلان جاگیردار تہا لیکن جس وقت اوسکی خدمات کی نہایت
ضرورت تہی وہ سرکار کی خدمت کرنیکو حاضر نہین ہوا واقع مین تا ۱۷ مئی ۱۸۴۹ء تین ماہ بعد جنگ گجرات کے
وہ نظر نہین آیا ایسی حالت مین کل جاگیر ضبط کی گئی مہان سنگہ اور چتر سنگہ کی بیوگان کو ہر ایک کو تین سو
ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی اور ہمت سنگہ اور شام سنگہ کو تین سو پچاس روپیہ
اور ایک سو اسی روپیہ کی پنشن دی گئی ۱۸۵۷ء مین
ہمت سنگہ نے بارہ سوار سرکار کی خدمت
کیواسطے دیئے یہہ خاندان
میرپور علاقہ جمون مین
رہتا ہے *

حال خاندان

کھوکھر راجہ پنڈ دادن خان اور احمد آباد کے اونچی راجپوت نسل کے ہین اور ان مین اور گکھڑون اور جنجوعون مین باہم شادی

ہوتی ہے ۱۲۲۶ھ سے پہلے اونکا کچھہ حال معلوم نہین ہے اوس سال دادن خان ایک کہوکہر راجپوت جو جہانگیر بادشاہ
کی ملازمت مین تہا دریاے جہلم پر نمک کے پہاڑ کے دامن مین آباد ہوا اوس زمانہ مین اُن پہاڑون کو جودہ کے
پہاڑ کہتے تہے دادن خان نے ایک شہر پرانے موضع شمس آباد نمکسر کے موقع پر بنایا اور اوسکا نام اپنے پر رکہا دادنخان
اوسجگہہ بغیر مقابلہ کے آباد نہ ہوسکا جس علاقہ کو اوس نے پسند کیا تہا اوس مین پہلے جنجوے آباد تہے کہین کہین قوم
جلب نے جنجوؤن کو نکال دیا تہا یہہ جلب ہے ایک راجپوت قوم تہی جو تہوڑا عرصہ کہوکہرون سے پیشتر ضلع جہلم مین
آئے تہے ان قومون مین جو اکثر جنگ وجدال ہتا تہا اوس سے ملک ویران اور غیر آباد ہو گیا تہا اور نمک کے
کان سے کوئی نمک نہین نکالتا تہا کیونکہ بیوپاری نہین آسکتے تہے اسواسطیکہ اونکو قزاقی اور تشدد کا خوف ہتا تہا
رئیس کہوکہر پنڈ دادنخان مین اپنی جگہہ قایم رہا اور تہوڑے عرصہ مین یہہ قصبہ رونق پکڑ گیا اور وہان نمک کے
منڈی ہوگئی وہ تین بیٹے چہوڑ مرا جسکے احمد آباد اور پنڈ دادنخان کے خاندان اولاد ہین شفیع خان فرزند اکبر نے
ایک قلعہ چک شفیع مین بنایا جو باری کوہ مین پنڈ دادنخان سے شمال کی طرف چہہ میل تہا اس غرض سے کہ
جنجوؤن اور گوجرون کے حملون کو روکے اوسکے بہائی فتح محمد خان نے چک شفیع سے قریب دو میل گوجر
بنایا اور ایک قلعہ پنڈ دادنخان مین بنایا کئی پشت تک اس قوم نے ہر کسی کے جو آیا مقابلہ مین اس علاقہ کو
تہام رکہا بہت سے گانو آباد کئے اس عرصہ مین کبہی کبہی جنجوؤن اور گوجرون سے لڑائی ہوتی رہی اگر خان نے
جو شفیع خان سے پانچوین پشت مین تہا پنڈ دادن خان کے پاس سلطان کوٹ بنایا اور فتح محمد خان کے پڑپوتے نے
دوسری طرف قصبہ کے کوٹ صاحب خان بنایا +
احمد خان فیروز خان کا پوتا اپنے شریک قریبیون سے لڑ پڑا اور جنگ مین جب ہار گیا تو وہ پنڈ دادن خان چہوڑ کر چلا گیا
اور قصبہ احمد آباد دریاے جہلم پر پندرہ میل جنوب کی طرف آباد کیا وہان اوسکی اولاد اب بہی رہتی ہے معلوم ہوتا ہے
کہ احمد خان لایق تہا اور اپنے علاقہ مین دانائی سے حکومت کرتا رہا اوس نے نورپور کے اعوانون کو نکال دیا اور دربار
دہلی نے اوسکو باج گذار اپنا تسلیم کر لیا اگرچہ اوسکا جانشین خدابخش ہوا لیکن اوسکے سب بیٹون مین ممتاز اور مشہور تر
روح اللہ خان تہا اوس نے یہہ بات دیکہکر کہ اوسکا برادرزادہ تتاری خان پنڈ دادن خان کے کہوکہرون پر سر ہوگیے

جلبون سے ملکر اوسکا مخالف ہوگیا تہا ان متفق مخالفون پر ایسی چستے سے حملہ کیا کہ اونہون نے مجبوراً امن مانگا اور اون سے اپنی شاخ کے آدمیون سے اونکی دخترون کا ازدواج کروایا راجہ خدابخش خان جو اپریل ۱۸۶۵ء مین مرگیا احمدآباد کے بانی کا پڑپوتا تہا وہ سکہون کے مقابلہ مین ۱۸۴۸-۴۹ء مین لڑا کہ وہ ملک شیرخان ٹوانہ کی جمعیت کے ساتہ شامل ہوگیا تہا اور اوسکی وفاداری کے جلدو مین اُسکو موضع جورن جمعی گیارہ سو روپیہ کا باخذ چہارم جمع نذرانہ سرکار جاگیر مین ملا اور نیز ایک معافی ۳۸۷ روپیہ احمدآباد مین معہ زمینداری کوٹ کچہا مین ملی +

پنڈ دادنخان کے راجون مین سردار خان شاید سب مین سے زیادہ ممتاز اور مشہور تہا اوس نے جنجوعون سے طرح صلح اور آشتی کرنیکا خیال کیا کہ اون کے رئیسون کے ساتہ اپنی ہمشیرہ اور تین دخترون کی شادی کردی چنانچہ اوس نے اونکی نسبت سلطان ذوالفقار خان دیوان خدابخش گرجاکہیہ والے سے ناصر علیخان لکہیالہ والے سے اور قریشی پیر موضع بیل والے سے کردی مگر ہنوز شادی نہین ہوسکی تہی کہ رقیب قومون مین پہر تنازع اور جہگڑا اوٹہہ کہڑا ہوا اور سلطان ذوالفقار خان جو برات کے ساتہ لکہیالہ کو جاتا تہا پنڈ دادن خان مین روکا گیا اور اپنی جان کے بچانے کے واسطے اوسکو جنگ کرنی پڑی سردار چڑت سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا نے کہوکہرون کا ملک فتح کیا مگر اوس سردار نے احمدآباد کے راجہ کے پاس اوسکی ریاست رہنے دی اور کچہہ اور حقوق بہی رہنے دیے جنکا یہہ خاندان ابتدائی آبادی مین دعوی کرتا تہا پنڈدادن خان کے راجون کے ساتہ بہی اسیطرح کے نرمی برتی گئی مگر رنجیت سنگہ کی سلطنت کے اوایل مین سرفراز خان سرکش ہوگیا اوسکے مقابلہ مین ایک سپاہ بہیجی گئی اور عرصہ تک لڑائی کے بعد اوسکو شکست تام ہوی اور اوسکو مجبور ہوکر لکہیالہ کو بہاگنا پڑا بعد عرصہ کے اوس نے اطاعت کرلی اور چند دیہات اوسکو جاگیر مین ملی مگر پنڈ دادن خان واپس نہین دیاگیا ۱۸۴۸-۴۹ء مین یہہ رئیس قوم کے ساتہ مل گئے اور اونکی کل جاگیرات اور مواجب ضبط کیے گئے کچہہ عرصہ کے بعد دوسو روپیہ کے پنشن شیر دل خان کو ملی اور شمشیر علی خان اور میر خان اور اونکی بیوہ مان کو ہر ایک کو سو سو روپیہ کی پنشن ملی شیر دل خان کے پنشن بہ جلدو وفاداری کے ۱۸۵۷ء مین ایزاد ہوکر ساڑہے تین سو روپیہ کی گئی اور بعد اوسکے جو بند وبست ہوا تو ان پنشنون کے عوض مین یہہ انتظام کیا گیا کہ سلطان احمد اور شیر علیخان کے نام سے ایکہزار

روپیہ دوام کے واسطے مقرر کیا گیا بدین شرط کہ شیر دل خان کو اور میر خان اور بی بی بانو اونکی مان کو اونکی پنشن اونکی حین حیات اوس رقم مین سے ملتی رہے ان بیٹون نے کچھہ زمینداری بہی جو اونکی پنڈ دادن خان اور احمد آباد مین بہر حاصل کر لیے ہے *

قوم ڈہونڈ

ڈہونڈ پہاڑون مین اوس علاقہ مین آباد ہین جو راولپنڈی کے ضلع کے شمال مین ہزارہ اور کوہ مری کے درمیان مین واقع ہے یہہ بات تحقیق نہین ہے کہ یہہ قوم ابتدا مین ہندو تہے یا شل اونکی ہمسایون ترین دلہ زاک اور گکہڑون کے وہ ہزارہ مین شمال اور مغرب سے آئے تہے مگر یہہ قوم خود اس امر مین شبہ نہین رکہتی ہے اور اپنا نکاس عباس محمد پیغمبر کے چچا سے بتاتے ہین اس مورث سے بہاولپور کے داؤد پوترے بہی اپنی ابتدا نکالتے ہین یہہ دعوی دونو قومونکے ہزل اور لغو ہین ایک روایت ڈہونڈون مین ایسی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قلب ایشیا سے ابتدا مین آئے ہونگے روایت یہہ ہے کہ اونکی قوم کے ایک شخص بخت خان نے تیمور لنگ کی ہمشیرہ سے شادی کی تہی اور اوس بادشاہ کے ساتہہ دہلی گیا تہا وہان بخت خان اور اوسکی اولاد اوسکے بعد رہتی رہی پہر شاہجہان کی سلطنت کے عہد مین زوراب خان نے جسکی دہلی مین اولاد نہین ہوئی خیال کیا کہ شاید اپنے وطن مین قسمت جاگ جاویگی اور اپنے وطن کے جانے کو روانہ ہوا وہ چہوٹے موضع درن کوٹ مین جو کوٹہ سے واقع ضلع راولپنڈی سے تین میل ہے پہونچا وہان اوسکو ایک بزرگ فقیر ملا اور اوس نے فقیر سے دعا کی عاجزی سے استدعا کی فقیر نے وعدہ کیا کہ اوسکو بیٹا پیدا ہوگا مگر اس شرط پر کہ وہ بیٹا اوس فقیر کو دیدیا جاوے زوراب خان نے اقرار کرلیا کہ بیٹا فقیر کو دیدیگا اور جب لڑکا پیدا ہوا تو فقیر نے لڑکا مانگا لڑکے کی مان روتی رہی اور لڑکا نہ دینا چاہتی تہی اور التجا کی کہ لڑکا اوسکے پاس ایکسال نہین ایک مہینا نہین تو ایک دن رہنے دے مگر فقیر نے کہا کہ اگر بچہ نے دودہ پی لیا تو وہ میرے کام کا نہین رہیگا اور اوسکو لے گیا اور اپنی جہونپڑی کے ایک گوشہ مین رکہہ دیا

اور اونکو گرد پہر چن دئے اور خود مکہ کو روانہ ہوگیا حاجی مکہ مین عبادت کر رہا تہا کہ دفعتاً اوسکو لڑکا یاد آگیا وہ
فوراً سرعت سے واپس چلا اور اپنے کرامات سے سمندر اور دریاؤن کو خشک پاؤن سے عبور کر کے آیا اور آخر
زوراب خان کے گہر پر آپہونچا اوسنے لڑکے کے ماباپ کو کہا کہ اندیشہ ہے کہ لڑکا جیتا ہوگا اور سب ملکر جہونپڑی
کی طرف گئے جہان اونہون نے دیکہا کہ لڑکا زندہ تہا اور ہنس رہا تہا فقیر خوشی سے پکار اوٹہا کہ جے ہو جاسے
جے ہو جاسے یعنے اس سے بہت ہو جاوینگے اور یہہ جو لفظ اچھی فال کا تہا اوسپر اوس لڑکے کا نام جے خان کہا
گیا اور فقیر کی پیش گوئی پوری ہوئی اور اوسکے بائیس ۲۲ فرزند پیدا ہوئے جنمین سے چار کی اولاد جدوال
ڈہونڈ۔ سرآرا اور تناول قومیت ہین*

کہالورا یا کالورائی ڈہونڈون کا مورث تہا اوسکو بادشاہ نے کشمیر کو جانیکا حکم دیا کہ وہان کے صوبہ کو جو
باغی ہوگیا تھا راہ اطاعت پر لاوے وہ دہرما مانک رائے کے فرزند کے ساتہہ روانہ ہوا دونون کے پاس تیر کمان
تہی اتفاقاً اوس وقت کشمیر مین ایک شیر نے تباہی ڈال رکہی تہی اور روزانہ اوسکو ایک آدمی کہلایا جاتا تہا
جس سے اوسکو تسلی رہتی تہی اور زیادہ خون نہین کرتا تہا جب یہہ مسافر کشمیر کے علاقہ کے پاس پہونچے اونکو ایک
بیوہ عورت ملی جو رو رہی تہی اسواسطے کہ اوسکا ایک ہی بیٹا تہا اور اوس روز وہ بیٹا اوسکا شیر کو دیا جانا تہا اوسکے غم و
زاری سے متاسف ہو کر کہالورا اور اوسکے دوست نے عزم کر لیا کہ جہانتک اونسے ہو سکے اس عورت کی مدد کرین
اور وہ شیر کے واسطے کمین مین بیٹہہ رہے اور خوش نصیبی سے اونہون نے اوس شیر کو اپنے تیرون سے مار ڈالا
پہر اوسکے کان کاٹکر وہ سو رہے درحالیکہ وہ سوتے تہے ایک مسافر اوس طرف سے گذرا اور اوسنے شیر کی لاش
وہان پڑی دیکہکر خیال کیا کہ جو انعام اوس شیر کے مارنے کے واسطے موعود ہے وہ لونگا اور اوسکی کہال
اوتار کر نواب کے پاس لے گیا کہ یہہ نشان اوسکے مار ڈالنے کا ہے نواب اوسکو بہت انعام دینے کو تہا کہ عین
وقت پر دہرما اور کہالورا پہونچ گئے انہونے کان پیش کئے اور انعام مانگا نواب کو یقین ہوگیا جس شخص نے بہانہ کیا
تہا اوسکو سزا ہوئی اور دو نو دوست بیش بہا انعام لیکر اور ہر ایک نواب کی ایک ایک دختر سے شادی کر کے
کشمیر سے واپس ہوئے اس کشمیری عورت سے کہالورا کو دو فرزند پیدا ہوئے جنکا نام کند خان اور کور خان کہا گیا

ڈہونڈ گنند خان کے اولاد مین ہین ایک اور زوجہ سے جو کہتوال قوم کی تہی اوسکو دو اور فرزند پیدا ہوئے بازخان
اور برچا خان ڈہونڈ چہہ پشت تک ہزارہ مین رہے اور بعد اوسکے پہاڑون مین پہیل گئے اور کہوٹہ مری اور دیول
مین آباد ہوگئے +

کہتے ہین کہ کہسلو کے ولد الحرام فرزند سے سٹہے نکلے ہین جو اوسی علاقہ مین آباد ہین سٹہے خود ڈہونڈون کے
ساتہہ تعلق سے قطعی منکر ہین اور اونکے سخت دشمن ہین ڈہونڈ ہمیشہ سے فساد پیشہ اور سرکش رہے ہین
مگر جیسی اونکی طبیعت مین بدی ہے ویسی بہادری اون مین نہین ہے +

مہاراجہ گلاب سنگہ نے ۱۸۳۷ء مین تقریبًا ڈہونڈون کو بالکل نابود کردیا تہا جمرود مین جو سکہون کو ہزیمت ہوئی
تہی اور وہان سردار ہری سنگہ نلوہ مارا گیا تہا ڈہونڈون اور سٹون اور اور کوہستانی قومون نے موقع سمجہا اور
سرکش ہوگئے اونکا علاقہ گلاب سنگہ کے سپرد تہا اور جب انہون نے یوسف زئی مین انتظام کی صورت پیدا کرلی
تو بیس ہزار سپاہ لیکر جسمین آئین اور کشادہ سپاہ شامل تہی مری اور ہزارہ کے کوہستان مین سرکشی کے
فرو کرنے کے واسطے روانہ ہوا اول اول سرکش کامیاب رہے شمس خان جو ایک معتبر متوسل راجہ دہیان سنگہ
کا تہا اوسکے زیر حکم کل ملک سرکش ہوگیا اور راجہ جمون کے سب قلعے اوسکے تصرف اور قبضہ مین آگئے تہے
مگر گلاب سنگہ موقع دیکہتا رہا راجہ کہوٹہ مین مقیم رہا اور تہوڑی ہی عرصہ مین اونکے وعدون اور رشوتون سے غنیم کی
جماعت مین نفاق پیدا ہوگیا جب رئیسون کی یہہ حالت راجہ نے کردی کہ ایک کو ایک پر اعتبار نہین رہا وہ
پہاڑون کے اندر روانہ ہوا زراعت اور دیہات کو جو راہ مین آئے پہونکتا گیا اور مشتہر کردیا کہ جو آدمی کسی مرد عورت
یا بچہ کا سر لادیگا اوسکو ایک روپیہ انعام دیا جاویگا آن فتنہ زدہ اور شامت رسیدہ آدمیون نے دیکہکر کہ آپسمین اتفاق
نہین ہے اور دشمن کی طرف سے ایسی سختی دیکہکر کچہہ بہی مقابلہ نہین کیا ہر طرف جنگلی جانورون کی طرح گویا
وہ شکار کئے گئے اور مرد اور عورت ایک ہی طرح بلا رقت اور رحم کے قتل کئے گئے آخر کار گلاب سنگہ نے حکم دیا کہ
عورتون کو نہ مارین اور فوج کے ساتہہ قید رکہے جاوین اور ہر قسمت سپاہ کے ساتہہ پیچہے پیچہے ایک جمعیت فاقہ زدہ
عورتون کی جنکے بدن پر کپڑے بہی پورے نہین ہوتے تہے رہتے تہے دن کو اونکو مویشی کی طرح ہانکتے تہے

اور رات کو مثل مویشی کی اونکو ایک کانٹون کی باڑ مین رکھتے تھے اور سپاہی جسقدر چاہتے تھے تشدد کرتے تھے کئی ہزار عورتون مین سے فقط چند صد جمون مین پہونچین اور بہ استثنا اون عورتون کے جو سب سے زیادہ حسین تھین اور جو گلاب سنگہ کے زنانہ کے واسطے رکھی گئین بطور کنیزون کے فروخت کی گئین کہتے ہین گو شاید مبالغہ ہو کہ اِس کوہستانی مہم مین بارہ ہزار ڈہونڈ جان سے گئے یہہ بات تحقیق ہے کہ بعض حصّی اس کوہستان کے جو پہلے زرخیز تھے اور جہان اچھی آبادی تہی ویران ہو گئی اسقدر آدمی باقی نہین رہے کہ زراعت کیواسطے کافی ہوتے اور گلاب سنگہ کے جنگ انتقام سے جو بچ رہے تھے وہ سال آئندہ مین قحط سے تلف ہوئے +

مگر یہہ نہایت سخت سزا ڈہونڈ جلدی بہول گئے ستمبر ۱۸۵۷ء مین یہہ سمجھکر کہ سرکشی کے واسطے اچھا موقع آگیا ہر ڈہونڈون نے کہرل اور اور اپنی ہم قوم ہزارہ والون سے سازش کرکے مری پر حملہ کرنے کا منصوبہ کیا مگر اونکو حملہ کی تجویز کے خبر ہو گئی اور جب دوسری تاریخ کی رات کو یہہ سرکش مری کی طرف اس امید مین آئے کہ اونکو اسانی سے فتح ہو جاویگی اور لوٹ بہت ملیگی تو اونکا ناگاہ مقابلہ ہوا اور پیچھے ہٹائے گئے اور دوسرے دن راولپنڈی سے فوج کے آجانے پر مری کے شمال مغرب کی طرف جو ڈہونڈون کا ملک تہا اوس مین فوج داخل ہوئی اور گیارہ گانو سرکشون کے جلادئے گئے چند سرغنہ اون سرکشون کے جو متعاقب گرفتار ہوئے پھانسی دئے گئے ڈہونڈونمین فقط ایک رئیس کسیقدر رتبہ کا ہے جسکے پاس سات سو ستّر روپیہ کی جاگیر ہے +
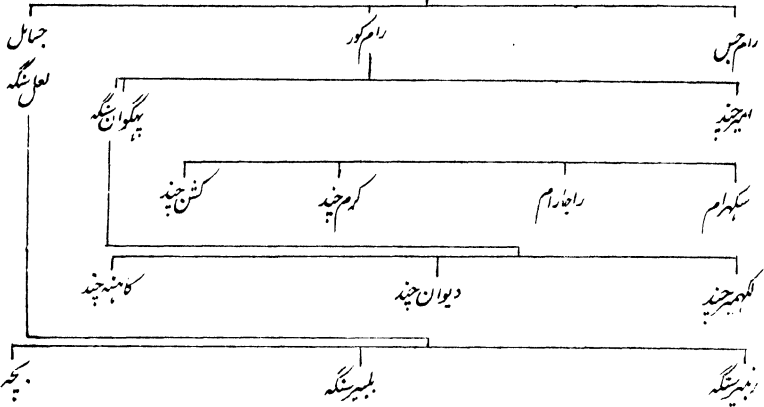
حال خاندان

راجہ لعل کا خاندان کسی قدامت کا ہنین ہے اس خاندان کو عروج بہی اور زوال بہی دفعتاً ہوا اور زوال بہی ایسا پورا پورا ہوا کہ مختصر حال ہی اس خاندان کا اس جگہہ لکہا جاتا ہے تین سال تک خود لال سنگہ کا حال گویا پنجاب کے تاریخ کا حال تہا اور اس کتاب کے پہلے حصون مین مذکور ہے رام جس تین بہائیون مین سب سے بڑا تہا جو ایک چہوٹے سے برہمن دوکاندار کے بیٹے تہے رام جس بستی رام سردار مہان سنگہ سوکر چکیہ کے خزانچی کا منشی ہوکر نوکر ہوا رام جس ایک ہنگامہ مین جو علاقہ کوہستان مین مالیہ وصول کرنے مین رنجیت سنگہ کی

سلطنت کے اوایل عہد مین ہوا تہا مارا گیا تہا اور اوسکی نوکری پر اوسکے بہای رام کور اور جبا مل ملازم ہوئے
راجہ دہیان سنگہ اس خاندان کا مربی تہا اور بستی رام کے مرنے پر راجہ دہیان سنگہ نے جبا مل کو بیلہ کے توشہ خانہ
پر خزانچی مقرر کرادیا ۱۸۳۰ء مین امیر چند کو ایک نوکری اپنے چاچا کے تحت ملی اور ۱۸۳۲ء مین لعل سنگہ اور اوسکا
عموزاد بہای بہگوان سنگہ خزانہ مین نوکر ہوئے سال آئندہ بہگوان سنگہ گجرات کو کاردار مقرر کرکے بہیجا گیا اور
جبا مل کو روہتاس اور جہلم کے اجارہ لینے کی اجازت ہوئی اور یہہ اجارہ اوسکے پاس اوسکی وفات تک ۱۸۳۶ء
مین رہا لعل سنگہ اپنے باپ کی جگہہ مقرر ہوا اور جب نونہال سنگہ نے مصر بیلی رام کو کئی مہینے قید کردیا اس سبب سے کہ مصر
بیلی رام کو سردار جیت سنگہ کے ساتہہ تعلق تہا تو لعل سنگہ مصر بیلی رام کی جگہہ خزانچی مقرر ہوا اور جب چار سال
کے بعد بیلی رام راجہ ہیرا سنگہ کے حکم سے مارا گیا تو لعل سنگہ مستقل خزانچی مقرر ہوا راجہ لعل سنگہ پر راجہ ہیرا سنگہ
بہت مہربانی کرتا تہا اور اوس نے لعل سنگہ کو روہتاس کا راجہ بنایا مگر لعل سنگہ ایسا شدت سے حریص تہا کہ احسان مندی
کا اوسمین نام نہین تہا اور دسمبر ۱۸۴۴ء مین جو سازش کامیابی کے ساتہہ ہیرا سنگہ کے مقابلہ مین ہوئے اوس مین
لعل سنگہ بالکل شامل تہا اوس موقع پر راجہ ہیرا سنگہ مارا گیا تہا اوسکے بعد جواہر سنگہ وزیر ہوا اوسکے عہد مین راجہ لعل سنگہ
کو بہت زور ہوگیا کیونکہ وہ مہارانی کا آشنا تہا اور جب وہ وزیر مرا لعل سنگہ خود وزیر ہوا اور اوسنے معہ راجہ دینا ناتہہ کے
فوج کو جس سے اوسکو خوف اور تنفر تہا ۱۸۴۵ء مین ترغیب دی کہ ستلج کو عبور کرے اور سرکار انگریزی کے ملک پر
حملہ کیا بعد ستلج کی لڑائی کے راجہ لعل سنگہ وزارت پر بحال رکہا گیا اور اس منصب پر وہ آخر سال ۱۸۴۶ء تک
رہا اوس سال مین اوسپر جرم نمکحرامی سرکار کا یہہ ثابت ہوا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کو جو بروئے عہدنامہ ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء
کشمیر دیا گیا تہا مہاراجہ صاحب کا قبضہ کرنے مین مقابلہ کیا گیا اس جرم کے ثابت ہونے پر راجہ لعل سنگہ منصب وزارت سے
برطرف کیا گیا اور ہندوستان کو بہیجا گیا پہلے آگرہ کو اور بعد ازان ڈیرہ دون کو بارہ ہزار روپیہ سال اوسکو
گذارہ ملا ✤

راجہ لعل سنگہ کو طاقت اور زور ایسی حرفتون سے حاصل ہوا جنکا انجام شائستہ ملک مین پہانسی ہوتا یہہ شخص راجہ ہیرا سنگہ
اور مصر بیلی رام اور بہای گورکہہ سنگہ کے قتل مین تحریک کرنے والون اور کارندون مین ایک سرگروہون مین سے تہا اوسکا

سانزمہارانی چندان کے ساتہہ ایسا علانیہ اور بے شرمی کے ساتہہ تہا کہ ہرچند سکہون کی قوم بد وضعی مین ضرب المثل ہے لیکن اس قوم کو بہی مکروہ او ر شاق گذرتا تہا بیوفائی نمکحرامی دغابازی اور فتنہ پردازی سے اوسکو وہ ثروت اور طاقت حاصل ہوئی جو اور آدمی لیاقت اور خوبیون سے پیدا کرتے ہین اوسکو اپنے ملک کا فائدہ کرنے کے واسطے بہت موقع اچھے تہے مگر اوس نے سوچ سمجہکر برائی کو بہلائی ترک کرکے اختیار کیا اگر اوسکو اپنے ملک کی کچہہ بہی محبت ہوتی تو ستلج کی لڑائی کے بعد کشمیر پنجاب سے علیحدہ نہوتا اوسکی وزارت کو سرکار انگریزی کی تمام طاقت سے تقویت دی گئی تہی میجر لارنس صاحب اوسکے ساتہہ تہے وہ اوسکے کام مین چہوٹے چہوٹے باتون مین مداخلت نہین کرتے تہے بلکہ دانائی اور فیاضی سے صلاح دیتے تہے مگر یہہ حریص وزیر اونکی صلاح پر کبہی نہین چلتا تہا اور جب آخرکار اوسکو اس سبب سے کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کا اوسکو حسد اور رشک تہا ایسے اشتعالک ہوئے کہ وہ نمکحرام ہو گیا تو اوسکی معزولی سے سب کو خوشی ہوئی فوج کو اس سبب سے کہ اوسکی بزدلی اور ناتوانی عقل سے فوج تباہ ہو گئی تہی اور رئیسون کو اس سبب سے کہ اوس نے اپنی ذاتی فائدہ کے واسطے اور اپنے بڑہائے ہوئے متوسلون کے فائدہ کے واسطے اونکے املاک پر تصرف کیا تہا ✽

مصر امیر چند ۱۸۳۸ء مین مالیہ وصول کرنیکے واسطے کشمیر کو بہیجا گیا تہا اور وہان چہہ مہینے رہا تہا اوسکے بعد وہ لشکر کا خزانچی ہو کر نونہال سنگہ کے ہمرکاب پشاور کو گیا تہا بہگوان سنگہ اوس زمانہ مین لاہور مین خزانہ مین نوکر تہا ۱۸۴۴ء مین امیر چند گجرات اور پنڈدادنخان کا ناظم بارہ ہزار روپیہ سالانہ مواجب پر مقرر ہوا تہا اور اوس سے دو سال کے بعد اوسکا بہائی بہگوان سنگہ جہنگ کا کاردار مقرر ہوا تہا راجہ لعل سنگہ کے معزولی پر ان دونون کی جاگیرین اور منصب جاتے رہے مصر امیر چند کے ذمہ کثیر باقیات سرکاری تہین اوسنے ایک عرصہ کے بعد صفائی حساب کے اور روپیہ ادا کیا مصر امیر چند سنگوہی ضلع جہلم مین رہتا ہے سکہرام امیر چند کا سب سے بڑا بیٹا ۱۸۴۵ء مین چہوٹے مہاراجہ کا نوکر ہوا تہا اور روزانہ فوج کی رپورٹ مہاراجہ کو سنایا کرتا تہا سکہرام کی نوکری دربار کے توشہ خانہ مین تہی اور اوسکی ملازمت کے دو اخیر سالون مین اوسکو چار ہزار تین سو روپیہ مواجب ملتا تہا اس خاندان مین سے فقط راجہ لعل سنگہ کو ہی سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن ملی تہی اوسکے خاندان کے اور آدمی سرکار سکہہ کے عہد مین سررشتہ مال مین ملازم رہے اور اس سبب سے دولتمند

ہین ✽

سوڈہیان ہرن پور

گورو رام داس

پرتہی چند

مہربان

ہرجی

ہرنراین

کول صاحب

سدانند

گورو گوربخش راج

بابا کیون شاہ

کشن سنگہ — رام سنگہ — ہرسا سنگہ — میگہ سنگہ

پہان سنگہ — دہیر سنگہ — فتح سنگہ

گوربچن سنگہ

سکہا سنگہ — پریم سنگہ — امر سنگہ — ہہگوان سنگہ

نہال سنگہ ۱۸۵۹ء مین گیا — شام سنگہ ۱۸۴۹ء مین مرگیا — امریک سنگہ

شیر سنگہ — کرتار سنگہ — نرنجن سنگہ

مول سنگہ — سیورن سنگہ — ندہان سنگہ

حال خاندان
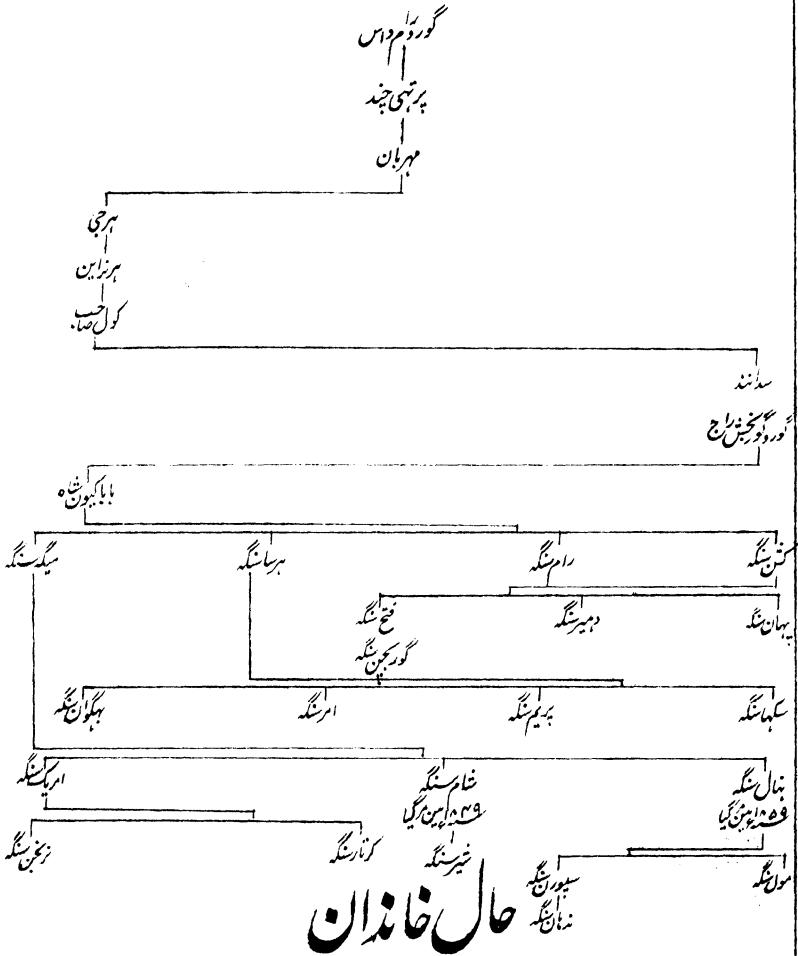
سلسلہ وار حال سوڈہیون کے بڑے مذہبی خاندان کا اونکے پُرانے استہانون واقع انندپور کرتارپور منا اور کوٹ ہرسہائے

اونکی ثروت اور بڑے بڑے املاک کا اور اوس طریق کا جس طرح اونکا زور اور اثر دوابہ جالندہر اور آنزوے ستلج اور پنجاب کے ملکی مصلحت پر ہوا اور رہا اس کتاب کے جالندہر کی قسمت مین لکہا جاویگا ضلع جہلم مین جو سوڈہیان کی چہوٹی سی بستی ہے وہ باباکیون شاہ نے آباد کی ہتی جو گورو رام داس سے آٹہوین پشت مین تہا باباکیون شاہ بیر سے جو گورو رامداس کے زمانہ سے اس خاندان مین رہا تہا اشتہر ہو اگرد ہان آباد ہوا کیون شاہ کو اوسکے پہلے دورون مین دوآبہ سندہ ساگر مین سردار رنجیت سنگہ اور ملکا سنگہ پنڈیے والے نے جاگیرین پن کرکے دی تہین جنمین کوٹلی رمیال اور چپڑ داخل تہے سردار مہان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کا باپ اوسکے مریدون مین تہا اور اوس نے سنہ ۱۷۸۳ع مین باباکیون شاہ کو تیرہ سو روپیہ کا دہرم ارتہہ دیا تہا جو اوسکے اولاد کے پاس رہا ہی اوسکا بیٹا رام سنگہ رنجیت سنگہ کے سرکار مین سنہ ۱۷۹۶ع مین ملازم ہوا اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو ہرن پور دہریالا اور دوا اور چہوٹے چہوٹے گانو جمعی سات ہزار روپیہ کی جاگیر مین ملے رام سنگہ اچہا سپاہی تہا اور جب وہ سنہ ۱۸۰۸ع مین نراین گڈہ کے فتح کرنے مین مارا گیا تو مہاراجہ کو بہت افسوس ہوا اس جاگیر مین سے چار ہزار روپیہ کی جاگیر اوسکے چہوٹے بہائی میگہ سنگہ کے نام واگذار رکہی گئی اور اوسکو اوسکی اپنی خدمات کے عوض جو ملتان منکیرہ اور ٹہیری کے جنگ مین سنہ ۱۸۲۴ع مین کی تہین اور جاگیرین ملین اور پانچہزار روپیہ کا خلعت ملا سوڈہی نہال سنگہ مہاراجہ کی فوج مین ملازم ہوا اور پانچ برس کے بعد سوارون کا کمیدان چاریاری ڈیرہ مین مقرر ہوا شام سنگہ کو سنہ ۱۸۲۶ع مین نوکری ملی اور اوسکو سگا مین علیحدہ جاگیر ملی امر سنگہ نے پہلے گہور چڑہون مین زیر حکم جنرل مہان سنگہ کے دو ہزار روپیہ مواجب پر نوکری کی گر جب میگہ سنگہ سنہ ۱۸۲۶ع مین مرا تو تینون بہائیون کا نقد مواجب بند کیا گیا مگر ذاتی جاگیرون مین تقسیم کی گئی ان بہائیون نے سنہ ۱۸۴۱ع مین لاہور کے محاصرہ مین شیر سنگہ کی جانب سے جنگ مین خدمت کی اور جب اوس بادشاہ نے بعد فتحیابی کے فوج کو انعام بخشے ان بہائیون کو بہی انعام ملے تہے شیر سنگہ کے جانشین کے عہد مین نہال سنگہ ایک ہزار سوارون کے افسری پر اضلاع دہنتی کہچی اور احمد آباد کے انتظام کے واسطے بہیجا گیا تہا جہان رعایا اوسوقت مفسد ہو گئی ہتی اوس نے اپنے ہاتہہ سے سرکشون کے وکیل کو گولی مار کر مار ڈالا اور سختی سے اور زور سے جلدی اوس علاقہ کو مطیع کر لیا اوسی زمانہ مین شام سنگہ کانگڑہ کو خدمت پر مامور ہوا تہا راجہ ہیرا سنگہ کی وفات کے بعد نہال سنگہ ضلع شاہ پور کو بار کی قومونکے

انتظام کے واسطے بہیجا گیا تھا اور ستلج کی لڑائی کے بعد ۱۸۴۶ء مین اوسکو عدالتی کا عہدہ دیا گیا مگر چند ماہ کے بعد اوسی عہدہ پر جالندہر کو بہیجا گیا تہا نہال سنگہ لایق جج تھا لیکن سخت حاکم تہا اس سبب سے لوگون کو عزیز نہ تہا جب ملتان کا مفسدہ ہوا شام سنگہ اور امریک سنگہ کو کپتان نکلسن صاحب نے معہ اونکی سپاہ کے اپنے لشکر کے ہمراہ آنیکو واسطی طلب کیا اور صاحب کے حکم سے اونہون نے اپنے بھائی کو جالندہر سے بلا لیا چنانچہ وہ بہی اپنے سوار لیکر کپتان نکلسن صاحب کی خدمت مین رامنگر مین حاضر ہوگیا جب چتر سنگہ کے زیر حکم مفسدون نے دیکہا کہ سوڈہیون نے سرکار کی وفادار رہنے کا ارادہ کر لیا تہا تو اونہون نے اونکے گہر کو لوٹ لیا عورتین اور بچے مشکل سے بھاگ سکے اور جمون کو چلے گئے جہان وہ امن ہونے تک رہے ✣

کل لڑائی مین سوڈہی سرکار انگریزی کیجانب بہادری سے لڑتے رہے اور افسوس ہے کہ شام سنگہ تہوڑا ہی عرصہ گجرات کی لڑائی سے پیشتر مارا گیا کمسریٹ کے افسر بلا اندیشہ نہ جا سکتے تہے اسواسطے شام سنگہ گنجاہ کو سامان رسد لانے کرنیکو بہیجا گیا تہا ناگاہ دشمن کی سپاہ نے اوسکو آگہیرا اور شام سنگہ مجروح اور اسیر ہوا چند روز کے بعد وہ زخمون کے صدمہ سے مرگیا لڑائی کے بعد نہال سنگہ سول خدمات پر مامور کیا گیا اور جہلم اور اٹک کے بیچ مین انتظام کیواسطے مقرر ہوا ضبطی ملک پنجاب پر جو جاگیرین امریک سنگہ نہال سنگہ اور شیر سنگہ کے قبضہ مین تہین وہ اونکی حین حیات واگذار ہوئین اور جو دہرم ارتہ تین ہزار چار سو چورانوے روپیہ کا تہا علی الدوام واگذار ہوا ۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ اعلی نے کل جاگیرات علی الدوام جدی حصص کے مطابق واگذار کردین نہال سنگہ کا حصہ ذاتی جاگیر کا ۱۸۵۹ء مین اوسکی وفات پر ضبط کیا گیا اور امریک سنگہ اور شیر سنگہ کے حصے سترہ سو پچاس روپیہ اور چودہ سو روپیہ کے حین حیات واگذار رہی ۱۸۵۷ء مین سپورن سنگہ دس سوار لیکر صاحب کمشنر راولپنڈی کی خدمت مین حاضر ہوا اور شیر سنگہ اور امریک سنگہ نے کچھ سپاہی دئی اور مفسدے مین اچھی خدمت کی اور ۱۸۵۹ء مین سوڈہیون کو گیارہ سو روپیہ کا انعام ملا ✣

سوڈہی میگہہ سنگہ کے خاندان کو کشن سنگہ اور ہرسا سنگہ کی اولاد سے قلبی نزاع ہے کشن سنگہ اور ہرسا سنگہ کی شاخ کے آدمی ۱۸۴۸ و ۴۹ء مین قوم کے ساتہہ ہوگئے اور سرکار کی جو وفادار رہے اونکی گہرون کو جہان سنگہ نے لٹوایا تہا لیکن جب گجرات کے

لڑائی مین سکہون کی فوج کو شکست ہوئی ہنال سنگہ نے یہان سنگہ کا گہر لوٹا اور تباہ کردیا پس انمین سے کسی فریق کو ایک دوسرے
کی نسبت کسی قسم شکایت کا نہین رہا +

قوم جنجوعہ

زمانہ حال مین پنجاب مین جو اقوام سب سے پرانے آباد ہین وہ راجپوت نسل کے ہین تواریخ اور روایت سے
غالبًا یہہ قیاس درست معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب مین تین آمدین راجپوتون کی ہوئی ہین پہلے آمد اوسوقت
سے پہلے ہوئے کہ جب سے کوئی تحریری تاریخی حال موجود ہے اور حضرت عیسی سے پہلے ڈہائی ہزار سال سے
پیچہے نہین ہوئے اور کٹوچ اور چمبہ اور کوہستان جالندہر کے راجگان جنکے بزرگ بارہی اور جنیاب دو آبون
پر حکمران تہے اوس آمد مین سے اب موجود ہین دوسرے آمد پہلے سے کم سے کم ایک ہزار برس پیچہے ہوئے جب
اجمید ابا جی ہستناپور کا فرزند اپنے جادو راجپوتون کو جہلم کے شمال کو لے گیا اور ایک خاندان قایم کیا جو
راولپنڈی سے ملتان تک حکمرانی کرتا رہا اخیر آمدین دکہن سے عرصہ تک دسوین صدی سے پندرہوین صدی
سے عیسائی تک ہوتے رہے جب بہت سے اور مختلف نسلون کے راجپوت پنجاب مین آتے رہے جنکی اولاد جیسے ٹوانہ
سیال گہیبہ کہوکہر اور بہت سے اور معروف قومین ہین +

یہہ بات کسیقدر تحقیق کے ساتہہ کہنی مشکل ہے کہ جنجوعی پنجاب مین کتنی مدت سے آباد ہین مگر غالبًا وہ جادو راجپوتون
کی اولاد مین جو اجمید کے ہمراہی تہے اس بات سے کہ یہہ قوم اور راجہ جوتانہ کے جوہیئے اور جودہے ایک شناخت کئی گئی
ہین اور بہی مشکل کو بڑہاتے ہین یہہ صحیح ہے کہ دریائے جہلم کے شمال کیطرف جو نمک کے کوہستان ہین تسلیم کیا گیا
ہے کہ جادو راجپوت ابتدا مین وہان آباد ہوئے تہے اور اتبک اونکا پرانا نام کوہستان جادو ہے لیکن
بیکانیر کے جوہیئے جو اگرچہ اب مفقود ہو گئے ہین تین سو برس ہوئے بہروپال کے گرد نواح مین بہت
کثرت سے تہے معلوم ہوتا ہے کہ جہلم کے جنجوؤن سے کچہہ مناسبت نہین رکہتے ہین سنہ ۲۴ع مین جوہیون
اور جودہیون کی نسبت لکہا ہے کہ یہہ قومین باتفاق کہوکہر اور دوسرے اور سیدون کے حسین شاہ رئیس

لنگا تہہن کے رفاقت مین ہٹی راجپوتون کے ساتہہ لڑے تہے لیکن جنجوؤن کی جو اپنی روایتین
ہین اون سے نہین معلوم ہوتا کہ اونکی آبادی پنجاب مین بہت قدیم سے ہے وہ سب اپنا نکاس ایک
شخص راجا مل سے بتاتے ہین جو راتہور راجپوت اور پانڈون کی اولاد مین سے تہا اور جو دہیو ریا قنوج سے
سنہ ۹۸۰ء مین پنجاب کو آیا تہا قنوج مین اوسوقت راتہور راجا تہا یہہ بات سنکر کہ ایک بار پانڈون نے
جہلم کے شمال کیطرف پہاڑون مین پناہ لی تہی وہ اپنے ہمراہیون کو لیکر اوس طرف گیا اور وہان موضع
راجگڈہ آباد کیا جو اب بنام ملوٹ مشہور و معروف ہے وہان وہ آرام سے حکمرانی کرتا رہا جب تک محمد غزنوی
نے ہندوستان پر حملہ کیا اوسوقت اوس بادشاہ نے اوسکو اپنے حضور مین طلب کیا راجا مل نے حاضر
ہونیسے انکار کیا اسواسطے محمود نے ایک جمعیت سپاہ کی اوسکے مقابلہ مین بہیجی راجا مل کو شکست ہوئی
اور وہ اسیر ہوا اور اپنی جان بچانے کو اور اپنی آزادی پہر حاصل کرنے کیواسطے اوس نے ہندو مذہب
ترک کیا اور اسلام اختیار کیا کہتے ہین کہ اس قوم کا نام اس تبدیل مذہب سے نکلا ہے جب جنجو یعنے زنار
جو راجا مل اور سب ہندو پہنتے تہے توڑا گیا جنجوا متفق اللفظ کہتے ہین کہ اونکا بزرگ پنجاب مین دسوین صدی
مین آیا تہا یہہ بات عجیب ہے اسواسطے کہ بالتحقیق غلط ہے اونکے شجرہ انساب سے بہی اونکی روایت کی
تصدیق ہوتی ہے سب سے بڑا شجرہ نسب خاندان نیتل کا ہے جسمین راجا مل سے ۲۲ پشت ہین اور یہ پشتین
او۔ باغان والہ کا جسمین ۲۲ اور ۲۱ پشت ہین اور یہی خاندان مثل ملوٹ اور دلوال کے ہین جنکی
شجرہ انساب سے اوسی مورث تک فقط ۱۷ یا ۱۸ پشت معلوم ہوتی ہین ایک پشت کیواسطے تیس سال
محسوب کر کے کہ یہہ اوسط زیادہ ہی ہے سب سے بڑا شجرہ انساب اس حساب سے سات سو برس سے زیادہ تک نہین پہونچتا
ہے بیان کیا گیا ہے کہ راجا مل٭ نے ایک مندر اور ایک تالاب ملوٹ مین اور نیز کٹاس مین بنایا تہا جو بڑے
تیرتہہ کی جگہہ ہے اور جہان ہزارون ہندو سال بسال جاتے ہین راجا مل کے پانچ فرزند وِیر۔ جودہ۔ کہلا۔ ترنولی

٭ اگر راجا مل نے ملوٹ اور کٹاس کے مندر بنائے تہے تو ضرور ہے کہ وہ اوس زمانہ سے بہت پہلے ہوگا جو جنجوؤن کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے
کیونکہ وہ دو مندر بہت پُرانے ہین اور مسلمانون کے ہندوستان مین آنیسے پیشتر بنائے گئے ہین کٹاس ہمیشہ متبرک جگہہ رہی ہے اور مہابہارت مین
تین سو برس (حضرت عیسیٰ سے پہلے) اسکا ذکر ہے کہ دہرتی کا نبتر ہے کٹاس مین ایک کوہ مین اب ایک ٹکڑا اگنو کا دکہایا جاتا ہے جو
زمین کو اوٹہائی ہے

اور کہکا کہلا کے اولاد اب راولپنڈی کے ضلع کہار اور کہوٹہ کے علاقون مین پائے جاتے ہین ترنولی کے اولاد اب اٹک مین اور اٹک کے قرب جوار مین آباد ہے اور کہکا کی اولاد مظفرآباد اور کوٹ کہکا اور دیگر دہات واقع سرحد جمون مین آباد ہین -

مگر ویرا اور جودہ بہی فقط ایسی بیٹے راجا مل کے ہین جنکا خاص فکر ضروری ہے اپنے باپ کی وفات پر انہون نے علاقہ کو جو راجا مل کے سبب سے ملک دہنی* کہلاتا ہے آپسمین تقسیم کرنا چاہا جودہ نے کاہنائے نمک متصل کہراج لین اور قصبہ تکشالا کو برہمنون سے لیا جو وہان آباد تہے اوس نے اوسکا نام بدلکر کہیالہ رکہا اور وہان ایک قلعہ اور دو تالاب بارش کے پانی کے واسطے بنائے چنانچہ اب بہی وہان کے باشندے انہین تالابون کا پانی پیتے ہین کیونکہ قصبہ کے قریب کہین پینے کے پانی کا سوت نہین ہے ویرخان نے کہیوڑہ پر متصل پنڈدادنخان تصرف کیا اوسکا ایک بیٹا راجہ احمدخان تہا جسکی اولاد ملوٹ بادشاہ پور اور دنوال کے خاندان مین جودہ کے چار فرزند تہے رہپال سنسپال جسپال - اور جیپال - رہپال کی اولاد باغانوالا - کوٹ عمر - پنڈی - کہوکہرداکہا - چکری - پیرچک - تہپال - فریدپور شیرپور - سیدپور اور تہل کے خاندان ہین سنسپال خاندان جو سید شاہ وچہ ہر کوٹلی پنڈ کٹورا سلوہی کلس - چہمی مخدوم سین - ولی - لہر - دنالی - وریالہ اور کہاوالہ کا مورث تہا جسپال کے اولاد کم ہے اور کلوال مین آباد ہین اور ڈہنڈوٹ اور روزند کے منبردار جیپال کی اولاد ہین - رہپال جودہ کا فرزند اکبر ملوٹ مین حکمران تہا اور اوسکے فرزند نارو نے ناکو بہن نلہ پر آباد کیا اوسکے پوتون ہست خان اور تاتارخان نے گرجاکہ آباد کیا جو بڑا قصبہ ہوگیا تہا مگر خراب اور ویران ہے جنجوعون کے تہوڑے عرصہ مین بہت شاخین ہوگئین اون مین آپسمین نفاق رہا اور اس سبب سے وہ اون اقوام کا مقابلہ کامیابی سے نکرسکے جو اون سے کسیطرح بہادری یا جنگ کے ہنر مین زیادہ نہین تہین جب تیمورشاہ نے ہندوستان پر ۱۳۹۸ء مین یورش کی جنجوعی اوسکے ساتھ شامل ہوگئے اور سب مہمون مین اوسکے زیر حکم لڑتے رہے ۱۵۲۶ء مین اونہون نے شاہی سے بابرشاہ کی اطاعت قبول کرلی بابر نے اپنی توزک مین کسیقدر مفصل حال اس قوم کا لکہا ہے کہ اوس وقت اس قوم کے دو فریق کا نام جودہ اور جنجوا تہا یہہ نام مطابق جودے اور جوہیا تاریخ راجپوتانہ کی ہین

* علاقہ دہنی جو چالاک اور دیرپا دم کہوڑون کی نسل کے واسطے مشہور رہے جو اب تقریبًا نابود ہوگئی ہے +

اگرچہ فی زمانہ دونون کا ایک ہی نام جنجوآ ہے گکہڑ اس قوم کے بڑے دشمن تہے اور اونہون نے اس قوم کو اونکی بہت سے گانوسے نکال دیا تہا اور انونچ ہی اوپر بہت سختی کی اور سب سے پیچہے سکہون نے جو سب سے زیادہ برے تہے جنجوؤن کی بربادی تکمیل کے ساتہہ کردی اس پرانی قوم کا کوئی آدمی اب تہ وت یا زور کا نہین ہے ✤

کوٹ سارنگ اور دارا پور کے خاندانون کی نسبت خیال کیا جاسکتا ہے کہ جو شریف نسل قومین ہین اون مین اول ہین راجا سارنگ بانی خاندان کوٹ سارنگ کے قبضہ مین پچاس گانو تہی اور بہادری اور شجاعت کیواسطے مشہور تہا وہ افغانون کے ساتہہ ایک جنگ مین متصل لکہد ئے

فتح خان جو سارنگ سے چہٹی پشت مین تہا مشہور و معروف رئیس تہا اور اوسکے وقت مین گانو کا نام فتح کوٹ تہا اعوانون نے اس خاندان سے اوسکا علاقہ چہین لیا تہا مگر دہنا سنگہ ملوئی نے اونکے پاس تہوڑے زمیندارے رہنے دی راجہ محمد خان اور سمند خان اس خاندان کے اب رئیس ہین سمند خان کوٹ سارنگ کا نمبردار ہے ✤

راے خیر مہدی خان دارا پور کا رئیس ہے قصبہ دارا پور کو اوسکے بزرگ ملک درویش نے آباد کیا تہا یہہ رئیس جنگ کا تہا اور اوسکی قوم کو جو ضرر گکہڑون سے پہونچے تہے اونکا اوس نے بہت بدلہ لیا تہا اوسکے پڑوتے شبت خان نے سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے زیر حکم اچہی خدمت جنگ مین کی تہی اور اوسکی ریاست قایم رہی تہی مگر اونکا بیٹا غلام محی الدین خان کم نصیب تہا اور اوسکو سردار عطر سنگہ دہاری نے قتل کیا اور اوس سردار نے اوسکے کل گانون پر تصرف کرلیا اوسکے بیٹے ہیبت خان اور علی حیدر خان ملک پور کو بہاگ گئے جو دریا کے اوپر ایک مضبوط قلعہ تہا اوس قلعہ پر وہ بہت سال تک قابض رہے اور غارتگری سے اوقات بسر کرتے رہے ✤

آخر کار عطر سنگہ دہاری ایک سرنگ مین محاصرہ ملتان مین سنہ ۱۸۱۰ عیسوی مین اوڑ گیا دونو بہای بہت خوش ہوئے اور اون کو خیال ہوا کہ اونکے حقوق پہر اونکو مل جاوینگے مگر سردار متوفی کا چاچا گور سنگہ دارا پور پر قابض رہا اور اسطرح کل عہد سلطنت سکہان مین یہہ خاندان سال بسال کمزور اور مفلس ہوتا گیا کاردار اور جاگیردار بہت سے بدلتے رہے سردار رتن سنگہ گرجاکہہ خوشی مل - سوبہا رام - راجہ گلاب سنگہ

راجہ لال سنگہ - مصر امیر چند - مصر روپ لال آے اور گئے مگران مین سے کسے نے رئیسان جنجوؤن کو بحال نہین
کیا خیر مہدی خان ضبطی ملک پنجاب سے پہلے کے زمانہ سے بہتر حالت مین ہے اور جو ۲۶ دیہات
اوسکے ہین اون مین سے ۶ اوسکی جاگیر مین ہین یعنے دارا پور - چک موجا - ملک پور - میرن
اور شاہ گڈہ اور نیز بہ تسلیم اوسکی مالکی کی اوسکو ایک ڈگری اس بات کی حاصل ہوئی ہے کہ جمع سرکار کے
پر فی روپیہ ایک پیسہ اون دیہات سے اوسکو ملی جو
ایام سابق مین اوسکے خاندان کے
ملکیت تہی ٭

سکھون کے متبرک مقامات

پنجاب مین متعدد متبرک مکانات ہین جو سکہان کے گورؤن کے نام سے بنائے ہوئے ہین اور اونکو گوردوارہ یا دربار یا ڈیرہ کہتے ہین اور عموماً ایسے مقامون مین بنائے گئے ہین جہان گورو کے حیات مین کوئی واقع متعلق گورو سے ہوا ہے اور کچہہ نہ کچہہ تعلق اور مناسبت گورو سے ہے ان سب مقامون مین سکہون کی پاک کتابین جنکو گرنتہ کہتے ہین روزانہ بآواز بلند گرنتہی پڑہتے رہتے ہین اور ان مقامون مین اکثرون مین بہت راگی اور خدمتی اور پرستش کرنے والے رہتے مین بعض مکانات چنانچہ جوکرتار پور ننکانہ - مکتسر - اور امرتسر مین ہین بہت خوبصورت بنے ہوئے ہین اور وقتاً فوقتاً سکہہ سردارون نے اپنے اعتقاد سے بہت جائداد اون مکانات سے متعلق وقف کے ہوئی ہے آئندہ جن مکانات کا ذکر ہے اون مین اوداسی سادہون سوڈہیون اور بیدیون اور اور سکہون کے فرقون کے استہانون اور اکہاڑون کا ذکر نہین کیا گیا ہے جن مین اکثر کے ساتہہ بڑے بڑے جایداد ہے اور دولت اور آمدنی ہے

نانک اول گورو

اول - ننکانہ - لاہور کے ضلع کے پرگنہ شرقپور مین واقع ہے اس گانو مین جسکا نام پہلے تلونڈی رائے بہلر ہے نانک پیدا ہوا تہا ۱۴۶۹ء مین سب سے پہلے ایک چہوٹا گوردوارہ ننکانہ مین بابا دہرم چند بیدی نے بنایا تہا ۱۸۳۲ء مین سردار فتح سنگہ نے ایک خوبصورت پختہ عمارت کا مندر بنایا اور کچہہ عرصہ کے بعد رام چند اکال گڈہیہ نے تالاب بنوایا ننکانہ کے قرب وجوار مین چار بڑے مکانات ہین - اول

ننکانہ صاحب - نمبر دوم بال کریڑہ صاحب جو ننکانہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے جہان گورو طفولیت کے ایام مین کھیلتے پہرتے تہے نمبر سوم ملستان جسکے وجہ تسمیہ ایک تل یا جال کے درخت سے ہے جسکے نیچے گورو سوئے تہے نمبر چہارم کیارہ صاحب جہان گورو نانک لڑکپن مین مویشی چراتے تہے ہر سال تین مرتبہ زایرن کا میلہ یہان ہوا کرتا ہے ایک بیساکہی پر دوسرے زجلا اکادشی کو تیسرا گورو پرب وتھمی کو اور ان میلون پر ہزار ہا سکہہ اور ہندو ان مقامون مین جمع ہوتے ہین +

دوم - ننکانہ خورد واقع ضلع گوجرانوالہ اس مقام مین جو مندر بنا ہے گورو کے اس کام کی یاد مین بنایا گیا تہا کہ جب گورو لڑکا تہا اوسکے باپ نے جسکا نام کالو تہا اوسکو کچہہ روپیہ دیا کہ کسی فایدہ کے سودے مین اوسکو لگاوے اس جگہہ گورو نے وہ کل روپیہ فقیرون کو خیرات کردیا یہہ خیال کرکے کہ اسطرح روپیہ خرچ کرنا سچا سودا ہے اس جگہہ ایک مہنت رہتا ہے +

سوم - دربار باولی صاحب متصل سیالکوٹ بابا نانک کچہہ عرصہ سیالکوٹ کے شہر کے پاس رہے تہے اور جس جگہہ گورو نانک بیٹہا کرتے تہے ایک شخص بہای موتی یا بہای مولاتی ایک باولی بنوائے اس باولی کے نام مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جوالا سنگہ پڈہانیہ نے اور جمعدار خوشحال سنگہ نے عطایات کرکے وقف کردین +

چہارم - بیر بابا نانک واقع سیالکوٹ یہہ مکان مکان سابق الذکر قریب ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر ہے اس مکان کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہان ایک درخت بیر کا ہے جسکے نیچے گورو نانک بیٹہے تہے اور جہان مسلمان بزرگ حمزہ غوث سے اون کے ملاقات ہوی تہی نتہا سنگہ شہید نے بہت روپیہ خرچ کرکے دربار صاحب بنوایا اور ۳۲۵ معافیان اور قطعات اراضی اس دربار کے نام عطا کی گئین اس جگہہ نتہا سنگہ کی قبر بہی ہے جسکو شہید بونگہ کہتے ہین +

پنجم - دربار روڑی صاحب متصل امن آباد ضلع گوجرانوالہ یہان گورو نانک عرصہ تک سخت کنکرون پر جسکو روڑی کہتے ہین دہیان مین بیٹہے رہے تہے اول سیوا رام کابل کے ایک کہتری نے ایک مندر

بنوایا اوس مندر کے اور زیادہ تعمیر محمد شاہ بادشاہ اور اونکے صوبہ لاہور خان بہادر نے کرائی جو اب تک موجود
ہین اور بعض مکانات جو روڑی صاحب سے متعلق ہین دیوان لکھپت راے اور دیوان جسپت راے نے
بنواے اور چڑت سنگہ اور مہان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا نے اور باپ نے بہت سے معافیان
عطا کین +

ششم - کیریا بابا نانک متصل بہالیہ ضلع گجرات اس جگہہ گورو نانک چند روز رہے تہے یہان زمین
ریتلی اور گورو نانک کے ڈیرہ کے پاس چوہون کے بلین جابجا تہین اس سبب سے اس جگہہ کا نام کہا گیا
پنجابی زبان مین چوہے کے بل کو چوہا کیر کہتے ہین اس جگہہ جو مکانات بنے ہوئے ہین مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے عہد مین بناے گئے تہے اگرچہ بعض بعض جاگیرین سٹر سال سے بیشتر کی ہین +

ہفتم - پنجہ صاحب واقع حسن ابدال ما بین راولپنڈی اور اٹک کے اس جگہہ گورو نانک صاحب کا پنجہ ایک
پتہر پر بنا ہوا ہے جسکو ایک قندہاری بزرگ یا پیر نے جو گورو نانک کی کرامت پر رشک کرتا
تہا اونکے اوپر پہینکا تہا +

ہشتم - سلطان پور علاقہ کپورتہلہ مین دکان ہے جو گورو نانک کیواسطے کہولی گئی تہی جب
اونکو بیوپار پر بٹہایا گیا تہا مگر نانک صاحب نے سب مال غربا کو دیدیا تہا جو اوزان دکان مین تہے یہان
تبرکات کے طور پر اب تک رکہے ہوئے ہین +

نہم - ڈیرہ بابا نانک یہہ قصبہ ضلع گورداسپور مین ہے اور یہان گورو نانک صاحب کا انتقال
ہوا تہا ہر سال کثرت سے لوگ جمع ہوتے ہین یہان بہت سے اوداسی سادہ رہتے ہین اور ایک مرتبہ
اس مکان کے ساتہہ بارہ ہزار ایکسو بانوے روپیہ کی جاگیر تہی جو متفرق سکہہ سردارون نے دی تہی سب
سے بڑی جاگیرین شہزادہ کہڑک سنگہ نے بخشی تہین +

دہم - ڈیرہ ٹالی صاحب یہہ مکان اوداسی فقیرون کا استہان ہے جو بابا سری چند گورو نانک کے بیٹے
کے نام سے قایم کیا گیا تھا بابا سری چند ایک ٹالی یعنے شیشم کے درخت کے نیچے اوس جگہہ رہا کرتے تہے

جہان اب ڈیرہ ہے سری چند بانی اوداسی فرقہ کا تہا اونکے باپ گورو نانک کا یہہ منشا تہا کہ سکہون کا مذہب ایسا ہو کہ فقط عابد اور پوجاری ہے نہ او سکے قابل ہون بلکہ گرہستی اور خانہ دارون کے قابل ہوا اوداسیون کے فرقہ نے اِس اصول مین بعقدر فرق ڈال دیا کہ وہ اس بات کو نہین مانتے اور جو اوداسی ہین وہ فقط دہیان مین رہتے ہین اور دنیا کے کاروبار سے تعلق نہین رکہتے ہین اونکا عمل فقرا سے جو شیوا اور وشنو کے معتقد ہین مختلف نہین ہین جنکو پنجاب مین سنیاسی اور براگی کہتے ہین اوداسیو نکے بال لنبے لنبے ہوتے ہین اور گیروے کپڑے پہنتے ہین اون مین ازدواج ممنوع ہے اور جو تہان مین فقط چیلہ ہے مہنت کے بعد جانشین ہوتا ہے لیکن اوداسیو نمین ازدواج ہوتا ہے اور اگرچہ بعض بعض اوداسی ازدواج نہین کرتے ہین اور جو حکم ہے اوسپر عمل کرتے ہین یہہ نہین خیال کرنا چاہئے کہ وہ جتی ہوتے ہین اوداسی پنجاب مین کثرت سے ہین اور عموماً سکہہ اونکی بہت تعظیم کرتے ہین شمالی ہندوستان مین اوداسی جا بجا ہین اور بنارس مین بعض اوداسی اوداسی سنسکرت مین بہت اچہا دخل رکہتے ہین اور اونکو ویدانت کے مسائل مین بہت دخل ہے جو نانک کے مسایل کی بنیاد مین پنجاب مین ایسے اوداسی کم ہین جو سنسکرت سمجہتے ہین لیکن گرنتہہ سب جانتے ہین اور سب گرنتہہ کے معنے سمجہا سکتے ہین اور دونو گورو نانک اور گورو گوبندسنگہ کے مسایل سکہاتے ہین ۔

انگد دوسرا گورو

نمبر اول - انگد کے نام فقط ایک مکان ہے جو کہڈور صاحب مین ہے یہہ گورو ہریکے کا باشندہ تہا مگر پہلے گورو نانک صاحب سے کہڈور مین وہ ملا تہا گورو انگد اُسی جگہہ رہتا رہا اور اُسی جگہہ مر گیا ۔

امرداس تیسرا گورو

نمبر اول - گووندوال یا گوندوال دریاے بیاس پر جہان گورو کا انتقال ہوا یہان ایک بہت بڑی باولی بنی ہوئی ہے جو خود امرداس نے بنوائی تہی بانی تک ۸۴ زینہ ہین ۔

رام داس چوتھا گورو

نمبر اول - امرتسر - گورو رامداس امرتسر کے دربار صاحب کا بانی تھا جو قوم سکھہ کا مندر ہے دربار صاحب اوس مندر کو کہتے ہین جو ابتدا مین رامداس نے بنوایا تھا اور نیز متعدد مکانات کو جو مختلف وقات مین مختلف اشخاص نے بنوائے یہہ مکانات حسب ذیل ہین -

نمبر اول - دربار صاحب خاص جسکو کہتے ہین متبرک تالاب امرتسر یعنے آبحیات کے بیچمین واقع ہے اسکی تعمیر بہت خوبصورت ہے سونا چڑھا ہوا ہے اور جواہرات لگے ہوئے ہین +

نمبر دوم - اکال بونگہ - جو دروازہ کلان دربار صاحب کا ہے اوسکے سامنے ہے اور اوس جگہہ پاہل دیجاتی ہے جو سکھون کے مذہب مین سکھہ بنانے کیواسطے ضروری رسم ہے یہہ بونگہ ہرگوبند چھٹے گورو کے نام سے متبرک ہے اور یہان اوس گورو کے شمشیر و عصا موجود ہین +

نمبر سوم - جھنڈا بونگہ - یہہ بونگہ دو بلند جھنڈون کے نام سے مشہور ہے جو گورو رامداس کے نام سی بنے ہین یہہ جھنڈے سونے سے ملمع کئے ہوئے ہین -

نمبر چہارم - شہید بونگہ - یہہ بونگہ دیال سنگہ کے نام سے بنایا ہوا ہے جو گورو رامداس کا نامی چیلہ تھا اور جو مسلمانون کے ساتھہ لڑائی مین مارا گیا تھا اور اس سببسے اوسکو شہید کہتے ہین انکے علاوہ اور بہت سے بونگہ ہین جو چارون طرف تالاب کے بنے ہوئے ہین اور جس جس شخص نے بنائے تھے اوسکے نام سے مشہور ہین سکھون کی سلطنت مین دربار صاحب مین بہت دولت تھی اور پنجاب کے سب علاقون مین بہت املاک اور جاگیرین وغیرہ تھین اس دربار مین بہت سے گرنتھی پوجاری - ربابی - اکالی - اوداسی اور اور ملازم اور خدمتگار اب بھی اس مندر مین بہت دولت ہے مرمت کے واسطے چار ہزار روپیہ سال دیا جاتا ہے اور بہت سے اشخاص کے جو دربار سے متعلق ہین بہت سی معافیان ہین چڑہت بھی قریب چھہ ہزار روپیہ سال کی ہوجاتی ہے لیکن چڑہت کی آمدنی غیر مستقبل ہے اور کبھی

کبھی کوئی سکھہ راجا یا سردار ہزارون روپیہ دیدیتا ہے مہاراجہ صاحب پٹیالہ مرحوم مہاراجہ نراندر سنگہ بہادر بہت فیاضی سے روپیہ بہی اور جواہرات بہی دیا کرتے تہے سردار منگل سنگہ رامگڈہیہ جو رئیس خاندان عالی رامگڈہیون کا تہا کمیٹی منتظم کا پریسیڈنٹ تہا٭ اور بہائی پردومن سنگہ مشہور و معروف بہائی گورکھہ سنگہ کا پوتا امرت کا مہتمم ہے٭ +

پنجم - ایک مکان گورو رامداس کا گووندوال مین تہا جہان گورو نے بہانی حسین دختر گورو امرداس کو دیکہا تہا اور جس سے گورو کو عشق ہوگیا تہا اور جس سے آخرکار گورو نے شادی کی تہی اور اوسی جگہہ گورو رامداس ۱۵۸۱ع مین مرگیا مگر اس مکان کو دریای بیاس نے گرادیا ہے +

ششم - ایک گوردوارہ لاہور مین جو بنام جنمستہان معروف ہے جہان گورو پیدا ہوا تہا +

ارجن پانچوان گورو

اول - امرتسر - گورو ارجن یہان عرصہ تک رہتے رہے اور اونہون نے پاک تالاب کو تسر - رام سر اور سنتوکھہ سر - اور بیبیک سر یہان بنوائے +

دوم - ترن تارن - یہان گورو نے ایک مندر اور ایک تالاب بنوایا یہہ مندر اور تالاب امرتسر کے مندر سے کم متبرک نہین مانے جاتے ہین شاہنشاہ اورنگ زیب نے خشت جو گورو نے جمع کی تہی ایک سرای بنانے کو لے لی اور یہہ تالاب جو شمالی ہندوستان مین ایک جانب خوبصورت تالابون مین سے ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سلطنت کے ایام مین پورا کیا گیا تہا +

سوم - چوہلا - ایک گانو ترن تارن کے پاس ہے اس گانون مین گورو کچہہ عرصہ رہے تہے اور وہان انہون نے ایک ڈیرہ بنایا تہا اونکی پاپوش اور ایک عصا یہان تبرکات کے طور پر رکہے ہوئے ہین +

چہارم - لاہور - یہان گورو ارجن نے ایک باولی بنوائی تہی اس باولی کو مسلمانون نے گرادیا تہا مگر رنجیت سنگہ نے اوسکو پہر تعمیر کرایا اور ایک جاگیر اوسکے نام بخشی بعد ازان یہہ جاگیر سوڈہی سادہو سنگہ کو دی گئی +

٭ اب یہہ دونون مرگئے ہین

پنجم - دبیلا - اس گانو مین جہان گورو ارجن نے اپنے فرزند ہرگوبند کی شادی کی تہی ایک گوردوارہ بہائی سالو نے بنوایا تہا +

ششم - کرتارپور - جالندہر سے مغرب او شمال کی طرف دس میل ۱۶۳۸ء مین گورو اس گانو مین آیا اور وہان ایک ڈیرہ بنوانا چاہا لیکن ایک جن ایک درخت کے تنہ مین رہتا تہا اور وہ لکڑی شہتیر کے واسطے کاٹنے نہ دیتا تہا تاوقتیکہ گورو نے وعدہ کیا کہ اوسکو کوئی نہ ستاویگا بلکہ اس ڈیرہ مین ہمیشہ اوسکی پرستش کیجاویگی +

ہرگوبند چھٹا گورو

اول - وڈالے - ایک گانو چار میل امرتسر سے جہان گورو ۵ جولائی ۱۵۹۵ء کو پیدا ہوا تہا یہان سال بسال ایک میلہ ہوا کرتا ہے +

دوم - اکال بونگہ واقع امرتسر - (دیکھو حال گورو رامداس کا)

سوم - چہبل واقع ضلع امرتسر - اس گانو مین گورو نے اپنی دختر کی شادی کی تہی +

چہارم - نوگہر - یہہ اب امرتسر کے شہر کے ایک دروازہ کا نام ہے جہان گورو نے ۱۶۲۸ عیسوی مین مہدے خان کے ساتہہ جنگ کرتے ہوئے ریت کے بارود بنا دیے تہے کہ بارود تاوسکے آدمیون کے پاس ہوچکے تہے +

پنجم - مزنگ - یہہ مکان لاہور سیانمیر کے بیچ مین ہے اور اوس موقع پر ہے جہان گورو ارجن چہجو بہگت سے اور میان میر سے ملا تہا +

ششم - گورو سر سیلانی - یہہ گوردوارہ اوس موقع پر بنایا گیا ہے جہان گورو نے لاہور سے امرتسر جاتے ہوئے غسل کیا تہا +

ہفتم - سری ہرگوبندپور - دریاے بیاس پر ضلع گورداسپورہ مین واقع ہے یہان چند و شاہ بہتا تہا جو گور وارجن کے ساتہہ شدت سے مخالفت کرتا تہا اور اوسکے باپ کی وفات کے بعد ہرگوبند نے گانو کو خرید لیا اور وہان ایک گوردوارہ بنایا +

ہشتم - نانک متّرا - اِس گانو مین ایک مندر گورونانک کے نام کا تہا اس گانو کو ہرگوبند نے خرید لیا بیع کے وقت گانو کی حد پر ایک سوکہے درخت کی ملکیت کی بابت تکرار ہوا ہرگوبند نے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے واسطے درخت پر ہاتہہ رکہا اور درخت فوراً پتون سے لدگیا +

نہم - کیرت پور - جہان گورو ۱۶۴۴ء مین مرگیا +

دہم - اِس گورو کے نام کے گوردوارے جبل پور - چنڈیالی - گوروسر - حافظ آباد اور گکہر مین ہین

ہرراے ساتوان گورو

اوّل - کیرت پور - ہرراے کے نام سے متبرک ہے اسجگہہ گورو ۱۶۲۹ء مین پیدا ہوا تہا اور ۱۶۶۱ء مین مرگیا گورو کے بڑے بہائی گوردتا کی بہی یہان سمادہ ہے جو ۱۶۳۹ء مین مراتہا اور زایرین ان تیرتہہ کے طور پر جاتے ہین +

دوم - بہول مہراج - پٹیالہ نابہہ اور جیند تینون ریاستون کی سرحد پر یہان ایک گوردوارہ ہرراے کے نام کا ہے +

ہرکشن آٹہوان گورو

اوّل - کیرت پور - جہان ہرکشن ۱۶۵۵ء مین پیدا ہوا تہا +

دوم - پنجور - کہرا جہان ایک گوردوارہ ہے +

سوم - دہلی - یہان دریاے جمنا کے کنارے پر جہان گورو کے لاش جلائی گئی تہی ایک گوردوارہ بنایا گیا ہے +

تیغ بہادر نوان گورو

اول - امرتسر مین جہان تیغ بہادر ۱۶۱۳ سنہ ۶ء مین پیدا ہوا تہا تیغ بہادر کے نام کا ایک گوردوارہ ہے
دوم - ولا صاحب - ایک گانو متصل امرتسر جہان گورو کچہہ عرصہ رہا تہا +
سوم - بابا بکال - تیغ بہادر اس گانو مین رہتا تہا جب وہ گورو ہرکشن کی جانشینی کے واسطے منتخب کیا گیا تہا ایک عجیب روایت اس بات مین ہے کہ تیغ بہادر کسطرح گورو بنانے کے واسطے دریافت کیا گیا تہا +
چہارم - ایک گوردوارہ انندپور مین جہان سے اوس نے ایک جن کو خارج کیا تھا +
پنجم - ایک گوردوارہ ہڈیالہ مین جہان گورو نے اپنی کرامت سے بہت سے بیمار اچھے کیئے تہے +
ششم - ایک مشہور گوردوارہ دہلی مین جسکو شہید گنج کہتے ہین جہان گورو شاہنشاہ اورنگزیب کے حکم سے گردن مارا گیا تھا +
ہفتم - اور گوردوارہ مولو والا - سولی سر - دہمتل - تہانیسر - الہ آباد - بنارس - اور پٹنہ مین تیغ بہادر کے نام سے ہین +

گووند سنگہ دسوان گورو

اول - پٹنہ مین ایک گوردوارہ ہے جہان گورو گووند سنگہ دوم جنوری ۱۶۶۵ سنہ ۶ء مین پیدا ہوا تہا +
دوم - ایک گوردوارہ نتیا دیوی مین جو انندپور سے ۱۲ میل ہے دیوی کے مندر کے ساتھہ بنا ہوا ہے اسجگہہ دیوی گووند سنگہ کو

عیان نظر آئی اور اوسکی تلوار کو چہو کر برکت دی +

سوم - کیس گڈہ بہی انند پور کے پاس ہے اس جگہہ گورو نے پاہل اپنے اول پانچ مریدون کو دی اور اونکو سنگہہ یعنے شمشیر کے سکہ بنائے +

چہارم - نادون کوہستان کانگڑہ مین ایک گوردوارہ اوس جگہہ ہے جہان گورو ٹہیرے تہے اور ایک سوکہے درخت کو ہرا کر دیا تہا +

پنجم - لاہور ایک ویران دہا بین انند پور اور نینا دیوی کے یہان ایک دختر رہتی ہتی جس سے گورو اپنی نسبت ہونی چاہتا تہا اوسکے باپ نے عہد کیا تہا کہ دختر کو لاہور یعنے دار السلطنت مین منسوب کرونگا گورو نے اپنی کرامات سے اس چہوٹے سے گانو کو دختر کے باپ کو ایک شہر عظیم الشان کر دکہایا اور نسبت ہو گئی +

ششم - انب صاحب متصل انند پور جہان ایک گوردوارہ ایک آنب کے درخت کے نیچے بنا ہے جو جگہہ لگایا تہا جہان گورو نے ایک تیر چلا کر پہونچایا تہا +

ہفتم - کوٹ کپورہ ضلع فیروزپور مین اور منجی صاحب مین گوردوارہ مین جن مقامات مین گورو سفر کرتے ہوئے پہونچے تہے +

ہشتم - سرہند مین ایک شہید گنج ہے جہان فتح سنگہ اور زورآور سنگہ گورو کے بیٹون کو مسلمانون نے زندہ دفن کر دیا تہا سرہند کا نام ملعون ہے اور آج تک کوئی ایسا سکہ نہین ہے اور کم مندو مین جو گنگا سے واپس آتے ہوئے سرہند کے ویرانہ سے اینٹ اوٹہا کر نہین لاتے اور دریائے ستلج مین نہین پہینکتے +

نہم - چمکور واقع ضلع ہوشیار پور مین ایک شہید گنج اجیت سنگہ اور جواہر سنگہ گورو کے بیٹون کے نام سے ہے جو مسلمانون کے ساتہہ جنگ مین مارے گئے تہے +

دہم - وتی جس مقام سے گورو گوبند سنگہ نے شاہنشاہ اورنگزیب کو نامہ لکہا تہا +

یازدہم - مکتسر ضلع فیروزپور - یہان بعد وفات اپنے بیٹون کے چوچمکور مین مارے گئے گورو نے ایک اور لڑائی بادشاہی فوج سے لڑے تھے گو ان کو قطعی شکست ہوئی لیکن گورو نے اپنے ہمراہیون کو وعدہ دیا کہ جو اس لڑائی مین کام آویگا اوسکی مکت ہو جاویگی یعنے تناسخ سے آزاد ہو جاویگا قصبہ مکتسر بعدازان موقع جنگ پر بنایا گیا تھا ہری سنگہ نوہ نے اس جگہہ ایک عظیم الشان تالاب بنانا شروع کیا تھا بعدازان مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے اورا ور امدادسے تمام کیا گیا قصبہ کے قرب مین کئی متبرک مکان ہین جہان زائر جاتے ہین ٹبی صاحب ایک ٹیلہ جہان سے گورو لڑائی کو دیکھتا رہا اور تیر چلاتا رہا شہید گنج جہان مقتولون کی لاشین دفن کی گئی تہین اور تمبو صاحب جہان گورو کے ہمراہیون نے بارش کے بعد اپنے کپڑے سوکھائے تھے +

دوازدہم - تلونڈی - مکتسر کی شکست کے بعد گوبند سنگہ تلونڈی کو بھاگ گیا جو علاقہ پٹیالہ مین ہے تب سے اوس جگہہ کو دمدمہ یعنے دم لینے کی جگہہ کہتے ہین یہان گورو نے ایک منتر ایک بانجھ عورت کو لکھکر دیا تھا اور بعدازان اوس عورت کو سات بچہ پیدا ہوئے اس گانو کو برکت ہوئی اور آج تک نہائت خوشخط گورمکھی نویس دمدمہ مین ملتے ہین +

سیزدہم - ایک گوردوارہ گورو کے نام سے بھٹنڈا علاقہ ریاست پٹیالہ مین بنایا گیا ہے جہان گورو نے ایک جن کو خارج کیا تھا +

چہاردہم - ایک گوردوارہ دریائے گوداوری پر دکہن مین ہے مقام ہیرا گہاٹ پر جہان گورو کی دستی مہر دریا مین گر گئی تہی +

پانزدہم - ابچلانگر - اب چلا ہم یعنے اب ہم چلے دکہن مین یہان گورو کو اوسکے ایک پٹہان نوکر نے مار ڈالا جس نے یہہ خیال کیا کہ اوسکو اپنے باپ کا بدلہ لینا فرض تھا جو گورو کے ہاتہہ سے اتفاقیہ بندوق لگ کر شکار مین مر گیا تھا یہان زائر تیرتہہ کے واسطے جاتے ہین +

شانزدہم - گورو گوبند سنگہ کے نام سے گوردوارے جیتو - نرائن گڈہ - آگرہ - جندپور - کپال موچن اور بالچی وارہ مین ہین

تمت